

وَرَأَيْتُ
عَرْدَ الْهَوَى
رَأَى الْهَوَى
وَمَعَى دُعَا

جَامِع
تَرْغُذِي
مترجم اردو

جلداول

PunjabPdf.com

تأليف: الشيخ الفاضل محمد بن عيسى الترمذی

حديث 01 — 2132

ابواب الطهارة — ابواب الولاء والهبة



ناشر

ترجمہ علامہ مؤلانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان

از تحقیق و تخریج الشیخ ناصر الدین البانی

تسہیل و تہذیب حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ

ڈسٹری بیوٹرز
دار الفرقان للنشر والتوزیع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



WWW.PUNJABPDF.COM

Download all kinds of Islamic Books,
Kids Books,Urdu Adab,Novels,Magazines,
Hobbies books,Motivational Books,
Ladies Books,Test Preparation Books,
ISSB,NTS,CSS,History Books and Much
more Stuff in Pdf for Free.



WWW.PUNJABPDF.COM

Download all kinds of Islamic Books,
Kids Books,Urdu Adab,Novels,Magazines,
Hobbies books,Motivational Books,
Ladies Books,Test Preparation Books,
ISSB,NTS,CSS,History Books and Much
more Stuff in Pdf for Free.



WWW.PUNJABPDF.COM

Download all kinds of Islamic Books,
Kids Books,Urdu Adab,Novels,Magazines,
Hobbies books,Motivational Books,
Ladies Books,Test Preparation Books,
ISSB,NTS,CSS,History Books and Much
more Stuff in Pdf for Free.

تحقیق و تخریج شدہ جدید ایڈیشن

وَسَاءُ بَنِي إِسْرَءِيلَ

عَزَّ وَجَلَّ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَبِحَمْدِهِ

جامع مترجم اردو

ترغیذی

جلد اول

تالیف: للعلامة الفاضل محمد بن عيسى الترمذی

احادیث 01 — 2132

ابواب الطهارة — ابواب الولاء والهبة



حق سٹوٹ اردو بازار لاہور

042-37321865

ترجمہ علامہ مولانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان

از تحقیق و تخریج الشیخ ناصر الدین البانی

تسہیل و تہذیب حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ

بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان
نہایت رحم والا ہے



ABU UMAMAH OWAIS



جملہ حقوق بحق فیضانِ کتب خانہ محفوظ ہیں

نام کتاب
جامع ترمذی

تألیف: للإمام الترمذی محمد بن عیسیٰ الترمذی

ترجمہ علامہ مولانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان

ارتقین و مرتب الشیخ ناصر الدین البانی

تسبیل و تہذیب حافض محمد انور زاہد

تاریخ اشاعت مئی ۲۰۱۲ء

مطبوعہ قرطاس پرنٹرز لاہور

ناشر فیضانِ کتب خانہ
حقوق سترسٹ
اردو بازار لاہور

COPY RIGHT (All rights reserved)

Exclusive rights by Noman Kutab Khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

NOMANI KUTAB KHANA

Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 042-37321865

E-Mail: nomania2000@hotmail.com

جامع مترجم اردو
ترغی
جلد اول



فہرست مضامین

جامع ترمذی



شرع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

..... ۷۱	عرض ناشر
..... ۷۳	امام ترمذی
..... ۷۸	جامع ترمذی مقام اور شان
..... ۸۰	پیش لفظ

(المعجم ۷) ابواب الجمعة عن رسول اللہ ﷺ (التحفة . . .) جمعہ کے بیان میں

..... ۸۱	باب مَا جَاءَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ
..... ۸۲	باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّهْوَرِ
..... ۸۳	باب: مَا جَاءَ أَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلَاةِ الطَّهْوَرُ
..... ۸۳	باب: مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ
..... ۸۴	باب: مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ
..... ۸۴	باب: فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ
..... ۸۵	بَغَائِطُ أَوْ بَوْلٍ
..... ۸۶	باب: مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ
..... ۸۷	باب: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا
..... ۸۷	بَابُ: مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ
..... ۸۸	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الاسْتِئْذَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ
..... ۸۹	بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ
..... ۸۹	بَابُ: الْإِسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَةِ
..... ۹۰	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ

- ۹۱..... باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْحَى بِهِ
- ۹۱..... باب : مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ
- اس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو دور جاتے باب : مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ
- ۹۳..... اس بیان میں کہ غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے باب : مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسِلِ
- ۹۴..... مسواک کے بیان میں باب : مَا جَاءَ فِي السَّوَالِكِ
- اس بیان میں کہ جب آدمی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک اسے دھونے لے باب : مَا جَاءَ إِذَا اسْتَبَقَطَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا
- ۹۵..... وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنا باب : مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ
- ۹۶..... کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے بیان میں باب : مَا جَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ
- ۹۶..... کلی اور ناک میں ایک ہی چلو سے پانی ڈالنا درست ہے باب : الْمَضْمَضَةُ وَالْإِسْتِنْشَاقُ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ
- ۹۸..... داڑھی کا خلال کرنے کے بیان میں باب : مَا جَاءَ فِي تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ
- سر کے مسح کے بیان میں کہ آگے سے شروع کرے اور پیچھے باب : مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِمَقْدَمِ الرَّأْسِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ
- ۹۸..... تک لے جائے باب : مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ
- ۹۸..... سر کا مسح پیچھے سے شروع کرنے کے بیان میں باب : مَا جَاءَ أَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً
- ۹۸..... سر کا مسح ایک بار کرنے کے بیان میں باب : مَا جَاءَ أَنَّهُ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا
- ۹۹..... اس بیان میں کہ سر کے مسح کے لیے تازہ پانی لے باب : مَسْحُ الْأُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا
- ۱۹۹..... کانوں کے باہر اور اندر مسح کرنے کے بیان میں باب : مَا جَاءَ أَنَّ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ
- ۱۰۰..... اس بیان میں کہ دونوں کان سر میں داخل ہیں باب : مَا جَاءَ فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ
- ۱۰۰..... انگلیوں کا خلال کرنے کے بیان میں باب : مَا جَاءَ ((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ))
- ۱۰۱..... وضو میں احتیاط کرنی چاہیے کہ سوکھی نہ رہیں باب : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً
- ۱۰۲..... ایک ایک بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں باب : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ
- ۱۰۲..... دو دو بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں باب : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا
- ۱۰۲..... تین تین بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں باب : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا
- ۱۰۳..... ایک بار دو بار اور تین بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

اس بیان میں کہ وضو میں بعض اعضاء دوبار دھوئے جائیں اور بعض	بَاب : فِيمَنْ يَتَوَضَّأُ بَعْضُ وَضُوئِهِ مَرَّتَيْنِ
تین بار ۱۰۴	وَبَعْضُهُ ثَلَاثًا
نبی ﷺ کے وضو کے بیان میں کہ وہ کیسا تھا؟ ۱۰۴	بَاب : فِي وَضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَ ؟
اس بیان میں کہ وضو کے بعد میانی پر پانی چھڑکنا چاہیے ۱۰۵	بَاب : مَا جَاءَ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوءِ
وضو پورا کرنے کے بیان میں ۱۰۶	بَاب : مَا جَاءَ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ
رومال سے بدن پونچھنے کے بیان میں بعد وضو کے ۱۰۶	بَاب : مَا جَاءَ فِي التَّمَنُّدِ بَعْدَ الْوُضُوءِ
وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعاؤں کے بیان میں ۱۰۷	بَاب : [فِي] مَا يَقَالُ بَعْدَ الْوُضُوءِ
ایک مد پانی سے وضو کرنے کے بیان میں ۱۰۸	بَاب : فِي الْوُضُوءِ بِالْمُدِّ
اس بیان میں کہ وضو میں اسراف مکروہ ہے	بَاب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِسْرَافِ فِي
..... ۱۰۸	الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ
ہر نماز کے لیے وضو کرنے کے بیان میں ۱۰۹	بَاب : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ
اس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ ایک وضو سے کئی نمازیں بھی	بَاب : مَا جَاءَ أَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ
پڑھتے تھے ۱۱۰	بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ
مرد اور عورت کے ایک برتن سے وضو کرنے کے بیان میں	بَاب : مَا جَاءَ فِي وَضُوءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ
..... ۱۱۱	مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ
بچے ہوئے پانی کی کراہت کے بیان میں عورت کی طہارت سے ۱۱۱	بَاب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ
اس کے جائز ہونے کے بیان میں ۱۱۲	بَاب : مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ فِي ذَلِكَ
اس بیان میں کہ پانی کو نجس نہیں کرتی کوئی چیز ۱۱۲	بَاب : مَا جَاءَ : أَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ
دوسرا اسی بیان میں ۱۱۳	بَاب : مِنْهُ آخَرُ
اس بیان میں کہ رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے ۱۱۳	بَاب : كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ
دریا کے پانی کے بیان میں کہ وہ پاک ہے ۱۱۴	بَاب : مَا جَاءَ فِي مَاءِ الْبَحْرِ أَنَّهُ طَهُورٌ
پیشاب سے بہت احتیاط کرنے کے بیان میں ۱۱۴	بَاب : مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْبَوْلِ
اس بیان میں کہ لڑکا جب تک کھانا نہ کھائے اس کے پیشاب پر پانی	بَاب : مَا جَاءَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ
چھڑکنا کافی ہے ۱۱۵	أَنْ يَطْعَمَ
جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب کے بیان میں ۱۱۵	بَاب : مَا جَاءَ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ
وضو کرنے کے بیان میں ریح نکلنے سے ۱۱۶	بَاب : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الرِّيحِ

- باب : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ نیند سے وضو کے فرض ہونے کے بیان میں ۱۱۷
- باب : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ آگ میں پکی ہوئی چیز سے وضو کے واجب ہونے کے ۱۱۸
- باب : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ آگ میں پکی ہوئی چیز سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں ۱۱۹
- باب : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ اس بیان میں کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو جاتا رہتا ہے ۱۲۰
- باب : الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اس بیان میں کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے ذکر کے چھونے سے ۱۲۰
- باب : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ ذکر کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں ۱۲۲
- باب : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ بوسے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں ۱۲۲
- باب : الْوُضُوءُ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ قے اور نکیر سے وضو ٹوٹنے کے بیان میں ۱۲۳
- باب : الْوُضُوءُ بِالنَّبِيذِ نبیذ سے وضو کرنے کے بیان میں ۱۲۳
- باب : فِي الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ دودھ پی کر کلی کرنے کے بیان میں ۱۲۳
- باب : فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّئٍ اس بیان میں کہ بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے ۱۲۳
- باب : مَا جَاءَ فِي سُورِ الْكَلْبِ کتے کے جوٹھے کے بیان میں ۱۲۵
- باب : مَا جَاءَ فِي سُورِ الْهَرَّةِ بلی کے جوٹھے کے بیان میں ۱۲۵
- باب : الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں ۱۲۶
- باب : الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمَسَافِرِ وَالْمُقِيمِ مسافر اور مقیم کا موزوں پر مسح کرنا ۱۲۷
- باب : فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلُهُ موزوں کے نیچے اور اوپر مسح کرنے کے بیان میں ۱۲۸
- باب : فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرَهُمَا موزوں کے اوپر مسح کرنے کے بیان میں ۱۲۸
- باب : فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ جورین اور نعلین پر مسح کرنے کے بیان میں ۱۲۹
- باب : مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ عمامہ پر مسح کرنے کے بیان میں ۱۲۹
- باب : مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ غسل جنابت کے بیان میں ۱۳۰
- باب : هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْأَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ؟ کیا عورت نہاتے ہوئے چوٹی کھولے گی؟ ۱۳۱
- باب : مَا جَاءَ أَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ اس بیان میں کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے ۱۳۲
- باب : الْوُضُوءُ بَعْدَ الْغُسْلِ غسل کے بعد وضو کے بیان میں ۱۳۲
- باب : مَا جَاءَ : إِذَا تَلَقَّى الْجَنَانُ وَجَبَ اس بیان میں کہ جب عورت اور مرد کے ختنے کے مقام مل جائیں تو غسل

واجب ہوتا ہے اور وہ ملتے ہیں جب حشفہ قبل عورت میں داخل ہو..... ۱۳۳	الْغُسْلُ
اس بیان میں کہ منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے..... ۱۳۳	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ
اس بیان میں کہ جو نیند سے اٹھ کر اپنے کپڑوں میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہ ہو..... ۱۳۴	بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَقِظُ وَيَرَى بَلَلًا، وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا
منی اور مذی کے بیان میں..... ۱۳۵	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذْيِ
مذی کے بیان میں جب کپڑے پر لگ جائے..... ۱۳۶	بَابُ : فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثَّوْبَ
منی کے بیان میں جب کپڑے پر لگ جائے..... ۱۳۶	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ
کپڑے سے منی دھونے کے بیان میں..... ۱۳۷	باب غسل المنى من الثوب
جب کے بیان میں کہ بے نہائے سورہے..... ۱۳۷	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحُنْبِ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ
اس بیان میں کہ جب جنبی سونے لگے تو وضو کر لے..... ۱۳۸	بَابُ : فِي الْوُضُوءِ لِلْحُنْبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ
جنبی سے مصافحہ کرنے کے بیان میں..... ۱۳۸	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُصَافَحَةِ الْحُنْبِ
اس عورت کے بیان میں جو خواب میں ایسی چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے، یعنی صحبت کرنا..... ۱۳۹	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ
اس بیان میں کہ مرد نہانے کے بعد گرمی لینے کے لیے اپنا بدن عورت کے بدن سے لگائے..... ۱۳۹	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِيءُ بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ
پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی کے تیمم کرنے کے بیان میں..... ۱۴۰	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّيْمُمِ لِلْحُنْبِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ
مستحاضہ کے بیان میں..... ۱۴۰	بَابُ : فِي الْمُسْتَحَاضَةِ
اس بیان میں کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے..... ۱۴۱	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ
اس بیان میں کہ مستحاضہ دو نمازیں ایک غسل کر کے پڑھ لیا کرے..... ۱۴۲	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ
اس بیان میں کہ مستحاضہ ہر نماز کے وقت نہاتی رہے..... ۱۴۳	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ
اس بیان میں کہ حائضہ نماز کی قضا نہ پڑھے..... ۱۴۴	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ أَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

- ۱۳۵..... اس بیان میں کہ جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھیں..... باب : مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ : ۱۳۵
- ۱۳۵..... أَنَّهُمَا لَا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ
- ۱۳۶..... حائضہ کے ساتھ بوس و کنار کے بیان میں..... باب : مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ : ۱۳۶
- ۱۳۶..... جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانے اور ان کے جوٹھے کے بیان میں..... باب : مَا جَاءَ فِي مَوَازَلَةِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَسُورِهِمَا : ۱۳۶
- ۱۳۶..... اس بیان میں کہ حائضہ کوئی چیز مسجد میں سے لے لے..... باب : مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ : ۱۳۶
- ۱۳۷..... حائضہ سے صحبت حرام ہونے کے بیان میں..... باب : مَا جَاءَ فِي كُرَاهِيَةِ إِيْتَانِ الْحَائِضِ : ۱۳۷
- ۱۳۷..... اس کے کفارہ کے بیان میں..... باب : مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ فِي ذَلِكَ : ۱۳۷
- ۱۳۸..... کپڑے سے حیض کا خون دھونے کے بیان میں..... باب : مَا جَاءَ فِي غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ : ۱۳۸
- ۱۳۹..... اس بیان میں کہ نفاس والی عورتیں کب تک ٹھہری رہیں..... باب : مَا جَاءَ فِي كَيْفِ تَمَكُّكِ النَّفْسَاءِ : ۱۳۹
- ۱۳۹..... اس بیان میں کہ مرد کئی بیبیوں سے صحبت کر کے اخیر میں غسل کرے..... باب : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ : ۱۳۹
- ۱۳۹..... اس بیان میں کہ جب دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ کرے..... باب : مَا جَاءَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ تَوَضَّأَ : ۱۳۹
- ۱۴۰..... توفوض کر لے..... باب : مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ : ۱۴۰
- ۱۴۰..... اس بیان میں کہ جب نماز کی اقامت ہو اور پانچخانہ کی حاجت ہو تو پہلے..... وَوَجَدَ أَحَدَكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ : ۱۴۰
- ۱۴۱..... پانچخانہ جائے..... باب : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمُوَطِئِ : ۱۴۱
- ۱۴۱..... گردِ راہ دھونے کے بیان میں..... باب : مَا جَاءَ فِي التَّيْمُمِ : ۱۴۱
- ۱۴۱..... باب : تيمم کے بیان میں..... باب : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ : ۱۴۱
- ۱۴۱..... باب : مترجم کہتا ہے اصل کتاب میں اس باب کا ترجمہ مذکور نہیں مگر قرینہ..... عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا : ۱۴۱
- ۱۴۱..... حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ باب مجذث کے قرآن پڑھنے کے..... باب : مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْأَرْضَ : ۱۴۱
- ۱۴۳..... باب میں ہوگا واللہ اعلم..... باب : مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْأَرْضَ : ۱۴۳
- ۱۴۳..... اس زمین کے بیان میں جس پر پیشاب ہو..... باب : مَا جَاءَ فِي مَوَاقِفِ الصَّلَاةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ۱۴۳

(المعجم ۳) ابواب العترة عن رسول الله ﷺ (التحفة . . .) وتر کے بیان میں

باب : مَا جَاءَ فِي مَوَاقِفِ الصَّلَاةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ۱۴۳

۱۵۶	اسی بیان میں	بَابُ مِنْهُ
۱۵۸	اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيصِ بِالْفَجْرِ
۱۵۸	روشنی میں صبح کی نماز پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَسْفَارِ بِالْفَجْرِ
۱۵۹	ظہر میں جلدی کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّعَجُّلِ بِالظُّهْرِ
۱۶۰	سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ
۱۶۱	عصر میں جلدی کرنے کے بیان میں	بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعَجُّلِ الْعَصْرِ
۱۶۲	نماز عصر کی تاخیر میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ
۱۶۳	مغرب کے وقت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ
۱۶۳	عشاء کے وقت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
۱۶۳	عشاء میں تاخیر کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
	اس بیان میں کہ نماز عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَهَا
۱۶۳	عشاء کے بعد باتیں کرنے کی رخصت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ
۱۶۳	اول وقت کی فضیلت میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ
۱۶۵	نماز عصر کو بھول جانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ
۱۶۷	جب امام تاخیر کرے تو جلد نماز پڑھ لینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعَجُّلِ الصَّلَاةِ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ
۱۶۸	نماز چھوڑ کر سو جانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلَاةِ
۱۶۸	اس کے بیان میں جو نماز بھول جائے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلَاةَ
	اس بیان میں کہ جس کی بہت نمازیں فوت ہو گئی ہوں تو کس نماز سے شروع کرے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفَوُّتُهُ الصَّلَاةَ بِأَيِّتِهِنَّ يَبْدَأُ
۱۶۹	نماز وسطی کے بیان میں کہ وہ عصر ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ الْوُسْطَى أَنَّهَا الْعَصْرُ
۱۷۰	اس بیان میں کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز پڑھنا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

۱۷۱.....	عصر کے بعد نماز پڑھنے کے بیان میں	باب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ
۱۷۲.....	مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ
۱۷۲.....	اس کے بیان میں جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائے	بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ
۱۷۳.....	دونمازیں ایک وقت پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ
۱۷۴.....	اذان شروع ہونے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي بَدْءِ الْإِذَانِ
۱۷۴.....	اذان میں ترجیع کے بیان میں اور ترجیع کہتے ہیں شہادتین کے دوبار کہنے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّرْجِيعِ فِي الْإِذَانِ
۱۷۵.....	کو ایک بار بلند آواز سے اور دوسری بار آہستہ سے	-
۱۷۶.....	تکبیر ایک ایک بار کہنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ
۱۷۶.....	اس بیان میں کہ اقامت دو دوبار کہنی چاہیے	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنًى مَثْنًى
۱۷۶.....	اس بیان میں کہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّرْسُلِ فِي الْإِذَانِ
۱۷۶.....	اس بیان میں کہ اذان کے وقت کان میں انگلی ڈالنی چاہیے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِدْخَالِ الْأَصْبَعِ فِي الْإِذْنِ عِنْدَ الْإِذَانِ
۱۷۷.....	فجر کی اذان میں تحویب کا بیان	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّوْبِ فِي الْفَجْرِ
۱۷۸.....	اس بیان میں کہ جو اذان کہے وہی تکبیر بولے	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ مَنْ أَدَّاهُ فَهُوَ يُقِيمُ
۱۷۹.....	اس بیان میں کہ بے وضو اذان دینا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِذَانِ بِغَيْرِ وُضُوءٍ
۱۷۹.....	اس بیان میں کہ تکبیر امام کے اختیار میں ہے یعنی جب وہ حاضر ہو	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ أَحَقُّ بِالْإِقَامَةِ
۱۸۰.....	تب کہی جائے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِذَانِ بِاللَّيْلِ
۱۸۰.....	رات کو اذان دینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْإِذَانِ
۱۸۱.....	اس بیان میں کہ اذان کے بعد مسجد سے نکلنا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِذَانِ فِي السَّفَرِ
۱۸۲.....	سفر میں اذان کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْإِذَانِ
۱۸۲.....	اذان دینے کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَدِّ
۱۸۲.....	اس بیان میں کہ امام مقتدیوں کی نماز کا ضامن اور مستکفل ہے کہ اٹھاتا ہے	مُؤْتَمِنٌ
۱۸۳.....	قرأت وغیرہ کو اور مؤذن امانت دار ہے کہ محافظت کرتا ہے اوقات صلوٰۃ اور صیام کی	

- ۱۸۳ اس بیان میں کہ جب مؤذن اذان دے تو آدمی کیا کہے؟ ۱۸۳
- ۱۸۳ اس بیان میں کہ مؤذن کا اذان پر اجرت لینا ناپسندیدہ ہے ۱۸۳
- ۱۸۳ ان دعاؤں کا بیان جو اس وقت پڑھی جاتی ہیں جب مؤذن اذان دے ۱۸۳
- ۱۸۵ اسی بیان میں ۱۸۵
- ۱۸۵ اس بیان میں کہ اذان اور تکبیر کے درمیان دعا کبھی نہیں پھیری جاتی ۱۸۵
- ۱۸۵ اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں ۱۸۵
- ۱۸۶ نماز پنجگانہ کی فضیلت میں ۱۸۶
- ۱۸۶ جماعت کی فضیلت میں ۱۸۶
- ۱۸۷ اس کے بیان میں جو اذان سننے اور جماعت میں حاضر نہ ہو ۱۸۷
- ۱۸۷ اس شخص کے بیان میں جو اکیلا نماز پڑھ چکا ہو اور پھر جماعت پائے ۱۸۷
- ۱۸۸ اس مسجد میں دوسری جماعت کے بیان میں جس میں ایک جماعت ہو چکی ہو ۱۸۸
- ۱۸۹ عشاء اور فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں ۱۸۹
- ۱۸۹ پہلی صف کی فضیلت کے بیان میں ۱۸۹
- ۱۹۰ صفوں کو سیدھا کرنے کے بیان میں ۱۹۰
- ۱۹۱ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بیان میں کہ تم میں سے عقل مند اور ہوشیار مجھ سے قریب رہا کریں ۱۹۱
- ۱۹۲ اس بیان میں کہ ستونوں کے درمیان صف باندھنا مکروہ ہے ۱۹۲
- ۱۹۳ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے کے بیان میں ۱۹۳
- ۱۹۴ اس کے بیان میں جو نماز پڑھے اور ایک آدمی اس کے ساتھ ہو ۱۹۴
- بَابُ : مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ ؟ ۱۸۳
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَأْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْأَذَانِ أَجْرًا / ۱۸۳
- بَابُ : مَا يَقُولُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَاءِ ۱۸۳
- بَابُ مِنْهُ آخَرُ ۱۸۵
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَنَّ الدُّعَاءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ ۱۸۵
- بَابُ : مَا جَاءَ : كَمْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ ؟ ۱۸۵
- بَابُ : فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ۱۸۶
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْجَمَاعَةِ ۱۸۶
- بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَا يُجِيبُ ۱۸۷
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ ۱۸۷
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّى فِيهِ مَرَّةً ۱۸۸
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ ۱۸۹
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ۱۸۹
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ ۱۹۰
- بَابُ : مَا جَاءَ لِيَلْبِسِي مِنْكُمْ أَوْ لَوْ الْأَحْلَامَ وَالنُّهَى ۱۹۱
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي ۱۹۲
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ ۱۹۳
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ رَجُلٌ ۱۹۴

- ۱۹۴ اس شخص کے بیان میں جو دو شخصوں کی امامت کرے ۱۹۴
- ۱۹۵ اس کے بیان میں جو بہت سے مردوں اور عورتوں کی امامت کرے ۱۹۵
- ۱۹۶ اس بیان میں کہ امامت کا مستحق کون شخص ہے اور امامت کس کی بہتر ہے ۱۹۶
- ۱۹۷ اس بیان میں کہ جب کوئی تم میں سے امامت کرے تو قراءت میں تخفیف کرے ۱۹۷
- ۱۹۸ بیان میں تحریم نماز کی تحریم اور تحلیل کے بیان میں ۱۹۸
- ۱۹۸ تکبیر اولیٰ کے وقت انگلیاں کھلی رکھنے کے بیان میں ۱۹۸
- ۱۹۸ تکبیر اولیٰ کی فضیلت میں ۱۹۸
- ۱۹۹ نماز شروع کرتے وقت پڑھی جانے والی دعاؤں کے بیان میں ۱۹۹
- ۲۰۰ بلند آواز سے نہ پڑھنے کے بیان میں ۲۰۰
- ۲۰۱ بلند آواز سے پڑھنے کے بیان میں ۲۰۱
- ۲۰۱ سے قراءت شروع کرنے میں ۲۰۱
- ۲۰۲ اس بیان میں کہ بغیر فاتحہ الکتاب کے نماز نہیں ہوتی ۲۰۲
- ۲۰۲ آمین کے بیان میں ۲۰۲
- ۲۰۳ آمین کی فضیلت کے بیان میں ۲۰۳
- ۲۰۳ دو سکتوں یعنی دوبار چپ رہنے کے بیان میں ۲۰۳
- ۲۰۴ نماز میں سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کے بیان میں ۲۰۴
- ۲۰۵ رکوع اور سجدے کے وقت اللہ اکبر کہنے کے بیان میں ۲۰۵
- ۲۰۵ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے ۲۰۵
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ الرَّجُلَيْنِ ۱۹۴
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ رَجَالٌ وَنِسَاءً ۱۹۵
- بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ ۱۹۶
- بَابُ : مَا جَاءَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ ۱۹۷
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الصَّلَاةِ وَتَحْلِيلِهَا ۱۹۸
- بَابُ : فِي نَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ ۱۹۸
- بَابُ : فِي فَضْلِ التَّكْبِيرِ الْأَوَّلِيِّ ۱۹۸
- بَابُ : مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ۱۹۹
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْحَهْرِ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ ۲۰۰
- بَابُ : مَنْ رَأَى الْحَهَرَ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ ۲۰۱
- بَابُ : فِي افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ : ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ۲۰۱
- بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۲۰۲
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّائِمِينَ ۲۰۲
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّائِمِينَ ۲۰۳
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّكَنَتَيْنِ ۲۰۳
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ ۲۰۴
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ۲۰۵
- بَابُ : مِنْهُ آخِرُ ۲۰۵
- بَابُ : رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ ۲۰۵

۲۰۵	کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى
	رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے بیان میں	الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ
۲۰۶		بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّهُ يُحَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ
	رکوع میں دونوں ہاتھ پیلوں سے دور رکھنے کے بیان میں	فِي الرُّكُوعِ
۲۰۷		بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ
	رکوع و سجود میں تسبیح کے بیان میں	وَالسُّجُودِ
۲۰۸		بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي
	رکوع اور سجدے میں قرآن کی قراءت کے منع ہونے کے بیان میں	الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
۲۰۹		بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ لَا يَقِيْمُ صَلَاتَهُ فِي
	اس شخص کے بیان میں جو رکوع اور سجدے میں پیٹھ سیدھی نہ کرے	الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
۲۰۹	یعنی بخوبی نہ ٹھہرے	بَابُ : مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
۲۱۰	جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟	بَابُ : مِنْهُ آخَرُ
۲۱۰	دوسرا اسی بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ
	سجدے میں ہاتھوں سے پہلے زانو رکھنے کے بیان میں	الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ
۲۱۱		بَابُ : آخِرُ مِنْهُ
۲۱۱	دوسرا اسی بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ عَلَى الْجِهَةِ وَالْأَنْفِ
۲۱۲	پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّهُ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ؟
۲۱۲	اس بیان میں کہ جب آدمی سجدہ کرے تو منہ کہاں رکھے؟	بَابُ : مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءِ
۲۱۳	اس بیان میں کہ سجدہ سات عضو پر ہوتا ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّحَافِي فِي السُّجُودِ
۲۱۳	سجدے میں اعضا الگ الگ رکھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ
۲۱۴	سجدے میں اعتدال کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَضْبِ
	سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے اور قدم کھڑے رکھنے کے بیان میں	الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ
۲۱۵		بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ إِذَا رَفَعَ
	اس بیان میں کہ جب سجدے اور رکوع سے سر اٹھائے تو پیٹھ سیدھی کرے	رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَ الرُّكُوعِ
۲۱۵		بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُبَادِرَ الْإِمَامُ
	اس بیان میں کہ امام سے پہلے رکوع و سجود کرنا ناپسندیدہ ہے	

۲۱۶.....	فی الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ	۱۵
۲۱۶..... دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کی کراہت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ	۱۶
۲۱۷..... اقعاء کی رخصت کے بیان میں	بَابُ : فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْعَاءِ	۱۷
۲۱۷..... دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا	بَابُ : مَا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ	۱۸
۲۱۸..... سجدہ میں سہارا لینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِمَادِ فِي السُّجُودِ	۱۹
۲۱۸..... اس بیان میں کہ سجدہ سے کیسے اٹھنا چاہیے؟	بَابُ : مَا جَاءَ كَيْفَ النُّهْضِ مِنَ السُّجُودِ؟	۲۰
۲۱۹..... دوسرا اسی بیان میں	بَابُ : مِنْهُ أَيْضًا	۲۱
۲۱۹..... تشہد کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّشْهِيدِ	۲۲
۲۲۰..... دوسرا اسی بیان میں	بَابُ : مِنْهُ أَيْضًا	۲۳
۲۲۰..... چپکے سے تشہد پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ : أَنَّهُ يُخْفِي التَّشْهِيدَ	۲۴
۲۲۱..... اس بیان میں کہ تشہد میں کیسے بیٹھا جائے؟	بَابُ : مَا جَاءَ كَيْفَ الْجُلُوسِ فِي التَّشْهِيدِ؟	۲۵
۲۲۱..... دوسرا اسی بیان میں	بَابُ : مِنْهُ أَيْضًا	۲۶
۲۲۲..... تشہد میں اشارہ کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ [فِي التَّشْهْرِ]	۲۷
۲۲۲..... نماز میں سلام پھیرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ	۲۸
۲۲۳..... دوسرا اسی بیان میں	بَابُ : مِنْهُ أَيْضًا	۲۹
۲۲۳..... اس بیان میں کہ حذف سلام سنت ہے	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ	۳۰
۲۲۳..... اس بیان میں کہ سلام کے بعد کیا کہے	بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ	۳۱
نماز کے بعد دائیں اور بائیں جانب سے پھرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَنْصِرَافِ عَنْ يَمِينِهِ	۳۲
۲۲۵.....	وَعَنْ شِمَالِهِ	۳۳
۲۲۵..... پوری نماز کی ترکیب کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلَاةِ	۳۴
۲۲۹..... صبح کی نماز کی قراءت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ	۳۵
۲۲۹..... ظہر اور عصر کی قراءت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ	۳۶
۲۳۰..... مغرب کی قراءت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ	۳۷
۲۳۰..... عشاء کی قراءت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ	۳۸
۲۳۱..... امام کے پیچھے قرآن پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ وَخَلْفَ الْإِمَامِ	۳۹
اس بیان میں کہ جب امام بلند آواز سے قراءت کرے تو مقتدی	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ وَخَلْفَ	۴۰

۲۳۲.....	قراءت نہ کرے.....	الإمام إذا جهر الإمام بالقرآن
۲۳۳.....	مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا کے بیان میں.....	بَاب : مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدِ
۲۳۵.....	اس بیان میں کہ جب کوئی مسجد میں جائے تو دو رکعت نماز پڑھے.....	بَاب : مَا جَاءَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكُعْ رُكْعَتَيْنِ
۲۳۶.....	اس بیان میں کہ زمین ساری مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے.....	بَاب : مَا جَاءَ : أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةُ وَالْحَمَّامُ
۲۳۷.....	مسجد بنانے کی فضیلت کے بیان میں.....	بَاب : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ
۲۳۷.....	قبر کے پاس مسجد بنانے کی کراہت کے بیان میں.....	بَاب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَتَّخِذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا
۲۳۷.....	مسجد میں سونے کے بیان میں.....	بَاب : مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ
۲۳۷.....	اس بیان میں کہ مسجد میں خرید و فروخت اور کھوئی چیز کا ڈھونڈنا اور شعر پڑھنا مکروہ ہے.....	بَاب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَإِنشَادِ الضَّالَّةِ وَالشَّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ
۲۳۷.....	اس مسجد کے بیان میں جو تقویٰ پر بنائی گئی.....	بَاب : مَا جَاءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى
۲۳۸.....	مسجد قبلہ میں نماز پڑھنے کے بیان میں.....	بَاب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قِبَاءِ
۲۳۹.....	اس بیان میں کہ کون سی مسجد افضل ہے.....	بَاب : مَا جَاءَ فِي أَيِّ الْمَسَاجِدِ أَفْضَلُ
۲۴۰.....	مسجد کی طرف جانے کے بیان میں.....	بَاب : مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ
۲۴۱.....	مسجد میں بیٹھنے اور نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت میں.....	بَاب : مَا جَاءَ فِي الْقُعُودِ فِي الْمَسْجِدِ وَإِنْتَظَارِ الصَّلَاةِ مِنَ الْفَضْلِ
۲۴۱.....	چھوٹے پورے پر نماز پڑھنے کے بیان میں.....	بَاب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْحُمْرَةِ
۲۴۲.....	بڑے پورے پر نماز پڑھنے کے بیان میں.....	بَاب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ
۲۴۲.....	بچھونوں پر نماز پڑھنے کے بیان میں.....	بَاب : مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ عَلَى الْبُسْطِ
۲۴۳.....	باغوں میں نماز پڑھنے کے بیان میں.....	بَاب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحِطَّانِ
۲۴۳.....	نمازی کے سترے کے بیان میں.....	بَاب : مَا جَاءَ فِي سِتْرَةِ الْمُصَلِّي
۲۴۳.....	نمازی کے سامنے سے گزرنے کی کراہت میں.....	بَاب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

- ۱۴۲ باب : مَا جَاءَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ
اس بیان میں کہ کسی چیز کے آگے سے جانے سے نماز نہیں ٹوٹی ۲۳۳
- ۱۴۳ باب : مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ
اس بیان میں کہ نماز نہیں ٹوٹی مگر کتے اور گدھے اور عورت کے آگے سے جانے سے ۲۳۵
- ۱۴۴ ماجاء فی الصلاة فی الثوب الواحد
ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں ۲۳۵
- ۱۴۵ باب : مَا جَاءَ فِي ابْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ
قبلے کی ابتداء کے بیان میں ۲۳۶
- ۱۴۶ باب : مَا جَاءَ أَنَّ مَا يَمِينُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ
اس بیان میں کہ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے اور یہ ان ملکوں میں ہے جو واقع ہیں قبلے کے اتر یا دوکن کی جانب ۲۳۷
- ۱۴۷ باب : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ
اس بیان میں کہ جو اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر نماز پڑھ لے ۲۳۸
- ۱۴۸ فِي الْغَيْمِ
اس کے بیان میں کہ جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ۲۳۸
- ۱۴۹ باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُصَلِّي إِلَيْهِ وَفِيهِ
باب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ
بکریوں اور اونٹنوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے بیان میں ۲۳۹
- ۱۵۰ وَأَعْطَانِ الْإِبِلَ
باب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ
چوپایہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں، خواہ وہ جدھر بھی رخ کرتا رہے ۲۴۰
- ۱۵۱ باب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ
سواری کی طرف نماز پڑھنے کے بیان میں ۲۴۱
- ۱۵۲ باب : مَا جَاءَ إِذَا خَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُفِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدَأُوا بِالْعَشَاءِ
اس بیان میں کہ جب کھانا حاضر ہوا اور نماز کھڑی کر دی جائے تو پہلے کھانا کھالو ۲۴۱
- ۱۵۳ باب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّعَاسِ
اونگھتے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں ۲۴۲
- ۱۵۴ باب : مَا جَاءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّ بِهِمْ
اس بیان میں کہ جو کسی قوم کی ملاقات کے لیے جائے تو ان کی امامت نہ کرے ۲۴۲
- ۱۵۵ باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُحْصَ الْأِمَامُ نَفْسَهُ بِالِدُّعَاءِ
اس بیان میں کہ امام کا صرف اپنے ہی لیے دعا کرنا مکروہ ہے ۲۴۳
- ۱۵۶ باب : مَا جَاءَ مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ
اس امام کے بیان میں جس سے مقتدی بیزار ہوں ۲۴۴
- ۱۵۷ باب : مَا جَاءَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا
اس بیان میں کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں ۲۴۵
- ۱۵۸ باب : مَا جَاءَ مِنْهُ أَيْضًا
اسی بیان میں ۲۴۶

- ۱۵۶ : بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ يَهْضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا
امام کے دو رکعت کے بعد سہواً کھڑے ہو جانے کے بیان میں ۲۵۶
- ۱۵۷ : بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِقْدَارِ الْقُعُودِ فِي
الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ
نماز میں اشارہ کرنے کے بیان میں ۲۵۸
- ۱۵۸ : بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ
اس بیان میں کہ جب امام بھولے تو مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنا ہے
اور عورتوں کے لیے تصفیق اور تصفیق سیدھے ہاتھ کی پشت بائیں ہتھیلی
پر مارنا ہے ۲۵۹
- ۱۵۹ : بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّأْوُبِ فِي الصَّلَاةِ
اس بیان میں کہ نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے ۲۵۹
- ۱۶۰ : بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ عَلَى النَّصْفِ
مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ
اس بیان میں کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے
آدھا ثواب ہے ۲۶۰
- ۱۶۱ : بَابُ : فِيمَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا
اس کے بیان میں جو نفل نماز بیٹھ کر پڑھے ۲۶۱
- ۱۶۲ : بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ : إِنِّي لَا أَسْمَعُ
بُكَاءَ الصَّبِيِّ فِي الصَّلَاةِ فَأُخَفِّفُ
اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک جب میں بچے کے رونے کی
آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کرتا ہوں ۲۶۲
- ۱۶۳ : بَابُ : مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ
الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ
اس بیان میں کہ عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی
..... ۲۶۳
- ۱۶۴ : بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ
اس بیان میں کہ نماز میں سدل مکروہ ہے ۲۶۳
- ۱۶۵ : بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَسْحِ الْحَصَى
فِي الصَّلَاةِ
اس بیان میں کہ نماز میں کنکریاں مٹانا مکروہ ہے
..... ۲۶۳
- ۱۶۶ : بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ
اس بیان میں کہ نماز میں پھونکنا مکروہ ہے ۲۶۳
- ۱۶۷ : بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِخْتِصَارِ
فِي الصَّلَاةِ
اس بیان میں کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے
..... ۲۶۵
- ۱۶۸ : بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِ
فِي الصَّلَاةِ
اس بیان میں کہ بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے
..... ۲۶۵
- ۱۶۹ : بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلَاةِ
اس بیان میں عازمی کرنے کے بیان میں ۲۶۶
- ۱۷۰ : بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيكِ بَيْنَ
الْأَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ
اس بیان میں کہ نماز میں پنجہ میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے
..... ۲۶۷

- ۲۶۷ نماز میں لمبا قیام کرنے کے بیان میں بَاب : مَا جَاءَ فِي طُولِ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ
- ۲۶۸ رکوع اور سجدے زیادہ کرنے کے بیان میں بَاب : مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
- ۲۶۹ اس بیان میں کہ نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا درست ہے بَاب : مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ
- ۲۶۹ سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنے کے بیان میں بَاب : مَا جَاءَ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ
- سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنے کے بیان میں بَاب : مَا جَاءَ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ
- ۲۷۰ سجدہ سہو میں تشہد پڑھنے کے بیان میں بَاب : مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ
- ۲۷۱ اس کے بیان میں جسے نماز میں کمی بیشی کا شبہ ہو بَاب : مَا جَاءَ فِي مَنْ يَشْكُ فِي الزِّيَادَةِ وَالنَّقْصَانِ
- ۲۷۲ اس کے بیان میں جو ظہر اور عصر میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے بَاب : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْلَمُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
- ۲۷۳ جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کے بیان میں بَاب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي النَّعَالِ
- ۲۷۴ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے کے بیان میں بَاب : مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ
- ۲۷۵ قنوت چھوڑنے کے بیان میں بَاب : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْقُنُوتِ
- ۲۷۶ اس شخص کے بیان میں جو نماز میں چھینکنے بَاب : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلَاةِ
- ۲۷۶ نماز میں کلام کے منسوخ ہونے کے بیان میں بَاب : مَا جَاءَ فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ
- ۲۷۷ توبہ کی نماز کے بیان میں بَاب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ
- ۲۷۸ اس بیان میں کہ بچے کو نماز کا حکم کب دیا جائے بَاب : مَا جَاءَ مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ
- اس شخص کے بیان میں جسے تشہد کے بعد حدث ہو جائے بَاب : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ
- ۲۷۸ (وضو ٹوٹ جائے) بَاب : مَا جَاءَ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ
- ۲۷۹ اس بیان میں کہ جب بارش ہو رہی ہو تو گھروں میں نماز پڑھنا درست ہے بَاب : مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي أَذْبَارِ الصَّلَاةِ
- ۲۸۰ نماز کے بعد تسبیح کرنے کے بیان میں بَاب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّائِبَةِ فِي الطَّيْنِ وَالْمَطَرِ
- کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنے کے بیان میں بَاب : مَا جَاءَ فِي الْأُجْتِهَادِ فِي الصَّلَاةِ
- ۲۸۰ نماز میں بہت کوشش اور محنت کرنے کے بیان میں بَاب : مَا جَاءَ أَنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ
- ۲۸۱ اس بیان میں کہ قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا

۲۸۲	جائے گا.....	یَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ
۲۸۳	اس کی فضیلت کے بیان میں جو رات دن میں بارہ رکعت سنت پڑھے	بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
۲۸۳	فجر کی سنتوں کی فضیلت کے بیان میں	تَشْتِي عَشْرَةَ رُكْعَةٍ مِنَ السَّنَةِ وَمَا لَهُ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ
۲۸۳	فجر کی دو سنتوں کو ہلکا کرنے اور ان میں نبی ﷺ جو پڑھتے تھے اس	بَابُ : مَا جَاءَ فِي رُكْعَتِي الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ
۲۸۳	کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَخْفِيفِ رُكْعَتِي الْفَجْرِ
۲۸۵	فجر کی سنتوں کے بعد باتیں کرنے کے بیان میں	وَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يقرأ فِيهِمَا
۲۸۵	اس بیان میں کہ طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رُكْعَتِي الْفَجْرِ
۲۸۵	فجر کی دو سنتوں کے بعد لیٹنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ
۲۸۵	نہیں ہوتی	إِلَّا رُكْعَتَيْنِ
۲۸۶	اس بیان میں کہ جس کی فجر کی دو سنتیں رہ جائیں تو وہ انہیں فجر کے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِضْطِحَاجِ بَعْدَ رُكْعَتِي الْفَجْرِ
۲۸۶	بعد پڑھ لے	بَابُ : مَا جَاءَ إِذَا أُؤَيِّمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ
۲۸۶	اس بیان میں کہ اگر فجر کی سنتیں رہ جائیں تو طلوع آفتاب کے	بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ تَقَوُّهُ الرُّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ
۲۸۷	بعد پڑھ لے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِعَادَتِهِمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
۲۸۸	ظہر سے پہلے چار رکعتوں کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ
۲۸۸	ظہر کے بعد دو رکعتوں کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ
۲۸۸	دوسرا باب اسی بیان میں	بَابُ : مِنْهُ آخَرُ
۲۸۹	عصر سے پہلے چار سنتوں کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ
۲۹۰	مغرب کے بعد دو رکعتوں اور ان کی قراءت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ
۲۹۱	مغرب کی دو سنتیں گھر میں پڑھنے کے بیان میں	وَالْقِرَاءَةُ فِيهِمَا
۲۹۱	مغرب کے بعد چھ رکعت نفل کے ثواب کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّهُ يُصَلِّيهِمَا فِي الْبَيْتِ
۲۹۲		بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّطَوُّعِ وَسِتِّ رُكْعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۲۹۲	عشاء کے بعد دو رکعت سنت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ
۲۹۳	اس بیان میں کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنَى
۲۹۳	رات کی نماز کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ
۲۹۳	رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَصْفِ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ
۲۹۴	اسی بیان میں	بَابُ : مِنْهُ
۲۹۵	اسی بیان میں	بَابُ : مِنْهُ
	پروردگار تعالیٰ کے ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرمانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ
۲۹۶	رات کو قرآن پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ بِاللَّيْلِ
۲۹۶	نفل نماز گھر میں پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

(المعجم ۴) ابواب الجمعة عن رسول اللہ ﷺ (التحفة . . .) جمعہ کے بیان میں

۲۹۹	وتر کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْوُتْرِ
۳۰۰	اس بیان میں کہ وتر فرض نہیں	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْوُتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ
۳۰۰	اس بیان میں کہ وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوُتْرِ
	اس بیان میں کہ وتر رات کے شروع اور آخر دونوں میں پڑھنا درست ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَآخِرِهِ
۳۰۱	وتر کی سات رکعتوں کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِسَبْعٍ
۳۰۲	وتر کی پانچ رکعتوں کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِخَمْسٍ
۳۰۳	وتر کی تین رکعتوں کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِثَلَاثٍ
۳۰۳	وتر کی ایک رکعت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِرَكْعَةٍ
۳۰۴	وتر کی قراءت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَا يَقْرَأُ بِهِ فِي الْوُتْرِ
۳۰۵	وتر میں قنوت پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ
	اس شخص کے بیان میں جو وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّحْلِ يَنَامُ عَنِ الْوُتْرِ أَوْ يَنْسَى

۳۰۶.....	صبح سے پہلے وتر پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُبَادِرَةِ الصُّبْحِ بِالْوُتْرِ
۳۰۷.....	اس بیان میں کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں	بَابُ : مَا جَاءَ لَا وَتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ
۳۰۸.....	سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ
۳۰۸.....	چاشت کی نماز کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الضُّحَى
۳۱۰.....	زوال کے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الزَّوَالِ
۳۱۱.....	نماز حاجت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ
۳۱۱.....	نماز استخارہ کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْاِسْتِخَارَةِ
۳۱۲.....	صلوۃ التبیح کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ التَّبْيِيحِ
۳۱۴.....	نبی ﷺ پر درود بھیجنے کے طریقے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ
۳۱۵.....	نبی ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

(المعجم ۴) ابواب الجمعة عن رسول اللہ ﷺ (التحفة . . .) جمعہ کے بیان میں

۳۱۷.....	جمعہ کے دن کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
۳۱۸.....	جمعہ کے دن کی اس گھڑی کے بیان میں جس میں دعا کے قبول ہونے کی امید ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ
۳۱۹.....	جمعہ کے دن غسل کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
۳۲۱.....	جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
۳۲۱.....	جمعہ کے دن وضو کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
۳۲۲.....	جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّبَكُّيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ
۳۲۳.....	بغیر عذر کے جمعہ ترک کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ
۳۲۳.....	اس بیان میں کہ کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو؟	بَابُ : مَا جَاءَ مِنْ كَمْ يُؤْتَلَى إِلَيَّ الْجُمُعَةُ؟
۳۲۴.....	وقت جمعہ کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ
۳۲۵.....	منبر پر خطبہ دینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ
۳۲۵.....	دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ
۳۲۶.....	خطبہ چھوٹا دینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَصْرِ الْخُطْبَةِ
۳۲۶.....	منبر پر قرآن پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

- ۳۲۷..... باب : مَا جَاءَ فِي إِسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ امام کی طرف منہ کر لینے کے بیان میں جب وہ خطبہ دے
- ۳۲۷..... باب : مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخُطُبُ اس بیان میں کہ جب آدمی مسجد میں آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو بھی دو رکعت پڑھ لے
- ۳۲۸..... باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخُطُبُ اس بیان میں کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو تو کلام کرنا مکروہ ہے
- ۳۲۹..... باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطُّطِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اس بیان میں کہ جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے
- ۳۲۹..... باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِحْتِيَاءِ امام کے خطبے کے درمیان احتیاء کی کراہت کے بیان میں
- ۳۲۹..... وَ الْإِمَامُ يَخُطُبُ
- ۳۳۰..... باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ اس بیان میں کہ منبر پر دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے
- ۳۳۰..... عَلَى الْمُنْبَرِ
- ۳۳۰..... باب : مَا جَاءَ فِي أَذَانِ الْجُمُعَةِ جمعہ کی اذان کے بیان میں
- ۳۳۱..... باب : مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نَزْوِلِ امام کے منبر سے اترنے کے بعد بات کرنے کے بیان میں
- ۳۳۱..... الْإِمَامُ مِنَ الْمُنْبَرِ
- ۳۳۱..... باب : مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ نماز جمعہ کی قراءت کے بیان میں
- ۳۳۱..... باب : مَا جَاءَ فِيْمَا يَقْرَأُ بِهِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ اس بیان میں کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے
- ۳۳۲..... يَوْمَ الْجُمُعَةِ
- ۳۳۲..... باب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَ بَعْدَهَا جمعے سے پہلے اور اس کے بعد کی نماز کے بیان میں
- ۳۳۳..... باب : مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً اس کے بیان میں جو جمعے کی ایک رکعت پائے
- ۳۳۳..... باب : مَا جَاءَ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعے کے دن قیلولہ کرنے کے بیان میں
- ۳۳۳..... باب : فِي مَنْ يُنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ يَتَحَوَّلُ اس بیان میں کہ جو جمعہ میں اونگھے وہ اپنی جگہ سے ہٹ بیٹھے
- ۳۳۴..... مِنْ مَجْلِسِهِ
- ۳۳۵..... باب : مَا جَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعہ کے دن سفر کرنے کے بیان میں
- ۳۳۵..... مَا جَاءَ فِي السَّوَاكِ وَالطَّيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعے کے دن مسواک کرنے اور خوشبو لگانے کے بیان میں

(المعجم ... أبواب العیدین، رسول اللہ ﷺ (الثقة) ... عیدین کے بیان میں)

- ۳۳۷..... باب : مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ عیدین کے لیے پیدل چلنے کے بیان میں

- بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ اس بیان میں کہ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھنی چاہیے ۳۳۷
- بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ اس بیان میں کہ نماز عیدین اذان اور تکبیر کے بغیر ہے ۳۳۸
- وَلَا إِقَامَةً ۳۳۸
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ عیدین کی نماز کی قراءت کے بیان میں ۳۳۸
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ عیدین کی تکبیرات کے بیان میں ۳۳۹
- بَابُ : مَا جَاءَ لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَلَا بَعْدَهَا اس بیان میں کہ عیدین سے پہلے اور ان کے بعد کوئی نماز نہیں ہے ... ۳۴۰
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ عورتوں کے عیدین میں نکلنے کے بیان میں ۳۴۰
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْعِيدَيْنِ اس بیان میں کہ نبی ﷺ عیدین میں ایک رات سے جاتے اور دوسرے سے واپس آتے ۳۴۱
- فِي طَرِيقٍ وَرُجُوعِهِ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ اس بیان میں کہ عید الفطر کے دن نکلنے سے پہلے کچھ کھالینا چاہیے ۳۴۲
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ ۳۴۲
- قَبْلَ الْخُرُوجِ ۳۴۲

ابواب السفر عن رسول الله ﷺ (. . .) سفر کے بیان میں

- بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ فِي السَّفَرِ سفر میں نماز قصر کرنے کے بیان میں ۳۴۳
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَمْ تُقْصَرُ الصَّلَاةُ ؟ اس بیان میں کہ کتنی مدت تک نماز قصر کی جائے؟ ۳۴۵
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ سفر میں نفل پڑھنے کے بیان میں ۳۴۶
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَمْعِ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ دو نمازیں جمع کرنے کے بیان میں ۳۴۷
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ نماز استسقاء کے بیان میں ۳۴۸
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ سورج گرہن کی نماز کے بیان میں ۳۵۰
- بَابُ : كَيْفَ الْقِرَاءَةُ فِي الْكُسُوفِ ؟ نماز کسوف میں قراءت کیسے کی جائے؟ ۳۵۲
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ خوف کے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں ۳۵۲
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ قرآن کے سجدوں کے بیان میں ۳۵۴
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ عورتوں کے مسجدوں میں جانے کے بیان میں ۳۵۵
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُرَاقِ فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں تھوکنے کی کراہت کے بیان میں ۳۵۵
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي ﴿ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ﴾ وَ ﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴾ سورہ اشفاق اور سورہ علق میں سجدہ کرنے کے بیان میں ۳۵۶

۳۵۷	سورۃ النجم میں سجدہ کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي السُّجْدَةِ فِي النَّحْمِ
۳۵۷	اس کے بیان میں جو سورۃ النجم میں سجدہ نہ کرے	بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ لَمْ يُسْجُدْ فِيهِ
۳۵۸	سورۃ ص میں سجدہ کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي السُّجْدَةِ فِي صَ
۳۵۸	سورۃ حج میں سجدہ کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي السُّجْدَةِ فِي الْحَجِّ
۳۵۹	ان دعاؤں کے بیان میں جو قرآنی سجدوں میں پڑھی جائیں	بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ
	اس بیان میں کہ جس کا رات کا وظیفہ رہ جائے تو وہ اسے	بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ
۳۶۰	دن میں پڑھ لے	فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ
	جو رکوع یا سجدے میں امام سے پہلے سر اٹھائے اس کے متعلق وعید	بَابُ : مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الَّذِي يَرْفَعُ
۳۶۰	کے بیان میں	رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ
	اس کے بیان میں جو فرض نماز پڑھے پھر اس کے بعد لوگوں کی	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ
۳۶۱	امامت کرے	ثُمَّ يَوْمُ النَّاسِ بَعْدَ ذَلِكَ
	اس بیان میں کہ گرمی اور سردی کی وجہ سے کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے	بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السُّجُودِ
۳۶۱		عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ
	اس بیان میں کہ صبح کی نماز کے بعد مسجد میں طلوع آفتاب تک	بَابُ : مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي
۳۶۲	بیٹھنا مستحب ہے	الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
۳۶۳	نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ
	اس بیان میں کہ جو شخص امام کو سجدے میں دیکھے تو کیا کرے؟	بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ
۳۶۳		وَهُوَ سَاجِدٌ كَيْفَ يَصْنَعُ
	اس بیان میں کہ نماز شروع ہونے کے وقت لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا	بَابُ : كَرَاهِيَةُ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ وَهُمْ
۳۶۳	انتظار کرنا مکروہ ہے	قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
	اس بیان میں کہ دعا سے پہلے اللہ کی تعریف کرنی اور نبی ﷺ پر درود	بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي الشَّاءِ عَلَى اللَّهِ
۳۶۵	بھیجنا چاہئے	وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ الدَّعَاءِ
۳۶۵	مسجدوں میں خوشبو کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ
	اس بیان میں کہ نفل نماز رات اور دن کی دودو رکعت ہے	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
۳۶۶		مَثْنَى مَثْنَى
۳۶۶	اس بیان میں کہ نبی ﷺ دن میں نفل کیسے پڑھتے تھے	بَابُ : كَيْفَ كَانَ يَطْوَعُ النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّهَارِ

- ۳۶۷..... اس بیان میں کہ عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے..... باب : فِی کَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي لُحْفِ النِّسَاءِ
- نفل نماز میں جائز چلنے اور کام کرنے کے بیان میں..... باب : مَا يُجْزَى مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ
- ۳۶۸..... ایک رکعت میں دوسورتیں پڑھنے کے بیان میں..... باب : مَا ذَكَرَ فِي قِرَاءَةِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ
- مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت اور اس کے قدموں کا ثواب لکھے..... باب : مَا ذَكَرَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي خَطَاةِ
- ۳۶۹..... جانے کے بیان میں..... باب : مَا ذَكَرَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ
- اس بیان میں کہ مغرب کے بعد گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے..... أَنَّهُ فِي الْبَيْتِ أَفْضَلُ
- ۳۶۹..... جب آدمی مسلمان ہو تو اس کے غسل کرنے کے بیان میں..... باب : فِي الْإِعْتِسَالِ عِنْدَ مَا يُسَلِّمُ الرَّجُلُ
- اس بیان میں کہ بیت الخلاء جاتے وقت بسم اللہ کہنا چاہیے..... باب : مَا ذَكَرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ
- اس امت کی قیامت کے دن کی نشانی کے بیان میں جو سجدہ اور وضو کے آثار کی وجہ سے ہوگی..... باب : مَا ذَكَرَ مِنْ سِيمَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ
- ۳۷۱..... اس بیان میں کہ دائیں طرف سے وضو شروع کرنا مستحب ہے..... آثَارِ السُّجُودِ وَالطُّهُورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
- اس بیان میں کہ وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہوتا ہے..... باب : مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التِّيْمَنِ فِي الطُّهُورِ
- ۳۷۲..... باب : ذَكَرَ قَدْرَ مَا يُجْزَى مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ
- اس بیان میں کہ دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی ڈالنا کافی ہے..... باب : مَا ذَكَرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْعِلَامِ الرِّضِيعِ
- سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد نبی ﷺ کے مسح کرنے کے بیان میں..... باب : مَا ذَكَرَ فِي مَسْحِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ
- ۳۷۲..... اس بیان میں کہ جنبی جب وضو کر لے تو اس کے لیے کھانا اور سونا جائز ہے..... باب : مَا ذَكَرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنْبِ فِي الْأَكْلِ وَالنُّوْمِ إِذَا تَوَضَّأَ
- ۳۷۳..... نماز کی فضیلت کے بیان میں..... باب : مَا ذَكَرَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ
- دوسرا باب اسی بیان میں..... باب مِّنْهُ

(المعجم ۵) ابواب الزكاة عن رسول الله ﷺ (التحفة ۳) زکوٰۃ کے بیان میں

- باب : مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَنَعِ زَكَاةٍ نَدِيْنِے پر رسول اللہ ﷺ سے منقول وعید کے بیان میں..... باب : الزَّكَاةُ مِنَ التَّشْدِيدِ
- ۳۷۵.....

۳۷۶	اس بیان میں کہ جب تو نے زکوٰۃ دے دی تو جو تجھ پر ضروری تھا وہ ادا کر دیا	بَابُ : مَا جَاءَ إِذَا أَدَيْتَ الزَّكَاةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ
۳۷۸	سونے اور چاندی میں زکوٰۃ کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ
۳۷۹	اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ
۳۸۰	گائے، بیل کی زکوٰۃ کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْبَقَرِ
۳۸۱	اس بیان میں کہ زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ
۳۸۲	کھیتی، پھلوں اور غلے کی زکوٰۃ کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَلَنَمْرِ وَالْحُبُوبِ
۳۸۳	شہد کی زکوٰۃ کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ
۳۸۳	اس بیان میں کہ مال مستفاد پر جب تک ایک سال نہ گزرے اس میں زکوٰۃ نہیں ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْعَسَلِ
۳۸۳	اس بیان میں کہ مال مستفاد پر جب تک ایک سال نہ گزرے اس میں زکوٰۃ نہیں ہے	بَابُ : مَا جَاءَ لَا زَكَاةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ
۳۸۵	اس بیان میں کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں	بَابُ : مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جَزْيَةٌ
۳۸۶	زیور کی زکوٰۃ کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْحُلِيِّ
۳۸۷	سبزیوں کی زکوٰۃ کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْخَضِرَوَاتِ
۳۸۸	اس کھیتی کی زکوٰۃ کے بیان میں جس میں نہر وغیرہ سے پانی دیا جائے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيمَا يُسْتَمَى بِالْأَنْهَارِ وَغَيْرِهِ
۳۸۸	یتیم کے مال کی زکوٰۃ کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ مَالِ الْيَتِيمِ
۳۸۹	اس بیان میں کہ جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں اور کافروں کے دفن شدہ خزانہ میں پانچواں حصہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْعَجَمَاءَ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ
۳۹۰	غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخَرْصِ
۳۹۱	حق کے ساتھ زکوٰۃ لینے والے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ
۳۹۱	زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والے کے بیان میں	بَابُ : فِي الْمُتَعَدِّي فِي الصَّدَقَةِ
۳۹۲	زکوٰۃ لینے والے کو راضی کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي رِضَا الْمُضْذِقِ
	اس بیان میں کہ زکوٰۃ امیروں سے لی جائے اور فقیروں کو دی جائے	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الصَّدَقَةَ تُوْخَذُ مِنْ

۳۹۲.....	الْأَغْنِيَاءُ فُتِرْدُ فِي الْفُقَرَاءِ
۳۹۳..... اس بیان میں کہ کس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے	بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكَاةُ
۳۹۴..... اس بیان میں کہ کس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں	بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ
قرض داروں وغیرہ میں سے جس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے اس کے	بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ
بیان میں	الْغَارِمِينَ وَغَيْرِهِمْ
اس بیان میں کہ نبی ﷺ، آپ ﷺ کے اہل بیت اور آپ ﷺ کے غلاموں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ
کا زکوٰۃ لینا درست نہیں	لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَمَوَالِيهِ
۳۹۵..... قربت داروں کو زکوٰۃ دینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الْقَرَابَةِ
اس بیان میں کہ زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ مال دینا چاہیے	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ
زکوٰۃ کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ
سائل کے حق کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَقِّ السَّائِلِ
جن کا دل رجھانا ہوا انھیں دینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ
اس کے بیان میں جسے زکوٰۃ میں دیا گیا مال وراثت میں ملے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَتَهُ
صدقہ دے کر واپس لینے کی کراہت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِ فِي الصَّدَقَةِ
فوت شدہ کی طرف سے صدقہ دینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ
بیوی کے اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا
صدقہ فطر کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ
صدقہ فطر نماز عید سے پہلے دینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ
وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ
سوال کرنے کی ممانعت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

(المعجم ۶) ابواب الصوم (التحفة ۴) روزوں کے بیان میں

۴۰۹..... ماہ رمضان کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ
اس بیان میں کہ رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے	بَابُ : مَا جَاءَ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ
اس بیان میں کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ
اس بیان میں کہ رمضان کے لیے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا چاہیے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِحْصَاءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ
اس بیان میں کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھے اور چاند دیکھ کر افطار کرے	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَا الْهِلَالِ

۴۱۲	وَالْإِفْطَارَ لَهُ
۴۱۲	اس بیان میں کہ مہینہ کبھی ایتیس کا بھی ہوتا ہے.....	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ
۴۱۳	چاند کی گواہی پر روزہ رکھنے کے بیان میں.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ
۴۱۴	اس بیان میں کہ عید کے دنوں میں کم نہیں ہوتے.....	بَابُ : مَا جَاءَ شَهْرًا عِيدٌ لَا يُنْقَضَان
۴۱۴	اس بیان میں کہ ہر شہر والوں کے لیے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے.....	بَابُ : مَا جَاءَ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيُهُمْ
۴۱۵	اس بیان میں کہ کس چیز سے روزہ کھولنا مستحب ہے.....	بَابُ : مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الْإِفْطَارُ
۴۱۵	اس بیان میں کہ عید فطر اس دن ہے جب سب روزہ نہ رکھیں اور اُضحیٰ اس دن جب سب قربانی کریں.....	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تَفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تَضْحُونَ
۴۱۶	اس بیان میں کہ جب رات سامنے آئے اور دن گزرے تو روزہ دار افطاری کرے.....	بَابُ : مَا جَاءَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَذْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ
۴۱۷	جلد روزہ کھولنے کے بیان میں.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ
۴۱۸	سحری میں تاخیر کرنے کے بیان میں.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ السَّحُورِ
۴۱۹	صبح صادق کی تحقیق کے بیان میں.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي بَيَانِ الْفَجْرِ
۴۲۰	جو روزہ دار نیت کرے اس کی برائی کے بیان میں.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْعِيَةِ لِلصَّائِمِ
۴۲۰	سحری کھانے کی فضیلت کے بیان میں.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ السَّحُورِ
۴۲۱	اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا ناپسندیدہ ہے.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ
۴۲۲	اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ
۴۲۳	لڑنے والے کے لیے روزہ نہ رکھنے کے اجازت حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْمَحَارِبِ فِي الْإِفْطَارِ
۴۲۳	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحَبْلِ وَالْمَرْضِعِ
۴۲۴	فوت شدہ کی طرف سے روزہ رکھنے کے بیان میں.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ
۴۲۵	روزوں کے کفارہ کے بیان میں.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ
۴۲۵	اس روزہ دار کے بیان میں جسے قے آجائے.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ
۴۲۶	اس کے بیان میں جو روزہ میں جان بوجھ کر قے کرے.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ اسْتَقَاءَ عَمْدًا
۴۲۶	اس روزہ دار کے بیان میں جو بھولے سے کچھ کھا لی.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَأْكُلُ أَوْ

۴۲۷.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا	بَشْرَبُ نَابِيَا
۴۲۷..... اس کے بیان میں جو جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑ ڈالے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كُفَّارَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ	
۴۲۸..... رمضان کا روزہ توڑنے کے کفارے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّوَالِكِ لِلصَّائِمِ	
۴۲۹..... روزے میں مساوک کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ	
۴۲۹..... روزے میں سرمہ لگانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ	
۴۳۰..... روزے میں بوسہ لینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُبَاشِرَةِ الصَّائِمِ	
۴۳۰..... روزے میں بوس و کنار کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَغْرُمُ مِنَ اللَّيْلِ	
۴۳۱..... اس بیان میں کہ اس کا روزہ نہیں جو رات سے نیت نہ کرے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ	
۴۳۱..... نفلی روزہ توڑ ڈالنے کے بیان میں	بَابُ : صِيَامُ التَّلَوُّعِ بِغَيْرِ نَبِيْت	
۴۳۳..... بغیر نبیت کے کچھ کھائے پیئے بغیر نفلی روزہ رکھنا	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِجْبَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ	
۴۳۳..... اس بیان میں کہ نفلی روزہ توڑ ڈالنے کی قضا واجب ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَصَالِ شُعْبَانَ بِرَمَضَانَ	
۴۳۳..... شعبان کے روزے رمضان کے ساتھ ملا کر رکھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الثَّانِي مِنْ شُعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ	
۴۳۵..... اس بیان میں کہ رمضان کی تعظیم کے لیے شعبان کے دوسرے نصف روزے رکھنا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شُعْبَانَ	
۴۳۶..... شعبان کی پندرہویں رات کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ	
۴۳۶..... محرم کے روزے رکھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ	
۴۳۷..... جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ	
۴۳۸..... اس بیان میں کہ صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ	
۴۳۸..... ہفتے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ	
۴۳۹..... پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الْاَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيْسِ	
۴۴۰..... بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ	
۴۴۰..... عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ	
۴۴۱..... اس بیان میں کہ عرفات میں عرفے کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ	
۴۴۱..... عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب دلانے کے بیان میں		
۴۴۲.....		

۴۴۲.....	اس بیان میں کہ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ فِي تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ
۴۴۲.....		
۴۴۳.....	اس بیان میں کہ عاشورہ کا دن کونسا ہے؟	بَابُ : مَا جَاءَ فِي عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ ؟
۴۴۳.....	ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صِيَامِ الْعَشْرِ
۴۴۴.....	عشرہ ذوالحجہ میں نیک اعمال کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ
۴۴۵.....	شوال کے چھ روزے رکھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ
۴۴۵.....	ہرمہینے تین روزے رکھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
۴۴۷.....	روزے کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ
۴۴۸.....	ہمیشہ روزہ رکھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ
۴۴۹.....	پے درپے روزہ رکھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي سَرْدِ الصَّوْمِ
	عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ يَوْمَ النَّحْرِ
۴۵۰.....		
۴۵۱.....	اس بیان میں کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ
۴۵۱.....	اس بیان میں کہ روزہ دار کے لیے پچھنے لگانا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ
۴۵۲.....	روزے دار کے پچھنے لگانے کی اجازت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ مِنَ الرُّحْصَةِ فِي ذَلِكَ
۴۵۳.....	روزہ دار کے لیے وصال کی کراہت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوَصَالِ لِلصَّائِمِ
	اس بیان میں کہ جہنمی کو صبح ہو جائے اور وہ روزہ کی نیت سے ہو	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَنْبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ
۴۵۳.....		
۴۵۴.....	روزہ دار کے دعوت قبول کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ
	اس بیان میں کہ عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا
۴۵۴.....		
۴۵۵.....	اس بیان میں کہ رمضان کی قضا میں تاخیر کرنا درست ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ
	روزے دار کے ثواب کے بیان میں جب لوگ اس کے سامنے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ عَنْدَهُ
۴۵۵.....	کھانا کھائیں	
	اس بیان میں کہ حائض ہر روزے کی قضا کرے گی نماز کی نہیں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ الْحَائِضِ الصَّيَّامَ
۴۵۶.....		دُونَ الصَّلَاةِ

بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْإِسْتِشْقِ	اس بیان میں کہ روزے دار کے لیے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے	۳۵۷
بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ	اس بیان میں کہ جو شخص کسی قوم کا مہمان ہو تو ان کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے	۳۵۷
بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِكَافِ	اعتکاف کے بیان میں	۳۵۸
بَابُ : مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ	شب قدر کے بیان میں	۳۵۸
بَابُ : مِنْهُ	دوسرا باب اسی بیان میں	۳۶۰
بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي الشَّتَاءِ	سردیوں میں روزے رکھنے کے بیان میں	۳۶۱
بَابُ : مَا جَاءَ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ﴾	ان لوگوں کے بیان میں جو روزے کی طاقت رکھتے ہیں	۳۶۱
بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ أَكَلَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ سَفَرًا	اس کے بیان میں جو رمضان میں کھانا کھا کر سفر کے لیے نکلے	۳۶۱
بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَحْفَةِ الصَّائِمِ	روزے دار کے تحفہ کے بیان میں	۳۶۲
بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى مَتَى يَكُونُ	اس بیان میں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کب ہوتی ہے	۳۶۲
بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِكَافِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ	اعتکاف کے دن گزر جانے کے بیان میں	۳۶۳
بَابُ : الْمُعْتَكِفُ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ أَمْ لَا ؟	اس بیان میں کہ معتکف اپنی ضرورت کے لیے نکل سکتا ہے یا نہیں؟	۳۶۳
بَابُ : مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ	ماہ رمضان میں قیام کرنے کے بیان میں	۳۶۴
بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا	اس کی فضیلت کے بیان میں جو کسی کا روزہ کھلوائے	۳۶۵
بَابُ : التَّرْغِيبُ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ ، وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ	رمضان میں قیام کی ترغیب اور اس کی فضیلت کے بیان میں	۳۶۶

(المعجم ۷) ابواب الحج عن رسول الله ﷺ (التحفة ۵) حج کے بیان میں

بَابُ : مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ	مکے کے حرم ہونے کے بیان میں	۳۶۷
بَابُ : مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ	حج و عمرہ کے ثواب کے بیان میں	۳۶۸
بَابُ : مَا جَاءَ مِنَ التَّغْلِيطِ فِي تَرْكِ الْحَجِّ	حج چھوڑ دینے کی مذمت کے بیان میں	۳۶۹
بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِحْبَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ	اس بیان میں کہ جب زادراہ اور سواری ہو تو حج فرض ہے	۳۶۹
بَابُ : مَا جَاءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ ؟	اس بیان میں کہ کتنے حج فرض ہیں؟	۳۷۰
بَابُ : مَا جَاءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ	اس بیان میں کہ نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کیے	۳۷۱

۴۷۲.....	اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے کتنے عمرے کیے	بَابُ : مَا جَاءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ۱
۴۷۲.....	اس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ نے کس جگہ سے احرام باندھا	بَابُ : مَا جَاءَ مِنْ أَى مَوْضِعٍ أَحْرَمَ النَّبِيُّ ﷺ
۴۷۳.....	اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے کب احرام باندھا؟	بَابُ : مَا جَاءَ مِنْ أَى أَحْرَمَ النَّبِيُّ ﷺ ؟
۴۷۳.....	حج افراد کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ إِفْرَادِ الْحَجِّ
۴۷۴.....	ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحُمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
۴۷۴.....	تمتع کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ
۴۷۶.....	لبیک کہنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ
۴۷۷.....	لبیک کہنے اور قربانی کرنے کی تفصیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ
۴۷۸.....	بلند آواز سے لبیک کہنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ
۴۷۸.....	احرام باندھتے وقت غسل کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ عِنْدَ الْأَحْرَامِ
۴۷۸.....	آفاقی کے لیے احرام باندھنے کی جگہ کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ الْأَحْرَامِ
۴۷۸.....		لِأَهْلِ الْآفَاقِ
۴۷۹.....	اس کے بیان میں جو احرام والے کے لیے پہننا درست نہیں ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَا لَا يَحُوزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهُ
۴۸۰.....	جب تہ بند اور جوتے نہ ہوں تو محرم کے پاجامہ اور موزے پہننے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ ،
۴۸۰.....	اس کے بیان میں	وَالْخُفَّيْنِ ، لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ
۴۸۰.....	اس کے بیان میں جو قمیص یا جبہ پہنے احرام باندھے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُحْرِمُ ، وَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ أَوْ جُبَّةٌ
۴۸۱.....	ان جانوروں کے بیان میں جنہیں مارنا محرم کے لیے جائز ہے	بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ
۴۸۲.....	محرم کے بچھے لگانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ
۴۸۲.....	اس بیان میں کہ احرام کی حالت میں نکاح کرنا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ
۴۸۳.....	محرم کے لیے نکاح جائز ہونے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ
۴۸۴.....	محرم کے شکار کا گوشت کھانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ
۴۸۵.....	اس بیان میں کہ محرم کے لیے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ
۴۸۶.....	اس بیان میں کہ محرم کے لیے دریا کا شکار حلال ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ
۴۸۶.....	محرم کے لیے گوہ یعنی گھوڑ پھوڑ کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّبْعِ يُصَيِّبُهَا الْمُحْرِمُ
۴۸۷.....	کے میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ لِدُخُولِ مَكَّةَ

- باب : مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ اس بیان میں کہ نبی ﷺ کے کی بلندی کی طرف سے آئے اور نخلی جانب سے باہر گئے ۴۸۷
- باب : مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ نَهَارًا اس بیان میں کہ نبی ﷺ کے میں دن کے وقت داخل ہوئے ۴۸۸
- باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ اس بیان میں کہ بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے ۴۸۸
- باب : مَا جَاءَ كَيْفَ الطَّوَافِ ؟ طواف کی کیفیت کے بیان میں ۴۸۸
- باب : مَا جَاءَ فِي الرَّمْلِ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر ختم کرنے کے بیان میں ۴۸۹
- باب : مَا جَاءَ فِي اسْتِطْلَامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ اس بیان میں کہ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی کو بوسہ نہ دے ۴۸۹
- باب : مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ اس بیان میں کہ حجر اسود کو بوسہ دینے کے بیان میں ۴۹۰
- باب : مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ اس بیان میں کہ سعی مروہ کی بجائے صفا سے شروع کرنی چاہیے ۴۹۱
- باب : مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بیان میں ۴۹۲
- باب : مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا سوار ہو کر طواف کرنے کے بیان میں ۴۹۳
- باب : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ طواف کی فضیلت کے بیان میں ۴۹۳
- باب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ، لِمَنْ يَطُوفُ طواف کرنے والے کے لیے صبح اور عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بیان میں ۴۹۴
- باب : مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيْ الطَّوَافِ ؟ اس بیان میں کہ طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھنا چاہیے؟ ۴۹۴
- باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا اس بیان میں کہ ننگے طواف کرنا حرام ہے ۴۹۵
- باب : مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْكُعْبَةِ کعبہ کے اندر داخل ہونے کے بیان میں ۴۹۶
- باب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْكُعْبَةِ کعبے کے اندر نماز پڑھنے کے بیان میں ۴۹۶
- باب : مَا جَاءَ فِي كَسْرِ الْكُعْبَةِ کعبہ کو توڑ کر بنانے کے بیان میں ۴۹۷
- باب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحَجَرِ حطیم میں نماز پڑھنے کے بیان میں ۴۹۷
- باب : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ حجر اسود، رکن یمانی اور مقام ابراہیم کی فضیلت کے بیان میں ۴۹۸
- باب : مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى مَنَى منی کی طرف جانے اور وہاں ٹھہرنے کے بیان میں ۴۹۸

۴۹۹.....	وَالْمَقَامُ بِهَا	۴۹۹.....
۴۹۹.....	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ مَنِيَّ مَنَاحُ مَنْ سَبَقَ	اس بیان میں کہ مٹی اسی کے ٹھہرنے کی جگہ ہے جو پہلے آئے
۵۰۰.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ بِمَنِيَّ	مٹی میں قصر نماز پڑھنے کے بیان میں
۵۰۰.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُقُوفِ بِعَرَفَاتٍ	عرفات میں ٹھہرنے اور دعا کرنے کے بیان میں
۵۰۰.....	وَالدُّعَاءُ فِيهَا	
۵۰۱.....	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ	اس بیان میں کہ سارا عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے
۵۰۳.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ	عرفات سے لوٹنے کے بیان میں
۵۰۳.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَجِّ بَيْنَ الْمَغْرِبِ	مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھنے کے بیان میں
۵۰۴.....	وَالْعِشَاءِ بِالْمَزْدَلِفَةِ	
۵۰۴.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ بِحَجٍّ	اس بیان میں کہ جس نے امام کو مزدلفہ میں پالیا اور وہ اس سے پہلے
۵۰۴.....	فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ	عرفات میں بھی ٹھہرا تو اس نے حج کو پالیا
۵۰۶.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِ الضَّعْفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ	کمزور لوگوں کو مزدلفہ سے رات ہی کو پہلے روانہ کر دینے کے بیان میں
۵۰۷.....	بَابُ : [مَا جَاءَ فِي رَمِي يَوْمِ النَّحْرِ ضَحًى]	دس ذوالحجہ کو چاشت کے وقت کنکریاں مارنے کے بیان میں
۵۰۷.....	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْإِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ ،	اس بیان میں کہ مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے سے پہلے نکلنا چاہئے
۵۰۷.....	قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ	
۵۰۸.....	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْحِمَارَ الَّتِي يُرْمَى بِهَا	چھوٹی کنکریاں مارنے کے بیان میں
۵۰۸.....	مِثْلُ حَصَى الْعَذْفِ	
۵۰۸.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ	سورج کے زوال کے بعد کنکریاں مارنے کے بیان میں
۵۰۹.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَمِي الْحِمَارِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا	پیدل یا سوار ہو کر کنکریاں مار کے بیان میں
۵۰۹.....	بَابُ : مَا جَاءَ كَيْفَ تُرْمَى الْحِمَارُ	اس بیان میں کہ کنکریاں کیسے ماری جائیں؟
۵۱۰.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ طَرْدِ النَّاسِ	کنکریاں مارتے وقت لوگوں کو دھکے دینے کی کراہت کے بیان میں
۵۱۰.....	عِنْدَ رَمِي الْحِمَارِ	
۵۱۱.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِشْتِرَاكِ فِي الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ	اونٹ اور گائے میں شراکت کے بیان میں
۵۱۱.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِشْعَارِ الْبُذْنِ	قربانی کے اونٹ کے اشعار کے بیان میں
۵۱۲.....	بَابُ : اشْتِرَاءُ الْهَدْيِ	ہدی خریدنے کے بیان میں
۵۱۳.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْهَدْيِ لِلْمَقِيمِ	مقیم کے ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے کے بیان میں

۵۱۳.....	بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ
۵۱۴.....	اس بیان میں کہ ہدی کا جانور اگر مرنے لگے تو اس کا کیا کیا جائے	بَابُ : مَا جَاءَ إِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهِ
۵۱۴.....	قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ
۵۱۴.....	اس بیان میں کہ کس طرف سے سر کے بال منڈانا شروع کرے	بَابُ : مَا جَاءَ بِأَيِّ جَانِبِ الرَّأْسِ يُبْدَأُ فِي الْحَلْقِ
۵۱۵.....	سر کے بال منڈانے اور کتروانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ
۵۱۶.....	اس بیان میں کہ سر منڈانا عورت کے لیے حرام ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ
۵۱۶.....	اس کے بیان میں جو جانور ذبح کرنے سے پہلے سر منڈالے یا کنکریاں مارنے سے پہلے جانور ذبح کر لے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يُذْبَحَ ، أَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَرْمَى
۵۱۷.....	اس بیان میں کہ احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگانا جائز ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الطَّبِيبِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ قَبْلَ الزَّيَارَةِ
۵۱۸.....	اس بیان میں کہ حج میں لیک پکارنا کب ختم کیا جائے	بَابُ : مَا جَاءَ مَتَى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ
۵۱۸.....	اس بیان میں کہ عمرہ میں تلبیہ پکارنا کب بند کرے	بَابُ : مَا جَاءَ مَتَى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ
۵۱۹.....	رات کو طواف زیارت کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي طَوَافِ الزَّيَارَةِ بِاللَّيْلِ
۵۱۹.....	ابطح میں اترنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْأَبْطَحِ
۵۲۰.....	اس بیان میں کہ جوابطح میں اترے	[من نزل الأبطح]
۵۲۰.....	بچے کے حج کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَجِّ الصَّبِيِّ
۵۲۰.....	عورتوں کی طرف سے تلبیہ پکارنے اور بچوں کی طرف سے رمی کرنے کے بیان میں	[بَابُ : التَّلْبِيَةُ عَنِ النِّسَاءِ وَالرِّمَى عَنِ الصِّبْيَانِ]
۵۲۱.....	میت اور بہت بوڑھے کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَيِّتِ
۵۲۱.....	میت کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں	باب منه [ما جاء في الحج عن الميت]
۵۲۳.....	دوسرا اسی بیان میں	بَابُ مِنْهُ
۵۲۳.....	اس بیان میں کہ عمرہ واجب ہے یا نہیں؟	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ أَوْاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا ؟
۵۲۳.....	دوسرا اسی بیان میں	بَابُ مِنْهُ ۵۱۶
۵۲۴.....	عمرے کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ

۵۲۴	تعمیم سے عمرہ کے لیے جانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّعْمِيمِ
۵۲۵	جرانہ سے عمرہ کے لیے جانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ
۵۲۵	رجب میں عمرہ کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ
۵۲۶	ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ
۵۲۶	رمضان میں عمرہ کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ
	اس کے بیان میں جو حج کے لیے تلبیہ پکارے پھر زخمی یا لنگڑا ہو جائے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُهْلُ بِالْحَجِّ
۵۲۷		فَيَكْسِرُ أَوْ يَغْرِجُ
۵۲۷	حج میں شرط لگانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ
۵۲۸	دوسرا اسی بیان میں	بَابُ : مِنْهُ
۵۲۸	اس عورت کے بیان میں جسے طواف افاضہ کے بعد حیض آجائے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَحِضُّ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ
	اس بیان میں کہ حائضہ کون کون سے مناسک حج ادا کرے	بَابُ : مَا جَاءَ مَا تَقْضِي الْحَائِضُ
۵۲۹		مِنَ الْمَنَاسِكِ
	اس بیان میں کہ حاجی یا معتمر کو چاہیے کہ آخر میں خانہ کعبہ سے ہو کر	بَابُ : مَا جَاءَ مِنْ حَجٍّ أَوْ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ
۵۳۰	واپس لوٹے	آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ
۵۳۰	اس بیان میں کہ حج قرآن کرنے والا ایک طواف کرے	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْقَارْنَ يَطُوفُ طَوَافًا وَاحِدًا
	اس بیان میں کہ مہاجر مناسک حج ادا کرنے کے بعد مکے میں تین	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ مَكَّةَ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ
۵۳۱	دن ٹھہرے	بَعْدَ الضُّدْرِ ثَلَاثًا
	اس دعا کے بیان میں جو حج و عمرہ سے لوٹتے وقت پڑھی جاتی ہے	بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْقُفُولِ مِنْ
۵۳۱		الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
۵۳۲	محرم کے بیان میں جو احرام میں مرجائے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ فِي إِحْرَامِهِ
	اس بیان میں کہ اگر محرم کی آنکھ دکھے تو ایلوے کا لپ کرے	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْمُحْرِمَ يَشْكِي عَيْنَهُ
۵۳۲		فَيَضْمِدُهَا بِالصَّبْرِ
	اس بیان میں کہ محرم احرام میں سر منڈائے تو اس پر کیا چیز واجب ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ رَأْسَهُ فِي
۵۳۳		إِحْرَامِهِ مَا عَلَيْهِ
	اس بیان میں کہ چرواہوں کو رخصت ہے کہ ایک دن کنکریاں ماریں اور	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّحَصَةِ لِلرُّعَاةِ أَنْ يَرْمُوا
۵۳۳	ایک دن چھوڑ دیں	يَوْمًا، وَيَدْعُوا يَوْمًا

۵۳۳	باب (ہلال الرجل کإھلال النبی ﷺ)	نبی اکرم ﷺ کی طرف تبلیہ پکارنا
۵۳۵	باب [مناجال فی یوم الحج الأكبر]	حج اکبر کے دن کے بیان میں
۵۳۵	باب [ما جاء فی استلام الركفین]	حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے کے بیان میں
۵۳۶	باب [مناجال فی الکلام فی الطواف]	طواف کے دوران میں کلام کرنے کے بیان میں
۵۳۶	باب [ما جاء فی الحجر الأسود]	حجر اسود کے بیان میں
۵۳۷	باب [ادھان المجرم بالزیت]	احرام کی حالت میں زیتون کا تیل لگانے کے بیان میں
۵۳۷	باب [ما جاء فی حمل ماء زمزم]	زم زم کا پانی ساتھ لے جانے کے بیان میں
۵۳۸	باب [أین یصلی اظھر یوم الترویة]	آٹھ ذوالحجہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی جائے گی؟

ابواب الجنائز عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ۶) جنازہ کے بیان میں

۵۳۹	باب : مَا جَاءَ فِي تَوَابِ الْمَرُوضِ	بیماری کے ثواب کے بیان میں
۵۴۰	باب : مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ	بیمار پر سی کے بیان میں
۵۴۱	باب : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّي لِلْمَوْتِ	اس بیان میں کہ موت کی آرزو کرنا منع ہے
۵۴۲	باب : مَا جَاءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيضِ	مریض کے لیے تعوذ کے بیان میں
۵۴۳	باب : مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ	وصیت کی ترغیب کے بیان میں
۵۴۴	باب : مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ	تہائی یا چوتھائی مال میں وصیت کرنے کے بیان میں
۵۴۴	باب : مَا جَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَرِيضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالِدُعَاءِ لَهُ	جو حالت نزع میں ہو اسے تلقین کرے اور اس کے لیے دعا کرنے کے بیان میں
۵۴۶	باب : مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عِنْدَ الْمَوْتِ	سکرات موت کے بیان میں
۵۴۷	باب [فِي فَضْلِ حَسَنَاتِ طَرْفِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ]	اس بیان میں کہ مومن پیشانی کے پسینے کے ساتھ مرتا ہے
۵۴۷	باب [ما جاء أن المومن يموت بصرق الحيين]	موت کے وقت اللہ سے رحمت کی امید رکھنا اور گناہوں سے ڈرنا
۵۴۸	باب [ما جاء في كراهية النعي]	اس بیان میں کہ کسی کی موت کی خبر پکارنا مکروہ ہے
۵۴۹	باب : مَا جَاءَ أَنَّ الْبَصِيرَ فِي الصَّدْمَةِ الْأُولَى	اس بیان میں کہ صبر وہی ہے جو صدمے کے شروع میں ہو
۵۴۹	باب : مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ	میت کو بوسہ دینے کے بیان میں
۵۵۰	باب : مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ	میت کو غسل دینے کے بیان میں
۵۵۱	باب : مَا جَاءَ فِي الْمَسْكِ لِلْمَيِّتِ	میت کو مشک لگانے کے بیان میں

- ۵۵۲ میت کو غسل دینے والے کے غسل کرنے کے بیان میں ۵۵۲
- ۵۵۲ اس بیان میں کہ کفن کس طرح کا دینا مستحب ہے ۵۵۲
- ۵۵۳ مومن کو اپنے بھائی کو اچھی طرح کفن دینے کے حکم کے بیان میں ۵۵۳
- ۵۵۳ اس بیان میں کہ نبی اکرم ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا ۵۵۳
- ۵۵۴ اہل میت کے گھر والوں کے لیے کھانا کے بیان میں ۵۵۴
- ۵۵۴ اس بیان میں کہ مصیبت کے وقت منہ پھینا اور گریبان پھاڑنا منع ہے ۵۵۴
- ۵۵۴ وَ شَقَّ الْجُيُوبِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ ۵۵۴
- ۵۵۵ اس بیان میں کہ نوح کرنا حرام ہے ۵۵۵
- ۵۵۶ میت پر بلند آواز سے رونے کی ممانعت کا بیان ۵۵۶
- ۵۵۶ اس بیان میں کہ میت پر بغیر چیخنے چلائے رونا جائز ہے ۵۵۶
- ۵۵۷ عَلَى الْمَيِّتِ ۵۵۷
- ۵۵۸ جنازے کے آگے چلنے کے بیان میں ۵۵۸
- ۵۶۰ جنازے کے پیچھے چلنے کے بیان میں ۵۶۰
- ۵۶۱ اس بیان میں کہ جنازے کے پیچھے سواری پر چلنا بھی جائز ہے ۵۶۱
- ۵۶۱ خَلْفَ الْجَنَازَةِ ۵۶۱
- ۵۶۱ اس بیان میں کہ جنازے کے پیچھے سواری پر چلنا بھی جائز ہے ۵۶۱
- ۵۶۲ جنازہ جلدی لے جانے کے بیان میں ۵۶۲
- ۵۶۲ شہدائے احد اور حمزہ رضی اللہ عنہ کے ذکر میں ۵۶۲
- ۵۶۳ دوسرا باب ۵۶۳
- ۵۶۳ انبیاء علیہم السلام کہاں دفنائے جاتے ہیں؟ ۵۶۳
- ۵۶۳ باب دوسرا ۵۶۳
- ۵۶۳ جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھنے کے بیان میں ۵۶۳
- ۵۶۵ مصیبت کے ثواب میں جب مصیبت والا صبر کرے اور ثواب چاہے ۵۶۵
- ۵۶۵ نماز جنازہ میں تکبیر کہنے کے بیان میں ۵۶۵
- ۵۶۶ نماز جنازہ کی دعاؤں کے بیان میں ۵۶۶
- ۵۶۶ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے بیان میں ۵۶۶
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غَسْلِ الْمَيِّتِ ۵۵۲
- بَابُ : مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَكْفَانِ ۵۵۲
- باب [أمر المؤمن بإحسان كفن أخيه] ۵۵۳
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَفْنِ النَّبِيِّ ﷺ ۵۵۳
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ ۵۵۴
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحُدُودِ ۵۵۴
- وَشَقَّ الْجُيُوبِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ ۵۵۴
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ ۵۵۵
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ ۵۵۶
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ ۵۵۶
- عَلَى الْمَيِّتِ ۵۵۷
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ ۵۵۸
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ ۵۶۰
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّكُوبِ ۵۶۱
- خَلْفَ الْجَنَازَةِ ۵۶۱
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ ۵۶۱
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ ۵۶۲
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَتْلِ أَحَدٍ وَذِكْرِ حَلِزَةِ ۵۶۲
- بَابُ آخَرُ ۵۶۳
- باب أَيْنَ تُدْفَنُ الْأَنْبِيَاءُ؟ ۵۶۳
- بَابُ آخَرُ ۵۶۳
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ قَبْلَ أَنْ تُوَضَّعَ ۵۶۳
- بَابُ : فَضْلُ الْمُصِيبَةِ إِذَا احْتَسَبَ ۵۶۵
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ ۵۶۵
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ ۵۶۶
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ ۵۶۶

۵۶۷.....	بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ	۵۶۷.....
نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لیے شفاعت کرنے کے بیان میں	بَابُ : كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهُ	۵۶۸.....
۵۶۸.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا	۵۶۹.....
اس بیان میں کہ طلوع اور غروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْأَطْفَالِ	۵۶۹.....
۵۶۹.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ حَتَّى يَسْتَهْلَّ	۵۷۰.....
بچوں کی نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ	۵۷۰.....
اس بیان میں کہ بچہ جب تک پیدا ہونے کے بعد رویانہ ہو اس کی نماز نہ پڑھیں	بَابُ : مَا جَاءَ أَنِ يَقُومَ الْإِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ ؟	۵۷۱.....
نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ	۵۷۲.....
۵۷۱.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ	۵۷۲.....
شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى النَّجَاشِيِّ	۵۷۳.....
قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَنَازَةِ	۵۷۴.....
نبی اکرم ﷺ کے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں	بَابُ آخَرُ	۵۷۴.....
۵۷۳.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْحَنَازَةِ	۵۷۵.....
نماز جنازہ کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا	۵۷۵.....
دوسرا باب	بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((الْلَّحْدُلْنَا وَالشَّقُّ لِفَيْرِنَا))	۵۷۶.....
جنازہ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہونے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ	۵۷۶.....
جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہونے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ يُلْفَى	۵۷۷.....
اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ لحد ہمارے لیے ہے اور شق دوسروں کے لیے	تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ	۵۷۷.....
۵۷۶.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ	۵۷۸.....
اس دعا کے بیان میں جو میت کو قبر میں اتارتے وقت پڑھی جاتی ہے		
قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانے کے بیان میں		
۵۷۷.....		
قبروں کو زمین کے برابر کر دینے کے بیان میں		

باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوُطَى عَلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا [وَالصَّلَاةِ عَلَيْهَا]	اس بیان میں کہ قبروں پر چلنا بیٹھنا اور ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا منع ہے ۵۷۸
باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَحْصِصِ الْقُبُورِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا	اس بیان میں کہ قبروں کو پختہ کرنا اور ان کے ارد گرد دیا اوپر نام وغیرہ لکھنا حرام ہے ۵۷۹
باب : مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ	قبرستان میں داخل ہونے کی دعا کے بیان میں ۵۸۰
باب : مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ	قبروں کی زیارت کی اجازت کے بیان میں ۵۸۰
باب : مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ	عورت کے لیے قبروں کی زیارت کے بیان میں ۵۸۱
باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ	عورت کے لیے قبروں کی زیارت حرام ہونے کے بیان میں ۵۸۲
باب : مَا جَاءَ فِي الدُّفْنِ بِاللَّيْلِ	رات کو دفن کرنے کے بیان میں ۵۸۳
باب : مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ	میت کو اچھے الفاظ میں یاد کرنے کے بیان میں ۵۸۳
باب : مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا	اس کے ثواب کے بیان میں جس کا میٹا فوت ہو جائے ۵۸۴
باب : مَا جَاءَ فِي الشُّهْدَاءِ مَنْ هُمْ	اس بیان میں کہ شہید کون لوگ ہیں؟ ۵۸۶
باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفَرَارِ مِنَ الطَّاعُونَ	اس بیان میں کہ طاعون سے بھاگنا منع ہے ۵۸۷
باب : مَا جَاءَ فِي مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ	اس بیان میں کہ جو اللہ سے ملاقات کو پسند کرے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے ۵۸۷
باب : مَا جَاءَ فِيمَنْ يَتَّقُنْ نَفْسَهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ	اس بیان میں کہ جو خودکشی کرے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے ۵۸۸
باب : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَدْيُونِ	مقروض دار کی نماز جنازہ کے بیان میں ۵۸۹
باب : مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ	قبر کے عذاب کے بیان میں ۵۹۰
باب : مَا جَاءَ فِي أَجْرِ مَنْ عَزَى مَصَابًا	مصیبت زدہ کو تسلی دینے کے بیان میں ۵۹۱
باب : مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ	اس شخص کی فضیلت کے بیان میں جو جمعہ کے دن مرے ۵۹۲
باب : مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ	جنازے میں جلدی کرنے کے بیان میں ۵۹۲
باب : آخِرُ فِیْ فَضْلِ التَّعْزِيَةِ	تعزیت کی فضیلت میں ۵۹۳
باب : مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ	جنازہ میں دونوں ہاتھ اٹھانے کے بیان میں ۵۹۳
باب : مَا جَاءَ أَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَلَيْهِ	اس بیان میں کہ مومن کی جان اس کے قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے ۵۹۴

(المعجم ۹) ابواب التكامل عن رسول الله ﷺ (التحفة ۷) نکاح کے بیان میں

- ۵۹۵ شادی کرنے کی فضیلت اور اس کی ترغیب کے بیان میں
- ۵۹۶ نکاح نہ کرنے کی ممانعت کے بیان میں
- ۵۹۷ اس بیان میں کہ تم جس کی دین داری پسند کرو اس سے نکاح کرو
- ۵۹۸ اس بیان میں کہ لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں
- ۵۹۸ جس عورت کو نکاح کا پیغام دے اسے دیکھ لینے کے بیان میں
- ۵۹۹ نکاح کو مشہور کرنے کے بیان میں
- ۶۰۰ اس بیان میں کہ نکاح کرنے والے کو کیا دعا دینی چاہیے
- ۶۰۰ جب صحبت کا ارادہ کرے تو کیا دعا پڑھے
- ان اوقات کے بیان میں جن میں نکاح کرنا مستحب ہے
- ۶۰۱ فیہا النکاح
- ۶۰۱ ولیمہ کے بیان میں
- ۶۰۲ دعوت قبول کرنے کے بیان میں
- اس کے بیان میں جو ولیمہ میں بغیر بلائے آئے
- ۶۰۳ بَغِيرِ دَعْوَةٍ
- ۶۰۳ کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنے کے بیان میں
- ۶۰۴ اس بیان میں کہ بغیر ولی کے نکاح درست نہیں ہوتا
- ۶۰۶ اس بیان میں کہ بغیر گواہوں کے نکاح درست نہیں
- ۶۰۷ خطبہ نکاح کے بیان میں
- ۶۰۹ کنواری اور بیوہ عورت سے اجازت لینے کے بیان میں
- ۶۱۰ اس بیان میں کہ یتیم لڑکی پر نکاح کے لیے زبردستی درست نہیں
- ۶۱۰ اس لڑکی کے بیان میں جس کے دو ولیوں نے وجہ نکاح کر دیا ہو
- اس بیان میں کہ غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا درست نہیں
- ۶۱۱ عورتوں کے مہر کے بیان میں
- ۶۱۲ اس شخص کے بیان میں جو لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے
- ۶۱۳ يَتَزَوَّجُهَا
- [بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّزْوِيجِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ]
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ فَرَوْ جُوهُ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَنْكِحُ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِعْلَانِ النِّكَاحِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَا يَقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي يَسْتَحِبُّ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِحَابَةِ الدَّاعِي
- بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَجِيءُ إِلَى الْوَلِيْمَةِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ
- بَابُ : مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ
- بَابُ : مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيْنَةٍ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي اسْتِمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِكْرَاهِ الْيَتِيْمَةِ عَلَى التَّزْوِيجِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوَلِيَّتَيْنِ يَزَوَّجَانِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بَغِيرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

- ۶۱۳ اس کی فضیلت کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذَلِكَ
- ۶۱۴ اس شخص کے بیان میں جو کسی عورت سے نکاح کر کے اسے صحبت سے پہلے بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ يَزَوِّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا
- ۶۱۵ ہی طلاق دے دے تو اس کی بیٹی سے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا هَلْ يَزَوِّجُ ابْنَتَهَا أَمْ لَا؟
- ۶۱۶ اس بیان میں کہ جو اپنی عورت کو تین طلاقیں دے پھر وہ عورت دوسرے بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا
- ۶۱۷ شخص سے نکاح کر لے اور یہ شخص اس کو صحبت سے پہلے ہی فَيَزَوِّجُهَا آخَرَ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا
- ۶۱۸ طلاق دے دے بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُحْلِّ وَالْمُحَلِّ لَهُ
- ۶۱۹ حلالہ کرنے اور کرانے والے کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ
- ۶۲۰ نکاح متعہ کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشَّغَارِ
- ۶۲۱ اس بیان میں کہ نکاح شغار حرام ہے بَابُ : مَا جَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا
- ۶۲۲ اس بیان میں کہ بھانجی خالہ بھتیجی اور پھوپھی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہ وَلَا عَلَى خَالَاتِهَا
- ۶۲۳ ہوں بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عَقْدَةِ النِّكَاحِ
- ۶۲۴ عقد نکاح کے وقت شرط کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ
- ۶۲۵ اس کے بیان میں جو مسلمان ہو جائے اور اس کے پاس چار سے زائد عَشْرُ نِسْوَةٍ
- ۶۲۶ بیویاں ہوں بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ
- ۶۲۷ اس کے بیان میں جو مسلمان ہو جائے اور اس کے نکاح میں وَهِيَ - نَائِلٌ
- ۶۲۸ دو نہیں ہوں بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْحَارِيَّةَ
- ۶۲۹ اس کے بیان میں جو حاملہ لوطی خریدے وَهِيَ - نَائِلٌ
- ۶۳۰ عتق کرنے والے کے لیے اس سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْأَمَةَ
- ۶۳۱ زنا کی اجرت حرام ہونے کے بیان میں وَكَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ وَطُوحَا
- ۶۳۲ اس بیان میں کہ ایک شخص کی نکاح کا پیغام دی ہوئی عورت کو دوسرا شخص بَابُ : مَا جَاءَ فِي كُرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ
- ۶۳۳ پیغام نہ دے بَابُ : مَا جَاءَ أَنْ لَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ
- ۶۳۴ عزل کے بیان میں عَلَى خِطْبَةِ أُخِيهِ
- ۶۳۵ عزل کی کراہت کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ
- ۶۳۶ کنواری اور بیوہ کے لیے رات کی تقسیم کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي كُرَاهِيَةِ الْعَزْلِ
- ۶۳۷ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْفُسْطَةِ لِلْبَكْرِ وَالْثِيْبِ

- ۶۲۸ سوکنوں کے درمیان برابری کرنے کے بیان میں
- باب : مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ
- ۶۲۹ مشرک میاں بیوی میں سے ایک کے مسلمان ہونے کے بیان میں
- باب : مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ
- ۶۳۰ اس شخص کے بیان میں جو کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کا مہر مقرر کرنے سے پہلے ہی فوت ہو جائے
- باب : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرُضَ لَهَا

(المعجم ۱۰) ابواب الرضاع (للہ صلی اللہ علیہ وسلم) (التحفة ۸) دودہ پلانے کے بیان میں

- ۶۳۱ اس بیان میں کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ سب رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں
- باب : مَا جَاءَ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ النَّسَبِ
- ۶۳۲ اس بیان میں کہ دودھ مرد کی طرف منسوب ہے
- باب : مَا جَاءَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِي
- ۶۳۳ اس بیان میں کہ ایک دوبار دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی
- باب : مَا جَاءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ
- ۶۳۴ اس بیان میں کہ رضاعت کے ثبوت میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے
- باب : مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدِ فِي الرِّضَاعِ
- ۶۳۵ اس بیان میں کہ حرمت رضاعت دو برس کے اندر اندر دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے
- باب : مَا جَاءَ مَا ذُكِرَ أَنَّ الرِّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا فِي الصَّغَرِ ذَوْنِ الْحَوْلَيْنِ
- ۶۳۶ اس بیان میں کہ حق کے بیان میں
- باب : مَا يَذْهَبُ مَذْمَةُ الرِّضَاعِ
- ۶۳۷ اس بیان میں کہ حق کے بیان میں
- باب : مَا جَاءَ فِي الْأُمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ
- ۶۳۸ اس بیان میں کہ اولاد صاحب فراش کی ہے
- باب : مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفَرَّاشِ
- ۶۳۹ اس بیان میں کہ مرد کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے پسند آئے
- باب : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فَتُعْجِبُهُ
- ۶۴۰ بیوی پر شوہر کے حق کے بیان میں
- باب : مَا جَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ
- ۶۴۱ شوہر پر بیوی کے حق کے بیان میں
- باب : مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا
- ۶۴۲ اس بیان میں کہ عورتوں کے پیچھے سے محبت کرنا حرام ہے
- باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِيْتَابِ النِّسَاءِ
- ۶۴۳ اس بیان میں کہ عورتوں کا بناؤ سنگھار کر کے ٹکنا منع ہے
- باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الرِّيَّةِ



- ۶۴۲..... بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْغَيْرَةِ ۱۵
غیرت کے بیان میں ۱۵
بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُسَاوِرَ ۱۵
اس بیان میں کہ عورت کا اکیلے سفر کرنا درست نہیں ۱۵
۶۴۳..... الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا ۱۵
بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ ۱۵
اس بیان میں کہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے ۱۵
۶۴۴..... عَلَى الْمَغِيَّاتِ ۱۵
بَابُ : [التحذير من ذلك لجريان ۱۵
شیطان کے خون کی طرح رگوں میں دوڑنے کی وجہ سے غیر محرم عورتوں کے ۱۵
ساتھ خلوت سے خبردار کرنا ۱۵
۶۴۵..... الشيطان مجرى الرم] ۱۵
بَابُ : [استشراف الشيطان المرأة ۱۵
شیطان کا عورت کو جب وہ گھر سے نکلے، جھانکنا ۱۵
۶۴۶..... إذا خرجت] ۱۵
بَابُ [الوعيد للمرأة على إيذاء المرأة زوجها] ۱۵
عورت کے لیے اپنے خاوند کو تکلیف دینے پر وعید ۱۵

(المعجم ۱) ابواب الطلاق واللعان عن رسول الله (التحفة ۹) طلاق اور لعان کے بیان میں

- ۶۴۷..... بَابُ : مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ ۱۵
سنت کے مطابق طلاق دینے کے بیان میں ۱۵
۶۴۸..... بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ ۱۵
آدمی کے اپنی بیوی کو البتہ کہہ کر طلاق دینے کے بیان میں ۱۵
۶۴۹..... بَابُ : مَا جَاءَ فِي: أَمْرِكَ بِبَيْدِكَ ۱۵
اپنی عورت سے یہ کہنے کے بیان میں کہ تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے ۱۵
۶۵۰..... بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ ۱۵
بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے بیان میں ۱۵
۶۵۱..... بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا لَا سَكْنَى ۱۵
اس بیان میں کہ جس عورت کو تین طلاق دی گئی ہوں اس کا نان و نفقہ ۱۵
۶۵۲..... لَهَا وَلَا نَفَقَةٌ ۱۵
اور رہائش شوہر کے ذمہ نہیں ۱۵
۶۵۳..... بَابُ : مَا جَاءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ ۱۵
اس بیان میں کہ نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی ۱۵
۶۵۴..... بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ طَلَاقَ الْأُمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ ۱۵
اس بیان میں کہ لونڈی کی دو طلاقیں ہی ہیں ۱۵
۶۵۵..... بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ ۱۵
دل میں طلاق کا خیال کرنے کے بیان میں ۱۵
۶۵۶..... بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ ۱۵
بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ ۱۵
اس بیان میں کہ طلاق ہنسی اور مذاق میں بھی واقع ہو جاتی ہے ۱۵
۶۵۷..... بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ ۱۵
خلع کے بیان میں ۱۵
۶۵۸..... بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُخْتَلِعَاتِ ۱۵
خلع لینی والی عورتوں کے بیان میں ۱۵



۶۵۶.....	عورتوں کی خاطر داری کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَاءِ
اس شخص کے بیان میں جسے اس کا باپ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو		بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْأَلُهُ أَبُوهُ أَنْ يُطَلِّقَ زَوْجَتَهُ
۶۵۶.....	اس بیان میں کہ عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے	بَابُ : مَا جَاءَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا
۶۵۷.....	پاگل کی طلاق کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْمُعْتَوِرِ
۶۵۷.....	ارشاد باری تعالیٰ: ”طلاق دومرتبہ ہے“ کا سبب نزول	بَابُ [نزول قوله: الطلاق مرتان]
اس حاملہ کے بچہ جننے کے بیان میں جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو		بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ
۶۵۸.....	جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا
۶۶۰.....	اس کے بیان میں جس نے اپنی بیوی سے اظہار کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لی	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُؤَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفِّرَ
۶۶۱.....	اظہار کے کفارے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الظَّهَارِ
۶۶۲.....	ایلاء کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِيْلَاءِ
۶۶۳.....	لعان کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي اللَّعَانِ
۶۶۵.....	اس بیان میں کہ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ عدت کہاں کرے	بَابُ : مَا جَاءَ أَيْنَ تَعْتَدُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا
(المعجم ۱۲) أبواب البيوع، رسول الله ﷺ (التحفة ۱۰) خبر بدو قروخت کے بیان میں		
۶۶۷.....	شبہات کو چھوڑ دینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الشُّبُهَاتِ
۶۶۸.....	سو دکھانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الرِّبَا
جھوٹ اور جھوٹی گواہی کی مذمت کے بیان میں		بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيظِ فِي الْكِذِبِ وَالزُّورِ وَنَحْوِهِ
۶۶۸.....	تاجروں اور نبی ﷺ کے خاص ان کا نام لینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّجَارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُمْ
۶۶۹.....	اس کے بیان میں جو سودے پر جھوٹی قسم کھائے	بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ خَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ كَاذِبًا
۶۷۰.....	صبح سویرے تجارت کے لیے جانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّبَكُّرِ بِالتَّجَارَةِ
۶۷۱.....	کسی چیز کو معینہ مدت تک ادھار خریدنے کے جائز ہونے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَاءِ إِلَى أَجَلٍ
۶۷۳.....	خرید و فروخت کی شرطیں لکھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كِتَابَةِ الشُّرُوطِ

- ۶۷۳ اپنے اورتولنے کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ
- ۶۷۴ نیلام اور ہراج کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيدُ
- ۶۷۵ مدبر کو بیچنے کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُدَبِّرِ
- ۶۷۵ بیچنے والوں کے استقبال کی کراہت کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلْقَى الْبُيُوعِ
- ۶۷۶ اس بیان میں کہ کوئی شہری دیہاتی کی چیز فروخت نہ کرے بَابُ : مَا جَاءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ
- محافلہ اور مزینہ کے حرام ہونے کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ، عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَانَةِ
- ۶۷۷ اس بیان میں کہ پھل پکنے شروع ہونے سے پہلے بیچنا درست نہیں بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا
- ۶۷۸ اونٹنی کے بچے کا بچہ فروخت کرنے کی ممانعت کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ
- ۶۷۹ دھوکے کی بیع کے حرام ہونے کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغُرُورِ
- ۶۸۰ اس بیان میں کہ ایک بیع میں دو بیعیں کرنا منع ہے بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ
- ۶۸۱ اس بیان میں کہ اس چیز کا بیچنا منع ہے جو خود اس کے اپنے پاس نہ ہو بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ
- ۶۸۳ ولاء کے بیچنے بہہ کرنے کی کراہت کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبِهِ
- جانور کے عوض جانور بطور قرض بیچنے کی کراہت کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيفَةً
- ۶۸۴ دو غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدنے کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي شُرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ
- اس بیان میں کہ گندم کے بدلے گندم برابر یعنی چاہیے اور کی بیشی بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ مَثَلًا
- ۶۸۵ جائز نہیں بِمِثْلِ وَكَرَاهِيَةِ التَّفَاضُلِ
- ۶۸۷ صرافے کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّرْفِ
- پیوند کاری کے بعد کھجور کے درخت اور مال دار غلام خریدنے کے بَابُ : مَا جَاءَ فِي انْتِهَاجِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّائِيْرِ وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ
- ۶۸۹ بیان میں کہ بیچنے اور خریدنے والے کو جب تک وہ دونوں جدا نہ بَابُ : مَا جَاءَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا
- ۶۹۰ ہوں اختیار ہے بَابُ مَا جَاءَ فِي خِيَارِ الْمُتَبَايعِينَ
- ۶۹۱ فروخت کرنے اور خریدنے والے کے اختیار کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يُخَدَعُ فِي الْبَيْعِ
- ۶۹۲ اس کے بیان میں جو سودے میں دھوکا کھا جائے بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْبَيْعِ

۶۹۴..... دودھ روکا ہوا جانور خریدنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَصْرَافِ
۶۹۴..... جانور بیچنے وقت سواری کی شرط لگانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي اشْتِراطِ ظَهْرِ الدَّائِيَةِ عِنْدَ الْبَيْعِ
۶۹۵..... گردی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْاِئْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ
۶۹۵..... ایسا ہار خریدنے کے بیان میں جس میں سونا اور جواہرات ہوں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي شُرَاءِ الْقَلَادَةِ وَفِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ
۶۹۶..... لونڈی یا غلام بیچنے وقت ملکیت کی شرط لگانے پر وعید کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي اشْتِراطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ
۶۹۷..... وقف شدہ مال کی خرید و فروخت	بَابُ الشُّرَاءِ وَالْبَيْعِ الْمَوْقُوفِينَ
۶۹۸..... اس مکاتب کے بیان میں جس کے پاس اتنا مال ہو جو وہ ادا کر سکے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَكَاتِبِ إِذَا كَانَ عَنْدهُ مَا يُؤَدِّي
اس بیان میں کہ جب کسی کا قرض دار مفلس ہو جائے اور قرض دینے والا	بَابُ : مَا جَاءَ إِذَا أَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرْنَمٌ فَيَجِدُ
اس کے پاس اپنا مال پائے	عِنْدَهُ مَنَاعُهُ
اس بیان میں کہ مسلمانوں کے لیے ذمی کو شراب بیچنے کے لیے دینا	بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَدْفَعَ
منع ہے	إِلَى الذَّمِّيِ الْخَمْرَ يَبِيعُهَا لَهُ
جس نے تجھے امانت دی ہے اس کی امانت واپس لوٹا	بَابُ : أَدِ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنْ ائْتَمَنَكَ
اس بیان میں کہ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنا ضروری ہے	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ
غلے کی ذخیرہ اندوزی کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِحْتِكَارِ
محفلات بیچنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ
جھوٹی قسم کے ذریعے سے کسی مسلمان کا مال غصب کرنے کے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ يَقْتَضِعُ
بیان میں	بِهَا مَالُ الْمُسْلِمِ
خرید و فروخت کرنے والوں کے اختلاف کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ
ضرورت سے زیادہ پانی بیچنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ
اس بیان میں کہ نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینا منع ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ عَسَبِ الْفَحْلِ
کتے کی قیمت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَمَنِ الْكَلْبِ
پھینچے لگانے والے کی اجرت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ
پھینچے لگانے والے کی اجرت کے جائز ہونے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ
کتے اور بلی کی قیمت حرام ہونے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَمَنِ الْكَلْبِ وَالسُّنُورِ
شکاری کتے کی قیمت جائز ہونے کے بیان میں	بَابُ : الرُّحْصَةُ فِي تَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ
اس بیان میں کہ گانے والی لونڈیوں کو بیچنا حرام ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُغْنِيَّاتِ

- ۵۶ بَاب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْأَخْوَيْنِ أَوْ بَيْنِ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ
- اس بیان میں کہ دو بھائیوں کو یا ماں اور اس کے بچوں کو جدا جدا بیچنا منع ہے ۷۱۰
- ۵۷ بَاب : مَا جَاءَ فِي مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَعْلَهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا
- اس بیان میں کہ کوئی شخص غلام خریدے اور اس کے پیشہ کی مزدوری بھی لے چکا ہو اور پھر اس میں کچھ عیب پائے ۷۱۱
- ۵۸ بَاب : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِبِهَا
- اس بیان میں کہ راہ گزرنے والے کے لیے راستے کے پھل کھانے کی اجازت ہے ۷۱۲
- ۵۹ بَاب : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثُّنْيَاءِ
- خرید و فروخت میں استثناء کرنے کی ممانعت کے بیان میں ۷۱۳
- ۶۰ بَاب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ
- غذا کو اپنی ملکیت میں لینے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے ۷۱۴
- ۶۱ بَاب : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ أُخِيهِ
- اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا کرنے کی ممانعت کے بیان میں ۷۱۵
- ۶۲ بَاب : مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْحُمْرِ وَنَحْوِ ذَلِكَ
- شراب بیچنے کی ممانعت کے بیان ۷۱۵
- ۶۳ بَاب : النَّهْيُ أَنْ يَتَخَزَّ الْحُمْرُ خَدًّا
- شراب کا سرکہ بنانے کی ممانعت ۷۱۵
- ۶۴ بَاب : مَا جَاءَ فِي اخْتِلَابِ الْأَسْوَابِ بِغَيْرِ إِذْنِ الْأَرْبَابِ
- جانوروں کا ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر دودھ دوہنے کے بیان میں ۷۱۷
- ۶۵ بَاب : مَا جَاءَ فِي بَيْعِ جُلُودِ الْمَيِّتَةِ وَالْأَصْنَامِ
- مرده جانوروں کی کھالیں اور بتوں کو بیچنے کے بیان میں ۷۱۷
- ۶۶ بَاب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرَّجُوعِ فِي الْهَبَةِ
- کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لینے کی کراہت کے بیان میں ۷۱۸
- ۶۷ بَاب : مَا جَاءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ
- بیع عرایا اور اس کے جائز ہونے کے بیان میں ۷۱۹
- ۶۸ بَاب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّحْشِ
- نحش کے حرام ہونے کے بیان میں ۷۲۱
- ۶۹ بَاب : مَا جَاءَ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ
- تولنے میں جھکاؤ کے بیان میں ۷۲۲
- ۷۰ بَاب : مَا جَاءَ فِي إِنْطَارِ الْمُعْسِرِ وَالرَّفْقِ بِهِ
- تنگ دست مقروض کو مہلت دینے اور اس کے ساتھ نرمی کرنے کے بیان میں ۷۲۲
- ۷۱ بَاب : مَا جَاءَ فِي مَطْلِ الْعَيْنِ ظُلْمًا
- اس بیان میں کہ مالدار کا قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا ظلم ہے ۷۲۳
- ۷۲ بَاب : مَا جَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ
- بیع منابذہ اور ملامسہ کے بیان میں ۷۲۴
- ۷۳ بَاب : مَا جَاءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالثَّمَرِ
- غذا اور پھل کی پیشگی قیمت ادا کرنے کے بیان میں ۷۲۵
- ۷۴ بَاب : مَا جَاءَ فِي أَرْضِ الْمُشْتَرِكِ يُرِيدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيبِهِ
- اس بیان میں کہ مشترک زمین میں سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے ۷۲۵

- باب : مَا جَاءَ فِي الْمَخَابِرَةِ وَالْمَعَاوِمَةِ ۷۲۶
- باب ماجاء فى التسعير ۷۲۷
- باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَشِّ فِي الْبُيُوعِ ۷۲۷
- باب : مَا جَاءَ فِي اسْتِفْرَاضِ الْبُعِيرِ أَوْ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ ۷۲۸
- باب : النَّهْيُ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ ۷۳۰
- (المعجم ۱۴) ابواب الاحكام عن رسول الله ﷺ (التحفة ۱۱) حُكُومَاتِ قِضَاءِ كَيْفَ بَيَانِ مِیں
- باب : مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْقَاضِي ۷۳۱
- باب : مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي يُضَيَّبُ وَيُخْطِئُ ۷۳۲
- باب : مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي كَيْفَ يَقْضِي؟ ۷۳۳
- باب : مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ الْعَادِلِ ۷۳۴
- باب : مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي لَا يَقْضِي بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَهُمَا ۷۳۵
- باب : مَا جَاءَ فِي إِمَامِ الرَّعِيَّةِ ۷۳۶
- باب : مَا جَاءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانٌ ۷۳۷
- باب : مَا جَاءَ فِي هَذَا الْأَمْرَاءِ ۷۳۸
- باب : مَا جَاءَ فِي الرَّائِي وَالْمُرْتَبِي فِي الْحُكْمِ ۷۳۸
- باب : مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَإِحَابَةِ الدَّعْوَةِ ۷۳۹
- باب : مَا جَاءَ فِي التَّبَشُّدِ عَلَى مَنْ يَقْضِي لَهُ بِشْيءٍ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ ۷۳۹
- باب : مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ ۷۴۰
- باب : مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ ۷۴۱
- باب : مَا جَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتَقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ ۷۴۳
- قاضی کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کے بیان میں ۷۳۱
- اس بیان میں کہ قاضی درست فیصلہ بھی کرتا ہے اور غلط بھی ۷۳۲
- اس بیان میں کہ قاضی کیسے فیصلہ کرے ۷۳۳
- عدل کرنے والے امام کے بیان میں ۷۳۴
- اس بیان میں کہ قاضی فریقین کے درمیان اس وقت تک فیصلہ نہ کرے جب تک ان کے بیانات نہ سن لے ۷۳۵
- رعیت کے حاکم کے بیان میں ۷۳۶
- اس بیان میں کہ قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے ۷۳۷
- حاکموں کو تحفے دینے کے بیان میں ۷۳۸
- مقدمات میں رشوت دینے اور لینے والے کی مذمت کے بیان میں ۷۳۸
- دعوت اور ہدیہ قبول کرنے کے بیان میں ۷۳۹
- اس بیان میں کہ اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تب بھی اس کے لیے وہ مال لینا جائز نہیں ۷۳۹
- اس بیان میں کہ مدعی کے لیے گواہ ضروری ہیں اور مدعا علیہ پر قسم ۷۴۰
- اگر اس بیان میں کہ ایک گواہ ہو تو مدعی قسم کھائے گا ۷۴۱
- مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنے کے بیان میں ۷۴۳

- ۴۴۳ ساری عمر کے لیے کوئی چیز دینے کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعُمُرِ
- ۴۴۶ رقمی کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّقْبَى
- لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول بَابُ : مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي
- ۴۴۶ حدیث کے بیان میں الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ
- ہمسائے کی دیوار پر لکڑی رکھنے کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلَى حَاطِطِ
- جَارِهِ خَشَبًا
- ۴۴۷ قسم دلانے والے کی تصدیق پر قسم واقع ہونے کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى مَا يُصَلِّفُهُ صَاحِبُهُ
- ۴۴۸ اس بیان میں کہ جب راستے میں اختلاف ہو جائے تو کتنا مقرر کریں .. بَابُ : مَا جَاءَ فِي الطَّرِيقِ إِذَا اختلفَ فِيهِ كَمْ يَجْعَلُ؟
- ۴۴۸ جب والدین جدا ہوں تو بچے کو اختیار دینے کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَخْيِيرِ الْعَلَامِ بَيْنَ ابْنَيْهِ
- ۴۴۹ اس بیان میں کہ باپ اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے .. بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ
- اس بیان میں کہ اگر چیز توڑی جائے تو اسے توڑنے والے کے مال بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَن يَكْسِرُ لَهُ الشَّيْءَ،
- ۴۴۹ سے کیسے بدلہ دلایا جائے مَا يُحْكَمُ لَهُ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ
- ۴۵۰ اس بیان میں کہ مرد اور عورت کب بالغ ہوتے ہیں بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ
- ۴۵۱ اس کے بیان میں جو اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ نَزَّوَجَ امْرَأَةً أَبِيهِ
- ان دو شخصوں کے بیان میں جن میں سے ایک کا کھیت ان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُونُ أَحَدُهُمَا
- ۴۵۱ پانی سے دور ہو أَسْفَلَ مِنَ الْآخَرِ فِي الْمَاءِ
- اس کے بیان میں جو اپنے غلام اور لونڈیوں اپنی موت کے وقت آزاد بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ،
- ۴۵۳ کر دے اور اس کا ان کے سوا کوئی اور مال نہ ہو وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ
- ۴۵۴ اس کے بیان میں جو اپنے کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ
- ۴۵۵ اس کے بیان میں جو کسی کی زمین میں بغیر اجازت کھیتی باڑی کرے بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بَغَيْرِ إِذْنِهِمْ
- ۴۵۶ ہمہ کرتے وقت سب لڑکوں کو برابر دینے کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ
- شفعہ کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي شَفْعَةِ
- ۴۵۷ غائب کے لیے شفعہ کے بیان میں بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ
- اس بیان میں کہ جب حدود مقرر ہو جائیں اور حصے الگ ہو جائیں حصے بَابُ : إِذَا حَدَّتِ الْحُدُودُ وَوَقَعَتِ السَّهَامُ
- ۴۵۸ تو پھر شفعہ نہیں فَلَا شُفْعَةَ

- باب : مَا جَاءَ أَنَّ الشَّرِيكَ شَفِيعٌ اس بیان میں کہ شریک شفعہ کا حق رکھتا ہے ۷۵۹
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي اللَّفْطَةِ وَصَالَةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ گری پڑی چیز اور گم شدہ اونٹ اور بکری کے بیان میں ۷۵۹
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوَقْفِ وقف کے بیان میں ۷۶۲
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعَجْمَاءِ جُرْحَهَا جُبَارٌ اس بیان میں کہ اگر جانور کسی کو زخمی کر دے تو اس کا قصاص نہیں ... ۷۶۳
- بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ ویران زمین آباد کرنے کے بیان میں ۷۶۵
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَطَائِعِ جاگیر دینے کے بیان میں ۷۶۶
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعُرْسِ درخت لگانے کی فضیلت کے بیان میں ۷۶۷
- باب : مَا جَاءَ فِي الْمَزَارَعَةِ کھیتی باڑی کرنے کے بیان میں ۷۶۷

(المعجم ۱۴) ابواب الديات عن رسول الله ﷺ (التحفة ۱۲) دیتوں کے بیان میں

- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ : كَمْ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ؟ اس بیان میں کہ دیت میں کتنے اونٹ دیے جائیں ۷۶۹
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ اس بیان میں کہ دیت میں کتنے درہم دیے جائیں ۷۷۰
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَوْضِعَةِ ان زخموں کی دیت کے بیان میں جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے ۷۷۱
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ انگلیوں کی دیت کے بیان میں ۷۷۲
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ معاف کر دینے کے بیان میں ۷۷۲
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ رَضِخَ رَأْسُهُ بِصَخْرَةٍ اس کے بیان میں جس کا سر پتھر سے پھل دیا گیا ہو ۷۷۳
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَشْدِيدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ مومن کے قتل پر سخت وعید کے بیان میں ۷۷۵
- بَابُ : الْحُكْمُ فِي الدَّمَاءِ خون کے فیصلے کے بیان میں ۷۷۵
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ يُقَادُ مِنْهُ أَمْ لَا؟ اس بیان میں کہ جو اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو وہ قصاص میں مارا جائے یا نہیں؟ ۷۷۶
- بَابُ : مَا جَاءَ لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تین صورتوں کے علاوہ مسلمان کا خون حلال نہیں ۷۷۷
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقْتُلُ نَفْسًا مَعَاهِدًا ذمی کو قتل کرنے والے کے بیان میں ۷۷۸
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ اس بیان میں کہ قصاص لینے اور معاف کرنے میں مقتول کے ولی کو اختیار ہے ۷۷۸
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثَلَّةِ ہاتھ، پیر، ناک اور کان وغیرہ کاٹنے کی ممانعت کے بیان میں ۷۸۰

۷۸۱.....	حمل گرا دینے کی دیت کے بیان میں	باب : مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ
۷۸۲.....	اس بیان میں کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے	بَابُ : مَا جَاءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ
۷۸۲.....	کافروں کی دیت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْكُفَّارِ
۷۸۳.....	اس شخص کے بیان میں جو اپنے غلام کو مار ڈالے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ عَبْدُهُ
۷۸۳.....	اس بیان میں کہ کیا عورت کو اپنے شوہر کی دیت میں سے ورثہ ملے گا؟	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ هَلْ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا
۷۸۳.....	قصاص کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ
۷۸۳.....	اس بیان میں کہ جس پر قتل وغیرہ کی تہمت ہو اسے قید کرنا چاہیے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ
۷۸۳.....	اس بیان میں کہ جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے	بَابُ : مَا جَاءَ يُنَمِّنُ قَتْلَ دُونِ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ
۷۸۵.....	وہ شہید ہے	
۷۸۷.....	قسامت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِسَامَةِ

(المعجم ۱۹) ابواب الحدود عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ۱۳) حدود و سزاؤں کے بیان میں

۷۸۹.....	ان کے بیان میں جن پر حد واجب نہیں	بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ
۷۹۰.....	حدود و ساقط کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي ذَرِّهِ الْحُدُودِ
۷۹۱.....	مسلمان کے عیب چھپانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّيْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ
۷۹۲.....	حدوں میں تلقین کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ
۷۹۲.....	اس بیان میں کہ جب معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو اس سے حد ساقط ہو جاتی ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي ذَرِّهِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ
۷۹۳.....	اس بیان میں کہ حدود میں سفارش کرنا مکروہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَشْفَعَ فِي الْحُدُودِ
۷۹۵.....	رجم کے ثابت ہونے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَحْقِيقِ الرَّجْمِ
۷۹۶.....	اس بیان میں کہ رجم صرف شادی شدہ پر ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ
۷۹۸.....	دوسرا باب اسی بیان میں	باب : مِنْهُ
۷۹۹.....	اہل کتاب کو رجم کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَجْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ
۸۰۰.....	زانی کو جلا وطن کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّفْيِ
۸۰۰.....	اس بیان میں کہ حدود جن پر نافذ ہوں ان کے گناہ ہوں کا کفارہ ہیں	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْحُدُودَ كَفَّارَةٌ لِأَهْلِهَا
۸۰۱.....	لوٹنویوں پر حد قائم کرنے کے بیان میں	باب : مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْإِمَاءِ
۸۰۲.....	نشہ کرنے والے کی حد کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّكَرَانِ

- (المعجم ۱۶) ابواب الصيد عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ۱۴) شکار کے مسائل کے بیان میں

- | | | |
|---|---|---|
| ۱ | بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ | اس بیان میں کہ کتے کا کون سا شکار کھایا جائے اور کون سا نہ کھایا جائے |
| | وَمَا لَا يُؤْكَلُ | ۸۱۵ |
| ۲ | بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ | مجوسی کے کتے سے شکار کرنے کے بیان میں |
| ۳ | بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبُرَّاءِ | باز کے شکار کے بیان میں |
| ۴ | بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَنْبِثُ عَنْهُ | اس بیان میں کہ آدمی شکار کو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جائے |
| ۵ | بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهُ | اس بیان میں جو شکار کو تیر مارے اور پھر اسے پانی میں مرا ہوا پائے |
| | مَنْبِثًا فِي الْمَاءِ | ۸۱۸ |
| ۶ | بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكَلْبِ يَأْكُلُ مِنَ الصَّيْدِ | اس شکار کے بیان میں جس میں سے کتا کھالے |
| | | ۸۱۸ |

- ۸۱۹..... معراض سے شکار کے بیان میں
- ۸۱۹..... پتھر سے ذبح کرنے کے بیان میں
- ۸۲۰..... اس بیان میں کہ بندھے ہوئے جانور کو تیر سے مار کر کھانا مکروہ ہے
- ۸۲۱..... جانور کے پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے کے بیان میں
- ہر چکلی اور پنچے سے شکار کرنے والے جانور کے حرام ہونے کے
- ۸۲۲..... بیان میں
- ۸۲۲..... اس بیان میں کہ زندہ جانور کا جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے
- ۸۲۳..... اس بیان میں کہ حلق اور لبہ میں ذبح کرنا چاہیے
- چھکلی کو مارنے کے بیان میں
- ۸۲۳..... سانپوں کو مارنے کے بیان میں
- ۸۲۵..... کتوں کو مارنے کے بیان میں
- ۸۲۶..... اس بیان میں کہ جو کتا پالے اس کے اجر میں کمی ہوتی ہے
- ۸۲۷..... بانس وغیرہ سے ذبح کرنے کے بیان میں
- اس بیان میں کہ جب اونٹ گائے اور بکری بھاگ جائیں اور وحشی ہو
- ۸۲۸..... جائیں تو انہیں تیرا مارا جائے یا نہیں؟
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبُعْرَاضِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْمَصْبُورَةِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي ذِكْوَةِ الْحَنِينِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِي نَابٍ وَذِي مِخْلَبٍ
- بَابُ : مَا جَاءَ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيْتٌ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الذِّكْوَةِ فِي الْحَلْقِ وَاللِّبَةِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْوَزْغِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَاتِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْكِلَابِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا مَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الذِّكْوَةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْبَعِيرِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ إِذَا نَزَفَصَارَ وَحَشِيَا يَرْمِي بِسَهْمٍ أَمْ لَا

(المعجم ۱۷) ابواب الاضاحی عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ۱۵) قربانی کے مسائل کے بیان میں

- ۸۲۹..... قربانی کی فضیلت کے بیان میں
- ۸۳۰..... دو مینڈھوں کی قربانی کرنے کے بیان میں
- ۸۳۰..... فوت شدہ کی طرف سے قربانی کرنے کے بیان میں
- ۸۳۱..... جن جانوروں کی قربانی مستحب ہے ان کے بیان میں ہے
- ۸۳۱..... ان جانوروں کے بیان میں جن کی قربانی درست نہیں
- ۸۳۲..... جن جانوروں کی قربانی ناپسندیدہ ہے
- ۸۳۲..... اس بیان میں کہ بھیڑ میں سے جذع کی قربانی درست ہے
- ۸۳۳..... قربانی میں شریک ہونے کے بیان میں
- ۸۳۳..... سینگ ٹوٹے اور کان کٹ جانور کے بیان میں
- اس بیان میں کہ ایک بکری ایک گھروالوں کی طرف سے کافی ہے
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأَضْحِيَةِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَضْحِيَةِ بِكَبْشَيْنِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَضْحِيَةِ مَا لَسِيَ الْمَيْتِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِي
- بَابُ : مَا لَا يَحُوزُ مِنَ الْأَضَاحِي
- بَابُ : مَا يَكْرَهُ مِنَ الْأَضَاحِي
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْجَذْعِ مِنَ الضَّأْنِ فِي الْأَضَاحِي
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِشْتِرَاكِ فِي الْأَضْحِيَةِ
- بَابُ : فِي الضَّحِيَةِ بَعْضُهَا الْقَرْنُ وَالْأُذُنُ
- بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُحْزِيءُ

۸۳۵	عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ
۸۳۶ قربانی کے سنت ہونے کی دلیل	باب : الرلیل عَلَى أَنَّ الْأَضْحِيَّةَ سُنَّةٌ
۸۳۷ اس بیان میں کہ قربانی عید کی نماز کے بعد کرنی چاہیے	باب : مَا جَاءَ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ
اس بیان میں کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے	باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْأَضْحِيَّةِ
۸۳۷	فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ
۸۳۸ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت کے بیان میں	باب : مَا جَاءَ فِي الرُّحَصَةِ فِي أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثِ
۸۳۹ فرع اور عتیرہ کے بیان میں	باب : مَا جَاءَ فِي الْفَرْعِ وَالْعَتِيرَةِ
۸۳۹ عقیقہ کے بیان میں	باب : مَا جَاءَ فِي الْعَقِيقَةِ
۸۴۰ بچہ کے کان میں اذان دینے کے بیان میں	باب : الْأَذَانُ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ
۸۴۱ بہترین قربانی مینڈھے کی ہے	باب : خَيْرُ الْأَضْحِيَّةِ الْكَبِشُ
۸۴۱ ہر سال قربانی کرنے کے بیان میں	باب : الْأَضْحِيَّةُ فِي كُلِّ عَامٍ
۸۴۲ ذبح کرتے وقت کیا پڑھے	باب : مَا يَقُولُ إِذَا ذَبَحَ
۸۴۳ عقیقہ کے متعلق	باب : مِنَ الْعَقِيقَةِ
۸۴۳ قربانی کا ارادہ رکھنے والا بال نہ کاٹے	باب : تَرَكَ أَنْذَ الشَّعْرَ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَضْحِيَ

(المعجم ۱۸) ابواب النذور والایمان عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ۱۶) قسموں اور نذروں کے بیان میں

اس بیان میں کہ گناہ و نافرمانی میں نذر ماننا درست نہیں	باب : مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ
۸۴۵	لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ
۸۴۵ جو نذر مانے کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو وہ اس کی اطاعت کرے	باب : نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ
۸۴۶ اس بیان میں کہ جو چیز آدمی کے اختیار میں نہیں اس کی نذر نہیں ہوتی	باب : مَا جَاءَ لَا نَذْرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ
۸۴۶ غیر معین نذر کے کفارہ کے بیان میں	باب : مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ
اس کے بیان میں جو کسی کام کی قسم کھائے پھر اس کے بجائے دوسرے کام کو بہتر جانے	باب : مَا جَاءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى
۸۴۷	غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا
۸۴۷ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کے بیان میں	باب : مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ
۸۴۸ قسم میں ان شاء اللہ کہنے کے بیان میں	باب : مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ
۸۴۹ اس بیان میں کہ غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے	باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللَّهِ
اس بیان میں کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے یقیناً	باب : مَا جَاءَ فِي أَنْ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ

- ۸۴۹..... شرک کیا
- ۸۵۰..... اس کے بیان میں جو پیدل چلنے کی قسم کھائے لیکن نہ چل سکے
- ۸۵۱..... نذر ماننے کی کراہت میں
- ۸۵۱..... نذر کو پورا کرنے کے بیان میں
- ۸۵۲..... اس بیان میں کہ نبی ﷺ کی قسم کیسی تھی؟
- ۸۵۲..... غلام آزاد کرنے والے کے ثواب کے بیان میں
- ۸۵۳..... جو شخص اپنے خادم کو طمانچہ مارے اس کا بیان
- ۸۵۳..... دین اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھانے کی کراہت کا بیان
- ۸۵۴..... اس کے بیان میں جس نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی
- ۸۵۴..... غیر اللہ کی قسم اٹھالینے پر اسے ختم کر دینے کا بیان
- ۸۵۵..... میت کی طرف سے نذر پوری کرنے کا بیان
- ۸۵۵..... غلام آزاد کرنے والے کی فضیلت کا بیان
- بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيعُ
- بَابُ : فِي كَرَاهِيَةِ النَّذْرِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَفَاءِ النَّذْرِ
- بَابُ : مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً
- بَابُ : فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهُ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ مِلَّةٍ إِلَّا سَلَامَ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ نَذَرُ أَنْ يَحْجَّ مَا شَاءَ
- بَابُ : زَكْرَ مَا يُلْغِي الْحَلْفَ بِاللَّابِ وَالْفَرْزِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ

(المعجم ۱۹) ابواب السیر عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ۱۷) سیر کے بیان میں

- ۸۵۷..... قتال سے پہلے دعوت دینے کے بیان میں
- ۸۵۸..... جب مسجد دیکھے اور آذان سنے تو حملہ نہ کرے
- ۸۵۹..... شب خون مارنے اور حملہ کرنے کے بیان میں
- ۸۶۰..... کافروں کے گھر جلانے اور تباہ کرنے کے بیان میں
- ۸۶۰..... غنیمت کے بیان میں
- ۸۶۱..... گھوڑے کے حصے کے بیان میں
- ۸۶۱..... لشکروں کے بیان میں
- ۸۶۲..... اس بیان میں کہ مال غنیمت کن کو دیا جاتا ہے؟
- ۸۶۳..... کیا غلام کو حصہ دیا جائے گا؟
- ذمی اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں تو کیا ان کو حصہ دیا جائے گا؟
- ۸۶۳..... مشرکین کے برتن استعمال کرنے کے بیان میں
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ
- باب الذہبی عن الإغارة إذا رأى مسجد
- أو سمع أذاناً
- بَابُ : فِي الْبَيَاتِ وَالْعَارَاتِ
- بَابُ : فِي التَّحْرِيقِ وَالتَّخْرِيبِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْغَنِيمَةِ
- بَابُ : فِي سَهْمِ الْخَيْلِ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّرَايَا
- بَابُ : مَنْ يُعْطَى الْقَيْءُ؟
- بَابُ : هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ؟
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُونَ مَعَ
- الْمُسْلِمِينَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِنْتِفَاعِ بِأَيَّةِ الْمُشْرِكِينَ

باب : فی النِّفَالِ	باب: نفل کے بیان میں	۸۶۵
باب : مَا جَاءَ فِيْمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ	اس بیان میں کہ جو کسی کافر کو قتل کرے تو اس کا سامان اسی کے لیے ہے	۸۶۶
باب : مَا جَاءَ فِي كُرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُعَانِمِ حَتَّى تُقَسِّمَ	تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی خرید و فروخت کی کراہت	۸۶۷
باب : مَا جَاءَ فِي كُرَاهِيَةِ وَطْءِ الْحَبَالَى مِنَ السَّبَبِيَا	قید میں آنے والی حاملہ عورتوں سے مباشرت کرنے کی کراہت	۸۶۷
باب : مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْمُشْرِكِينَ	مشرکین کے کھانے کے حکم میں	۸۶۸
باب : مَا جَاءَ فِي كُرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبِي	قیدیوں کے درمیان جدائی ڈالنے کی کراہت	۸۶۸
باب : مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسْرَى وَالْفِدَاءِ	قیدیوں کو قتل کرنے اور فدیہ لے کر چھوڑنے کے بیان میں	۸۶۹
باب : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَانِ	عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت	۸۷۰
باب الذہبی عَنِ الْإِحْرَاقِ بِالنَّارِ	آگ میں جلانے کی ممانعت	۸۷۱
باب : مَا جَاءَ فِي الْعُلُوقِ	خیانت کرنے کے بیان میں	۸۷۱
باب : مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ	عورتوں کے جہاد میں جانے کے بیان میں	۸۷۲
باب : مَا جَاءَ فِي قُبُولِ هَذَا الْمُشْرِكِينَ	مشرکوں کے ہدیے قبول کرنے کے بیان میں	۸۷۲
باب : فِي كُرَاهِيَةِ هَذَا الْمُشْرِكِينَ	مشرکوں کے ہدیے قبول کرنے کی کراہت	۸۷۳
باب : مَا جَاءَ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ	سجدہ شکر کے بیان میں	۸۷۴
باب : مَا جَاءَ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ	عورت اور غلام کے امان دینے کے بیان میں	۸۷۴
باب : مَا جَاءَ فِي الْعَدْرِ	عہد شکنی کے بیان میں	۸۷۵
باب : مَا جَاءَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ	اس بیان میں کہ ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا	۸۷۵
باب : مَا جَاءَ فِي النَّزُولِ عَلَى الْحُكْمِ	کسی کے فیصلے پر پورا اترنے کے بیان میں	۸۷۶
باب : مَا جَاءَ فِي الْحَلْفِ	حلف دینے کے بیان میں	۸۷۷
باب : فِي أَخْذِ الْجَزِيَةِ مِنَ الْمُجُوسِ	مجوسی سے جزیہ لینے کے بیان میں	۸۷۷
باب : مَا جَاءَ مَا يَحِلُّ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذَّمَّةِ	ذمیوں کے مال میں سے جو حلال ہے اس کے بیان میں	۸۷۸
باب : مَا جَاءَ فِي الْهَجْرَةِ	ہجرت کے بیان میں	۸۷۹
باب : مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ	نبی ﷺ سے بیعت کرنے کے بیان میں	۸۸۰
باب : فِي نَكْثِ الْبَيْعَةِ	بیعت توڑنے کے بیان میں	۸۸۱
باب : مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ الْعَبْدِ	غلام کے بیعت کرنے کے بیان میں	۸۸۱
باب : مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ	عورتوں کے بیعت کرنے کے بیان میں	۸۸۲

۸۸۲	بدروالوں کی تعداد کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ أَصْحَابِ أَهْلِ بَدْرٍ
۸۸۳	فحس کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخُمْسِ
۸۸۴	لوٹ مار کرنے کی حرمت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّهْيَةِ
۸۸۴	اہل کتاب کو سلام کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ
۸۸۵	مشرکوں میں رہنے کی کراہت	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَقَامِ بَيْنَ أَظْهَرِ الْمُشْرِكِينَ
۸۸۶	جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکالنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
۸۸۷	باب: نبی ﷺ کے ترکہ کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
۸۸۸	اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ آج کے بعد اس جہاد	بَابُ : مَا جَاءَ مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذِهِ لَا تَغْزَى بَعْدَ الْيَوْمِ
۸۸۹	نہیں کیا جائے گا	بَابُ : مَا جَاءَ فِي سَاعَةِ الْيَمِّ يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ
۸۹۰	اس وقت کے بیان میں جس میں قتال کرنا مستحب ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي سَاعَةِ الْيَمِّ يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ
۸۹۱	بدفالی کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الطَّيْرَةِ
۸۹۲	قتال کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی وصیت	بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقِتَالِ
(المعجم ۲۰) ابواب فضائل الجہاد عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ۱۸) جہاد کے فضائل کے بیان میں		
۸۹۵	جہاد کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ
۸۹۶	جہاد کرنے والے کی موت کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَاطِبًا
۸۹۷	جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
۸۹۷	جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النِّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
۸۹۸	جہاد میں خدمت کرنے کی فضیلت میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
۸۹۹	غازی کا سامان تیار کرنے کی فضیلت میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا
۹۰۰	اس کی فضیلت کے بیان میں جس کے قدم جہاد میں گر دوں گے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ اُثْبِرَتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
۹۰۰	جہاد کے غبار کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
۹۰۰	اس کے بیان میں جو اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي

سَبِيلُ اللَّهِ	۹۰۱
بَابُ : مَا جَاءَ مِنْ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ	۹۰۱
بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الرَّمِيِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ	۹۰۲
بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ	۹۰۳
بَابُ : مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الشَّهِيدِ	۹۰۳
بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الشَّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ	۹۰۵
بَابُ : مَا جَاءَ فِي غَزْوِ الْبَحْرِ	۹۰۶
بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُقَاتِلُ رِبَاءً وَلِلدُّنْيَا	۹۰۷
بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ	۹۰۷
فِي سَبِيلِ اللَّهِ	
بَابُ : مَا جَاءَ أَتَى النَّاسَ خَيْرٌ؟	۹۰۹
بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ	۹۱۰
بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالنَّاجِحِ	۹۱۰
وَالْمُكَاتِبِ وَعَوْنِ اللَّهِ إِيَّاهُمْ	
بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ	۹۱۱
بَابُ : مَا جَاءَ أَتَى الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟	۹۱۱
بَابُ : مَا ذُكِرَ أَنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ	۹۱۲
بَابُ : مَا جَاءَ أَتَى النَّاسِ أَفْضَلُ؟	۹۱۲
بَابُ : فِي ثَوَابِ الشَّهِيدِ	۹۱۳
بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمُرَاطِبِ	۹۱۳

(المعجم ۲۱) ابواب الجهاد عن رسول الله ﷺ (التحفة : . .) جہاد کے بیان میں

بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَهْلِ الْعُدْرِ فِي الْقُعُودِ	۹۱۷
بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ خَرَجَ إِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ أَبَوَيْهِ	۹۱۸
بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ سَرِيَّةً وَحْدَهُ	۹۱۸
بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ	۹۱۹
بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْكُذْبِ	۹۱۹

۹۱۹	وَالْحَدِيثُ فِي الْحَرْبِ	
۹۱۹	بَابُ : مَا جَاءَ فِي غُرُوبِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَمْ غَزَى	نبی اکرم ﷺ کے غزوات کی تعداد میں
۹۲۰	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْيِيبَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ	لڑائی کے وقت صف بندی اور لشکر کی ترتیب کے بیان میں
۹۲۰	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ	لڑائی کے وقت دعا کے بیان میں
۹۲۱	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأُلُويَةِ	لشکر کے چھوٹے جھنڈوں کے بیان میں
۹۲۱	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرِّيَاطِ	لشکر کے بڑے جھنڈوں کے بیان میں
۹۲۲	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشُّعَارِ	شعار (خفیہ الفاظ کے استعمال) کے بیان میں
۹۲۲	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ	رسول اللہ ﷺ کی شمشیر کی صفت کے بیان میں
۹۲۲	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ	لڑائی کے وقت روزہ افطار کرنے کے بیان میں
۹۲۳	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ عِنْدَ الْفَرْعِ	گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنے کے بیان میں
۹۲۳	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ	لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنے کے بیان میں
۹۲۵	بَابُ : مَا جَاءَ فِي السُّيُوفِ وَحُلِيِّهَا	تلووار اور اس کی زینت کے بیان میں
۹۲۵	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدَّرْعِ	زرہ کے بیان میں
۹۲۶	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمِغْفَرِ	خود کے بیان میں
۹۲۶	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ	گھوڑوں کی فضیلت میں
۹۲۷	بَابُ : مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ	پسندیدہ گھوڑوں کے بیان میں
۹۲۸	بَابُ : مَا جَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ	ناپسندیدہ گھوڑوں کے بیان میں
۹۲۸	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرِّهَانِ وَ السَّبْقِ	گھوڑوں کی شرط اور دوڑ کے بیان میں
۹۲۹	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ أَنْ يَتَزَيَّ الْحُمْرُ عَلَى الْخَيْلِ	گھوڑی پر گدھے چھوڑنے کی کراہت میں
۹۲۹	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَسْتِفْاحِ بِضَعَائِكَ الْمُسْلِمِينَ	فقراء مومنین سے دعائے خیر کرانے کا بیان
۹۳۰	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ الْأُخْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ	گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانے کی کراہت میں
۹۳۰	بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ	جنگ کا امیر مقرر کرنے کے بیان میں
۹۳۱	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ	امام کے مسئول ہونے کے بیان میں
۹۳۲	بَابُ : مَا جَاءَ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ	امام کی اطاعت کے بیان میں
۹۳۲	بَابُ : مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ	اس بیان میں کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں
	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ	جانوروں کو لڑانے، مارنے اور منہ داغنے کی کراہت کے بیان میں

۹۳۲.....	البہائم، والضرب والوسم فی الوجہ
۹۳۳.....	باب : مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَمَتَى يُفْرَضُ لَهُ
۹۳۴.....	باب : مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ
۹۳۴.....	باب : مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الشُّهَدَاءِ
۹۳۵.....	باب : مَا جَاءَ فِي الْمَشُورَةِ
۹۳۶.....	باب : مَا جَاءَ لِاتِّفَادِي حَيْفَةِ الْأَسِيرِ
۹۳۷.....	باب : مَا جَاءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الرَّحْفِ
۹۳۷.....	باب : مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الْقَتِيلِ فِي مَقْتَلِهِ
۹۳۸.....	باب : مَا جَاءَ فِي تَلَقُّي الْعَائِبِ إِذَا قَدِمَ
۹۳۸.....	باب : مَا جَاءَ فِي الْفُجَاءِ

(المعجم ۲۲) ابواب اللباس من رسول اللہ ﷺ (التحفة ۱۹) لباس کے بیان میں

۹۳۹.....	باب : مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلرِّجَالِ
۹۴۰.....	باب : مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ
۹۴۰.....	باب : مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ فِي الثُّوبِ
۹۴۱.....	باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُعْصَفَرِ لِلرِّجَالِ
۹۴۱.....	باب : مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْفِرَاءِ
۹۴۲.....	باب : مَا جَاءَ فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ
۹۴۲.....	باب : مَا جَاءَ فِي جَرِّ الْإِزَارِ
۹۴۳.....	باب : مَا جَاءَ فِي جَرِّ ذُبُولِ النِّسَاءِ
۹۴۳.....	باب : مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصُّوفِ
۹۴۵.....	باب : مَا جَاءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ
۹۴۶.....	باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ
۹۴۶.....	باب : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

۹۳۷.....	چاندی کی انگوٹھی کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَّةِ
۹۳۷.....	چاندی کے تگینہ کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ فَصِّ الْخَاتَمِ
۹۳۸.....	داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي لُبِّسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِينِ
۹۳۹.....	انگوٹھی پر نقش بنانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي نَقْشِ الْخَاتَمِ
۹۵۰.....	تصویروں کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصُّورَةِ
۹۵۱.....	تصویر بنانے والوں کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُصَوِّرِينَ
۹۵۱.....	خضاب کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخُضَابِ
۹۵۲.....	لبے بال رکھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحُمَةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ
۹۵۳.....	ہر روز کنگھی کرنے کی ممانعت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غَبَا
۹۵۳.....	سر نہ لگانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِكْتِحَالِ
	اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی نہی کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ بِالثَّوبِ الْوَاحِدِ
۹۵۴.....	(مصنوعی) بالوں کے جوڑ لگانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ
۹۵۵.....	ریشمی زین پوش کی نہی میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْمَيَائِرِ
۹۵۶.....	نبی ﷺ کے بستر کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ
۹۵۶.....	قمیصوں کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقُمُصِ
۹۵۸.....	نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے اس کے بیان میں	بَابُ : مَا يَقُولُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا
۹۵۸.....	جبہ اور موزے پہننے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي لُبِّسِ الْحُجْبَةِ وَالْخُفَّيْنِ
۹۵۹.....	سونے کے دانت باندھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي شَدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ
۹۶۰.....	درندوں کی کھال کی نہی کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ جُلُودِ السَّبَاعِ
۹۶۰.....	نبی ﷺ کے نعل مبارک کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ
	ایک جوتے کے ساتھ چلنے کی کراہت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ
۹۶۱.....		
۹۶۱.....	اس بیان کی کراہت میں کہ کوئی شخص کھڑے ہوئے جوتا پہنے	بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَتَّعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ
	ایک جوتے سے چلنے کی اجازت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ
۹۶۲.....		

۹۶۲.....	جوئی پہلے کس پیر میں پہننے اس کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ بِأَيِّ رَجُلٍ يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ
۹۶۳.....	کپڑوں میں پیوند لگانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْقِيعِ الثَّوْبِ
۹۶۳.....	نبی ﷺ کا مکہ میں داخل ہونا	بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ أَمَكَّةَ
۹۶۳.....	صحابہ رضی اللہ عنہم کی ٹوپیاں کیسی تھیں	بَابُ كَيْفَ كَانَتْ كِمَامُ الصَّحَابَةِ
۹۶۳.....	تہبند کی جگہ کے بیان میں	بَابُ فِي مَبْلَغِ الْإِزَارِ
۹۶۵.....	عماموں کا ٹوپوں پر رکھنا	بَابُ الْعَمَائِمِ عَلَى الْقَلَانِسِ
۹۶۵.....	لوہے کی انگوٹھی کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ
۹۶۶.....	شہادت اور بیچ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی کراہت کے بیان میں	بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّخْتُمِ فِي أَصْبُعَيْنِ
۹۶۶.....	سب سے پیارا کپڑا جو رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا اس کے بیان میں	بَابُ مَا جَاءَ فِي أَحَبِّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(المعجم ۲۱) ابواب الأطعمة عن رسول الله ﷺ (التحفة ۲۰) کھانوں کے بیان میں

۹۶۷.....	اس بیان میں کہ نبی ﷺ کس پر کھانا کھاتے تھے	بَابُ : مَا جَاءَ عَلَى مَا كَانَ يَأْكُلُ النَّبِيُّ ﷺ
۹۶۸.....	خرگوش کے کھانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ
۹۶۸.....	گودہ کھانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبِّ
۹۶۹.....	کفتار کھانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبُعِ
۹۷۰.....	گھوڑوں کا گوشت کھانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ
۹۷۰.....	پالتو گدھوں کے گوشت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي لَحْمِ الْخَبِيرِ الْأَهْلِيَّةِ
۹۷۱.....	کفار کے برتنوں میں کھانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ فِي آيَةِ الْكُفَّارِ
۹۷۲.....	چوہے کے بیان میں جو گھی میں مرجائے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْفَاوَرَةِ تَمَوْتُ فِي السَّمَاءِ
۹۷۲.....	بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی نبی کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ بِالشِّمَالِ
۹۷۳.....	کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي لَعْنِ الْأَصَابِعِ بَعْدَ الْأَكْلِ
۹۷۳.....	گرے ہوئے لقمہ کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي اللَّقْمَةِ تَسْفُطُ
۹۷۵.....	کھانے کے درمیان سے کھانے کی کراہت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مِنْ وَسْطِ الطَّعَامِ
۹۷۵.....	لبسن اور پیاز کھانے کی کراہت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الثَّوْمِ وَالْبَصَلِ
۹۷۶.....	پکا ہوا لہسن (کھانے) کی رخصت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثَّوْمِ مَطْبُوحًا
۹۷۶.....	سوتے وقت برتنوں کو ڈھانپنے اور چراغ اور آگ کو بجھانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَحْمِيمِ الْإِنَاءِ وَإِطْفَاءِ

۹۷۸.....	السَّراجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ
۹۷۸.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمَرَيْنِ
۹۷۹.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ
۹۷۹.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فُرِغَ مِنْهُ
۹۷۹.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمُحَدِّثِ
۹۷۹.....	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مَعَى
۹۸۲.....	وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ
۹۸۳.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ
۹۸۳.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْحَرَادِ
۹۸۳.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عَلَى الْحَرَادِ
۹۸۵.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْحَلَالَةِ وَالْبَازِيهَا
۹۸۵.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ
۹۸۶.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْحُبَارَى
۹۸۶.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الشَّوَاءِ
۹۸۷.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَعَجَّافًا
۹۸۷.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ الْحُلُولَةِ وَالْعَسَلِ
۹۸۸.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِكْتِنَارِ مَاءِ الْمَرْقَةِ
۹۸۹.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّرِيدِ
۹۸۹.....	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّهُ قَالَ : انْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا
۹۹۰.....	بَابُ : مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرَّحْصَةِ فِي قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسَّكِّينِ
۹۹۰.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَيِّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ
۹۹۰.....	إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
۹۹۱.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَلِّ
۹۹۲.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْبَطِيخِ بِالرُّطَبِ
۹۹۳.....	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْقَيْثَاءِ بِالرُّطَبِ

۹۹۳.....	اوتوں کا پیشاب پینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي شُرْبِ آبِ الْإِلِيلِ
۹۹۴.....	کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضوء کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ
۹۹۴.....	کھانے سے پہلے وضوء نہ کرنے کے بیان میں	بَابُ : فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ
۹۹۵.....	کھانے کے درمیان بسم اللہ پڑھنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الطَّعَامِ
۹۹۶.....	کدو کھانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدُّبَاءِ
۹۹۶.....	زیتون کھانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الزَّيْتِ
.....	لوٹری، غلام (جب کھانا پکا کر لائے تو ان) کے ساتھ کھانے کے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمُمْلُوكِ [وَالْعِيَالِ]
۹۹۷.....	بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ إِطْعَامِ الطَّعَامِ
۹۹۸.....	کھانا کھلانے کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ
۹۹۸.....	طعام شب کی فضیلت میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ
۹۹۹.....	کھانے پر بسم اللہ کہنے کا بیان	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيُّوتَةِ وَفِي يَدِهِ
.....	اس حالت میں سو جانے کی کراہت میں کہ چکنائی کی بو اس کے ہاتھ میں ہو	رَبِيعٌ عَدِيرٌ
۱۰۰۰.....		

(المعجم: ۲۴) ابواب الأشربة عن رسول الله ﷺ (التحفة: ۲۱) مشروبات کے بیان میں

۱۰۰۳.....	شراب پینے والے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ
۱۰۰۵.....	اس بیان میں کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے	بَابُ : مَا جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
۱۰۰۶.....	اس بیان میں کہ جس کے بہت سے نشہ ہو اس کا تھوڑا بھی حرام ہے	بَابُ : مَا جَاءَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرَةً فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ
۱۰۰۷.....	منکوں میں نبیذ بنانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي نَبِيذِ الْحَرِّ
.....	کرو کے خول، سبز روغنی گھڑے اور لکڑی (کھجور کی) کے برتن میں نبیذ بنانے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ
۱۰۰۷.....	کی کراہت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي الظُّرُوفِ
۱۰۰۸.....	برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِنْتِبَازِ فِي السَّقَاءِ
۱۰۰۹.....	مشک میں نبیذ بنانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحُبُوبِ الَّتِي يُتَخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ
۱۰۱۰.....	ان دانوں کے بیان میں جن سے شراب بنتی تھی	بَابُ : مَا جَاءَ فِي خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالْتَمْرِ
۱۰۱۱.....	کچی کچی کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الشَّرْبِ فِي آيَةِ
.....	سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینے کی کراہت کے بیان میں	الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
۱۰۱۲.....		

۱۰۱۳.....	کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا
۱۰۱۳.....	کھڑے ہو کر پینے کی رخصت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي رُخْصَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا
۱۰۱۳.....	برتن میں سانس لینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ
۱۰۱۵.....	دوسانس میں پینے کے بیان میں	بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي الشُّرْبِ بِتَفْسِيٍّ
۱۰۱۵.....	سننے کی چیز میں پھوک مارنے کی کراہت میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ
۱۰۱۶.....	برتن میں سانس لینے کی کراہت میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْمَائِئِ
۱۰۱۶.....	مشکیزہ (وغیرہ) کے منہ میں پانی پینے کی کراہت میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اخْتِنَانِ الْأَسْفِيَةِ
۱۰۱۷.....	اس کی رخصت میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ
۱۰۱۷.....	اس بیان میں کہ دائیں طرف والے پینے کے زیادہ مستحق ہیں	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْأَيْمِينَ أَحَقُّ بِالشُّرْبِ
۱۰۱۸.....	اس بیان میں کہ لوگوں کو پلانے والا ان سب کے آخر میں پئے	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا
۱۰۱۸.....	اس بیان میں کہ اللہ کے رسول ﷺ کو کون سا مشروب زیادہ پسند تھا	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشَّرَابِ كَانَ أَحَبَّ
۱۰۱۸.....		إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(المعجم ۲۵) ابواب البر والصلة عن رسول الله ﷺ (التحفة ۲۲) والدين اور صلہ رحمی کے بیان میں

۱۰۲۱.....	والدین کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ
۱۰۲۲.....	والدین کی رضامندی کی فضیلت میں	بَابُ : الْفَضْلُ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ
۱۰۲۳.....	والدین کی نافرمانی کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ
۱۰۲۳.....	والد کے دوست کی عزت کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِكْرَامِ صَدِيقِ الْوَالِدِ
۱۰۲۵.....	خالہ کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْخَالَةِ
۱۰۲۵.....	والدین کی دُعا کا بیان	بَابُ : مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْوَالِدَيْنِ
۱۰۲۶.....	والدین کے حق کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْوَالِدَيْنِ
۱۰۲۶.....	قطع رحمی کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ
۱۰۲۷.....	صلہ رحمی کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلَةِ الرَّحِمِ
۱۰۲۸.....	باپ کی اپنے بیٹوں سے محبت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي حُبِّ الْوَالِدِ
۱۰۲۹.....	اولاد پر شفقت کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْوَلَدِ
۱۰۳۰.....	بیٹوں اور بہنوں پر خرچ کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالْأَخْوَاتِ
۱۰۳۱.....	یتیم پر مہربانی اور اس کی کفالت کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ وَكَفَالَتِهِ

۱۰۳۲.....	بچوں پر رحم کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الصَّبِيَّانِ
۱۰۳۳.....	لوگوں پر رحم کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ النَّاسِ
۱۰۳۴.....	نصیحت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّصِيحَةِ
۱۰۳۵.....	مسلمان کی مسلمان پر شفقت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ
۱۰۳۶.....	مسلمانوں کے عیب کی پردہ پوشی کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ
۱۰۳۷.....	مسلمان سے عیب دور کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الذَّبِّ عَنْ عَرَضِ الْمُسْلِمِ
۱۰۳۷.....	مسلمان کے لیے ترک ملاقات کی برائی میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهَجْرَةِ لِلْمُسْلِمِ
.....	مسلمان بھائی کے ساتھ مروت و مدارات (غم خواری) کرنے کے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُوَاسَاةِ الْأَخِ
۱۰۳۸.....	بیان میں	
۱۰۳۹.....	باب : غیبت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْغَيْبَةِ
۱۰۴۰.....	باب : حسد کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَسَدِ
۱۰۴۱.....	آپس میں بغض رکھنے کی برائی میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ
۱۰۴۲.....	آپس میں صلح کرانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ
۱۰۴۳.....	خیانت اور دھوکے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ
۱۰۴۳.....	ہمسایہ کے حق کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجَوَارِ
۱۰۴۴.....	خادم پر احسان کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ إِلَى الْخَادِ
۱۰۴۵.....	خادموں کو مارنے اور گالی دینے کی ممانعت میں	بَابُ : النَّهْيُ عَنْ ضَرْبِ الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ
۱۰۴۶.....	خادم کو ادب سکھانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أُذْبِ الْخَادِمِ
۱۰۴۷.....	خادم کو معاف کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ
۱۰۴۷.....	اولاد کو ادب سکھانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أُذْبِ الْوَلَدِ
۱۰۴۸.....	ہدیہ قبول کرنے اور اس کا بدلہ دینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا
۱۰۴۸.....	محسن کا شکریہ ادا کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ
۱۰۴۹.....	امور احسان کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ
۱۰۴۹.....	منیہ (عاریت) کی فضیلت میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمِنْحَةِ
۱۰۵۰.....	راستہ میں سے تکلیف کی چیز دور کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِطَاةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ
۱۰۵۰.....	اس بیان میں کہ مجالس میں امانت ضرور ہے	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْأَمَانَةِ
۱۰۵۱.....	سخاوت کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ

۱۰۵۲	بَاب : مَا جَاءَ فِي الْبُخْلِ	بخل کی برائی میں
۱۰۵۲	بَاب : مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْإَهْلِ	اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت میں
۱۰۵۳	بَاب : مَا جَاءَ فِي الضَّيْفَةِ وَغَايَةِ الضَّيَافَةِ كَمْ هُوَ	مہمان نوازی کے بیان میں
۱۰۵۳	بَاب : مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيمِ	یتیموں اور یتیموں کی ضرورتوں میں کوشش کرنے کے بیان میں
۱۰۵۵	بَاب : مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبَشْرِ	کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ سے ملنے کے بیان میں
۱۰۵۵	بَاب : مَا جَاءَ فِي الصَّدَقِ وَالْكَذِبِ	سچ اور جھوٹ کے بیان میں
۱۰۵۶	بَاب : مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ وَالتَّفَحُّشِ	بے حیائی کی برائی میں
۱۰۵۷	بَاب : مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ	لعنت کرنے کے بیان میں
۱۰۵۸	بَاب : مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ	نسب کی تعلیم کے بیان میں
۱۰۵۸	بَاب : مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ	پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے لیے دعا کرنے کے بیان میں
۱۰۵۹	بَاب : مَا جَاءَ فِي الشَّتْمِ	گالی دینے کے بیان میں
۱۰۵۹	بَاب : الْمُسْلِمُ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ	مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کا قتل کرنا کفر ہے
۱۰۶۰	بَاب : مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوفِ	اچھی بات کہنے کے بیان میں
۱۰۶۰	بَاب : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ	نیک غلام کی فضیلت کے بیان میں
۱۰۶۱	بَاب : مَا جَاءَ فِي مُعَاشَرَةِ النَّاسِ	لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کے بیان میں
۱۰۶۱	بَاب : مَا جَاءَ فِي ظَنِّ السُّوءِ	بدگمانی کے بیان میں
۱۰۶۲	بَاب : مَا جَاءَ فِي الْمِرْزَاحِ	خوش طبعی (مزاح) کے بیان میں
۱۰۶۳	بَاب : مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ	جھگڑا کرنے کے بیان میں
۱۰۶۳	بَاب : مَا جَاءَ فِي الْمُدَارَاةِ	حسن سلوک کے بیان میں
۱۰۶۵	بَاب : مَا جَاءَ فِي الْوُقُوفِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ	محبت اور بغض میں میانہ روی اختیار کرنے کے بیان میں
۱۰۶۵	بَاب : مَا جَاءَ فِي الْكِبَرِ	تکبر کی مذمت میں
۱۰۶۷	بَاب : مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ	اچھے اخلاق کے بیان میں
۱۰۶۸	بَاب : مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ وَالْعَفْوِ	احسان اور معاف کرنے کے بیان میں
۱۰۶۹	بَاب : مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ	بھائیوں کی ملاقات کے بیان میں
۱۰۷۰	بَاب : مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ	حیا کے بیان میں
۱۰۷۰	بَاب : مَا جَاءَ فِي التَّائِي وَالْعَجَلَةِ	آہستگی اور جلدی کے بیان میں

نرمی کے بیان میں ۱۰۷۲	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّفْقِ ۱۰۷۲
مظلوم کی دعا کے بیان میں ۱۰۷۲	بَابُ : مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ ۱۰۷۲
نبی ﷺ کے اخلاق کے بیان میں ۱۰۷۲	بَابُ : مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ ﷺ ۱۰۷۲
خوبی سے نباہ کرنے کے بیان میں ۱۰۷۳	بَابُ : مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْعَهْدِ ۱۰۷۳
بلند اخلاق کے بیان میں ۱۰۷۴	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَعَالَى الْأَخْلَاقِ ۱۰۷۴
لعن اور طعن کے بیان میں ۱۰۷۴	بَابُ : مَا جَاءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ ۱۰۷۴
غصہ کی زیادتی کے بیان میں ۱۰۷۵	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ ۱۰۷۵
غصہ کو ضبط کرنے کے بیان میں ۱۰۷۵	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَيْفِ كَظْمِ الْغَيْظِ ۱۰۷۵
بڑوں کی تعظیم کے بیان میں ۱۰۷۵	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِجْلَالِ الْكَبِيرِ ۱۰۷۵
ملاقات ترک کرنے والوں کے بیان میں ۱۰۷۶	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُتَهَاجِرِينَ ۱۰۷۶
صبر کے بیان میں ۱۰۷۷	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ ۱۰۷۷
ہر ایک کہ منہ پر اس کی طرفداری کرنے والے کے بیان میں ۱۰۷۷	بَابُ : مَا جَاءَ فِي ذِي الْوُجْهِينِ ۱۰۷۷
چغل خوری کرنے والے کے بیان میں ۱۰۷۸	بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّمَامِ ۱۰۷۸
تامل سے کلام کرنے (کم گوئی) کے بیان میں ۱۰۷۸	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعَيْ ۱۰۷۸
اس بیان میں کہ بعض بیان جادو ہے ۱۰۷۸	بَابُ : مَا جَاءَ إِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ سِحْرًا ۱۰۷۸
تواضع کے بیان میں ۱۰۷۹	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُّعِ ۱۰۷۹
ظلم کے بیان میں ۱۰۷۹	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ ۱۰۷۹
نعت میں عیب نہ کرنے کے بیان میں ۱۰۸۰	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنَّعْمَةِ ۱۰۸۰
مؤمن کی تعظیم کے بیان میں ۱۰۸۰	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ ۱۰۸۰
تجربہ کے بیان میں ۱۰۸۱	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ ۱۰۸۱
جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر فخر کرنے کے بیان میں ۱۰۸۱	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ ۱۰۸۱
احسان کے بدلے تعریف کرنے کے بیان میں ۱۰۸۲	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشَّنَاءِ بِالْمَعْرُوفِ ۱۰۸۲

(المعجم ۲۶) ابواب الطب عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ۲۳) دوا و علاج کے بیان میں

پرہیز کے بیان میں ۱۰۸۵	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحِمْيَةِ ۱۰۸۵
دوا کرنے اور اس کی فضیلت کے بیان میں ۱۰۸۶	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ ۱۰۸۶
اس بیان میں کہ مریض کو کیا کھلایا جائے ۱۰۸۸	بَابُ : مَا جَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيضُ ۱۰۸۸

اپنے بیماروں پر کھانے اور پینے کے لیے جبر نہ کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى
..... ۱۰۸۹	الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ
کلوئی کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَبَةِ السَّودَاءِ
..... ۱۰۸۹	بَابُ : مَا جَاءَ فِي شُرْبِ آبِ الْإِبِلِ
اونٹوں کے پیشاب پینے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمِّ أَوْ غَيْرِهِ
..... ۱۰۹۱	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَاوِي بِالْمُسْكِرِ
جس نے زہر وغیرہ سے اپنے کو مار ڈالا اس کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّعُوطِ وَغَيْرِهِ
..... ۱۰۹۱	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَيْ
نشہ آور چیز سے علاج کرنے کی کراہت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ
..... ۱۰۹۳	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَجَامَةِ
ناک میں روائی وغیرہ ڈالنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِي بِالْحِنَاءِ
..... ۱۰۹۳	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقِيَةِ
داغ لگانے کی کراہت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ
..... ۱۰۹۵	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّقِيَةِ بِالْمَعْوَذَتَيْنِ
داغ لگانے کی رخصت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ
..... ۱۰۹۵	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ وَالْعَسْلُ لَهَا
پچھنے (سینگی) لگانے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أُخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّعْوِيذِ
..... ۱۰۹۶	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّقِيَةِ وَالْأَدْوِيَةِ
مہندی سے دوا کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكُمَاةِ وَالْعَجْوَةِ
..... ۱۰۹۸	بَابُ : مَا جَاءَ فِي أُجْرِ الْكَاهِنِ
تعویذ اور جھاڑ پھونک کی کراہت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيْقِ
..... ۱۰۹۹	بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَبْرِيدِ الْحُمَّى بِالْمَاءِ
اس کی رخصت کے بیان میں	بَابُ : دُعَاءُ الْهُيِّ وَالْأَوْجَاعِ كُلِّهَا
..... ۱۰۹۹	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْغَيْلَةِ
معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنے کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي ذَوَاءِ ذَاتِ الْحَنْبِ
..... ۱۱۰۰	بَابُ : كَيْفَ يَدْفَعُ الْوَجْعُ عَنْ نَفْسِهِ
نظر بد سے جھاڑ پھونک کے بیان میں	
..... ۱۱۰۱	
اس بیان میں کہ نظر لگ جانا حق ہے اور اس کے لیے غسل کرنا	
..... ۱۱۰۲	
تعویذ پر اجرت لینے کے بیان میں	
..... ۱۱۰۳	
اس بیان میں کہ جھاڑ پھونک اور ادویہ تقدیر میں داخل ہے	
..... ۱۱۰۶	
کھمبی اور عجوہ (عمدہ کھجور) کے بیان میں	
..... ۱۱۰۷	
کاہن کی اجرت کے بیان میں	
..... ۱۱۰۹	
گلے میں گندہ یا تعویذ لٹکانے کے بیان میں	
..... ۱۱۰۹	
پانی سے بخار ٹھنڈا کرنے کے بیان میں	
..... ۱۱۱۱	
بچہ کو دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنے کے بیان میں	
..... ۱۱۱۲	
ذات الحب (نمونہ) کے علاج کے بیان میں	
..... ۱۱۱۳	
کیسے دور کرنا اپنے آپ کو درد سے	
..... ۱۱۱۴	

باب : مَا جَاءَ فِي السَّنَا	سَنَّا کے بیان میں	۱۱۱۵
باب : مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِي بِالْعَسَلِ	شہد سے علاج کرنے کے بیان میں	۱۱۱۶
باب : مَا يَقُولُ عِنْدَ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ	مریض کی عبادت کے وقت کیا کہے	۱۱۱۷
باب : كَيْفِيَّةُ تَبْرِيدِ الْحُمَى بِالْمَاءِ	بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنے کی کیفیت میں	۱۱۱۷
باب : التَّدَاوِي بِالرَّمَادِ	راکھ سے (زخم وغیرہ کا) علاج کرنے کے بیان میں	۱۱۱۸
باب : تَطْيِيبُ نَفْسِ الْمَرِيضِ	مریض کا دل خوش کرنے کے متعلق	۱۱۲۳

(المعجم ۲۷) ابواب الفرائض عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ۲۴) فرائض - ترکہ کے بیان میں

باب : مَا جَاءَ فِي مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُورَثْهُ	اس بیان میں کہ جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے	۱۱۲۳
باب : مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ	تعلیم کے بیان میں	۱۱۲۳
باب : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْبَنَاتِ	لڑکیوں کے میراث کے بیان میں	۱۱۲۵
باب : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ بِنْتِ الْأُمِّ مَعَ بِنْتِ الصُّلْبِ	بیٹیوں کے ساتھ پوتیوں کی میراث کے بیان میں	۱۱۲۷
باب : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْأُخُوَّةِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ	سگے بھائیوں کی میراث کے بیان میں	۱۱۲۸
باب : مِيرَاثِ الْبَنِينَ مَعَ الْبَنَاتِ	بیٹوں کے ساتھ بیٹیوں کی میراث کے بیان میں	۱۱۲۹
باب : مِيرَاثِ الْأُخُوَّةِ	بہنوں کی میراث کے بیان میں	۱۱۲۹
باب : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْعَصَبَةِ	عصبات کی میراث کے بیان میں	۱۱۳۱
باب : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْحَدِّ	دادا کی میراث کے بیان میں	۱۱۳۳
باب : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْحَدَّةِ	دادی اور نانی کی میراث کے بیان میں	۱۱۳۳
باب : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْحَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا	اس بیان میں کہ دادی کی میراث اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے	۱۱۳۷
باب : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْخَالِ	ماموں کی میراث کے بیان میں	۱۱۳۸
باب : مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَمُوتُ وَلَيْسَ لَهُ وَاَرِثٌ	جو آدمی اس حالت میں مر جائے کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو، اس کے	۱۱۴۰
باب : فِي مِيرَاثِ الْمَوْلَى الْأُسْفَلِ	بیان میں	۱۱۴۰
باب : مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ الْمِيرَاثِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ	آزاد کردہ غلام کو میراث دینے کے بیان میں	۱۱۴۱
باب : لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ	کافر اور مسلمان میں میراث نہ ہونے کے بیان میں	۱۱۴۱
باب : مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ مِيرَاثِ الْقَاتِلِ	دولت (دین) والے آپس میں وارث نہیں ہو سکتے	۱۱۴۲
	قاتل کی میراث نہ ہونے کے بیان میں	۱۱۴۳



شوہر کی دیت سے بیوی کو میراث ملنے کے بیان میں ۱۱۴۳	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ مِنْ ذِيَّةِ زَوْجِهَا
اس بیان میں کہ میراث وارثوں کے لیے ہے اور دیت عصبہ کے ذمہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْمِيرَاثَ لِلزَّوْجَةِ وَالْعَقْلِ
..... ۱۱۴۳	عَلَى الْعَصْبَةِ
اس شخص کے بیان میں جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الرَّجُلِ الَّذِي
..... ۱۱۴۴	يُسْلِمُ عَلَى يَدِ الرَّجُلِ
ولد الزنا کے وارث نہ ہونے کے بیان میں ۱۱۴۵	بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ مِيرَاثِ وَلَدِ الزَّانَا
اس بیان میں کہ ولاء کا وارث کون ہوگا ۱۱۴۵	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ يَرِثُ الْوَلَاءَ
ولاء میں سے عورت کس چیز کی وارث ہو سکتی ہے، اس کے بیان میں ۱۱۴۶	بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ
(المعجم ۲۸) ابواب الوصايا عن رسول الله ﷺ (التحفة ۲۵) وصیتوں کے مسائل کے بیان میں	
تہابی (مال کی) وصیت کے بیان میں ۱۱۴۷	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالْقُلُوبِ
وصیت میں نقصان پہنچانے کے بیان میں ۱۱۴۹	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الضَّرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ
وصیت کی ترغبت کے بیان میں ۱۱۵۰	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ
اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے وصیت نہیں کی ۱۱۵۰	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ أَلَمْ يُوصِ
وارث کے لیے وصیت نہ ہونے کے بیان میں ۱۱۵۱	بَابُ : مَا جَاءَ لَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ
اس بیان میں کہ ادائے دین (قرض) وصیت سے پہلے ادا کیا جائے ۱۱۵۲	بَابُ : مَا جَاءَ يَبْدَأُ بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ
اس بیان میں کہ جو صدقہ دے یا غلام آزاد کرے موت کے وقت	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ أَوْ يُعْتِقُ
..... ۱۱۵۳	عِنْدَ الْمَوْتِ

(المعجم ۲۹) ابواب الولاء والهبة عن رسول الله ﷺ (التحفة ۲۶) ولاء اور ہبہ کے بیان میں

اس بیان میں کہ ولاء آزاد کرنے والے کا حق ہے ۱۱۵۷	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ
ولاء کو بیچنے اور ہبہ کی نبی کے بیان میں ۱۱۵۸	بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ
آزاد کرنے والے اور باپ کے علاوہ اور کسی کو آزاد کرنے والا یا باپ کہنے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوْلَاهُ أَوْ
کے بیان میں ۱۱۵۸	أَدْعَى إِلَى غَيْرِ آبِيهِ
اس شخص کے بیان جو اپنے لڑکے کی نفی کرے ۱۱۵۹	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهِ
قیافہ شناس کے بیان میں ۱۱۶۰	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَافَةِ
نبی ﷺ کا ہدیہ دینے میں ترغیب دلانے کے بیان میں ۱۱۶۱	بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَثِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْهَدِيَّةِ
ہدیہ یا ہبہ دے کر واپس لینے کی کراہت کے بیان میں ۱۱۶۱	بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرَّجُوعِ فِي الْهَبَةِ



عرضِ ناشر

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله.

۱۹۵۴ء میں نعمانی کتب خانہ لاہور کے بانی مولانا بشیر احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اشاعتی خدمات کے سفر کا آغاز کیا۔ الحمد للہ اس عظیم اور بلند کام کی اساس صرف تجارتی یا نفع اندوز نظریات پر استوار نہیں ہوئی بلکہ اس کا بنیادی مقصد اور منہجائے نظر حتی المقدور خدمت دین اور قرآن وحدیث کی ترویج و اشاعت مقرر کیا گیا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس مقدس اور بابرکت کام کو اپنی پوری توانائیوں سے سرانجام دینے کے مواقع اور وسائل سے نوازا اور اب تک ہمیں اپنی توفیق سے نوازا رہا ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ تادمِ آخریں وہ ہم سے اپنی رضا و خوشنودی کے کام لیتا رہے۔

ہمارا مطلق نظر ابتداء ہی سے قرآن وحدیث کی عمدہ انداز میں ترویج و اشاعت تھا۔ اس دور میں کتب احادیث کے اُردو زبان میں تراجم و تشریحات کم تھے۔ اس لئے آج سے قریباً بیس سال قبل علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے کیے گئے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیاد اہم ترین کتب (۱) صحیح بخاری شریف۔ (۲) صحیح مسلم شریف۔ (۳) سنن ابوداؤد شریف۔ (۴) سنن ابن ماجہ شریف۔ (۵) سنن نسائی شریف۔ (۶) جامع ترمذی شریف (ترجمہ از علامہ بدیع الزماں برادر علامہ وحید الزماں)۔ (۷) اور مؤطا امام مالک کے بہترین تراجم و حواشی کتابت و طباعت کے نہایت اعلیٰ معیار کے ساتھ یکے بعد دیگرے پاکستان میں پہلی بار عوام کی خدمت میں پیش کیے گئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمارے اخلاص کو قبول فرماتے ہوئے اس کے بیش بہا ثمرات عطا فرمائے۔ اور ہماری اس جہد مسلسل کے بہترین نتائج سامنے آئے۔ فلله الحمد والمنة علی ذلک۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں ایسے عہد میں دین اسلام کی خدمت کا موقع میسر آیا ہے جس میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی کتب کی تحقیق و تشریح اور فہم حدیث کے نئے اسلوب سے روشناس ہونے کے بہترین ذرائع میسر ہیں۔ چنانچہ اب دورِ حاضر کی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر جدید اسباب و ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے نعمانی کتب خانہ نے بھی اپنی روایات کے عین

مطابق اپنی مطبوعات کو جدت اور نفاست کے زیور سے آراستہ کرنا ضروری سمجھتے ہوئے دین اسلام کے دوسرے بڑے مآخذ احادیث شریفہ کی ان عظیم الشان کتابوں کو از سر نو ہر قسم کی ظاہری اور معنوی خوبیوں سے مزین کر کے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کا عزم مصمم کر لیا۔

اس جدید اشاعتی سلسلہ کی پہلی کتاب ”مؤطا امام مالک“ نہایت اعلیٰ کمپوزنگ، جدید نمبرنگ، شاندار تصحیح و تحقیق اور مکمل تخریج و حوالہ جات کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ کی دوسری کتاب ”صحیح بخاری شریف“ ترجمہ از: مولانا محمد داؤد راز اور ترجمہ علامہ وحید الزمان کے ساتھ صحاح ستہ کے اوراق سے تحقیقی حوالہ جات کے ساتھ پیش کی جا چکی ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص قبولیت سے نوازتے ہوئے عوام میں پذیرائی بخشی اور لوگوں میں حدیث کا علم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔

اب اس عظیم الشان سلسلہ کی چھٹی کتاب جامع ترمذی شریف، نہایت ہی محنت اور جانفشانی سے علامہ بدیع الزمان رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ و تشریح کے ساتھ پیش خدمت ہے، علامہ فواد عبدالباقی کی نمبرنگ اور عظیم محقق و محدث العصر جناب علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کا حکم (صحیح وضعف حدیث) بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اور عنقریب اپنے فضائل و محاسن میں منفرد مقام رکھنے والی اس اہم کتاب کی مشہور و معروف شرح ”تہذیب الاحوذی شرح جامع الترمذی“ کا مکمل ترجمہ و تشریح بھی نعمانی کتب خانہ کے مخصوص طباعتی معیار کے ساتھ منظر عام پر آ رہی ہے۔ ان شاء اللہ۔

جامع ترمذی شریف کے اس ایڈیشن میں تصحیح و تحقیق و پروف ریڈنگ کے سلسلہ میں ہمیں جناب حافظ محمد عمران، حافظ محمد انور زاہد اور حافظ ابو بکر صدیق اور کمپوزنگ کے سلسلہ میں جاوید اقبال صاحب کا تعاون میسر رہا۔ کہ جن کی شب و روز کاوشوں سے ہمیں اس کتاب کو تمام ظاہری و معنوی خوبیوں کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

تاہم تمام تر کوششوں کے باوجود بشری تقاضوں کے پیش نظر غلطی کا امکان موجود رہتا ہے۔ اس لیے قارئین کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اگر کسی قسم کی کوئی کوتاہی یا لغزش پائیں تو اس سے ضرور مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ کیا جاسکے۔

آپ کی دعاؤں اور قیمتی مشوروں کا طالب

خادم کتاب و سنت

محمد ضیاء الحق نعمانی

0334-4229127

امام ترمذی

نام:

محمد۔

کنیت:

ابوعیسیٰ۔

نسب نامہ:

ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن ضحاک۔

نسبت:

سُلَمی: یہ بنو سلیم قبیلہ جو کہ عیلام سے تھا اس کی طرف نسبت ہے۔ (ابن عساکر)

ضریر: آخری عمر میں بینائی جاتی رہی۔ (سیر اعلام النبلاء)

بوغی: یہ نسبت وفات کی وجہ سے ہوئی، بوغ نامی بستی ترمذ سے چھ فرسخ (اٹھارہ میل) پر واقع ہے۔ (تہذیب الکمال)

ترمذی: یہ ترمذ شہر کی طرف نسبت ہے یہ لفظ کئی انداز سے پڑھا گیا ہے۔

”تُرْمُذُ“: تفتح (زبر)، کسرہ (زیر)، ضمہ (پیش) تینوں کے ساتھ۔

”تُرْمُذُ“: ت اور میم کے ضمہ (پیش) کے ساتھ۔

علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں: ”والذی کنا نعرفہ قَدِیمًا، تِرْمُذُ“ پرانا انداز ترمذ ہے۔ (عرف الشذی)

پیدائش:

ترمذی قدیم و مشہور ترکستان کا شہر ہے جو کہ دریائے صیحوں کے ساحل پر واقع ہے۔ اسی مقام پر ۲۰۹ھ میں یہ آفتاب سونا

بکھیرتا طلوع ہوا۔

تعلیم، اساتذہ:

ابتدائے علم میں امام ترمذی اپنے شہر کے ہی طفل کتب رہے۔

عالم شباب میں یہ آفتاب رفتہ رفتہ خراسان، عراق اور حجاز کے دامن میں ہولیا۔

اسحاق بن راہویہ، امام بخاری (شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں ترمذی شاگرد رشید بخاری است، بستان المحدثین)۔

امام مسلم، قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن موسیٰ، ابو مصعب زہری، ابو داؤد، زیاد بن یحییٰ، محمد بن ثنی، علی بن حجر اور دیگر ارباب علم کی علم و فنون کی بہتی گنگا سے اس آفتاب نے مرضی کے گھونٹ پئے حتیٰ کہ تفسیر، حدیث، سیر، تاریخ، آداب، عقائد، فتن، احکام، اشراط اور مناقب، چشموں عیون کی کثرت سیرابی سے ہونٹ خشک نہ رہے۔ ان کے علاوہ کئی ایسے شیوخ بھی تھے جو امام ترمذی اور امام مسلم دونوں کے اساتذہ تھے۔ (علامہ عراقی)

شاگرد:

ایک صبح بھی ظاہر ہوئی جس میں یہ آفتاب مکمل تمازت سے چمکا اور عرب کے خط استوا پر نمودار ہوا۔ کئی عربی شمعیں اس کامل چاند پر قربان تک ہو گئیں۔ کئی ممالک کے پروانے اس کی علمی شعاعوں سے اقتباس کرتے کرتے نہ تھکے۔ ان سے تو بخارا کے درخشاں سراج امام بخاری نے بھی استفادہ کیا اور ان کو ان الفاظ سے داد دی:

”ما انتفعت بلث اکثر مما انتفعت بی“۔ (تہذیب التہذیب)

”جو میں نے آپ سے فائدہ اٹھایا وہ کئی گنا زیادہ ہے اس سے جو آپ نے مجھ سے اٹھایا۔“

”ان البخاری سمع منه و کفی بذالک فخراً له“۔

”اس ماہ جہیں کے لیے اتنا فخر ہی کافی ہے کہ اس سے امام بخاری نے بھی سنا ہے۔“

ہرافق سے ابو حامد احمد بن عبد اللہ مروزی، یثیم بن کلیب شامی، محمد بن محبوب مروزی، احمد بن یوسف نسفی، ابو حارث اسعد بن حمدویہ، داؤد بن نصر، عبد بن محمد، محمود بن نمیر، محمد بن محمود، محمد بن مندر، ہروی اور دیگر ہزاروں ستارے اس ضوفیاں کے گرد منڈلانے لگے اور علمی فیضان کا خیر حاصل کرنے کے لیے اپنے کشتکولوں کو پھیلانے بیٹھے نظر آئے۔ شاعر نے کہا:

ہم انجم و انت ہلالہا۔

”وہ بھی ستارے اور آپ ان کا چاند ٹھہرے۔“

الغرض خلق کثیر نے ان سے علم حاصل کیا۔

بلند مرتبت شخصیت اور حافظہ:

جس بارگراں کو ارض و سما اور آسمان بوس پہاڑوں نے نہ اٹھایا، اس بوجھ کو اس سادہ سے انسان نے اٹھایا۔ قرآن کریم اور اس کی تفسیر، حدیث کے حاملین کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے ہمکنار فرمایا۔ اس مہم کے لیے ایسے دیو قامت دماغ کھوپڑیوں میں فٹ کیے کہ ہر عظیم و حقیر انگشت بندناں ہوتے ہوئے نظر آیا۔ ایسے مہم فرو انسانوں نے پانچ لاکھ رجال کو ریسرچ کی بھٹی سے ایسے نکالا جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔

امام ترمذی بھی ان کی فہرست میں شامل ہیں جن کے حافظے بلا کے تھے۔ آپ صحت و سقم (ضعف) کے حوالہ سے علم۔ حدیث و جرح و تعدیل میں مہارتِ حسنہ رکھتے تھے۔ جانچ پڑتال کا ملکہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ ابوسعدا درسی فرماتے ہیں:

كَانَ أَبُو عِيْسَى يُضَرَّبُ بِهِ الْمَثَلُ فِي الْحِفْظِ . (سير اعلام النبلاء)

”ابو عیسیٰ (ترمذی) حافظے کے میدان میں بطور مثال پیش کیے جاتے تھے۔“

عمر بن عتاک فرماتے ہیں:

”امام بخاری رحمہ اللہ نے وفات کے بعد امام ترمذی جیسا خراسان میں اور کوئی نہ چھوڑا جو علم، حفظ، خشوع و خضوع میں آگے

ہو۔“ (سير اعلام النبلاء)

کسی کو اگر امتحان لینے کی نوبت آئی تو آخر کہہ اٹھا:

مَا رَأَيْتُ مِثْلَكَ . (عرف النہدی)

”میں آپ جیسا نہ دیکھ پایا۔“

انور شاہ کشمیری:

”آپ مشہور امام ثقہ، حافظ، قابل یقین اور متفق علیہ آدمی تھے۔“ (عرف النہدی)

ابو یعلیٰ:

”آپ حافظ، ثقہ اور متفق علیہ امام ہیں۔“

مذہب:

جیسے دوسرے اکثر ائمہ مجتہد مطلق سنت کے پیروکار اور کسی کے مقلد نہ تھے اسی طرح امام ترمذی بھی تھے انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں:

مُجْتَهِدٌ غَيْرُ مُقَلِّدٍ لِأَحَدٍ مِنَ الرِّجَالِ. (عرف الشذی)
 ”امام ترمذی رحمہ اللہ مجتہد تھے کسی ایک کی بھی تقلید نہیں کرتے تھے۔“

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ

إِنَّهُ إِمَامٌ فِي الْفَقْهِ مِنْ أَهْلِ الْإِجْتِهَادِ.
 ”وہ تو مجتہدین میں سے فقہ کے ایک امام تھے۔“

انور شاہ کشمیری ائمہ کبار کے بارے فرماتے ہیں:

فَهُمْ عَلَى مَذْهَبِ أَهْلِ الْحَدِيثِ.
 ”وہ تو سبھی اہل حدیث مذہب پر تھے۔“

مزید فرمایا:

كُلُّهُمْ كَانُوا مُتَّبِعِينَ لِلْسُنَّةِ عَامِلِينَ بِهَا مُجْتَهِدِينَ غَيْرَ مُقَلِّدِينَ لِأَحَدٍ. (عرف الشذی ص ۲۱)
 ”سبھی سنت کے پیروکار اور اس پر عمل کرنے والے تھے وہ غیر مقلد مجتہد تھے۔“

تقویٰ:

امام صاحب بہت ہی خشوع و خضوع کے حامل انسان تھے۔ خوفِ الہی سے اشک نہ تھمتے تھے۔ کثرتِ بکاء سے ہیروں جیسی آنکھیں بے نور ہو گئی تھیں۔

بَكَى حَتَّى عَمِيَ وَ بَقِيَ ضَرْبُاً سَنِينَ. (سیر اعلام النبلاء)

”اتنا روئے کہ بصارت زائل ہو گئی اور کئی سال بینائی سے محروم رہے۔“

تصانیف:

اس مرد جلیل کے لیل و نہار کی ہر گھڑی معروف رہی یا تو لب حرکت کرتے رہے جس سے خلقت کی آبیاری ہوتی رہی یا پھر قلم مافی الضمیر کے مواد کو اگلتا رہا حتیٰ کہ جامع ترمذی، شامی ترمذی، کتاب العلل الکبیر والصغیر، کتاب الزہد، التاريخ، اسماء الصحابة، الاسماء الکئی، کتاب فی الآثار، کتاب فی التفسیر، امید دیگر کتب، کے تحریری قرطاس بوئے گل لالہ بکھیرنے لگے۔

اشکوں کے دریا:

یہ آفتاب و ماہتاب ستر سال علوم و فنون کی مانگوں پر چمکتا رہا، پرکشش تمازتیں دکھانے کے بعد الوداعی سلام کرتا ہوا اس دار فانی سے اوجھل ہو گیا۔ ۶۹ھ میں کئی چہرے اس مردِ مومن پر آبدیدہ نظر آئے، کئی اساتذہ نے عقیدت کے نذرانے پیش کیے اور کئی تلامذہ نے غم اور جدائی کے مارے دلوں کو ٹوٹے ٹوٹے تھما۔

”موث العالم موث العالم“

”یہ ایک عالم کی موت تھی گویا کہ مکمل جہاں تاریکی کی اوڑھ میں چلا گیا۔“

جَزَى الرَّحْمَنُ عَنَّا خَيْرًا بَعْدَ خَيْرٍ

أَبَا عَيْسَى عَلَى الْفِعْلِ الْكَرِيمِ

زندگانی تھی تری ماہتاب سے تابندہ تر

خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

آسمان تری لحد پر شبِ نیم افشانی کرے

سبزہ نورستہ اس گھر کی تمہا بانی کرے

(آمین)

از

ابوصغیم غلام نبی شارق



جامع ترمذی، مقام اور شان

تیسری صدی ہجری کا دور تاریخ کے زیریں ابواب میں سے ایک اہم ترین باب ہے۔ اس دور میں امراء بنو عباسیہ کے نام کے سکے اور خطبے چلتے تھے۔ خیر القرون لوگ ختم ہو چکے تھے۔ تدوین حدیث کا باقاعدہ آغاز عمر بن عبد العزیز، عمر ثانی نے کیا۔ امام زہری، امام مالک اور امام احمد جیسے اکابرین نے پہلے سے ہی راستے ہموار کر دیئے تھے۔ موطا امام مالک نے اعلیٰ مقام حاصل کر لیا اور مسند احمد کو تدوین حدیث کے میدان میں پہلی طویل ترین کتاب ہونے کا شرف حاصل ہو گیا۔

اسلام ابھی منوں حساب اخوت کی شرینی بانٹ رہا تھا۔ فتوحات کی ایک طویل زنجیر عرب سے لے کر سندھ تک اور دوسری طرف افریقہ کے جنگلی درختوں کے ساتھ عقبہ کے ہاتھوں باندھ دی گئی تھی۔ ادھر علم فقہ، علم حدیث، تدوین حدیث اور دیگر علوم کے ایسے دریا ہر شہر سے نکلے کہ وہ عرب میں یکجا ہو کر عمیق سمندر بن گئے پھر ان میں ایسی حصول علم کی کشتی تیرنے لگی جو سمندر کی دلکش علمی لہروں کے تھپڑوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

انہی گزرتے ایام میں جامع ترمذی نے ایک شاندار حدیث کا مواد پیش کیا، جس نے آٹھ قسم کے مضامین سے بخاری کی کتاب ”جامع“ جیسا لقب وصول کیا۔

ابن خیر شیبلی نے اس کو یہ نام دیا: ”الْجَامِعُ الْمُخْتَصَرُ مِنَ السُّنَنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَمَعْرِفَةُ الصَّحِيحِ وَالْمَعْلُولِ وَمَا عَلَيْهِ الْقَعْلُ“۔ (فہرست)

شاعر نے یوں تعریف کی:

كِتَابُ التَّوْمِذِيِّ رِبَاضُ عِلْمٍ جَلَّتْ أَرْهَارُهَا زُهْرَ النَّجُومِ
”جامع ترمذی علم کا ایسا باغیچہ ہے جس کی کلیاں روشن ستاروں کی طرح کھلیں۔“

علامہ ذہبی امام ترمذی سے نقل فرماتے ہیں کہ امام موصوف نے کہا: ”اس کتاب کو جب میں نے تصنیف کیا تو علماء حجاز عراق اور خراسان سبھی کے سامنے اس کو رکھا۔ سب کے سب خوش ہو گئے۔

وَمَنْ كَانَ فِي بَيْتِهِ هَذَا الْكِتَابُ فَكَأَنَّمَا فِي بَيْتِهِ نَبِيُّ يَتَكَلَّمُ.

”جس کے گھر میں یہ (جامع ترمذی) کتاب ہو گیا کہ اس کے گھر نبی ہے جو ہم کلام ہوتا ہے۔“ (تذکرۃ الحفاظ)

علامہ ابن الاثیر فرماتے ہیں:

”جامع ترمذی اچھی کتاب ہے فائدہ بہت زیادہ ہے اور حسن ترتیب میں پائیدار اور تکرار بہت کم پایا جاتا ہے۔“ (جامع الأصول)

خصوصیات:

علامہ شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ: امام ترمذی کی تصانیف علم حدیث میں بہت زیادہ ہیں ان سب میں عمدہ جامع ترمذی ہے، بلکہ یہ تمام ترکتب حدیث سے کئی ایک اعتبار سے نفیس ہے۔

- (۱) اس کی ترتیب میں حسن اور تکرار کا فقدان پایا جاتا ہے۔
- (۲) مذاہب فقہاء کو مع اہل مذہب کے دلائل کے بیان کیا گیا ہے۔
- (۳) انواع حدیث، صحیح، حسن، ضعیف، غریب اور معطل کا بیان بھی ملتا ہے۔
- (۴) راویوں کے نام القاب اور کنیتیں بھی ذکر کی گئی ہیں اور ساتھ ساتھ علم رجال کے متعلق مزید فوائد بیان کیے گئے ہیں۔

خلائیات ترمذی:

خلائی حدیث میں راوی سے نبی کریم ﷺ تک تین وسائط ہوتے ہیں۔
صحیح بخاری میں بائیس (۲۲) خلائیات ہیں۔
صحیح مسلم میں کوئی خلائی روایت نہیں اسی طرح ابوداؤد اور نسائی میں بھی نہیں۔
ابن ماجہ میں جیارہ بن مغلس کے طریق سے بہت زیادہ خلائیات ہیں۔ (۷۷)
دارمی کی خلائیات پندرہ ہیں۔ (کشف الظنون)
مسند احمد میں تین سو سے زائد ہیں۔ (عرف الشذی)
جامع ترمذی میں ایک خلائی روایت ہے وہ ہے:
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَرَارِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَاكِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَسْرِ)).
اس میں اسماعیل، عمریہ دو واسطے اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ تیسرا واسطہ ہے۔
ایسا زمانہ لوگوں پر آئے گا کہ ان میں دین پر ڈٹ جانے والا ایسے ہوگا جیسے انگارے کو پکڑنے والا۔

(جامع ترمذی کتاب الفتن حدیث: ۲۳۷۵)



پیش لفظ

جامع ترمذی

(جدید ایڈیشن کی امتیازی خصوصیات)

برصغیر پاک و ہند کے اہل علم جانتے ہیں کہ علامہ بدیع الزماںؒ کو اردو زبان میں جامع ترمذی کا مترجم اول ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپؒ کے برادر علامہ وحید الزماںؒ کو بھی سنن اربعہ کی دیگر کتب سنن ابوداؤد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کے ساتھ ساتھ صحیحین (صحیح بخاری اور صحیح مسلم) کو اردو زبان میں پیش کرنے کا اولین اعزاز حاصل ہے۔ یہ تراجم سالہا سال سے قدامت زبان کے باوجود علامہ برادران کی علمی ثقاہت اور مرتبے کی بناء پر آج بھی عوام الناس میں مقبول و مشہور ہیں۔

① جامع ترمذی کے زیر نظر ایڈیشن میں ترجمہ کو عمدہ اور آسان زبان میں کرنے کے لیے خصوصی طور پر ابواب کے تراجم اور دیگر کچھ مقامات پر اردو کے قدیم اور متروک الفاظ کو کافی حد تک درست کر دیا گیا ہے

② ترجمہ کی جدید شائع شدہ عربی متن کے ساتھ مراجعت کرائی گئی تو محسوس کیا گیا کہ سابقہ ایڈیشنوں میں کئی جگہ مکمل ترجمہ نہیں لکھا تھا تو متن کے الفاظ مکمل نہ تھے یا سرے سے موجود ہی نہ تھے جسکی وجہ سے احادیث کی نمبرنگ میں بھی فرق پایا گیا چنانچہ احادیث کی نمبرنگ کو جدید ترتیم سے ہم آہنگ کر دیا گیا ہے۔

③ محدثانہ اصولوں کی روشنی میں احادیث کے صحت و ضعف کے احکام درج کر دیے گئے ہیں۔

تحقیق و تخریج کے مراجع:

زیر نظر ایڈیشن صحیح و ضعیف سنن ترمذی کے عربی زبان میں شائع شدہ سب سے معتبر نسخوں کی تخریج کے ساتھ ساتھ عظیم محقق علامہ ناصر الدین البانیؒ (متوفی ۱۹۹۹ء) اور عصر حاضر کے بعض دیگر محققین کی تازہ ترین تحقیقات سے منقول ہے۔ تاہم اہل علم جانتے ہیں کہ تحقیقی عمل ہر دم جاری و ساری ہونے کی وجہ سے شائع شدہ نئے ایڈیشنوں میں بہتری کے امکانات موجود ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں انشاء اللہ عنقریب جامع ترمذی کا اگلا ایڈیشن ۳ جلدوں میں مزید اضافی خوبیوں سے آراستہ کر کے نعمانی کتب خانہ کے پلیٹ فارم سے پیش کیا جائے گا۔

ضروری وضاحت:

موجودہ ایڈیشن کی طباعت ابھی جاری تھی کہ محققین کے نئے شائع شدہ نسخہ میں مراجعت ثانیہ میں کچھ احادیث کے صحت و ضعف کے حوالے سے تغیر و تبدل سامنے آگیا۔ قارئین ان تبدیلیوں کو نوٹ فرمائیں۔ مراجعت ثانیہ کے بعد صحیح احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱۰۵۵، ۱۰۸۴، ۱۲۲۸، ۱۶۱۶، ۳۲۷۹، ۳۶۸۹)

مراجعہ ثانیہ کے بعد ضعیف روایات درج ذیل ہیں۔ (۲۵۴، ۱۰۵۵، ۱۴۹۶، ۱۶۹۰، ۲۵۳۲، ۲۸۱۰، ۳۴۵۲، ۳۶۴۴)

خادم کتاب و سنت

محمد ضیاء الحق نعمانی



(المعجم ۱) ہائیکیزگی کے بیان میں (التحفة ۱)

۱۔ باب مَا جَاءَ: لَا تُقْبَلُ صَلَوةٌ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ
اس بیان میں کہ بغیر طہارت کے کوئی نماز قبول نہیں کی جاتی

(۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تُقْبَلُ صَلَوةٌ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ ، وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ)) . قَالَ هَذَا فِي حَدِيثِهِ ((لَا يَطْهُرُ)) . (صحيح) (صحيح ابی داؤد) (الارواء (۱۳۰) ابن ماجہ تحقیق الالبانی (۲۷۲)
ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: قبول نہیں ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے اور نہ کوئی صدقہ چوری کے مال سے۔ اور کہا ہمارے اپنی روایت میں بغیر طہور کی جگہ لا بطہور۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن ہے اور اس باب میں ابوالملیح سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور بعض ان کو زید بن اسامہ بن عمیر بذلی کہتے ہیں۔

۲۔ باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطُّهُورِ

وضو کی فضیلت کا بیان

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ، أَوِ الْمُؤْمِنُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بَعَيْنِيهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ. أَوْ نَحْوِ هَذَا. وَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ)). (صحيح . التعليق الرغيب : ۹۵ / ۱)

ترجمہ: روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا فرمایا: بندہ مومن اور دھوتا ہے اپنا منہ نکل جاتی ہیں سب خطائیں اس کے منہ سے کہ دیکھتا تھا ان کی طرف اپنی دونوں آنکھوں سے پانی کے ساتھ یا فرمایا ساتھ آخر قطرے پانی سے یا فرمایا مانند اس کے اور جب دھوتا ہے دونوں ہاتھ نکل جاتی ہیں سب خطائیں اس کے ہاتھ سے کہ پکڑا تھا ان کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی کے ساتھ یا فرمایا ساتھ آخر قطرے پانی کے یہاں تک کہ نکلتا ہے پاک صاف ہو کر گناہوں سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے مالک سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابوصالح سے جو راوی حدیث ہیں والد ہیں سہیل کے اور وہ ابوصالح سان لہیں اور نام ان کا ذکر ان ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں عبد شمس ہے اور بعض نے کہا عبد اللہ بن عمرو ہے اور ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل بخاری نے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ثوبان اور صناجی اور عمرو بن عبسہ اور سلیمان اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور صناجی وہ ہیں کہ روایت کرتے ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور ان کو سماع نہیں رسول اللہ ﷺ سے اور نام ان کا عبد الرحمن بن عسیلہ ہے اور کنیت ان کی ابو عبد اللہ ہے اور سفر کیا تھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف کراتے ہیں آپ ﷺ کی وفات ہو گئی اور وہ راستے ہی میں تھے اور روایت کی ہیں انہوں نے حضرت سے بہت سی حدیثیں یعنی بواسطہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اور صناجی جو بیٹے عمر احمسی کے ہیں وہ صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے ان کو بھی صناجی کہتے ہیں۔ اور ان کی ایک حدیث ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ میں تمہاری کثرت پر فخر کرنے والا ہوں اور امتوں پر قیامت کے دن سونہ لڑو تم آپس میں میرے بعد یعنی آپس کی لڑائی سے امت کم ہو جائے گی تو اس فخر میں نقصان ہوگا۔^۱

۱۔ کئی بیچنے والے۔

۲۔ حدیث مذکور کی اسناد میں ابوصالح کا نام آگیا تھا۔ اس لیے مولف رحمہ اللہ نے ان کی ولدیت وغیرہ بیان فرمائی اور وہ نام اسناد کے ساتھ مترجم نے اوپر سے اختصاراً حذف کر دیا ہے۔ اکثر جگہ ایسا ہی ہوا ہے۔

۳۔ باب: مَا جَاءَ أَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلَاةِ الطَّهُورُ

اس بیان میں کہ طہارت نماز کی کنجی ہے

(۳) عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ».

(حسن صحیح) المشكاة (۳۱۲) الارواء (۳۰۱) صحیح ابی داؤد (۵۵)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نماز کی کنجی طہارت ہے اور تحریم اس کی تکبیر (اللہ اکبر) کہنا ہے اور تحلیل (کھولنا) اس کا سلام ہے۔ یعنی تکبیر تحریمہ کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور منافات نماز حرام سلام پھیرنے سے وہ سب حلال ہو جاتی ہیں۔

فائدہ: کہا ابو یوسف (امام ترمذی) نے۔ یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن۔ اور عبد اللہ بن محمد بن عقیل بہت سچے ہیں اور کلام کیا ہے بعض علما نے محدثین نے ان کے حافظہ میں اور سنائیں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے فرماتے تھے کہ احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم اور حمیدی حجت پکڑتے تھے عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے۔ کہا محمد نے وہ مقارب الحدیث ہیں۔ اور اس باب میں جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

(۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ، وَمِفْتَاحُ

الصَّلَاةِ الْوُضُوءُ»۔ (ضعیف . والشطر الثاني صحیح بمقابله . المشكاة : ۲۹۴)

ترجمہ: روایت ہے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔“
نوٹ: البانی کہتے ہیں اس کا دوسرا جملہ کہ نماز کی کنجی طہارت (وضو) ہے صحیح ہے جبکہ پہلا جملہ کہ نماز جنت کی کنجی ہے ضعیف ہے۔ اس میں سلیمان بن قرم (سلیمان بن معاذ) اور ابو یحییٰ القاتات دونوں ضعیف راوی ہیں دیکھیں میزان الاعتدال (۲/۱۲۹، ۲۲۰) اکمال لابن عدی ۳/۱۱۰۵، ۱۱۰۸ الحرج وحین لابن حبان ۱/۳۲۹۔ والضعفاء للعقيلي (۲/۱۳۷) بعض محققین کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے جبکہ گزشتہ حدیث نمبر ۳ صحیح ہے۔



۴۔ باب: مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

بیت الخلاء میں جاتے وقت کی دعا

(۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي

أَعُوذُ بِكَ». قَالَ شُعْبَةُ: وَقَدْ قَالَ مَرَّةً أُخْرَى: «أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيثِ أَوِ الْخُبْثِ

وَالْخَبَائِثِ»۔ (صحیح) الارواء (۵۱) صحیح ابی داؤد (۳) الروض النيفه (۷۶)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب داخل ہوتے پانچاںہ میں فرماتے: یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہا، شعبہ نے اور کہا دوسری بار عبدالعزیز نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے ناپاکی سے اور ناپاک سے یا کہا ناپاک جنوں سے اور ناپاک عورتوں سے جنوں کی۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے کہ شعبہ نے کہا عبدالعزیز نے کبھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ روایت کیا اور کبھی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور یہ بھی شک راوی کو ہے کہ مِنْ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ لکھا یا مِنْ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ کہا، اس باب میں علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن اور زید بن ارقم کی اسناد میں اضطراب ہے کہ روایت کی ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور کہا سعید نے کہ روایت ہے قاسم بن عوف شیبانی سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ارقم سے اور کہا ہشام نے روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ارقم سے اور کہا عمر نے روایت ہے نصر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، مترجم کہتا ہے یعنی شعبہ نے بعد قتادہ کے زید بن ارقم کا نام لیا اور عمر نے نصر بن انس کا کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس اضطراب کا سو فرمایا انہوں نے کہ احتمال ہے کہ قتادہ نے روایت کی ہودونوں سے یعنی قاسم اور نصر بن انس سے۔

(۶) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ((اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء جانے لگتے کہتے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری ساتھ ناپاکی کے اور برے کاموں سے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۵۔ باب: مَا يَقُوْلُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دعا

(۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: ((غُفِرَ اَنَکَ)).

(صحیح) الارواء (۵۲) صحیح ابی داؤد (۲۲) المشکاة (۳۵۹)

عجب بضم یا جمع ہے غیث کی مراد اس سے مردان جن اور خبائث جمع خبیث عورتیں جنوں کی اور خبث بسکون باضد ہے طیب کی اور مراد اس سے فسق و فجور ہے اور خبائث افعال مذمومہ اور خصائل ذمیہ ہیں۔ مجمع البحار

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ جب نکلتے بیت الخلاء سے فرماتے غُفْرَانُكَ یعنی اللہ بخشش مانگتا ہوں میں تیری۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے اسرائیل کے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن ابو بردہ سے اور ابو بردہ بیٹے ہیں ابو موسیٰ کے نام ان کا عمر بن عبد اللہ بن قیس اشعری ہے اور اس باب میں سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے اور کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔



۶۔ باب: فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ

پاخانے یا پیشاب کے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے کی ممانعت میں

(۸) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا))، فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَقَدْ مَنَّا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَايِضَ قَدْ بَيَّنَّتْ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ، فَتَنَحَّرَفَ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ. (صحيح صحيح ابی داؤد (۷) الارواء (۲۹۳) الروض (۹۰۳))

ترجمہ: روایت ہے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب جاؤ تم پاخانہ میں تو منہ نہ کرو قبلہ کی طرف نہ پاخانے کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت اور نہ پیٹھ کرو اس طرف لیکن مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی طرف! کہا ابو ایوب نے سو گئے ہم شام میں تو دیکھا ہم نے پاخانے کو بنے ہوئے تھے قبلہ کی طرف تو منہ پھیر لیتے ہم اس سے یعنی اس میں نہ جاتے اور مغفرت مانگتے ہم اللہ سے یعنی اس کے بنانے سے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن حارث اور معقل بن ابو یثیم سے کہ جن کو معقل بن ابو معقل کہتے ہیں اور روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن حنیف سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ایوب کی اس باب میں احسن اور صحیح تر ہے اور ابو ایوب کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد ہے اور وہ بیٹے ہیں مسلم بن عبید اللہ بن شہاب زہری کے اور کنیت ان کی ابو بکر ہے کہا ابو ولید کی نے کہ کہا ابو عبد اللہ شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ منہ نہ کرو قبلہ کی طرف پاخانہ یا پیشاب میں اور نہ پیٹھ کرو اس طرف سومرا اس سے جنگل ہے مگر بنے ہوئے پاخانوں میں منہ کرنا قبلہ کی طرف جائز ہے اور ایسا ہی کہا اسحاق نے اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اجازت ہے رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ کرنے میں پاخانہ ہو یا پیشاب مگر منہ کرنا کسی طرح جائز نہیں جنگل میں نہ مکان میں۔

۱۔ یہ حکم مدینہ طیبہ کا ہے کہ وہاں مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے سے قبلہ ایک باز رہتا ہے۔

۷۔ باب : مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

قبلہ کی طرف منہ اور پشت کرنے کے جواز میں

(۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ يَبُولُ، فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبِضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۰) البانی اور بعض محققین نے صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے منہ کرنے کو قبلہ کی طرف پیشاب کے وقت پھر دیکھا میں نے آپ ﷺ کی وفات سے ایک برس پیشتر منہ کرتے ہوئے ان کو۔

فائدہ: اس باب میں ابوقادہ اور عمار سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث جابر کی اس باب میں حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے ابو زبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے وہ ابوقادہ سے کہ دیکھا انہوں نے نبی ﷺ کو پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف اور خبر دی ہم کو اس روایت سے تنبیہ نے کہا خبر دی ہم کو ابن لہیعہ نے اور حدیث جابر کی رسول اللہ ﷺ سے صبح ہے ابن لہیعہ کی حدیث سے اور ابن لہیعہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ ضعیف کہا ہے ان کو محکم بن سعید قتان وغیرہ نے اور روایت کی ہم سے ہناد نے نقل کی انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے عم واسع بن حبان سے انہوں نے ابن عمر سے کہا ابن عمر نے ایک بار چڑھا میں حصہ رضی اللہ عنہ کے گھر پر سود دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پاخانہ کرتے ہوئے منہ کیے ہوئے شام کو اور پیٹھ کیے ہوئے کعبہ کی طرف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۰) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ : أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ. (ضعيف الاسناد) صحیح ابی داؤد (۹) قال بعض الناس ابن لہیعہ ضعیف بعد اختلاط مدلس۔ والباقر مدلس۔

ترجمہ: روایت ہے ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف۔ خبر دی ہمیں اس روایت کی تنبیہ ابن لہیعہ نے۔ (اس کو البانی اور بعض محققین نے ضعیف کہا ہے۔)



(۱۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَقِيتُ يَوْمًا عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكُعْبَةِ. (صحیح) البانی اور بعض محققین نے صحیح کہا ہے۔

۱۔ لہیعہ میں لام مفتوح اور ہائے کسور پھر یائے ساکن پھر عین مفتوح ہے۔

۲۔ قتان کے معنی ردی ہونے والے۔ اللہ اللہ حدیث کی کیا فضیلت ہے کہ اس سے ایسے لوگوں نے یہ بلند درجے پائے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت حفصہؓ کے گھر (کی چھت) پر چڑھا تو میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو منہ کئے ہوئے شام کی طرف اور پیٹھ کئے ہوئے کعبہ کی طرف۔



۸۔ باب: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبُولِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت میں

(۱۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ، مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا. (صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۰۱)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ جو کہے تم سے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے سچا نہ جانو اس کو، نہ تھے پیشاب کرتے مگر بیٹھ کر۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عمر و اور بریدہ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس باب میں احسن ہے اور اصح اور حدیث عمر و کی مروی ہے عبدالکریم بن ابی الحارث سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوئے پیشاب کرتے فرمایا آپ ﷺ نے اے عمر رضی اللہ عنہ نہ پیشاب کرو کھڑے ہو کر پھر نہ پیشاب کیا میں نے کبھی کھڑے ہو کر بعد اس کے۔ (اس کو البانی اور بعض محققین نے ضعیف کہا ہے اس میں عبدالکریم راوی ضعیف ہے یہ کیسے تقریب (۴۹۵۶) و (ضعیف۔ ابن ماجہ: ۳۰۸۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ ۹۳۴)

اور مرفوع کیا اس حدیث کو عبدالکریم ابن ابی الحارث نے اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو ایوب سختیانی نے اور کلام کیا ان میں اور روایت کیا عبداللہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں پیشاب کیا میں نے کبھی کھڑے ہو کر جب سے مسلمان ہوا اور یہ حدیث بہت صحیح ہے عبدالکریم کی حدیث بریدہ سے اس باب میں غیر محفوظ ہے، یعنی اس میں کچھ ہو کا احتمال ہے اور مراد نبی سے اس باب میں نبی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور مروی ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ ظلم ہے پیشاب کرنا کھڑے ہو کر۔

۹۔ باب: مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت میں

(۱۳) عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ

یعنی کراہت سے خالی نہیں۔

فَبَالَ عَلَيْهَا قَاتِمًا ، فَاتَيْتُهُ بِوُضُوءٍ فَذَهَبْتُ لِأَتَأَخَّرَ عَنْهُ فَدَعَانِي حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقَبِيهِ . [فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ . (صحيح) الارواء (۵۷) صحيح ابی داؤد (۱۸) الروض (۲۸۱) الصحيح (۲۰۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو وائل رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ آئے ایک قوم کے کوڑے پر سو پیشاب کیا اس پر کھڑے ہو کر پھر لایا میں آپ کے لیے پانی وضو کا اور پیچھے ہٹے لگائیں پس بلایا مجھ کو نبی کریم ﷺ نے یہاں تک کہ پہنچا میں ان کے پیچھے یعنی نزدیک ان کے پھر وضو کیا آپ نے اور مسح کیا موزوں پر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور ایسا ہی روایت کیا منصور نے اور عبیدہ ضبی نے ابو وائل سے انہوں نے حذیفہ سے مثل اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور ابو عاصم بن بہدلہ نے ابو وائل سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ بن شعبہ سے وہ نبی ﷺ سے اور حدیث ابو وائل کی حذیفہ سے بہت صحیح ہے اور رخصت دی اہل علم کی ایک جماعت نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَسْتِثَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

قَضَاءِ حَاجَتِ الْوَقْتِ پُرْوہ کرنے کے بیان میں

(۱۴) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَذْنُوبَ مِنَ الْأَرْضِ . (صحيح . سلسلہ احادیث الصحيحہ : ۱۰۷۱) صحيح ابی داؤد (۱۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے قضاے حاجت کا تو کپڑے نہ اٹھاتے جب کہ نزدیک نہ ہو جاتے زمین سے۔ (اس کو ابوبانی نے صحیح جبکہ بعض محققین نے اعمش مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے)

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے ایسا ہی روایت کیا محمد بن ربیعہ نے اعمش سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو اور روایت کیا وکیع اور حماد نے اعمش سے، کہا اعمش نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تھے رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے قضاے حاجت کا نہ اٹھاتے اپنا کپڑا جب تک کہ نہ نزدیک نہ ہو جاتے زمین کے اور یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں اور کہتے ہیں اعمش کو انس رضی اللہ عنہما بن مالک سے سنا نہیں اور نہ کسی اور صحابی سے رسول اللہ ﷺ کے اور دیکھا ہے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو نماز پڑھتے اور حکایت کی ان کی نماز کی، اور نام اعمش کا سلیمان بن مہران ہے اور کنیت ان کی ابو محمد کا ہلی ہے اور وہ متولی ہیں بنی کابل کے، کہا اعمش نے باپ میرے چھوٹے ہوتے ہی لائے گئے تھے ملک اسلام میں پھر وارث کیا ان کو مسروق نے۔

۱۔ یعنی نظر غلط ہے۔

۲۔ مصدر اس کا ذوق ہے۔

۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِسْتِجَاءِ بِالْيَمِينِ

داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۱۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَمْسَ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ . (صحيح) صحيح أبي داود (۲۳)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ چھوئے مرد کو اپنا سیدھے ہاتھ سے۔

فائدہ: اور اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور سلیمان رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور نام ابوقتادہ کا حارث بن ربیع ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں استنجاء کرنا سیدھے ہاتھ سے۔

۱۲۔ بَابُ : الْإِسْتِجَاءُ بِالْحِجَارَةِ

پتھروں سے استنجاء کرنے کے بیان میں

(۱۶) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قِيلَ لِسَلْمَانَ : قَدْ عَلِمَكُمْ نَيْكُكُمْ ﷺ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْجَرَاءَ ؟ فَقَالَ سَلْمَانُ أَجَلَ نَهَانَا أَنْ نُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ نُسْتَجْعَى بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ يَسْتَجْعَى أَحَدُنَا بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نُسْتَجْعَى بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ . (صحيح) صحيح أبي داود (۵)

ترجمہ: روایت ہے عبد الرحمن بن یزید سے کہ کہا گیا سلمان فارسی سے تحقیق تم کو نبی تمہارے نے ہر چیز یہاں تک کہ طریقہ پا خانہ یا پیشاب کا کہا سلمان نے ہاں منع کیا ہم کو اس سے کہ قبلے کی طرف منہ کریں ہم پاخانہ یا پیشاب کے وقت یا استنجاء کریں ہم اپنے داہنے ہاتھ سے یا استنجاء کرے کوئی ہم میں سے تین ڈھیلوں سے کم یا استنجاء کریں ہم گوبر یا لید یا ہڈی سے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور خزیمہ بن ثابت اور جابر اور خلاد بن سائب سے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اکثر علمائے صحابہ اور جو بعد ان کے تھے تجویز کرتے ہیں کہ استنجاء پتھروں سے کافی ہے اگرچہ پانی ساتھ استعمال نہ کرے جب کہ جاتا رہے اثر پاخانہ اور پیشاب کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

۱۔ کہ اس میں چھوٹا پڑتا ہے ذکر کو۔

۲۔ یہود نے ان سے بطور طعن کہا اور انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہمارے نبی نے ہم کو ایسے ہی تعلیم دی ہے۔

۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ

دو پتھروں سے استیجاء کرنے کے بیان میں

(۱۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ، فَقَالَ : ((التَّمَسُّ لِي ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ)) قَالَ : فَاتَّيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ ، فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَالْقَى الرُّوثَةَ ، وَقَالَ : ((إِنَّهَا رُكْسٌ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ نکلے رسول اللہ ﷺ قصائے حاجت کو سو فرمایا آپ نے ڈھونڈ و میرے لیے تین ڈھیلے کہا عبد اللہ نے لایا میں دو پتھر اور ایک ٹکڑا گوبر کا، سولے لیے آپ ﷺ نے پتھر اور پھینک دیا گوبر کو اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے اور ایسا ہی روایت کیا قیس بن ربیع نے اس حدیث کو ابواسحاق سے انہوں نے ابو عبیدہ سے انہوں نے عبد اللہ سے مانند حدیث اسرائیل کے اور روایت کیا معمر اور عمار بن زریق نے ابواسحاق سے انہوں نے عبد اللہ سے، اور روایت کیا زبیر نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبد الرحمن بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ اسود بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ سے اور روایت کیا زکریا بن ابوزائدہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ سے اور اس روایت میں اضطراب ہے، کہا ابو عیسیٰ نے پوچھا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہ کون سی روایت ان میں ابواسحاق سے زیادہ صحیح ہے تو کچھ جواب نہ دیا انہوں نے اور پوچھا میں نے محمد بخاری سے تو انہوں نے بھی کچھ جواب نہ دیا مگر تجویز کی انہوں نے حدیث زبیر کی جو مروی ہے ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن اسود سے وہ عبد اللہ سے زیادہ صحیح ہے اور لکھا اسی کو اپنی کتاب جامع میں یعنی بخاری میں اور صحیح ترمذی میرے نزدیک حدیث اسرائیل قیس کی جو مروی ہے ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابو عبیدہ سے اور وہ عبد اللہ سے اس لیے کہ اسرائیل بہت اثبات ہیں اور زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ابواسحاق کی حدیث کو بہ نسبت اور لوگوں کے اور متابعت لگی ہے ان کی روایت کی قیس بن ربیع بھی اور سنائیں نے ابو موسیٰ محمد بن ثنیٰ سے کہتے تھے میں نے سنا عبد الرحمن بن مہدی سے کہتے تھے جو فوت ہو گئی ہیں مجھ سے حدیث سفیان کی کہ مروی ہیں ابواسحاق سے تو اسی سبب سے کہ تکیہ کیا میں نے اسرائیل پر کہ وہ بیان کرتے تھے ان کو پورا پورا کہا ابو عیسیٰ نے اور زبیر کی روایتیں ابواسحاق سے کچھ ایسی قوی نہیں اس لیے کہ سماع زبیر کا ان سے اخیر وقت میں ہے۔ سنائیں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنائیں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے جب سنے تو حدیث زائدہ اور زبیر کی تو نہ پرواہ رکھا اس کی کہ نہ سنے تو غیر سے مگر حدیث ابواسحاق لے کی اور نام ان کا عمرو بن عبد اللہ سمعی ہمدانی ہے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن

۱۔ ایک راوی دوسرے کی مثل بیان کرے اس کو اصطلاح محدثین میں متابعت کہتے ہیں۔

۲۔ یعنی ابواسحاق کی حدیث اگر زبیر بیان کریں تو اس کو اور بھی کسی سے دریافت کر لے۔

مسعود نے نہیں سنا اپنے باپ سے اور نہیں معلوم نام ان کا، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا عمرو نے پوچھا میں نے ابو عبیدہ بن عبد اللہ سے کچھ یاد رکھتے ہوں عبد اللہ کی باتیں؟ کہا انہوں نے نہیں۔



۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجَى بِهِ

ان چیزوں کے بیان میں جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے

(۱۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا تَسْتَنْجُوا بِالرُّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهُ زَادَ إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْجِنَّ)) . (صحيح. الارواء : ۴۶ . المشكاة (۳۵۰) الضعيفة تحت الحديث : ۱۰۳۸)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: استنجا نہ کرو گوبر اور ہڈی سے کہ وہ خوراک ہے تمہارے جن بھائیوں کی۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے مروی ہے یہ حدیث اسماعیل بن ابراہیم وغیرہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ علقمہ سے وہ عبد اللہ سے کہ تھے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیلۃ الجن میں آخر حدیث تک کہ طویل ہے سو کہا شعبی نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: استنجا نہ کرو گوبر سے اور نہ ہڈیوں سے کہ وہ خوراک ہے تمہارے جن بھائیوں کی۔ اور روایت اسماعیل کی زیادہ صحیح ہے حفص بن غیاث کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔



۱۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجا کرنے کے بیان میں

(۱۹) عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَرُّنَ أَزْوَاجُكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيعُوا بِالْمَاءِ، فَإِنِّي أَسْتَحْضِيهِمْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ. (صحيح الارواء : ۴۲)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ معاذہ سے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم کرو تم اپنے شوہروں کو کہ استنجا کیا کریں پانی سے کہ میں شرماتی ہوں ان سے اس لیے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

فائدہ : اور اس باب میں جریر بن عبد اللہ بجلی اور انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں استنجا کو ناپانی سے اگرچہ استنجا کرنا پتھروں سے بھی کافی ہے ان کے نزدیک اور منتخب اور افضل جانتے ہیں پانی سے استنجا کرنا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد و اسحاق۔



۱۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

اس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو دور جاتے (۲۰) عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَأَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ. (صحیح) (الصحيحہ (۱۱۵۹) صحیح ابی داؤد (۲۱) نیز صحیحہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا تھا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں سو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو اور بہت دور لگے۔

فائدہ : اور اس باب میں عبد الرحمن بن ابی بکر اور ابی قتادہ اور جابر اور یحییٰ بن عبید سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابو موسیٰ اور ابن عباس اور بلال بن حارث سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے نبی ﷺ سے کہ وہ جگہ ڈھونڈتے تھے پیشاب کے لیے جیسے مسافر جگہ ڈھونڈتا ہے اترنے کو اور نام ابو سلمہ کا عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عوف زہری ہے۔



۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَغْتَسِلِ

اس بیان میں کہ غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

(۲۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَوَّلَ الرَّجُلُ فِي مُسْتَحَبِّهِ. وَقَالَ : ((إِنَّ عَامَّةَ الْوُجُواسِ مِنْهُ)). (صحیح : الآ شطر الثانی منه) المشكاة (۳۵۳) ضعیف ابی داؤد (۶) صحیح ابی داؤد (۲۱) "تمام المنہ" بعض محققین کہتے ہیں اس میں حسن بصری مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

نیز صحیحہ: روایت ہے عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پیشاب کرنے سے غسل خانے میں اور کہا کہ اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے۔ (نوٹ! غسل خانے میں پیشاب کرنا منع ہے یہ جملہ حدیث صحیح سے ثابت ہے۔)

فائدہ : اور اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے، اس کو فروغاً نہیں جانتے ہم

یعنی اتنی دور لگے کہ نظر سے غائب ہو گئے اور موجب حیا یہی ہے۔

مگر اشعث بن عبداللہ کی روایت سے اور کہتے ہیں ان کو اشعث اُمی، اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے پیشاب کرنا غسل خانہ میں اور کہا اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے ان میں ابن سیرین شامل ہیں اور کہا ان سے لوگوں نے اسی سے وسواس ہوتا ہے، جواب دیا انہوں نے رب ہمارا اللہ ہی ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں یعنی اس کے سوا کوئی وسواس پیدا نہیں کر سکتا اور کہا ابن مبارک نے جائز ہے پیشاب کرنا غسل خانہ میں جب بہادے اس پر پانی کہا ابو یسیٰ نے بیان کی ہم سے یہ حدیث احمد بن عبدہ آلی نے اس نے حبان سے اس نے عبداللہ بن مبارک سے۔



۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّوَالِكِ

مسواک کے بیان میں

(۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي ، لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَالِكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)). (صحيح) الارواء (۷۰) صحيح ابی داؤد (۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر نہ خیال ہوتا مجھے مشقت کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا میں ان کو مسواک کرنے کا ہر نماز کے وقت۔ (اس کو البانی اور بعض محققین دونوں نے صحیح کہا ہے)

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث روایت کی محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث ابوسلمہ کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور زید بن خالد کی نبی ﷺ سے دونوں صحیح ہیں میرے نزدیک اس لیے کہ مروی ہے بہت سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے لیکن محمد نے کہا ہے کہ حدیث ابوسلمہ کی زید بن خالد سے صحیح تر ہے، اور اس باب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حذیفہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور ایوب رضی اللہ عنہ اور تمام بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور اٹلہ رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۲۳) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَالِكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ، وَلَا خَرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ)) ، قَالَ : فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ ، لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَنْتَنَّمَ رَدَّهُ إِلَى مَوْضِعِهِ. (صحيح) صحيح ابی داؤد (۳۷) البانی نے صحیح جبکہ بعض محققین نے محمد بن اسحاق کی تالیس کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد جہنی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اگر خیال نہ ہو تا مشقت ڈالنے کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا میں ان کو مسواک کا نزدیک ہر نماز کے اور حکم کرتا تاخیر عشاء کا تہائی رات تک۔ کہا ابوسلمہ نے زید آتے تھے نماز کے لیے مسجد میں اور مسواک ہوتی ان کے کان کے اوپر جیسے قلم ہوتا ہے کا تب کے کان پر جب کھڑے ہوتے نماز کو مسواک کرتے پھر رکھ لیتے اسی جگہ میں۔

فائدہ: کہا ابویسی (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا

اس بیان میں کہ جب آدمی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک اسے دھونے لے (۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَا يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، حَتَّى يُغْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ لَبَأَتْ يَدُهُ»۔ (صحیح) ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے: جب جاگے کوئی تم میں رات کو تو نہ ڈال دے اپنا ہاتھ برتن میں جب تک نہ ڈالے اس پر پانی دو بار یا تین بار اس لیے کہ نہیں جانتا رات کو کہاں رہا ہاتھ اس کا۔

فائدہ: کہا ابویسی (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے پسند کرتا ہوں میں کہ اس سونے والا دوپہر ہو یا کوئی وقت نہ ڈالے اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں جب تک نہ دھو لے اسے پھر اگر ڈال دیا اس نے دھونے سے پہلے تو مکروہ ہے مگر نہیں نجس ہو گا وہ پانی جب تک کہ نہ ہو اس کے ہاتھ پر نجاست اور کہا احمد بن حنبل نے جب جاگے کوئی رات کو اور ڈال دے ہاتھ پانی میں دھونے سے پہلے تو وہ پانی بہا دینا چاہئے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے، تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ بہا دے پانی اور کہا اسحاق نے جب جاگے کوئی رات کو یا دن کو تو نہ ڈالے ہاتھ اپنا پانی میں۔



۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنا

(۲۵) عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

۱۔ مصدر اس کا ہے بیتہ یعنی شب کو رہنا۔

۲۔ یہ قید اتفاق ہے کہ دن کے جاگنے کا بھی یہی حکم ہے اس لیے کہ غفلت کی حالت میں خواب میں برابر ہے رات ہو یا دن۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : (لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ). (حسن) الارواء (۸۱)

المشكاة (۴۰۴) صحيح الترغيب (۸۷/۱) صحيح ابی داؤد (۹۰) (البانی اور بعض محققین نے صحیح کہا ہے)

ترجمہ: روایت ہے رباح بن عبد الرحمن بن ابی سفیان بن حویطب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے وہ اپنے باپ سے کہتے ہیں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: اس کا وضو ہی نہیں ہوتا جو نام نہ لے اللہ کا وضو کے شروع میں۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہا احمد نے اس باب میں میں میں کوئی حدیث ایسی نہیں پاتا کہ جس کی اسناد عمدہ ہوں اور کہا اسحاق نے اگر چھوڑ دیا بسم اللہ کو قصداً تو پھر وضو کرے اور اگر بھولے سے چھوڑا یا اس حدیث کی تاویل کرتا ہے تو مضائقہ نہیں۔ کہا محمد بن اسماعیل نے سب سے اچھی اس باب میں حدیث رباح بن عبد الرحمن کی ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور رباح بن عبد الرحمن جو روایت کرتے ہیں اپنے دادے سے وہ اپنے باپ سے تو باپ ان کے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں اور ابو ثفال مری کا نام شمامہ بن حصین اور رباح بن عبد الرحمن وہ ابو بکر بیٹے حویطب کے ہیں بعضے راویوں نے روایت کیا اس حدیث کو سو کہا روایت ہے ابو بکر حویطب سے پس منسوب کیا ان کو ان کے دادا کی طرف۔



(۲۶) عَنْ رِبَاعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطَبٍ ، عَنْ حَدِيثِهِ بِنْتُ سَعِيدٍ بِنْتُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (صحيح) (البانی اور بعض محققین نے صحیح کہا ہے)

ترجمہ: روایت ہے رباح بن عبد الرحمن بن ابی سفیان بن حویطب سے انہوں نے اپنے دادے سے وہ اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح۔



۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَضْمَنَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ

کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے بیان میں

(۲۷) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَبِهُ، وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْبِهُ» . (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۳۰۵)

ترجمہ: روایت ہے سلمہ بن قیس سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب وضو کرے تو ناک صاف کر اور جب پتھر لے (استنجاء کے لیے) تو طاق لے، اس باب میں روایت ہے عثمان اور لقیط اور ابن عباس اور مقدم بن معدیکرب اور وائل بن حجر

۱ یعنی تین یا پانچ ایسات۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے اور کہا ایک جماعت نے اس شخص کے بارے میں کہ چھوڑ دیوے مضمضہ اور استنشاق تو کہا بعضوں نے اگر چھوڑ دے وضو میں اور پڑھ لے نماز تو پھر دہراوے نماز کو اور تجویز کیا یہ حکم وضو اور غسل جنابت میں برابر اور یہی کہتے ہیں ابن ابی لیلیٰ اور عبد اللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا احمد نے استنشاق کڑیادہ موکد ہے کلی سے۔ کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے اور کہا ایک جماعت نے اہل علم سے کہ اعادہ کرے جنابت میں اور نہ اعادہ کرے وضو میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا اور کہا ایک گروہ نے نہ وضو میں اعادہ کرے نہ غسل جنابت میں بلکہ وہ دونوں سنت ہیں نبی ﷺ کی، سو واجب نہیں اعادہ جو چھوڑ دے اس کو وضو میں یا غسل میں اور یہی قول ہے مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کا۔



۲۲۔ بَابُ: الْمَضْمُضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ

کلی اور ناک میں ایک ہی چلو سے پانی ڈالنا درست ہے

(۲۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ، فَعَلَّ ذَلِكَ ثَلَاثًا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا آپ نے ایک ہی چلو سے ایسا ہی تین بار کیا۔ یعنی ایک چلو لے کر آدھانہ میں اور آدھاناک میں ڈالا۔

فائدہ: اور اس باب میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی حسن ہے غریب ہے، اور روایت کی ہے مالک اور ابن عیینہ اور اکثر لوگوں نے یہ حدیث عمرو بن تميم سے اور نہیں ذکر کیا اس بات کو کہ نبی ﷺ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور اس کو ذکر کیا فقط خالد نے اور خالد ثقہ حافظ ہیں۔ اہل حدیث کے نزدیک اور کہا بعض علماء نے مضمضہ اور استنشاق میں ایک چلو کافی ہے اور کہا بعضوں نے ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ الگ الگ پانی لے دونوں کے لیے اور کہا شافعی نے اگر دونوں ایک چلو سے کرے جائز ہے اور اگر الگ الگ کرے تو بہتر ہے ہمارے نزدیک۔

۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ

داڑھی کا خلال کرنے کے بیان میں

(۲۹) عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ: أَوْقَالَ فَقُلْتُ لَهُ:

۱۔ ناک میں پانی دینا۔ ۲۔ یعنی مضمضہ و استنشاق۔

اَتَخَلَّلُ لِحَيْثِكَ ؟ قَالَ : وَمَا يَمْنَعُنِي ؟ وَلَقَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلَّلُ لِحَيْثِهِ . (صحيح) الروض (۷۵) (بعض محققین نے اس کو عبد الکریم راوی کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے حسان بن بلال سے کہا کہ میں نے دیکھا عمار بن یاسر کو وضو کیا اور خلل کیا داڑھی میں پس کہا گیا ان سے یا کہا حسان نے کہ میں نے کہا ان سے کیا خلل کرتے ہو اپنی داڑھی کا؟ کہا عمار نے کون روکتا ہے مجھ کو خلل سے اور دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو خلل کرتے اپنی داڑھی کا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن عمرو نے ان سے سفیان نے ان سے سعید بن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے ان سے حسان بن بلال نے ان سے عمار نے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب میں عائشہ ام سلمہ اور انس اور ابن ابی اوفیٰ اور ابویوب رضی اللہ عنہما سے یہی روایت ہے کہا ابی عیسیٰ نے سنائیں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے سنائیں نے احمد بن حنبل سے کہا احمد نے کہا ابن عیینہ نے نہیں سنی عبد الکریم نے حدیث خلل کی حسان بن بلال سے، روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے ان سے عبد الرحمن نے ان سے اسرائیل نے ان سے عامر بن شقیق نے ان سے ابو وائل نے ان سے عثمان بن عفان نے کہ نبی ﷺ خلل کرتے تھے اپنی داڑھی میں، کہا ابویسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، اور محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا سب سے زیادہ صحیح اس باب میں حدیث عامر بن شقیق کی ہے، ابو وائل سے جو مروی ہے عثمان رضی اللہ عنہ سے اور قائل ہیں اس کے اکثر اہل علم صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے تجویز کرتے ہیں داڑھی کے خلل کو اور یہی کہتے ہیں شافعی رحمہ اللہ اور کہا احمد رحمہ اللہ نے اگر بھول سے چھوٹ جائے تو وضو جائز ہے اور کہا اسحاق نے اگر چھوڑ دے بھول سے یا تاویل کی راہ سے تو کافی ہے اس کو اور جو چھوڑ دے قصداً تو پھر وضو کرے۔

(۳۰) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِثْلَهُ . (بعض محققین کہتے ہیں اس میں قتادہ اور سعید بن ابی عروبہ دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن ابی عروبہ سے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ حسان بن بلال سے انہوں نے عمار رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا۔



(۳۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلَّلُ لِحَيْثِهِ . (صحيح) صحيح ابی داؤد (۹۸) تحريج

احادیث الملمثارة (۳۲۵)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ خلل کرتے تھے اپنی داڑھی میں۔



۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُقَدِّمِ الرَّأْسِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ

سر کے مسح کے بیان میں کہ آگے سے شروع کرے اور پیچھے تک لے جائے

(۳۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَادْبَرَ: بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. (

صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۰۹) تعلیق علی صحیح ابن خزیمة (۱۷۳)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسح کیا اپنے سر کا ہاتھ سے سواگے سے لے گئے پیچھے تک اور پیچھے سے لائے آگے کو یعنی شروع کیا سر کے اگلے حصے سے پھر پیچھے لے گئے اپنی گدی تک پھر پلٹایا ہاتھوں کو یہاں تک کہ لوٹا لائے جہاں سے شروع کیا تھا پھر دونوں پیر دھوئے۔

فائلا: اور اس باب میں معاویہ اور مقدم بن معدیکرب اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث عبد اللہ بن زید کی بہت صحیح ہے اور اس باب میں اور بہت اچھی اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔



۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ

سر کا مسح پیچھے سے شروع کرنے کے بیان میں

(۳۳) عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوِّذٍ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ: بَدَأَ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدِّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كَلْتَيْهِمَا: ظُهُورُهُمَا وَبَطُونُهُمَا. (اسنادہ حسن عند الالبانی) (بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن عقیل کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ربیع بن معوذ بن عفراء سے کہ نبی ﷺ نے مسح کیا اپنے سر کا دو مرتبہ شروع کیا پیچھے سے سر کی پہلی بار پھر آگے سے اور مسح کیا دونوں کانوں کا باہر اور اندر ان کے۔

فائلا: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے اور حدیث عبد اللہ بن زید کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور بہت عمدہ اور اختیار کیا ہے بعض اہل کوفہ نے اس حدیث کو انہیں میں سے ہیں وکیع بن جراح۔

۲۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً

سر کا مسح ایک بار کرنے کے بیان میں

(۳۴) عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوِّذٍ بْنِ عَفْرَاءَ: أَنَّهَا رَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ: مَسَحَ رَأْسَهُ

وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ، وَصَدَّغِيهِ وَأُذْنِيهِ مَرَّةً وَاحِدَةً. (حسن الاسناد عند الالبانی) المشكاة (۴۱۴)
(بعض حقیقتیں کہتے ہیں اس میں محمد بن عقیل راوی کو جہور نے ضعیف کہا ہے اور جنہوں نے اس کے برعکس کہا ہے انہوں نے غلطی کی ہے۔ نیز اس کی سند میں ابن عجلان راوی مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔)

ترجمہ: روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ انہوں نے دیکھا وضو کرتے ہوئے نبی ﷺ کو کہا مسح کیا آپ ﷺ نے سر کا آگے بھی اور پیچھے بھی اور دونوں کپٹی کا اور کانوں کا ایک بار۔

فائلا: اور اس باب میں علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ربیع کی حسن ہے صحیح ہے بہت سندوں سے کہ مسح کیا آپ ﷺ نے سر کا ایک بار اور اسی پر عمل تھا اکثر صحابیوں کا اور جو بعد ان کے تھے اور یہی کہتے ہیں جعفر بن محمد اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ ایک بار کرے مسح سر کا، روایت کیا ہم سے محمد بن منصور نے کہا سنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہتے تھے کہ پوچھا میں نے جعفر بن محمد سے کہا سر کا مسح کافی ہوتا ہے ایک بار تو کہا انہوں نے بے شک کافی ہوتا ہے قسم ہے اللہ کی۔



۲۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ : أَنَّهُ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

اس بیان میں کہ سر کے مسح کے لیے تازہ پانی لے

(۳۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ : أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ، وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلٍ يَدْنِيهِ. (صحیح)
ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ دیکھا انہوں نے آنحضرت ﷺ کو کہ وضو کیا آپ ﷺ نے اور مسح کیا آپ ﷺ نے سر کا سوائے اس پانی کے جو بچا تھا دونوں ہاتھوں سے۔ (یعنی مسح کے لیے الگ پانی لیا)

فائلا: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابولہیعہ نے اس کو حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن زید سے تحقیق نبی ﷺ نے وضو کیا اور مسح کیا سر کا اس پانی سے جو بچا تھا انہوں سے اور روایت عمرو بن حارث کی صحیح تر ہے حبان سے اس لیے یہی مروی ہے بہت سندوں سے عبد اللہ بن زید وغیرہ سے کہ لیا نبی ﷺ نے پانی تازہ، اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کرے تازہ پانی سے۔



۲۸۔ بَابُ : مَسَحَ الْأُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

کانوں کے باہر اور اندر مسح کرنے کے بیان میں

(۳۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ : ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا.
(حسن، صحیح) الارواء الغلیل (۹۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا مسح کیا رسول اللہ ﷺ نے سر کا اور کانوں کے اوپر کا اور اندر کا۔
فائدہ: اور اس باب میں ربیع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کرے دونوں کانوں کے اوپر اور اندر۔



۲۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْأَذْنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ

اس بیان میں کہ دونوں کان سر میں داخل ہیں^۱

(۳۷) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَقَالَ: ((الْأَذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ سے کہا وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو دھو یا منہ اپنا تین بار اور ہاتھ تین بار اور مسح کیا اپنے سر کا اور فرمایا کان داخل ہیں سر میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے کہا تنبیہ نے کہا حاد نے نہیں جانتا میں یہ قول نبی ﷺ کا ہے یا ابو امامہ کا، یعنی کان سر میں داخل ہیں اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی مضبوط نہیں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اصحاب اور تابعین سے کہ کان داخل ہیں سر میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا، کہا بعض اہل علم نے جو سامنے ہے کانوں سے منہ میں داخل ہے اور جو پیچھے ہے وہ سر میں، اور کہا اسحاق نے بہتر ہے کہ مسح کرے آگے کا منہ کے ساتھ اور پیچھے کا سر کے ساتھ۔



۳۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کا خلال کرنے کے بیان میں

(۳۸) عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ بْنِ صَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلَّلِ الْأَصَابِعَ)).

(صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو خلال کرا انگلیوں کا۔

یعنی اس کے مسح کو تازہ پانی لینا کچھ ضروری نہیں۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عباس اور مستورد اور ابوتراب سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ خلال کیا پیروں کی انگلیوں کا وضو میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا اسحاق نے خلال کرے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا اور ابو ہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

(۳۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا تَوَضَّأْتَ، فَخَلَّلْ [بَيْنَ] أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ)). (حسن صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۳۰۶) المشکاۃ (۴۰۶)

ترجمہ : روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب وضو کرے تو خلال کر ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا۔
فائدہ : کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(۴۰) عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفَهْرِيُّ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ ذَلِكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخُصْرِهِ.

(صحیح) ابن ماجہ (۴۴۶)

ترجمہ : روایت ہے مستورد بن شداد فہری سے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو جب وضو کرتے ملتے اپنے پیر کی انگلیاں ہاتھ کے چھنگلیاں سے۔

فائدہ : کہا ابو یسٰی (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔



۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ ((وَيْلٌ لِلْأَغْقَابِ مِنَ النَّارِ))

اس بیان میں کہ خرابی ہے ایڑیوں والوں کے لئے دوزخ سے، یعنی وضو میں احتیاط

کرنی چاہیے کہ سوکھی نہ رہیں

(۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((وَيْلٌ لِلْأَغْقَابِ مِنَ النَّارِ)). (صحیح)

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خرابی ہے واسطے ایڑیوں کے دوزخ سے۔

فائدہ : اور اس باب میں عبد اللہ بن عمر اور عائشہ اور جابر بن عبد اللہ بن حارث اور معقیب اور خالد بن ولید اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص اور یزید بن ابی سفیان سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا انہوں نے خرابی ہے ایڑیوں کی اور تلووں کی دوزخ سے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ مسح جائز نہیں پیروں پر جب تک نہ ہو موزہ یا جراب۔



۳۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

ایک ایک بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

(۴۲) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً. (صحیح) ابن ماجہ (۴۱۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وضو کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک بار۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عمر اور جابر اور بریدہ اور ابو رافع اور ابن الفاکہرہ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بہت اچھی ہے اس باب میں اور بہت صحیح ہے اور روایت کیا رشد بن سعد وغیرہ نے اس حدیث کو خضاک بن شریبیل سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ وضو کیا نبی ﷺ نے ایک ایک بار اور یہ روایت کچھ خوب نہیں، اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا ابن عجلان اور ہشام بن سعد اور سفیان ثوری اور عبد العزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۳۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

دو دو بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

(۴۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

(حسن صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار دھویا اعضاء کو وضو میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن ثوبان کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن فضل سے اور اسناد حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا تین تین بار۔



۳۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

تین تین بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

(۴۴) عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۰۰)

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا تین تین بار۔

فائل: اور اس باب میں عثمان اور ربیع اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو امامہ اور ابو رافع اور عبد اللہ بن عمرو اور معاویہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر اور عبد اللہ بن زید اور ابو ذر سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث علی کی بہت اچھی ہے اور اس پر اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ وضوء کافی ہے ایک ایک بار اور دوبار بہتر ہے اور تین تین بار بہت افضل ہے اور اس سے بڑھ کر نہیں اور کہا ابن مبارک نے مجھے خوف ہے کہ گناہ میں پڑے گا وہ جو تین بار سے زیادہ دھوئے اور کہا احمد اور اسحاق نے تین سے زیادہ وہی دھوئے گا جو بتلا ہے یعنی سو اس میں۔



۳۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا

ایک بار اور دوبار اور تین بار اعضائے وضوء دھونے کے بیان میں

(۴۵) عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ : حَدَّثَكَ جَابِرٌ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، وَثَلَاثًا ثَلَاثًا ؟ قَالَ : نَعَمْ . (ضعیف) ابن ماجہ (۴۱۰) المشكاة ۴۲۲۔ اس میں ثابت بن ابی صفیہ الثمائی راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۸۱۸) اور شریک قاضی مدلس ہے۔ بعض محققین کے نزدیک اس کی سند ضعیف ہے۔ روایت ہے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابو جعفر سے کہ کیا حدیث بیان کی تم سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی ﷺ نے وضوء کیا ایک بار اور دوبار اور تین تین بار؟ کہا جابر نے: ہاں!۔

فائل: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور روایت کی کعب نے یہ حدیث ثابت بن ابی صفیہ سے کہا پوچھا میں نے ابو جعفر سے کیا تم سے بیان کیا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ وضوء کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک بار کہا ہاں بیان کیا ہم سے اس کو ہناد اور قتیبہ نے دونوں نے کہا بیان کیا ہم سے کعب نے انہوں نے ثابت سے اور یہ زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے اس لیے کہ مروی ہے بہت سی سندوں سے ثابت ہے مثل کعب کی روایت کے اور شریک سے بہت غلطیاں ہوتی ہیں اور ثابت ابن ابی صفیہ وہ ابو حمزہ ثمالی ہیں۔



(۴۶) عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ : حَدَّثَكَ جَابِرٌ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَحَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَادٌ وَفُتَيْبَةُ ، قَالَا : حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ . (اسنادہ صحیح عند اللابانی) صحیح ابی داؤد (۱۰۹) بعض محققین کہتے ہیں اس میں بھی ثابت بن ابی صفیہ رافضی ہے۔ تقریب (۸۱۸) روایت ہے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا: پوچھا میں نے ابو جعفر سے کیا تم سے بیان کیا ہے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ وضوء کیا

۱. اِنِّیْ اَحَدْتُكَ.

رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ؟ کہا کہ ہاں اور بیان کیا ہم سے اس کو ہناد اور تہیہ نے دونوں نے کہا بیان کیا ہم سے کیج نے انہوں نے ثابت بن ابوصفیہ سے۔



۳۶۔ بَابُ : فِيمَنْ يَتَوَضَّأُ بَعْضُ وُضُوئِهِ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضُهُ ثَلَاثًا

اس بیان میں کہ وضو میں بعض اعضاء دو بار دھوئے جائیں اور بعض تین بار

(۴۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ : فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ . (صحيح الاسناد : وقوله في الرجلين : "مرتين" شاذ)
ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا، سو دھویا اپنا منہ تین بار اور دھوئے دونوں ہاتھ دو بار اور مسح کیا سر کا اور دھوئے دونوں پیر۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی حدیثوں میں مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے دھوئے بعض اعضاء وضو کے ایک بار اور بعض تین بار اور اجازت دی ہے بعض اہل علم نے اس کی کہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ دھوئے آدمی بعض اعضاء تین بار اور بعض دو بار اور بعض ایک بار۔



۳۷۔ بَابُ : فِي وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَ؟

نبی ﷺ کے وضو کے بیان میں کہ وہ کیسا تھا؟

(۴۸) عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَيْهِ حَتَّى انْقَاهُمَا ، ثُمَّ مَضَمَضَ ثَلَاثًا ، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ، وَذَرَاغِيهِ ثَلَاثًا ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ، ثُمَّ قَامَ فَاتَّخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ، ثُمَّ قَالَ : أَحَبُّتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُورُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

(صحیح) صحیح ابی داود (۱۰۱/۱۰۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو حییہ سے کہا دیکھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ وضو کیا انہوں نے سو دھوئے دونوں ہاتھ انہوں نے خوب صاف کر کے پھر تین کلیاں کیں اور تین بار ناک میں پانی دیا اور تین بار منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کہیں تک دھوئے تین بار اور مسح کیا سر کا ایک بار پھر دھوئے دونوں پیر ٹخنوں تک پھر کھڑے ہوئے اور لیا بچا ہوا پانی وضو کا پھر پیا کھڑے ہو کر پھر فرمایا چاہیں نے کہ دکھاؤں تم کو وضو رسول اللہ ﷺ کا کہ کیسا تھا۔

فائل: اور اس باب میں عثمان اور عبد اللہ بن زید اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ربیع اور عبد اللہ بن انیس سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے تئیمہ اور ہناد نے ان دونوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عبد خیر سے ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مثل روایت ابو حبیہ کے لیکن عبد خیر نے کہا جب فارغ ہوئے وضو سے لیا تھوڑا پانی بچا ہوا وضو کا چلو میں اور پی لیا کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے، ابواسحاق ہمدانی نے ابو حبیہ اور عبد خیر اور حارث سے ان سب نے علی رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی زائدہ بن قدامہ اور کئی لوگوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے حدیث وضو کی بہت بڑی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے سو خطا کی ان کے اور ان کے باپ کے نام میں سو کہا مالک بن عرفطہ نے اور روایت کی گئی ہے ابو عوانہ سے انہوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی گئی ابو عوانہ سے، وہ روایت کرتے ہیں مالک بن عرفطہ سے مثل روایت شعبہ کی اور صحیح خالد بن علقمہ ہے۔



(۴۹) عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي حَبِيَّةَ، إِلَّا أَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ: كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُورِهِ، أَخَذَ مِنْ فَضْلِ طُهُورِهِ بِكَفِّهِ فَشَرِبَهُ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد خیر سے انہوں نے ذکر کیا علی رضی اللہ عنہ سے مثل حدیث ابو حبیہ کی مگر عبد خیر نے کہا کہ جب فارغ ہو گئے وضو سے لیا تھوڑا پانی بچا ہوا وضو کا چلو میں اور پی لیا۔



۳۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

اس بیان میں کہ وضو کے بعد میانی پر پانی چھڑکنا چاہیے

(۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((جَاءَ نَبِيَّ جَبْرِئِلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْضَحْ)). (ضعیف) ابن ماجہ ۴۶۳۔ الضعیفہ (۱۳۱۲) الصحیحہ ۵۱۹، ۵۲۰۔ المشکاة ۳۶۷۔ اس میں حسن بن علی الهاشمی منکر الحدیث ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور کہا یا محمد ﷺ جب وضو کرو تم تو پانی چھڑک لو۔

فائل: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث غریب ہے اور سنائی میں نے محمد سے کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہیں اور

اس باب میں ابو الحکم بن سفیان اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور زید بن حارثہ اور ابی سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور کہا بعض نے سفیان بن الحکم یا حکم بن سفیان اور اضطراب کیا ہے اس حدیث میں۔



۳۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

وضو پورا کرنے کے بیان میں

(۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((أَدَلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ ؟)) قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : ((إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ ، وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ)).

(صحیح) ابن ماجہ (۴۲۸) صحیح الترغیب ۱۸۷، ۳۰۸

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اس کی جس سے مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ گناہوں کو اور بلند کرتا ہے درجوں کو، عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا: پورا کرنا وضو کا تکلیفوں میں اور بار بار جانا مسجدوں کی طرف اور انتظار کرنا ایک نماز کا بعد دوسری کے سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے تہنیہ نے کہا روایت کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے ان سے علماء نے مانند اس حدیث کے اور کہا تہنیہ نے اپنی روایت میں لفظ فذلکم الرباط تین بار اور اس باب میں علی اور عبد اللہ بن عمر اور ابن عباس اور عبیدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور ان کو عبیدہ بن عمر کہتے ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد الرحمن بن عائش اور انس سے یہی روایت ہے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور علاء بن عبد الرحمن بیٹے یعقوب عجمی کے ہیں اور ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔



(۵۲) عَنِ الْعَلَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ : نَحْوَهُ ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ : ((فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ)) ، ثَلَاثًا . (صحیح)

ترجمہ: حضرت علاء سے روایت ہے اسی طرح اور کہا تہنیہ نے اس حدیث میں لفظ: ”سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا“ سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا، سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا، تین مرتبہ۔

۴۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّمَنُّدِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

رومال سے بدن پونچھنے کے بیان میں بعد وضو کے

(۵۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : ((كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خِرْقَةٌ يُنَشَفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ)). (ضعیف الاسناد) اس

میں ابو معاذ سلیمان بن ارقم راوی ضعیف ہے۔ (دیکھیں تقریب (۲۵۳۲))

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھا رسول اللہ ﷺ کا ایک کپڑا کہ پونچھتے تھے اس سے بدن اپنا بعد وضو کے۔
فائلا: اور اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے۔

(۵۴) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: ((رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ)). (ضعيف الاسناد)

اس میں رشدین بن سعد اور عبد الرحمن بن زید بن انعم افریقی دونوں ضعیف راوی ہیں۔ رشدین کو جبہور نے ضعیف کہا ہے۔ تقریب (۱۹۳۲)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب وضو کرتے تو پونچھتے منہ اپنا کپڑے کے کنارے سے۔

فائلا: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبد الرحمن بن زید بن انعم افریقی دونوں ضعیف ہیں حدیث میں، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ کی بھی کچھ ایسی قوی نہیں اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ صحیح نہیں ہوا، اور ابو معاذ کو لوگ سلیمان بن ارقم کہتے ہیں وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اجازت دی ہے بعض علماء صحابہ نے اور جو بعد ان کے تھے رومال رکھنے میں وضو کے یعنی پونچھنے میں رومال سے اور جس نے مکروہ رکھا پونچھنا تو اس لیے کہ کہا جاتا ہے کہ وضو تولا جاتا ہے اور مروی ہے یہ بات سعید بن مسیب اور زہری سے روایت کی ہے محمد بن حمید نے کہا روایت کی ہم سے جریر نے انہوں نے علی بن مجاہد سے اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے زہری سے کہا زہری نے مکروہ کہتا ہوں میں رومال سے پونچھنے کو وضو کے بعد اس لیے کہ وضو تولا جاتا ہے۔

۴۱- بَابُ: [فِي] مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعاؤں کے بیان میں

(۵۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ

قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ

اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ: فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا

شَاءَ)). (صحيح) ابن ماجه (۴۷۰) الارواء (۹۶) صحيح الترغيب (۲۱۹) (بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابو

ادریس راوی کا عمر سے سماع ثابت نہیں۔ دُعا اللهم اجعلني کے علاوہ بقیہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھیں صحیح مسلم حدیث (۲۳۳)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کہے اشہد سے

مُتَطَهِّرِينَ تک تو کھولے جاتے ہیں اس کے لیے آٹھوں دروازے جنت کے جس میں سے چاہے جائے اور اس دعا کے

معنی یہ ہیں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے اکیلا ہے وہ، کوئی شریک نہیں اس کا اور گواہی دیتا ہوں کہ

محمد ﷺ بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں، یا اللہ کر مجھ کو توبہ کرنے والوں میں اور کر مجھ کو طہارت کرنے والوں میں۔

فائلا: اور اس باب میں عقبہ بن عامر اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے کہ اختلاف کیا گیا حدیث میں عمر کے جوزید بن حباب سے مروی ہے روایت کیا عبداللہ بن صالح وغیرہ نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ابودارلیس سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے عمرو سے اور مروی ہے ابوعثمان سے روایت کی انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عمرؓ سے اور اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے، اور اس باب میں نبی ﷺ سے بہت صحیح روایتیں مروی نہیں کہا محمد نے ابو دارلیس کو سامع نہیں عمرؓ سے بالکل مترجم کہتا ہے یعنی کسی روایت میں ابودارلیس کے بعد عقبہ بن عامر راوی ہیں اور کسی روایت میں ابی اورلیس اور ابوعثمان کے بعد جبیر بن نفیر راوی ہیں کہ وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، اور کسی روایت میں ابودارلیس اور حضرت عمرؓ کے درمیان میں کوئی راوی نہیں ہے، ترمذی کے قول میں کہ اس باب میں حضرت سے بہت روایتیں صحیح نہیں ہیں اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ بعض روایات اس باب میں صحیح ہیں اور وہ روایت صحیح مسلم کی ہے اس میں یہ لفظ نہیں اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے تلخیص میں اس کی تصریح کی ہے اور قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں اس کو بیان کیا ہے اور باقی تحقیق اس کی مسک الحتام شرع بلوغ المرام میں موجود ہے۔ من شاء فلیرجع إلیہ۔

۴۲۔ بَابُ: فِي الْوُضُوءِ بِالْمُدِّ

ایک مد پانی سے وضو کرنے کے بیان میں

(۵۶) عَنْ سَفِينَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ. (صحیح) ابن ماجہ (۲۶۷)

ترجمہ: روایت ہے سفینہ سے کہ نبی ﷺ وضو کرتے تھے ایک مد سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع سے۔

فائلا: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سفینہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے اور ایسا ہی کہا بعض اہل علم نے کہ وضو کرے ایک مد سے اور غسل ایک صاع سے اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ مراد حدیث کی یہ نہیں کہ اس سے کم و بیش جائز نہیں مراد یہ ہے کہ اس قدر کفایت کرتا ہے۔

۴۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِسْرَافِ فِي الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ

اس بیان میں کہ وضو میں اسراف مکروہ ہے

(۵۷) عَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ: الْوُلْهَانُ،

فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَاءِ)). (ضعیف الاسناد) ابن ماجہ (۴۲۱) المشكاة (۴۱۹) اس میں خارجہ بن مصعب راوی

متروک ہے۔ تقریب (۱۶۱۲) ابن حجر کہتے ہیں اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ طبقات المدین (۵/۱۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وضو کے لیے ایک شیطان ہے کہتے ہیں اس کو دلہان سو بچو تم پانی کے زیادہ خرچ کرنے سے بسبب دسواں کے۔

فائل: اور اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابی بن کعب کی غریب ہے اور اسناد اس کی قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک اس لیے کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اس نے مسند کیا ہو اس کے سوائے خارجہ کے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن بصری سے قول انہی کا اور نہیں صحیح اس باب میں کچھ رسول اللہ ﷺ سے اور خارجہ ہمارے لوگوں کے نزدیک کچھ قوی نہیں اور ضعیف کہا اس کو ابن مبارک نے۔

۴۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَوةٍ

ہر نماز کے لیے وضو کرنے کے بیان میں

(۵۸) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَوةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسٍ : فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ أَنْتُمْ ؟ قَالَ : كُنَّا نَتَوَضَّأُ وَضُوءًا وَاحِدًا . (ضعیف : تحت الحديث ۱۶۳) اس میں محمد بن حیدر رازی بن حیان ضعیف ہے۔ (اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ وضو کیا کرتے تھے ہر نماز کے لیے با وضو ہوں یا بے وضو کہا حید نے تو پوچھا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور تم کیا کرتے تھے؟ کہا انس رضی اللہ عنہ نے ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے یعنی ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

فائل: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور مشہور اہل حدیث کے نزدیک حدیث عمرو بن حارث کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے، اور بعض اہل علم وضو ہر نماز کے لیے مستحب جانتے تھے نہ واجب۔



(۵۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهُرٍ ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ)) .

(ضعیف) ابن ماجہ (۵۱۲) المشكاة (۲۹۳) "تمام المنّة" ضعيف الجامع الصغير (۵۵۳۶) اس میں عبدالرحمن بن زیاد افریقی

ضعیف ہے۔ تقریب (۳۸۶۲) عراقی اور بیہمی کہتے ہیں اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ اور ابی عطیف راوی مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے وضو پر وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

(۶۰) عَنْ عُمَرَوِ بْنِ الْعَاصِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَوةٍ ، قُلْتُ : فَأَنْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ ؟ قَالَ : كُنَّا نَصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا

بُؤْضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ نُحَدِّثْ. (صحیح) ابن ماجہ (۵۰۹) البانی اور بعض محققین نے اس کو صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن عامر انصاری سے کہنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ نبی ﷺ وضو کیا کرتے تھے ہر نماز

کے لیے سو کہا میں نے اور تم کیا کرتے تھے؟ فرمایا ہم کئی نمازیں پڑھ لیتے تھے ایک وضو سے جب تک ہم کو حدث نہ ہوتا۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ایک حدیث میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے

وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں، روایت کیا اس حدیث کو افریقی نے ابو غطفیف سے انہوں نے ابن

عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہم سے اس کو حسین بن حریث مروزی نے ان سے محمد بن یزید واسطی نے ان سے افریقی

نے اور یہ اسناد ضعیف ہے کہا علی نے کہا تکی بن سعید قطان نے ذکر کیا گیا ہشام بن عروہ سے اس حدیث کا تو کہا یہ اسناد مشرقی ہے مترجم کہتا

ہے یعنی اس کو مدینہ کے لوگوں نے نہیں بیان کیا۔ مشرقی لوگ یعنی اہل کوفہ نے بیان کیا ہے اور ان کا اعتبار نہیں، جیسا اہل مدینہ کا اعتبار ہے۔



۴۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

اس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ ایک وضو سے کئی نمازیں بھی پڑھتے تھے

(۶۱) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ، فَلَمَّا

كَانَ عَامَ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ، فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّكَ

فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ فَعَلْتَهُ ؟ قَالَ : ((عَمْدًا فَعَلْتُهُ)). (صحیح) ابن ماجہ (۵۱۰) البانی اور بعض محققین نے صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہنا نبی ﷺ وضو کرتے تھے ہر نماز کے لیے

پھر جب ہوا سال فتح مکہ کا کئی نمازیں پڑھیں آپ ﷺ نے ایک وضو سے اور مسح کیا آپ ﷺ نے موزوں پر پھر کہا

عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ نے وہ کام کیا کہ کبھی نہیں کرتے تھے فرمایا حضرت ﷺ نے قصد کیا میں نے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو علی بن قادم نے انہوں نے سفیان ثوری سے

اور زیادہ کیا اس میں یہ کہ وضو کیا آپ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ، اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے بھی محارب بن دثار سے

انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے کہ نبی ﷺ وضو کرتے تھے ہر نماز کے لیے اور روایت کیا اس کو کعب نے سفیان سے انہوں نے

محارب سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت کیا عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے سفیان سے

انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل اور یہ زیادہ صحیح ہے کعب کی حدیث

سے اور اسی پر نسل ہے اہل علم کا کہ کئی نمازیں پڑھیں ایک وضو سے جب تک حدث نہ ہو اور بعض وضو کرتے تھے ہر نماز کے لیے

مستحب جان کر بہ نیت فضیلت کے اور مروی ہے افریقی سے روایت کرتے ہیں ابو غطفیف سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہا جس نے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں اور یہ اسنا ضعیف ہے۔ یعنی افریقی اس میں ضعیف ہے، اور اس باب میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پڑھی ظہر اور عصر ایک وضو سے۔



۴۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي وُضُوءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

مرد اور عورت کے ایک برتن سے وضو کرنے کے بیان میں

(۶۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ : كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا بیان کیا مجھ سے ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہاتی تھی میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے جنابت میں۔

فائل: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر مرد اور عورت ایک برتن سے نہائیں۔ اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور ام بانی رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ام عمر رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو الشعثاء کہ نام ان کا جابر بن زید ہے ان سب سے روایت ہے۔



۴۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طُهُورِ الْمَرْأَةِ

بچے ہوئے پانی کی کراہت کے بیان میں عورت کی طہارت سے

(۶۳) عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ فَضْلِ طُهُورِ الْمَرْأَةِ .

(صحیح) ابن ماجہ (۳۷۳) المشكاة (۵۷۱) الارواء (۱۱) الروض (۷۹۸) صحیح ابی داؤد (۷۵)

ترجمہ: روایت ہے ایک مرد سے قبیلہ بنی غفار سے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے بچے ہوئے پانی عورت کی طہارت سے۔

فائل: اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے اور مکروہ کہا بعض فقہاء نے وضو کرنا بچے ہوئے پانی سے عورت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا جو پانی عورت کی طہارت سے بچا ہو اس سے وضو مکروہ ہے اور اس کے جوٹھے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

(۶۴) عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ

طَهُورِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ : بِسُورِهَا. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حکم بن عمرو غفاری سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا اس سے کہ وضو کرے مرد اس پانی سے کہ بچا ہو عورت کی طہارت سے یا فرمایا اس کے جوٹھے سے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو حجاب کا نام سوادہ بن عاصم ہے، اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ وضو کرے مرد بچے ہوئے پانی سے طہارت عورت کے اور نہیں شک کیا اس میں محمد بن بشار نے جیسے شک کیا تھا محمود بن غیلان نے اوپر کی روایت میں۔



۴۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

اس کے جائز ہونے کے بیان میں

(۶۵) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ : اغْتَسَلَ بَعْضُ أَرْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنِّي كُنْتُ جُنْبًا ، فَقَالَ : ((إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ)) . (صحیح) ابن ماجہ (۳۷۰) الارواء (۲۷) المشكاة (۴۵۷) بعض محققین کہتے ہیں یہاں سماک کی نکر مرہ سے روایت ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نہائی کوئی بیوی رسول اللہ ﷺ کی ایک بڑے برتن سے سو ارادہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے وضو کا تو کہا انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ میں جنبی تھی، فرمایا آپ ﷺ نے پانی تو جنبی نہیں ہوتا یعنی نجس نہیں ہوتا۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی رحمہمہمہ کا۔



۴۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ : أَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

اس بیان میں کہ پانی کو نجس نہیں کرتی کوئی چیز

(۶۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَنْتَوَضَّأُ مِنْ بَشَرٍ بِضَاعَةٍ ، وَهِيَ بَشَرٌ يُلْقَى فِيهَا الْحَيْضُ ، وَلَكُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)) .

(صحیح) (المشكاة ۴۷۸) صحیح ابی داؤد (۵۹) اس کو امام احمد، ابن معین اور ابن حزم نے صحیح کہا ہے تلخیص الحبیر (۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا وضو کریں ہم کنوئیں سے بضاء کے اور وہ ایسا کنواں تھا کہ پڑتے تھے اس میں لیتے حیض کے اور گوشت کتے کے اور چیزیں بد بودار؟ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانی تو پاک ہے نہیں نجس کرتی اس کو کوئی چیز۔

فائل: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے اور بہت اچھی طرح روایت کیا ہے ابو اسامہ نے اس حدیث کو نہیں روایت کیا کسی نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے جیسا اچھا روایت کیا ابو اسامہ نے اور روایت کی گئی ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مکی سندوں سے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔



۵۰۔ بَابُ : مِنْهُ آخِرُ

دوسرا اسی بیان میں

(۶۷) عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاءِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يُنْبِتُهُ مِنَ السَّبَّاحِ وَاللَّوَابِ ؟ قَالَ : ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). (صحیح)

المشكاة (۴۷۷) الارواء (۳۲) التعليق على التكميل (۵/۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور ان سے پوچھتے تھے حکم اس پانی کا جو ہوتا ہے جنگلوں میں آتے ہیں اس پر درندے اور چار پائے تو فرمایا جب ہووے پانی دو مکے تو نہیں نجس ہوتا۔

فائل: کہا محمد بن اسحاق نے یہ قلم کہتے ہیں مکے کو اور قلم وہ بھی ہے جس میں پانی بھرے جاتے ہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہی قول ہے۔ شافعی رحمہ اللہ اور احمد اور اسحاق کا کہ جب ہو پانی دو مکے تو نجس نہیں کرتی اس کو کوئی چیز جب تک کہ نہ بدل جائے ہو اور مزہ اس کا اور کہا کہ دو قلم ہوتے ہیں پانچ مکوں کے برابر۔



۵۱۔ بَابُ : كَرَاهِيَةِ الْبُولِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ

اس بیان میں کہ رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

(۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ)). (صحیح)

(ابن ماجہ (۳۴۴))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے ٹھہرے ہوئے پانی میں پھر وضو کرے

اسی سے۔

فائدہ : کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَاءِ الْبَحْرِ أَنَّهُ طَهُورٌ

دریا کے پانی کے بیان میں کہ وہ پاک ہے

(۶۹) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ - مِنْ آلِ بْنِ الْأَزْرَقِ - أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ - وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَكِبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ : فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا ، أَفَتَتَوَضَّأُ مِنْ [مَاءِ] الْبَحْرِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((هُوَ الطَّهْرُ مَاءُوهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ)) .

(صحیح) ((الارواء)) صحیح ابی داؤد (۷۱) المشکاۃ (۴۷۹) الصحیحہ (۴۸۰)

ترجمہ : روایت ہے صفوان بن سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن سلمہ سے جو اولاد میں ہیں ابن ازرق کے، تحقیق مغیرہ بن ابو بردہ نے، کہ اولاد سے عبدالدار کی ہیں، خبر دی ان کو کہ سنا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے پوچھا ایک مرد نے رسول اللہ ﷺ سے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم سوار ہوتے ہیں دریائے شور میں اور اٹھاتے ہیں اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی سواگر وضو کریں اس سے تو پیا سے رہیں کیا وضو کریں ہم دریا سے؟ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وہی تو ہے کہ اس کا پانی پاک ہے اور مردہ حلال۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے جابر اور فراسی سے کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہاء کا اصحاب نبی ﷺ سے انہیں میں ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ نہیں جانتے کچھ مضائقہ دریا کے پانی میں اور مردہ کہا ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہ نے وضو کرنا دریا کے پانی سے جیسے ابن عمر اور عبداللہ بن عمر اور کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ تو آگ ہے یعنی ضرر پہنچانے والا ہے پیدا کرنے والا برص کا۔



۵۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْبَوْلِ

پیشاب سے بہت احتیاط کرنے کے بیان میں

(۷۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى قَبْرَيْنِ ، فَقَالَ : ((إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ : أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ ، وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْسُحُ بِالنَّمِيمَةِ)) .

(صحیح) الارواء (۱۸۷، ۲۸۳) صحیح ابی داؤد (۱۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے دو قبروں پر سو فرمایا ان دونوں پر عذاب ہوتا ہے اور انہیں عذاب ہوتا کسی بڑے گناہ سے مگر یہ سونہیں پردہ کرتا تھا پیشاب کے وقت اور دوسرا پھرتا تھا ساتھ چغل خوری کے۔

فائل: اور اس باب میں زید بن ثابت اور ابو بکر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما اور ابو موسیٰ اور عبدالرحمن بن حسنہ بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا منصور نے اس کو مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے ذکر کیا اس میں طاؤس کا اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے اور سنا میں نے ابو بکر محمد ابان سے فرماتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے اعمش خوب یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی اسناد منصور سے۔



۵۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ أَنْ يَطْعَمَ

اس بیان میں کہ لڑکا جب تک کھانا نہ کھائے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے

(۷۱) عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ بِابْنِ لَيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ ، فَقَالَ عَلَيْهِ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ . (صحیح صحیح ابی داؤد (۳۹۸) الارواء (۱۶۹))

ترجمہ: روایت ہے ام قیس سے جو بیٹی ہے محسن کی کہا گئی میں اپنے لڑکے کو لے کر نبی ﷺ کے پاس اور وہ کھانا نہیں کھاتا تھا یعنی دودھ پیتا تھا پھر پیشاب کر دیا اس نے آپ ﷺ پر پھر منگوایا آپ ﷺ نے پانی اور چھڑک دیا اس پر یعنی بہا دیا۔

فائل: اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور زینب اور لبانہ بنت حارث سے کہ وہ ماں ہے فضل بن عباس بن عبدالمطلب کی اور ابوالسرح اور عبد اللہ بن عمر اور ابولیلی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور یہی قول ہے اکثر لوگوں کا اصحاب اور تابعین سے اور جوان کے بعد تھے مثل احمد اور اسحاق کے کہتے ہیں پانی بہا دے لڑکے کے پیشاب پر اور خوب دھویا جائے لڑکی کا پیشاب جب تک دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں اور جب کھانے لگیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے۔



۵۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب کے بیان میں

(۷۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ نَاسًا مِنْ غُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا ، فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ : ((اشْرَبُوا مِنَ الْبَاقِيَا وَأَبْوَالِهَا)) فَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْتَأْفَوْا الْإِبِلَ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ ، فَأَتَى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَ

الْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ، قَالَ، أَنَسُ: فَكُنْتُ أَرَى أَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْأَرْضَ بِفِيهِ، حَتَّى مَاتُوا. وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ: يَكُدُّمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ، حَتَّى مَاتُوا. (صحيح الارواء: ۱۷۷، الروض النضير: ۴۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ چند لوگ آئے قبیلہ عرینہ سے مدینہ میں سو پانی لگان کو مدینہ کا سو بھیج دیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں اور فرمایا بیوان کا دودھ اور پیشاب، سو مار ڈالا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو اور ہاک لے گئے اونٹوں کو اور مرتد ہو گئے اسلام سے پس پڑے آئے وہ حضرت ﷺ کے پاس پھر کاٹ ڈالے آپ ﷺ نے ہاتھ ان کے اور پیر ان کے خلاف سے یعنی داہنا ہاتھ اور بائیں پاؤں یا بایاں ہاتھ اور داہنا پیر اور سلایاں پھیر دیں ان کی آنکھوں میں اور ڈال دیا ان کو جلتی زمین میں کہا انس رضی اللہ عنہ نے میں دیکھانے ایک ایک کو کھودتے ہوئے زمین اپنے منہ سے یہاں تک کہ مر گئے اور کبھی کہا حماد نے اس روایت میں یکدم الارض بجائے یکد الارض کے او رمعنی دونوں کے ایک ہیں۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کچھ نجاست نہیں حلال جانور کے پیشاب میں۔



(۷۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّمَا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ أُعْيِيَهُمْ لَا تَهُمُ سَمَلُوا أَعْيِنَ الرُّعَاةَ. (صحيح) ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نبی ﷺ نے سلایاں ان کی آنکھوں میں پھیریں کہ انہوں نے بھی چرواہے کی آنکھوں میں سلایاں پھیریں تھیں۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو سوا اس شیخ کے یعنی یحییٰ بن غیلان کے کہ روایت کی ہو اس نے یزید بن زریج سے اور یہ فعل حضرت ﷺ کا والجر ورح قصاص کے موافق تھا اور مروی ہے محمد بن سیرین سے کہا انہوں نے یہ فعل آپ ﷺ کا حدود اترنے سے قبل تھا۔

۵۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الرِّيحِ

وضو کرنے کے بیان میں ریح نکلنے سے

(۷۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ)).

(صحيح) الارواء (۱۴۵/۱) المشكاة (۳۱۰) صحيح ابن داود (۱۶۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وضو نہیں فرض جب تک آواز نہ ہو یا ریح نہ نکلے۔

فائدہ: کہا ابویسی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۷۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيحًا بَيْنَ يَتِيهِ، فَلَا يَخْرُجُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا)). (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۶۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہوتم میں سے کوئی مسجد میں اور پائے کچھ ہوا کا شبہ اپنے سرین میں تو نہ نکلے جب تک نہ سنے آواز یا پائے بوجہ تک یقین نہ ہو تو شبہ سے وضو نہیں جاتا۔



(۷۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَوةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ)).

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۵۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا کسی کی نماز کو جب حدث کرے یہاں تک کہ وضو کرے۔

فائدہ: کہا ابویسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبد اللہ بن زید اور علی بن طلق اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابویسی نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی قول ہے علماء کا کہ وضو واجب نہیں ہوتا ہے شبہ حدث سے جب تک آواز نہ ہو یا بواہر کہا ابن مبارک نے جب شک کرے حدث میں تو واجب نہیں اس پر وضو جب تک یقین نہ ہو ایسا کہ قسم کھا سکے اس پر اور کہا ہے کہ جب نکلے عورت کے قبل سے ریح واجب ہوتا ہے اس پر وضو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا۔



۵۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

نیند سے وضو کے فرض ہونے کے بیان میں

(۷۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ، حَتَّى غَطَّ أَوْفَخَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ قَدْ نِمْتَ؟ قَالَ: ((إِنَّ الْوُضُوءَ لَا يَجِبُ إِلَّا عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا، فَإِنَّهُ إِذَا أَضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ)). (اسنادہ ضعیف) (المشكاة المصابيح: ۳۱۸) ضعیف ابی داؤد (۲۰۲) اس میں ابو خالد الدالانی راوی ضعیف ہے۔ اور دلس ہے۔ کتاب المدلسین (۳/۱۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ دیکھا انہوں نے نبی ﷺ کو سوتے ہوئے سجدے میں یہاں تک کہ خرائے لینے لگے راوی کو شک ہے غط کہا یا نفخ، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے سو کہا میں نے یا رسول اللہ ﷺ آپ سو گئے تھے فرمایا آپ ﷺ نے وضو واجب ہوتا ہے اسی پر جو سوئے لیٹا ہوا اس لیے کہ لیٹ کر سونے میں ڈھیلے ہو جاتے جوڑاس کے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے اور ابو خالد کا نام یزید بن عبد الرحمن ہے اور اس باب میں عائشہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔



(۷۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُونَ ثُمَّ يَقُومُونَ فَيُصَلُّونَ، وَلَا يَتَوَضَّؤُونَ. (اسنادہ صحیح) الارواء: ۱۱۴. المشكاة: ۳۱۷. صحیح ابی داؤد (۱۹۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سو جاتے بیٹھے بیٹھے پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگتے اور وضو نہ کرتے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، سنائیں نے صالح بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابن مبارک سے جو سو جائے بیٹھے بیٹھے نکیہ لگائے ہوئے تو کہا انہوں نے اس کا وضو نہیں جاتا۔ کہا اور روایت کی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سعید بن مسیبی عرب نے قتادہ سے انہوں نے ابن عباس سے قول انہیں کا اور انہیں ذکر کیا ابو العالیہ کا اور نہ مرفوع کیا اس کو اور اختلاف ہے علماء کا وضو جانے میں نیند سے سو کہا اکثر نے وضو واجب نہیں ہوتا اگر سوئے بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے، جب تک لیٹ کر نہ سوئے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور احمد کا اور کہا بعض نے جب غالب ہو اس کی عقل پر نیند واجب ہے اس پر وضو اور یہی کہا اسحاق نے اور کہا شافعی رضی اللہ عنہ نے جب سوئے پھر دیکھے خواب یا ہٹ جائے اپنی جگہ سے نیند کے غلبہ سے تو اس پر وضو واجب ہے۔



۵۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

آگ میں پکی ہوئی چیز سے وضو کے واجب ہونے کے بیان میں

(۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، وَلَوْ مِنْ ثَوْبٍ أَقِطَ)) قَالَ: فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ؟ أَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيمِ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا ابْنَ أَخِي، إِذَا سَمِعْتَ حَدِيثًا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا.

(اسنادہ حسن) ابن ماجہ (۴۸۵) صحیح ابی داؤد (۱۸۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس چیز کے کھانے سے جو آگ میں پکی ہو اور اگرچہ ایک کھڑا قط کا ہو، سو کھا ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کیا وضو کریں ہم گھی کھانے اور گرم پانی کے پینے کے بعد سو کھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اے بھیجے میرے جب سے تو حدیث رسول ﷺ کی تو باتیں نہ بنا۔

فائدہ: اور اس باب میں ام حبیبہ اور ام سلمہ اور زید بن ثابت اور ابو طلحہ اور ابویوب اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور تجویز کیا بعض علماء نے وضو کرنا اس چیز سے جو پکی ہو آگ میں یعنی اس کے استعمال سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء اور صحابہ اور تابعین اور جو بعد ان کے تھے اسی پر ہیں کہ وضو نہیں ٹوٹا پکی ہوئی چیز سے آگ کے۔



۵۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

آگ میں پکی ہوئی چیز سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

(۸۰) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَأَكَلَ، وَأَتَتْهُ بَقْنَاعٌ مِنْ رُطْبٍ فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَتْهُ بَعْلَالَةٌ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ، فَأَكَلَ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(حسن صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۸۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے رسول اللہ ﷺ اور میں ان کے ساتھ تھا سو آئے ایک عورت انصاری کی کے پاس، پس ذبح کی اس نے ایک بکری آپ ﷺ کے لیے سوکھایا آپ نے اور لائی ایک طباق تر کھجوروں کا سوکھایا آپ نے پھر وضو کیا ظہر کا اور نماز پڑھی پھر پھرے سولائی وہ کچھ بچا ہوا گوشت اسی بکری کا سوکھایا آپ ﷺ نے پھر پڑھی نماز عصر کی اور وضو نہیں کیا۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور صحیح حدیث ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بسبب اسناد کے، روایت کیا ہے اس کو حسام بن مصک سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور صحیح یہی ہے کہ یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے ایسا ہی روایت کیا حافظان حدیث نے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابن سیرین سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کیا اس کو عطاء بن یسار اور عمرہ اور محمد بن عمرو بن عطاء اور علی بن عبد اللہ بن عباس اور اکثر لوگوں نے نبی ﷺ سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اور قط باکسر و بکسر تین فارسی پتو خشک کیا ہوا دی ہے کہ ترکی میں اسے کشف اور قرت کہتے ہیں اور اسے نان خورش کرتے ہیں۔ اور پخیر اس کے سوا ہے اور عربی میں اسے جین کہتے ہیں۔

یہی صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود اور ابو رفیع اور ام الحکم اور عمرو بن امیہ اور ام عامر اور سوید بن العنمان اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو ان کے بعد تھے مثل سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے، کہتے ہیں وضو نہیں جاتا آگ کی پکی ہوئی چیز سے اور یہی اخیر فضل ہے رسول اللہ ﷺ کا اور یہ حدیث ناخ ہے پہلی حدیث کی، جس میں وضو ٹوٹے کا ذکر ہے آگ کی پکی ہوئی چیز سے۔



۶۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ

اس بیان میں کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو جاتا رہتا ہے

(۸۱) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ؟ فَقَالَ: ((تَوَضَّؤُوا مِنْهَا))؛ وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ: ((لَا تَتَوَضَّؤُوا مِنْهَا)).

(اسنادہ صحیح) ابن ماجہ (۴۹۴) الارواء (۱۵۲/۱) صحیح ابی داؤد (۱۷۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ سے حال اونٹ کے گوشت کا سو فرمایا آپ ﷺ نے وضو کرو اس سے اور پوچھا گیا وضو کرنے کو بکری کے گوشت سے سو فرمایا نہ وضو کرو اس سے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور اسید بن خضیر سے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی حجاج بن ارطاة نے یہ حدیث عبد اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اسید بن خضیر سے اور صحیح حدیث عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی ہے ہے براء بن عازب سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا، اور روایت کی عبیدہ ضمی نے عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ذی العزہ سے، اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حجاج بن ارطاة سے سو خطا کی اس میں اور کہا عن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ عن اسید بن خضیر اور صحیح یہ ہے کہ روایت کی عبد اللہ بن عبد اللہ رازی نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے براء بن عازب سے کہا اسحاق نے سب سے زیادہ صحیح اس باب میں دو حدیثیں ہیں رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث براء کی دوسری جابر بن سمرہ کی۔



۶۱۔ بَابُ: الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

اس بیان میں کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے ذکر کے چھونے سے

(۸۲) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ؛ ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتَّى يَتَوَضَّأَ)). (صحیح) ابن ماجہ (۴۷۹) المشكاة (۳۱۹) الارواء

(۱۱۶) صحیح ابی داؤد (۱۷۴) الروض (۱۷۴)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو چھوئے اپنے ذکر کو تو نہ نماز پڑھے جب تک وضو نہ کر لے۔

فائدہ: اور اس باب میں ام حبیبہ اور ابوالیوب اور ابو ہریرہ اور اروی انیس کی بیٹی اور عائشہ اور جابر اور زید بن خالد اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہا ابوعبسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے مانند اس کے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے بشر سے اور روایت کیا ابواسامہ اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابواسامہ سے، اور روایت کی یہ حدیث ابوالزناد نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے، روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے اور یہی قول ہے کئی اصحاب اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہم اور کہا محمد بخاری رحمہم نے بہت صحیح اس باب میں حدیث بسرہ کی ہے اور کہا ابوزرعہ نے حدیث ام حبیبہ کی بہت صحیح ہے اور وہ روایت کی ہے علاء بن حارث نے مکحول سے انہوں نے عنبہ بن ابی سفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے اور کہا محمد نے مکحول کو سامع نہیں عنبہ بن ابی سفیان سے اور روایت کی ہے مکحول نے ایک مرد سے اس نے عنبہ سے سوا اس حدیث کے اور گویا کہ محمد نے صحیح نہ سمجھا اس روایت کو۔

(۸۳) عَنْ بُسْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ . حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهِذَا .

(صحیح) انظر ما قبله

ترجمہ: روایت ہے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا اوپر کی حدیث کی طرح، ہمیں حدیث بیان کی اسی طرح اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابواسامہ سے اسی طرح۔

(۸۴) عَنْ بُسْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ

، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ بُسْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ . (صحیح) [انظر الذى قبله]

ترجمہ: روایت ہے بسرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے ہم سے حدیث بیان کی اسی طرح علی بن حجر نے کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی عبدالرحمن بن ابی الزناد نے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔



۶۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذِّكْرِ

ذکر کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

(۸۵) عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنْفِيِّ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ ؟ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْهُ ؟)). (صحيح) المشكاة (۳۲۰) صحيح أبي داؤد (۱۷۵) ابن ماجه (۴۸۳)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن طلق بن علی حنفی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے وہ تو ایک ٹکڑا ہے اس کے بدن کا اور راوی کو شک ہے کہ مضغہ فرمایا یا بضعہ اور معنی دونوں کے ایک ہیں، یعنی ذکر کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ تو بدن کا ٹکڑا ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوامامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے روایت ہے کئی صحابیوں سے اور بعض تابعین سے کہ وضو نہیں ہے ذکر کے چھونے سے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور ابن مبارک کا اور یہ حدیث بہت اچھی ہے اس باب میں روایت کیا اس کو ایوب بن عقبہ اور محمد بن جبار نے قیس بن طلق سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کلام کیا ہے بعض محدثوں نے محمد بن جابر اور ایوب بن عقبہ میں اور حدیث ملازم بن عمر کی عبد اللہ بن بدر سے بہت صحیح اور اچھی ہے۔



۶۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

بوسے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

(۸۶) عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتَ ؟ فَصَحَّحْتُ . (صحيح) المشكاة (۳۲۳) صحيح أبي داؤد (۹۷۱)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ بوسہ لیا رسول اللہ ﷺ نے کسی بیوی کا پھر نکلے نماز کو اور وضو نہ کیا، کہا عروہ نے میں نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کون وہ تھیں، مگر تم، تو نہیں۔ بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے۔ اعمش مدلس کے معنی کی وجہ سے اور حبیب راوی کا مکروہ سے سماع ثابت نہیں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے کہ مروی ہے اس کے مانند بہت صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ کہ وضو نہیں ٹوٹتا بوسہ لینے سے اور کہا مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہ بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے اور یہی قول ہے کئی صحابیوں اور تابعین کا اور عمل نہیں کیا ہم لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پر اس لیے صحیح نہیں ہوئی بسبب

ضعف اسناد کے اور سنا میں نے ابو بکر عطا بصری سے ذکر کرتے تھے کہ کہا علی بن مدینی نے کہ ضعیف کہا یحییٰ بن قطان نے اس حدیث کو اور کہا ولا شیء کے مشابہ ہے یعنی ضعیف ہے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہا حبیب بن ابی ثابت کو سماع نہیں عروہ سے اور مروی ہے ابراہیم تمیمی سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے بوسہ لیا ان کا اور وضو نہ کیا اور یہ بھی صحیح نہیں ہے اور نہیں جانتے ہم ابراہیم تمیمی کو کہ سنا ہو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور بروایت صحیح ثابت نہیں اس باب میں کچھ رسول اللہ ﷺ سے۔

۶۲۔ بَابُ : الْوُضُوءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرَّعَافِ

قے اور نکسیر سے وضو ٹوٹنے کے بیان میں

(۸۷) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ فِتْوَضًا ، فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقٍ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ . أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ .

(صحیح) (الارواء ۱۱۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی اور وضو کیا پھر ملاقات کی میں نے ثوبان سے مسجد دمشق میں سو ذکر کیا میں نے ان سے سو فرمایا انہوں نے سچ کہا ابو الدرداء نے میں نے ڈالار رسول اللہ ﷺ پر پانی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور مروی ہے اکثر صحابہ اور تابعین سے وضو کرنا قے اور نکسیر سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعضوں نے قے اور رعاف سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہی قول ہے مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کا اور بہت اچھا کہا حسین بن معلم نے اس حدیث کو اور حدیث حسین کی بہت صحیح ہے اس باب میں اور روایت کی معمر نے یہ حدیث یحییٰ بن کثیر سے سو خطا کی ہے اس میں اور کہا عن یعیش بن الولید عن خالد بن معدان عن ابی الدرداء اور ذکر نہیں کیا اور ازامی کا اور کہا روایت ہے خالد بن معدان سے اور حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہیں۔

۶۵۔ بَابُ : الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ

نبیز سے وضو کرنے کے بیان میں

(۸۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : سَأَلَنِي النَّبِيُّ ﷺ ((مَا فِي إِذَا وَتَلَكَ ؟)) فَقُلْتُ : نَبِيذٌ . فَقَالَ : ((تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ ، وَمَاءٌ طَهُورٌ)) ، قَالَ : فَتَوَضَّأَ مِنْهُ . (إسناده ضعيف (المشكاة ۴۸۰)

ضعیف ابی داؤد (۱۰) اس میں ابو زید اہل الحدیث کے نزدیک مجہول راوی ہے۔ الحرج وحین لابن حبان (۱۵۸/۳)

یہ قول ہے معدان کا جو ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے: کیا ہے تمہاری چھاگل میں؟ سو عرض کیا میں نے نبیذ ہے فرمایا آپ ﷺ نے: کھجور بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے کہاراوی تے پھر وضو کیا اس سے حضرت نے۔

فائدہ: کہا ابوعبسیٰ امام ترمذی نے یہ حدیث مروی ہے ابوزید سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ سے وہ نبی ﷺ سے اور ابوزید مرد مجہول ہے اہل حدیث کے نزدیک ہم ان کی کوئی روایت نہیں جانتے سوا اس روایت کے اور جائز کہا بعض علماء نے وضو کرنا نبیذ سے جیسے سفیان وغیرہ اور کہا بعض علماء نے وضو نہ کرے نبیذ سے اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ اور احمد اور اسحاق کا اور کہا اسحاق نے اور کوئی نہ پائے تو نبیذ سے وضو کر کے تیمم بھی کر لے یہ بہتر ہے میرے نزدیک کہا ابوعبسیٰ امام ترمذی نے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیذ سے وضو جائز نہیں ان کا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اس لیے کہ فرمایا ہے قرآن میں: فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا یعنی جب تم کو پانی نہ ملے تو تیمم کرو اور نبیذ تو پانی نہیں ہے پس جب نبیذ ہو تو تیمم جائز ہے اور وضو اس سے جائز نہیں۔



۶۱۔ بَابُ: فِي الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

دودھ پی کر کلی کرنے کے بیان میں

(۸۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ، وَقَالَ: ((إِنَّ لَهُ دَسْمًا)).

(اسنادہ صحیح) ابن ماجہ (۴۹۸) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۹۰، ۱۳۶۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے دودھ پیا پھر منگوا پانی اور کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے سہل بن سعد اور ام سلمہ سے کہا ابوعبسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ دودھ پی کر کلی کرنا ضروری ہے اور ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے اور بعض کے نزدیک مستحب نہیں۔

۶۲۔ بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَيْرِ مُتَوَضِّئٍ

اس بیان میں کہ بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

(۹۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُؤُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ.

(حسن صحیح. الارواء: ۵۴) صحیح ابی داود (۱۳۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول اللہ ﷺ کو اور آپ ﷺ پیشاب کرتے تھے سو جواب نہ دیا آپ ﷺ نے۔

فائدہ: کہا ابوعبسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا جب ہی مکروہ ہے جب آدمی پیشاب کرتا ہو یا خانہ کرتا ہو۔ اور بعض عالموں نے یہی معنی کہے ہیں اس حدیث کے اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں مہاجر بن قنفذ اور

عبداللہ بن حظلہ اور علقمہ بن الشقواء اور جابر اور براء سے بھی روایت ہے۔

۶۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي سُورِ الْكَلْبِ

کتے کے جوٹھے کے بیان میں

(۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُغَسَّلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَاهَنَ أَوْ أَخْرَاهَنَ بِالْشَّرَابِ، وَإِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهَرَّةُ غُسْلَ مَرَّةٍ)). (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۶۶، ۶۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: دھویا جائے برتن جب منہ ڈال دے اس میں کتا سات مرتبہ اول یا آخر مرتبہ مٹی سے مل کر اور جب بلی منہ ڈال دے تو ایک بار۔ بعض محققین کہتے ہیں حدیث کا آخری جملہ ابو ہریرہ کا ہے بقیہ حدیث مرفوعاً صحیح ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی سندوں سے یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اس میں ذکر نہیں بلی کے منہ ڈالنے کا اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے۔

۶۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي سُورِ الْهَرَّةِ

بلی کے جوٹھے کے بیان میں

(۹۲) عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا، قَالَتْ : فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا، قَالَتْ : فَجَاءَتْ هَرَّةٌ تَشْرَبُ، فَأَضَعْتُ لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ، قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَأَيْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَحْيَى؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ، فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّهَا لَيَسْتَبْجَسُ، إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَافِينَ عَلَيْكُمْ أَوْ الطَّوَافَاتِ)).

(اسنادہ صحیح) الارواء (۱۷۳) مشکاة المصابیح (۴۸۲) صحیح ابی داؤد (۶۸)

ترجمہ: روایت ہے کبشہ کعب بن مالک کی بیٹی سے اور وہ تھیں نکاح میں ابن ابی قتادہ کے سوا با قتادہ ان کے پاس آئے، پھر کہا کبشہ نے بھرائیں نے ان کے لیے پانی وضو کا پس آئی ایک بلی اور پینے لگی، پس جھکا دیا اس کے آگے برتن کہ خوب پی لیا۔ کہا کبشہ نے دیکھا مجھے ابو قتادہ نے اپنی طرف دیکھتے ہوئے تو کہا کیا تعجب کرتی ہے تو اے بیٹی میرے بھائی کی کہا میں نے ہاں تو کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بلی تو نجس نہیں ہے وہ تمہارے گرد پھرنے والی ہے طوافین فرمایا طوافات، راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی

قول اکثر علماء کا ہے صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے مثل شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہتے ہیں کہ کچھ مضائقہ نہیں ملی کے جوٹھے میں اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں اور بہت اچھا روایت کیا مالک رحمہ اللہ نے اس حدیث کو کہ مروی ہے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اور مالک سے اچھا کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔



۷۰۔ بَابُ : الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں

(۹۳) عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : بَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ. فَقِيلَ لَهُ : أَنْتَ فَعَلْتَ هَذَا ؟ قَالَ : وَمَا يَمْنَعُنِي ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ : وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ).

(صحیح) (الارواء (۹۹) صحیح ابی داؤد (۱۴۳)

ترجمہ: روایت ہے ہمام ابن حارث سے کہا پیشاب کیا جریر بن عبد اللہ نے پھر وضو کیا اور مسح کیا اپنے موزوں پر سو کہا کیا کرتے ہو تم یہ جواب دیا انہوں نے کیا مانع ہے مجھے اس کام سے اور میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے۔ کہا راوی نے اور بہت اچھی معلوم ہوتی تھی صحابہ وغیرہ کو روایت جریر کی اس لیے کہ اسلام ان کا بعد نزول سورہ مائدہ کے تھا۔

فائدہ: اور اس باب میں عمر بنی اللہ اور علی رضی اللہ عنہما اور حفصہ اور مغیرہ اور بلال اور ابویوب اور سلمان اور بریدہ اور عمر بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلیٰ بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابوامامہ اور جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو یعلیٰ (امام ترمذی) نے حدیث جریر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے دیکھا جریر بن عبد اللہ کو کہ وضو کیا انہوں نے اور مسح کیا اپنے موزوں پر، سو کہا شہر بن حوشب نے ان سے کچھ اس باب میں، سو جواب دیا انہوں نے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے اور مسح کرتے سو کہا کیا سورہ مائدہ کے قبل یا بعد تو کہا انہوں نے میں اسلام لایا سورہ مائدہ کے بعد؟ روایت کی ہم سے یہ بات تنبیہ نے ان سے خالد بن زیاد ترمذی نے ان سے مقاتل بن حبان نے ان سے شہر بن حوشب نے ان سے جریر نے اور روایت کیا بقیہ نے ابراہیم بن ادہم سے انہوں نے مقاتل بن حبان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے جریر سے اور یہ حدیث مفسر ہے قرآن کی، اس لیے کہ بعض لوگوں نے جو انکار کیا ہے موزوں کے مسح کا تو یہی کہا اور تاویل کی ہے کہ مسح کرنا رسول اللہ ﷺ کا موزوں پر سورہ مائدہ سے پیشتر تھا اور ذکر کیا جریر نے اپنی روایت میں کہا انہوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو مسح کرتے ہوئے بعد نزول مائدہ کے۔ مترجم کہتا ہے کہ آیت فرضیت وضو سورہ مائدہ میں اتری ہے تو بعضوں نے سمجھا کہ شاید حضرت ﷺ نے قبل نزول مائدہ کے مسح کیا ہوگا تو حدیث جریر سے ان کا مفہوم اور مذہب باطل ہو گیا کہ اس سے تو ثابت ہوتا ہے مسح حضرت

کے موزوں کا بعد نزول بھی تھا تو اب یہ حدیث گویا آیت وضو کی مفسر ہے۔



(۹۴) عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: أَقَبَلَ الْمَائِدَةَ أَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ؟ فَقَالَ: مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ. (صحيح) الارواء (۱/۱۳۷)

ترجمہ: روایت ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے کہا: میں نے دیکھا جریر بن عبد اللہ کو کہ وضو کیا انہوں نے اور مسح کیا اپنے دونوں موزوں پر کہا شہر بن حوشب نے تو جواب دیا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے۔ تو میں نے عرض کی: ”کیا سورۃ المائدہ سے قبل یا بعد؟“ تو کہا انہوں نے: ”میں اسلام لایا سورۃ مائدہ کے بعد۔“



۷۔ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ لِلْمَسَافِرِ وَالْمُقِيمِ

مسافر اور مقیم کا موزوں پر مسح کرنا

(۹۵) عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ؟ فَقَالَ: ((لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثٌ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ)). (اسنادہ صحیح) ابن ماجہ (۵۵۳) صحیح ابی داؤد (۱۴۵) وصححه ابن حبان (۱۸۱)

ترجمہ: روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ پوچھی گئی آپ ﷺ سے مدت مسح موزوں کی، سو فرمایا آپ ﷺ نے: مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک دن۔

فائدہ: اور عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی اور ابو بکرہ اور ابو ہریرہ اور صفوان بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمر اور جریر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



(۹۶) عَنْ صُفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِيَا لِيَهْنَّ الْأَمِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ)).

(اسنادہ حسن) الارواء (۱۰۴) ابن ماجہ (۴۷۸)

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو حکم کرتے تھے جب ہوتے ہم سفر میں کہ نہ اتاریں موزوں اپنے تین دن اور تین رات تک مگر جنابت کے سبب سے اور نہ اتاریں ہم پیشاب یا پاخانہ یا نیند کے سبب۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور روایت کی حکم بن عتیہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے انہوں

نے ابو عبد اللہ جدلی سے انہوں نے خزیمرہ بنت ثابت سے اور صحیح نہیں ہے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ نے کہا شعبہ نے نہیں سنا ابراہیم نخعی نے ابو عبد اللہ جدلی سے حدیث مسح کی اور کہا زائدہ نے منصور سے ہم حجرہ میں تھے ابراہیم تمیمی کے اور ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے، سوراویث کی ہم سے ابراہیم تمیمی نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے ابو عبد اللہ جدلی سے انہوں نے خزیمرہ بنت ثابت سے انہوں نے نبی ﷺ سے مسح خفین کے باب میں کہا محمد نے سب سے اچھی اس باب میں حدیث صفوان بن عسال کی ہے کہا ابو یعلیٰ امام ترمذی نے اور یہی قول ہے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے فقہاء سے جیسے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں مسح کرتا رہے مقیم ایک دن اور ایک رات اور مسافر تین دن اور تین رات تک اور مروی ہے بعض علماء سے کہ انہوں نے کچھ میعاد مقرر نہیں کی مسح موزوں کی اور یہی قول ہے مالک کا اور مقرر کرنا وقت کا صحیح ہے۔



۷۲۔ بَابُ: فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ

موزوں کے نیچے اور اوپر مسح کرنے کے بیان میں

(۹۷) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ.

(اسنادہ ضعیف) مشکاة المصابیح (۵۲۱) ضعیف ابی داؤد (۲۲) اس کی سند القطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے مسح کیا اوپر موزوں کے اور نیچے بھی۔ (اس میں رجاء کا کاتب المغیرہ سے سماع ثابت نہیں۔

فائلا: کہا ابو یعلیٰ (امام ترمذی) نے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ اور اسحاق اور یہ حدیث معلول ہے، نہیں روایت کیا اس کو کسی نے ثور بن یزید سے سوا لید کے اور وہ بیٹے مسلم کے ہیں اور پوچھا میں نے ابو زرعہ اور محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا دونوں نے یہ صحیح نہیں اس لیے کہ ابن مبارک نے روایت کیا اس کو ثور سے انہوں نے رجاء سے کہا انہوں نے پہنچی مجھے یہ حدیث کاتب مغیرہ سے مرسل نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں مغیرہ کا۔



۷۳۔ بَابُ: فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ ظَاهِرَهُمَا

موزوں کے اوپر مسح کرنے کے بیان میں

(۹۸) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخَفَيْنِ:

عَلَى ظَاهِرِهِمَا. (حسن صحيح، مشکاة المصابيح (۵۲۲) صحيح ابی داؤد (۱۵۱/۱۵۲)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہادیکھامیں نے رسول اللہ ﷺ کو مسح کرتے ہوئے موزوں کے اوپر۔
فائدہ: کہا ابوہیسی (امام ترمذی) نے حدیث مغیرہ کی حسن ہے اور مروی ہے عبدالرحمن بن ابی الزنا سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عروہ سے اور ہم نہیں جانتے کسی کو ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے باب میں سوا عبدالرحمن کے اور یہی قول ہے کئی اہل علم کا اور سفیان ثوری اور احمد کا کہامحمد نے کہ تھے مالک اشارہ کرتے عبدالرحمن بن ابی الزنا کی طرف یعنی ان کو ضعیف کہتے ہیں۔



۴۔ باب: فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَيْنِ وَالتَّلْعَيْنِ

جورین اور تلین پر مسح کرنے کے بیان میں

(۹۹) عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَيْنِ وَالتَّلْعَيْنِ. (صحيح عندالباني)

المشكاة (۵۲۳) الارواء (۱۰۱) صحيح أبي داود (۱۴۷) ابن ماجه (۵۵۹)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ وضو کیا نبی ﷺ نے اور مسح کیا جورین اور تلین پر۔ علامائی کہتے ہیں اس کی سند سفیان ثوری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

فائدہ: کہا ابوہیسی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بہت لوگوں کا اہل علم سے اور اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مسح کرے جورین پر اور اگر چہ تلین نہ ہوں، جب جورین ایسے سخت ہوں کہ بے باندھے ٹھہرے رہیں اور اس باب میں ابوہیسی سے بھی روایت ہے۔ (نوٹ۔ جرابوں پر مسح اجماع صحابہ سے ثابت ہے۔)



۵۔ باب: مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

عمامہ پر مسح کرنے کے بیان میں

(۱۰۰) عَنْ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ.

(صحيح) صحيح أبي داود (۱۳۷-۱۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن مغیرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وضو کیا نبی ﷺ نے اور مسح کیا موزوں اور عمامے پر۔
فائدہ: کہا بکر نے سنائیں نے ابن مغیرہ سے اور ذکر کیا محمد بن بشار نے اس حدیث میں دوسری جگہ مسح کیا رسول اللہ ﷺ نے پیشانی اور عمامے پر اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور ذکر کیا بعض نے مسح ناصیہ اور عمامہ کا اور نہیں ذکر کیا بعض نے ناصیہ کا، سنائیں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنائیں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے مثل یحییٰ بن سعید

قطان کے اپنی آنکھوں سے اور اس باب میں عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان اور ابوامامہ سے بھی روایت ہے، کہا ابوہشامی (امام ترمذی) نے حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے جیسے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور اس رضی اللہ عنہ ہیں اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور اسحاق اور احمد کہ مسح کرے عمامہ پر اور کہا سنا میں نے جارد بن معاذ سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع بن جراح سے کہتے تھے مسح عمامے کا کافی ہے اس حدیث کی رو سے، روایت کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے ان سے بشر بن مفضل، ان سے عبدالرحمن بن اسحاق نے ان سے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حکم موزے کا تو فرمایا: وہ تو سنت ہے اے بھتیجے میرے اور پوچھا میں نے مسح عمامہ کا تو فرمایا: چھو لے بالوں کو یعنی کچھ سر کے بالوں پر مسح کر لے باقی عمامہ پر اور کہا بعض علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ مسح نہ کرے عمامہ پر مگر یہ کہ مسح کرے سر کا بھی اس کے ساتھ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ اور ابن مبارک رضی اللہ عنہ اور شافعی رضی اللہ عنہ کا۔



(۱۰۱) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجِمَارِ.

(صحیح) (الروض (۸۷۲، ۱۰۰۵)

ترجمہ: روایت ہے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہ مسح کیا رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے موزوں اور عمامہ پر۔

(۱۰۲) عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: السُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِي. قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ؟ فَقَالَ أَمْسِ الشَّعْرَ الْمَاءَ (صحیح الاسناد)

ترجمہ: ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا: پوچھا میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حکم موزوں پر مسح کرنے کا تو فرمایا: ”وہ تو سنت ہے اے میرے بھتیجے“ اور پوچھا میں نے مسح کرنا عمامہ کا تو فرمایا: ”چھو لے بالوں کو“۔



۷۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

غسل جنابت کے بیان میں

(۱۰۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَأَغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَعَسَلَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى قُرْبِهِ، ثُمَّ ذَلَّكَ بِيَدِهِ الْخَائِطُ، أَوِ الْأَرْضُ، ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَعَسَلَ رِجْلَيْهِ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہہ رکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی غسل کا سونبائے آپ ﷺ جنابت سے سو جھکایا آپ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے برتن داہنے ہاتھ پر پھر دھوئے دونوں ہاتھ پھر ہاتھ ڈال برتن میں اور پانی بہایا اپنے ستر پر پھر ملا اپنا ہاتھ دیوار یا زمین سے پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور کلا بٹیاں دھوئیں اور بہایا سر پر پانی تین بار پھر بہایا سارے بدن پر، پھر جدا ہو کر اس جگہ سے پیر دھوئے۔

فائلا: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ام سلمہ اور جابر اور ابو سعید اور جابر بن معطم اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔



(۱۰۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأُ بِغَسْلِ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، وَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُشْرَبُ شَعْرَةَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَحْتَبِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَيَاتٍ. (صحيح، الارواء ۱۳۲)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے اس کا کہ غسل کریں جنابت سے شروع کرتے اپنے دونوں ہاتھوں سے قبل اس کے کہ ڈالیں برتن میں پھر دھوتے ستر اپنا اور وضو کرتے مثل وضو اپنے کے نماز کے لیے، پھر پلاتے بالوں کو پانی پھر ڈالتے اپنے سر پر تین چلو۔

فائلا: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے غسل جنابت میں کہ وضو کرے پہلے نماز کا سا پھر پانی بہا دے اپنے سر پر تین بار پھر سارے بدن پر، پھر پیر دھوئے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور کہتے ہیں کہ اگر غوطہ مارے جنبی پانی میں اور وضو نہ کرے تو بھی کافی ہوتا ہے اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کا۔



۷۷۔ باب: هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْأَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ؟

کیا عورت نہاتے ہوئے چوٹی کھولے گی؟

(۱۰۵) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ صَفَرُ رَأْسِي، أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: ((لَا إِنَّمَا يَكْفِيْلُكَ أَنْ تَحْتَبِي عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَفَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ تُفِيضِي عَلَى سَائِرِ جَسَدِكَ الْمَاءَ فَتَطْهَرِينَ. أَوْ قَالَ: فَإِذَا أَنْتَ قَدْ تَطَهَّرْتَ)).

(صحيح) الارواء (۱۳۶) صحيح أبي داؤد (۲۴۵) الصحيحة (۱۸۹)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں چوٹی اپنے سر کی کیا کھولا کروں اسے غسل جنابت کے لیے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں کافی ہے تجھے تین چلوڈ الناسر پر پانی کے پھر بہادے تو سارے بدن پر پانی پس پاک ہوگئی تو، یا فرمایا فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائل: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت جب نہائے جنابت سے تو نہ کھولے اپنی چوٹی، کافی ہے اس کو سر پر پانی بہانا۔



۷۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ

اس بیان میں کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے

(۱۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبُسْرَةَ)). (ضعیف)

المشکاة (۴۴۳) ضعیف ابی داؤد (۳۷) الروض النضر (۷۰۴) اس میں حارث بن وجیہ راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۱۰۵۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر بال کے نیچے جنابت ہے سو دھو بالوں کو اور صاف کرو بدن کو۔

فائل: اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم ان کو مگر ان کی روایت سے اور وہ کچھ ایسے قوی شیخ نہیں ہیں اور روایت کیا ہے ان سے کئی ایک اماموں نے اور انہوں نے ہی یہ حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار سے اور کہتے ہیں ان کو حارث بن وجیہ اور کبھی ابن وجیہ فقط



۷۹۔ بَابُ: الْوُضُوءُ بَعْدَ الْغُسْلِ

غسل کے بعد وضو کے بیان میں

(۱۰۷) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ. (صحیح عند الالبانی) المشکاة (۴۴۵) صحیح

ابی داؤد (۲۴۴) بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے کیونکہ ابواسحاق مدس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ وضو نہیں کرتے تھے غسل کے بعد اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

فائل: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ قول ہے بہت لوگوں کا صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین سے کہ وضو نہ کرے بعد غسل کے۔



۸۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ : إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

اس بیان میں کہ جب عورت اور مرد کے ختنے کے مقام مل جائیں تو غسل واجب ہوتا ہے اور وہ ملتے ہیں جب حشفہ قبل عورت میں داخل ہو

(۱۰۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ ، وَجَبَ الْغُسْلُ ، فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُغْتَسَلْنَا .

(صحیح) ابن ماجہ (۶۰۸) الصحیحہ (۱۲۶۱) الارواء (۸۰) المشکاۃ (۴۴۲)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب بڑھ جائے ختنے کا مقام ختنے کے مقام سے تو واجب ہو چکا غسل کیا میں نے اور حضرت ﷺ نے پھر نہائے ہم دونوں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور رفع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے۔



(۱۰۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ)). (صحیح، الارواء ۱/ ۱۲۱)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب بڑھ جائے ختنہ کی جگہ ختنہ سے تو واجب ہو چکا غسل۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے کہ جب بڑھ جائے اور مل جائے مرد کی ختنہ کی جگہ عورت کے ختنہ کی جگہ سے تو واجب ہو جاتا ہے غسل اور یہی قول ہے اکثر علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم کا جیسے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور یہی قول ہے فقہاء کا تابعین رضی اللہ عنہم سے اور جو بعد ان کے تھے مثل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور شافعی رضی اللہ عنہ اور احمد رضی اللہ عنہ اور اسحاق رضی اللہ عنہ کے کہ جب مل جائے ختنہ کا مقام ختنے کے مقام سے تو واجب ہوتا ہے غسل۔



۸۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ

اس بیان میں کہ منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے

(۱۱۰) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا .

(صحیح) صحیح ابی داود (۲۰۷، ۲۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا غسل جب ہی فرض ہوتا ہے کہ منی نکلے یہ ابتدائے اسلام میں تھا منسوخ ہوا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند، کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور یہ حکم کہ نہانا جب ہی فرض ہوتا ہے کہ جب منی نکلے اور اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی نہ نکلے تو غسل فرض نہیں ہوتا۔ یہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور ایسا ہی مردی ہے کہ کئی ایک صحابیوں سے جیسے ابی بن کعب اور ارفع بن خدیج اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ جب آدمی جماع کرے اپنی عورت سے فرج میں واجب ہو چکا ان پر غسل اگرچہ انزال نہ ہو روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک سے انہوں نے ابو الحکاف سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہانا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے، یہ حکم احتلام کا ہے کہا ابو یسٰی نے سنائیں نے جارود سے کہتے تھے سنائیں نے وکیع سے کہتے تھے نہیں ملی ہم کو یہ حدیث مگر شریک کے پاس سے اور اس باب میں روایت ہے عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور زبیر اور طلحہ اور ابو ایوب اور ابو سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے الماء من الماء یعنی غسل کرنا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے اور ابو الحکاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مردی ہے سفیان ثوری سے کہا انہوں نے خبر دی ہم کو ابو الحکاف نے اور تھے وہ مرد پسندیدہ۔

(۱۱۱) عَنْ الزُّهْرِيِّ : بِهَذَا الْإِسْنَادِ : مِثْلُهُ.

ترجمہ: روایت ہے زہری سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند۔



(۱۱۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْإِحْتِلَامِ. (صحيح عند الالبانى. دون قوله "فى الاحتلام" وهو ضعيف الاسناد موقوف) بعض محققین کہتے اس کی سند شریک قاضی مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں کہ بے شک پانی پانی سے ہے احتلام کے بارے میں۔



۸۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَيْقِظُ وَيَرَى بَلَلًا ، وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

اس بیان میں کہ جو نیند سے اٹھ کر اپنے کپڑوں میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہ ہو

(۱۱۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَّلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا ؟ قَالَ : ((يَغْتَسِلُ)) ، وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنَّهُ قَدْ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا ؟ قَالَ : ((لَا غُسْلَ عَلَيْهِ)) ،

قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذَلِكَ غُسْلٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِنَّ النِّسَاءَ شَفَاقٌ الرَّجَالِ)). (صحیح عند الالبانی) صحیح ابی داؤد (۲۳۴) بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ عبد اللہ راوی کو یحییٰ نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ سے کہ جو شخص پائے تری یعنی سونے کے برابر اور یاد نہ رکھتا ہو خواب فرمایا آپ نے وہ نہائے اور پوچھا جو شخص گمان رکھتا ہے کہ مجھ کو نہانے کی حاجت ہوئی ہے اور پھر نہ پائے اپنے کپڑوں میں تری یعنی نشان منی کا فرمایا اس کو نہانا کچھ ضرور نہیں اور کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یا رسول اللہ! اگر عورت ایسا دیکھے کیا وہ بھی نہائے آپ نے فرمایا ہاں عورتیں تو مانند مردوں کے ہیں یعنی شرع میں سب برابر ہیں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبد اللہ بن عمر نے عبید اللہ بن عمر سے یعنی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کہ جب پائے آدمی تری اور یاد نہ رکھتا ہو احتیام، اور عبد اللہ کو ضعیف کہا ہے یحییٰ سعید بن قطان نے ان کے حافظہ کے سبب سے اور یہ قول ہے کتنے ایک علماء کا صحابہ اور تابعین سے کہ جب جاگے اور دیکھے تری تو غسل کرے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور احمد اور کہا بعض علماء نے تابعین سے کہ غسل جب واجب ہوتا ہے کہ جب تری منی کی ہو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا کہ جب دیکھے خواب اور نہ دیکھے تری تو غسل نہیں ضرور اس کو تمامی 'اء' کے نزدیک مترجم کہتا ہے یعنی اگر بالکل تری نہ دیکھے اور خواب ہی دیکھا ہو تو کسی کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا اور یہ متفق نہ مسئلہ ہے اور جب تری دیکھے تو بعض نے کہا ضرور نہانا چاہیے خواہ وہ تری منی کی ہو یا نہ ہو، اور بعض نے کہا جب یقین ہو کہ تری منی نہ نہیں تو نہانا ضروری نہیں۔

۸۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذْيِ

منی اور مذی کے بیان میں

(۱۱۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ: ((مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوءُ، وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ)). (صحیح عند الالبانی) ابن ماجہ (۵۰۴) صحیح ابی داؤد (۲۰۰) الارواء (۴۷ و ۱۲۵)۔ ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مذی کا حال تو آپ ﷺ نے فرمایا مذی سے وضو واجب ہو جاتا ہے اور منی سے غسل۔ (بعض محققین نے ۲۱ کی سند کو ضعیف کہا ہے۔)

فائدہ: اور اس باب میں مقداد بن اسود اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وضو مروی ہے بواسطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ سے کئی سندوں سے کہ مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا اصحاب نبی ﷺ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعی رضی اللہ عنہ اور احمد رضی اللہ عنہ اور اسحاق رضی اللہ عنہ۔



۸۴۔ بَابُ : فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثُّوبُ

مذی کے بیان میں جب کپڑے پر لگ جائے

(۱۱۵) عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - هُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ - عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ : كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَعَنَاءً ، فَكُنْتُ أَكْثُرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ ؟ فَقَالَ : ((إِنَّمَا يُجْزِلُكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ ؟ قَالَ : ((يَكْفِيكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْصَحَ بِهِ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ مِنْهُ)) .

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۰۴)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن ابی عبید رضی اللہ عنہ سے کہ وہ بیٹے سباق کے ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ سہل بن حنیف سے کہا کہ پہنچتی تھی مجھ کو سختی اور تکلیف مذی سے کہ میں نہاتا تھا اس سے بار بار سوڈ کر کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور پوچھا سو فرمایا آپ ﷺ نے کافی ہے تجھ کو وضو کرنا یعنی مذی سے وضو نوتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا، عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ کیا کروں اگر لگ جائے کپڑے میں کہا کافی ہے تجھ کو ایک چلو پانی لے کر اس پر چھڑک دے جہاں لگی دیکھے۔

فائدہ: کہا ابویسی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو روایت کیا ہو ایسا مضمون مذی میں سوائے محمد بن اسحاق کے اور اختلاف ہے علماء کا مذی میں جب لگے کپڑے پر، بعض کہتے ہیں غسل ضروری ہے اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ اور بعض کے نزدیک کافی ہے پانی کا چھڑکنا اور کہا احمد نے امید ہے مجھ کو کافی ہو پانی چھڑکنا۔

۸۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثُّوبُ

منی کے بیان میں جب کپڑے پر لگ جائے

(۱۱۶) عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ضَافَ عَائِشَةُ ضَيْفٌ ، فَأَمَرَتْ لَهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ ، فَنَامَ فِيهَا ، فَاحْتَلَمَ ، فَاسْتَحْيَى أَنْ يُرْسَلَ بِهَا ، وَبِهَا أَثَرُ الْإِحْتِلَامِ ، فَغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : لِمَ أَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا ؟ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَفْرَكَهُ بِأَصَابِعِهِ ، وَرُبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِأَصَابِعِي . (صحیح) ابن ماجہ (۵۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ہمام بن حارث سے کہ کہا ایک مہمان آیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو حکم کیا آپ ﷺ نے اس کو زرد چادر دینے کا پھر سویا وہ اور احتلام ہوا اس کو سو شرمایا کہ بھیجے چادر کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور اس میں منی بھری ہوئی ہو سو ڈبو دیا چادر کو پانی میں پھر بھیج دیا تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیوں خراب کردی ہماری چادر کافی تھا اس کو کھر چٹا انگلیوں

سے اور میں نے اکثر کھرچی ہے منی رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے اپنی انگلیوں سے۔
فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے فقہاء کا جیسے سفیان اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں منی جب لگے کپڑے میں تو کافی ہے کھرچ ڈالنا، دھونا ضروری نہیں اور ایسا ہی روایت کیا ہے منصور نے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مثل روایت اعمش کی جو ابھی مذکور ہوئی اور مروی ہے ابو معشر سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور حدیث اعمش کی بہت صحیح ہے۔

۸۶۔ باب غسل المني من الثوب

کپڑے سے منی دھونے کے بیان میں

(۱۱۷) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. (صحیح عند الالبانی) ابن ماجہ (۵۳۶)
 الارواء (۱۸۰) صحیح ابی داؤد (۳۹۷) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابواسحاق مدلس کی وجہ سے ضعیف ہے۔
ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے دھوئی منی کپڑے سے رسول اللہ ﷺ کی۔
فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی منی دھونے کی جامعہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ مخالف نہیں اس حدیث کے جس میں کھرچنا ہے اگرچہ کھرچنا بھی کافی ہے اور اچھا لگتا ہے مرد کو کہ نہ دکھائی دے اثر منی کا اپنے کپڑے پر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا منی بمنزلہ تھوک کے ہے پھینک دے اس کو اور دور کر دے اگرچہ لکڑی سے ہو سکے۔



۸۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْجُنْبِ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ

جنب کے بیان میں کہ بے نہائے سو رہے

(۱۱۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنَامُ وَهُوَ جُنْبٌ وَلَا يَمَسُّ مَاءً.
 (صحیح) آداب الزفاف (۳۹) مختصر الشماائل (۲۲۳) صحیح ابی داؤد (۲۲۳)
ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ سو جایا کرتے تھے جنابت میں اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔
فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہی قول ہے ابن مسیب وغیرہ کا اور مروی ہے اکثر لوگوں سے وہ روایت کرتے ہیں اسود رضی اللہ عنہ سے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے، نبی ﷺ وضو کر لیا کرتے تھے سونے سے پہلے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابواسحاق کی حدیث سے جو

مردی ہے اسود سے اور روایت کی ابواسحاق سے یہ حدیث شعبہ نے اور ثوری اور کتنے لوگوں نے اور گمان کیا ہے اس میں غلطی ہوئی ہے ابواسحاق سے۔

۱۱۹) عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ . (بعض محققین کہتے ہیں یہ سند اسحاق مدلس کی جسے ضعیف ہے۔)
ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ وضو کر لیا کرتے تھے سونے سے پہلے۔

۸۸۔ بَابُ : فِي الْوُضُوءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

اس بیان میں کہ جبئی جب سونے لگے تو وضو کر لے

(۱۲۰) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ : أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ ، إِذَا تَوَضَّأَ)) .

(اسنادہ صحیح (آداب الزفاف (۳۷) صحیح ابی داؤد (۲۱۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے نبی ﷺ سے کیا سورہ کوئی ہم میں سے جنابت میں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں مگر جب وضو کرے۔

فائدہ: اور اس باب میں عمار اور عائشہ اور جابر اور ابوسعید اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ابو یعلیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی اس باب میں بہت اچھی اور صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیوں اور تابعین اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے جنب سونے کا تو وضو کر لے۔

۸۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

جبئی سے مصافحہ کرنے کے بیان میں

(۱۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهِ وَهُوَ جُنُبٌ ، قَالَ : فَأَنْبَجَسْتُ ، أَيْ فَأَنْخَسْتُ فَأَغْتَسَلْتُ ، ثُمَّ جُنْتُ ، فَقَالَ : ((أَيْنَ كُنْتَ ؟ أَوْ : أَيْنَ ذَهَبْتَ ؟)) قُلْتُ : إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا . قَالَ : ((إِنَّ

الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ)) . (اسنادہ صحیح (الارواء (۴۷۴) صحیح ابی داؤد (۲۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ملاقات کی ان سے رسول اللہ ﷺ نے اور وہ جب تھے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میں آنکھ پچا کر نکل گیا آپ ﷺ کے پاس سے اور نہایا پھر آیا سو فرمایا آپ ﷺ نے کہاں چل دیئے تھے؟ تم یا کہاں تھے عرض کیا میں نے جب تھ فرمایا آپ ﷺ نے مؤمن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے حذیفہ سے کہا ابو یعلیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعض نے اہل علم سے مصافحہ کرنے کی جب سے اور کہا کچھ مضائقہ نہیں جب اور حائض کے پسینے میں۔

۱۔ مخاطب قول قاموس رینٹ کو کہتے ہیں اور بقول صاحب نہایت تھوک کو۔

۹۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ

اس عورت کے بیان میں جو خواب میں ایسی چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے، یعنی صحبت کرنا

(۱۲۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : جَاءَتْ أُمُّ سَلِيمٍ ابْنَةُ مِلْحَانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَغْيِي غُسْلًا. إِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ قَالَ : ((نَعَمْ إِذَا هِيَ رَأَتْ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ)). قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : قُلْتُ لَهَا : فَصَحَّتِ النِّسَاءُ يَا أُمَّ سَلِيمٍ.

(صحیح) الروض (۱۲۰۱) صحیح ابی داؤد (۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئیں ام سلیم بیٹی ملحان کی نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تو شرمانا نہیں حق سے سو کیا عورت پر بھی غسل ہے جب دیکھے خواب میں جیسا دیکھتا ہے مرد، تو فرمایا ہاں اس پر بھی غسل ہے، جب دیکھے وہ منی کو نہاے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے تو نے فضیحت کیا عورتوں کو اے ام سلیم!

فائدہ: کہا ابو نعیم (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا کہ عورت جب دیکھے خواب میں جو دیکھتا ہے مرد اور انزال بھی ہو تو بے شک اس پر نہا فرض ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری و شافعی و بیہقی کا اور اس باب میں روایت ہے ام سلیم اور خولہ اور عائشہ اور انس رضی اللہ عنہا سے۔

۹۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِيءُ بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

اس بیان میں کہ مرد نہانے کے بعد گرمی لینے کے لیے اپنا بدن عورت کے بدن سے لگائے

(۱۲۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَدْفَأَنِي فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَلَمْ أَغْتَسِلْ. (ضعيف) المشكاة (۴۵۹) ضعيف ابی داؤد (۴۴) سلسلہ احادیث الضعیفہ

(۵۶۵۷) اس کی سند میں حرث ابن ابی مطر راوی ضعیف ہے۔ تقریب التہذیب (۱۱۸۲)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اکثر نہاتے رسول اللہ ﷺ جنابت سے پھر آتے اور گرمی لیتے میرے بدن سے سو میں چٹا لیتی ان کو اپنے ساتھ اور میں نہائی نہیں ہوتی تھی۔

فائدہ: کہا ابو نعیم (امام ترمذی) نے اس حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین سے کہ مرد جب نہا چکے تو گرمی لے اپنی بیوی کے بدن سے اور سورہ اس کے ساتھ نہانے سے پیشتر اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔



۹۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ

پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی کے تیمم کرنے کے بیان میں

(۱۲۴) عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ، وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ، فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمْسَسْهُ بَشْرَتِهِ، فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ)). وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ: ((إِنَّ الصَّعِيدَ وَضُوءَ الْمُسْلِمِ)). (صحيح. المشكاة: ۵۳۰. الارواء: ۱۵۳) صحيح ابی داؤد (۳۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مٹی پاک طہور ہے مسلمان کی اگر پانی نہ پائے دس برس تک پھر جب ملے پانی تو لگا دے اپنے بدن پر یہ بہتر ہے اس کو۔ اور کہا محمود نے اپنی روایت میں إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءَ الْمُسْلِمِ اور مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے ایسے ہی روایت کیا کتنے راویوں نے خالد خداء سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے عمرو بن بجدان سے انہوں نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی ہے یہ حدیث ایوب نے ابو قلابہ سے انہوں نے ایک مرد سے جو بنی عامر سے ہیں انہوں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے اور نام نہیں لیا اس میں اس مرد کا اور یہ حدیث حسن ہے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا کہ جب اور حائض جب تک نہ پائیں پانی تیمم کرتے رہیں اور نماز پڑھتے رہیں اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ وہ تیمم جائز نہیں جانتے جب کے لیے اگر چند پائیں پانی اور مروی ہے کہ انہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو اور کہنے لگے جب پانی نہ پائے تو تیمم کرے جب اور حائض بھی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔



۹۳۔ بَابُ: فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کے بیان میں

(۱۲۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ، أَفَادَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: ((لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عَرْقٌ، وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَعْسَلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي)). قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ: وَقَالَ: ((تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ)).

(صحيح) الارواء (۱۸۹) صحيح ابی داؤد (۲۸۰)

۱۔ پاک کرنے والی۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئیں فاطمہ بیٹی ابو جہش کی نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں ایسی عورت ہوں کہ جب استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی یعنی خون موقوف نہیں ہوتا کیا چھوڑ دوں نماز؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں وہ تو ایک رگ ہے اور کچھ حیض نہیں جب آئیں حیض کے دن تو نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں حیض کے دن تو غسل کر اور نماز پڑھ۔ اور کہا ابو معاویہ نے اپنی روایت میں وقال سے آخر تک اور مطلب اس کا یہ ہے کہ فرمایا حضرت ﷺ نے: جب جا چکیں حیض کے دن تو وضو کر ہر نماز کے لیے یہاں تک کہ پھر آئے وہی وقت یعنی دن حیض کے جب تک نہ آئیں ہر نماز کے لیے وضو تازہ کر لیا کر۔

فائدہ: اور اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے کتنے علماء صحابہ اور تابعین اور سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا کہ مستحاضہ کے جب ایام حیض گزر جائیں تو غسل کرے اور وضو کر لیا کرے۔

۹۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَوةٍ

اس بیان میں کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے

(۱۲۶) عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ : ((تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي)).

(صحیح عند الالبانی) ابن ماجہ (۶۲۵) صحیح ابی داؤد (۳۱۱) الارواء (۲۰۷)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عدی کے دادا سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے مستحاضہ کے حق میں کہ چھوڑ دے نماز جن دنوں میں اسے حیض آتا تھا پھر غسل کرے یعنی بعد گزرنے ایام حیض کے اور وضو کرتی رہے ہر نماز کے لیے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

(۱۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابو الیقظان ضعیف اور مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک سے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث فقط شریک نے بیان کی ہے ابو الیقظان سے اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا تو کہا میں نے عدی بن ثابت روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے یعنی عدی کے دادا سے تو کیا نام ہے ان کے دادا کا تو نہ پہچانا محمد نے نام ان کا اور ذکر کیا میں نے قول یحییٰ بن معین کا ان سے کہ نام ان کے دادا کا دینا رہے تو اعتبار نہ کیا اس کا بخاری نے، اور احمد اور اسحاق نے کہا اگر مستحاضہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرے تو بہت اچھا ہے اور احتیاط کی بات

ہے اور اگر وضو کر لیوے ہر نماز کے لیے تو بھی کافی ہے۔ اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے تو بھی کافی ہے یعنی ایک غسل میں ظہر اور عصر اور ایک میں مغرب اور عشاء اور ایک میں صبح۔



۹۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ بِغَسْلِ وَاحِدٍ

اس بیان میں کہ مستحاضہ دو نمازیں ایک غسل کر کے پڑھ لیا کرے

(۱۲۸) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ : كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيرَةً شَدِيدَةً، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ، فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا، قَدْ مَنَعْتَنِي الصَّيَّامَ وَالصَّلَاةَ؟ قَالَ: ((أَنْعَتْ لَكَ الْكُرْسُفُ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ)) قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((فَلَجِّمِي)) قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((فَاتَّخِذِي ثَوْبًا)) قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَتُجُّ بَجَا؟ فَقَالَ: ((النَّبِيُّ ﷺ سَأَ مُرَلِّ بِأَمْرَيْنِ آيَهُمَا صَنَعْتَ أَجْزَأَ عَنْكَ فَإِنْ قَوَيْتَ عَلَيْهِمَا فَانْتِ اعْلَمِ)). فَقَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ رَكُضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحِيضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي، فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّكَ قَدْ طَهُرْتَ وَاسْتَقْبَاتِ فَصَلِّي أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي وَصَلِّي، فَإِنْ ذَلِكَ يُجْزِلُكَ وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهَرْنَ لِمَيَقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطَهْرَهُنَّ فَإِنْ قَوَيْتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ حِينَ تَطْهَرِينَ وَتُصَلِّينَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ، وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ، وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فَافْعَلِي، وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّينَ، وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي، وَصُومِي إِنْ قَوَيْتِ عَلَى ذَلِكَ)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ)). (حسن عند الالبانی) صحیح ابی داؤد (۲۹۲) الارواء (۱۸۸) الروض (۷۶۰) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند محمد بن عقیل کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عمران بن طلحہ سے وہ اپنی ماں حمہ جش کی بیٹی سے کہا حمہ نے میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ آتا تھا بہت شدت اور زور سے سو آئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس فتویٰ پوچھنے اور خبر دینے کو سو پایا میں نے ان کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں سوغرض کی میں نے یا رسول

اللہ ﷻ استخاضہ آتا ہے مجھ کو زور اور شدت سے سو کیا حکم ہے مجھ کو اور باز رہی ہوں میں روزہ اور نماز سے فرمایا آپ ﷻ نے: بیان کرتا ہوں میں تجھ سے روئی رکھنے کو کہ اس سے بند ہو جاتا ہے خون، عرض کیا انہوں نے وہ بہت ہے آپ ﷻ نے فرمایا: لنگوٹ باندھ، عرض کیا انہوں نے وہ بہت زیادہ ہے فرمایا آپ ﷻ نے: رکھ ایک کپڑا لنگوٹ کے اندر عرض کی وہ اس سے بھی زیادہ ہے میں تو خون بہاتی ہوں زور سے سو فرمایا رسول اللہ ﷻ نے میں: بیان کرتا ہوں تجھ کو حکم جس پر چلے تو کافی ہو تجھ کو پس اگر قابو پائے تو دونوں پر تو خوب جانتی ہے تو پھر فرمایا آپ ﷻ نے یہ ایک لات مارنا ہے شیطان کا یعنی شیطان کی لات سے استخاضہ جاری ہوتا ہے سو حیض کے دن مقرر کر تو چھ دن یا سات دن جو اللہ کو معلوم ہو یعنی قبل استخاضہ کے جو مدت حیض تیری مقرر ہو ان دنوں کو حیض قرار دے پھر جب گزر جائیں وہ دن تو نہا پھر جب دیکھے تو کہ پاک ہو چکی اور صاف ہو چکی تو نماز پڑھتی رہ جو بیس رات دن تک یعنی اگر چھ دن حیض ہوں یا نماز پڑھتی رہ تیس رات دن تک یعنی اگر سات دن حیض کے ہوں اور روزے بھی رکھ اور نماز بھی پڑھ تو یہ کافی ہے تجھ کو اور ایسا ہی کرتی رہ جیسے حائضہ ہوتی ہیں عورتیں اور پاک ہوتی ہیں مدت حیض اور طہر پر اور یہ ایک امر ہوا۔ اور اگر تجھ سے ہو سکے کہ تاخیر کرے تو ظہر کی اور جلدی کرے عصر میں پھر نہا وے جب پاک ہو تو حیض سے اور نماز پڑھے ظہر اور عصر کی پھر دیر کرے مغرب میں اور جلدی کرے عشاء میں اور نہا کر اکٹھا پڑھ لے دونوں نمازیں اور ایک غسل کرے تو صبح کو اور ایسا ہی کرتی رہ اور روزے رکھتی رہ پھر فرمایا رسول اللہ ﷻ نے دونوں باتوں میں یہ بہت پسند ہے مجھ کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور روایت کیا اس کو عبید اللہ بن عمرو قتی اور ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ بن محمد عقیل سے انہوں نے اپنے چچا عمران سے انہوں نے اپنی ماں حمہ رضی اللہ عنہا سے مگر ابن جریج کہتے ہیں عمر بن طلحہ اور صحیح عمران بن طلحہ ہے اور پوچھا میں نے بخاری سے حال اس حدیث کا سو فرمایا حسن ہے اور ایسا ہی کہا احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہ وہ حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے مستحاضہ اگر پہچانے اپنے حیض کا شروع ہونا اور تمام ہونا اور وہ اس طرح کہ خون حیض سیاہ ہوتا ہے اور بعد اس کے زرد تو حکم اس کا فاطمہ بنت ابی حیش کی حدیث کے موافق ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور اگر مستحاضہ کے ایام حیض مقرر اور معلوم ہوں تو وہ نماز چھوڑ دے ان دنوں میں پھر غسل کرے اور وضو کرتی رہے ہر نماز پر اور نماز پڑھے اور جب استخاضہ ہمیشہ آنے لگے اور پہلے سے اس کے دن بھی مقرر نہ ہوں اور حیض کے شروع خون کی سیاہی سے اور تمام ہونا زردی سے بھی نہ پہچان سکے تو اس کا حکم حمہ بنت حیش کی حدیث کے موافق ہے اور کہا شافعی رحمہ اللہ نے مستحاضہ کو جب ہمیشہ خون آنے لگے تو قبل اس کے کہ حیض نہ آیا ہو تو نماز چھوڑ دے پندرہ دن تک، اگر پاک ہو گئی پندرہ دن میں یا اس سے پہلے تو وہی اس کے ایام حیض ہیں اور اگر خون آتا رہا پندرہ دن سے زیادہ تو قضاء کرے چودہ دن کی نماز اور چھوڑ دے ایک دن اور ایک رات کی نماز کہ کم سے کم مدت حیض ایک رات دن ہے اور اکثر دس رات دن، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا

اور اسی پر فتویٰ ہے ابن مبارک کا اور مروی ہے ان سے اس کے خلاف بھی اور بعضوں نے کہا اقل مدت ایک دن اور رات ہے اور اکثر پندرہ دن اور رات ہے اور یہی قول ہے عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کا اور اوزاعی رضی اللہ عنہ اور مالک رضی اللہ عنہ اور شافعی رضی اللہ عنہ اور احمد رضی اللہ عنہ اور اسحاق رضی اللہ عنہ اور ابو عبیدہ کا۔



۹۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاظَةِ : أَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

اس بیان میں کہ مستحاضہ ہر نماز کے وقت نہاتی رہے

(۱۲۹) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : اسْتَفْتَيْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ ابْنَةَ جَحْشِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ : إِنِّي اسْتَحَاظُ فَلَا أَطْهَرُ، أَفَأَدْعُ الصَّلَاةَ ؟ فَقَالَ : ((لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَأَغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي)) . فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۸۲، ۲۸۳ - ۲۹۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پوچھا ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے کہ مجھ کو حیض آتا ہے اور پاک نہیں ہوتی میں کیا چھوڑ دیا کروں میں نماز آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم نہاؤ اور نماز پڑھو۔ تو وہ نہایا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے۔

فائلا: کہاتیمیہ نے لیث نے کہا ابن شہاب نے یہ نہیں ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا غسل کرنے کا ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت مگر یہ کام انہوں نے اپنے اجتہاد سے کیا کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام حبیبہ نے پوچھا آخر حدیث تک اور کہا ہے بعض علماء نے مستحاضہ غسل کر لیا کرے ہر نماز کے وقت اور روایت کی اوزاعی نے زہری سے انہوں نے عمرہ اور عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔



۹۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ : أَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

اس بیان میں کہ حائضہ نماز کی قضا نہ پڑھے

(۱۳۰) عَنْ مُعَاذَةَ : أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ، قَالَتْ اتَّقِصِي إِحْدَانَا صَلَوَتَهَا أَيَّامَ مَحِيضِهَا ؟ فَقَالَتْ : أَحَرُّوْرِيَّةٌ أَنْتِ ؟ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءِ .

(صحیح) ابن ماجہ (۶۳۱) صحیح ابی داؤد (۲۵۴) الارواء (۲۰۰)

ترجمہ: روایت ہے معاذہ سے کہ ایک عورت نے پوچھا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا قضا پڑھے حیض کے دنوں کی نماز تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا تو حرور یہ ہے، ہم میں سے ایک کو حیض آتا تھا اور حکم نہ ہوتا تھا قضا کا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے کہ حائضہ نہ قضا کرے نماز کی اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا اس میں اختلاف نہیں کسی کا کہ حائضہ قضا نہ کرے نماز ایام حیض کی اور قضا کرے روزہ کی۔



۹۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ: أَنَّهُمَا لَا يَقْرَأَنِ الْقُرْآنَ

اس بیان میں کہ جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھیں

(۱۳۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقْرَأُوا الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ)). (منکر)

المشكاة (۶۱) (الارواء ۱۹۲) اسماعیل بن عیاش کی روایت اہل حجاز اور اہل عراق سے ضعیف ہوتی ہے۔ اور موسیٰ بن عقبہ مدنی اور حجازی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ پڑھے حائض اور جب قرآن میں سے کچھ۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسماعیل بن عیاش کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: نہ پڑھے قرآن حائض اور جب۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہ کہتے ہیں نہ پڑھیں حائض اور جب قرآن سے مگر کثر ایک آیت کا یا حرف وغیرہ اور رخصت دی ہے جب اور حائض کو سُبْحَانَ اللَّهِ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنے کی، کہا ترمذی نے اور سنائیں نے محمد بن اسماعیل کو کہ اسماعیل بن عیاش روایت کرتے ہیں اہل حجاز و عراق سے احادیث منکر گویا کہ انہوں نے ضعیف جانا اسماعیل کی ایسی روایت کو کہ اہل عراق وغیرہ سے اکیلے انہوں نے ہی روایت کی ہو، اور کہا اسماعیل بن عیاش کے وہی حدیث معتبر ہے جو اہل شام سے روایت کریں اور کہا احمد بن حنبل نے اسماعیل بن عیاش اچھے ہیں بقیہ سے اور بقیہ بہت حدیثیں منکر ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن حسن نے کہا سنائیں نے احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے یہی بات۔



۹۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

حائضہ کے ساتھ بوس و کنار کے بیان میں

(۱۳۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حِضَّتْ يَأْمُرُنِي أَنْ أَتَرَّرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنِي.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۶۰)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب میں حائضہ ہوتی تو حکم کرتے مجھ کو رسول اللہ ﷺ تہ بند باندھنے کا پھر بوس و کنار کرتے میرے ساتھ۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور میمونہ سے۔ کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین سے اور یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے۔

۱۰۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُوََاكَلَةِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَسُورِهِمَا

جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانے اور ان کے جوٹھے کے بیان میں

(۱۳۳) عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ مُوََاكَلَةِ الْحَائِضِ ؟

لَقَالَ : ((وَاكَلْهَا)). (صحیح) ابن ماجہ (۶۵۱) صحیح ابی داؤد (۲۰۵)

ترجمہ: روایت ہے حرام بن معاویہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کھانا کھانے کو حائض کے ساتھ فرمایا آپ ﷺ نے: کھانا کھایا کرو اس کے ساتھ۔

فائدہ: اور اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث عبداللہ بن سعد کی حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے تمام علماء کا کہ حائض کے ساتھ کھانا کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں اور اختلاف کیا ہے اس کے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سولہ بعض نے مکروہ کہا ہے اور بعضوں نے رخصت دی ہے۔

۱۰۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

اس بیان میں کہ حائضہ کوئی چیز مسجد میں سے لے لے

(۱۳۴) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((نَاوِلْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ

الْمَسْجِدِ)). قَالَتْ : قُلْتُ : إِنِّي حَائِضٌ. قَالَ : ((إِنَّ حِضَّتِكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ)).

(صحیح) ابن ماجہ (۶۳۲) الارواء (۹۴) صحیح ابی داؤد (۲۵۳)

ل نام ہے راوی کا۔

ترجمہ: روایت ہے قاسم بن محمد سے کہا انہوں نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے: لے لے بور یا مسجد سے۔ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے کہ حائضہ ہوں، فرمایا: حیض تیرا نہیں کچھ تیرے ہاتھ میں۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا نہیں جانتے ہم اس میں اختلاف کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر لے لے حائضہ کچھ مسجد میں سے باہر رہ کر۔



۱۰۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اثْنَانِ الْحَائِضِ

حائضہ سے صحبت حرام ہونے کے بیان میں

(۱۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبْرِهَا أَوْ كَاهِنًا: فَقَدْ كَفَرَ بِمَا

أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ)). (صحيح) آداب الزفاف (۳۱) الارواء (۲۰۰۶) المشكاة (۵۰۱) ابن ماجه (۶۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو صحبت کرے حائضہ سے یا کسی عورت سے اس کے پیچھے سے یا آئے کاہن کے پاس یعنی غیب کی خبر پوچھے تو بے شک منکر ہوا اس کا جو تراجم محمد ﷺ پر یعنی قرآن کا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے حکیم بن اثرم کی وہ روایت کرتے ہیں ابو تمیمہ جی سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور یہ فرمانا حضرت محمد ﷺ کا علماء کے نزدیک بطور سختی اور ڈرانے کے ہے اور روایت ہے حضرت محمد ﷺ سے کہ جو شخص صحبت کرے حائض سے تو ایک دینار صدقہ دے، پھر اگر جماع کرنا حائض سے کفر ہوتا تو حضرت محمد ﷺ یہ کفارہ کیوں فرماتے اور ضعیف کہا محمد نے اس حدیث کو از روئے اسناد کے اور ابو تمیمہ جی کا نام طریف بن مجاہد ہے۔



۱۰۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْكُفَارَةِ فِي ذَلِكَ

اس کے کفارہ کے بیان میں

(۱۳۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ، قَالَ: ((يَتَصَدَّقُ

بِنِصْفِ دِينَارٍ)). (صحيح بلفظ "دينار أو نصف دينار". صحيح ابی داؤد : ۲۵۶. ابن ماجه : ۶۴۰. ضعيف

بهذا اللفظ : ضعيف ابی داؤد : ۴۲) المشكاة (۵۵۳) الارواء (۱۹۷) آداب الزفاف (۴۴، ۴۵) بعض محققين

کہتے ہیں اس میں نصف راوی کو جوہور نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو آدمی جماع کر لے اپنی عورت سے حیض کے دنوں

میں ﷺ تو فرمایا: صدقہ دیوے آدھا دینار۔

(۱۳۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فِدِينَارٌ، وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنَصْفُ دِينَارٍ)). (ضعيف ، والصحيح عنه بهذا التفصيل موقوف صحيح ابی داؤد : ۲۵۸) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبدالکریم راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۴۱۵۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب ہو خون اس عورت حائض کا جس سے جماع کر بیٹھا ہے سرخ رنگ تو صدقہ دیوے ایک دینار اور جب زرد ہو تو آدھا دینار۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کفارہ کے باب میں مروی ہے، موقوف ہے یعنی انہی کا کلام اور مرفوع بھی، یعنی حضرت کا کلام اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے کہا اللہ سے مغفرت مانگے اور کفارہ نہیں ہے اس پر اور مروی ہے بعض تابعین سے مثل قول ابن مبارک کے انہی میں ہیں سعید بن جبیر اور ابراہیم۔



۱۰۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثُّوبِ

کپڑے سے حیض کا خون دھونے کے بیان میں۔

(۱۳۸) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ : أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الثُّوبِ يُصَيِّبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((حُتِّيهِ، ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ رُسِّيهِ، وَصَلِّي فِيهِ)). (صحيح) ابن

ماجہ (۶۲۹) صحيح ابی داؤد (۳۸۵، ۳۸۶) الارواء (۱۶۵) تعليق على صحيح ابن خزيمة (۲۷۶) سلسلہ

احادیث الصحیحة (۲۹۹)

ترجمہ: روایت ہے اسماء ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی بیٹی سے کہ ایک عورت نے پوچھا نبی ﷺ سے حکم اس کپڑے کا جس میں خون حیض لگ جاوے سو فرمایا حضرت نے: کھرچ اس کو پھر مل پانی ڈال کر انگلیوں سے، پھر پانی بہاؤ اس پر پھر نماز پڑھ اس کپڑے سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ام قیس بن محسن سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث اسماء رضی اللہ عنہما کی خون حیض کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جس نے نماز پڑھ لی اس کپڑے سے سو کہا بعض علماء نے اگر مقدار درہم سے کم ہے دھونے کی ضرورت نہیں اور اگر مقدار درہم ہے اور نماز پڑھے بغیر دھوئے تو اعادہ کرے اور بعض نے کہا جب قدر درہم سے زیادہ ہو تو اعادہ ضرور ہے یعنی قدر درہم میں اعادہ واجب نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض علماء تابعین وغیرہم نے کہا دوبارہ نماز پڑھنا واجب نہیں اگرچہ مقدار درہم سے زیادہ بھی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا شافعی نے واجب ہے دھونا اس کا اگرچہ درہم سے کم ہو اور تشدد کیا اس باب میں۔

۱۰۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَيْفِ تَمَكُّثِ النِّفْسَاءِ

اس بیان میں کہ نفاس والی عورتیں کب تک ٹھہری رہیں

(۱۳۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ النِّفْسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، فَكُنَّا نَطْلُبُ وَجُوهَهَا بِالْوَرُوسِ مِنَ الْكَلْبِ)). (حسن صحیح) ابن ماجہ (۶۴۸) الارواء (۲۰۱) صحیح ابی داؤد (۲۰۱)
 ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نفاس والی عورتیں بیٹھی رہتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چالیس روز تک اور ہم ملتے تھے اپنے منہ پر بٹنا جھانیوں کے سبب سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے ابوسہل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مسندہ الازدیہ سے وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور ابوسہل کا نام کثیر بن زیاد ہے کہا محمد بن اسماعیل نے علی بن عبدالاعلیٰ ثقہ ہیں اور ابوسہل بھی ثقہ ہیں اور نہیں پہچانا محمد نے اس حدیث کو مگر ابوسہل کی روایت سے اور اجماع ہے علماء اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے کہ نفساء نماز چھوڑ دے چالیس دن تک مگر یہ کہ خون بند ہو جائے اس سے پیشتر تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون جاری رہے چالیس دن کے بعد تو اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ نماز نہ چھوڑے اور یہی قول ہے اکثر فقہاء کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا حسن بصری نے پچاس دن تک نماز نہ پڑھے اگر خون بند نہ ہو اور مروی ہے عطاء بن ابی رباح سے اور شعبی سے کہ ساٹھ دن تک اگر خون بند نہ ہو۔



۱۰۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلِ وَاحِدٍ

اس بیان میں کہ مرد کوئی بیبیوں سے صحبت کر کے اخیر میں غسل کرے

(۱۴۰) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ. (صحیح النضیر) الروض (۸۵) صحیح ابی داؤد (۲۱۱، ۲۱۳) ابن ماجہ (۵۸۸)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ صحبت کرتے تھے اپنی سب عورتوں سے اور اخیر میں ایک غسل کرتے۔
 فائدہ: اور اس باب میں ابو رافع سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے علماء کا انہی میں ہیں حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دوبارہ صحبت کرے قبل وضو کرنے کے اور مروی ہے یہ حدیث محمد بن یوسف سے بھی اور وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ ابو عروہ سے وہ ابو الخطاب سے وہ انس سے اور ابو عروہ کا نام معمر بن راشد ہے اور ابو الخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے۔

۱۰۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ تَوَضُّاً

اس بیان میں کہ جب دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے

(۱۴۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وَضُوءًا)). (صحیح) آداب الزفاف (۳۲) صحیح ابی داؤد (۲۱۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب کوئی صحبت کرے اپنی بیوی سے اور پھر ارادہ کرے دوبارہ صحبت کا تو وضو کرے ان دونوں کے بیچ میں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے۔ کہا ابو یعلیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور بہت علماء کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے کوئی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا تو وضو کر لے اس سے پہلے۔ ابو التوکل کا نام علی بن داؤد ہے اور ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔



۱۰۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ

اس بیان میں کہ جب نماز کی اقامت ہو اور پانچا خانہ کی حاجت ہو تو پہلے پانچا خانہ جائے

(۱۴۲) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ، قَالَ : أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهُ وَكَانَ إِمَامَ قَوْمِهِ وَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ)). (صحیح) ابن ماجہ (۶۱۶) صحیح ابی داؤد (۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبد اللہ بن ارقم سے کہا عروہ نے تکبیر ہوئی نماز کی سو پکڑ لیا عبد اللہ بن ارقم نے ہاتھ ایک مرد کا اور آگے بڑھا دیا اس کو اور عبد اللہ امام تھے قوم کے اور کہا عبد اللہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جب تکبیر ہو نماز کی اور کسی کو حاجت ہو پانچا خانہ کی تو پہلے پانچا خانہ جائے۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ثوبان رضی اللہ عنہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یعلیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عبد اللہ بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حافظان حدیث نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبد اللہ بن ارقم سے اور روایت کیا وہیب وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے عبد اللہ بن ارقم سے اور یہی قول ہے کتنے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ کھڑا نہ ہونا نماز میں جب حاجت ہو پاخانے، پیشاب کی اور کہتے ہیں احمد اور اسحاق اگر شروع کر چکا

نماز اور پھر معلوم ہوئی حاجت تو نماز نہ توڑے جب تک کہ حاجت شدید نہ ہو اور کہا بعض اہل علم نے کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں پیشاب اور پاخانے کی حاجت ہوتی ہو جب تک تقاضائے شدید نہ ہو۔



۱۰۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمُوَطِئِ

گردِ راہ دھونے کے بیان میں

(۱۴۳) عَنْ أُمِّ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ : قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ : إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَ أَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَدِيرِ؟ فَقَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يُطَهَّرُ مَا بَعْدَهُ)).

(صحیح (المشكاة (۵۰۴) صحیح ابی داؤد (۴۰۷)

ترجمہ: روایت ہے عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد سے کہا انہوں نے کہا میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے میں ایسی عورت ہوں کہ لٹکاتی ہوں دامن اور چلتی ہوں ناپاک راہوں میں سو فرمایا ام سلمہ نے کہ ارشاد کیا رسول اللہ ﷺ نے: پاک کر دیتا ہے اس کو اس کے بعد کا رستہ۔

فائدہ: روایت کیا عبد اللہ بن مبارک نے اس حدیث کو مالک بن انس سے انہوں نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ہود بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ ایک وہم ہے حقیقت میں روایت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد سے ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نماز پڑھتے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور نہ دھوتے تھے راہ کی گرد کو، کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے اور یہی قول ہے کتنے عالموں کا کہ جب آدمی چلے ناپاک جگہ میں تو نہیں واجب اس پر پیر دھونا مگر نجاست گیلی ہو تو دھو ڈالے۔



۱۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّيْمِ

تیمم کے بیان میں

(۱۴۴) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ بِالتَّيْمِ لِلْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ . (صحیح (ابی داؤد (۳۲۷) ترجمہ: روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا ان کو تیمم کا منہ اور ہتھیلیوں پر۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور یہی قول ہے کتنے علماء و صحابہ کا مثل علی اور عمار اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اور کتنے

لوگوں کا تابعین سے جیسے شعی اور عطاء اور کھول کہتے ہیں کہ تیمم ایک ہی دفعہ ہاتھ مارنا ہے منہ اور ہتھیلیوں کے لیے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے انہی میں ہیں ابن عمر اور جابر اور ابراہیم اور حسن کے تیمم میں دو بار ہاتھ مارنا ہے ایک بار منہ کے لیے اور دوسری بار دونوں ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مروی ہے یہی بات عمار سے تیمم میں کہ کہا انہوں نے تیمم منہ اور ہتھیلیوں پر ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے عمار سے کہ کہا انہوں نے تیمم کیا ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک اور ضعیف کہا ہے بعض علماء نے حدیث عمار کو نبی ﷺ سے جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے تیمم کے باب میں اس واسطے کہ روایت کی انہی نے حدیث شانوں اور بغلوں کی کہا اسحاق بن ابراہیم نے حدیث عمار کی تیمم کے باب میں جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے صحیح ہے اور حدیث عمار کی جس میں مذکور ہے کہ تیمم کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک کچھ مخالف نہیں منہ اور ہتھیلیوں والی حدیث کے اس لیے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم کیا بغلوں اور شانوں تک تیمم کرنے کا بلکہ یہ ان کا فعل تھا پھر جب پوچھا رسول اللہ ﷺ سے تو آپ ﷺ نے حکم کیا منہ اور ہتھیلیوں کا اور دلیل اس بات کی یہ ہے کہ فتویٰ دیا عمار نے نبی ﷺ کے بعد منہ اور ہتھیلیوں پر تیمم کرنے کا تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے انہوں نے شانوں تک تیمم کیا ہوگا بعد اس کے جب حضرت ﷺ نے ان کو حکم فرمایا تو ہتھیلیوں تک کرنے لگے اور اپنے فعل کو چھوڑ دیا۔ روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اس نے سعید بن سلیمان سے اس نے ہشیم سے اس نے محمد بن خالد قرشی سے اس نے داؤد بن حصین سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سوال کیا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تیمم کا تو فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے وضو کے ذکر میں (فَاغْسِلُوا وُجُوْهُكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ) یعنی دھوؤ تم اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیمم کے باب میں (فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ مِنْهُ) یعنی مسح کرو اس (مٹی) سے منہ پر اور ہاتھوں پر اور یہاں مسح کی حد مذکور نہیں جیسے وضو میں کہنیاں مذکور ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے چور کے باب میں (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا) یعنی چور مرد ہو یا عورت ہاتھ کاٹو اس کے اور ثابت ہو اسنت سے یعنی حدیث سے ہاتھ کاٹنا گنوں تک تو معلوم ہوا کہ بد کا اطلاق گنوں تک بھی آتا ہے تو تیمم بھی منہ اور گنوں تک ہاتھ پر کرنا چاہیے کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۱۴۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : ((اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ التَّيْمُمِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللّٰهَ قَالَ فِيْ كِتَابِهٖ حِيْنَ ذَكَرَ الْوُضُوْءَ : ﴿ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهُكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ ﴾ [المائدة : ۶] ، وَقَالَ فِي التَّيْمُمِ : ﴿ فَامْسَحُوْا

بُوجُوهُكُمْ وَأَيِّدِيكُمْ مِنْهُ ﴿[المائدة : ٦] ، وَقَالَ : ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾ [المائدة : ٣٨] ، فَكَانَتْ السُّنَّةُ فِي الْقَطْعِ الْكُفَّيْنِ ، إِنَّمَا هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ ، يَعْنِي التَّيْمَمَ .

بعض محققین کہتے ہیں داؤد بن حصین کی مکرّمہ سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔ نیز اس میں یم یدس ہے۔ (ضعیف الاسناد عند الالبانی) ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا، تیمم کے بارے میں تو فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا وضو کے ذکر میں: ﴿فَاعْسِلْوْا وُجُوْهُكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ﴾ یعنی ”دھو تم اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک“ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیمم کے باب میں: ﴿فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ﴾ یعنی ”مسح کرو اس (مٹی) سے منہ پر اور ہاتھوں پر“ اور فرمایا اللہ نے: ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾ یعنی ”چور مرد و عورت ہاتھ کاٹو ان دونوں کے“ اور ثابت ہوا سنت سے یعنی حدیث سے ہاتھ کاٹنا کلائیوں تک، معلوم ہوا کہ یہ کا اطلاق کلائیوں تک بھی آتا ہے تو تیمم بھی منہ اور کلائیوں تک ہے۔



۱۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنْبًا

مترجم کہتا ہے اصل کتاب میں اس باب کا ترجمہ مذکور نہیں مگر قرینہ حدیث سے ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ یہ باب محدث کے قرآن پڑھنے کے باب میں ہوگا۔ واللہ اعلم

(۱۴۶) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنْبًا . (ضعیف الالبانی ، الارواء : ۱۹۲ ، ۴۸۵ ، المشكاة (۴۶۰) ضعیف ابی داؤد (۳۱) ”تمام المنّة“ اس میں عبداللہ بن سلمہ کوئی متغیر حافظ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو قرآن پڑھاتے رہتے ہر حال میں سوائے جنابت کے۔
فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیوں رضی اللہ عنہم اور تابعین رضی اللہ عنہم کا کہتے ہیں بے وضو آدمی قرآن پڑھے مگر مصحف نہ چھوئے بے طہارت کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور شافعی اور اسحاق رحمہ اللہ کا۔



۱۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْأَرْضَ

اس زمین کے بیان میں جس پر پیشاب ہو

(۱۴۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : دَخَلَ أَعْرَابِي الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ فَصَلَّى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ : اَللّٰهُمَّ

اَرْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: فَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسْعًا))
 فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَاسْرَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَهْرَيْقُوا عَلَيْهِ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ
 أَوْ دَلُّوا مِنْ مَاءٍ))، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُسَيِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ)).

(صحیح) الارواء (۱۷۱) صحیح ابی داؤد (۴۰۴، ۸۸۵) "الثمر المستطاب" ابن ماجہ (۵۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک اعرابی آیا مسجد میں اور نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے پھر جب نماز پڑھ چکا تو کہایا اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد ﷺ پر اور نہ رحم کر ہمارے ساتھ کسی پر پس پھر کر دیکھا اس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا: تو نے تو تنگ کر دیا بڑی چوڑی چیز کو یعنی رحمت کو۔ سو تھوڑی دیر بھی نہ ٹھہرا کہ پیشاب کر دیا اس نے مسجد میں اور دوڑے اس کی طرف لوگ سو فرمایا نبی ﷺ نے: بہا دو اس پر ایک ڈول پانی کا۔ اور راوی کو شک ہے کہ سحلا فرمایا دلو اور معنی دونوں کے ایک ہیں پھر فرمایا آپ ﷺ نے صحابیوں سے: بھیجے گئے ہوتم آسانی کے لیے نہ سختی کے واسطے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے کہ کہا سفیان نے کہ حدیث بیان کی ہے مجھ سے یحییٰ بن سعید نے بھی انس بن مالک سے اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع سے یہی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور روایت کی یہ حدیث یونس نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔



(۱۴۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، نَحْوَ هَذَا. (صحیح) متفق علیہ

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اوپر کی حدیث کی طرح۔





ابواب الصلاة

عن رسول الله ﷺ

(التحفة ۲)

نماز کے بیان میں

(المعجم ۲)

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

بیان میں نماز کے وقتوں کے جو روایت کیے گئے ہیں نبی ﷺ سے

(۱۴۹) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَمِنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْأَوَّلَى مِنْهُمَا حِينَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشَّرَاكِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرَّمَ الطَّعَامَ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرْءَ الْغَائِبَةَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لَوْ قَتِ الْعَصْرُ بِالْأَمْسِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لَوْ قَتِ الْأَوَّلُ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حِينَ ذَهَبَ لُكُلُ اللَّيْلِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ أَصْفَرَتِ الْأَرْضُ، ثُمَّ اتَّفَقَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى جِبْرِيلَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ

فِيْمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ)) (حسن صحیح ، المشكاة : ۵۸۳ . الارواء : ۲۴۹) صحیح ابی داؤد (۴۱۶) مستدرک

حاکم (۱۹۳/۱) حاکم نے صحیح کہا اور ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔ نووی نے بھی اس کو صحیح کہا ہے۔ المجموع (۲۳/۳)

تبرہ جابر: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: امامت کی میری جبریل علیہ السلام نے کعبہ کے نزدیک دوبار سو پڑھی نماز ظہر کی پہلی بار جب تھا سایہ ہر چیز کا مثل جوتی کے تمہ کے، پھر پڑھی عصر جب تھا سایہ ہر چیز کا مانند اس کے، پھر پڑھی مغرب جب ڈوبا آفتاب اور افطار کیا روزہ دار نے، پھر پڑھی عشاء جب غائب ہو گئی شفق، پھر فجر پڑھی جب ظاہر ہوئی صبح صادق اور حرام ہوا کھانا روزہ دار پر اور دوسری بار ظہر پڑھی جب ہوا سایہ ہر چیز کا اس کے برابر جس وقت عصر پڑھی تھی کل کے روز پھر عصر پڑھی جب ہر چیز کا سایہ دونا پھر مغرب پڑھی پہلے دن کے وقت پھر عشاء پڑھی جب گزر گئی تھائی رات پھر صبح پڑھی جب روشن ہو گئی زمین، پھر پھرے میری طرف جبریل علیہ السلام اور کہا اے محمد ﷺ یہی وقت ہے انبیاء کا جو تم سے پہلے تھے اور ان دونوں کے بیچ میں وقت ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ اور براء اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۱۵۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَمَّنِي جَبْرِيْلُ)). فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: ((لَوْ قُتِلَ الْعَصْرُ بِالْأَمْسِ)). (صحیح الارواء : ۲۵۰) صحیح ابی داؤد (۴۱۸) تبرہ جابر: یعنی روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے امامت کی میری جبریل علیہ السلام نے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اور نہیں ذکر کیا اس نے وقت عصر کا دوسرے دن۔

فائدہ: اور حدیث جابر کی وقتوں کے باب میں مروی ہے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار اور ابوالزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے مثل حدیث وہب بن کیسان کے جو مروی ہے جابر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور کہا محمد نے سب سے زیادہ صحیح وقتوں کے باب میں حدیث جابر رضی اللہ عنہما کی ہے نبی ﷺ سے۔

۲۔ بَابُ مِنْهُ

اسی بیان میں

(۱۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، وَآخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ [صَلَاةِ] الْعَصْرِ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ

حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَإِنْ آخِرَ وَقْتُهَا حِينَ تَصْفُرُ الشَّمْسُ وَإِنْ أَوَّلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَإِنْ آخِرَ وَقْتُهَا حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ وَإِنْ أَوَّلَ وَقْتُ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حِينَ يَغِيبُ الْأَفُقُ وَإِنْ آخِرَ وَقْتُهَا حِينَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَإِنْ أَوَّلَ وَقْتُ الْفَجْرِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَإِنْ آخِرَ وَقْتُهَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ)). (صحيح . الصحيحة ١٦٩٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے وقت کا ایک اول ہے اور ایک آخر اور اول ظہر کے وقت کا جب ہے کہ ڈھلے آفتاب اور آخر اس کا جب ہے کہ آجائے عصر کا وقت اور وقت عصر کا شروع جب ہی ہے کہ اس کا وقت آئے اور آخر وقت اس کا جب آفتاب زرد ہو اور شروع وقت مغرب کا جب ڈوبے آفتاب اور آخر وقت اس کا جب ڈوبے شفق اور اول وقت عشاء کا جب ڈوبے شفق اور آخر وقت اس کا جب آدھی رات ہو اور شروع فجر کے وقت کا جب کہ طلوع صبح صادق اور آخر وقت اس کا جب سورج نکلے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ نے سنائیں نے محمد سے کہ فرماتے تھے حدیث اعمش کی مجاہد سے بہت صحیح ہے وقتوں کے باب میں محمد بن فضیل کی حدیث سے جو مروی ہے اعمش سے اور اس میں ایک خطا ہوئی ہے محمد بن فضیل سے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابواسامہ نے ان سے ابواسحاق فزاری نے ان سے اعمش نے ان سے مجاہد نے کہا جاتا ہے کہ نماز کے وقت کا ایک اول ہے اور ایک آخر اور ذکر کیا مثل حدیث محمد بن فضیل کے جو مروی ہے اعمش سے ہم معنی اس کے۔

(١٥٢) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: ((أَقِمَّ مَعْنَا)) (إِنْ شَاءَ اللَّهُ) فَأَمَرَ بِأَلَّا فَاقَامَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَاقَامَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَاقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيضاءُ مُرْتَفِعَةً ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَاقَامَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْعِدِّ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَذْبَرَ وَانْعَمَ أَنْ يُبْرَدَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ فَاقَامَ وَالشَّمْسُ آخِرَ وَقْتُهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ إِلَى قَبِيلٍ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَاقَامَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا فَقَالَ: ((مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ كَمَا بَيْنَ هَذَيْنِ)).

(صحيح) ابن ماجہ (٦٦٧) صحيح ابی داؤد (٤٢٣)

ترجمہ: روایت ہے سلمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ ایک شخص آیا نبی ﷺ کے پاس پھر پوچھا اس نے آپ ﷺ سے وقت نمازوں کا، سو فرمایا آپ ﷺ نے رہو ہمارے ساتھ اگر اللہ چاہے، پھر حکم کیا بلال رضی اللہ عنہ کو سو تکبیر کہی جب پوچھے یعنی صبح کی پھر حکم کیا سو تکبیر کہی جب سورج ڈھلا سو پڑھی ظہر پھر حکم کیا سو تکبیر کہہ کر پڑھی عصر اور سورج چمکتا تھا بلندی پر، پھر حکم دیا مغرب کا جب ڈوبا کنارہ آفتاب کا پھر عشاء کا حکم کیا سو

تکبیر کہی جب ڈوباشفق پھر حکم کیا دوسرے دن سوخوب روشنی میں پڑھی صبح پھر حکم کیا ظہر کا سو بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور خوب ٹھنڈا کیا پھر حکم کیا عصر کا سو تکبیر کہی اور آخر وقت آفتاب کا زیادہ ہو گیا تھا پہلے دن سے یعنی دوسرے روز عصر میں تاخیر ہوئی پھر حکم کیا مغرب میں دیر کرنے کا یہاں تک کہ تھوڑی دیر رہی شفق ڈوبنے میں پھر حکم کیا عشاء کا سو تکبیر کہی جب تہائی رات گزری پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہاں ہے وہ پوچھنے والا نماز کے وقتوں کا سو کہا اس نے میں حاضر ہوں۔ فرمایا آپ نے وقت نمازوں کے ان دونوں کے درمیان میں ہیں۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے یعنی رسول اللہ ﷺ نے اول روز میں سب نمازیں اول وقت پڑھیں اور دوسرے روز آخر وقت مستحب پر اور فرمایا کہ وقت ان دونوں کے بیچ میں ہے کہا ابو عیسیٰ امام ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے بھی۔

۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيسِ بِالْفَجْرِ

اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھنے کے بیان میں

(۱۵۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيُنْصَرِفُ النِّسَاءُ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ: فَتَمُرُّ النِّسَاءُ مُتَلَفَعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرِفْنَ مِنَ الْغُلَسِ، وَقَالَ فُتَيْبَةُ: مُتَلَفَعَاتٍ.

(صحیح) (الارواء ۲۵۷) صحیح ابی داؤد (۴۴۹) حلیاب المرأة (ص ۶۵)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھ چکے صبح کی تو پھرتی عورتیں اپنی چادروں میں لپی ہوئی کہ نہ پہچانی پڑتی تھیں اندھیرے میں اور کہا ہے انصاری نے فتمر النساء متلفعات اور کہا فتیبہ نے متلفعات یعنی لپی ہوئی اور مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر اونس اور قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے صحابیوں میں سے رسول اللہ ﷺ کے جیسے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مستحب کہتے ہیں اندھیرے میں نماز پڑھنا صبح کو۔



۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَسْفَارِ بِالْفَجْرِ

روشنی میں صبح کی نماز پڑھنے کے بیان میں

(۱۵۴) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ، فَإِنَّهُ أَكْبَرُ لِلْأَجْرِ)). (إسناده صحيح) صحيح ابن ماجه (۶۷۲) "الثمر المستطاب"

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنائیں کہ رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے روشنی میں پڑھو نماز صبح کی کہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو برزہ اور جابر اور بلال سے بھی روایت ہے اور روایت کیا شعبہ نے اور ثوری نے اس حدیث کو محمد بن اسحاق سے اور روایت کیا محمد بن عجلان نے یہی عاصم بن عمرو بن قتادہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے صحیح ہے اور تجویز کیا ہے اکثر عالموں نے اصحاب سے نبی ﷺ کے اور تابعین سے روشنی میں پڑھنا نماز صبح کی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور کہا شافعی اور احمد اور اسحاق رضی اللہ عنہ نے معنی اسفار کے یہ ہیں کہ یقین ہو جائے صبح صادق کا اور شک نہ رہے اس میں اور معنی اسفار کے یہ نہیں ہیں کہ اخیر وقت پڑھے نماز۔



۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّعْجِيلِ بِالظُّهْرِ

ظہر میں جلدی کرنے کے بیان میں

(۱۵۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ. (ضعیف الاسناد) اس میں حکیم بن جبیر مضطرب الحدیث ہے۔ اس کو احمد، یحییٰ اور نسائی نے ضعیف کہا ہے۔ ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جلدی کرنے والا ظہر کی نماز شروع کرنے میں اور نہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر بن عبد اللہ اور خباب اور ابو برزہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور انس اور جابر بن سرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے اور جو بعد ان کے تھے کہا علی نے، کہا یحییٰ بن سعید نے کہ کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر میں بسبب روایت اس حدیث کے جو بیان کی ہے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے کہ لفظ اس کے یہ ہیں من سال الناس وله ما يغنيه الحديث یعنی جو مانگے آدمیوں سے اور اس کے پاس اتنا ہو کہ کفایت کرتا ہو اس کو، آخر حدیث تک کہا یحییٰ نے اور روایت کی ہے ان سے سفیان اور زائدہ نے اور نہ دیکھا یحییٰ نے ان کی روایت میں کچھ مضائقہ، کہا محمد نے روایت کیا گیا ہے حکیم بن جبیر سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے جلدی شروع کرنا ظہر کا۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے کہا خبر دی ہم کو عبد الرزاق نے ان کو خبر دی عمر نے ان کو زہری نے کہا خبر دی ہم کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی جب ڈھلا آفتاب، یہ حدیث صحیح ہے۔

(۱۵۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ. (صحیح)

بیرونی رحمہ اللہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی ظہر کی جب سورج ڈھل گیا۔



۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنے کے بیان میں

(۱۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ

مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)). (صحيح) الروض (۱۰۴۹)

بیرونی رحمہ اللہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب گرمی زیادہ ہو تو ٹھنڈی کر دو اس کو نماز سے کہ جلن گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو سعید اور ابو ذر اور ابن عمر اور مغیرہ اور قاسم بن صفوان سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابو موسیٰ اور ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے اس باب میں اور وہ صحیح نہیں، مترجم کہتا ہے یعنی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کا قول ہے بلکہ موقوف ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہا ابو یسٰی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختیار کی ہے ایک قوم نے اہل علم سے تاخیر ظہر کی نماز کی گرمی کے دنوں میں اور یہی قول ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا ہے اور کہا شافعی رحمہ اللہ نے دیر کرنا نماز ظہر میں جب ہے کہ لوگ دور سے آتے ہوں اور جو نماز پڑھتا ہی اکیلا ہو یا نماز پڑھتا ہے اپنی قوم کے ساتھ اور وہ قوم قریب ہے تو مستحب ہے اس کو کہ تاخیر نہ کرے گرمی کے دنوں میں بھی، کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے اور مذہب ان لوگوں کا جو گئے ہیں تاخیر ظہر کے طرف شدت گرمی میں تا بعداری کے لیے بہتر ہے اور یہ فرمانا شافعی رحمہ اللہ کا کہ رخصت اس شخص کو ہے جو دور سے آتا ہو مسجد میں اس لیے ہے کہ مشقت نہ ہو آدمیوں پر حدیث ابو ذر کی خلاف ہے کہا ابو ذر نے تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں سوا ان دی ظہر کی بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی ﷺ نے اے بلال! ٹھنڈا ہونے دے اور ٹھنڈا ہونے دو پس اگر مطلب وہی ہوتا جو مذہب ہے شافعی کا تو رسول اللہ ﷺ ایسا کیوں فرماتے کہ سفر میں تو سب لوگ جمع تھے اور کہیں دور سے نہ آتے تھے، مترجم کہتا ہے یعنی امام شافعی رحمہ اللہ جو فرماتے ہیں کہ دور سے آنے والوں کو تاخیر ظہر کی رخصت ہے تو ابو ذر کی حدیث کے مخالف ہے اس لیے کہ ابو ذر نے تو روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تاخیر کا حکم دیا سفر میں بھی حالانکہ وہاں کوئی دور سے آنے والا نہ تھا سب ایک ہی جگہ جمع تھے۔



(۱۵۸) عَنْ أَبِي ذَرٍّ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ وَمَعَهُ بَلَالٌ فَأَرَادَ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ : ((أَبْرِدْ)) ثُمَّ أَرَادَ

أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَبْرِدُ فِي الظُّهْرِ)) قَالَ حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ التَّلَوْلِ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُ عَنِ الصَّلَاةِ)).

(صحیح) (صحیح ابی داؤد (۴۲۹))

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ سفر میں اور بلال رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ سواراہ کیا بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر ظہر کا تو فرمایا آپ ﷺ نے ٹھنڈا ہونے دو پھر ارادہ کیا تکبیر کا یعنی تھوڑی دیر کے بعد پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ٹھنڈا ہونے دو ظہر کی نماز کے لیے۔ کہا راوی نے یہاں تک کہ دیکھا ہم نے سایہ ٹیلوں کا پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شدت گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے سو ٹھنڈے وقت پر پڑھو نماز ظہر کی۔
فائلا: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۷۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْعَصْرِ

عصر میں جلدی کرنے کے بیان میں

(۱۵۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا، لَمْ يَظْهَرْ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا. (صحیح) (صحیح ابی داؤد (۴۳۵))

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے عصر کی اور آفتاب ان کے آگن میں تھا نہیں چڑھا تھا سایہ ان کے آگن کے اوپر۔

فائلا: اور اس باب میں انس اور ابواردی اور جابر اور ارفع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے رافع سے بھی تاخیر نبی ﷺ کی عصر میں اور وہ صحیح نہیں، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی ﷺ سے انہیں میں ہیں عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور اکثر لوگ تابعین کے کہ اختیار کیا انہوں نے جلدی پڑھنا نماز عصر کا اور مکروہ رکھا اس کی تاخیر کو اور یہی کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہم۔



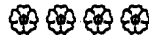
(۱۶۰) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ، وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: قُومُوا فَصَلُّوا الْعَصْرَ، قَالَ: فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَلَكَ صَلَوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ

بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ قَامَ فَفَقَّرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (۴۲۰)

ترجمہ: روایت ہے علاء بن عبد الرحمن سے کہ وہ گئے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر بصرہ میں جب پڑھ چکے نماز ظہر کی اور گھر ان کا مسجد کے بازو پر تھا سو فرمایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو اور عصر پڑھو! کہا راوی نے کھڑے ہوئے ہم اور نماز پڑھی ہم نے جب پڑھ چکے تو فرمایا انس رضی اللہ عنہ نے سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے یہ تو نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا دیکھتا رہے کہ سورج کو جب ہو جائے شیطان کے دو سینگوں میں کے بیچ تو اٹھے اور چار چوٹیں مارے نہ یاد کرے اللہ کو اس میں مگر تھوڑا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ امام ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَاخِيرِ صَلَوةِ الْعَصْرِ

نماز عصر کی تاخیر میں

(۱۶۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ، وَأَنْتُمْ أَشَدُّ

تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ. (صحیح المشكاة ۶۱۹، التحقیق الثانی) شیخ احمد شاکر نے بھی اس کو صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے رسول اللہ ﷺ تم سے جلدی کرتے تھے ظہر میں اور تم ان سے زیادہ جلدی کرتے ہو عصر میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ رضی اللہ عنہ (امام ترمذی) نے اور مروی ہے یہ حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ملیکہ سے وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ماخذ اس کے۔

(۱۶۲) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ:

ترجمہ: روایت ہے اسماعیل بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے۔

(۱۶۳) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ: نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے ابن جریج سے اس سند کے ساتھ اسی طرح۔



۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ

مغرب کے وقت کے بیان میں

(۱۶۴) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. (صحيح)

تیسرے جہاں: روایت ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا مغرب پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ جب ڈوبتا تھا آفتاب اور چھپ جاتا تھا پردہ میں۔
فائدہ: اور اس باب میں جابر اور زید بن خالد اور انس اور رافع بن خدیج اور ابویوب اور ام حبیبہ اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور حدیث عباس کی موقوفہ بھی ان سے مروی ہے اور صحیح ہے کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث سلمہ بن اکوع کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اصحاب سے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے کہ اختیار کیا ہے انہوں نے تعیل کو نماز مغرب میں اور مکروہ کہا ہے اس کی تاخیر کو یہاں تک کہ کہا بعض اہل علم نے نماز مغرب کا تو ایک ہی وقت ہے یعنی تاخیر سے وقت جاتا رہتا ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے وہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی جس میں مذکور ہے امامت جبریل علیہ السلام کی اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور شافعی کا۔

۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

عشاء کے وقت کے بیان میں

(۱۶۵) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِغَالِفَةٍ. (صحيح، المشكاة: ۶۱۳) صحيح ابی داؤد (۴۴۵)

تیسرے جہاں: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا میں سب سے اچھا جانتا ہوں وقت عشاء کا، رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے عشاء اتنی رات گئے کہ غروب ہو جاتا ہے چاند تیسری شب کا جس وقت میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے اس نے عبد الرحمن بن مہدی سے اس نے ابو عوانہ سے اسی اسناد کے ساتھ مانند اس کے کہا ابو یسٰی نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم نے ابو بشیر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اور نہیں ذکر کیا اس روایت کو ہشیم نے نام بشیر بن ثابت کا اور حدیث ابو عوانہ کی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اس لیے کہ یزید بن ہارون نے بھی روایت کیا ہے شعبہ سے بروایت ابو بشیر مثل روایت ابو عوانہ کے۔



(۱۶۶) عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُهُ.

ترجمہ: روایت ہے ابی عوانہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح۔

۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

عشاء میں تاخیر کے بیان میں

(۱۶۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ لَا أَنَا شَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخَّرُوا الْعِشَاءَ

إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ. (صحيح) المشكاة (۶۱۱) للالبانی۔ والحاکم (۱۴۶/۱) ((التمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر نہ ہوتا مجھے یہ خیال کہ گراں گزرے گا میری امت پر، تو حکم کرتا میں تاخیر کرنے کا عشاء میں تہائی یا آدھی رات تک۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابو سعید خدری اور زید بن خالد اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اکثر اہل علم نے اصحاب سے نبی ﷺ کے اور تابعین سے تجویز کیا ہے تاخیر کو نماز عشاء میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالسَّمْرِ يَعْدُهَا

اس بیان میں کہ نماز عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے

(۱۶۸) عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا.

(صحيح) الروض النضر (۹۱۵) ((التمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ برا جانتے تھے رسول اللہ ﷺ عشاء کے قبل سونا اور باتیں کرنا بعد اس کے۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ جانا ہے اکثر اہل علم نے سونا عشاء سے پہلے اور جائز رکھا بعض نے اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے کراہت بہت حدیثوں سے ثابت ہے اور رخصت دی بعض نے سونے کی قبل عشاء کے رمضان میں۔

۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السَّمْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

عشاء کے بعد باتیں کرنے کی رخصت کے بیان میں

(۱۶۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمُرُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ

وَأَنَا مَعَهُمَا. (اسنادہ صحیح عند الالبانی) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۷۸۱)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ باتیں کرتے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی کام میں کاموں سے مسلمانوں کے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابراہیم اور اعش دو نوں بدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔ اس لیے ضعیف ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن عمر اور اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت ہے اس حدیث کو حسن بن عبید اللہ نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ایک مرد جعفی سے یعنی وہ شخص قبیلہ بنی جعف سے تھا کہ نام اس کا قبیس ہے یا ابن قیس انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ایک قصہ دراز میں اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اصحاب و تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے باتیں کرنے میں عشاء کے بعد، سو بعض نے مکروہ کہا ہے اور رخصت دی ہے بعض نے علم کی باتوں میں یا ضروری حاجتوں میں اور اکثر احادیث میں رخصت ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے باتیں نہ کرنا چاہیے مگر جو منتظر نماز کا یا مسافر ہو۔



۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

اول وقت کی فضیلت میں

(۱۷۰) عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا)). (صحیح، المشكاة ۶۰۷، صحیح ابی داؤد (۴۵۲) اس میں عبداللہ بن عمری راوی اگرچہ ضعیف ہے۔ مگر یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے قاسم بن غنام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی ام فروہ سے اور انہوں نے بیعت کی تھی نبی ﷺ سے کہا ام فروہ رضی اللہ عنہا نے پوچھے گئے نبی ﷺ، کون سا عمل افضل ہے؟ کہا نماز اول وقت پڑھنا۔

(۱۷۱) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤْخَرُهَا: الصَّلَاةُ إِذَا آتَتْ، وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالْأَيْمُ إِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفُوًا)). (ضعیف (المشكاة : ۶۰۵) اس کی سند سعید بن عبداللہ الجعفی کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس کو ابن حبان اور علی نے ثقہ ابو حاتم اور ذہبی نے مجہول اور حافظ نے تقریب میں مقبول کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے اے علی! تین چیزوں میں تاخیر جائز نہیں نماز میں جب وقت آجائے اور جنازہ میں جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب اس کی ذات والا ملے۔

۱۔ یعنی جس نے ابھی عشاء نہ پڑھی ہو۔

فائل: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام فروہ رضی اللہ عنہا کی نہیں مروی ہے مگر روایت ہے عبداللہ بن عمر عمری کے اور وہ کچھ ایسی قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اضطراب کیا انہوں نے اس حدیث میں۔



(۱۷۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللَّهِ وَالْوَقْتُ الْآخِرُ غَفْوُ اللَّهِ)). (موضوع، الارواء، ۲۵۹، المشكاة، ۶۰۶) (اس میں یعقوب بن ولید کے بارے میں امام احمد کہتے ہیں کذابوں میں سے ایک کذاب ہے۔) (تقریب (۷۸۳۵))

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اول وقت نماز پڑھنے میں خوشی ہے اللہ کی اور آخر وقت بخشش ہے اللہ کی۔

فائل: اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

(۱۷۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَالشَّيْبَانِيِّ : أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ : أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : ((الصَّلَاةُ عَلَى مَوَاقِيتِهَا)) قُلْتُ : وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ ((وَبِرُّ النَّوَالِدِينَ)) قُلْتُ : وَمَاذَا [يَا رَسُولَ اللَّهِ] ؟ قَالَ : ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو عمر و شبانی سے کہ ایک مرد نے کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کون سا عمل افضل ہے؟ کہا انہوں نے پوچھا میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے نماز پڑھنا مستحب و قنوں میں پھر کہا میں نے اور کیا رسول اللہ ﷺ کہا خدمت کرنا والدین کی کہا میں نے اور کیا؟ فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔

فائل: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا مسعودی اور شعبہ اور شبانی اور اکثر لوگوں نے ولید ابن عیزار سے اس حدیث کو۔



(۱۷۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا صَلَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَاةً لَوْ فُتِّهَا الْآخِرُ مَرَّتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ.

(حسن، المشكاة: ۶۰۸) حاکم نے اس کو متصل بیان کیا ہے (۱۹۰/۱) اور شرط شخین پر اس کو صحیح کہا ہے ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ کبھی نہ پڑھی رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز آخر وقت میں مگر دوبار یہاں تک کہ وفات پائی۔

فائل: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں اور کہا شافعی رضی اللہ عنہ نے اول وقت افضل ہے نماز کا اور ان چیزوں میں سے کہ دلالت کرتی ہیں اس کی فضیلت پر عادت کرنا ہے رسول اللہ ﷺ کا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا اول وقت

نماز پڑھنے پر اور نہیں اختیار کرتے تھے وہ لوگ مگر افضل چیز کو اور کبھی نہ چھوڑتے تھے اور ہمیشہ نماز پڑھتے تھے اول وقت میں بیان کی ہم سے یہ حدیث ابوالولید کی نے اس نے شافعی رحمہ اللہ سے۔



۱۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

نماز عصر کو بھول جانے کے بیان میں

(۱۷۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ)).

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جس کی قضا ہو جائے نماز عصر کی تو گویا لٹ گیا گھر اس کا اور مال اس کا۔
فائدہ: اس باب میں بریدہ اور نوف سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ امام ترمذی نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو زہری نے بھی سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔



۱۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الصَّلَاةِ إِذَا أَخْرَهَا الْإِمَامُ

جب امام تاخیر کرے تو جلد نماز پڑھ لینے کے بیان میں

(۱۷۶) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((يَا أَبَا ذَرٍّ أَمْرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي يُمَيِّتُونَ الصَّلَاةَ، فَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَبَهَا فَإِنْ صَلَّيْتَ لَوْ قَتَبَهَا كَأَنَّكَ لَكَ نَافِلَةٌ، وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَوَتَكَ)).

(اسنادہ صحیح) تعلیق علی صحیح ابن خزیمہ (۱۶۳۷) صحیح ابی داود (۴۵۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا نبی ﷺ نے ایسے امیر ہوں گے بعد میرے کہ مارڈالیں گے نماز کو یعنی اخیر وقت میں پڑھیں گے تو پڑھ لے تو اپنی نماز وقت مستحب پر پس اگر پڑھ لی تو نے اپنے وقت پر تو امام کے ساتھ کی نماز ہو جائے گی نفل اگر دوبارہ پڑھی تو نے امام کے ساتھ اور نہیں تو حفاظت کر چکا تو اپنی نماز کی۔

فائدہ: اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ مستحب جانتے ہیں کہ نماز پڑھ لے آدمی وقت مستحب پر جب تاخیر کرے امام پھر نماز پڑھ لے امام کے ساتھ اور پہلے فرض ہو جائے گی اکثر اہل علم کے نزدیک ابو عمران جو فی نام ان کا عبد الملک بن حبیب ہے۔

۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلَاةِ

نماز چھوڑ کر سو جانے کے بیان میں

(۱۷۷) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ : ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ ؟ فَقَالَ : ((إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ ، إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ ، فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا)).

(صحیح) الارواء (۲۹۴/۱) تعلیق علی صحیح ابن حزیمة (۱۹۹۱ صحیح ابی داود (۴۶۴) ((الشر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ شکیات کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے اپنے سو جانے کی نماز سے سو فرمایا آپ ﷺ نے سونے والے پر قصور نہیں ہے قصور تو جاگنے میں ہے سو جب بھول جائے کوئی تم میں سے اپنی نماز کو یا سو جائے اس سے تو پڑھ لے اس کو جب یاد کرے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو مریم اور عمران بن حصین اور جبیر بن معطم اور ابو جحیفہ اور عمرو بن امیہ ضمری اور ذی خیر سے بھی روایت کیا ہے کہ وہ بھی تجھے ہیں نجاشی کے، کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابو قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے کہ جو سو جائے یا بھول جائے اور جاگے یا یاد کرے ایسے وقت میں کہ نماز اس وقت مکروہ ہے مثلاً نزدیک طلوع ہونے آفتاب کے یا نزدیک غروب کے تو کہا بعض نے پڑھ لے جب جاگے یا یاد کرے۔ اگرچہ ہو وقت مکروہ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور شافعی اور مالک رحمہمہم کا اور بعض نے کہا نہ پڑھے جب تک آفتاب بلند نہ ہو یا ڈوب نہ جائے۔



۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسِي الصَّلَاةَ

اس کے بیان میں جو نماز بھول جائے

(۱۷۸) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا)).

(صحیح) الارواء (۲۶۳) صحیح ابی داود (۴۶۸)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے۔

فائدہ: اور اس باب میں سرہ اور قتادہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ امام ترمذی نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا جو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے وقت ہو یا نہ ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابو بکرہ سے کہ وہ سو گئے عصر کے وقت پھر جاگے آفتاب ڈوبتے وقت سو نہ نماز پڑھی یہاں تک کہ ڈوب چکا آفتاب اور یہی مذہب ہے بعض اہل کوفہ کا لیکن اصحاب ہمارے نے اختیار کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو کہ پڑھ لے وقت ہو یا نہ ہو یعنی وقت مکروہ میں بھی پڑھ لے۔

۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ تَقْوَتُهُ الصَّلَوَاتِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

اس بیان میں کہ جس کی بہت نمازیں فوت ہو گئی ہوں تو کس نماز سے شروع کرے

(۱۷۹) عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ ، فَأَمَرَ بِأَلَا فَاذَنْ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ . (حسن ، الارواء : ۱ / ۲۰۷) شیخ البانی نے سنن نسائی حدیث (۶۲۲) پر ضعیف کا حکم لگایا ہے ارواء الغلیل (۱۹۷) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوالزیر مدلس ہے اور ابو عبیدہ اپنے باپ سے سماع ثابت نہیں اس لیے اس کی سنت ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود سے کہا، کہا عبد اللہ نے مشرکین نے روک دیا رسول اللہ ﷺ کو چار نمازوں سے خندق کے دن یہاں تک کہ گزر گئی رات جتنی چاہی اللہ نے سو حکم کیا آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو تو اذان دی پھر تکبیر کہی اور پھر پڑھی ظہر پھر تکبیر کہی پھر پڑھی عصر پھر تکبیر کہی اور پڑھی مغرب پھر تکبیر کہی اور پڑھی عشاء۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے فرمایا ابوسعید (امام ترمذی) نے عبد اللہ کی حدیث کی اسناد میں کچھ مضا لفقہ نہیں مگر ابو عبیدہ نے نہیں سنا کچھ عبد اللہ سے اور یہی مختار ہے بعض اہل علم کا قضا نمازوں کا کہ تکبیر کہتا جائے ہر نماز کے لیے جب قضا پڑھے اور اگر نہ کہے تو کافی ہے یہی قول ہے شافعی رضی اللہ عنہ کا۔



(۱۸۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((وَاللَّهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا)) قَالَ : فَتَزَلُّنَا بَطْحَانَ ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَوَضَّأْنَا ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خندق کے دن گالیاں دیتے ہوئے قریش کو یا رسول اللہ نہ پڑھ سکا میں عصر یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی کہا راوی نے پھر اترے ہم بطنان میں کہ وہ ایک میدان ہے مدینہ میں پھر وضو کیا رسول اللہ ﷺ نے اور ہم نے بھی وضو کیا پھر پڑھی رسول اللہ ﷺ نے عصر بعد ڈوبنے آفتاب کے پھر پڑھی بعد اس کے مغرب۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۰۔ باب: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ أَنهَا الْعَصْرُ

نماز وسطیٰ کے بیان میں کہ وہ عصر ہے

(۱۸۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَلَاةُ الْوُسْطَى: صَلَاةُ الْعَصْرِ)). (صحيح. المشكاة: ۶۳۴)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو ہاشم بن عتبہ سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی نے کہا محمد نے کہا علی بن عبد اللہ نے یہ حدیث حسن کی سرہ سے حدیث حسن ہے اور سنا انہوں نے سرہ سے کہا ابو یسٰی نے حدیث سرہ کی صلوٰۃ وسطیٰ کے باب میں حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا صحابیوں وغیرہ سے اور کہا زید بن ثابت اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے نماز وسطیٰ ظہر کی نماز ہے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز وسطیٰ صبح کی نماز ہے۔ روایت کیا ہم سے ابو موسٰی محمد بن ثنی نے اس نے قریش بن انس سے اس نے حبیب بن شہید سے کہا حبیب نے کہا مجھ سے محمد بن سیرین نے پوچھا حسن سے کہ کس نے سنی حدیث عقیقہ کی تو پوچھا میں نے کہا حسن نے سنی میں نے سرہ بن جندب سے، کہا ابو یسٰی نے خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل بخاری نے انہوں نے روایت کی علی بن عبد اللہ سے انہوں نے قریش بن انس سے یہ بات کہا محمد نے کہا علی نے اور سماع حسن کا سرہ سے صحیح ہے اور حجت پکڑی ساتھ اس حدیث کے۔ مترجم کہتا ہے ان سب اقوال سے غرض مصنف کی ثابت کرنا ہے سماع حسن کا سرہ بن جندب سے۔



(۱۸۲) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نماز وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔



۲۱۔ باب: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

اس بیان میں کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز پڑھنا مکروہ ہے

(۱۸۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ

مِنْ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. (صحيح) (الروض (۱۱۷۸) صحيح ابی داؤد (۱۱۵۷))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہنا میں نے کئی اصحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے انہیں میں سے عمر بن خطاب بھی ہیں اور وہ بڑے دوست میرے ہیں ان سب نے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے نماز سے بعد فجر کے جب تک آفتاب نہ نکلے اور نماز سے بعد عصر جب تک آفتاب نہ ڈوبے۔

فائدہ: اور اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابوسعید اور عقبہ بن عامر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر اور معاذ بن عفرہ اور صناعی سے بھی روایت ہے اور صناعی نے نہیں سنا رسول اللہ ﷺ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور کعب بن مرہ اور ابوعمامہ اور عمرو بن عبسہ اور یعلیٰ بن امیہ اور معاویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہاء کا صحابیوں سے اور جو بعد ان کے تھے مکروہ کہا ہے نماز کو بعد نماز صبح کے آفتاب نکلنے تک اور عصر کے بعد آفتاب ڈوبنے تک مگر قضا نماز میں کچھ مضائقہ نہیں اگر پڑھے بعد عصر اور صبح کے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے قتادہ نے ابوالعالیہ سے کچھ نہیں سنا مگر تین حدیثیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا نماز سے بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک اور بعد صبح کے آفتاب نکلنے تک اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ فرمایا نبی ﷺ نے کسی کو لائق نہیں کہ کہے میں بہتر ہوں یونس بن متی سے اور حدیث علی کی کہ قاضی تین قسم کے ہیں۔



۲۲۔ باب: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد نماز پڑھنے کے بیان میں

(۱۸۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِأَنَّهُ آتَاهُ مَا لَمْ يَشْغَلْهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ لَمْ يُعَدِّ لَهُمَا. (ضعيف الاسناد : وقوله : "ثم لم يعدلها" - منكر)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا پڑھیں رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں بعد عصر کے اس لیے کہ آگیا ان کے پاس کچھ مال تو فرصت نہ ملی بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھنے کی سوتھا پڑھی اس کی بعد عصر کے اور پھر دوبارہ نہ کیا ایسا۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور میمونہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور روایت کیا کئی لوگوں نے کہ پڑھیں رسول اللہ ﷺ نے بعد عصر کے دو رکعتیں اور یہ خلاف اس روایت کے ہے کہ منع کیا آپ ﷺ نے نماز سے عصر کے بعد جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بہت صحیح

ہے کہ انہوں نے لم یعد لہما یعنی پھر دوبارہ نہ پڑھیں، اور مروی ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی مثل روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس باب میں کئی روایتیں ہیں، ایک میں ہے کہ کبھی داخل نہ ہوئے رسول اللہ ﷺ ان کے پاس عصر کے بعد مگر پڑھیں دو رکعتیں اور مروی ہے ان سے بواسطہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کہ نبی ﷺ نے منع کیا نماز سے عصر کے بعد جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور صبح کے بعد جب تک نہ نکلے اور اسی پر جماع ہے اکثر علماء کا کہ مکروہ ہے نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد طلوع تک مگر جو مستثنیٰ ہے اس سے مثل مکہ کی نماز کے غروب آفتاب تک عصر کے بعد اور طلوع آفتاب تک صبح کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے بعد طواف کے کہ مروی ہے نبی ﷺ سے اجازت اس کی اور قائل ہیں اس کے علماء و صحابہ اور جو بعد ان کے تھے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے۔ مکہ کی نماز کو بھی عصر اور صبح کے بعد اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ۔



۲۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کے بیان میں

(۱۸۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ)).

(صحیح) ابن ماجہ (۱۱۶۲) صحیح ابی داؤد (۱۱۶۳)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں ایک نماز ہے جو چاہے پڑھے۔
فائدہ: اور اس باب میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن معقل کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اصحاب رسول ﷺ نے مغرب کی قبل کی نماز میں سو نہیں تجویز کیا بعض لوگوں نے اس روایت کو اور روایت بھی ہے اکثر صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے کہ وہ پڑھتے تھے نماز مغرب سے پہلے دو رکعت اذان اور تکبیر کے درمیان میں اور کہا احمد اور اسحاق نے اگر پڑھے تو بہتر ہے اور یہ ان نزدیک مستحب ہے۔

۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

اس کے بیان میں جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائے

(۱۸۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الْعَصْرَ)).

(صحیح) الارواء (۲۵۳) صحیح ابی داؤد (۴۳۹) ((التمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھ لی ایک رکعت صبح کی آفتاب نکلنے سے پہلے سو

پالی اس نے نماز صبح کی اور جس نے پڑھ لی عصر کی ایک رکعت آفتاب ڈوبنے سے پہلے سوا دہو گئی نماز عصر کی۔
فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی ہے مذہب ہم لوگوں کا یعنی شافعی کا اور احمد اور اسحاق رضی اللہ عنہما کا اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ مراد اس سے صاحب عذر ہے مثلاً جو سو گیا ہو یا بھول گیا ہو نماز کو اور جاگے یا یاد کرے آفتاب نکلنے کے بعد یا ڈوبتے تو پڑھ لے اسی وقت۔

۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ

دو نمازیں ایک وقت پڑھنے کے بیان میں

(۱۸۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ . قَالَ : فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ : مَا أَرَادَ بِذَلِكَ ؟ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ . (صحيح) الارواء (۱/۵۷۹) صحيح ابی داؤد (۱۰۹۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے ملا کر پڑھی رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء مدینہ میں بے خوف کے اور مدینہ کے سو کہا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیوں ایسا کیا آپ ﷺ نے؟ فرمایا چاہا آپ ﷺ نے کہ تکلیف نہ ہو امت پر۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مروی ہے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو جابر بن زید نے اور سعید بن جبیر نے اور عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول ﷺ سے اس کے خلاف بھی۔



(۱۸۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُدْرِ فَقَدْ آتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكِبَائِرِ)). (ضعيف جدًا . التعليق: الرغيب : ۱/ ۱۹۸ . الضعيفة : ۴۵۸۱) اس میں حنش راوی احمد اور دیگر محدثین کے نزدیک ضعیف و متروک راوی ہے۔ تقریب (۱۳۲۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایک وقت میں بے عذر سو داخل ہو اور وازہ میں دروازوں سے کبائر کے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے اور حنش یہ وہی ابو علی رجبی ہیں اور وہ بیٹے قیس کے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو احمد وغیرہ نے اور اسی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا کہ ملا کر نہ پڑھے دو نمازیں ایک وقت مگر سفر میں یا عرفات میں اور جائز رکھا بعض اہل علم نے تابعین سے ملا کر پڑھنا دو نمازیں بیمار کے لیے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا

بعض اہل علم نے ملا کر پڑھے دو نمازیں بارش کے وقت اور یہی کہتے ہیں شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ اور نہیں جائز رکھا شافعی رحمہ اللہ نے بیمار کو ملا کر نماز پڑھنا دو نمازیں۔



۲۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ

اذان شروع ہونے کے بیان میں

(۱۸۹) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا فَقَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ الرُّؤْيَا حَقٌّ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَإِنَّهُ أَنْذَى وَأَمَدُّ صَوْتًا مِنْكَ، فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَكَ وَلَيَنَالِدَ بِذَلِكَ)) قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَجُرُّ إِزَارَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَلْتُ بِالْحَقِّ، لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي قَالَ: قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَلِلَّهِ الْحَمْدُ، فَلْيَدْعُ، أَتُبْتُ)).

(حسن) الارواء (۲۴۶) المشكاة (۶۵۰) ((التمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے محمد بن عبد اللہ بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا صبح کو آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پھر خبر دی ان داس خواب کی سو فرمایا آپ ﷺ نے یہ خواب تو سچ ہے تم ساتھ کھڑے ہو بلال رضی اللہ عنہ کے کہ وہ بڑے بلند آواز کے ہیں تم سے سو سکھاؤ ان کو جو کہا گیا تم سے اور پکار کر بولیں وہ کہا راوی نے جب سنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آواز بلال رضی اللہ عنہ کی نماز کے لیے نکل آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی چادر کھینچتے ہوئے اور کہتے تھے یا رسول اللہ ﷺ تم ہے اس کی جس نے بھیجا تم کو سچا دین دے کر میں نے بھی ایسا خواب دیکھا ہے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب تعریف سے اللہ کو یہی بات کہی ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابن ابی عمیر سے روایت کرتے ہیں محمد بن اسحاق سے اور وہ پوری ہے اس روایت سے اور بڑی اور بیان کیا قصہ اذان کا دو دو بار اور تکبیر کا ایک ایک بار بولنے کا اور عبد اللہ بن زید بیٹے ہیں عبد ربہ کے اور کہا جاتا ہے ان کو بیٹے عبد ربہ کے اور نہیں پہچانتے ہم کوئی روایت صحیح ان کی رسول اللہ ﷺ سے مگر یہ ایک حدیث اذان کی اور عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی ان کی بہت حدیثیں ہیں نبی ﷺ سے اور چچا ہیں عباد بن تیم کے۔



(۱۹۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَهْرَجُونَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّيُونَ الصَّلَاةَ، وَلَيْسَ

يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلِّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخَذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخَذُوا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: أَوْ لَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بَلالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ)). (صحیح) متفق عليه

ترجمہ: روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ مسلمان جب آئے مدینہ میں تو جمع ہوتے تھے اور اندازہ کرتے تھے نماز کے وقتوں کا اور کوئی پکارتا نہ تھا نماز کے لیے سو تجویز کی ایک دن اس باب میں تو کہا بعض نے بناؤ ایک ناقوس مثل ناقوس نصاریٰ کے اور کہا بعض نے بناؤ ایک قرن یہود کے مانند سو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیوں نہیں بھیجتے تم کسی آدمی کو کہ پکارے نماز کے لیے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے بلال رضی اللہ عنہ: کھڑے ہو اور پکار نماز کے لیے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔



۲۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ

اذان میں ترجیع کے بیان میں اور ترجیع کہتے ہیں شہادتین کے دوبار کہنے کو

ایک بار بلند آواز سے اور دوسری بار آہستہ سے

(۱۹۱) عَنْ أَبِي مُحَمَّدُورَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلْفَقَى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفًا. حَرْفًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ: مِثْلُ أَذَانِنَا. قَالَ بَشَرٌ: فَقُلْتُ لَهُ: أَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْأَذَانَ بِالتَّرْجِيعِ. (صحیح) ابن ماجہ (۷۰۸) تعلیق

علی صحیح ابن خزيمة (۳۷۹) صحیح ابی داؤد (۵۱۸) ((التمر المستطاب)) فقه السيرة (۲۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو محمد زورہ رضی اللہ عنہ سے کہ بٹھلایا ان کو رسول اللہ ﷺ نے اور سکھائی ان کو اذان ایک ایک حرف، کہا ابراہیم نے جیسے ہم اذان دیتے ہیں کہا بشر نے کہا میں نے ابراہیم سے دوبارہ سکھاؤ تو بیان کی انہوں نے اذان ترجیع کے ساتھ۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو محمد زورہ کی اذان میں صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے مکہ میں اور یہی قول ہے شافعی رضی اللہ عنہ کا۔



(۱۹۲) عَنْ أَبِي مُحَمَّدُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً، وَالْإِفَامَةَ سَبْعَ

عَشْرَةَ كَلِمَةً. (حسن و صحیح) ابن ماجہ (۷۰۹) المشكاة (۶۴۴) صحیح ابی داؤد (۵۱۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو محمد زورہ رضی اللہ عنہ سے کہ سکھائی ان کو نبی ﷺ نے اذان میں انیس کلمے اور اِفَامۃ میں سترہ کلمے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو محذورہ کا نام سرہ بن مغیرہ ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا اذان میں اور مروی ہے کہ ایک ایک بار بولتے تھے تکبیر۔

۲۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ

تکبیر ایک ایک بار کہنے کے بیان میں

(۱۹۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُؤْتِرَ الْإِقَامَةَ.

(صحیح) الروض (۲۹) الصحیحۃ ۲۱۷/۳۔ صحیح ابی داؤد (۵۲۵) (الشمز المستطاب)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حکم ہوا بلال رضی اللہ عنہ کو کہ دو بار کہے اذان کو اور ایک ایک بار کہے تکبیر کو۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث حسن کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی

قول ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم، اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں مالک رضی اللہ عنہ اور شافعی رضی اللہ عنہ اور احمد رضی اللہ عنہ اور اسحاق رضی اللہ عنہ۔



۲۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنَى مَثْنَى

اس بیان میں کہ اقامت دو دو بار کہنی چاہیے

(۱۹۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا: فِي الْأَذَانِ

وَالْإِقَامَةِ. (ضعيف الاسناد) اس میں ابن ابی لیلیٰ کا ابن زید سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن زید کہ حکم تھا رسول اللہ ﷺ کا کہ دو دو بار کہی جائے اذان بھی اور اقامت بھی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عبد اللہ بن زید کی مروی ہے وکیع سے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ عمرو بن مرہ

سے وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے دیکھا اذان کو خواب میں اور کہا شعبہ نے روایت ہے عمرو بن مرہ سے

وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا بیان کیا ہم سے اصحاب رسول ﷺ نے کہ عبد اللہ بن زید نے خواب میں دیکھا

اذان کو اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کو عبد اللہ بن زید سے سماع نہیں کہا بعض

علماء نے اذان اور تکبیر دونوں دو دو بار ہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

۳۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّرْسُلِ فِي الْأَذَانِ

اس بیان میں کہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے

(۱۹۵) عَنْ جَابِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِبَلَالٍ: ((يَا بَلَالُ إِذَا أَدَنْتَ فَتَرَسَّلْ فِي أَذَانِكَ، وَإِذَا أَقَمْتَ

فَاحْذَرُوا وَاجْعَلُوا بَيْنَ أَذَانِكُمْ وَإِقَامَتِكُمْ قَدْرُ مَا يَقْرَعُ الْأَكْلُ مِنَ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شَرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي)). (ضعیف جدًا. الارواء : ۲۲۸. لکن قولہ "ولا

تقوموا" صحیح) اس کی سند مجہول ہے۔ اس میں عبدالمعمر متروک ہے۔ تقریب (۲۲۳۳) اور اس کا شیخ یحییٰ بن مسلم ضعیف ہے۔ تقریب (۷۶۳۵)

ترجمہ: روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بلال کو اے بلال رضی اللہ عنہ جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو کلمے اذان کے اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور تکبیر میں اتنا ٹھہرو کہ فارغ ہو جائے کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور پاخانہ کرنے والا جب داخل ہو قضاے حاجت سے اور نہ کھڑے ہو جب تک مجھے نہ دیکھو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے ان سے یونس بن موسیٰ سے ان سے عبدالمعمر نے ماندر روایت مذکور کے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے نہیں پہچانتے ہم جابر کی حدیث کو مگر اسی سند سے یعنی روایت ہے عبدالمعمر کی اور یہ اسناد مجہول ہے۔

(۱۹۶) عَنْ عَبْدِ الْمُنْعِمِ : نَحْوَهُ. (انظر ما قبله) اسناد ضعیف جدًا۔ اس میں عبدالمعمر متروک ہے۔ تقریب (۲۲۳۳) اور اس کا شیخ یحییٰ بن

مسلم ابکا ضعیف ہے۔ تقریب (۷۶۳۵)

ترجمہ: روایت ہے عبدالمعمر سے اسی طرح۔



۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِدْخَالِ الْأَصْبَعِ فِي الْأُذُنِ عِنْدَ الْأَذَانِ

اس بیان میں کہ اذان کے وقت کان میں انگلی ڈالنی چاہیے

(۱۹۷) عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَدِّنُ وَيَذُورُ وَيَتْبَعُ فَاهُ هَهُنًا وَهَهُنًا، وَاصْبَعَاهُ فِي أُذُنَيْهِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي قَبِيْلِهِ حُمْرَاءٌ۔ أَرَاهُ قَالَ : مِنْ أَدَمَ۔ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنْزَةِ فَرَكَّزَهَا بِالْبَطْحَاءِ، فَصَلَّى إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيْقٍ سَاقِيَهُ، قَالَ سَفِيَاكُ : نَرَاهُ جِبْرَةً.

(صحیح) الارواء (۲۳۰) الروض النضیر (۳۳۳) تعليق على صحيح ابن خزيمة (۳۸۸) (الثمر المستطاب)

ترجمہ: روایت ہے عون بن ابوجحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہہا دیکھا میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے تھے اور پھیرتے تھے منہ اپنا ادھر اور ادھر اور دو انگلیاں ان کی دونوں کانوں میں تھیں اور رسول اللہ ﷺ سرخ خیمہ میں تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ کہا راوی نے وہ خیمہ چڑے کا تھا سونگے بلال رضی اللہ عنہ آگے نیزہ لے کر اور گاڑ دیا اس کو میدان میں پھر نماز پڑھی اس طرف رسول اللہ ﷺ نے اور چلتے پھرتے تھے آگے اس نیزے کے کتے اور گدھے اور آپ کے جسم مبارک پر حلہ سرخ تھا گویا میں دیکھ رہا ہوں چمک ان کی پنڈلیوں کی کہا سفیان نے میں گمان کرتا ہوں کہ ہوگا وہ چادر یمنی کا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا، مستحب کہتے ہیں انگلیاں

رکھنا کانوں میں اور اذان میں، اور کہا بعض علماء نے تکبیر میں بھی انگلیاں رکھیں کانوں میں اور اوزاعی کا یہی قول ہے اور ابو جحیفہ کا نام وہب سوائی ہے۔



۳۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّثْوِيْبِ فِي الْفَجْرِ

فجر کی اذان میں تھویب کا بیان

(۱۹۸) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تُثَوِّبَنَّ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ)) . (ضعیف) الارواء (۲۳۵) المشكاة (۶۴۶) اس میں ابواسرائیل راوی قوی نہیں نیز اس کا حکم بن عیینہ سے سننا ثابت نہیں۔ ترمذی کہتے ہیں ابواسرائیل نے یہ حدیث حسن بن عمارہ سے سنی ہے مگر محدثین کے نزدیک یہ حسن بن عمارہ بھی ضعیف ہے۔ البتہ نفس مضمون کے اعتبار سے حدیث صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن ابویعلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں بلال رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ تھویب کرو کسی نماز میں مگر صبح کی نماز میں۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو محمد ورہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابواسرائیل ملائی کی اور ابواسرائیل نے نہیں سنی یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے اور کہتے ہیں روایت کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو حسن بن عمارہ سے وہ روایت کرتے ہیں حکم بن عتیبہ سے اور نام ابواسرائیل کا اسماعیل بن ابواسحاق ہے اور وہ کچھ ایسا قوی نہیں ہے اہل حدیث کے نزدیک اور اختلاف کیا ہے علماء نے تفسیر میں تھویب کے سو کہا بعض نے وہ الصلوٰۃ خیر من النوم ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور احمد کا اور کہا اسحاق نے تھویب کے معنی اور ہیں کہ نیا نکالا ہے اسے نبی ﷺ کے بعد لوگوں نے اور وہ یہ ہے کہ جب اذان دے مؤذن اور دیر لگائیں لوگ آنے میں تو کہے اذان اور تکبیر کے بیچ میں قد قامت الصلوٰۃ - حی الصلوٰۃ حی علی الفلاح اور یہی ہے کہ کہا اسحاق نے تھویب مکروہ ہے اور نکالا ہے اس کو بعد نبی ﷺ کے اور ابن مبارک اور احمد نے کہا کہ تھویب وہی الصلوٰۃ خیر من النوم ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول صحیح ہے اور اسی کو تھویب بھی کہتے ہیں اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے اور مروی ہے عبداللہ بن عمرو سے بھی کہ کہتے تھے نماز فجر میں الصلوٰۃ خیر من النوم اور مروی ہے مجاہد سے کہا گیا میں عبداللہ بن عمرو کے ساتھ ایک مسجد میں اور اذان ہو چکی تھی اس میں اور ہم نماز پڑھنا چاہتے تھے اس میں سو تھویب کی مؤذن نے سو نکلے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مسجد سے اور کہا مجھ سے نکلوا اس بدعتی کے پاس سے اور مکروہ کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس تھویب کو جو نکالی ہے لوگوں نے بعد رسول اللہ ﷺ کے یعنی غیر صبح میں۔



۳۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ مِنْ أَذْنٍ فَهُوَ يُقِيمُ

اس بیان میں کہ جواز ان کہے وہی تکبیر بولے

(۱۹۹) عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِيُّ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُوذِّنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَأَذَّنْتُ، فَأَرَادَ بَلَاءُ أَنْ يُقِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَاضِدَاءِ قَدْ أَذَّنَ، وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ)).

(ضعیف) ابن ماجہ (۷۱۷) الارواء (۳۳۷) المشكاة (۶۴۸) سلسلة الاحادیث الضعيفة (۳۵) ضعيف ابی

داؤد (۸۲) سند میں عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۳۸۶۲)

ترجمہ: روایت ہے زیاد بن الحارث صدائی سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ اذان دوں میں صبح کی نماز کی پھر اذان دی میں نے سوارادہ کیا بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق کہ صدائی نے اذان دی ہے اور جواز ان دے وہی تکبیر کہے۔
فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہ ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث زیاد کی نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے افریقی کے اور افریقی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک، ضعیف کہا اس کو یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے کہا احمد نے حدیث افریقی کی میں تو نہیں لکھتا، کہا اور دیکھا میں نے محمد بن اسماعیل کو کہ ان کو قوی کرتے ہیں اور کہتے تھے وہ مقارب الحدیث ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا جواز ان دے وہی تکبیر کہے۔



۳۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوءٍ

اس بیان میں کہ بے وضو اذان دینا مکروہ ہے

(۲۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُؤْذَنُ إِلَّا مُتَوَضِّئًا)).

(ضعیف) الارواء (۲۲۲) اس میں معاویہ بن یحییٰ الصدیقی راوی ضعیف ہے۔ تاریخ الصغير (۳۵۰) والکبیر (۳۳۶/۷) المیزان (۱۳۸/۴)

والتهذيب (۲۱۹/۱۰) والتقريب (۶۷۷۲) نسائی (۵۶۱) کہتے ہیں ضعیف الحدیث ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ اذان دے مگر جس کا وضو ہو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اس نے عبداللہ بن وہب سے اس نے یونس سے اس نے ابن شہاب سے کہا کہ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نہ اذان دے مگر جس کا وضو ہو، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے اور نہیں مرفوع کیا ابن وہب نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اور یہی صحیح تر ہے روایت سے ولید بن مسلم کی اور زہری کو سماع نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اختلاف کیا اہل علم نے بے وضو اذان دینے میں سو مکروہ کہا بعض نے اور یہی قول ہے شافعی رضی اللہ عنہ کا اور اسحاق رضی اللہ عنہ کا اور جائز کہا سفیان اور ابن مبارک اور احمد نے۔

(۲۰۱) عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : لَا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ.

(ضعیف) زہری کا ابو ہریرہ سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن شہاب سے کہا کہ فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ”نہ اذان دے نماز کے لئے مگر جس کا وضو ہو۔“



۳۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ أَحَقُّ بِالْإِقَامَةِ

اس بیان میں کہ تکبیر امام کے اختیار میں ہے یعنی جب وہ حاضر ہو تب کہی جائے

(۲۰۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ : كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُمَهِّلُ فَلَا يَقِيمُ حَتَّى إِذَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ. (حسن) صحیح ابی داؤد (۵۴۸)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مؤذن رسول اللہ ﷺ کا دیر کرتا اور تکبیر نہ کہتا جب دیکھتا رسول اللہ ﷺ کو کہ نکلے، تکبیر کہتا نماز کی جب آپ ﷺ کو دیکھ لیتا۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور حدیث سماک کی نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور ایسا ہی کہا بعض اہل علم نے کہ مؤذن کو اختیار ہے اذان کا اور امام کو اختیار ہے تکبیر کا۔



۳۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ

رات کو اذان دینے کے بیان میں

(۲۰۳) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ، ((إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ ، فَكُلُّوْا وَاشْرَبُوْا حَتَّى تَسْمَعُوْا

تَأْذِيْنَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ . (صحیح . الارواء : ۲۱۹)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بلال تورات سے اذان دیتے ہیں سو تم کھاتے پیتے رہو جب تک کہ سنو اذان ام مکتوم کی۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور امیہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے رات سے اذان دینے میں سو کہا بعض نے اگر رات سے دے تو کافی ہے اور دوبارہ دینا ضروری نہیں اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے جب اذان دے رات سے تو دوبارہ کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے

ایوب نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی رات سے تو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے کہ پکار دیں کہ بندہ سو گیا کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا عبید اللہ بن عمرو وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ بلال تو اذان دیتے ہیں رات سے سوکھاتے پیتے رہو جب تک اذان دیں ابن ام مکتوم اور روایت کیا عبدالعزیز بن ابورداد نے نافع سے کہ اذان دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے رات سے تو حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اذان دینے کا اور یہ صحیح نہیں اس لیے کہ نافع کو عمر سے ملاقات اور سماع نہیں اور نافع کی روایت ان سے منقطع ہے اور شاید حماد بن سلمہ نے ارادہ کیا اسی حدیث کا اور صحیح روایت عبید اللہ بن عمر کی ہے اور اکثر راویوں نے ذکر کیا نافع سے بواسطہ ابن عمر کے اور زہری نے بواسطہ سالم کے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں رات سے آخر حدیث تک کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور اگر ہوئے حدیث حماد کی صحیح تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ ہوں گے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بلال اذان دیتے ہیں رات سے گویا آنحضرت ﷺ اس حدیث میں حکم دیتے ہیں زمانہ آئندہ کے لیے کہ فرمایا بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں رات سے اور اگر حکم دیتے دوبارہ اذان کہنے کا جب اذان دی تھی انہوں نے رات سے تو یہ کیوں فرماتے کہ بلال اذان دیا کرتے ہیں رات سے کہا علی بن مدینی نے حدیث حماد بن سلمہ کی ایوب سے بواسطہ نافع کے ابن عمر سے جو مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے غیر محفوظ ہے اور خطا کی اس میں حماد بن سلمہ نے۔

۳۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْآذَانِ

اس بیان میں کہ اذان کے بعد مسجد سے نکلنا مکروہ ہے

(۲۰۴) عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِّنَ فِيهِ بِأَلْعَصْرِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَطَىٰ أَبَا الْقَاسِمِ ۖ

(حسن صحیح) ابن ماجہ (۷۲۳) الارواء (۲۴۵) الروض (۱۰۶۴) صحیح ابی داؤد (۵۴۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو الشعثاء سے کہ نکلا ایک مرد مسجد سے عصر کی اذان کے بعد سو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص نے تو بے شک نافرمانی کی ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور اس باب میں عثمان سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے کہ نہ نکلے کوئی مسجد سے بعد اذان کے بغیر عذر کے یعنی وضو نہ ہو یا کوئی امر ضروری ہو اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہا انہوں نے کہ نکلنا جائز ہے جب تک تکبیر شروع نہ ہو کہا ابو عیسیٰ نے نکلنا ہمارے نزدیک اسی کو ہے جسے عذر ہو اور نام ابو الشعثاء کا سلیم بن اسود ہے اور وہ باپ ہیں اشعث ابن ابی الشعثاء کے اور روایت کی ہے اشعث نے یہ حدیث اپنے باپ سے۔

۳۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ

سفر میں اذان کے بیان میں

(۲۰۵) عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَابْنُ عَمِّ لِيْ فَقَالَ لَنَا: ((إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيُؤْمِكُمَا أَكْبَرُكُمَا)).

(صحیح) ابن ماجہ (۹۷۹) صحیح ابی داؤد (۶۰۴) الارواء (۲۱۳) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے مالک بن حویرث سے کہا آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ سو فرمایا مجھ سے جب سفر کرو تم دونوں تو اذان کہو اور تکبیر کہو اور امامت کرے تم میں سے بڑا۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مختار ہے اذان سفر میں اور کہا بعض نے کافی ہے تکبیر بھی اذان کو اس کے لیے ہے جو جمع کرے آدمیوں کو اور قول اول زیادہ صحیح ہے یعنی بہر حال سفر میں اذان دینی چاہیے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔



۳۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ

اذان دینے کی فضیلت کے بیان میں

(۲۰۶) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا كَتَبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ)).

(ضعیف) المشكاة (۶۶۴) ابن ماجہ (۷۲۷) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۸۵۰) اس میں جابر بن یزید بھی راوی ضعیف ہے۔

بالکذب ہے۔ متروک ہے۔ دیکھیں تاریخ الصغیر (۴۹) والکبیر (۲/۲۱۰، ۲۱۱) المیزان (۳۷۹/۱) التہذیب (۴۶/۲) والتقریب

(۸۷۸) تلخیص الحبیر (۲۰۸/۱) ابن ماجہ میں یہ دوسرے طریقے سے مروی ہے وہ بھی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو اذان دے سات برس ثواب کی نیت سے یعنی دنیا میں اجرت نہ لکھی جائے گی اس کے لیے نجات دوزخ سے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ثوبان رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور ابو حمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح ہے اور ابو حمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے اور جابر بن یزید بھی کو ضعیف کہا ہے چھوڑ دی ان سے روایت لینا، یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے سنائیں نے جابر سے کہتے تھے سنائیں نے وکیع سے کہتے تھے اگر نہ ہوتے جابر بھی تو بغیر حدیث کے رہ جاتے اہل کوفہ اور اگر نہ ہوتے حماد تو بغیر فقہ کے رہ جاتے اہل کوفہ۔

۴۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمِنٌ

اس بیان میں کہ امام مقتدیوں کی نماز کا ضامن اور متکفل ہے کہ اٹھاتا ہے قرأت وغیرہ کو

اور مؤذن امانت دار ہے کہ محافظت کرتا ہے اوقات صلوٰۃ اور صیام کی

(۲۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمِنٌ، اَللّٰهُمَّ ارْشِدِ الْاِئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ)). (صحيح. المشكاة : ۶۶۳. الارواء : ۲۱۷) صحيح ابی داؤد (۵۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت رکھنے والا ہے یا اللہ ہدایت پر رکھ اماموں کو اور بخش دے مؤذنین کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ امام ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور کھل بن سعد اور عقبہ بن عامر سے اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے سفیان ثوری اور حفص بن غیاث اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے صالح سے انہوں نے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے اور روایت کیا اسباط بن محمد نے اعمش سے کہ کہا حدیث پہنچی مجھے ابوصالح سے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو نبی ﷺ سے اور روایت کیا نافع بن سلیمان نے محمد بن ابوصالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اس حدیث کو کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور سنائیں نے ابو زرہ سے کہ فرماتے تھے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ صحیح ہے حدیث ابوصالح کی جو مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے سنائیں نے محمد سے حدیث ابوصالح کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ صحیح ہے اور مذکور ہے علی بن مدینی سے کہ ان کے نزدیک ثابت نہیں ابوصالح کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نہ حدیث ابوصالح کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس باب میں۔

۴۱۔ بَابُ : مَا يَقْبُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ ؟

اس بیان میں کہ جب مؤذن اذان دے تو آدمی کیا کہے؟

(۲۰۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا سَمِعْتُمُ النَّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ)).

(صحيح) ابن ماجه (۷۲۰) صحيح ابی داؤد (۵۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ ہاں یا رسول اللہ ﷺ نے جب سنوتم اذان تو کہو مانند اس کے جیسا کہتا ہے مؤذن۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابورافع رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبید اللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا، ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے

صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا معمر نے اور کئی لوگوں نے مثل حدیث مالک کے اور روایت کی عبدالرحمن بن اسحاق نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے۔



۳۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَأْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْإِذَانِ أَجْرًا

اس بیان میں کہ مؤذن کا اذان پر اجرت لینا ناپسندیدہ ہے

(۲۰۹) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: إِنَّ آخِرَ مَا عَهَدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ اتَّخِذَ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذَ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا. (اسنادہ صحیح) الارواء (۳۱۶/۵) صحیح ابی داؤد (۵۴۱)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے کہا، انہوں نے اخیر وصیت رسول اللہ ﷺ کی مجھ کو یہی تھی کہ مقرر کروں ایک مؤذن کو جو مزدوری نہ لیتا ہو اپنی اذان پر۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے حدیث عثمان کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ برا جانتے ہیں مزدوری لینا اذان پر اور مستحب ہے مؤذن کو کہ ثواب آخرت کے لیے اذان دے۔



۳۳۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَاءِ

ان دعاؤں کا بیان جو اس وقت پڑھی جاتی ہیں جب مؤذن اذان دے

(۲۱۰) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنُ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ وَرَسُولِهِ: غُفِرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبُهُ)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (۵۳۷) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو کہے جب سے اذان کو مؤذن سے وانا اشہد سے آخر تک یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا اور محمد ﷺ بندے اس کے ہیں بھیجے ہوئے اس کے راضی ہوا میں اللہ کی ربوبیت سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد ﷺ کی رسالت سے تو بخش دیتا اللہ تعالیٰ گناہ اس کے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث بن سعد کی حکیم بن عبد اللہ بن قیس سے۔

۳۴۔ بَابُ مِنْهُ آخِرُ

اسی بیان میں

(۲۱۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ : اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ، أَيْ مُحَمَّدٌ الْوَسِيلَةُ وَالْفَضِيلَةُ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (صحيح) الارواء (۲۴۳) الروض (۲۴۲) تخريج الكلم

الطيب (۷۲) صحيح ابی داؤد (۵۴۰) الظلال الجنة (۸۲۶) ((الشمس المستطاب)) تخريج فقه السيرة (۸/۴۸)
ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کہے جب نے اذان اللہ سے وعدہ تک تو واجب ہو جاتی ہے اس کے لیے شفاعت قیامت کے دن اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یا اللہ پروردگار اس پوری پکار کے اور مضبوط نماز کے دے محمد ﷺ کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا کھڑا کر اس کو مقام محمود میں جس کا وعدہ کیا تو نے ان سے۔
فائلا: کہا ابویسی (امام ترمذی) نے حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے روایت سے محمد بن منکدر کے نہیں جانتے ہم کہ روایت کیا ہو کسی نے اس کو منکدر سے مگر شعیب بن ابو حمزہ نے۔

۳۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَنَّ الدُّعَاءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

اس بیان میں کہ اذان اور تکبیر کے درمیان دعا کبھی نہیں پھیری جاتی

(۲۱۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ)). (اسنادہ صحيح . مشكاة المصابيح : ۶۷۱ . الارواء : ۲۴۴) صحيح ابی داؤد (۵۳۴)
ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعا کبھی نہیں پھیری جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان یعنی ضرور قبول ہو جاتی ہیں۔

فائلا: کہا ابویسی (امام ترمذی) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کیا اس کو ابواسحاق ہمدانی نے یزید بن ابی مریم سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے مثل روایت مذکور کے۔



۳۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ : كَمْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ ؟

اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟

(۲۱۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةٌ أُسْرَىٰ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ، ثُمَّ نُقِصَتْ

حَتَّى جُعِلَتْ خَمْسًا، ثُمَّ نُودِيَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُ لَا يُبْدَلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَإِنَّ لَكَ بِهَذَا الْخُمْسِ خَمْسِينَ. (صحیح) متفق علیہ

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرض ہوئیں نبی ﷺ پر شب معراج میں پچاس نمازیں پھر گھنٹی گئیں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی کہ اے محمد نہیں بدلتی میرے نزدیک بات اور تم کو ان پانچ کا ثواب پچاس کے برابر ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبادہ بن صامت اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابوقنادہ اور ابوذر اور مالک بن صعصعہ اور ابوسعید خدری سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



۴۷۔ بَابُ: فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخُمْسِ

نماز پنجگانہ کی فضیلت میں

(۲۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْصَّلَوَاتُ الْخُمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تَغْشُ الْكَبَائِرُ». (اسنادہ صحیح . التعليق الرغیب : ۱/۱۳۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ کفارہ ہیں بیچ کے گناہوں کا جب تک نہ مرتکب ہو کبیرہ گناہوں کا یعنی ایک نماز سے دوسری نماز کفارہ ہے صغیرہ گناہوں کا اور جمعہ بھی جمعہ تک۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۴۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کی فضیلت میں

(۲۱۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً». (اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۹۹، ۱۰۹۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہے اکیلے مرد کی نماز سے ستائیس درجے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابوسعید اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت

ہے کہا ابوعبسی (امام ترمذی) نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے فضیلت رکھتی ہے نماز جماعت کی مرد کے اکیلی نماز پر ستائیس درجے اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہے نبی ﷺ سے تو یہی کہا ہے کہ پچیس درجے مگر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے روایت کیا ستائیس درجے۔



(۲۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((إِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِخَمْسَةِ وَعَشْرِينَ جُزْءًا)). (صحیح) ابن ماجہ (۷۸۶) الروض (۵۹۹، ۱۰۹۹) صحیح ابی داؤد (۵۶۸) **ترجمہ:** روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز مرد کی جماعت سے زیادہ ہوتی ہے یعنی فضیلت میں اوپر اکیلے نماز اس کے پچیس درجے۔

فائدہ: کہا ابوعبسی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۴۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ سَمِعَ النَّدَاءَ فَلَا يُجِيبُ

اس کے بیان میں جواذان سنے اور جماعت میں حاضر نہ ہو

(۲۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ فِتْنَتِي أَنْ يَجْمَعُوا حُزْمَ الْحَطَبِ، ثُمَّ أَمُرَ بِالصَّلَاةِ فَنُتَقِمَ، ثُمَّ أُحْرَقَ عَلَى أَقْوَامٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ)).

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۱۱۲۴) صحیح ابی داؤد (۴۸۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قصد کیا میں نے کہ حکم کروں اپنے جوانوں کو کہ جمع کریں بوجھے لکڑیوں کے پھر حکم کروں میں نماز کی تکبیر کہی جائے پھر جلا دوں گھر ان کے جو حاضر نہیں ہوئے نماز میں۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعبسی (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ جواذان سنے اور جماعت میں نہ آئے اس کی نماز ہی درست نہیں اور کہا بعض نے یہ برسیل تغلیظ اور ڈرانے کے ہے اور کسی کو رخصت نہیں ترک جماعت کی مگر جب عذر ہو کہ مجاہد نے سوال کیا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جو شخص دن کو روزے رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا وہ کیسا ہے؟ تو جواب دیا کہ وہ دوزخی ہے۔ روایت کی ہم سے یہ بات ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ہناد نے ان سے محاربی نے ان سے لیٹ نے ان سے مجاہد نے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نہ حاضر ہو جماعت اور جمعہ میں براہ انکار اور تکبر یا جماعت کو حقیر سمجھ کر اور سستی کر کے، اس کے لیے یہ وعید ہے۔



(۲۱۸) قَالَ مُجَاهِدٌ: وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ، لَا يَشْهَدُ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً؟ قَالَ: هُوَ فِي النَّارِ. (ضعیف الاسناد) اس میں عبدالرحمن بن محمد مدلس ہے اور ریث بن ابی سلیم بھی ضعیف اور مدلس ہے۔
 ترجمہ: کہا مجاہد نے سوال کیا گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو شخص دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات بھر قیام کرتا ہے جمعہ اور جماعت کو حاضر نہیں ہوتا وہ کیسا ہے؟ تو جواب دیا وہ جہنمی ہے۔

۵۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ

اس شخص کے بیان میں جو اکیلا نماز پڑھ چکا ہو اور پھر جماعت پائے

(۲۱۹) حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّتَهُ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، قَالَ: فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي أُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ، فَقَالَ: ((عَلَيَّ بِهِمَا))، تَرَعَدُ فَرَانِصُهُمَا، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟)) فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ)). (صحیح . المشكاة : ۱۱۵۲) صحیح ابی داؤد (۵۹۰)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن یزید بن اسود سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج میں سو پڑھی میں نے آپ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں پھر جب ہو گئی نماز پھرے ہماری طرف آنحضرت ﷺ سو وہیں دیکھا دو آدمیوں کو قوم کے پیچھے کہ نماز نہ پڑھی تھی انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ سو فرمایا آپ ﷺ نے ان کو میرے پاس لاؤ سولائے انہیں آپ ﷺ کے پاس اور پھر کئی تھیں ان کی گردن کی دگیں خوف سے سو فرمایا آپ ﷺ نے کس نے روکا تم کو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے؟ سو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ ہم نماز پڑھ چکے تھے اپنی منزلوں میں آپ ﷺ نے فرمایا ایسا مت کرو جب پڑھ بھی چکے ہو تم اپنی منزلوں میں اور پھر آؤ مسجد میں سو پڑھ لیا کرو جماعت کے ساتھ وہ نفل ہو جائے گی تمہارے لیے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے مجھ اور یزید بن عامر سے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث یزید بن اسود کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علماء میں اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق سب کہتے ہیں کہ جب آدمی نماز پڑھ چکا ہو اکیلا اور پھر پائے جماعت دوبارہ پڑھ لے اور کہتے ہیں مغرب کی نماز اگر پڑھ چکا ہے اور پھر بلا جماعت سے تو ملا لے اس میں ایک رکعت کہ جفت ہو جائے اور جو نماز اس نے اکیلے پڑھی وہی فرض ہے ان کے نزدیک۔

۱۔ مجھ بکسریم اور بعد اس کے جمیم منبر کے وزن پر نام ہے راوی کا۔

۵۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّى فِيهِ مَرَّةً

اس مسجد میں دوسری جماعت کے بیان میں جس میں ایک جماعت ہو چکی ہو

(۲۲۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَيْكُمْ يَتَجَرَّرُ عَلَى هَذَا؟)) فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلَّى مَعَهُ. (صحيح . المشكاة : ۱۱۴۶ . الارواء : ۵۳۵ . الروض النضير ۹۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا ایک شخص اور نماز پڑھ چکے تھے رسول اللہ ﷺ فرمایا کون تجارت کرتا ہے اس شخص کے ساتھ؟ یعنی اس کے ساتھ شریک ہو جائے تو جماعت کا ثواب دونوں پائیں سو کھڑا ہوا ایک مود اور نماز پڑھ لی اس کے ساتھ۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوامامہ اور ابو موسیٰ اور حکم بن عمیر سے بھی روایت ہے کہا ابو یسعی (امام ترمذی) نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اصحاب سے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دوبارہ جماعت کرنے میں اس مسجد میں جس میں ایک جماعت ہو چکی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء کہتے ہیں جب ایک جماعت ہو چکی تو پھر جدا جدا پڑھ لیں اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی کا کہ مختار ہے ان کے نزدیک کہ پھر جماعت نہ کریں اور الگ الگ پڑھیں۔

۵۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

عشاء اور فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۲۲۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ)).

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۵۶۴)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو حاضر ہوا عشاء کی جماعت میں اس کو ثواب ہے آدھی رات جاگنے کا اور جس نے نماز پڑھی عشاء اور فجر کی جماعت میں اس کو ثواب ہے مانند ساری رات جاگنے کے فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور عمارہ بن ابی رویبہ رضی اللہ عنہ اور جندب رضی اللہ عنہ اور ابو بن کعب رضی اللہ عنہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۲۲۲) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ»

فَلَا تُخْفَرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ» . (اسنادہ صحیح . التعليق الرغیب : ۱/ ۱۴۱ و ۱۶۳)

ترجمہ: روایت ہے جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جس نے پڑھی صبح کی نماز پس وہ اللہ کی پناہ میں ہے تو نہ توڑو پناہ اللہ کی۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہے اس حدیث کو عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عثمان سے موقوف یعنی انہیں کا قول ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ عثمان مرفوعاً بھی۔



(۲۲۳) عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ النَّامِ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . (صحیح) ابن ماجہ ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱۔ المشكاة (۷۲۱، ۷۲۲) التعليق الرغیب (۱/ ۱۳۰)

ترجمہ: روایت ہے بريدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے بشارت دو چلنے والوں کو اندھیروں میں مسجدوں کی طرف پورے نور کی قیامت کے دن میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

پہلی صف کی فضیلت کے بیان میں

(۲۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «خَيْرُ صُفُوفِ الرَّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ

صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا» . (صحیح) صحیح الترغیب (۴۸۸) صحیح ابی داؤد (۶۸۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے بہتر مردوں کی صفوں میں پہلی صف ہے اور سب سے بدتر آخری صف ہے اور سب سے بہتر عورتوں کے لیے صفوں میں اخیر صف ہے اور سب سے بدتر پہلی صف ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابوسعید اور ابو اور عائشہ اور عمر باض بن ساریہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ مغفرت مانگتے تھے صف اول کے لیے تین بار اور دوسری صف کے لیے ایک بار اور فرمایا نبی ﷺ نے اگر آدمی جانتے جو ثواب ہے اذان میں اور صف اول میں پھر نہ پاسکتے اس کو بغیر اس کے کہ قرعہ ڈالیں، تو بے شک قرعہ ڈالتے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحاق بن موسیٰ الانصاری نے ان سے معن نے ان سے مالک نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بھی روایت کی مالک سے انہوں نے سہی سے انہوں نے ابو

صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے۔



(۲۲۵) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا فِي النَّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَا سَتَهُمُوا عَلَيْهِ)). (صحیح) ابن ماجہ (۹۹۸) صحیح الترغیب (۴۸۷)
 ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ جان لیں جو ثواب ہے اذان میں اور صف اول میں پھر نہ پاسکتے اس کو بغیر اس کے کہ قرعہ ڈالیں تو بے شک قرعہ ڈالتے۔



(۲۲۶) عن مالك : نحوه.

ترجمہ: روایت ہے مالک سے اسی طرح۔

۵۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

صفوں کو سیدھا کرنے کے بیان میں

(۲۲۷) عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَأَى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ : ((لَتُسَوَّى صُفُوفُكُمْ أَوْ لَيَخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ)).

(صحیح) التعلیق الرغیب (۱۷۶/۱) صحیح ابی داؤد (۶۶۹)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ برابر کرتے ہماری صفوں کو سونکے ایک دن تو دیکھا ایک مرد کو آگے بڑھا ہوا ہے سینہ اس کا قوم سے سو فرمایا آپ ﷺ نے برابر کرو تم صفوں اپنی کو اور نہیں تو پھوٹ ڈال دے گا اللہ تمہارے دلوں میں۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور براء اور جابر بن عبد اللہ اور انس اور ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نماز کے پورا کرنے میں داخل ہے سیدھا کرنا صفوں کا اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ مقرر کرتے تھے ایک آدمی صفوں کے سیدھا کرنے کے لیے اور تکبیر اولیٰ نہ کہتے جب تک خبر نہ ہوتی کہ صفیں سیدھی ہو گئیں اور روایت ہے علی اور عثمان سے کہ وہ دونوں بھی یہی کام کرتے اور کہتے برابر ہو جاؤ اور حضرت علی فرماتے آگے بڑھاے فلا نے پیچھے ہٹ اے فلا نے۔



۵۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ لِيَلِينِي مِنْكُمْ أَوْلُوا الْأَحْلَامَ وَالنُّهْيَ

نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بیان میں کہ تم میں سے عقل مند اور ہوشیار مجھ سے قریب رہا کریں (۲۲۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لِيَلِينِي مِنْكُمْ أَوْلُوا الْأَحْلَامَ وَالنُّهْيَ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَكُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِنَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ)). (صحیح ابی داؤد (۶۷۹))

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے قریب رہا کریں مجھ سے عقل مند اور ہوشیار تم میں سے پھر جو ان کے قریب ہوں سمجھ میں اور نہ آگے پیچھے ہو کہ پھوٹ پڑ جائے گی تمہارے دلوں میں اور پچوتم بک بک سے باز اوروں کی۔
فائدہ: مترجم کہتا ہے یعنی عقل مند لوگ صف اول میں رہا کریں کہ حضرت کے حالات کو یاد رکھیں اور وقت ضرورت کے نماز میں خلیفہ ہو سکیں اور آگے پیچھے نہ ہو یعنی صفوں کو برابر رکھو نہیں تو بدن کا اختلاف دلوں کو مختلف کر دیتا ہے، اور باز اوروں کی بک بک یہ کہ زائد باتیں مسجد میں نہ کرو اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابو مسعود اور ابوسعید اور براء اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابویسی نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ دوست رکھتے تھے آپ ﷺ قریب رہنا مہاجرین اور انصار کا تا کہ مسائل یاد رکھیں آپ ﷺ سے، خالد حذاء وہ خالد بن مہران ہیں کنیت ان کی ابو المنازل ہے، سنا میں نے بخاری سے فرماتے تھے کہ خالد حذاء نے کبھی نہیں بنائی کوئی جوتی مگر وہ بیٹھا کرتے تھے ایک جوتی بنانے والے کے پاس سونسوب ہو گئے ان کی طرف اور حذاء کہتے ہیں جوتی بنانے والے کو اور ابو معشر کا نام زیادہ بن کلیب ہے۔

۵۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي

اس بیان میں کہ ستونوں کے درمیان صف باندھنا مکروہ ہے

(۲۲۹) عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: صَلَّيْنَا خَلْفَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ، فَاضْطَرَّرْنَا النَّاسَ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَيْنِ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. (صحیح)

التعلیق علی صحیح ابن خزيمة (۱۰۶۷) صحیح ابی داؤد (۶۷۷) الصحیحة (۳۳۵) ((التمر المستطاب)) تمام المنة (ج ۲)

ترجمہ: روایت ہے عبد الحمید بن محمود سے کہ نماز پڑھی ہم نے پیچھے ایک حاکم کے حاکموں سے سو مجبور کیا ہم کو لوگوں نے تو نماز پڑھی ہم نے دوستوں کے بیچ میں پھر جب پڑھ چکے فرمایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم پر ہیز کیا کرتے تھے دروں میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ ﷺ کے وقت میں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے قرہ بن ایاس مزنی سے کہا ابویسی (امام ترمذی) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے اور مکروہ رکھا ہے ایک قوم علماء نے صف باندھنا دروں میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور جازر رکھا ہے ایک قوم علماء نے۔

۵۷۔ باب: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے کے بیان میں

(۲۳۰) عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: أَخَذَ زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِيَدِي وَنَحْنُ بِالرَّقَةِ فَقَامَ بِي عَلَى الشَّيْخِ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبُدٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ زِيَادُ: حَدَّثَنِي هَذَا الشَّيْخُ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ. وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ. فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ.

(صحیح) الارواء (۵۴۱) المشكاة (۱۱۰۵)

ترجمہ: روایت ہے ہلال بن یساف سے کہا پکڑا زیاد بن ابوالجعد نے ہاتھ میرا اور میں رقبہ میں تھا کہ نام ایک مقام کا ہے لے گئے مجھ کو ایک شیخ کے پاس کہ کہتے تھے ان کو وابصہ بن معبد اور تھے قبیلہ بنی اسد سے پس کہا زیاد نے روایت کی مجھ سے اس شیخ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے اور شیخ سنتے تھے، سو حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ پھر پڑھے نماز۔

فائدہ: اور اس باب میں علی بن شیبان اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث وابصہ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ایک قوم نے علماء سے اکیلے نماز پڑھنا پیچھے صف کے اور بولے دوبارہ پڑھے جس نے پڑھی ہو صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا ایک قوم نے اہل علم سے کافی ہے کہ اس کو اگر پڑھ لی اس نے اکیلے صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مذہب ہے ایک قوم کا اہل کوفہ سے اوپر حدیث وابصہ بن معبد کے کہ کہتے ہیں جس نے اکیلے نماز پڑھی صف کے پیچھے تو اعادہ کرے انہیں میں ہے حماد بن ابی سلیمان اور ابن ابی لیلیٰ اور وکیع اور روایت کی ہے حدیث حصین کی ہلال بن یساف سے کئی لوگوں نے مثل روایت ابو الاحوص کے زیاد بن ابوالجعد سے کہ مروی ہے وابصہ سے اور حدیث حصین سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلال نے پایا ہے وابصہ کو پس اختلاف کیا ہے اہل حدیث نے سو بعض نے کہا حدیث عمرو بن مرہ کی ہلال بن یساف سے جو مروی ہے عمرو بن راشد سے وہ روایت کرتے ہیں وابصہ سے صحیح تر ہے اور کہا بعض نے حدیث حصین کی ہلال بن یساف سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد بن ابوالجعد سے وہ وابصہ بن معبد سے صحیح تر ہے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے اور یہ نزدیک میرے زیادہ صحیح ہے روایت ہے عمرو بن مرہ کی اس واسطے کہ مروی ہے بہت حدیثیں ہلال بن یساف سے وہ زیاد بن ابوالجعد سے وہ وابصہ بن معبد سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اس سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے زیاد بن ابوالجعد نے ان سے وابصہ کہا وابصہ نے بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ہلال بن یساف نے ان سے عمرو بن راشد نے ان سے وابصہ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے سو حکم کیا آنحضرت ﷺ نے اس کو دوبارہ پڑھنے کا، کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی)

نے سنائیں نے جارود سے کہتے تھے سنائیں نے وکیع سے کہتے تھے جب کوئی نماز پڑھے صف کے پیچھے اکیلا تو پھر دوبارہ نماز پڑھے۔



(۲۳۱) عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ: أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے وابصہ بن معبد سے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلا تو حکم دیا نبی ﷺ نے دوبارہ پڑھنے کا۔



۵۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ رَجُلٌ

اس کے بیان میں جو نماز پڑھے اور ایک آدمی اس کے ساتھ ہو

(۲۳۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ. (صحیح الارواء (۵۴۰))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک عورت سوکھڑا ہوا میں ان کی بائیں طرف سوکھڑا رسول اللہ ﷺ نے سر میرا اور کھینچ لیا مجھ کو دائیں طرف۔

فائدہ: اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ سے اور جو ان کے بعد تھے کہتے ہیں جب مقتدی اکیلا ہو تو دائیں طرف امام کے کھڑا ہو۔



۵۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ الرَّجُلَيْنِ

اس شخص کے بیان میں جو دو شخصوں کی امامت کرے

(۲۳۳) عَنْ سُمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَ مِنَّا أَحَدُنَا. (ضعیف الاسناد)

اس میں اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف ہے۔ المیزان (۲۴۸/۱) تہذیب (۳۳۱/۱) تقریب (۴۸۶)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے جب ہوئیں ہم تین شخص تو آگے بڑھ جائے ایک ہم میں سے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے اور حدیث سمرہ کی غریب ہے

اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب ہوں تین آدمی تو دو پیچھے کھڑے ہوں امام کے، روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے امامت کی علقہ اور اسو کی سوکھڑا کیا ایک کو داہنے اور دوسرے کو بائیں اور روایت کیا اس بات کو نبی ﷺ سے اور کلام کیا بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم میں کہ ان کا حافظہ اچھا نہیں۔



۶۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَمَعَهُ رَجَالٌ وَنِسَاءٌ

اُس کے بیان میں جو بہت سے مردوں اور عورتوں کی امامت کرے

(۲۳۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَطْعَامٍ صَنَعَتْهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: ((قُومُوا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ)) قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لَبَسَ، فَتَضَحَّتْهُ بِالنِّمَاءِ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَفَّقْتُ عَلَيْهِ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَأْتُهُ وَالْعُجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ ان کی دادی ملکہ نے دعوت کی رسول اللہ ﷺ کی ایک کھانے کی کہ پکایا تھا، سو کھایا آپ ﷺ نے پھر فرمایا کھڑے ہو نماز پڑھیں ہم تمہارے ساتھ کہا انس رضی اللہ عنہ نے لے کر کھڑا ہوا میں ایک بوریا پنا کہ کالا ہو گیا تھا بہت رہنے سے دھویا میں نے اس کو پانی سے کھڑے ہوئے اس پر رسول اللہ ﷺ اور صف باندھی اس پر میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے اور بڑی بی نے ہمارے پیچھے تو نماز پڑھی دو رکعت پھر پھرے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث انس کی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا، کہتے ہیں جب ہو امام کے ساتھ ایک مرد ایک عورت کھڑا ہوئے مرد امام کی داہنی طرف اور عورت دونوں کے پیچھے اور حجت پکڑی ہے بعض لوگوں نے اس حدیث سے کہ جب ہوئے اکیلا صف کے پیچھے تو نماز اس کی جائز ہے اور کہتے ہیں کہ وہ لڑکا جو انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس کی نماز کچھ حساب میں نہیں تو انس رضی اللہ عنہ گویا اکیلے تھے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اور یہ بات نہیں اس لیے کہ نبی ﷺ نے جب کھڑا کیا یتیم کو انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو معتبر سمجھا یتیم کی نماز کو اور اگر معتبر نہ جانتے تو انس رضی اللہ عنہ کو اپنے داہنی طرف کھڑا کرتے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ یہ نماز جو رسول اللہ ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں پڑھی نفل تھے کہ برکت کے لیے پڑھی آپ ﷺ نے، مترجم کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جماعت نفل میں بھی جائز ہے اور خصوصیت رمضان کی بھی نہیں کہ یہ واقعہ غیر رمضان کا ہے اور چلیبی نے شرح وقایہ کے حاشیہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔



۶۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

اس بیان میں کہ امامت کا مستحق کون شخص ہے اور امامت کس کی بہتر ہے

(۲۳۵) عَنْ أَوْسِ بْنِ صَمْعَجٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَبُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْفِرَاقِ سَوَاءً، فَأَعْلَمُهُمْ بِالسَّنَةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السَّنَةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ هَجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهَجْرَةِ سَوَاءً، فَكَبَرُهُمْ سَنًا، وَلَا يَوْمَ الرَّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِيمِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ)). (اسنادہ صحیح) الارواء (۴۹۴) صحیح ابی داؤد (۵۹۴)

ترجمہ: روایت ہے اوس بن صمیع سے کہا میں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے امامت کرے قوم کی جو سب سے زیادہ پڑھتا ہو کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور اگر قراءت میں برابر ہوں تو جو سب سے زیادہ جانتا ہو سنت یعنی حدیث پھر اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو پھر اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جس کا سن بڑا ہو اور مقتدی نہ بنایا جائے مرد اپنی حکومت کی جگہ یعنی جو شخص کہیں حکومت رکھتا ہو یا اپنے گھر میں ہو تو دوسرا شخص اس کی امامت نہ کرے اور نہ بیٹھے کوئی کسی کی مسند اور عزت کی جگہ میں اس کے گھر میں مگر اس لئے حکم ہے۔

فائدہ: اور محمود نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ابن نمیر نے اکبر ہم کے عوض اقدمہم سنا کہا اور مطلب دونوں کا ایک ہے اور اس باب میں ابو سعید اور انس بن مالک اور مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو یسی (امام ترمذی) نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں مستحق امامت کا وہی ہے جو قرآن خوب جانتا ہو اور حدیث سے خوب واقف ہو اور کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا اور کہا بعضوں نے جب اجازت دے صاحب خانہ امامت کرے اور فرمایا احمد بن حنبل نے کہ یہ جو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کے مقتدی نہ بنایا جائے کوئی آدمی اپنے گھر میں اور نہ بیٹھے کوئی شخص اس کی مسند پر مگر اس کی اجازت سے تو یقین رکھتا ہوں میں کہ جب اجازت دی اس نے تو جائز ہوگئی دونوں باتیں یعنی امامت اور بیٹھنا کسی میں مضائقہ نہیں۔



۶۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

اس بیان میں کہ جب کوئی تم میں سے امامت کرے تو قراءت میں تخفیف کرے

(۲۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرْيُضَ، فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب امامت کرے کوئی تم میں سے آدمیوں کی تو تخفیف کرے قرأت میں کس اس میں چھوٹا بھی ہے اور بوڑھا بھی ہے اور ضعیف اور بیمار بھی جب پڑھے اکیلا تو جیسے چاہے پڑھے۔

فائدہ: اور اس باب میں عدی بن حاتم اور انس اور جابر بن سمرہ اور مالک بن عبد اللہ اور ابو واقد اور عثمان بن ابوالعاص اور ابو مسعود اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ دراز نہ کرے امام نماز کو خوف مشقت سے بنظر ضعیف اور بوڑھے اور مریض کے اور ابو الزناد کا نام عبد اللہ بن ذکوان ہے اور اعرج عبد الرحمن بن ہریرہ مدنی ہیں کنیت ان کی ابو داؤد ہے۔



(۲۳۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَحْفَفِ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامٍ. (استادہ صحیح) سلسلہ احادیث الصحیحہ (۲۰۵۶)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھنے والے تھے اور بہت پوری یعنی حالت امامت میں آنحضرت ﷺ قراءت تھوڑی کرتے مگر رکوع و سجود بخوبی تمام ہوتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الصَّلَاةِ وَ تَحْلِيلِهَا

بیان میں تحریم نماز کی تحریم اور تحلیل کے بیان میں

(۲۳۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهُّورُ وَ تَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَ تَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ» وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَ سُورَةٍ فِي فَرِيضَةٍ أَوْ غَيْرِهَا. (صحیح) المشكاة (۳۱۲، ۳۱۳) صحیح ابی داؤد (۵۵) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابونعیم السعدی ضعیف ہے۔ تقریب (۳۰۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کبھی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اس کی تکبیر اور تحلیل اس کی سلام پھیرنا ہے اور اس کی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے الحمد اور ایک سورۃ فرض نماز ہو یا سوا اس کے۔

فائدہ: اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے اور حدیث علی بن ابی طالب کی بہت عمدہ ہے اسناد کی رو سے اور زیادہ صحیح ہے ابو سعید کی حدیث سے اور لکھ چکے ہم اس حدیث کو کتاب الوضو میں اور اسی پر عمل ہے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا تحریم نماز کی تکبیر ہے اور آدمی داخل نہیں ہوتا نماز میں مگر تکبیر سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے سنائیں نے ابو بکر محمد بن ابان سے فرماتے تھے سنائیں نے عبد الرحمن بن مہدی سے فرماتے تھے اگر شروع کرے آدمی نوے ناموں سے اللہ کے نماز کو اور تکبیر نہ کہے تو جائز نہ ہوگی۔ اور اگر حدیث کرے سلام

سے پہلے تو حکم کرتا ہوں میں کہ وضو کرے پھر پھرے اپنے مکان کی طرف اور سلام پھیرے اور نماز اس کی اپنے حال پر ہے یعنی اس میں کچھ خلل نہیں آیا اور نام ابو نصرہ کا منذر بن مالک بن قطعہ ہے، مترجم کہتا ہے تکبیر اولیٰ کو نماز کی تحریم فرمایا یعنی اس سے کھانا پینا اور سب مفادات نماز حرام ہو جاتے ہیں اور تحریم کے معنی ہیں حرام کرنا کسی چیز کا، سلام کو تحلیل فرمایا کہ اس سے وہ سب کام حلال ہو جاتے ہیں اور تحلیل کے معنی حلال کرنا ہے۔



۶۴۔ بَابُ: فِي نَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ

تکبیر اولیٰ کے وقت انگلیاں کھلی رکھنے کے بیان میں

(۲۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ نَشَرَ أَصَابِعَهُ. (اسنادہ ضعیف : صفة

الصلاة. التعليق علی ابن خزيمة : ۴۵۸) اس کی سند یحییٰ بن یمان کی وجہ سے ضعیف ہے۔ تقریب (۷۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر اولیٰ کہتے نماز کی خوب کھلی رکھتے انگلیاں اپنی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے کتنے لوگوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن سمان سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنے لگتے بلند کرتے دونوں ہاتھ خوب کھینچ کر اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی روایت کے اور خطا کی ابن یمان نے اس روایت میں۔



(۲۴۰) عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ

رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا)). (صحیح. صفة الصلاة : ۶۷. التعليق علی ابن خزيمة : ۴۵۹) صحیح ابی داؤد (۷۳۵)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن سمان سے کہا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز کو اٹھاتے دونوں ہاتھ خوب کھول کر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے کہا عبد اللہ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اور یحییٰ بن یمان کی حدیث میں خطا ہے۔



۶۵۔ بَابُ: فِي فَضْلِ التَّكْبِيرِ الْأَوَّلِيِّ

تکبیر اولیٰ کی فضیلت میں

(۲۴۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ

التَّكْبِيرَةُ الْأُولَى كُنِبَتْ لَهُ بَرَأَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النَّفَاقِ ((حسن عند الالبانی التعلیق
الرجب: ۱/ ۱۵۱۔ الصحیحة ۲۶۵۲)) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند حبیب مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے نماز پڑھی چالیس دن جماعت سے خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کہ پاتا رہا تکبیر اولیٰ لکھی جائیں اس کے لیے دو جہات نجات دوزخ سے دوسری نفاق سے۔
فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے مروی ہے یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے موقوفہ بھی اور ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر جو کہ روایت کیا سلم بن قتیبہ نے طمعہ بن عمرو سے اور مروی ہے یہ حبیب بن ابی حبیب بجلی سے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہیں کا قول روایت کیا ہم سے ہناد نے وکیع سے انہوں نے خالد طہمان سے انہوں حبیب بن ابی حبیب بجلی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قول انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا اور نہیں مرفوع کیا اس کو اور روایت کیا اسماعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور مرسل ہے یعنی بیچ میں ایک راوی چھوٹ گیا ہے کہ عمارہ بن غزیہ نے نہیں پایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو۔



۶۶۔ بَابُ: مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

نماز شروع کرتے وقت پڑھی جانے والی دعاؤں کے بیان میں

(۲۴۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ))، ثُمَّ يَقُولُ: ((اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا)) ثُمَّ يَقُولُ: ((أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ)). (صحیح الارواء ۵۱/۲) المشكاة (۸۱۶) صحیح ابی داؤد (۷۴۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز کو تکبیر کہتے پھر کہتے سُبْحَانَكَ سے غیرُک تک اور معنی اس کے یہ ہیں پاک ہے تو اللہ سب تعریف تجھی کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے پھر کہتے اللہ اکبر کہیں یعنی اللہ بہت بڑا ہے نہایت بڑائی والا، پھر کہتے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سننے والے جاننے والے کے ساتھ شیطان راندہ ہوئے سے اس کے وسوس اور تکبر اور سحر سے۔

فائدہ: اور اس باب میں علی اور عبد اللہ بن مسعود اور عائشہ اور جابر اور جبیر بن معطم اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابوسعید کی زیادہ مشہور ہے اس باب میں اور تمسک کیا ہے ایک قوم نے اہل علم سے اس

حدیث سے اور بہت لوگ کہتے ہیں کہ مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ اور معنی ان کلمات کے بھی اوپر گزرے اور ایسا ہی مروی ہے عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا تابعین وغیرہ سے اور کلام کیا ہے اسناد میں حدیث ابوسعید کے اور یحییٰ بن سعید کلام کرتے تھے علی بن علی میں اور احمد کہتے تھے یہ حدیث صحیح نہیں۔

(۲۴۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ)) . (صحیح الارواء (۸) صحیح ابی داؤد (۷۵۰) ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے نبی ﷺ جب شروع کرتے نماز تو پڑھتے سبحانک سے آخر تک یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھ کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوائے تیرے۔

فتاویٰ: کہا ابویسٰی (امام ترمذی) نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور کلام کیا گیا ہے حارث کے حافظہ میں اور ابوالرجال کا نام محمد بن عبد الرحمن ہے۔



۶۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجَهْرِ بِـ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ بلند آواز سے نہ پڑھنے کے بیان میں

(۲۴۴) عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَ أَنَا فِي الصَّلَاةِ أَقُولُ [بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ] فَقَالَ لِي: أَيُّ بَنَى، مُحَدَّثٌ، إِيَّاكَ وَالْحَدَّثُ، قَالَ: وَلَمْ أَرَأِ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَبْغَضَ إِلَيْهِ الْحَدَّثُ فِي الْإِسْلَامِ يَعْنِي: مِنْهُ وَقَالَ: قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُهَا، فَلَا تُقْلُهَا، إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلْ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [الفاتحة: ۱] . (ضعیف) التعليق علی ابن ماجہ اس میں ابن عبد اللہ بن مغفل کی ابن حبان کے علاوہ کسی نے تو شیخ نہیں کی۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مغفل کے بیٹے سے کہا سائیرے باپ نے مجھ کو نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے پڑھتے سو فرمایا اے بیٹے یہ تو نئی بات نکلی ہے اور بہت بچ تو نئی بات سے اور کہا ابن عبد اللہ نے میں نے کسی کو نہیں دیکھا دشمن نبی بات نکالنے کا اسلام میں ان سے زیادہ اصحاب رسول ﷺ میں اور کہا ان کے باپ نے میں نے نماز پڑھی رسول

اللہ ﷻ کے ساتھ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کے ساتھ سو نہیں سنائیں نے ان میں سے کسی کو کہ پڑھتے ہوں بسم اللہ آواز سے سو تو بھی نہ پڑھ بلکہ جب نماز پڑھے تو شروع کر قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی رضی اللہ عنہ) نے حدیث عبداللہ بن مغفل کی سن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا انہیں میں ہیں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم وغیرہ اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کہ تجویز نہیں کرتے زور سے پڑھنا بسم اللہ کا اور کہتے ہیں چپکے سے پڑھ لے اپنے دل میں۔



۶۸۔ بَابُ: مَنْ رَأَى الْجَهْرَ بِـ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بلند آواز سے پڑھنے کے بیان میں

(۲۴۵) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَوَتَهُ بِـ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ ((

(ضعیف الاسناد عند الالبانی) اس میں ابو خالد راوی مجھول ہے۔ اور یہ روایت محفوظ نہیں۔ میزان (۲۳۶/۱) دارقطنی (۳۰۴/۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا تھے نبی ﷺ شروع کرتے نماز کو یعنی قرأت کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے نہیں اسناد اس کی خوب قوی اور قائل ہوئے ہیں اس کے کئی علماء صحابہ سے ان میں ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے تجویز کرتے ہیں پکار کر بسم اللہ پڑھنے کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور اسماعیل بن حماد اور وہ سلیمان کے بیٹے ہیں اور ابو خالد والہی کا نام ہر مزہ ہے اور وہ کوئی ہیں۔

۶۹۔ بَابُ: فِيْ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ: بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [الفاتحة: ۱]

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے قراءت شروع کرنے میں

(۲۴۶) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ

رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (((صحیح) صحیح ابی داؤد (۷۵۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا نبی ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما اور عمر رضی اللہ عنہما اور عثمان رضی اللہ عنہما سب شروع کرتے قرأت ﴿الْحَمْدُ

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے اور اسی پر تھا عمل علماء صحابہ اور تابعین کا جو ان کے بعد تھے سب

شروع کرتے تھے قرأت الحمد للہ رب العالمین سے کہا شافعی نے مطلب اس حدیث کا کہ نبی کریم ﷺ ابو بکر اور عمر اور عثمان شروع کرتے تھے قراءت الحمد للہ رب العالمین سے اس طرح پر ہے کہ قرأت سورۃ فاتحہ اور سورتوں سے پہلے ہوتی ہے نہ یہ کہ وہ لوگ زور

سے نہ پڑھتے ہوں بسم اللہ اور شافعی ہمیشہ شروع کرتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ پکار کر پڑھے بسم اللہ جب پکار کر کرے قرأت۔

۷۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بیان میں کہ بغیر فاتحہ الکتاب کے نماز نہیں ہوتی

(۲۴۷) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) . (صحیح)

الارواء (۳۰۲) الروض (۳۶۴) صحیح ابی داؤد (۷۸۰) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورۃ فاتحہ۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا جیسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ وغیرہ ہیں کہتے ہیں کہ نہیں درست ہوتی نماز بغیر فاتحہ الکتاب کے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

۷۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّائِمِينَ

آئین کے بیان میں

(۲۴۸) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ : [سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ] ، وَقَالَ :

((آئِمِينَ)) ، وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ . (صحیح) المشكاة (۸۴۵) الصحيحة (۴۶۵) صحیح ابی داؤد (۸۶۳)

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ پڑھا انہوں نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پھر کہی آئین خوب لمبی کر کے آواز اپنی۔

فائدہ: اور اس باب میں علی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علماء، صحابہ اور تابعین پس اور جوان کے بعد تھے تجویز کرتے ہیں کہ بلند کرے آدمی اپنی آواز کو آئین کے ساتھ اور چپکے سے نہ کہے اسے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو مسلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر ابی العننس سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے اپنے باپ وائل سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پھر کہا آئین اور چپکے سے کہا آئین کو، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے حدیث شعبہ سے اس باب میں اور خطا کی شعبہ نے کئی مقام میں اس حدیث کے، ایک تو کہا حجر

ابی العنبر اور وہ حجر بن العنبر ہے اور کنیت ان کی ابا السکن ہے اور زیادہ کیا اس میں عن علقمہ بن وائل اور نہیں ہے اس میں عن علقمہ، اور وہ تو حجر بن العنبر عن وائل بن حجر ہے اور کہا وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ اور وہاں مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور پوچھا میں نے ابازر سے حال اس حدیث کا سو کہا حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے اور روایت کیا علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے مانند روایت سفیان کی کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبد اللہ بن نمیر سے انہوں نے علاء بن صالح اسدی سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر بن عنبر سے انہوں نے وائل بن حجر سے انہوں نے نبی ﷺ سے جیسی حدیث سفیان کی ہے سلمہ بن کہیل سے۔



(۲۴۹) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ. (صحیح) انظر الذى قبله
ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے جیسی حدیث سفیان کی سلمہ بن کہیل سے۔

۷۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّائِمِينَ

آمین کی فضیلت کے بیان میں

(۲۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

(اسنادہ صحیح) التعليق الرغيب (۱/۱۷۷) الارواء (۳۴۴) صحيح ابی داؤد (۸۶۶) (صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کہ جس کی آمین برابر ہو جائے ملائکہ کی آمین سے بخشے جائیں گے اگلے گناہ اس کے۔
فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۷۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي السَّكْتَيْنِ

دوستوں یعنی دوبار چپ رہنے کے بیان میں

(۲۵۱) عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: سَكَّتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَقَالَ: حَفِظْنَا سَكْتَةً، فَكَتَبْنَا إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِالْمَدِينَةِ، فَكَتَبَ أَبُو

أَنْ: حَفِظَ سَمْرَةَ. قَالَ سَعِيدٌ: فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ: مَا هَاتَانِ السَّكَّتَانِ؟ قَالَ: إِذَا دَخَلَ فِي صَلَوَتِهِ وَإِذَا فَرَعَ مِنَ الْقِرَاءَةِ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: وَإِذَا قَرَأَ ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ [الفاتحة: ٧] قَالَ وَكَانَ يَعْجِبُهُ إِذَا فَرَعَ مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنْ يَسْكُتَ حَتَّى يَتَرَادَّ إِلَيْهِ نَفْسُهُ. (ضعيف) الارواء (٥٠٥) المشكاة (٨٠٨) ضعيف أبي داود (١٣٣) اس کی سند قنادہ مدلس کے معنی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعید سے وہ روایت کرتے ہیں قنادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ سے کہا سمرہ نے دو سکتے یاد کیے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے تو اعتراض کیا اس پر عمران بن حصین نے اور کہا ہم نے تو یاد کیا ہے ایک ہی سکتہ سو لکھا ہم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں سو جواب لکھا ابی بن کعب نے کہ یاد رکھا ہے سمرہ نے کہا سعید نے کہا ہم نے قنادہ سے کب ہوتے تھے وہ سکتے؟ کہا جب داخل ہوتے نماز میں یعنی تکبیر اولیٰ کے بعد اور جب فارغ ہوتے قرأت سے پھر کہا بعد اس کے اور جب کہتے وَلَا الضَّالِّينَ یعنی جب بھی ایک سکتہ ہوتا کہا راوی نے اور پسند آتا تھا ان کو جب فارغ ہوتے قرأت سے چپ رہنا یہاں تک ٹھہر جائے سانس۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور یہی قول ہے کئی لوگوں کا اہل علم سے کہ مستحب جاننے ہیں امام کے لیے سکتہ کرنا بعد شروع کرنے نماز کے اور بعد فراغ قرأت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ہمارے اصحاب کا۔



۷۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشَّامَلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کے بیان میں

(۲۵۲) عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ.

(اسنادہ حسن صحیح) المشكاة (۸۰۹)

ترجمہ: روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ ﷺ امامت کرتے تھے ہماری سو پکڑتے تھے اپنا بائیں ہاتھ داہنے ہاتھ سے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر سے اور غطف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سہل سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے کہتے تھے کہ رکھے ہاتھ دایاں اپنا بائیں پر نماز میں اور کہا بعض نے کہ رکھے ان دونوں کو ناف کے اوپر اور کہا بعض نے رکھے ناف کے نیچے اور یہ سب جائز ہے ان کے نزدیک اور ہلب کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔



۷۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجدے کے وقت اللہ اکبر کہنے کے بیان میں

(۲۵۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفَعَ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَأَبْوَبِكُورٍ وَعُمُورٍ. (صحيح . الارواء : ۳۳۰)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ تکبیر کہتے تھے ہر جھکنے کے وقت یعنی رکوع یا سجدے میں جاتے وقت یا اٹھنے کے وقت اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

فائلا: اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اصحاب رسول ﷺ کا جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ ہیں اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور عامہ فقہاء اور علماء سے۔

۷۶۔ بَابُ : مِنْهُ آخِر

(۲۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِي. (صحيح . الارواء : ۳۳۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ تکبیر کہتے جھکتے وقت یعنی رکوع و سجدے کی طرف۔

فائلا: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے، کہتے ہیں تکبیر کہے آدی جھکتے وقت رکوع اور سجدے میں۔



۷۷۔ بَابُ : رَفَعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ

رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے کے بیان میں

(۲۵۵) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ. وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. (صحيح الروض (۵۳۴) صحيح ابی داؤد (۷۱۲، ۷۱۳) (صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب شروع کرتے نماز اٹھاتے دونوں ہاتھوں کو یہاں تک کہ برابر ہو جاتے دونوں شانوں کے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے

سراٹھاتے اور زیادہ کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں کہ نہیں اٹھاتے تھے درمیان دونوں سجدوں کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے روایت کی ہم سے فضل بن صباح بغدادی نے ان سے سفیان بن عیینہ نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے مانند حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اور اس باب میں عمر اور علی اور وائل بن حجر اور مالک بن حویرث اور انس اور ابو ہریرہ اور ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابو قتادہ اور ابو موسیٰ اور جابر بن عمر لیشی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور کہتے ہیں بعض علماء صحابہ جیسے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر بن عبد اللہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ وغیرہ اور تابعین سے حسن بصری اور عطاء اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبد اللہ اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ وغیرہم اور یہی کہتے ہیں عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے ثابت ہوئی حدیث اس شخص کی جو رفع یدین کرتا ہے اور ذکر کیا حدیث زہری کو سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور نہیں ثابت ہوئی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کہ نبی ﷺ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے مگر پہلی بار یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت، روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن عبدہ آملی نے ان سے وہب بن زمعہ نے ان سے سفیان بن عبد الملک نے ان سے عبد اللہ بن مبارک نے۔

(۲۵۶) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَجَابِرٍ وَعَمِيرِ اللَّيْثِيِّ.

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور جابر اور عمیر لیشی سے بھی۔

(۲۵۷) عَنْ عُلُقَمَةَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ : أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَوةَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّيْ، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِيْ أَوَّلِ مَرَّةٍ. (صحیح . صفة الصلاة . المشكاة : ۸۰۹) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں سفیان ثوری مشہور دلس ہے اور سنن کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے علقمہ سے کہا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا نہ پڑھوں میں تمہارے واسطے نماز رسول اللہ ﷺ کی پھر پڑھی اور نہ اٹھائے اپنے دونوں ہاتھ مگر پہلی بار میں یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے براء بن عازب سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم صحابہ اور تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا۔



۲۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے بیان میں

(۲۵۸) عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ : قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ : إِنَّ الرُّكْبَ سُنَّتٌ لَكُمْ فَخُذُوا بِالرُّكْبِ. (صحیح الاسناد)

بخاری رحمہ اللہ: روایت ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہا ہم کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ زانو پکڑنا سنت ہے تمہارے لیے پس پکڑو زانو یعنی رکوع میں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے سعد اور انس اور ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا ابو یسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ و تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے۔ نہیں اس میں اختلاف مگر جو مروی ہے ابن مسعود سے اور بعض ان کے اصحاب سے کہ وہ تطبیق کرتے تھے اور وہ منسوخ ہے، اہل علم کے نزدیک کہا سعد بن ابی وقاص نے ہم ایسا کرتے تھے پھر منع ہوا ہم کو اور حکم ہوا کہ ہاتھ رکھیں زانوؤں پر، روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابو یعفر سے انہوں نے معصب بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سعد سے اس بات کو، مترجم کہتا ہے تطبیق کہتے ہیں دونوں ہاتھ جو کر زانوؤں کے اندر دبا لینے کو اور یہ اول اسلام میں تھی اس کے بعد منسوخ ہوئی، اب رکوع میں حکم ہے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔



(۲۵۹) قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: كُنَّا نَفْعَلُ ذَلِكَ، فَنَهَيْنَا عَنْهُ، وَأَمَرْنَا أَنْ نَضَعَ الْأَكْفَ عَلَى الرُّكْبِ.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۸۱۳)

بخاری رحمہ اللہ: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایسا کرتے تھے پھر ہمیں روک دیا اور حکم ہوا کہ ہاتھ رکھیں زانوؤں پر۔



۷۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّهُ يُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں دونوں ہاتھ پسلیوں سے دور رکھنے کے بیان میں

(۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا، وَوَتَرَ يَدَيْهِ فَنَحَاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ. (صحیح . مشكاة المصابيح : ۸۰۱ . صفة الصلاة : ۱۱۰) صحیح ابی داؤد (۷۲۳)

بخاری رحمہ اللہ: روایت ہے عباس بن سہل سے کہا جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ سو ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کی نماز کا پس کہا ابو حمید نے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں نماز کو رسول اللہ ﷺ کی، تحقیق رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا سو رکھا دونوں ہاتھوں کو زانوؤں پر گویا وہ پکڑے ہوئے تھے ان کو اور کمان کی زہ بنایا دونوں

ہاتھوں کو اپنے اوپر دو رکھادونوں پسلیوں سے۔
فائدہ: اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے کہ دو رکھ آدی دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے رکوع اور سجود میں۔



۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع و سجود میں تسبیح کے بیان میں

(۲۶۱) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ، وَذَلِكَ أَذْنَاهُ. وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ ﷺ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ)). (ضعیف) المشكاة (۸۸۰) ضعیف ابی داؤد (۱۵۵)
 اس کی سند متصل نہیں عون بن عبد اللہ کی ابن مسعود سے ملاقات ثابت نہیں۔ اس میں اسحاق بن یزید مجہول ہے۔ تقریب (۳۹۳)
 تفسیر: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب رکوع کرے کوئی تم میں سے تو کہے رکوع میں سبحان اللہ ربی العظیم تین بار سو تمام ہو گیا رکوع اس کا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور کہا سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ تو تمام ہو گیا سجدہ اس کا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے کہا ابن مسعود کی حدیث کی اسناد متصل نہیں اس لیے کہ عوف بن عبد اللہ بن عتبہ نے ملاقات نہیں کی ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا دوست رکھتے ہیں کہ نہ کرے کوئی آدی رکوع اور سجدے میں تین تسبیح سے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ مستحب ہے امام کو پانچ تسبیحیں کہنا کہ پانیں مقتدی لوگ تین تسبیحیں اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے۔



(۲۶۲) عَنْ حُذَيْفَةَ : أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ : ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ))، وَفِي سُجُودِهِ : ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى))، وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَالَ، وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ. (صحیح) المشكاة : (۸۸۱) ((صفہ الصلاة)) الارواء (۳۳۳) صحیح ابی داؤد (۸۲۸)

تفسیر: روایت ہے حذیفہ سے کہ انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو کہتے تھے وہ اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ اور جب آتے آیت رحمت پر تو ٹھہرتے اور سوال کرتے اور جب آتے آیت عذاب پر تو ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عبد الرحمن بن مہدی نے ان سے شعبہ نے۔



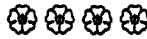
(۲۶۳) وَقَدَرُوا عَنْ حُذَيْفَةَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ: أَنَّهُ صَلَّى بِاللَّيْلِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. (صحیح) **ترجمہ:** اور روایت ہوئی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس سند کے علاوہ سے وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رات کو نماز نبی ﷺ کے ساتھ پڑھی۔

۸۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجدے میں قرآن کی قراءت کے منع ہونے کے بیان میں

(۲۶۴) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمُعْصَفِرِ، وَ عَنْ تَخْتُمِ الدَّهَبِ، وَ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ. (صحیح) غایۃ المرام (۷۹) الروض النضیر (۷۱۰) الصحیحہ (۲۳۹۵) **ترجمہ:** روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ریشمی کپڑا پہننے اور کسم کے رنگے ہوئے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث علی کی حسن ہے اور یہی قول ہے علماء صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے مکر وہ کہا ہے قرآن پڑھنا رکوع اور سجدے میں۔



۸۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْمَنْ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

اس شخص کے بیان میں جو رکوع اور سجدے میں پیٹھ سیدھی نہ کرے یعنی بخوبی نہ ٹھہرے

(۲۶۵) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ فِيهَا الرَّجُلُ يَعْنِي صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ)). (اسنادہ صحیح) مشکاة المصابیح (۸۷۸) الروض (۱۳۶)

صحیح ابی داؤد (۸۰۱) ((صفة الصلاة)) ((التعليق الرغيب))

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کچھ کام نہیں آتی نماز اس کی جو سیدھا نہ کرے اس میں یعنی پیٹھ کو سجدے اور رکوع میں۔

فائدہ : اس باب میں علی بن شیبان اور انس اور ابو ہریرہ اور رافعہ زرقی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے، ضرور جانتے ہیں کہ سیدھا کرے آدمی پشت کو رکوع و سجود میں اور کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے جو سیدھا نہ کرے پیٹھ کو رکوع اور سجودے میں تو نماز اس کی فاسد ہے اس حدیث کی رو سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نہیں درست ہے نماز اس کی جو سیدھا نہ کرے پیٹھ کو رکوع اور سجودے میں اور ابو معمر کا نام عبد اللہ بن سخرہ ہے اور ابو مسعود انصاری بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔



۸۳۔ بَابُ: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟

(۲۶۶) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ : روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب سر اٹھاتے رکوع سے تو سميع اللہ سے بعد تک پڑھتے اور معنی اس کے یہ ہیں سنی اللہ نے اس کی بات جس نے تعریف کی اس کی اے رب ہمارے تجھی کو تعریف ہے آسمان زمین بھر کی اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے اور جتنی چاہے تو بعد اس کے۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ اور حقیقہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی کہ اسی دعا کو پڑھے فرض اور نفل میں اور کہا بعض اہل کوفہ نے یہ نفل میں پڑھے فرض میں نہیں۔



۸۴۔ بَابُ: مِنْهُ الْآخَرُ

دوسرا اسی بیان میں

(۲۶۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مِنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب امام سمع اللہ لمن حمد کہے تو کہو ربنا ولك الحمد سو جس کا

کہنا برابر ہو گیا فرشتوں کے کہنے سے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔
فائلا: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور جو بعد ان کے تھے کہ کہے سمع اللہ لمن حمدہ اور کہے جو پیچھے اس کے ہے ربنا ولك الحمد اور یہی کہتے ہیں احمد کہا ابن سیرین وغیرہ نے کہے جو امام کے پیچھے ہے۔ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد جیسا کہتا ہے امام یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا۔

۸۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ

سجدے میں ہاتھوں سے پہلے زانو رکھنے کے بیان میں

(۲۶۸) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ . (ضعيف) الارواء (۳۷۵) المشكاة (۸۹۸) تعليق على صحيح ابن خزيمة (۶۲۶، ۶۲۹) ضعيف ابی داؤد (۱۵۱) ((تمام المنة)) ((التعليقات الحیاد)) اس میں شریک راوی متفرد ہے اور یہ حافظے کے اعتبار سے قوی نہیں۔ نیز یہ دلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہادیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب سجدہ کرتے تو رکھتے دونوں زانواپنے ہاتھوں سے پہلے یعنی زمین پر اور جب اٹھتے تو اٹھاتے ہاتھ زانو سے پہلے۔

فائلا: اور زیادہ کیا حسن بن علی نے اپنی روایت میں کہا یزید بن ہارون نے اور نہیں روایت کی شریک نے عاصم بن کلیب سے مگر یہی حدیث کہا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی یہ حدیث اس نے سوا شریک کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ رکھے آدمی زانواپنے پہلے ہاتھ رکھنے سے اور جب اٹھے تو اٹھائے ہاتھ اپنے پیشتر زانواؤں سے اور روایت کیا ہمام نے عاصم سے اس حدیث کو مرسلہ اور نہیں ذکر کیا اس میں وائل بن حجر کا۔

۸۶۔ بَابُ : آخِرُ مَنْهُ

دوسرا اسی بیان میں

(۲۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((يَعْمَدُ أَحَدُكُمْ فَيَسْرُكُ فِي صَلَوتِهِ بَرَكَ الْجَمَلِ ؟)) .

(أسانده صحيح . المشكاة : ۸۹۹ . الارواء : ۷۸ / ۲ . صفة الصلاة) صحيح ابی داؤد (۷۸۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کیا قصد کرتا ہے ایک تم میں سے سو بیٹھ جاتا ہے اپنی نماز میں جیسے بیٹھتا ہے اونٹ؟ یعنی ہاتھ زمین سے پہلے رکھ دیتا سجدے کے وقت میں اس کو بہت مشابہت دینی اونٹ کے بیٹھنے سے کہ وہ بھی پہلے آگے کے پیروں کو بیٹھنے کے لیے جھکاتا ہے۔

فائدہ: کہا ابوعبسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو روایت سے ابو الزناد کی مگر اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے۔



۸۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ عَلَى الْجَنْبَةِ وَالْأَنْفِ

پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنے کے بیان میں

(۲۷۰) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ امْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ، وَنَحَا يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوِ مَنْكَبَيْهِ. (صحيح . المشكاة : ۸۰۱ . صفة الصلاة : ۱۲۳) صحيح ابی داؤد (۷۲۳) **ترجمہ:** روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے خوب جماتے اپنی ناک اور پیشانی کو زمین میں اور دور رکھتے ہاتھوں کو پسلیوں سے اور رکھتے ہتھیلیاں زمین پر دونوں شانوں کے مقابل۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہما اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابوعبسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو حمید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ سجدہ کرے آدمی پیشانی اور ناک پر سوا اگر سجدہ کیا فقط پیشانی پر اور ناک نہ لگائے تو کہا ایک قوم نے علماء سے کافی ہے اس کو اور کہا اور لوگوں نے کہ کافی نہیں ہوتا جب تک سجدہ نہ کرے پیشانی اور ناک دونوں پر۔

۸۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ؟

اس بیان میں کہ جب آدمی سجدہ کرے تو منہ کہاں رکھے؟

(۲۷۱) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ؟ فَقَالَ: بَيْنَ كَفَّيْهِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو اسحاق سے کہا پوچھا میں نے براء بن عازب سے کہاں رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ اپنا منہ جب سجدہ کرتے تو جواب دیا انہوں نے کہ دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر اور ابو حمید سے اور روایت براء کی حسن ہے غریب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے کہ ہاتھ کانوں کے پاس رہیں۔

۸۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ

اس بیان میں کہ سجدہ سات عضو پر ہوتا ہے

(۲۷۲) عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مَعَهُ سَبْعَةٌ آرَابٍ : وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ)). (صحیح) ((صفة الصلاة)) صحیح ابی داؤد (۸۳۰)

ترجمہ: روایت ہے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جب سجدہ کرتا ہے بندہ، سجدہ کرتے ہیں اس کے ساتھ سات جوڑ یعنی سات عضو منہ اس کا اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں قدم اس کے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ان کا۔

(۲۷۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُسَجَدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكْفُ شَعْرَةٌ وَلَا ثِيَابَةٌ. (صحیح)

الارواء (۳۱۰) الروض (۳۹۸) صحیح ابی داؤد (۸۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا حکم ہوا رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرنے کا سات عضو پر اور حکم ہوا کہ بال اور کپڑے نہ اٹھائیں یعنی سجدے کے وقت۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۹۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّجَافِي فِي السُّجُودِ

سجدے میں اعضا الگ الگ رکھنے کے بیان میں

(۲۷۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمٍ الْخَزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّتْ رَكْبَةٌ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي قَالَ : فَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عُفْرَتِي إِنْطِيَهُ إِذَا سَجَدَ [أَي: يَبَاضَةً]. (صحیح) ((التعليق على ابن ماجه))

ترجمہ: روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ بن اقرم الخزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا میں تھا اپنے باپ کے ساتھ قاع میں کہ پیٹیر زمین کو بولتے ہیں بمقام نمرہ میں پس گزرے کچھ سوار یکا یک رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھتے تھے اور میں نظر کرتا تھا ان کی بغلوں کی سفیدی کو جب سجدہ کرتے تھے اور دیکھتا تھا چمک اس کی۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن مسہینہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور احمر بن جزء رضی اللہ عنہ اور میمونہ رضی اللہ عنہا اور ابومعبد رضی اللہ عنہ

اور ابو اسید رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور عدی بن عمیر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ بن اقرم کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگرداؤد بن قیس کی روایت سے اور نہیں جانتے عبد اللہ بن اقرم سے کوئی روایت نبی ﷺ سے سوائے اس حدیث کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور احمر بن جزء ایک مرد ہیں صحابہ سے کہ ان کی ایک ہی حدیث ہے عبد اللہ بن اقرم زہری کا تب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن اقرم خزاعی کی نہیں معلوم ہوتی مگر یہی روایت نبی ﷺ سے۔



۹۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ

سجدے میں اعتدال کے بیان میں

(۲۷۵) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ، وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ

أَفْتَرِاشُ الْكُلْبِ)). (صحيح) الارواء (۹۱/۲) ((صفة الصلاة)) صحيح ابی داؤد (۸۳۴)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب سجدہ کرے تم میں سے کوئی تواعتدال کرے اور نہ بچائے اپنی بائیں کتے کی طرح۔

فائدہ: اور اس باب میں عبد الرحمن بن شبل اور براء اور انس اور ابو حمید اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اختیار کرتے ہیں اعتدال سجدے میں اور مکروہ کہتے ہیں بدن بچھا دینے کو کتے یا درندے کی مانند۔



(۲۷۶) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا

يَبْسُطُنْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي الصَّلَاةِ بَسْطُ الْكُلْبِ)).

(صحيح) (الارواء (۳۷۲) ((صفة الصلاة)) صحيح ابی داؤد (۸۳۴)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے کہا انس نے انس رضی اللہ عنہ کو کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اعتدال کرو سجدے میں اور نہ بچھائے کوئی تم میں سے اپنی بائیں نماز میں کتے کی طرح۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۹۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ

سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے اور قدم کھڑے رکھنے کے بیان میں

(۲۷۷) عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ.

(حسن . صفة الصلاة : ۱۲۶)

ترجمہ: روایت ہے عامر بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور دونوں پیر کھڑے رکھنے کا۔

فائلا: کہا عبد اللہ نے کہا معلىٰ نے روایت کی ہم سے حماد بن مسعود نے ان سے محمد بن عجلان نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عامر بن سعد نے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا مانند اوپر کی حدیث کے اور نہیں ذکر کیا اس میں عامر بن سعد کے باپ کا کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور یہ روایت مرسل ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے وہیب کی حدیث سے اور ان پر اجماع ہے اہل علم کا اور مختار ہے سب کے نزدیک۔

(۲۷۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ. (صحیح) (حسن بما قبلہ)

ترجمہ: روایت ہے عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا۔



۹۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّلْبِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَالرُّكُوعِ

اس بیان میں کہ جب سجدے اور رکوع سے سر اٹھائے تو پیٹھ سیدھی کرے

(۲۷۹) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَتْ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَ

إِذَا سَجَدَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ. (صحیح) صحیح ابی داود (۷۹۸)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھی رسول اللہ ﷺ کی نماز ایسی کہ جب رکوع کرتے اور جب اٹھاتے سر کو رکوع سے اور جب سجدہ کرتے اور جب اٹھاتے سر سجدے سے تو ان سب میں دیر برابر ہوتی یعنی رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلے سب میں حضرت ﷺ برابر ٹھہرتے۔

فائلا: اور اس باب میں روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۸۰) عَنْ الْحَكَمِ نَحْوَهُ.

ترجمہ: حکم سے روایت ہے اسی طرح۔



۹۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُبَادَرَ الْإِمَامُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

اس بیان میں کہ امام سے پہلے رکوع و سجود کرنا ناپسندیدہ ہے

(۲۸۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِّنَّا بَظَهْرَهُ حَتَّى يَسْجُدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَسْجُدُ.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۶۳۱، ۶۳۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہا روایت کی ہم سے براء نے اور وہ کچھ جھوٹے نہیں کہا براء نے جب نماز پڑھتے ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اور اٹھاتے آپ ﷺ اپنا سر رکوع سے تو نہ جھکا تا کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ جب تک سجدے میں نہ جاسکتے رسول اللہ ﷺ پھر سجدہ کرتے ہم۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے انس اور معاویہ اور ابن مسعود صاحب جیوش اور ابو ہریرہ سے کہا ابوعلیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ مقتدی امام کی تابعداری کرے ہر کام میں اور نہ رکوع کرے مگر جب امام رکوع میں جاسکے اور نہ اٹھائے سر مگر جب امام اٹھاسکے اور ہم کو معلوم نہیں کہ اس میں کسی کا اختلاف ہو۔



۹۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کی کراہت کے بیان میں

(۲۸۲) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَلِيُّ، أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي، وَأُكْرَهُ لَكَ مَا أُكْرَهُ لِنَفْسِي، لَا تَقْعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ)). (ضعيف) صحیح ابی داؤد تحت الحديث (۸۳۸) الضعيفة (۴۷۸۷)

المشكاة (۱۰۳) اس میں حارث اور راوی ضعیف ہے۔ المیزان (۴۳۵/۱) التهذيب (۱۴۵۵۲) التقريب (۱۰۲۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اے علی! میں دوست رکھتا ہوں تمہارے لیے جو دوست رکھتا ہوں اپنے لیے اور برا جانتا ہوں تمہارے لیے جو برا جانتا ہوں اپنے لیے اقعاء نہ کر دونوں سجدوں کے بیچ میں۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اس کو کہ روایت کی ہو علی رضی اللہ عنہ سے مگر ابو اسحاق نے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے اور ضعیف کہا ہے بعض اہل علم نے حارث عور کو اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں اقواء کو اور اس باب میں روایت ہے انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مترجم کہتا ہے اقواء اسے کہتے ہیں کہ دونوں سیرین زمین پر رکھے اور دونوں پیر کھڑے کرے اور ہاتھ زمین پر رکھے۔

۹۶۔ بَابُ: فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْعَاءِ

اقعاء کی رخصت کے بیان میں

(۲۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ؟ قَالَ: هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا: إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ؟ قَالَ: بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۷۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن جریج سے کہا خبر دی مجھ کو ابو الزبیر نے کہ سنا انہوں نے طائوس سے کہتے تھے کہ ہم نے ابن عباس سے کہا کیا فرماتے ہیں آپ اقعاء کرنے میں دونوں قدموں پر؟ کہا یہ سنت ہے؟ کہا ہم نے ہم اسے ظلم جانتے ہیں ساتھ آدمی کے، فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بلکہ وہ سنت ہے تمہارے نبی ﷺ کی۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے اور گئے ہیں بعض علماء اصحاب نبی ﷺ سے اس حدیث کی طرف کہ نہیں جانتے ہیں اقعاء میں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے بعض علماء اور فقہائے اہل مکہ کا اور اکثر اہل علم مکروہ جانتے ہیں اقعاء کو درمیان دونوں سجدوں کے مترجم کہتا ہے یہاں اقعاء سے مراد پیر کے دونوں پنجوں کو کھڑے رکھ کر اس پر بیٹھنا ہے جلسے میں۔

۹۷۔ بَابُ: مَا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا

(۲۸۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي)). (صحیح) ((صفة الصلاة)) صحیح ابی داؤد (۷۹۶) بعض محققین کہتے ہیں حبیب مدلس کے معنی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ کہتے تھے دونوں سجدوں کے بیچ اللہم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ! بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور پورا کر میرے نقصان کو اور ہدایت کر مجھ کو اور رزق دے مجھ کو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال سے ان سے یزید بن ہارون نے ان سے زید بن حباب نے ان سے کامل ابو العلاء

نے اوپر کی حدیث کی مانند کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث غریب ہے اور ایسے ہی مروی ہے علی سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور یہ جائز ہے فرض اور نفل میں اور روایت کی بعض نے یہ حدیث کامل ابو العلاء سے مرسلہ۔



(۲۸۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْحُلَوَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ، عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ: نَحْوَهُ. (بعض محققین کہتے ہیں اس میں جیب بن ابی ثابت مدلس ہے اور باغ کی صراحت نہیں۔ اس وجہ سے ضعیف ہے۔) ہم سے بیان کیا حسن بن علی خلال حلوانی نے، ہم سے بیان کیا یزید بن ہارون نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے کامل ابو العلاء سے اوپر کی حدیث کی طرح۔

۹۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِمَادِ فِي السُّجُودِ

سجدہ میں سہارا لینے کے بیان میں

(۲۸۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اشْتَكَيْتُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ [إِلَى النَّبِيِّ] مَشَقَّةَ السُّجُودِ عَلَيْهِمْ إِذَا تَفَرَّجُوا فَقَالَ: ((اسْتَعِينُوا بِالرُّكْبِ)). (ضعیف) ضعیف ابی داؤد (۱۶۰) محمد بن عجلان مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا بیان کی صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے تکلیف سجدہ کی جب حصار کھے اعضاء یعنی کہ بیدیاں گھٹنوں سے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مدد لو گھٹنوں سے یعنی کہ بیدیاں گھٹنوں پر رکھ لو کہ تکلیف کم ہو۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث غریب ہے اس کو ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مگر اسی سند سے کہ لیث نے روایت کی ابو العجلان سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان بن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے سہی سے انہوں نے نعمان سے جو بیٹے ہیں ابو عیاش کے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت ان کی زیادہ صحیح ہے لیث کی روایت سے۔



۹۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ النَّهْضِ مِنَ السُّجُودِ؟

اس بیان میں کہ سجدہ سے کیسے اٹھنا چاہیے؟

(۲۸۷) عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصَلِّيُ فَكَانَ إِذَا كَانَ فِي وَتَرٍ مِّنْ صَلَوتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا. (صحيح . الارواء : ۸۲ / ۲ - ۸۳ . صفة الصلاة : ۱۳۶)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے تھے تو جب ہوتے طاق رکعت میں یعنی پہلی یا تیسری میں تو نہ اٹھتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ لیتے یہ جلسہ استراحت ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مالک بن حویرث کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں اصحاب ہمارے۔

۱۰۰۔ بَابُ : مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا اسی بیان میں

(۲۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ.

(ضعیف. الارواء: ۳۶۲) اس میں خالد بن ایاس متروک الحدیث ہے دیکھیں۔ المیزان (۶۲۷/۱) التہذیب (۸۰/۳) التقریب (۱۶۱۷) کتاب الضعفاء (۱۰۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ اٹھتے تھے نماز میں دونوں قدموں کے سروں پر یعنی پیروں کی انگلیوں پر زور دے کر اٹھ کھڑے ہوتے اور بعد سجدہ کے بیٹھ نہ تھے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں آدمی اٹھ کھڑا ہوا انگلیوں پر زور دے کر یعنی بغیر بیٹھنے کے اور خالد بن عباس ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ان کو خالد بن الیاس بھی کہتے ہیں اور صالح مولی التومہ وہ صالح بیٹے ابوصالح کے ہیں اور ابوصالح کا نام بہان مدنی ہے۔



۱۰۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّشْهَدِ

تشہد کے بیان میں

(۲۸۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدْنَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ أَنْ نَقُولَ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَلَيْسَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. (صحیح. الارواء: ۳۳۶) الروض (۶۲۱، ۶۲۲) صحیح ابی داؤد (۸۸۹) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا سکھایا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے جب بیٹھیں ہم دو رکعت کے بعد کہ کہیں التحیات سے آخرو دعا تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سب عبادتیں زبان کی اللہ کے واسطے اور عبادتیں بدن کی اور مال کی بھی، سلام تجھ پر اے نبی ﷺ اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی اور سلام ہے ہم پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں

۱۔ پہلے بھرب ہے۔

میں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں۔
فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور یہ سب حدیثوں سے زیادہ صحیح ہے جو مروی ہے ہیں نبی ﷺ سے تشہد کے باب میں اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔ نصیف راوی کہتے ہیں میں نے خواب میں نبی کو دیکھا اور کہا اے اللہ کے رسول لوگوں سے تشہد کے الفاظ میں اختلاف ہے تو میں کیا کروں تو آپ نے فرمایا تو عبد اللہ بن مسعود کے بیان کردہ تشہد کو لازم پکڑ لے۔ (اس میں نصیف راوی ضعیف ہے۔)



۱۰۲۔ بَابُ مِنْهُ أَيْضًا

دوسرا اسی بیان میں

(۲۹۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ، فَكَانَ يَقُولُ: ((التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ)).
 (صحیح) ((صفة الصلاة)) صحیح ابی داؤد (۸۹۵) ابن ماجہ حدیث (۹۰۰)

ترجمہ : روایت روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو سکھاتے تھے تشہد جیسا سکھاتے تھے ہم کو قرآن اور فرماتے تھے یہ دعا آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں سب عبادتیں زبان کی برکت والیاں سب عبادتیں بدن کی پاکیزہ اللہ کے لیے ہیں، سلام ہے تم پر اے نبی ﷺ اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی سلام ہے ہم پر اور سب نیک بندوں پر اللہ کے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا عبد الرحمن بن حمید روایتی نے اس حدیث کو ابو الزبیر سے مانند لیٹ کے اور روایت کی ایمن بن نائل کی نے یہ حدیث ابو الزبیر سے انہوں نے جابر سے اور وہ غیر محفوظ ہے اور شافعی گئے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی طرف۔



۱۰۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ: أَنَّهُ يُخْفَى التَّشَهُّدُ

چپکے سے تشہد پڑھنے کے بیان میں

(۲۹۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفَى التَّشَهُّدُ. (صحیح . صحیح ابی داؤد (۹۰۶) صفة الصلاة : ۱۴۲)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا سنت ہے چپکے سے تشہد پڑھنا۔
فائلا: کہا ابویسی نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔



۱۰۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ الْجُلُوسِ فِي التَّشْهَدِ؟

اس بیان میں کہ تشہد میں کیسے بیٹھا جائے؟

(۲۹۲) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، قُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشْهَدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى. يَعْنِي عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہا آیا میں مدینے میں کہ دیکھوں نماز رسول اللہ ﷺ کی پھر جب بیٹھے آپ ﷺ یعنی تشہد میں بچھایا بایاں پیر اور رکھایا بایاں ہاتھ یعنی بائیں ران پر اور کھڑا رکھا داہنا پیر۔

فائلا: کہا ابویسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔



۱۰۵۔ بَابُ: مِنْهُ أَيْضًا

دوسرا اسی بیان میں

(۲۹۳) عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَ أَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشْهَدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى، وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِأُصْبَعِهِ يَعْنِي السَّبَابَةَ. (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۷۲۳)

ترجمہ: روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوئے ابو حمید اور ابواسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کی نماز کا، سو ابو حمید بولے میں خوب جانتا ہوں نماز رسول اللہ ﷺ کی جب بیٹھے یعنی تشہد میں بچھاتے بایاں پیر اور رکھتے سیدھے پیر کی انگلیاں قبلے کی طرف اور سیدھی ہتھیلی سیدھے زانو پر اور بائیں ہتھیلی بائیں زانو پر اور اشارہ

کرتے اپنی سبابہ یعنی گلے کی انگلی سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ اور اسحاق کا کہتے ہیں بیٹھے اخیر تشہد میں سیرین پر اور سند لائے ابو حمید کی حدیث کو اور کہتے ہیں بیٹھے پہلے تشہد میں بائیں پیر پر اور کھڑا رکھے داہنا۔



۱۰۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ [فِي التَّشْهِرِ]

تشہد میں اشارہ کرنے کے بیان میں

(۲۹۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَ أُصْبُعَهُ الَّتِي تَلَى الْإِبْهَامَ الْيُمْنَى يَدْعُو بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بِأَسْطَافِهَا عَلَيْهِ.

(اسنادہ صحیح) الارواء (۳۶۶) (صفة الصلاة) الروض (۸۲) صحیح ابی داؤد (۹۰۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب بیٹھے نماز میں رکھتے سیدھا ہاتھ سیدھے زانو پر اور اٹھاتے وہ انگلی جو انگوٹھے کے پاس ہے، دعا کرتے اس سے اور بائیں ہاتھ بائیں زانو پر کھولے ہوئے انگلیاں اس کی زانو پر۔

فائدہ: اور اس باب میں عبد اللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابو ہریرہ اور ابو حمید اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ مروی ہو عبید اللہ بن عمر سے مگر اسی سند سے اور اس پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں اور تابعین سے کہ اختیار کرتے ہیں اشارہ کرنا تشہد میں اور یہی قول ہے ہمارے اصحاب کا۔



۱۰۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سلام پھیرنے کے بیان میں

(۲۹۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ)). (صحیح) الارواء (۳۶۶) (صفة الصلاة) صحیح ابی داؤد (۹۱۴)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کہتے تھے سیدھے طرف اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ کی۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن

عمیرہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور جو بعد ان کے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔



۱۰۸۔ بَابُ : مِنْهُ أَيْضًا

دوسرا اسی بیان میں

(۲۹۶) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً يُلْقَاءُ وَجْهَهُ، ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشَّقِ الْأَيْمَنِ شَيْئًا. (صحیح (صفة الصلاة) احکام الجنائز (۱۲۸) بعض محققین نے اس کو زہیر بن محمد کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔
ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سلام پھیرتے نماز میں منہ کے سامنے پھر پھیرتے۔
دائنی طرف تھوڑا سا۔

فائدہ: اور اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے اہل شام زہیر بن محمد سے مناکیر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی ان سے اشبہ ہے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شاید کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئے وہ یہ نہیں ہے جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں شاید کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ ان کا نام بدل دیا ہے اور قائل ہوئے اس کے بعض اہل علم یعنی ایک سلام پھیرنے کے اور زیادہ صحیح روایت آنحضرت ﷺ سے دو سلام پھیرنے کی ہے اور اسی پر ہیں اکثر علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین اور جو بعد ان کے تھے اور بعض لوگوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین وغیرہ سے ایک سلام کہا ہے فرض میں اور شافعی نے کہا چاہے ایک سلام پھیر لے چاہے دو۔

۱۰۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

اس بیان میں کہ حذف سلام سنت ہے

(۲۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: يَعْنِي إِنْ لَا تَمُدُّهُ مَدًّا. (ضعیف) ضعیف ابی داود (۱۷۹) اس کی سند قرہ بن عبد الرحمن کے خراب حفاظ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حذف سلام سنت ہے کہا علی بن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی مد نہ کرو اس میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہیں علماء اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا کہ تکبیر جزم ہے یعنی دونوں کے اخیر میں مد نہ کھینچے بلکہ وقف کرے اور مقل کا تب تھے ابوزاعی کے۔

۱۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ

اس بیان میں کہ سلام کے بعد کیا کہے

(۲۹۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا بِمَقْدَارٍ مَا يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ

السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)). (صحیح الروض (۷۹۲) صحیح ابی ذؤد (۱۳۵۴)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اتنا کہتے اللہم سے آخر تک اور

معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ تو ہی ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہے تو بزرگی اور عزت والا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کے ہیں اور ابو معاویہ سے انہوں نے عاصم الاحول

سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اس میں کہا تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (ف) اور اس باب میں روایت

ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابوسعید اور ابو ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ وہ بعد سلام کے فرماتے تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا

شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا

مَنْعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّمِكَ الْجَدِّ۔ معنی اس کے یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا ملک

اسی کا ہے تعریف اسی کی ہے۔ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا

نہیں جو تو نہ دے اور کوئی کچھ کام نہیں آتی کوشش کرنے والے کی تیرے آگے اور یہ بھی پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا

يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اور معنی اس کے یہ ہیں پاک ہے تیرا رب عزت والا اس شرک سے جو

وہ بتاتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب تعریف ہے اللہ کی جو پروردگار ہے عالموں کا۔



(۲۹۹) حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ بِهَذَا

الْإِسْنَادِ: نَحْوَهُ، وَقَالَ: ((تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)). (صحیح) انظر ماقبله

ترجمہ: بیان کیا کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے ہیں معاویہ فزاری کے اور ابو معاویہ سے انہوں نے عاصم

الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے اور کہا: تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔



(۳۰۰) حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ

اسْتَغْفَرَ اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: ((أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

وَالْإِكْرَامِ)). (صحیح) الروض (۷۹۲) صحیح ابی داؤد (۱۳۵۵)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہ رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے نماز سے پھرنے کا مغفرت مانگتے تین بار پھر کہتے اَنْتَ السَّلَام سے آخر تک اور معنی اس کے اسی باب میں گزرے۔
فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمار کا نام شدا بن عبد اللہ ہے۔

۱۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِنْصِرَافِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ

نماز کے بعد دائیں اور بائیں جانب سے پھرنے کے بیان میں

(۳۰۱) عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَيَنْصَرِفُ عَلَى جَانِبَيْهِ جَمِيعًا عَلَى يَمِينِهِ وَعَلَى شِمَالِهِ. (حسن صحیح) صحیح ابی داؤد (۹۵۶)

ترجمہ: روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری امامت کرتے تو پھر کر بیٹھے دونوں طرف کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف۔

فائدہ: اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا جس طرف چاہے پھر کر بیٹھے بائیں طرف یا دائیں طرف اور دونوں امر صحیح ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ سے اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ اگر انہیں کچھ حاجت ہوتی دائیں طرف تو پھر بیٹھے اور اگر حاجت ہوتی بائیں طرف تو بائیں طرف۔



۱۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلَاةِ

پوری نماز کی ترکیب کے بیان میں

(۳۰۲) عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا - قَالَ رِفَاعَةُ: وَنَحْنُ مَعَهُ - إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ كَأَبْدَوِي فَصَلَّى، فَأَخَفَ صَلَوَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَرَجَعَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ فَيَسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَخَافَ النَّاسُ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُونُ مَنْ أَخَفَ صَلَوَتَهُ لَمْ يُصَلِّ، فَقَالَ الرَّجُلُ فِي آخِرِ ذَلِكَ فَأَرِنِي وَعَلِّمْنِي، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُصِيبُ وَأُخْطِئُ فَقَالَ: ((أَجَلْ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأَ كَمَا

أَمَرَكَ اللَّهُ بِهِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ فَأَقِمَ أَيْضًا فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَقَرَأْهُ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللَّهَ، وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ فَأَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ فَأَعْتَدِلْ سَاجِدًا، ثُمَّ اجْلِسْ فَأَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ، فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَإِنْ انْتَقَصَتْ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصَتْ مِنْ صَلَاتِكَ)). قَالَ: وَكَانَ هَذَا أَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْأُولَى: إِنَّهُ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلَاتِهِ وَلَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا. (صحيح . المشكاة : ٨٠٤ . صفة الصلاة . الارواء : ١ / ٣٢٢ ، صحيح ابى داؤد (٨٠٣/٧٠٢)

ترجمہ: روایت ہے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں ایک دن کہا رفاعہ نے اور ہم بھی ان کے پاس تھے اتنے میں آیا ایک مرد دیہاتی سا سو نماز پڑھی بہت ہلکی نماز پھر پورا اور سلام کیا نبی ﷺ پر سو فرمایا نبی ﷺ نے اور تجھ پر بھی یعنی تجھ پر بھی سلام ہے پھر جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو پھر وہ مرد اور پھر نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا پھر جواب دیا آپ ﷺ نے ویسا ہی اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی دوبار ایسا ہوا یا تین بار کہ ہر بار وہ آتا تھا اور سلام کرتا تھا نبی ﷺ پر اور آپ ﷺ جواب دے کر فرماتے تھے پھر اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو گھبرا گئے لوگ اور بہت مشکل معلوم ہوئی ان کو یہ بات کہ جس نے ہلکی پڑھی نماز اس نے پڑھی ہی نہیں سو عرض کیا اس مرد نے آخر میں بتائیے اور سکھائیے مجھ کو میں آدمی ہوں بات سمجھتا بھی ہوں اور چوک بھی جاتا ہوں سو فرمایا آپ ﷺ نے اچھا جب کھڑا ہو تو نماز کو وضو کر جیسا بتلایا اللہ نے پھر شہادتین پڑھ یعنی اذان دے پھر تکبیر کہہ سو اگر تجھے کچھ قرآن یاد ہو تو پڑھ اور نہیں تو اللہ کی تعریف کر اور بزرگی بیان کر اور لا الہ الا اللہ کہہ پھر رکوع کر اور خوب ٹھہر رکوع میں پھر خوب سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اور خوب برابر سجدہ کر پھر بیٹھ اور خوب ٹھہر بیٹھے میں پھر کھڑا ہو جا تو جب ایسا کر چکا تو پوری ہو گئی تیری نماز اور اگر کچھ گھٹایا اس میں سے تو اتنا ہی گھٹایا تو نے اپنی نماز میں سے اور اس بات سے بڑی آسانی ہوئی ان پر یعنی صحابہ پر بہ نسبت پہلی بات کے کہ جس نے کچھ گھٹایا نماز میں سے تو اتنا ہی نقصان ہوا جتنا گھٹایا یہ نہیں کہ ساری نماز جاتی رہی یعنی پہلی بات سے صحابہ بہت گھبرائے دوسری بات سے تسکین ہو گئی۔

فائلا : اور اس باب میں ابو ہریرہ اور عمار بن یاسر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ کئی سندوں سے انہیں سے۔

(۳۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، حَتَّىٰ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا

فَعَلَّمْنِي، فَقَالَ: ((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا)). (صحيح) (صفة الصلاة) الارواء (٢٨٩) صحيح ابی داؤد (٨٠٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں آئے اور ایک مرد بھی آیا سو اس نے نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا نبی ﷺ کو سو جواب دیا آپ ﷺ نے اس کو سلام کا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی پھر گیا وہ مرد اور پڑھی نماز جیسے پہلے پڑھی تھی پھر آیا اور سلام کیا نبی ﷺ کو سو آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی ایسا ہی تین بار کیا سو عرض کیا اس مرد نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ ﷺ کو حق کے ساتھ اس سے اچھی نہیں پڑھ سکتا میں سو مجھے سکھائیے تو فرمایا آپ ﷺ نے جب کھڑا ہو تو نماز کو تکبیر کہہ پھر پڑھ قرآن جو ہو سکے پھر رکوع کر اور پھر رکوع میں پھر اٹھ کھڑا ہو، یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر کہ خوب ٹھہرے سجدے میں پھر اٹھ یہاں تک کہ خوب بیٹھے اطمینان سے اور ایسا ہی کر اپنی ساری نماز میں یعنی یہ ایک رکعت کی ترکیب ہوئی اب سب رکعتیں اسی طرح ادا کر۔

فائدہ: کہا ابو نعیم نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن نمیر نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعید مقبری کو سماع ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت یحییٰ بن سعید کی عبید اللہ بن عمر سے زیادہ صحیح ہے اور سعید مقبری کو سماع ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نام سعید مقبری کا کیساں ہے اور کنیت ان کی ابو سعید ہے۔



(٣٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رَبِيعٍ يَقُولُ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: مَا كُنْتَ أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَ ((لَهُ إِيَّانَا؟ قَالَ: بَلَى قَالُوا: فَأَعْرِضْ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اغْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِي بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِي بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُ أَكْبَرُ)) وَرَكَعَ ثُمَّ اغْتَدَلَ فَلَمْ يُصَوِّبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاغْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُ أَكْبَرُ)) ثُمَّ جَافَى عَضْدِيهِ عَنْ بَطْنِيهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اغْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُ أَكْبَرُ)) ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاغْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى

إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ صَنَعَ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَتْ الرَّكْعَةُ الَّتِي تَنْقَضِي فِيهَا صَلَوَتُهُ أُخْرَ رَجُلَهُ الْبُسْرَى وَ قَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا، ثُمَّ سَلَّمَ. (صحيح) الارواء (۳۰۵) صحيح ابی داؤد (۷۲۰، ۷۲۱) الروض (۹۸۸)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن عمرو بن عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابو حمید ساعدی سے کہا محمد بن عمرو نے سنا میں نے ابو حمید کو اور وہ دس صحابیوں میں بیٹھے تھے کہ ان میں ابو قتادہ ربیع بھی تھے کہتے تھے ابو حمید میں تم سب سے بہتر جانتا ہوں نماز رسول اللہ ﷺ کی وہ بولے تم کچھ ہم سے پہلے نہیں آئے تھے آپ ﷺ کی صحبت میں اور نہ ہم سے زیادہ آمدورفت رکھتے تھے بولے ابو حمید یہ تو سچ ہے سو کہا سب صحابہ نے بیان کرو تو کہا ابو حمید نے رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے نماز کو تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں کے برابر پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک پھر کہتے اللہ اکبر اور رکوع میں چلے جاتے پھر خوب برابر رہتے اور نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنی سر اور پیٹھ برابر رکھتے دونوں پنجے زانوؤں پر رکھتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سنا اللہ نے اس کی بات کو جس نے اس کی تعریف کی اور بلند کرتے دونوں ہاتھ یعنی جیسا رکوع میں جاتے وقت کیا تھا پھر سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی پھر جھکتے زمین کی طرف سجدہ کو پھر کہتے اللہ اکبر اور جدار کہتے اپنی بائیں بغلوں سے اور کھلے رکھتے انگلیاں اپنے پیروں کی پھر بایاں پیر موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے پھر برابر بیٹھ جاتے کہ ہو جاتی ہر ہڈی اپنی جگہ میں پھر جھکتے سجدے کو اور کہتے اللہ اکبر پھر موڑتے پیر اور سیدھے بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ میں پہنچ جاتی پھر اٹھتے اور ایسا ہی دوسری رکعت میں بھی کرتے یہاں تک کہ دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک یعنی تیسری رکعت کو جب اٹھتے جب بھی رفع یدین کرتے جیسا کیا تھا نماز شروع کے وقت پھر ایسا ہی کرتے رہتے یہاں تک کہ جب وہ رکعت ہوتی کہ جس میں پوری ہوتی نماز ان کی یعنی آخری رکعت میں پیچھے کر دیتے بایاں پیر داہنی طرف نکال دیتے اور بیٹھ جاتے سرین پر اور سلام پھیر دیتے۔

فائدہ: کہا ابو یعلیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اذا قام من السجدةین سے مراد یہ ہے کہ جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر تو رفع یدین کرتے، روایت کی، ہم سے محمد بن بشار اور حسن بن علی حلوانی اور کئی لوگوں نے ابو عاصم سے انہوں نے عبد الحمید بن جعفر سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے کہا محمد نے سنا میں نے ابو حمید ساعدی سے کہ بیٹھے تھے دس صحابیوں میں رسول اللہ ﷺ کے اس میں ابو قتادہ ربیع بھی تھے سو ذکر کیا یحییٰ بن سعید کی حدیث کی مانند معنی میں اور زیادہ کیا ابو عاصم نے اس روایت میں بواسطہ عبد الحمید بن جعفر کے کہ کہا سب صحابیوں نے ابو حمید کو سچ کہا تم نے اسی طرح نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے۔



(۳۰۵) عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ هَذَا الْحَرْفُ: قَالُوا: صَدَقْتَ؛ هَكَذَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ.

(صحيح : انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے عبد الحمید بن جعفر سے یہ الفاظ ”کہا انہوں نے کہ تو نے سچ کہا اسی طرح نماز پڑھی نبی ﷺ نے“۔

۱۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

صبح کی نماز کی قراءت کے بیان میں

(۳۰۶) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ: ﴿وَالنَّخْلَ بِاسْقِطٍ﴾ [ق: ۱۰] فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى. (صحيح) الارواء (۶۳/۲) الروض النفير (۸۳۹)

ترجمہ: روایت ہے زیاد بن علاقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا قطیبہ بن مالک سے کہا قطیبہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے تھے صبح کی نماز میں والنخل باسقات یعنی سورہ قاف پہلی رکعت میں۔

فائدہ: اور اس باب میں عمرو بن حرث اور جابر بن سمرہ اور عبد اللہ بن سائب اور ابو بزرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث قطیبہ بن مالک کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ پڑھی آپ ﷺ نے صبح کی نماز میں سورہ واقعہ اور مروی ہے کہ پڑھتے تھے صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک اور مروی ہے اذ الشمس کورت بھی پڑھی اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ابو موسیٰ کو کہ صبح میں طویل مفصل پڑھو، کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی، مترجم کہتا ہے سورہ حجرات سے آخر تک مفصل ہے۔ اور حجرات سے بروج تک طویل اور بروج سے لم یکن تک اوساط اور وہاں سے اخیر تک قصار مفصل ہے۔



۱۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی قراءت کے بیان میں

(۳۰۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِالْعَصْرِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهَهُمَا. (حسن صحيح، صفة الصلاة: ۹۴) صحيح ابی داؤد (۷۶۷)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق وشبھہما۔

فائدہ: اور اس باب میں خباب اور ابو سعید اور ابو قتادہ اور زید بن ثابت اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ پڑھی آپ ﷺ نے ظہر میں الم تنزیل سجدہ اور مروی ہے ظہر میں پہلی رکعت میں تیس آیتوں کے برابر پڑھتے اور دوسری رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور مروی

ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے لکھا ابو موسیٰ کو کہ پڑھو ظہر میں اوساط مفصل اور مروی ہے بعض اہل علم سے قرأت نماز عصر کی برابر ہے نماز مغرب کی قرأت کے اور پڑھے عصر میں قصار مفصل، اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ نماز مغرب اور عصر میں قرأت برابر پڑھتے اور کہا ابراہیم نے ظہر کی قرأت عصر کی قرأت سے چوگنی ہے۔



۱۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

مغرب کی قراءت کے بیان میں

(۳۰۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالْمُرْسَلَاتِ، فَمَا صَلَّاهَا بَعْدَ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

(اسنادہ صحیح) (صفة الصلاة) صحیح ابی داؤد (۷۷۱)

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں ام فضل اپنی ماں سے کہا ماں ان کی نے نکلے ہماری طرف رسول اللہ ﷺ اور وہ سر پر پٹی باندھے ہوئے تھے بیماری میں سو پڑھی مغرب کی نماز اور پڑھی والمرسلات پھر نہ پڑھا اس کو یہاں تک کہ ملاقات کی پر دو گار تعالیٰ شانہ سے۔

فائدہ: اور اس باب میں جبیر بن معطم اور ابن عمر اور ابویوب اور زید بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا حدیث ام فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ پڑھی آپ ﷺ نے سورۃ اعراف مغرب کی دونوں رکعتوں میں اور سورۃ طور بھی آپ سے مغرب میں مروی ہے اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے لکھا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو کہ پڑھو مغرب میں قصار مفصل اور مروی ہے ابو بکر سے کہ انہوں نے پڑھی مغرب میں قصار مفصل کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا شافعی نے اور مذکور ہے امام مالک سے کہ وہ مکروہ کہتے ہیں لمبی سورتیں پڑھنا مغرب میں جیسے والطور والمرسلات ہے کہا شافعی نے میں اسے مکروہ نہیں جانتا ہوں بلکہ ان کا پڑھنا مغرب میں مستحب کہتا ہوں۔



۱۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَوةِ الْعِشَاءِ

عشاء کی قراءت کے بیان میں

(۳۰۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ بِالشَّمْسِ

وَصُحُهَا وَنَحْوَهَا مِنَ السُّورِ. (اسنادہ صحیح. صفة الصلاة: ۹۷)

بیشمار روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز میں والشمس وضجھا اور مانند ان کی سورتیں پڑھتے تھے۔

فائدہ: اور اس باب میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ عشاء میں آپ ﷺ نے سورہ واتین پڑھی اور مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے عشاء میں اوساط مفصل پڑھی تھی مثل سورہ منافقین وغیرہ کے اور مروی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم میں اور تابعین سے اس سے کم بھی پڑھنا اور زیادہ بھی گویا ان کے نزدیک اس میں اختیار ہے پڑھنے والے کا اور سب سے اچھی اس باب میں یہ روایت ہے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ والشمس وضجھا والتین والزیتون نماز عشاء میں۔

(۳۱۰) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ. (صحیح) ((صفة الصلاة))

بیشمار روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی ﷺ نے عشاء میں والتین والزیتون پڑھی۔

فائدہ: اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

امام کے پیچھے قرآن پڑھنے کے بیان میں

(۳۱۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّبْحُ، فَتَقَلَّتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنِّي أَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ؟)) قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ! قَالَ: ((لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا)). (ضعیف عند الالبانی) ضعیف ابی داؤد (۱۴۶) بعض محققین نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

بیشمار روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھی رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز تو مشکل ہو ان کو قرآن پڑھنا پھر جب پڑھ چکے تو فرمایا شاید تم قرأت کرتے ہو امام کے پیچھے، کہا راوی نے ہاں یا رسول اللہ ﷺ قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ ﷺ نے ایسا نہ کرو مگر پڑھو سورہ فاتحہ جو نہ پڑھے اس کی تو نماز ہی نہ ہوئی۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عبادہ کی حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے محمود بن ربیع سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اس کی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ اور یہ روایت بہت صحیح

ہے اور اسی پر عمل ہے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے کے باب میں اکثر علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کا یہی قول ہے مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں پڑھ لے امام کے پیچھے۔



۱۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ

اس بیان میں کہ جب امام بلند آواز سے قراءت کرے تو مقتدی قراءت نہ کرے

(۳۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: ((هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ آتِئًا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ؟)) قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَجْهَرُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ بِالْقِرَاءَةِ، حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(صحیح، صفة الصلاة: ۷۹) صحیح ابی داؤد (۷۸۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پھر کر بیٹھے ایسی نماز کے بعد کہ جس میں قرأت زور سے پڑھی جاتی تھی اور فرمایا کیا کسی نے تم میں سے میرے ساتھ قرأت کی ابھی تو عرض کیا ایک مرد نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ ﷺ نے میں بھی کہتا تھا کیا ہوا مجھ کو چھنا جاتا ہے مجھ سے قرآن کہا راوی نے پھر باز آگئے لوگ قرأت سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان نمازوں میں جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ زور سے پڑھتے تھے جب یہ بات سنی رسول اللہ ﷺ سے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن مسعود اور عمران بن حصین اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن اکیمہ لیشی کا نام عمارہ ہے اور عمرو بن اکیمہ کہتے ہیں اور روایت کیا بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو اور روایت کیا اس میں قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. یعنی کہا زہری نے پھر باز رہے لوگ قرأت سے جب سنی رسول اللہ ﷺ سے یہ بات اور اس حدیث سے کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا اس پر جو کہتا ہے کہ قرات درست ہے امام کے پیچھے اس لیے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہی روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ جو پڑھے کوئی سی نماز اور نہ پڑھے اس میں سورۃ فاتحہ تو وہ نماز ناقص ہے کامل نہیں سو کہا اس نے جو حدیث لیتا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے میں کبھی ہوتا ہوں امام کے پیچھے تو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے دل میں پڑھ لے سورۃ فاتحہ، اور روایت کی ابو عثمان نہدی نے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حکم دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خوب پکاروں میں کہ نماز نہیں ہوتی بغیر سورۃ فاتحہ کے اور اصحاب حدیث نے اختیار کیا ہے کہ نہ پڑھے امام کے ساتھ جب امام

زور سے پڑھتا ہو مگر پیچھے لگا رہے سکتوں کے، یعنی امام جب ایک کلمہ پڑھ کے سکتہ کرے جب تک مقتدی بھی وہ کلمہ پڑھ لے اور اختلاف ہے علماء کا امام کے پیچھے پڑھنے میں سود یکھا ہے اور تجویز کیا ہے اکثر علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین نے جو ان کے بعد تھے امام کے پیچھے پڑھنے کو اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا اور احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کا اور مروی ہے عبد اللہ بن مبارک سے کہ کہا انہوں نے میں پڑھتا ہوں امام کے پیچھے اور آدمی بھی پڑھتے ہیں مگر ایک گروہ اہل کوفہ سے اور جانتا ہوں میں کہ جو نہ پڑھے اس کی بھی نماز جائز ہو جاتی ہے اور تشدد کیا ہے بعض لوگوں نے فاتحہ کے نہ پڑھنے پر اور کہا ہے کہ کبھی نماز جائز ہی نہیں ہوتی جو فاتحہ نہ پڑھے امام کے پیچھے ہو یا اکیلا ہو اور ان کا مذہب حدیث عبادہ بن صامت کے موافق ہے کہ جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ اس باب کے آگے کے باب میں گزری اور عبادہ بن صامت ہمیشہ پڑھتے رہے سورہ فاتحہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امام کے پیچھے بھی اور عمل کیا قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نماز ہوتی ہی نہیں بغیر سورہ فاتحہ کے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا اور جو ان کے سوا ہیں اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جو آپ نے فرمایا لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اس سے مراد یہ ہے کہ جب اکیلا پڑھتا ہو اور حجت لائے جابر بن عبد اللہ کی حدیث کو کہ کہا جس نے نہ پڑھی اس میں فاتحہ تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی مگر جب ہو امام کے پیچھے کہا احمد بن حنبل نے جابر صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ تاویل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ یعنی جو فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور کہتے ہیں جابر مراد اس سے وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھتا ہو اور اختیار کیا احمد بن حنبل نے باوجود اس کے بھی فاتحہ پیچھے امام کے پڑھنے کو اور روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابو نعیم وہب بن کیسان سے کہ سنا انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے کہ جس نے پڑھی ایک رکعت کہ نہ پڑھے اس میں سورہ فاتحہ تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر یہ کہ ہو پیچھے امام کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۱۳) عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يَصِلْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ. (صحيح موقوف، الارواء: ۲/ ۲۷۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو نعیم وہب بن کیسان سے کہ سنا انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے کہ جس نے پڑھی ایک رکعت کہ نہ پڑھے اس میں سورہ فاتحہ تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر یہ کہ ہو امام کے پیچھے۔



۱۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا کے بیان میں

(۳۱۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرَى قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ : ((رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ : ((رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ)).

(صحیح : دون حملۃ المغفرة . تخريج فضل الصلاة علی النبی ﷺ : ۷۲ - ۷۳ . تخريج الکلم الطیب ۱۶۳ : تمام المنة : ۲۹۰) یہ منقطع ہے۔ فاطمہ بنت حسین نے فاطمہ کبریٰ کو نہیں پایا۔ نیز اس میں لیث راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے جو فاطمہ بنت حسین ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو فاطمہ کبریٰ ہیں کہا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں جاتے تو درود بھیجتے اور محمد ﷺ کے اور سلام یعنی اپنے اوپر اور کہتے یا رب بخش گناہ میرے اور کھول دے میرے لیے دروازے رحمت کے اور جب باہر نکلتے تو رحمت مانگتے اپنے لیے اور سلامتی اور کہتے اے رب بخش گناہ میرے اور کھول دے میرے لیے دروازے اپنے فضل کے۔

فائدہ : کہا علی بن حجر رحمہ اللہ نے کہا اسماعیل بن ابراہیم نے پھر ملاقات کی میں نے عبد اللہ بن حسن سے مکہ میں اور پوچھا میں نے اس حدیث کو تو کہا جب داخل ہوتے آپ ﷺ مسجد میں کہتے رب افتح لی ابواب رحمتک اور جب نکلتے کہتے رب افتح لی ابواب فضلك اور اس باب میں ابو حمید اور ابو اسید اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ رحمہ اللہ نے حدیث فاطمہ کی حسن ہے اور اسناد میں اس کی متصل نہیں اور فاطمہ بنت حسین نے نہیں پایا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کو کہ وہ تو بعد آپ ﷺ کے تھوڑے مہینے زندہ رہیں۔

(۳۱۵) وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ : قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَسَنِ بِمَكَّةَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي بِهِ قَالَ : كَانَ إِذَا دَخَلَ قَالَ : ((رَبِّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) ، وَإِذَا خَرَجَ قَالَ : ((رَبِّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ)). (صحیح عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھیں حدیث سابقہ

ترجمہ: کہا علی بن حجر رحمہ اللہ نے کہا اسماعیل بن ابراہیم نے پھر ملاقات کی میں نے عبد اللہ بن حسن سے مکہ میں اور پوچھا میں نے اس حدیث کو تو کہا جب داخل ہوتے آپ ﷺ مسجد میں کہتے رب افتح لی ابواب رحمتک اور جب نکلتے تو فرماتے رب افتح لی ابواب فضلك۔

۱۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رُكْعَتَيْنِ

اس بیان میں کہ جب کوئی مسجد میں جائے تو دو رکعت نماز پڑھے

(۳۱۶) عَنْ أَبِي سَنَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ)). (صحيح) الارواء (۴۶۷) الروض (۱۰۰۸) صحيح ابی داؤد (۴۸۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب آئے کوئی آدمی تم میں سے مسجد میں تو دو رکعت پڑھے بیٹھنے سے پہلے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابو امامہ اور ابو ہریرہ اور ابو ذر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ ابوعبسی رضی اللہ عنہ نے حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث محمد بن عجلان اور کنی لوگوں نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے مالک بن انس کی روایت کی مانند اور روایت کی سہیل ابن صالح نے یہ حدیث عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ حدیث محفوظ ہے اور صحیح ابو قتادہ کی حدیث ہے اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا، مستحب کہتے ہیں کہ جب داخل ہو مسجد میں تو نہ بیٹھے جب تک پڑھ نہ لے دو رکعت مگر یہ کہ اسے عذر ہو۔ کہا علی بن مدینی نے حدیث سہیل بن ابوصالح رضی اللہ عنہ کی خطا ہے خبر دئی ہم کو اس بات کی اسحاق بن ابراہیم رضی اللہ عنہ نے ان کو علی بن مدینی نے۔

۱۲۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ: أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةُ وَالْحَمَامُ

اس بیان میں کہ زمین ساری مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے

(۳۱۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةُ وَالْحَمَامُ)).

(صحيح) الارواء (۳۲۰/۱) الاحکام (۲۱۱) صحيح ابی داؤد (۵۰۷) (الشمر المستطاب) المشكاة (۷۳۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زمین ساری مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام۔

فائدہ: اور اس باب میں علی اور عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ اور جابر اور ابن عباس اور حذیفہ اور انس اور ابو امامہ اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا نبی ﷺ نے کی گئی میرے لیے زمین ساری مسجد اور پاک کرنے والی یعنی ہر جگہ نماز درست ہے اور تیمم ہو سکتا ہے اگر نجاست نہ ہو کہا ابوعبسی نے حدیث ابوسعید کی مروی ہے عبد العزیز بن محمد سے دو طرح پر بعض نے ذکر کیا ابوسعید کا اور بعض نے ان کا ذکر نہیں کیا اور اس حدیث میں اضطراب ہے، روایت کی سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ

سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور زایت کی محمد بن اسحاق نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کہا اکثر روایتیں یحییٰ کی نبی ﷺ سے بواسطہ ابی سعید کے ہیں اور نہیں مذکور ہے اس روایت میں نام ابوسعید کا اور روایت ثوری کی عمرو بن یحییٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے ثابت تر ہے اور صحیح تر ہے۔

۱۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ بُنَيَانِ الْمَسْجِدِ

مسجد بنانے کی فضیلت کے بیان میں

(۳۱۸) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ)). (صحیح) ابن ماجہ (۷۳۶) الروض (۸۸۳)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جس نے بنائی اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بنا چکا اللہ اس کے لیے برابر اس کے مکان جنت میں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ اور وائل بن الاسقع رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبد اللہ، کہا ابو یعلیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے بنائی اللہ کے واسطے کوئی مسجد چھوٹی ہو یا بڑی بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ بن سعید نے اس سے نوح ابن قیس نے ان سے عبد الرحمن قیس کے مولیٰ نے ان سے زیادہ نمیری نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی ﷺ نے اور محمود بن لبید نے پایا ہے نبی ﷺ کو اور محمود بن ربیع نے دیکھا ہے نبی ﷺ کو دریاں حالیکہ وہ دونوں چھوٹے تھے اور دونوں مدنی ہیں۔



(۳۱۹) وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا غَيْرًا كَانَ أَوْ كَبِيرًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). (ضعيف التعليق الرغيب: ۱/۱۱۷) اس میں زیادہ نمیری کو جمہور نے ضعیف کہا ہے اور عبد الرحمن مولیٰ قیس مجہول ہے۔ تقریب (۲۰۵۳، ۲۰۸۷)

ترجمہ: اور روایت کی گئی نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے جس نے مسجد بنائی اللہ کے لئے چھوٹی یا بڑی اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔



۱۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَتَّخِذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا

قبر کے پاس مسجد بنانے کی کراہت کے بیان میں

(۳۲۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالشُّرُجَ. (ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۲۲۵) الارواء (۷۶۲) البانی کہتے ہیں اس مکمل سیاق کے ساتھ یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس میں ابوصالح راوی تمام ناقدین کے نزدیک ضعیف ہے سوائے بحلی کے اس کو کسی نے ثقہ نہیں کہا۔ البتہ شریعت اسلامیہ کے عمومی دلائل سے قبروں پر چراغ کی ممانعت ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو اور اس پر چراغ جلانے والوں کو اور اس پر مسجد بنانے والوں کو۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابو یعلیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے۔



۱۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں سونے کے بیان میں

(۳۲۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَنَامُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ. (صحیح) ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ہم سوتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسجد کے اندر اور ہم جوان تھے۔

فائدہ: کہا ابو یعلیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے ایک قوم علماء نے سونے کی مسجد میں کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہ بنائیں مسجد کو سونے اور قیلوے کی جگہ اور ایک قوم کا مذہب یہی ہے۔



۱۲۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشَّرَاءِ

وَأَنْشَادِ الصَّلَاةِ وَالشُّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

اس بیان میں کہ مسجد میں خرید و فروخت اور کھوئی چیز کا ڈھونڈنا اور شعر پڑھنا مکروہ ہے

(۳۲۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي

الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالشَّرَاءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ فِيهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ. (حسن) الارواء

(۳۶۳/۷) ((احادیث البيوع)) صحيح ابی داؤد (۹۹۱)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ منع کیا آپ ﷺ نے شعر پڑھنے سے اور خرید و فروخت کرنے سے اور حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی حسن ہے اور عمرو بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے اور کہا محمد بن اسماعیل نے دیکھا میں نے احمد اور اسحاق وغیرہ کو سند پکڑتے تھے حدیث عمرو بن شعیب سے کہا میں نے اور سنا ہے شعیب بن محمد نے عبد اللہ بن عمر سے کہا ابو یسیٰ نے اور جس نے کلام کیا ہے عمرو بن شعیب کی حدیث میں تو اس لیے ضعیف کہا ان کو کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے دادا سے کتاب سے گویا انہوں نے سنا نہ تھا ان حدیثوں کو اپنے دادا سے کہا علی بن عبد اللہ نے اور ذکر کیا یحییٰ بن سعید سے کہ کہا یحییٰ نے حدیث عمرو بن شعیب کی ہمارے نزدیک ضعیف ہے اور مکر وہ رکھا ایک قوم نے علماء سے خرید و فروخت مسجد میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور مروی ہے بعض علماء تابعین سے اجازت بیع و شرا کی مسجد میں اور مروی ہے نبی ﷺ سے کئی حدیثوں میں اجازت شعر پڑھنے کی مسجد میں مترجم کہتا ہے کہ مراد اس سے اشعار دینیہ ہیں نہ ابیات عشقیہ کہ جس میں خال و خدیٰ تعریف ہو۔



۱۲۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى

اس مسجد کے بیان میں جو تقویٰ پر مبنی گئی

(۳۲۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أُمْتَرَى رَجُلٌ مِّنْ بَنِي خُذْرَةَ وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ: هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ الْآخَرُ: هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ، فَاتَّبَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ: ((هُوَ هَذَا يَعْنِي مَسْجِدَهُ- وَفِي ذَلِكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ تکرار کی ایک مرد نے بنی خدرہ سے دوسرے مرد سے جو بنی عمرو بن عوف کا تھا اس میں کہ وہ مسجد کون سی ہے جو بنی ہے تقویٰ پر سو کہا خدری نے وہ مسجد رسول اللہ ﷺ کی ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد قبا ہے پس دونوں آئے آنحضرت ﷺ کے پاس سو فرمایا آپ ﷺ نے وہ یہی مسجد ہے یعنی مسجد آپ ﷺ کی اور اس میں بڑی خیر ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو بکر نے ان سے علی بن عبد اللہ نے کہا عبد اللہ نے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کا سو کہا ان میں کچھ مضا لفقہ نہیں اور ان کے بھائی انیس بن ابی یحییٰ ان سے اثبت ہیں۔

۱۲۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ

مسجد قبا میں نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْأَبْرَدِ مَوْلَى بَنِي حَظْمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ بْنَ ظَهْرٍ الْأَنْصَارِيَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ)).

(صحیح) التعليق المرغيب (۱۳۸/۲، ۱۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو البرد سے جو مولیٰ ہیں بنی حظمہ کے سنا انہوں نے اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ کو اور وہ صحابی رسول اللہ ﷺ کے کہتے تھے اسید کہ فرمایا نبی ﷺ نے نماز پڑھنا مسجد قبا میں ایسا ثواب رکھتا ہے جیسا عمرہ بجالانا۔

فائدہ: اور اس باب میں سہیل بن حنیف سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث اسید کی حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم کہ اسید بن ظہیر سے کچھ صحیح ہوا ہو سوائے اس حدیث کے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے ابو اسامہ کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبد الحمید بن جعفر سے اور ابو البرد کا نام زیادہ دینی ہے۔



۱۲۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَيِّ الْمَسَاجِدِ أَفْضَلُ

اس بیان میں کہ کون سی مسجد افضل ہے

(۳۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)). (صحیح) الارواء (۹۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نماز سے اور مسجدوں میں سوا مسجد حرام کے یعنی بیت اللہ کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور نہیں ذکر کیا قتیہ نے اپنی حدیث میں عبید اللہ کا اور ذکر کیا کہ روایت ہے زید بن رباح سے وہ روایت کرتے ہیں ابو عبد اللہ الاغر سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبد اللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے اور اس باب میں علی اور میمونہ اور ابوسعید اور جبیر بن معظم اور عبد اللہ بن زبیر اور ابن عمر اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

(۳۲۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى)).

(صحیح) الارواء (۷۷۳، ۹۷۰) الروض (۷۱۳) احکام الجنائز (۲۲۴، ۲۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کجاوے اور زین باندھے نہ جائیں یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کے واسطے ایک مسجد حرام اور ایک میری مسجد اور ایک مسجد بیت المقدس۔
فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۲۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ

مسجد کی طرف جانے کے بیان میں

(۳۲۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلَكِنْ ائْتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا)).

(صحیح) ((الشمز المستطاب)) صحیح ابی داؤد (۵۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تکبیر ہو جائے نماز کی تو نہ آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ چلتے ہوئے اور تم پر تسکین ہو سو جو طے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے پوری کرلو۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابو قتادہ اور ابی بن کعب اور ابو سعید اور زید بن ثابت اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اختلاف ہے علماء کا مسجد کی طرف جانے میں بعض کہتے ہیں دوڑے جب خوف ہو تکبیر اولیٰ کے جانے کا یہاں تک کہ بعض سے مذکور ہے کہ وہ دوڑتے جاتے ہیں نماز کو اور بعض نے اختیار کیا کہ مکروہ ہے دوڑنا اور چاہیے کہ آہستہ جائے آرام اور وقار سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ عمل ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اور اسحاق نے کہا اگر ڈرے تکبیر اولیٰ کے فوت ہونے سے تو مضائقہ نہیں دوڑنے میں، روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے جو روایت کرتے ہیں ابوسلمہ سے یعنی ہم معنی اس کے اور ایسا ہی کہا عبد الرزاق نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور یہ قول زیادہ صحیح ہے یزید بن زریج کی حدیث سے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

(۳۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ.
ترجمہ: روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے جو روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے ہم معنی اس کے۔



(۳۲۹) عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ.
ترجمہ: روایت ہے زہری سے انہوں نے روایت کی سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

۱۳۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقُعُودِ فِي الْمَسْجِدِ وَإِنْتَظَارِ الصَّلَاةِ مِنَ الْفَضْلِ

مسجد میں بیٹھنے اور نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت میں

(۳۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَ يَنْتَظِرُهَا، وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ)).
فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضَرٍ مَوْتُ : وَمَا الْحَدَّثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ؟ قَالَ فُسَاءٌ أَوْ ضَرَاطٌ. (صحيح)
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ ایک تم میں سے نماز میں ہے جب تک انتظار کرتا ہے اس کا اور ہمیشہ فرشتے رحمت مانگتے ہیں اس کے لیے جب تک بیٹھا رہے مسجد میں اور کہتے ہیں یا اللہ! بخش اس کو یا اللہ! رحم کر اس پر جب تک وہ حدیث نہ کرے پھر کہا ایک مرد حضر موتی نے حدیث کیا ہے اے ابو ہریرہ؟ کہا پھسکی ہے یا زور سے پادنا۔

فائلا : اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا ابو یعلیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۱۳۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

چھوٹے بورے پر نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۳۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. (حسن صحيح)
ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے بورے پر۔

فائدہ: اور اس باب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور میمونہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم بنت ابی سلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور بنت ابی سلمہ کا حضرت سے سماع نہیں، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور کہا احمد اور اسحاق نے ثابت ہوا رسول اللہ ﷺ سے نماز پڑھنا پورے پر، کہا ابو عیسیٰ نے خمرہ چھوٹے پورے کو کہتے ہیں۔



۱۳۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

بڑے پورے پر نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۳۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؓ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ. (صحيح) ((الشمع المستطاب)) الروض (۶۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی پورے پر۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے انس رضی اللہ عنہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا مگر بعض علماء نے اختیار کیا ہے زمین پر نماز پڑھنا مستحب جان کر۔



۱۳۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ عَلَى الْبُسْطِ

بچھونوں پر نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۳۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخَالِطُنَا حَتَّىٰ إِنْ كَانَ يَقُولُ لَأَخِي صَغِيرٍ: ((يَا أَبَا

عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) قَالَ: وَنُضِجَ بَسَاطٌ لَنَا فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ. (صحيح) مختصر الشمايل المحمديه (۲۰۱)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ خوش طبعی کرتے ہم سے یہاں تک کہ فرماتے میرے بھائی سے اے اباعمیر کیا کیا نغیر نے کہا اور دھویا گیا بچھونا ہمارا پھر نماز پڑھی اس پر۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور جو بعد ان کے تھے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں بچھونے اور قالین پر اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور نام ابوالتياح کا یزید بن حمید ہے۔



۱۳۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحِطَانِ

باغوں میں نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۳۴) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَحِبُّ الصَّلَاةَ فِي الْحِطَانِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي الْبُسَاتِينَ. (اسنادہ ضعیف، الضعیفہ: ۴۲۷۰) اس میں حسن بن ابی جعفر راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث،

ضعیف ہے۔ دیکھیں۔ المیزان (۴۸۲/۱) والتهذيب (۲۶۰/۲) والتقريب (۱۲۲۲)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ دوست رکھتے نماز پڑھنے کو حیطان میں، کہا ابو داؤد نے یعنی باغوں میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ رضی اللہ عنہ نے حدیث معاذ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے حسن بن ابی جعفر رضی اللہ عنہ کے اور حسن بن ابی جعفر رضی اللہ عنہ کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابوالطفیل کا نام عامر بن وائلہ ہے۔



۱۳۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي سُرَّةِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سترے کے بیان میں

(۳۳۵) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَيْهِ مِثْلَ مُوْخَرَةٍ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِي مَنْ مَرَّ مِنْ وَرَاءَ ذَلِكَ)). (اسنادہ حسن صحیح) صحیح ابی داؤد (۶۸۶)

ترجمہ: روایت ہے موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب رکھ لے ایک تم میں سے اپنے آگے کوئی چیز کجاوے کے پیچھے کی لکڑی کے برابر تو نماز پڑھتا رہے اور پرواہ نہیں جو گزر جائے اس کے آگے سے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور سہل بن ابی حمزہ سے اور ابن عمر اور بسرہ بن معبد اور ابو جحیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث طلحہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہہ رہے ہیں کہ سترہ امام کا کفایت کرتا ہے مقتدیوں کو بھی۔



۱۳۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی کراہت میں

(۳۳۶) عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَارِّينَ بَيْنَ الْمُصَلِّي؟ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارِّينَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)) قَالَ: أَبُو النَّضْرِ: لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً؟. (صحیح) صحیح الترغیب (۵۶۰) صحیح ابی داؤد (۶۹۸)

روایت ہے بسر بن سعید سے کہ زید بن خالد جہنی نے پوچھ بھیجا ابو جہیم سے کہ کیا سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے اس کے حق میں جو چلا جائے نماز کے آگے سے سو کہا ابو جہیم نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر جائے چلا جانے والا نمازی کے آگے سے کہ کیا ہے اس پر یعنی گناہ یا عذاب تو کھڑا رہنا اس کو چالیس سال تک بہتر ہو جانے سے کہا ابو النضر نے نہیں جانتا میں کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی نے حدیث ابو جہیم کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا اگر کھڑا ہے سو برس تک تو بہتر ہے آگے چلے جانے سے اپنے بھائی سے کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں نمازی کے آگے سے چلے جانے کو اور یہ نہیں کہتے کہ اس کی نماز جاتی رہتی ہے۔



۱۳۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ

اس بیان میں کہ کسی چیز کے آگے سے نماز نہیں ٹوٹتی

(۳۳۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ الْفَضْلِ عَلَى أَتَانِ فَجَنَّا وَالنَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ بَمَنَى قَالَ: فَزَلْنَا عَنْهَا، فَوَصَلْنَا الصَّفَّ، فَمَرَّتْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلَاتَهُمْ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۷۰۹)

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ میں ایک گدھے پر فضل کے پیچھے بیٹھا تھا پھر آئے ہم اور نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے اپنے اصحاب کے سامنے منیٰ میں سواترے ہم اور مل گئے صف میں سو پھر نے لگی گدھی ان کے آگے اور نہ توڑی اس نے نماز ان کی۔

فائدہ : اور اس باب میں عائشہ اور فضل بن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تابعین تھے کہتے ہیں نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور یہی کہتے ہیں سفیان اور شافعی بھی۔



۱۳۸۔ باب: مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ

اس بیان میں کہ نماز نہیں ٹوٹی مگر کتے اور گدھے اور عورت کے آگے سے جانے سے

(۳۳۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَأَحْرَةَ الرَّحْلِ أَوْ كَوَاسِطَةَ الرَّحْلِ، قَطَعَ صَلَاتُهُ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ، وَالْمَرْأَةُ، وَالْحِمَارُ)) فَقُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ : فَمَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَبْيَضِ ؟ فَقَالَ : يَا أَخِي سَأَلْتَنِي كَمَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : ((الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ)).

(اسنادہ صحیح) (الروض النضر) (۹۵۶) صحیح ابی داؤد (۶۹۹) (تمام المنة)

ترجمہ : روایت ہے عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب نماز پڑھے آدمی اور نہ ہو اس کے آگے کجادے کے پیچھے کی کڑی کے برابر کوئی چیز یا فرمایا کو اسطہ الرحل تو توڑ دیتا ہے اس کی نماز کالا کتا اور عورت اور گدھا کہا عبد اللہ نے پوچھا میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کالے اور سفید کی کیا قید ہے سو کہا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم نے مجھ سے جو پوچھا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے کالا کتا شیطان ہے۔

فائدہ : اور اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حکم غفاری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ذر کی حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے گدھے اور عورت اور کالے کتے سے کہا احمد نے اس میں شک نہیں کہ کالا کتا توڑ دیتا ہے نماز کو۔ اور گدھے اور عورتوں میں مجھے کچھ کلام نہیں کہا اسحاق نے نہیں ٹوٹی نماز مگر کالے کتے سے۔

۱۳۹۔ باب: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۳۹) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ : أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثِيَابٍ أَمَّ سَلَمَةَ مُشْتَمِلًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۶۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے کہہ دیکھا انہوں نے نبی ﷺ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز پڑھتے ہوئے ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے۔

۱۴۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي ابْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی ابتداء کے بیان میں

(۳۴۰) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةِ عَشَرَ شَهْرًا. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكُعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ [البقرة: ۱۴۴]. فَوَجَّهَ نَحْوَ الْكُعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذَلِكَ فَصَلَّى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرُ ثُمَّ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّهُ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكُعْبَةِ قَالَ: فَانْحَرِفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ. (صحيح، صفة الصلاة: ۵۶، الارواء: ۲۹۰)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا جب آئے رسول اللہ ﷺ مدینے میں نماز پڑھی بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے منہ کرنا کعبہ کی طرف سوا تر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیکھتے ہیں ہم تیرا منہ پھیرنا آسمان کی طرف سو پھیر دیں گے ہم تجھ کو اس قبلہ کی طرف جسے تو چاہتا ہے سو پھیر اپنا منہ مسجد حرام کی طرف اور یہی چاہتے تھے آپ ﷺ سو نماز پڑھی ایک شخص نے آپ کے ساتھ عصر کی پھر گزرا انصار کی ایک قوم پر کہ رکوع میں تھے عصر کی نماز کے وقت بیت المقدس کی طرف سو کہا اس نے وہ شخص نے گواہی دیتا ہے کہ اس نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور آپ ﷺ نے منہ کیا کعبہ کی طرف کہا راوی نے بھی پھرے وہ رکوع ہی میں۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور عمارہ بن اوس اور عمرو بن عوف مزنی اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں اسحاق سے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھے لوگ رکوع میں نماز صبح میں کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث صحیح ہے۔



(۳۴۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانُوا رُكُوعًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ.

(صحيح، صفة الصلاة: ۵۷، الارواء: ۲۹۰)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ لوگ صبح کی نماز میں رکوع میں تھے۔

۱۴۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

اس بیان میں کہ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے اور یہ ان ملکوں

میں ہے جو واقع ہیں قبلے کے اتر یا دکن کی جانب

(۳۴۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ)) .

(صحیح) المشكاة (۷۱۵) الارواء (۲۹۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں سب قبلہ ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابو معشر سے مثل اوپر کی روایت کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور کلام کیا ہے بعض علماء نے ابو معشر میں ان کے حافظہ کی طرف اور نام ان کا نسخ ہے اور وہ مولیٰ ہیں بنی ہاشم کے کہا محمد نے نہیں روایت کرتا میں ان سے کچھ اور روایت کرتے ہیں ان سے اور لوگ کہا محمد نے اور روایت عبد اللہ بن جعفر الحمزی کی عثمان بن محمد اخسی سے جو روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قوی تر ہے اور زیادہ صحیح ہے ابو معشر کی حدیث سے روایت کی ہم سے حسن بن بکر المروزی نے انہوں نے معلیٰ بن منصور سے انہوں نے عبد اللہ بن جعفر الحمزی سے انہوں نے عثمان بن محمد اخسی سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں قبلہ ہے اور کہا گیا ہے عبد اللہ بن جعفر الحمزی اس لیے کہ وہ اولاد میں ہیں مسور بن مخرمہ کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ مابین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے انہیں میں ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جب تو کرے مغرب کو داہنے طرف اور مشرق کو بائیں طرف تو اس کے بیچ میں سب قبلہ ہے جب قبلہ کی طرف منہ کرنا چاہے اور کہا ابن مبارک نے کہ مابین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہونا اہل مشرق کے لیے ہے اور اختیار کیا عبد اللہ بن مبارک نے بائیں طرف جھکنا اہل مرد کے لیے کہ وہ ایک شہر ہے۔



(۳۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ . مِثْلَهُ .

قَالَ أَبُو عِيسَى : حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ .

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَبِي مَعْشَرٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ ، وَاسْمُهُ : نَجِيعٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ مُحَمَّدٌ : لَا أَرَوِي عَنْهُ شَيْئًا ، وَقَدْ رَوَى عَنْهُ النَّاسُ .

ترجمہ: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابو معشر سے مثل اوپر کی حدیث کے۔

کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔
اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابو معشر میں ان کے حافظہ کی طرف اور نام ان کا نسخ ہے۔ اور وہ مولا ہیں بنی ہاشم کے۔ کہا محمد
نے نہیں روایت کرتا میں ان سے کچھ اور روایت کرتے ہیں ان سے اور لوگ۔



(۳۴۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ)). (صحیح)
ترجمہ: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو مشرق اور مغرب کے درمیان ہے وہ قبلہ ہے۔

۱۴۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي لِعِزْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

اس بیان میں کہ جو اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر نماز پڑھ لے

(۳۴۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ
أَيَّنَ الْقِبْلَةَ، فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلَى حِيَالِهِ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِنَبِيِّ ﷺ فَنَزَلَ: [فَإِنَّمَا تَوَلَّوْا
فَنَمَّ وَجْهَ اللَّهِ]۔ (صحیح الارواء (۲۹۱)) (صفة الصلاة) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند عام بن سعید اللہکی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے ہم تھے نبی ﷺ
کے ساتھ سفر میں ایک اندھیری رات میں اور نہیں جانتے تھے ہم کدھر ہے قبلہ تو پڑھی ہر ایک نے نماز اپنے منہ کے
سامنے پھر جب صبح ہوئی تو ذکر کیا ہم نے اس کا نبی ﷺ سے تو اتاری یہ آیت جدھر منہ کرو تم ادھر منہ ہے اللہ کا۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے اس حدیث کی اسناد کچھ خوب نہیں اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے اشعث السمان کی
اور اشعث بن سعید ابو ربیع السمان ضعیف ہیں حدیث میں اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا کہ جب پڑھی کسی نے نماز غیر قبلہ کی
طرف اندھیرے میں اور بعد میں معلوم ہوا کہ منہ قبلہ کی طرف نہ تھا تو نماز اس کی جائز ہے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن
مبارک اور احمد اور اسحاق۔



۱۴۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُصَلِّي إِلَيْهِ وَفِيهِ

اس کے بیان میں کہ جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

(۳۴۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ: فِي الْمَرْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ
وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ، وَفِي الْحَمَامِ، وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ، وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللَّهِ. (اسنادہ ضعیف) الارواء (۲۸۷) اس

میں زید بن جبیر راوی متروک، مکر الحدیث ہے۔ المیزان (۹۹/۲) والتہذیب (۴۰۰/۳) والتقریب (۲۱۲۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا نماز پڑھنے سے سات مقاموں سے بیچنے میں اور جہاں اونٹ ذبح ہوتے ہیں اور قبرستان میں اور راستے کے بیچ میں اور غسل خانے میں اور اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور چھت پر بیت اللہ کی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبد العزیز سے انہوں نے زید بن جبیر سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے ہم معنی اور مانند اس کے اور اس باب میں ابو مرثد اور جابر اور انس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی از روئے اسناد کے قوی نہیں اور کلام کیا زید بن جبیر میں ان کے حافظہ کے سبب سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو لیث بن سعد نے عبد اللہ بن عمر العمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی ﷺ سے اشبہ اور صحیح ہے لیث بن سعید کی حدیث سے اور عبد اللہ بن عمر العمری کو ضعیف کہا ہے بعض اہل حدیث نے از روئے حافظہ کے ان میں سے ہیں یحییٰ بن سعید قطان۔



(۳۴۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ وَنَحْوِهِ.

(ضعیف: انظر ما قبله) اس کی سند زید بن جبیر کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبد العزیز سے انہوں نے زید بن جبیر سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے ہم معنی۔

۱۴۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَعْطَانِ الْإِبِلِ

بکریوں اور اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ)). (صحيح) ((تمام المنة)) ((الثمر المستطاب)) (المشكاة (۷۳۹))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھو بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں اور نہ پڑھو اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو کریم نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابو بکر بن عیاش سے انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے اور مانند اس کے اور اس

باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور براء اور سہرہ بن معبد جہنی اور عبد اللہ بن مغفل اور ابن عمر اور انس سے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہم لوگوں کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور حدیث ابو حصین کی ابو صالح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے غریب ہے اور روایت کیا اس کو اسراہیل نے ابو حصین سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور نام ابن حصین کا عثمان بن عاصم اسدی ہے روایت کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح ضبعی سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں، کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔



(۳۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ أَوْ بَنَحْوِهِ.
روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابو بکر بن عیاش سے انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے۔



(۳۵۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ. (صحیح)
روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں۔



۱۴۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ

چوپایہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں، خواہ وہ جدھر بھی رخ کرتا رہے

(۳۵۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالسُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۱۱۲)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے کام کو تو لوٹ کر آیا میں اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اپنی سواری پر مشرق کی طرف اور سجدہ میں زیادہ جھکنا تھا رکوع سے۔

فائلا: اس باب میں روایت ہے انس اور ابی عمر اور ابی سعید اور عامر بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث

جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے سب اہل علم کا نہیں جانتے ہم اس میں اختلاف ان کے درمیان میں کچھ مضائقہ نہیں اگر آدی نماز پڑھے نفل، جانور پر اور وہ پھر تار ہے قبلہ یا غیر قبلہ کی طرف۔

۱۴۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ

سواری کی طرف نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۵۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى إِلَى نَعِيرِهِ أَوْ رَاحِلَتِهِ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ. (صحیح . صفة الصلاة : ۵۵) صحیح ابی داود (۱۱۰۹، ۶۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی اپنے اونٹ کی طرف یا کہا راحلتہ اور معنی اس کے اپنی سواری کی طرف اور نماز پڑھتے تھے اپنی سواری کے اوپر بھی جدھر منہ پھیرتی وہ آپ کو لے کر۔
فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اونٹ کی طرف نماز پڑھنے میں اس کو سترہ بنا کر۔



۱۴۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدَأُوا بِالْعِشَاءِ

اس بیان میں کہ جب کھانا حاضر ہو اور نماز کھڑی کر دی جائے تو پہلے کھانا کھالو

(۳۵۳) عَنْ أَنَسٍ يُلْقِيهِ النَّبِيُّ ﷺ : قَالَ إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدَأُوا بِالْعِشَاءِ. (صحیح (الروض (۴۸۲)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی ﷺ تک کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب آگے آجائے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو۔

فائدہ: اور اس باب میں عاکشہ اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب نبی ﷺ سے جیسے ابو بکر رضی اللہ عنہ، اور عمر رضی اللہ عنہ، اور ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق بھی دونوں کہتے ہیں کہ پہلے کھانا کھالے اگر چہ فوت ہو جائے جماعت، سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ جب ڈرتا ہو اس کے سڑنے سے تو پہلے کھالے اور جس طرف گئے ہیں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ اسی کی پیروی خوب ہے اور مقصود ان کا یہی ہے کہ نماز میں قلب مصلیٰ کا کسی طرف مشغول نہ ہو اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے ہم کھڑے نہ ہوتے تھے نماز کو جب تک دل ہمارا لگا ہوتا تھا کسی چیز میں اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب آگے آئے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو۔ کہا راوی نے کہ کھانا

کھایا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے شام کا اور وہ سنتے تھے آواز امام کی قرآن پڑھنے کی روایت کی۔ ہم سے یہ حدیث ہناد نے انہوں نے
عبدہ سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔



(۳۵۴) وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا وُضِعَ الْعِشَاءُ وَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ ، فَأَبْدَأُوا بِالْعِشَاءِ)). (صحيح) قَالَ : وَتَعَشَى ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ. قَالَ : حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَادٌ : حَدَّثَنَا عَبْدُهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ .

ترجمہ: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب آگے آئے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھا لو اور کہا راوی نے کہ کھانا کھایا ابن عمرؓ نے شام کا اور وہ سنتے تھے آواز امام کی قرآن پڑھنے کی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے انہوں نے
عبدہ سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔

۱۴۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّعَاسِ

اونگھتے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۵۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يَصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ ، فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ يَنْعَسُ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ لِيَسْتَغْفِرَ فَيَسْبَ نَفْسَهُ)).

(صحيح) صحيح الترغيب (۶۳۷) صحيح ابی داؤد (۱۱۸۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں سے اور وہ نماز پڑھتا ہو تو سو رہے یہاں تک کہ جاتی رہے نیند اس لیے کہ ایک تم میں سے نماز پڑھنے لگے، دراصل ایک وہ اونگھتا ہے پس گمان ہے کہ وہ قصد کرے استغفار کا اور گالیاں دینے لگے اپنی جان کو۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہا ابو یعلیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّ بِهِمْ

اس بیان میں کہ جو کسی قوم کی ملاقات کے لیے جائے تو ان کی امامت نہ کرے

(۳۵۶) عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَالَ : كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا فِي مُصَلَّنَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهُ : تَقَدَّمْ فَقَالَ : لِيَتَقَدَّمَ بَعْضُكُمْ ، حَتَّى أَحَدُكُمْ لِمَ لَا أَتَقَدَّمُ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُؤْمَهُمْ وَلْيَوْمَهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ)).

(صحيح ، دون قصه مالك)

ترجمہ: روایت ہے بدیل بن میسرہ عقیلی سے وہ روایت کرتے ہیں ابو عطیہ عقیلی سے کہا انہوں نے کہ تھے مالک بن حویرث آتے ہماری نماز کی جگہ میں حدیث بولنے کو پس آ گیا وقت نماز کا ایک دن سو کہا ہم نے ان کو امامت کرو کہا چاہیے امامت کرے کوئی تم میں سے تاکہ بیان کروں میں کیوں نہیں امامت کرتا، سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جو ملاقات جو جائے کسی قوم کی تو امامت نہ کرے ان کی بلکہ امامت کرے اس قوم کا کوئی آدمی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا بہ نسبت ملاقاتیوں کے اور کہا بعض علماء نے جب اجازت دے صاحب خانہ تو مضائقہ نہیں امامت میں اور کہا اسحاق نے میرا عمل مالک بن حویرث کی حدیث پر ہے اور تشدد کیا کہ ہرگز امامت نہ کرے صاحب خانہ کی کوئی دوسرا اگر چہ اجازت بھی دے اور ایسا ہی حکم ہے مسجد کا کہ نہ امامت کرے مسجد میں کسی قوم کی جب ان سے ملنے جائے بلکہ مسجد والوں میں سے کوئی امامت کرے۔

۱۵۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخْصَّ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِالِدُّعَاءِ

اس بیان میں کہ امام کا صرف اپنے ہی لیے دعا کرنا مکروہ ہے

(۳۵۷) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِأَمْرٍ أَنْ يَنْظُرَ فِي جَوْفِ بَيْتِ أَمْرٍ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ، فَإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ، وَلَا يَوْمُ قَوْمًا فَيَخْصَّ نَفْسَهُ بِدُعْوَةِ دُونَهُمْ، فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ حَقٌّ))۔ (ضعیف) الاحتمال ((ولا يقوم الى الصلاة وهو حق)) (فصحیحہ) ضعیف ابی داود (۱۲/۱۱) اس کا صرف آخری جملہ صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے حلال نہیں کسی کو کہ جھانکے کسی گھر میں جب تک اذن نہ لے لے پس اگر نظر کی اس نے تو داخل ہو چکا یعنی داخل ہونا بے اذن حرام ہے اور نہ امامت کرے کوئی کسی قوم کی پھر خاص کرے اپنے ہی لیے دعا کو انہیں چھوڑ کر جس نے ایسا کیا اس نے خیانت کی ان لوگوں کی اور نہ کھڑا ہو نماز میں پاخانے پیشاب کو روک کر۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ رضی اللہ عنہ نے حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث معاویہ بن صالح سے وہ روایت کرتے ہیں سفر بن لیسر سے وہ یزید بن شریح سے وہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث یزید بن شریح سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور حدیث یزید بن شریح کی جو مروی ہے ثوبان کے واسطے سے ابوجی مؤذن سے اس کی اسناد بہت اچھی ہے اور بہت مشہور۔

۱۵۱۔ باب: مَا جَاءَ مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

اس امام کے بیان میں جس سے مقتدی بیزار ہوں

(۳۵۸) عَنْ الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً: رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَرَجُلٌ سَاخِطٌ، وَرَجُلٌ سَمِيعٌ: حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ لَمْ يُجِبْ.

(ضعیف الاسناد جدًا) اس میں محمد بن قاسم راوی ضعیف ہے۔ تقریب التہذیب (۶۲۵۰) تہذیب (۴۰۸/۹)

ترجمہ: روایت ہے حسن سے کہا سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں پر ایک اس مرد پر کہ امامت کرے کسی قوم کی اور وہ اس سے بیزار ہوں دوسری اس عورت پر کہ رات کاٹے اور خاوند اس کا اس پر غصہ ہو۔ تیسرے اس مرد پر جو سنے جی علی الفلاح اور جماعت میں حاضر نہ ہو۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عباس اور طلحہ اور عبد اللہ بن عمر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح نہیں اس واسطے کہ مروی ہے یہ حسن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل کہا ابو یسٰی نے محمد بن قاسم میں کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے اور ضعیف کہا ان کو اور نہیں ہیں وہ حافظ اور کمزورہ کہا ایک قوم نے علماء سے کہ امامت کرے کوئی آدمی اور مقتدی اس سے بیزار ہوں سو اگر امام ظالم نہیں تو گناہ اس پر ہے جو بیزار ہو اور کہا احمد اور اسحاق نے اس باب میں کہ جب برامانے ایک یاد دیا تین تو مضائقہ نہیں امامت میں جب تک بیزار نہ ہوا کثرت قوم روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے جریر سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے زیاد بن ابوالجعد سے انہوں نے عمرو بن حارث بن المصطلق سے کہا عمرو نے کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں پر ہے ایک وہ عورت کہ نافرمانی کرنے اپنے خاوند کی دوسرا امام کہ لوگ اس سے بیزار ہوں کہا جریر نے کہا منصور نے سو پوچھا ہم نے امام کا حال تو کہا گیا ہمارے لیے کہ مراد اس سے ظالم امام ہے اور جو قائم کرے سنت کو تو گناہ اسی پر ہے جو اس سے بیزار ہو۔



(۳۵۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ: كَانَ يُقَالُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِثْنَانِ: امْرَأَةٌ غَصَتْ رَوْجَهَا، وَإِمَامٌ قَوْمٌ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: عمرو بن الحارث بن المصطلق سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں پر ہے ایک وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمانی کرے اور دوسرا وہ امام جس سے لوگ بیزار ہوں۔



(۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تَجَاوِزُ صَلَوَتَهُمْ أَذَانَهُمْ: الْعَبْدُ الْأَبْقَى حَتَّى يَرْجِعَ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَرَوَّجَهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَإِمَامٌ قَوْمٌ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ)). (حسن) المشكاة (۱۱۲۲)

ترجمہ: ہم سے ابو غالب نے بیان کیا کہنا میں نے ابو امامہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں کے اوپر نہیں جاتی یعنی مقبول نہیں ہوتی ایک غلام بھاگا ہوا جب تک نہ لوٹے اور دوسری عورت کہ رات کاٹے اور خاوند اس کا اس پر غصے ہو تیسرے امام کہ مقتدی اس سے بیزار ہوں۔



۱۵۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا

اس بیان میں کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں

(۳۶۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: خَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجَحَشَ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ)) أَوْ قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، وَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، إِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ)).

(صحیح) الارواء (۳۹۴) صحیح ابی داؤد (۶۱۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا گرے رسول اللہ ﷺ ایک گھوڑے پر سے پس چوٹ آئی سو نماز پڑھائی ہم کو بیٹھ کر سو پڑھی ہم نے بھی ساتھ ان کے بیٹھ کر پھر جب فراغت ہوئی تو فرمایا امام اسی لیے ہے یا فرمایا انما جعل الامام یعنی امام اسی لیے مقرر کیا گیا ہے کہ پیروی کریں اس کی سو جب اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب اٹھے تم بھی اٹھو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمد تم کہو ربنا ولك الحمد اور جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔ اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ گرے گھوڑے سے اور چوٹ آئی، حسن ہے صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اصحاب النبی ﷺ کا، انہیں میں ہیں جابر بن عبد اللہ اور اسید بن خضیر اور ابو ہریرہ وغیرہم رضی اللہ عنہم اور اسی حدیث کے قائل ہیں احمد اور اسحاق کہا بعض علماء نے جب نماز پڑھے امام بیٹھ کر نہ پڑھیں اس کے پیچھے لوگ مگر کھڑے ہو کر اور اگر بیٹھ کر پڑھیں گے تو درست نہ ہوگی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا۔

۱۵۳۔ بَابُ مِنْهُ أَيْضًا

اسی بیان میں

(۳۶۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ

فِيهِ قَاعِدًا. (صحيح) التعليق على ابن خزيمة (۱۶۱۶) فقه السيرة (۴۹۹) الارواء (۵۴۸)

ترجمہ: روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے پیچھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹھ کر اس مرض میں کہ وفات ہوئی اس میں۔

فائدہ: کہا ابوعبسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب پڑھے امام بیٹھ کر تو تم بھی پڑھو بیٹھ کر اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نکلے اپنی مرض میں اور ابوبکر امامت کرتے تھے آدمیوں کی پس نماز پڑھی آپ ﷺ نے ابوبکر کے پہلو میں اور آدمی اقتداء کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اقتداء کرتے تھے نبی ﷺ کی اور مروی ہے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی پیچھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹھ کر اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر روایت کی ہم سے یہ حدیث عبد اللہ بن ابوزیاد نے ان سے شہابہ بن سور نے ان سے محمد بن طلحہ نے ان سے حمید نے ان سے ثابت نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نماز پڑھی نبی ﷺ نے اپنی مرض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے کہا ابوعبسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ثابت کا اور جس نے ذکر کیا سند میں ثابت کا وہ زیادہ صحیح ہے۔

(۳۶۳) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا

فِي ثَوْبٍ مُتَوَشَّحًا بِهِ. (صحيح) التعليقات الحسان : ۳ / ۲۸۳ / ۲۱۲۲)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی اپنی مرض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے۔



۱۵۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ يَنْهَضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا

امام کے دو رکعت کے بعد سہواً کھڑے ہو جانے کے بیان میں

(۳۶۴) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ فَتَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمَ وَسَبَّحَ بِهِمْ

فَلَمَّا قَضَى صَلَوتَهُ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِي فَعَلَ.

(صحیح) الارواء (۱۰۹/۲ - ۱۱۰) المشكاة (۱۰۲۰) الصحیحة (۳۲۱) صحیح ابی داؤد (۹۵۰، ۹۴۹)

ترجمہ: روایت ہے شعبی سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے سواٹھ کھڑے ہوئے دو رکعت کے بعد یعنی قبل تشہد کے
سو تیج کبھی لوگوں نے ان سے اور انہوں نے تیج کبھی ان سے پھر جب پوری کر چکے نماز سلام پھیرا اور دو سجود کیے سو کے
بیٹھے ہوئے پھر بیان کیا ان سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا جیسا انہوں نے کیا۔

فائلا : اور اس باب میں روایت ہے، عقبہ بن عامر اور سعد اور عبد اللہ بن محسنہ سے کہا ابو یسٰی نے حدیث مغیرہ بن شعبہ
کی مروی ہے کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے اور کلام کیا بعض علماء نے ابن ابی لیلیٰ میں ان کے حافظ کی طرف سے کہا احمد نے
حجت کے قابل نہیں حدیث ابن ابی لیلیٰ کی اور کہا محمد بن اسماعیل نے ابن ابی لیلیٰ تو صدوق یعنی سچے ہیں اور میں روایت نہیں کرتا
ہوں ان سے اس لیے کہ ان کی صحیح حدیث سقیم سے پہچان نہیں پڑتی اور جو ایسا ہو اس سے میں روایت نہیں لیتا اور مروی ہے یہ
حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی سفیان نے جابر سے انہوں نے مغیرہ بن شبیل سے انہوں نے قیس
بن ابی حازم سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے اور جابر جعفی کو ضعیف کہا ہے بعض اہل علم نے اور چھوڑ دیا اس سے روایت لینا کی
بن سعید نے اور عبد الرحمن بن مہدی نے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب بھول سے اٹھ کھڑا ہو کوئی دو رکعت میں تو اپنی نماز
پوری کر لے اور بعد نماز دو سجود سوکھے سو بعض نے کہا کہ بعد سلام کے کرے اور بعض نے کہا قبل سلام کے اور جس نے کہا قبل
سلام کے اس کی حدیث زیادہ صحیح ہے کہ روایت کی ہے زہری نے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے اعرج سے انہوں نے عبد اللہ بن
محسنہ سے کہا روایت کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے
زیاد بن علاقہ سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نے پھر جب پڑھ چکے دو رکعت کھڑے ہو گئے اور نہ بیٹھے سو حسان اللہ کہا
مقتدیوں نے سو اشارہ کیا ان کی طرف کہ کھڑے ہو جاؤ پھر جب فارغ ہوئے نماز سے سلام پھیرا اور دو سجود کیے سو کے اور کہا
اسی طرح کیا رسول اللہ ﷺ نے کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ
سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔



(۳۶۵) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ، فَلَمَّا صَلَّى رَكَعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ،
فَسَبَّحَ بِهِ مَنْ خَلْفَهُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ
وَسَلَّمَ، وَقَالَ: هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (صحیح . انظر الذي قبله)

بخاری: زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی ہمیں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے جب دو رکعت پڑھ لیں تو کھڑے ہو گئے اور نہ بیٹھے تو مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا، پس انہوں نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ کھڑے ہو جاؤ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے سلام پھیرا اور دو سجودے سہو کے کئے اور کہنے لگے کہ اسی طرح کیا رسول اللہ ﷺ نے۔



۱۵۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَقْدَارِ الْقُعُودِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

قعدہ اولیٰ دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے کی مقدار کے بیان میں

(۳۶۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَانَهُ عَلَى الرَّضْفِ. قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدُ شَفْتَيْهِ بَشْيْءٍ، فَأَقُولُ: حَتَّى يَقُومَ؟ فَيَقُولُ: حَتَّى يَقُومَ)).

(ضعیف . المشکة : ۹۱۵) ضعیف ابی داود (۱۷۷) اس میں انقطاع ہے ابو عبیدہ کی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

بخاری: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ جب بیٹھے تھے دو رکعتوں کے بعد تو گویا وہ بیٹھے ہوں گرم پتھروں پر یعنی بہت جلد اٹھتے، کہا شعبہ نے پھر ہلائے سعد نے اپنے ہونٹ کچھ کہہ کر یعنی حضرت کچھ پڑھتے تھے کہا شعبہ نے میں کہتا جب تک کہ اٹھتے تو سعد کہتے جب کہ اٹھتے۔

فائدہ : کہا ابو عبیدہ نے یہ حدیث حسن ہے لیکن ابو عبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ آدمی دیر تک نہ بیٹھے قعدہ اولیٰ میں اور قعدہ اولیٰ میں تشہد سے زیادہ سے کچھ نہ پڑھے اور کہتے ہیں اگر زیادہ کیا اس نے تشہد سے کچھ بھی تو اس پر سجدہ سہو ہے ایسا ہی مروی ہے شععی وغیرہ سے۔



۱۵۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں اشارہ کرنے کے بیان میں

(۳۶۷) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً. وَقَالَ: لَا

أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِشَارَةٌ بِأَصْبِعِهِ. (صحیح) صحیح ابی داود (۸۵۸)

بخاری: روایت ہے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا گزرا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اور وہ نماز پڑھتے تھے سو سلام کیا میں نے ان کو اور

جواب دیا مجھ کو اشارہ سے کہا راوی نے نہیں جانتا میں مگر شاید صہیب رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ جواب دیا انگلی سے اشارہ کر کے۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

(۳۶۸) عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِبَلَالٍ: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ

فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ. (صحیح) ابن ماجہ (۱۰۱۷) صحیح ابی داؤد (۸۶۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ پوچھا میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہ کیونکر جواب دیتے تھے رسول اللہ ﷺ جب سلام کرتے تھے اصحاب ان کو اور وہ نماز میں ہوتے تھے کہا بلال رضی اللہ عنہ نے اشارہ کرتے تھے اپنے ہاتھ سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث صہیب کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث کی کہ وہ روایت کرتے ہیں بکیر سے اور روایت کی زید بن اسلم نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہ کیونکر جواب دیتے تھے رسول اللہ ﷺ جب سلام کرتے تھے ان پر مسجد بنی عمرو بن عوف میں کہا بلال رضی اللہ عنہ نے اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے۔ اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں اس لیے کہ قصہ حدیث صہیب کا اور ہے اور قصہ حدیث بلال رضی اللہ عنہ کا اور اور اگر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں سے روایت کیا تو احتمال ہے کہ دونوں سے سنا ہو۔



۱۵۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ التَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقَ لِلنِّسَاءِ

اس بیان میں کہ جب امام بھولے تو مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنا ہے اور عورتوں کے لیے

تصفیق اور تصفیق سیدھے ہاتھ کی پشت بائیں ہتھیلی پر مارنا ہے

(۳۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)).

(صحیح) ابن ماجہ (۱۰۳۴) صحیح ابی داؤد (۸۶۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تسبیح مردوں کو ہے اور تصفیق عورتوں کو۔

فائدہ: اور اس باب میں علی اور حضرت سہیل بن سعد اور جابر اور ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ جب میں اذن مانگتا آپ سے اندر آنے کا اور آپ ﷺ نے نماز پڑھتے ہوئے تو سبحان اللہ کہتے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔



۱۵۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے

(۳۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ

فَلْيَكْظِمُ مَا اسْتَطَاعَ)). (صحیح . الضعیفہ : تحت رقم : ۲۴۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمائی آنا نماز میں شیطان کی طرف سے ہے سو جب کسی کو جمائی آئے تو روکے منہ بند کرے جہاں تک ہو سکے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور جعدی بن ثابت سے بھی روایت ہے کہ کہا ابو یسٰی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے جمائی لینا نماز میں ابراہیم نے کہا میں تو جمائی کو پھیر دیتا ہوں گھنگا رسے۔



۱۵۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ صَلَوَةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَوَةِ الْقَائِمِ

اس بیان میں کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے (۳۷۱) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَوَةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ : ((مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ، وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ)). (صحیح) الارواء (۴۵۵) الروض (۵۸۵) صحیح ابی داؤد (۸۷۷) ((صفة الصلاة)) ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مرد کی نماز کا حال تو فرمایا آپ ﷺ نے جو کھڑے ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اس کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اس کو بیٹھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبد اللہ بن عمر اور انس اور سائب سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی نے حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے اسی اسناد سے مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مریض کی نماز کو سو فرمایا کھڑے ہو کر پھر اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پھر اگر نہ ہو سکے تو لیٹ کر، روایت کی ہم سے ہناذ نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے حسین معلم سے اسی اسناد سے کہا ابو موسٰی نے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اس نے حسین معلم سے ابراہیم بن طہمان کی روایت کی مانند اور روایت کیا ہے ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے حسین معلم سے مثل روایت یسٰی بن یونس کے اور مراد اس حدیث سے بعض علماء کے نزدیک نفل نماز ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عدی سے انہوں نے اشعث بن عبد الملک سے انہوں نے حسن سے کہا حسن نے کہ آدمی نماز نفل چاہے کھڑے ہو کر پڑھے چاہے بیٹھ کر چاہے لیٹ کر اور اختلاف ہے علماء کا اس بیمار کی نماز میں جو بیٹھ کر نہ پڑھے سکے سو کہا بعض نے پڑھے داہنے کروٹ پر اور بعض نے کہا چپٹ لیٹ کر اور پھر قبلہ کی طرف پھیلا کر نماز پڑھے اور کہا سفیان ثوری نے اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو بیٹھ کر پڑھے اس کو آدھا اجر ہے یہ ہے تندرست کے لیے اور جس کو کچھ

عذر نہ ہو، اور جسے کچھ عذر ہو اور وہ بیٹھ کر پڑھے تو اس کو پورا ثواب ہے مثل کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے اور بعض حدیث میں یہ مضمون آیا ہے مثل قول سفیان ثوری کے۔



(۳۷۲) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْمَرِيضِ؟ فَقَالَ: ((صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ قَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ)). (اسنادہ صحیح . الارواء : ۲۹۹)

ترجمہ: عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مریض کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز پڑھے کھڑے ہو کر پھر اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پھر اگر نہ ہو سکے تو لیٹ کر۔

۱۶۰۔ بَابُ: فِيمَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

اس کے بیان میں جو نفل نماز بیٹھ کر پڑھے

(۳۷۳) عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ ﷺ بَعَامٍ، فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ وَيُرْتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلُ مِنْ أَطْوَلِ مِنْهَا. (صحیح . صفة الصلاة : ۶۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کبھی نفل پڑھتے بیٹھ کر یہاں تک کہ جب رہ گیا آپ ﷺ کی وفات میں ایک سال پڑھنے لگے آپ ﷺ نفل بیٹھ کر اور پڑھتے تھے کوئی سورت تو اس قدر ترتیل کرتے یعنی ٹھہر ٹھہر کر مزالے لے کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی۔

فائدہ: اس باب میں ام سلمہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوہریرہؓ نے حدیث حفصہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ رات کو بیٹھے بیٹھے نماز پڑھتے تھے پھر جب باقی رہتی قرأتیں یا چالیس آیتوں کے موافق تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے اور مروی ہے آپ ﷺ سے کہ نماز پڑھتے بیٹھ کر پھر جب قرأت کرتے کھڑے کھڑے رکوع و سجدہ بھی کرتے کھڑے کھڑے اور جب قراءت کرتے بیٹھے بیٹھے تو رکوع و سجدہ بھی کرتے بیٹھے بیٹھے کہا احمد اور اسحاق نے عمل دونوں حدیثوں پر ہے گویا ان کے نزدیک دونوں حدیثیں معمول بہا اور صحیح ہیں۔



(۳۷۴) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ

قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ، ثُمَّ صَنَعَ فِي

الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ. (صحیح) مختصر الشرائع المحدث (۲۳۵) (صفة الصلاة) صحیح ابی داؤد (۸۸۰)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو قرأت بھی بیٹھ کر پڑھتے، پھر جب باقی رکتیں تیس یا چالیس آیتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۷۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَنْ تَطَوُّعِهِ قَالَتْ:

كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ.

(صحیح) مختصر الشرائع المحدث (۲۳۶) صحیح ابی داؤد (۸۸۰) (صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفل نماز کو رسول اللہ ﷺ کی تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نماز پڑھتے تھے آنحضرت ﷺ بڑی رات تک کھڑے کھڑے اور بڑی رات تک بیٹھے بیٹھے پھر جب قرأت کرتے کھڑے ہو کر رکوع اور سجدہ بھی کرتے اسی حالت میں اور جب قرأت کرتے بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کرتے بیٹھ کر۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۶۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ: إِنِّي لَا أَسْمَعُ بُكَاءَ

الصَّبِيِّ فِي الصَّلَاةِ فَأُخَفِّفُ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک جب میں بچے کے رونے کی آواز

سنتا ہوں تو نماز ہلکی کرتا ہوں

(۳۷۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ

فَأُخَفِّفُ مَخَافَةً أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ)). (صحیح) (صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اللہ کی میں جب سنتا ہوں رونا لڑکے کا نماز میں تو ہلکی کرتا ہوں نماز اس خیال سے کہ گھبرانہ جائے اس کی ماں۔

فائدہ : اس باب میں الوقادہ اور ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۱۶۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلَوةُ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ

اس بیان میں کہ جو ان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی

(۳۷۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُقْبَلُ صَلَوةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ))۔ (صحیح)

(المشكاة (۷۶۲) الارواء (۱۹۶) صحیح ابی داؤد (۶۴۸) الروض (۱۰۲۱) (الشر المستطاب)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قبول نہیں ہوتی نماز جو ان عورت کی مگر اوڑھنی اوڑھ کر۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی کہا ابو یسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت بالغہ کی نماز بغیر ڈھانپنے بالوں کے درست نہیں اور یہی قول ہے شافعی رضی اللہ عنہ کا کہ نماز عورت کی درست نہیں اگر ذرا بھی بدن اس کا کھلا ہو اور کہا شافعی نے کہ کہا گیا ہے اگر پشت پا کھلی ہو عورت کی تو نماز درست ہے۔



۱۶۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ نماز میں سدل مکروہ ہے

(۳۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ۔ (حسن۔ عند الابانی المشكاة : ۲۶۴)

التعليق علی ابن خزيمة : ۹۱۸) صحیح ابی داؤد (۶۵۰) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عمل راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۳۵۷۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سدل سے نماز میں۔

فائدہ : اس باب میں ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانتے ہم روایت سے عطا کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مگر اسناد سے عسل بن سفیان کے اور اختلاف ہے اہل علم کا سدل میں نماز کے اندر سو کہا بعض نے مکروہ ہے اور کہا یہ فعل یہود کا ہے اور کہا بعض نے مکروہ ہے سدل نماز میں جب ایک ہی کپڑا ہو لیکن جب سدل کیا گرتے پر تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد کا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے سدل کو نماز میں۔ مترجم کہتا ہے سدل کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ کرتا یا جبہ کندھے پر ڈال لینا اور باہیں اس کی نہ پہننا اور ایسا پلیٹ لینا کہ دونوں ہاتھ رک جائیں اور اسی طرح رکوع و سجود کرنا اور یہ عادت یہود کی تھی اور دوسرے یہ کہ چادر سر پر چال کر دونوں کنارے اس کے دھانپنے جائیں لٹکا دینا اور ان کو کندھوں پر نہ ڈالنا یہ بھی مکروہ ہے اور اسی کو بعض نے کہا ہے کہ کرتے پر کرے تو مضائقہ نہیں۔

۱۶۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ نماز میں کنکریاں ہٹانا مکروہ ہے

(۳۷۹) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى فَإِنَّ الرِّحْمَةَ تَوَاجِهَهُ)) . (ضعيف) الارواء (۳۷۷) المشكاة (۱۰۰۱) التعليق الرغيب (۱۹۲/۱) نقد التاج (۹۰) تعليق على صحيح ابن خزيمة (۹۱۳: ۹۱۴) ضعيف أبي داود (۱۷۵) اس میں ابی الاحوص اللیثی راوی مجہول ہے۔
ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب کھڑا ہو کوئی تم میں سے نماز کو تو نہ چھوئے کنکریاں نماز میں اس لیے کہ رحمت اس کے سامنے ہے۔



(۳۸۰) عَنْ مُعْقِبِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: ((إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً)) . (صحيح) صحيح الترغيب (۵۵۷) صحيح ابی داؤد (۸۷۲)
ترجمہ: روایت ہے معقیب بن قیس رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کنکریاں ہٹانے کو تو فرمایا اگر ضرورت ہو تو تھو کو تو ایک بار ہٹالو۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور حذیفہ اور جابر بن عبد اللہ اور معقیب بن قیس سے روایت ہے کہا ابو یسٰی نے حدیث ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ مکروہ کہا آپ ﷺ نے کنکریاں ہٹانے کو نماز میں اور کہا اگر ضرورت ہو تو ایک بار ہٹالے گویا ایک مرتبہ کی اجازت دی آپ ﷺ نے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔



۱۶۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ نماز میں پھونکنا مکروہ ہے

(۳۸۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَنَا يَقَالُ لَهُ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ: ((يَا أَفْلَحُ تَرَبُّبٌ وَجْهَكَ)) . (ضعيف) التعليق الرغيب : ۱ / ۱۹۳ . المشكاة : ۱۰۰۲ . الضعيفة : ۵۴۸۵) البيهقي في الكبرى (۲۵۲/۲) اس میں میمون ابو ہریرہ راوی ضعیف ہے۔ بعض محققین نے اس کو بھی حسن کہا ہے۔
ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ دیکھا رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑکے کو کہ ہم اس کو اَفْلَحُ کہتے تھے جب سجدہ کرتا تو زمین کو پھونکتا سو فرمایا آپ ﷺ نے خاک آلودہ ہونے دے اپنے چہرے کو۔

فائدہ : کہا احمد بن منیع نے مکروہ کہا ہے عباد نے پھونکنا نماز میں اور کہا پھونکنے سے نماز نہیں جاتی کہا احمد بن منیع نے اور یہی ہمارا بھی مختار ہے کہا ابو یسیٰ نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث ابو حمزہ سے اور کہا کہ وہ لڑکا مولیٰ تھا ہمارا رباح اس کا نام تھا۔ روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضمی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے میمون ابو حمزہ سے اسی اسناد سے مانند اور پر کی روایت کے اور اس میں کہا ایک لڑکا ہمارا جس کو رباح کہتے تھے کہا ابو یسیٰ نے اسناد حدیث ام سلمہ کی کچھ ایسی قوی نہیں اور میمون ابو حمزہ کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں پھونکنے میں سبب بعض نے کہا اگر پھونکا کسی نے نماز میں تو پھر پڑھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعض نے مکروہ ہے پھونکنا نماز میں اگر پھونکا کسی نے تو ٹوٹی نہیں نماز اس کی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

(۳۸۲) عَنْ مَيْمُونِ أَبِي حَمْزَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. وَ قَالَ: غُلَامٌ لَنَا يُقَالُ لَهُ: رَبَاحٌ. (انظر ما قبله) بعض محققین کہتے ہیں میمون راوی حسن الحدیث ہے۔

ترجمہ: میمون ابو حمزہ سے روایت ہے اسی اسناد کے ساتھ اوپر کی روایت کی طرح اور اس میں کہا وہ لڑکا ہمارا جس کو رباح کہتے تھے۔



۱۶۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے

(۳۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا.

(صحیح . صفة الصلاة : ۷۹ . الروض النضیر : ۱۱۵۲ . الارواء : ۳۷۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ نماز پڑھے آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے اختصار کرنا نماز میں اور اختصار یہ کہ آدمی اپنے ہاتھ کوکھ پر رکھے اور مکروہ کہا ہے بعض نے چلنا بھی کوکھ پر ہاتھ رکھ کے اور مروی ہے کہ شیطان جب چلتا ہے تو کوکھ پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔

۱۶۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِ فِي الصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

(۳۸۴) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ: عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّهُ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ صَفْرَتَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغَضَّبًا، فَقَالَ: أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ وَلَا

تَغَضُّبٌ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((ذَلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ)).

(حسن) صحیح ابی داؤد (۶۵۳) الصحیحہ (۲۳۸۶)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن ابوسعید الخدری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابورافع سے کہ وہ گزرے حسن بن علی پر اور وہ نماز پڑھتے تھے اور باندھا انہوں نے جوڑا اپنا گدی پر سوکھول دیا اس کو ابورافع نے تو دیکھا حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف غصے سے سوکھا انہوں نے اپنی نماز پڑھتے رہو اور غصہ نہ کرو کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ وہ حصہ ہے شیطان کا۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابورافع کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں بالوں کو باندھ کر نماز پڑھنا اور عمران بن موسیٰ وہ قریشی مکی ہیں اور وہ بھائی ہیں ایوب بن موسیٰ کے۔



۱۶۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں عاجزی کرنے کے بیان میں

(۳۸۵) عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى تَشْهَدُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ، وَتَخْشَعُ وَتَضَرُّعُ وَتَمْسُكُنْ وَتَذَرُّعُ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ- يَقُولُ: تَرَفَعُهُمَا- إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِطُورِنِهِمَا وَجْهَكَ، وَتَقُولُ: يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَذَّاءٌ وَكَذَّاءٌ)).

(ضعیف) نقد التاج (۱۲۳) التعليق الرغيب (۱۸۶/۱) تعليق على صحيح ابن خزيمة (۱۲۱۲، ۱۲۱۳) ضعيف

ابی داؤد (۳۸۵) اس میں عبداللہ بن نافع بن العیاء راوی مجہول ہے۔ تقریب (۳۶۵۸)

ترجمہ: روایت ہے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نماز دو دو رکعت ہے اور التیحات ہے ہر دو گانہ کے بعد اور ڈرنا ہے اور عاجزی کرنا اور مسکینی یعنی درگاہ الہی میں اور اٹھائے تو اپنے دونوں ہاتھ کہتا ہے راوی کہ بلند کرے تو دونوں ہاتھوں کو پروردگار کے سامنے کہ ہتھیلیاں ہوں تیرے منہ کی طرف اور کہے یارب یارب اور جو ایسا نہ کرے وہ ایسا ایسا ہے یعنی ناقص ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے اور ابن مبارک کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں یہ کہا ہے من لم يفعل ذلك فهو خداج یعنی جو ایسا نہ کرے وہ برا ہے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے وہ روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو عبد ربہ بن سعید سے اور خطا کی کئی مقام میں ایک تو کہا روایت ہے انس بن انیس سے اور وہ عمران بن ابوانس ہیں۔ دوسرے کہا روایت

ہے عبداللہ بن حارث سے اور وہ حقیقت میں عبداللہ بن نافع بن العمیا ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن حارث سے، تیسرے کہا شعبہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن حارث سے وہ مطلب سے وہ نبی ﷺ سے اور حقیقت میں روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہا محمد بخاری نے کہ حدیث لیث بن سعد کی بہت صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے۔

۱۶۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشْيِيبِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ نماز میں پنجہ میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے

(۳۸۶) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ)).

(صحیح) الارواء (۳۷۹) التعليق الرغيب (۱۲۳/۱-۱۲۴) المشكاة (۹۹۴)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب وضو کیا کسی نے اچھی طرح سے پھر نکلا مسجد کی طرف تو تشبیک نہ کرے اپنی انگلیوں میں اس لیے کہ وہ تو نماز میں ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ابن عجلان سے لیث کی روایت کی مانند اور روایت کی شریک نے محمد بن عجلان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس حدیث کے اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہے۔



۱۷۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي طُولِ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں لمبا قیام کرنے کے بیان میں

(۳۸۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُولُ الْقُنُوتِ)).

(صحیح) الارواء (۴۵۸) صحیح ابی داؤد (۱۱۹۶)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا گیا نبی ﷺ سے کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا: جس میں قیام دراز ہو۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ حبشی اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے۔



۱۷۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجدے زیادہ کرنے کے بیان میں

(۳۸۸) عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعِطِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ : دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعَنِي اللَّهُ بِهِ وَيُدْخِلُنِي اللَّهُ الْجَنَّةَ ؟ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ التَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ)) . (صحيح) (الارواء ۴۵۷)

ترجمہ: روایت ہے اوزاعی سے کہا روایت کی مجھ سے ولید بن ہشام معیطی نے کہا روایت کی مجھ سے معدان بن طلحہ یعمری نے کہا ملاقات کی میں نے ثوبان سے جو مولیٰ تھے رسول اللہ ﷺ کے پوچھا میں نے ان سے خبر دو مجھے ایسے کام کی کہ نفع دے اللہ مجھ کو اس سے اور داخل کرے جنت میں پس چپ رہے وہ دیر تک پھر التفات کیا میری طرف اور کہا تو اختیار کر سجدے کو یعنی سجدے بہت کیا کر یا نماز بہت پڑھا کر اس لیے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جو بندہ ایک سجدہ کرے اللہ کے واسطے بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے ایک گناہ۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو فاطمہ سے کہا ابو یسیٰ نے حدیث ثوبان کی اور ابو الدرداء کی کثرت رکوع اور سجود کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ بعض کہتے ہیں طول قیام نماز میں افضل ہے بہت رکوع اور سجدے کرنے سے اور بعض نے کہا کثرت رکوع اور سجود کی افضل ہے قیام کے دراز کرنے سے اور کہا احمد بن حنبل نے مروی ہے نبی ﷺ سے اس باب میں دو حدیثیں اور نہ ترجیح دی اس میں کسی کو اور کہا اسحاق نے دن کو کثرت رکوع اور سجود کی بہت بہتر ہے کہ قرآن تو اپنے وظیفے کے موافق خواہ مخواہ پڑھے گا اور رکوع اور سجدے کا نفع الگ ملے گا کہا ابو یسیٰ نے کہ اسحاق اس لیے قائل ہوئے اس بات کے کہ ایسا ہی مروی ہے نماز میں رسول اللہ ﷺ سے کہ طول قیام مروی ہے رات میں اور دن میں مروی نہیں کہ آپ ﷺ نے قیام دراز کیا ہو۔



(۳۸۹) قَالَ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ : فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ ، فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ : عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ)) . (صحيح)

ترجمہ: معدان بن طلحہ نے کہا کہ پھر میں ملا ابو الدرداء سے تو میں نے ان سے وہ پوچھا جو میں نے ثوبان سے پوچھا تھا پس انہوں

نے کہا تم پر سجدہ کرنا ضروری ہے۔ پس بے شک میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں کوئی بندہ جو ایک سجدہ کرے اللہ تعالیٰ کے لئے مگر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

۱۷۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا درست ہے

(۳۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ. (صحیح)

مشكاة المصابيح (۱۰۰۴) صحیح ابی داؤد (۸۵۴) الحاکم (۲۵۶/۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو کالی چیزوں کے مارنے کا نماز میں ایک سانپ دوسرے بچھو کا۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابو رافع سے کہا ابو عبسی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے سانپ اور بچھو کا مارنا نماز میں کہا ابراہیم نے نماز تو عین مشغولی ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔



۱۷۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ

سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنے کے بیان میں

(۳۹۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ

جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ

وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ. (صحیح) الارواء (۳۳۸) صحیح ابی داؤد (۹۴۶)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن بحینہ اسدی سے جو ہم قسم ہیں بنی عبد المطلب کے کہ نبی ﷺ کھڑے ہو گئے نماز ظہر میں

اور ان کو بیٹھنا تھا یعنی قعدہ اولیٰ میں پھر جب پوری کر چکے نماز دو سجدے کیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہتے ہر سجدے میں قبل سلام

کے لوگوں نے بھی سجدے کیے آپ ﷺ کے ساتھ بدلے میں قعدہ اولیٰ کے جو بھول گئے تھے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے بھی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عبد الاعلیٰ

اور ابو داؤد نے کہا دونوں نے خبر دی ہم کو ہشام نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن ابراہیم سے کہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سائب قاری دونوں سجدے کرتے تھے سہو کے قبل سلام کے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسہینہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے شافعی کا کہ سجدہ کرے بہر صورت قبل سلام کے اور کہتے ہیں یہ ناخ ہے اور حدیثوں کی اور مذکور ہے کہ اخیر فعل نبی ﷺ کا یہی تھا اور کہا احمد اور اسحاق نے جب کھڑا ہو جائے آدمی دو رکعت کے بعد تو سجدہ سہو کا کرے قبل سلام کے ابن مسہینہ کی حدیث کے موافق اور عبد اللہ بن مسہینہ وہ بیٹے مالک کے ہیں اور مسہینہ ان کی ماں ہیں۔ ایسا ہی خبری مجھ کو اسحاق بن منصور نے علی بن مدینی سے اور کہتے ہیں ان کو عبد اللہ بن مالک بن مسہینہ کہا ابو عیسیٰ نے اختلاف ہے علماء کا سجدہ سہو قبل سلام کے کرے یا بعد، تو بعض کے نزدیک بعد سلام کے ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض نے کہا قبل سلام کے اور یہی قول ہے اکثر فقہائے مدینہ کا مثل یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہما اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا بعض نے جب بھولے سے کچھ زیادتی ہو جائے نماز میں تو سجدہ سہو بعد سلام کے کرے اور جب نقصان ہو تو قبل سلام کے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور کہا احمد نے جس صورت میں جس طرح پر سجدہ سہو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے اس صورت میں اس طرح سجدہ کرنا چاہیے یعنی جہاں قبل سلام مروی ہے وہاں قبل کرنا چاہیے اور جہاں بعد سلام مروی ہے وہاں سلام کے بعد اور کہتے ہیں جب کھڑا ہو جائے دو رکعتوں کے بعد تو سجدہ کرے قبل سلام کے ابن مسہینہ کی حدیث کے موافق اور اگر پڑھی ظہر میں پانچ رکعت تو سجدہ کرے سلام کے بعد اور اگر سلام پھیر دیا ہو دو رکعتوں میں ظہر اور عصر کی تو سجدہ کرے بعد سلام کے اسی طرح جس جس صورت میں جو جو فعل رسول اللہ ﷺ کا مروی ہے اسی طرح عمل کرے اور جس میں کوئی فعل رسول اللہ ﷺ سے مروی نہیں تو اس میں سجدہ کرے قبل سلام کے اور اسحاق بھی احمد کے موافق کہتے ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ وہ کہتے ہیں جس صورت میں کوئی فعل مذکور نہیں رسول اللہ ﷺ سے تو اس میں اگر زیادتی ہو نماز میں تو سجدہ کرے بعد سلام کے اور اگر نقصان ہو تو قبل سلام کے۔



۱۷۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلامِ

سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنے کے بیان میں

(۳۹۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدُ فِي الصَّلَاةِ أَمْ نَسِيْتُ؟

فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ. (اسنادہ صحیح) الروض (۶۱۷) صحیح ابی داؤد (۹۳۴)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے ظہر پڑھی پانچ رکعتیں سو عرض کیا گیا کیا بڑھائی گئی نماز یا آپ

بھول گئے پس دو سجدے کیے آپ ﷺ نے بعد سلام کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۳۹۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی ﷺ نے سہو کے دو سجدے کیے بعد کلام کے۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے معاویہ اور عبد اللہ بن جعفر اور ابو ہریرہ سے۔



(۳۹۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ. (صحیح) الارواء (۲/۱۳۰) الروض (۱۰۹۷)

صحیح ابی داؤد (۹۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ نے سجدے کیے سہو کے سلام کے بعد۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو ابویوب نے اور کئی لوگوں نے ابن سیرین سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ جب کوئی شخص پڑھ لے ظہر کی نماز پانچ رکعت تو نماز اس کی جائز ہے اور دو سجدے کر لے سہو کے اگرچہ بیٹھا نہ ہو قعدہ اخیرہ میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگوں نے کہا جب ظہر میں پانچ رکعت پڑھے اور قعدہ اخیرہ میں بقدر تشہد نہ بیٹھا تو نماز اس کی درست نہیں، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض کو فیوں کا۔



۱۷۵۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

سجدہ سہو میں تشہد پڑھنے کے بیان میں

(۳۹۵) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَى فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ

تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ. (شاذ بذکر التشہد . الارواء : ۴۰۳ . المشكاة : ۱۰۱۹) ضعیف ابی داؤد (۱۹۳) پھر تشہد

پڑھا کے الفاظ شاذ ہیں۔ ان الفاظ کے بیان کرنے میں اشعث راوی کی کسی نے موافقت نہیں کی۔ بعض محققین کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھائی اور سہو کیا اور دو سجدے کیے اور پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن سیرین نے ابوالمہلب سے وہ بیچا ہیں ابو قلابہ کے سوا اس حدیث کے اور روایت کی یہ حدیث محمد نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابوالمہلب سے اور ابوالمہلب کا نام عبد الرحمن بن عمرو ہے اور معاویہ بن عمرو یہی کہتے ہیں اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی اور بشیم اور کئی لوگوں نے یہ حدیث خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے بہت لمبی حدیث اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی ﷺ نے سلام پھیر دیا تیسری

رکعت میں عصر کے پھر کھڑا ہوا ایک آدمی کہ اس کو خرباق کہتے تھے اور ذوالیدین بھی انہی کو کہتے ہیں الخ۔ (اور یہ روایت پوری آگے آتی ہے) اور اختلاف ہے علماء کا سجدہ سہو کے تشہد میں سو کہا بعض نے تشہد پڑھے اس میں اور سلام پھیرے اور کہا بعض نے نہ سجدہ سہو میں تشہد ہے نہ سلام اور جب سجدہ کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ جب سجدہ کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے۔

۱۷۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يَشْكُ فِي الزِّيَادَةِ وَالنَّقْصَانِ

اس کے بیان میں جسے نماز میں کمی بیشی کا شبہ ہو

(۳۹۶) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ : أَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلَّى فَلْيُسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) . (صحیح) بسلسلہ احادیث الصحیحہ (۱۳۶۲) صحیح ابی داؤد (۹۳۹)

ترجمہ: روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں عیاض بن ہلال سے کہا عیاض نے کہا میں نے ابوسعید سے کہ ہم میں کوئی نماز پڑھتا ہے اور نہیں جانتا کہ کتنی پڑھی تو کہا ابوسعید نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پڑھے کوئی تم میں سے نماز اور نہ جانے کتنی پڑھی تو دو سجدے کرے بیٹھ کر۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابوسعید نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابوسعید سے کئی سندوں سے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ جب شبہ پڑے کسی کو ایک رکعت میں اور دو میں تو ٹھہرائے اس کو ایک رکعت اور جب شبہ پڑھے دو اور تین میں تو ٹھہرائے اس کو دو اور سجدے کرے قبل سلام پھیرنے کے یعنی سہو کے اور اسی پر عمل ہے ہمارا اصحاب کا اور کہا بعض علماء نے جب شک کرے نماز میں تو پھر دوبارہ پڑھے۔

(۳۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيُلْبِسُ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى ، فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيُسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) .

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۹۴۳، ۹۴۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک شیطان آتا ہے تم میں سے ایک کے پاس نماز میں اور شبہ لگتا ہے اس پر یہاں تک کہ وہ جانتا نہیں کہ کتنی پڑھی سو جب پائے تم میں سے تو چاہے دو سجدے کرے بیٹھے ہوئے۔

فائدہ: کہا ابوسعید نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۹۸) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((إِذَا سَهَى أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرِ وَاحِدَةً صَلَّى أَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلَى وَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ يَذَرِ ثِنْتَيْنِ صَلَّى أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلَى ثِنْتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَذَرِ ثَلَاثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلَى ثَلَاثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ)) .

(صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۳۵۶)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہنا میں نے نبی ﷺ سے فرماتے تھے جب بھول جائے کوئی شخص نماز میں اور نہ جانے کہ دو پڑھیں یا ایک یعنی رکعتیں، تو ایک قرار دے اور اگر نہ جانے کہ دو پڑھیں یا تین تو دو قرار دے اور اگر نہ جانے کہ تین پڑھیں یا چار تو تین قرار دے اور جو باقی ہو سو پڑھ کر آخر میں دو سجدے کرے قبل سلام کے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمن بن عوف سے سوا اس سند کے بھی روایت کیا اس کو زہری نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔



۱۷۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

اس کے بیان میں جو ظہر اور عصر میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے

(۳۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنْصَرَفَ مِنْ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ : أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ ؟)) فَقَالَ النَّاسُ : نَعَمْ ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ . (صحیح) الارواء (۱۳۰/۲) الروض (۱۰۹۷) صحیح ابی داؤد (۹۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ پھر بیٹھے دو رکعت پڑھ کر سو کہا ان سے ذوالیدین نے کیا کم کی گئی نماز یعنی بحکم الہی یا آپ بھول گئے یا رسول اللہ؟ سو پوچھا نبی ﷺ نے کیا سچ کہا ذوالیدین نے؟ سو عرض کیا لوگوں نے ہاں یعنی نماز کم ہوئی سو کھڑے ہو گئے رسول اللہ ﷺ اور پڑھیں دو رکعتیں پچھلی اور پھر سلام پھیرا تکبیر کہی اور پھر سجدہ کیا مانند پہلے سجدوں کے یا اس سے لمبا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر سجدہ کیا پہلے سجدوں کے برابر یا اس سے لمبا۔

فائدہ: اس باب میں عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذوالیدین سے روایت ہے کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں بعض کوئی کہتے ہیں کہ جب کلام کرے نماز میں بھول کر یا انجان ہو کر کسی طرح ہو نماز دوبارہ پڑھے اور تاویل کرتے ہیں کہ یہ واقعہ قبل اس کے تھا کہ نماز میں کلام حرام ہو اور شافعی نے اس حدیث کو صحیح جانا اور

اس کے قائل ہوئے اور کہا یہ زیادہ صحیح ہے اس سے کہ مروی ہے نبی ﷺ سے روزہ دار کے حق میں قضاء نہ کرے اگر بھولے سے کھالے اور وہ تو رزق ہے اللہ کا کہ رزق دیا اس کو کہا شافعی نے کہ فرق کیا ہے فقہاء نے قصداً کھانے میں اور بھول جانے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی رو سے روزہ دار کے حق میں اور کہا احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اگر کلام کیا امام نے نماز میں اور اس کو گمان تھا کہ میں نماز پوری کر چکا ہوں اور بعد اس کے معلوم ہوا کہ کچھ باقی ہے تو پوری کرے اور نماز اس کی فاسد نہیں اور جس نے کلام کیا مقتدیوں سے اور اس کو معلوم ہے کہ نماز کچھ باقی ہے تو وہ پھر سے پڑھے اور دلیل ان کی یہ ہے کہ فرائض گھٹتے بڑھتے رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے وقت میں تو کلام کیا ذوالیدین نے اس خیال سے کہ نماز کامل ہوگئی اور آج کے دن یہ بات کسی کے لیے جائز نہیں ہو سکتی جیسے ذوالیدین کو ہوگئی آج کل فرض کم و بیش نہیں ہوتے، احمد کا قول کچھ اسی کے مشابہ ہے اور اسحاق اس باب میں موافق ہیں احمد کے۔



۱۷۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي النَّعَالِ

جو تیاں پہن کر نماز پڑھنے کے بیان میں

(۴۰۰) عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مُسْلِمَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ : أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ . (صحيح . صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن یزید سے کہ کنیت ان کی ابوسلمہ ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کیا نماز پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ جو تیاں پہن کر؟ تو کہا انس رضی اللہ عنہ نے ہاں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن ابی جیبہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن حریش اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عطاء سے کہ ایک مرد ہیں بنی شیبہ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔

۱۷۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے کے بیان میں

(۴۰۱) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ قنوت پڑھتے تھے صبح میں اور مغرب میں۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے علی اور انس اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور خفاف بن ایماہ رحمۃ الغفار علیہ السلام سے کہا ابو یسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا نماز فجر کی قنوت میں سو بعض نے صحابہ وغیرہم سے تجویز کیا ہے قنوت پڑھنا فجر کی نماز میں اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد اور اسحاق نے قنوت نہ پڑھے مگر جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت اترے پھر جب مصیبت آئے تو امام کو لازم ہے کہ لشکر اسلام کے لیے دعا کرے۔



۱۸۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْقُنُوتِ

قنوت چھوڑنے کے بیان میں

(۴۰۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي : يَا أَبَتِ ، إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ ، وَ عُمَرَ ، وَ عُثْمَانَ ، وَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ هَهُنَا بِالْكُوفَةِ ، نَحْوًا مِنْ خُمُسِ سِنِينَ ، أَكُنَّا لَا يَقْنُتُونَ ؟ قَالَ : أَيْ بُنَيَّ مُحَدَّثُ .

(صحیح) الارواء (۴۳۵) المشكاة (۱۲۹۲)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا احمد بن منیع نے کہا ہم سے بیان کیا یزید بن ہارون نے انہوں نے مالک اشجعی سے انہوں نے کہا اپنے باپ سے اے میرے باپ تم نے تو نماز پڑھی ہے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو یہیں کوفہ میں قریب پانچ برس کے کیا یہ لوگ قنوت پڑھتے تھے کہا ان کے باپ نے اے میرے بیٹے یہ نئی بات نکلی ہوئی ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے صالح بن عبد اللہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابو مالک اشجعی سے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور کہا سفیان ثوری نے اگر قنوت پڑھا فجر میں تو بھی اچھا ہے اور نہ پڑھا تو بھی اچھا ہے اور اختیار کیا ہے نہ پڑھنا اور ابن مبارک بھی تجویز کرتے قنوت فجر میں کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

(۴۰۳) عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ : نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ .

ترجمہ: روایت ہے صالح بن عبد اللہ سے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا انہوں نے ابو مالک اشجعی سے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند۔



۱۸۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلَاةِ

اس شخص کے بیان میں جو نماز میں چھینکنے

(۴۰۴) عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَطَسْتُ ، فَقُلْتُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ ، كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْصَرَفَ ، فَقَالَ : ((مَنْ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةُ : ((مَنْ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّلَاثَةُ : ((مَنْ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟)) فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ بِنِ عَفْرَاءَ : أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ : قُلْتُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ ، كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَقَلَّا ثَوْنٌ مَلَكًا ، أَنَّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا)) . (حسن . المشكاة : ۹۹۲) صحيح أبي داود (۷۴۷)

ترجمہ: روایت ہے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تو چھینک آئی مجھ کو سوا کہا میں نے الحمد للہ..... رضی تک اور معنی اس کے یہ ہیں سب تعریف اللہ کے لیے ہے بہت پاکیزہ تعریف کہ برکت ہے اس کے اندر اور اوپر جیسے دوست رکھتا ہے ہمارا رب اور پسند کرتا ہے پھر جب نماز پڑھ چکے رسول اللہ ﷺ پھر کر بیٹھے اور پوچھا کون بات کرنے والا تھا نماز میں کوئی نہ بولا پھر فرمایا دوبارہ کہ کون بات کرنے والا تھا نماز میں پھر بھی کوئی نہ بولا پھر فرمایا سہ بار کون بات کرنے والا تھا نماز میں تو کہا رفاعہ بن رافع بن عفراء نے میں تھا یا رسول اللہ فرمایا آپ ﷺ نے کیونکر کہا تھا تم نے؟ میں نے کہا الحمد للہ سے آخر تک سو فرمایا نبی ﷺ نے تم ہے اس کی میری جان جس کے ہاتھ میں ہے کو دو پڑے اس پر تیں اوپر کئی فرشتے کہ کون چڑھ جاتا ہے اس کلمہ کو لے کر یعنی آسمان کی طرف۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے انس اور وائل بن حجر سے اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک یہ واقعہ نماز نفل میں تھا اس لیے کہ کتنے تابعین کہتے ہیں کہ جب چھینکے آدمی نفل نماز میں تو حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اپنے دل میں اس سے زیادہ اجازت نہ دی۔



۱۸۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کلام کے منسوخ ہونے کے بیان میں

(۴۰۵) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ

الرَّجُلُ مِمَّا صَاحِبَهُ إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى نَزَلَتْ : ﴿ وَقُومُوا لِلَّهِ قِيتِينَ ﴾ [البقرة : ۲۳۸] ، فَأَمَرَنَا بِالسُّكُوتِ ، وَنَهَيْنَا عَنِ الْكَلَامِ . (صحيح . الارواء : ۳۹۳) صحيح أبي داود (۸۷۵) .

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے باتیں کرتے تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں بولتا تھا آدمی اپنے ساتھی سے جواب دہ ہوتا تھا یہاں تک کہ اتری یہ آیت وقوموا للہ قانتین سو حکم ہوا ہم کو چپ رہنے کا اور منع ہوا بات کرنا۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ ابن الحکم سے کہا ابویسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ جب آدمی کلام کرے نماز میں عدا یا سہوا تو دوبارہ پڑھے نماز اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا اگر کلام کرے قصداً تو دوبارہ پڑھے اور اگر کلام کرے بھولے سے یہ مسئلہ نہ جانتا ہو کافی ہے اس کو وہی نماز اور یہی قول ہے شافعی کا۔



۱۸۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ

توبہ کی نماز کے بیان میں

(۴۰۶) عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : إِنِّي كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ ، وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَقْتُهُ وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ ، وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ . قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ، ثُمَّ يُصَلِّي ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ)) ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ : ﴿ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ اللَّهُ فَاسْتَغْفِرُ لَهُ)) [آل عمران : ۱۳۵] .

(حسن) المشكاة (۱۳۲۴) تخريج المختارة (۷) التعليق الرغيب (۲۴۱/۱) صحيح أبي داود (۱۳۶۱)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بن الحکم فزاری سے کہا سنا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے تھے میں جب سنتا تھا رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث تو نفع دیتی تھی اللہ کے حکم سے مجھ کو جتنا وہ چاہتا تھا اور جب سنتا تھا میں کوئی حدیث کسی مرد صحابی سے تو قسم لیتا تھا میں اس سے پھر جب قسم کھاتا تھا وہ سچا جانتا تھا میں اس کو اور بیان کیا مجھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور سچ کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کوئی آدمی نہیں کہ کچھ گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت کرے پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ سے مگر بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو پھر پڑھی آپ ﷺ نے اپنے قول کی تائید کے لیے یہ آیت والذین الآية۔ یعنی متقی وہ لوگ ہیں کہ جب ہو جاتی ہے ان سے کچھ بے

حیائی یا ظلم کرتے ہیں اپنی جان پر تو یاد کرتے ہیں اللہ کو..... آخر آیت تک۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابو الدرداء اور انس اور ابو امامہ اور معاذ اور وائلہ اور ابو الیسر سے اور نام ابو الیسر کا کعب بن عمرو ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سند عثمان بن مغیرہ کے اور روایت کی ان سے شعبہ اور کئی لوگوں نے سومر فروع کیا انہوں نے مثل ابو عوانہ کی حدیث کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مسعر نے یہ حدیث موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو نبی ﷺ کی طرف اور مروی ہے مسعر سے مرفوعاً بھی۔



۱۸۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ بچے کو نماز کا حکم کب دیا جائے

(۴۰۷) عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ ، وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرَةٍ)) . (اسنادہ حسن ، صحیح . مشکاة المصابیح : ۵۷۲ ، ۵۷۳ . الارواء : ۲۴۷ . التعلیق علی ابن خزيمة : ۱۰۰۲) صحیح ابی داؤد (۲۴۷)

ترجمہ : روایت ہے سبرہ جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز سکھلاؤ لڑکوں کو جب سات برس کے ہوں اور ماروان کو نماز کے لیے جب دس برس کے ہوں۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے بھی کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث سبرہ بن معبد جہنی کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق اور کہتے ہیں جو نماز چھوڑ دے لڑکا بعد دس برس کے اس کی تضاہد ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے سبرہ بیٹے ہیں معبد جہنی کے اور ان کو ابن عوسجہ بھی کہتے ہیں۔



۱۸۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

اس شخص کے بیان میں جسے تشہد کے بعد حدث ہو جائے (وضو ٹوٹ جائے)

(۴۰۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا أَحْدَثَ - يَعْنِي الرَّجُلُ - وَقَدْ جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ : فَقَدْ جَارَتْ صَلَاتُهُ)) . (ضعیف) اس میں عبد الرحمن بن زید بن ائمر راوی ضعیف ہے۔

ضعیف ابی داؤد (۲۶) (۱۸۱) تقریب (۳۸۶۲) عراقی کہتے ہیں جمہور نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ تخریج الاحیاء (۱۹۹/۲)

ترجمہ : روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب حدث کیا کسی نے قبل سلام کے اور بیٹھ چکا اپنی نماز کے

آخر میں یعنی قعدہ اخیرہ میں تو جائز ہوگئی نماز اس کی۔

فائدہ: کہا ابو یعلیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث از روئے اسناد کے قوی نہیں اور اضطراب ہے اس کی اسناد میں اور بعض لوگ قائل ہیں اس کے کہ جب بیٹھ چکا مقدار تشہد کی یعنی آخر نماز میں اور حدیث کیا قبل سلام کے تو نماز اس کی پوری ہوگئی اور بعض نے کہا جب حدیث کرے قبل تشہد کے یا قبل سلام کے تو اعادہ کرے نماز کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد نے جب تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے تو نماز اس کی جائز ہے کہ فرمایا حضرت نے وتحلیلہا التسليم یعنی تمام ہونا نماز کا سلام ہے اور تشہد کچھ ایسا فرض نہیں کہ اس کے ترک سے نماز درست نہ ہو۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے اور تشہد نہ پڑھا اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے جب کہ تشہد پڑھ لیا اگر سلام نہ پھیرے تو بھی نماز جائز ہے اور سند پکڑی اس حدیث سے کہ سکھایا ہے رسول اللہ ﷺ نے تشہد ابن مسعود کو اور اس کے اخیر میں فرمایا فاذا فرغت من هذا فقد قضيت ما عليك یعنی جب فارغ ہو چکا تو تشہد سے تو ادا کر دیا جو تجھ پر لازم تھا کہا ابو یعلیٰ نے عبد الرحمن بن زیاد وہ افریقی ہیں بعض اہل حدیث نے ان کو ضعیف کہا ہے انہی میں سے ہیں یحییٰ بن سعید قطان اور احمد بن حنبل۔



۱۸۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلَاةُ فِي الرَّحَالِ

اس بیان میں کہ جب بارش ہو رہی ہو تو گھروں میں نماز پڑھنا درست ہے

(۴۰۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَصَابَنَا مَطَرٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ)). (صحيح . الارواء . ۲ / ۳۴۰ ، ۳۴۱) صحيح ابی داؤد (۹۷۶)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں اور برسائینہ سو فرمایا نبی ﷺ نے جو چاہے نماز پڑھ لے اپنے فرودگاہ میں۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور سرہ اور ابوالخیر سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے عبد الرحمن بن سرہ سے بھی کہا ابو یعلیٰ (امام ترمذی) نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے اہل علم نے جمعہ اور جماعت میں حاضر نہ ہونے کی جب کیچڑ پانی ہو اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہا سنا میں نے ابو زرہ سے کہتے تھے روایت کی عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے ایک حدیث اور کہا ابو زرہ سے نہیں دیکھا میں نے بصرہ میں کوئی حافظ تین شخصوں سے بڑھ کر علی بن مدینی اور ابن الشاذ کوئی اور عمرو بن علی اور ابوالخیر کا نام عامر ہے اور وہ ابن اسامہ ہیں اور کہتے ہیں انہیں زید بن اسامہ بن عمیر ہندی۔



۱۸۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي أَذْبَارِ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد تسبیح کرنے کے بیان میں

(۴۱۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي ، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ ، وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يُعْتِقُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ ؟ قَالَ: ((فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا: سُبْحَانَ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ)). (ضعيف الاسناد . التعليق الرغيب : ۲ / ۲۶۰) النسائي حديث (۱۳۵۳) اس میں لا الہ الا اللہ کو دس مرتبہ پڑھنے کے الفاظ صحیح طور پر ثابت نہیں ان میں نکارت ہے۔ بعض محققین کہتے ہیں اس میں ضعیف راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا حاضر ہوئے فقراء رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ! امیر لوگ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور سوا اس کے ان کے پاس مال ہے کہ اس سے غلام آزاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں تو فرمایا آپ ﷺ نے جب تم نماز پڑھ چکا کرو تو کہو سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار سو تم پالو گے اس کی برکت سے درجے ان کے جو تم سے آگے بڑھ گئے ہوں گے اور نہ آگے بڑھ سکے گا کوئی تم میں سے جو پیچھے تمہارے ہے۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے کہ عب بن عجرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور زید بن ثابت اور ابو الدرداء اور ابن عمر اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے دو خصلتیں ہیں کہ نہیں بجالاتا کوئی مرد مسلمان مگر داخل ہوتا ہے جنت میں ، اول یہ کہ تسبیح کرے یعنی سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے چونتیس بار دوسرے یہ کہ سبحان اللہ کہے سوتے وقت دس بار الحمد للہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار۔



۱۸۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّائِبَةِ فِي الطَّيْنِ وَالْمَطَرِ

کچھڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنے کے بیان میں

(۴۱۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مَرَّةً ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ ،

فَانتَهَوْا إِلَىٰ مَضِيقٍ ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، فَمُطِرُوا ، السَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبَلَّةُ مِنْ أَسْفَلٍ مِنْهُمْ ، فَأَذَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، وَأَقَامَ أَوْ أَقَامَ ، فَتَقَدَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى بِهِمْ ، يُومِيءُ إِيْمَاءً ، يَجْعَلُ السُّجُودَ أَحْفَظَ مِنَ الرُّكُوعِ . (ضعیف الاسناد) اس میں عمر بن عثمان بن علی مجہول راوی ہے۔ تقریب (۱۵/۲)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن عثمان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ وہ تھے نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں سو پہنچے ایک تنگ جگہ میں اور وقت آیا نماز کا اور اوپر سے مینہ برسا اور نیچے کچڑ ہوئی پس اذان دی رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری پر اور تکبیر کہی پھر آگے بڑھے اپنی سواری سے اور امامت کی ان کی اشارہ کرتے تھے اور جھکتے تھے سجدہ میں رکوع سے زیادہ۔

فائلا: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث غریب ہے فقط عمرو بن رباح یحییٰ نے اس کو روایت کیا ہے اور کسی کی روایت ہے معلوم نہیں ہوتی اور روایت کی ہے ان سے کئی عاملوں نے اور ایسا ہی مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے نماز پڑھی کچڑ پانی میں سواری پر اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔

۱۸۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِجْتِهَادِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بہت کوشش اور محنت کرنے کے بیان میں

(۴۱۲) عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاةُ ، فَقِيلَ لَهُ: اَتَتَكَلَّفُ هَذَا وَقَدْ غَفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: ((أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا)).

(صحیح) الروض (۶۲۴) المختصر (۲۲۱)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہاں تک کہ قدم مبارک آپ ﷺ کے پھول گئے سو عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ یہ تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ بخش دیئے گئے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا نہ ہوں میں بندہ شکر گزار۔

فائلا: اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۱۹۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ

اس بیان میں کہ قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا

(۴۱۳) عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ ، قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ : اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا ، قَالَ : فَجَلَسْتُ اِلَى اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، فَقُلْتُ : اِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّرْزُقَنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا ، فَحَدَّثَنِيْ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَنْفَعَنِيْ بِهِ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ ، فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ ، وَاِنْ فَسَدَتْ ، فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ ، فَاِنْ اَنْقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ ، قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ : اُنْظُرُوْا هَلْ لِّلْعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ ؟ فَيُكْمَلُ بِهَا مَا اَنْقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ، ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذٰلِكَ)) . (صحیح) نقد التاج (۱۲۸) التعليق الرغيب (۱۵۸/۱) صحيح ابی داؤد (۸۱۰) المشكاة (۱۳۳۰) بعض محققین کہتے ہیں اس میں قتادہ اور حسن بصری دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حرث بن قبیصہ سے کہا آیا میں مدینے میں تو دعا کی میں نے یا اللہ نصیب ہو مجھ کو ہم نشین نیک کہا پھر بیٹھا میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا دعا کی تھی میں نے نصیب ہو مجھ کو نیک ہم نشین سو بیان کرو مجھے سے کوئی حدیث کہ سنی ہو تم نے رسول اللہ ﷺ سے شاید اللہ تعالیٰ فائدہ دے مجھ کو اس سے سو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے پہلے جس کا حساب ہوگا بندے سے قیامت کے دن اس کے عملوں سے نماز ہے پس اگر درست ہوئی تو نجات پائی اور مراد کو پہنچا اور اگر خراب ہوئی خراب ہوا نقصان پایا پس اگر گھٹے کچھ فرض تو فرمائے گا پروردگار تعالیٰ نظر کرو کچھ نفل ہیں میرے بندے کے تو پورے ہوں گے اس سے نقصان فرضوں کے، پھر تمام عملوں کا یہی طریقہ ہوگا۔ یعنی نفلوں سے فرض پورے کیے جائیں گے۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے تمیم داری سے کہا ابو یعلیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے دوسری سند سے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیا ہے بعض اصحاب حسن نے حسن سے انہوں نے قبیصہ بن حرث سے سوائے اس سند کے اور مشہور قبیصہ بن حرث ہیں اور مروی ہے انس بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔



۱۹۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً

مِنَ السُّنَّةِ وَمَا لَهُ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

اس کی فضیلت کے بیان میں جو رات دن میں بارہ رکعت سنت پڑھے

(۴۱۴) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ تَابَرَ عَلَى ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ ، بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ : أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ)) . (صحیح) التعليق الرغیب (۲۰/۱) صحیح الترغیب (۵۷۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو ہمیشہ پڑھے بارہ رکعت سنت بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مکان جنت میں چار رکعت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد اس کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشاء کے اور دو رکعت قبل فجر کے۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابو ہریرہ اور ابو موسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی غریب ہے اس سند سے اور بعض علماء نے کلام کیا ہے حافظے میں وغیرہ بن زیاد کے۔



(۴۱۵) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ : أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَاةَ الْغَرَاةِ)) .

(صحیح) التعليق الرغیب (۲۰/۱) الصحيحة (۲۳۴۷) صحیح ابی داؤد (۱۱۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھی رات دن میں بارہ رکعت بنایا گیا اس کے لیے ایک گھر جنت میں، چار قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو بعد عشاء کے اور دو قبل فجر کے جو نماز ہے اول روز کی۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے حدیث عنہ سے ام حبیبہ سے اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔



۱۹۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

فجر کی سنتوں کی فضیلت کے بیان میں

(۴۱۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) . (اسنادہ صحیح . الارواء : ۴۳۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت سنت صبح کی بہتر ہیں دنیا سے اور جو اس میں ہے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عبسی (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی احمد بن حنبل نے صالح بن عبد اللہ ترمذی سے یہی ایک حدیث۔



۱۹۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَخْفِيفِ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ وَمَا كَانَ النِّبَا يَقْرَأُ فِيهِمَا

فجر کی دو سنتوں کو ہلکا کرنے اور ان میں نبی ﷺ جو پڑھتے تھے اس کے بیان میں

(۴۱۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ شَهْرًا ، فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِ ﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾ [الكافرون : ۱] ، وَ ﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴾ [الاخلاص : ۱] . ((صحیح)

المشكاة (۲۶۸/۱) الصحیحة (۳۳۲۸) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابواسحاق مدلس کے معنعن کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا دیکھتا رہا میں نبی ﷺ کو مہینے بھر تک پڑھتے تھے دو رکعت سنت میں فجر کی ﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾ اور ﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴾۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عبسی (امام ترمذی) نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم روایت سے ثوری کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابواسحاق سے مگر سند سے ابواسحاق کی اور مشہور لوگوں کے نزدیک حدیث اسرائیل کی ہے ابواسحاق سے اور یہی حدیث مروی ہے اسرائیل سے بواسطہ ابواسحاق کے بھی اور ابواسحاق زبیری ثقہ ہیں حافظہ میں، کہا سنا میں نے جدار سے کہتے تھے کسی کا حافظہ میں نے ایسا نہیں دیکھا جیسا ابواسحاق زبیری کا تھا اور نام ان کا محمد بن عبد اللہ بن زبیری اسدی کوئی ہے۔



۱۹۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی سنتوں کے بعد باتیں کرنے کے بیان میں

(۴۱۸) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي، وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. (صحيح) صحيح أبي داود (۱۱۴۷، ۱۱۴۸)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب سنتیں پڑھ چکے فجر کی تو اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا آپ ﷺ کو تو باتیں کرتے اور نہیں تو تشریف لے جاتے نماز کو۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا بعض علماء صحابہ وغیرہم نے کلام بعد طلوع فجر کے جب تک نماز نہ پڑھ لے مگر جو ذرا الہی یا ضروری بات ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

۱۹۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ

اس بیان میں کہ طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے

(۴۱۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ)) (صحيح . الارواء (۴۷۸) صحيح أبي داود (۱۱۵۹) بعض محققین کہتے ہیں اس میں محمد بن الحسین راوی مجہول ہے۔ تقریب (۵۸۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز نہیں بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعت سنتوں کے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبد اللہ بن عمر اور حفصہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر قدامہ بن موسٰی کی روایت سے اور روایت کی ہے ان سے کئی لوگوں نے اور اس پر اجماع ہے علماء کا کہ مکروہ ہے نماز پڑھنا بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعت سنت کے اور معنی اس حدیث کے یہی ہیں کہ نماز نہ پڑھنا چاہیے اور بعد طلوع فجر کے مگر دو رکعت فجر کی۔

۱۹۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

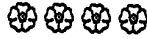
فجر کی دو سنتوں کے بعد لیٹنے کے بیان میں

(۴۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَلْيُضْطِجِعْ عَلَى يَمِينِهِ)) (صحيح، المشكاة: ۱۲۰۶) صحيح أبي داود (۱۱۴۶) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند اعمش مدلس کے معنی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پڑھ چکے ایک تم میں کاسنت فجر کی تو لیٹ جائے سیدھے

کروٹ پر۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب پڑھ چکے سنت فجر کی اپنے گھر میں لیٹ جاتے سیدھے کروٹ پر اور کہا بعض علماء نے کہ ایسا کرتا رہے مستحب جان کر۔



۱۹۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

اس بیان میں کہ جب نماز کھڑی کر دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی

(۴۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ)) .

(اسنادہ صحیح) الارواء (۴۹۷) الروض (۱۰۵۱) صحیح ابی داود (۱۱۵۰)

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تکبیر ہو جائے نماز فرض کی تو اور نماز نہ پڑھے سوائے اسی فرض کے۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسیینہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن سرجس اور ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ایوب اور ورقاء بن عمر اور زیاد بن سعد اور اسماعیل بن مسلم اور محمد بن جادہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کیا حماد بن زید نے اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہ جب تکبیر ہو جائے نماز کی تو سوائے فرض کے اور کچھ نہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کا۔



۱۹۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ تَقُوَّتُهُ الرِّكَعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

اس بیان میں کہ جس کی فوج کی دو سنتیں رہ جائیں تو وہ انہیں فجر کے بعد پڑھ لے

(۴۲۲) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَأَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ

مَعَهُ الصُّبْحُ، ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَجَدَنِي أَصْلَمِي، فَقَالَ: ((مَهْلًا يَا قَيْسُ أَصَلَا تَانِ مَعًا؟))
قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ رَكْعَتِي الْفَجْرِ، قَالَ: ((هَلَا إِذَنْ؟))

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۱۵۱)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا نکلے رسول اللہ ﷺ اور تکبیر ہوئی نماز کی اور پڑھی میں نے صبح کی نماز ان کے ساتھ پھر پھرے آنحضرت ﷺ اور پایا مجھ کو نماز پڑھتے سو فرمایا ٹھہر جا اے قیس کیا دو نمازیں ایک ساتھ پڑھتا ہے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ نہیں پڑھی تھیں میں نے دو سنتیں فجر کی فرمایا آپ ﷺ نے اس صورت میں کچھ مضائقہ نہیں۔

فائلا: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے محمد بن ابراہیم کی حدیث نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر روایت سے سعد بن سعید کے اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ سنا ہے عطاء بن ابورباح نے سعد بن سعید سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث مرسلہ اور کہا ایک قوم نے اہل مکہ سے موافق اس حدیث کے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پڑھ لے دو سنتیں بعد فرض کے قبل طلوع آفتاب کے کہا ابو عیسیٰ نے اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور قیس دادا ہیں یحییٰ بن سعید کے اور کہتے ہیں ان کو قیس بن عمرو اور قیس بن فہد بھی اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں کہ محمد بن ابراہیم تھیں کو سماع نہیں قیس سے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث سعد بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی ﷺ نکلے اور دیکھا قیس کو یعنی نماز پڑھتے آخر حدیث تک۔



۱۹۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِعَادَتِهِمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

اس بیان میں کہ اگر فجر کی سنتیں رہ جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے

(۴۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتِي الْفَجْرِ، فَلْيُصَلِّهُمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ)). (صحیح . الصحيح: ۲۳۶۱) بعض محققین کہتے ہیں قتادہ مدلس کے معنی کی وجہ سے ضعیف ہے۔
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے نہ پڑھی ہوں سنتیں فجر کی تو پڑھ لے بعد طلوع آفتاب کے۔

فائلا: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی فعل ان کا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک کہا ابو عیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث ہمام سے اس اسناد سے مانند اس حدیث کے مگر عمرو بن عاصم کلابی نے اور مشہور حدیث قتادہ کی ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں بشیر بن نہیک سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا

آپ ﷺ نے جس نے پالی ایک رکعت صبح کی قبل نکلے آفتاب کے تو پالی اس نے نماز صبح کی۔

۲۰۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

ظہر سے پہلے چار رکعتوں کے بیان میں

(۴۲۴) عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ ظہر کے قبل چار رکعت اور بعد دو رکعتیں۔

فائدہ: اس باب میں حضرت عائشہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابو بکر عطار نے کہا انہوں نے کہا علی بن عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے وہ سفیان سے کہا سفیان نے ہم پہنچاتے عاصم بن زمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے اختیار کرتے ہیں کہ پڑھے قبل ظہر کے چار رکعت اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ نماز نفل رات اور دن میں دو دو رکعت ہے کہتے ہیں جدا جدا پڑھے ایک ایک دو گانہ یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔



۲۰۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

ظہر کے بعد دو رکعتوں کے بیان میں

(۴۲۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا.

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۱۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعت سنت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد ظہر کے۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۰۲۔ بَابُ : مِنْهُ آخَرُ

دوسرا باب اسی بیان میں

(۴۲۶) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا.

(ضعیف عند الابانی. سلسلہ احادیث الضعیفہ: ۴۲۰۸) ((تمام المنہ))

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب نہ پڑھتے چار رکعت قبل ظہر کے تو پڑھ لیتے ان کو بعد ظہر کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن مبارک کی اسی

سند سے اور روایت کیا اس کو قیس بن ربیع نے شعبہ سے ماندا اس کے اور نہیں جانتے ہم اس کو روایت کی ہو یہ حدیث شعبہ سے سوائے قیس بن ربیع کے اور مروی ہے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے نبی ﷺ سے ماندا اس کے۔



(۴۲۷) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ، وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا ، حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ)) . (صحيح) المشكاة (۱۱۶۷) صحيح ابی داؤد (۱۱۵۲) التعليق الرغيب (۲۰۲/۱) **ترجمہ:** روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھی قبل ظہر کے چار رکعت اور بعد اس کے چار رکعت حرام کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر۔
فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی اور سند سے بھی۔



(۴۲۸) عَنْ عَنبَسَةَ بِنِ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أُحْتَبِيَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعِ بَعْدَهَا ، حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ)) . (اسنادہ صحيح) **ترجمہ:** روایت ہے عنبسة بن ابی سفیان سے کہا سنا میں نے اپنی بہن ام حبیبہ سے جو بیوی ہیں رسول اللہ ﷺ کی فرماتی تھیں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جو حفاظت کرے گا چار رکعت پر قبل ظہر کے اور چار پر بعد ظہر کے حرام کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر دوزخ کی۔
فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور قاسم جو بیٹے ہیں عبدالرحمن کے ان کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ ثقہ ہیں شامی ہیں صاحب ہیں ابوامامہ کے۔



۲۰۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ

عصر سے پہلے چار سنتوں کے بیان میں

(۴۲۹) عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ ، يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى

الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ. (حسن) المشكاة (۱۱۷۱) الروض (۶۹۱۱)

التعلیق علی ابن خزيمة (۱۲۱۱) تخريج المختارة (۴۸۹، ۴۹۰) مختصر شمائل (۲۴۳) الصحیحة (۲۳۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے عصر سے پہلے چار رکعت فرق کر دیتے تھے یعنی دو دو گانوں میں سلام سے مقرب فرشتوں پر اور جو تابع داران کے تھے مسلمانوں اور مؤمنوں سے۔ (یعنی دو دو رکعتیں پڑھتے)

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عبد اللہ بن عمر سے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث علی کی حسن ہے اور اختیار کیا ہے اسحاق بن ابراہیم نے کہ فصل نہ کرے چار رکعت سنت میں عصر میں یعنی ایک سلام سے پڑھے اور سند پکڑی اس حدیث سے اور کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تشہد پڑھتے تھے دو رکعت کے بعد اور کہتے ہیں شافعی اور احمد صلوٰۃ اللیل والنہار مثنیٰ مثنیٰ یعنی نماز رات دن کی دو دو رکعت ہے اور کہتے ہیں کہ فصل کرے ان میں یعنی دو سلام میں پڑھے۔



(۴۳۰) عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا)).

(حسن) المشكاة: ۱۱۷۰. التعلیق الرغیب: ۲۰۴/۱. التعلیق علی ابن خزيمة: ۱۱۹۳. صحیح ابی داود (۱۱۵۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس آدمی پر جو پڑھے عصر کے قبل چار رکعت۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے۔

۲۰۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا

مغرب کے بعد دو رکعتوں اور ان کی قراءت کے بیان میں

(۴۳۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ قَالَ: مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِـ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(حسن صحیح) المشكاة (۸۵۱) الصحیحة (۳۳۲۸) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبد الملک بن معدان ضعیف ہے۔ تقریب (۳۲۲۷)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے میں شمار نہیں کر سکتا کتنی بار سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو قل یا ایہا الکفرون اور قل هو اللہ احد پڑھتے ہوئے دو سنتوں میں بعد مغرب کے اور قل صبح کے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن مسعود کی غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو ان سے مگر عبد الملک بن معدان نے کہ وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے۔



۲۰۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّهُ يُصَلِّيهِمَا فِي الْبَيْتِ

مغرب کی دو سنتیں گھر میں پڑھنے کے بیان میں

(۴۳۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ.

(صحیح) صحیح ابی داود (۱۱۵۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے دو رکعت بعد مغرب کے نبی ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں۔

فائلا: اس باب میں رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔



(۴۳۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَشْرَ رَكْعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيْهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ: رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ. (صحیح . الارواء : ۴۴۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے یاد کی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دس رکعتیں کہ پڑھتے تھے آپ ﷺ رات دن میں دو قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشاء کے، کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اور روایت کی مجھ سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہ پڑھتے تھے آپ ﷺ دو رکعت قبل فجر کے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۴۳۴) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمہ: ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا ہم سے معمر نے انہوں نے بیان کیا زہری سے انہوں نے سالم نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔



۲۰۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّطَوُّعِ وَسِتِّ رَكَعَاتِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

مغرب کے بعد چھ رکعت تفل کے ثواب کے بیان میں

(۴۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ ، لَمْ يَتَكَلَّمْ

فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسَوْءٍ ، عُذِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتِي عَشْرَةَ سَنَةً)) . (ضعیف جذاً) الروض النضير (۷۱۹) التعليق

الرجب (۲۰۴/۱) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۴۶۹) اس میں عمر بن عبداللہ بن ابی نعیم راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۴۹۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعت وبری بات نہ کرے ان کے بیچ میں برابر ہوگا اس کا ثواب بارہ برس کی عبادت کے۔

فائلا : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو پڑھے مغرب کے بعد میں رکعتیں بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر روایت سے زید بن خباب کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمر بن ابو نعیم سے کہا اور سنائیں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے عمرو بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر حدیثیں روایت کرنے والے تھے اور بہت ضعیف کہا ان کو۔



۲۰۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

عشاء کے بعد دو رکعت سنت کے بیان میں

(۴۳۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ فَقَالَتْ :

كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رُكْعَتَيْنِ ، وَبَعْدَهَا رُكْعَتَيْنِ ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رُكْعَتَيْنِ

، وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال رسول اللہ ﷺ کی نماز کا سو فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے قبل ظہر کے دو رکعت اور بعد اس کے دو اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشاء کے دو اور قبل فجر کے دو۔

فائلا : اس باب میں علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عبداللہ بن شقیق کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسن ہے صحیح ہے۔



۲۰۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى

اس بیان میں کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے

(۴۳۷) عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتُ الصُّبْحَ فَأَوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ، وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وَتَرًا))۔ (صحیح) الروض (۵۱۹، ۵۲۰) صحیح ابی داؤد (۱۱۹۷)
 روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز رات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہیے پھر جب خوف ہو تجھے صبح کا تو اس کو ایک رکعت وتر پڑھ اور کرا آخر نماز اپنی وتر۔

فائلا: اس باب میں عمرو بن عبسہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نماز رات کی دو رکعت پڑھنا چاہیے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

۲۰۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز کی فضیلت کے بیان میں

(۴۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ))۔ (صحیح) الارواء (۹۵۱) صحیح ابی داؤد (۲۰۹۹)
 روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے افضل روزے بعد رمضان کے روزے محرم کے ہیں جو مہینہ ہے اللہ تعالیٰ کا اور سب سے افضل نماز بعد فرض کے نماز رات کی ہے۔
 فائلا: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور ابو بشیر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور کنیت ایاس کی ابو وحشیہ ہے۔



۲۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي وَصْفِ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ

رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت کے بیان میں

(۴۳۹) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةِ رَكْعَةٍ: يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْتَلُّ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي

ثَلَاثًا. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّانَمُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتِرَ؟ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامَانٍ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي)). (صحیح) ((صلاة التراويح)) صحیح ابی داؤد (۱۲۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوسلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی سعید بن ابوسعید مقبری کو کہ پوچھا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیسی تھی نماز رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں؟ سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں تھے رسول اللہ ﷺ کہ پڑھتے ہوں رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ، پڑھتے تھے چار رکعت ایسی کہ نہ پوچھ تو اس کا حسن اور طول کو پھر پڑھتے تھے چار رکعت کہ نہ پوچھ ان کے حسن اور طول سے پھر پڑھتے تھے تین رکعت یعنی وتر کی سو کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! آپ سو جاتے ہیں قبل وتر کے سو فرمایا آپ ﷺ نے اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔

فائدہ: کہا ابوسعید (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۴۴۰) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُؤْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. (صحیح . الااضطجاع ، فانه شاذ) صحیح ابی داؤد (۱۲۰۶) و تروں کے بعد لیٹنا یہ الفاظ شاذ ہیں۔ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا یہ الفاظ محفوظ ہیں۔ بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن شہاب زہری مدلس کے معنی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے گیارہ رکعت رات کو وتر کرتے ایک رکعت کے ساتھ پھر جب فارغ ہو جاتے اس سے لیٹ رہتے سیدھے کروٹ پر۔

فائدہ: روایت کی ہم سے تنبیہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے مانند پہلی حدیث کے کہا ابوسعید نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۴۴۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، ابْنِ شِهَابٍ: نَحْوَهُ.

ترجمہ: ہم سے تنبیہ نے بیان کیا انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے مانند اوپر کی حدیث کے۔



۲۱۱۔ بَابُ: مِنْهُ

اسی بیان میں

(۴۴۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۲۰۵)

تبرہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں۔
فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۲۔ باب: مِنْهُ

اسی بیان میں

(۴۴۳) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۲۱۳)
 تبرہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے نو رکعت رات کو۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی سفیان ثوری نے اعمش سے اوپر کی حدیث کے مانند روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے ان سے یحییٰ بن آدم نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے کہا ابو یسیٰ نے اکثر روایتوں میں رسول اللہ ﷺ سے تیرہ رکعت مروی ہیں مع وتر کے اور کم سے کم جو مروی ہے وہ نو رکعت ہیں۔

(۴۴۴) وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هَذَا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ .

تبرہ: روایت کیا اس کو سفیان ثوری نے اعمش سے مانند اوپر کی حدیث کے اسی طرح ہم سے بیان کیا محمود بن غیلان نے ہم سے بیان کیا یحییٰ بن آدم نے ان سے سفیان نے اور ان سے اعمش نے۔

(۴۴۵) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ ، مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً . (صحیح)

تبرہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب رسول اللہ ﷺ رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تھے اور روکتا ان کو اس سے خواب یا لگ جاتی آپ ﷺ کی آنکھ تو دن کو پڑھتے بارہ رکعتیں۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عباس نے جو بیٹے ہیں عبد العظیم غیری کے کہا بیان کیا ہم سے عتاب بن ثنیٰ نے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے کہ زرارہ بن اوفیٰ قاضی تھے بصرہ کے اور امامت کرتے تھے قبیلہ بنی فیسر کی سوا ایک دن نماز صبح میں پڑھی یہ آیت فَإِذَا تَفَرَّقُوا فَمَا لَكُمْ يُغْمِزُكُمُ النَّاسُ يَوْمَ عَسِيرٍ لَعْنِي جب پھونکا جائے صورت وہ دن سخت ہے پس گر پڑے بے ہوش ہو کر اور وفات پائی سو کہا بہز بن حکیم نے میں بھی تھا ان کے اٹھانے والوں میں ان کے گھر تک کہا ابو یسیٰ نے سعد بن ہشام بیٹے ہیں عامر انصاری کے اور ہشام بن عامر صحابیوں سے ہیں رسول اللہ ﷺ کے۔
 (بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے۔ اس میں عتاب بن العسثی راوی مستور ہے۔)

۲۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي نَزُولِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلِّ لَيْلَةٍ

پروردگار تعالیٰ کے ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرمانے کے بیان میں

(۴۴۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلِّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَاسْتَجِبْ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ، حَتَّى يُضِيَءَ الْفَجْرُ)). (صحيح) الارواء (۴۵۰) صحيح ابی داؤد (۱۸۸) (الظلال ۴۹۲-۵۰۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اترتا ہے اللہ برتر اور بڑی عظمت اور شان والا آسمان دنیا کی طرف ہر رات میں جب گزر جاتی ہے تہائی رات پہلی اور فرماتا ہے میں ہوں بادشاہ کون ہے ایسا کہ پکارے مجھ کو کہ میں جواب دوں اور قبول کروں اس کے پکارنے کو کون ہے کہ سوال کرے مجھ سے کہ میں دوں اس کو جو مانگے، کون ہے کہ جو مغفرت مانگے مجھ سے کہ بخشش دوں گناہ اس کے پھر اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ روشن ہو جاتی ہے فجر۔

فائدہ: اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور ابوسعید اور رفاعہ جہنی اور جبیر بن معطم اور ابن مسعود اور ابوالدرداء اور عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو یعلیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مردی ہے بہت سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اترتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ بڑی عظمت اور شان والا جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخر کی اور صحیح تر ہے سب روایتوں سے یعنی جس میں آخر شب مذکور ہے۔



۲۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ بِاللَّيْلِ

رات کو قرآن پڑھنے کے بیان میں

(۴۴۷) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ)) فَقَالَ: إِنِّي أَسْمَعُ مَنْ نَاجَيْتُ، قَالَ: ((ارْفَعْ قَلِيلًا)). وَقَالَ لِعُمَرَ: ((مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ)) فَقَالَ: إِنِّي أَوْقِظُ الْوُسْطَانِ، وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ، قَالَ: ((اخْفِضْ قَلِيلًا)). (صحيح . المشكاة : ۲۰۴) صحيح ابی داؤد (۱۲۰۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے میں گزرا تم پر سے یعنی رات کو تو تم پڑھتے تھے بہت چپکے

سے سو عرض کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میں سنا تھا اس کو جس سے مناجات کرتا تھا یعنی اللہ کو، فرمایا آپ ﷺ نے بلند کر و تھوڑی آواز، اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے میں گزرا تم پر سے یعنی رات کو تو تم پڑھتے تھے بہت بلند آواز سے سو عرض کیا انہوں نے میں جگاتا ہوں سوتوں کو اور بھگاتا ہوں شیطان کو آپ ﷺ نے فرمایا ذرا چپکے سے پڑھو۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام ہانی رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور سلمہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

(۴۴۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِآيَةِ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ساری رات پڑھتے رہے نماز میں نبی ﷺ ایک آیت قرآن کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

(۴۴۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ أَلَا كَانَ يُسْرُ

بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ؟ فَقَالَتْ: كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَّمَا أَسْرَرَ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ، فَقُلْتُ:

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً. (صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۲۹۱)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن ابوقیس سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیسی تھی قرأت رسول اللہ ﷺ کی تو فرمایا

ہر طرح سے قرأت کرتے تھے کبھی چپکے سے پڑھتے تھے اور کبھی زور سے، کہا میں نے سب تعریف ہے اس اللہ کو جس نے

دین کے کام میں وسعت رکھی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوقادہ کی غریب ہے اور اسناد کیا ہے اس کا بھی بن

اسحاق نے حماد بن سلمہ سے اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہے اس کو ثابت سے انہوں نے عبد اللہ بن ربیع سے مرسل۔



۲۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

نفل نماز گھر میں پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۴۵۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ)).

(صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۳۰۱)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے افضل تمہاری نماز وہی ہے جو گھر میں پڑھی

جائے مگر فرض یعنی اس کا جماعت سے اور مسجد ہی میں پڑھنا افضل ہے۔

فائدہ: اس باب میں عمر بن خطاب اور جابر بن عبد اللہ اور ابوسعید اور ابو ہریرہ اور ابن عمر اور عائشہ اور عبد اللہ بن سعد اور زید

بن خالد جہنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے اور اختلاف کیے

ہیں روایت میں اس حدیث کے سوا روایت کیا اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابوالنظر نے مرفوعاً اور موقوف کیا اس کو بعض نے اور روایت کیا اس کو مالک نے ابوالنظر سے مرفوعاً اور موقوف کیا اس کو بعض نے اور روایت کیا اس کو مالک نے ابوالنظر سے اور مرفوع نہیں کیا اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہے۔



(۴۵۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا قُبُورًا))^۱

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۹۵۸، ۲، ۳۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نماز پڑھو اپنے گھروں میں اور نہ بناؤ ان کو قبریں یعنی قبرستان کی طرح گھروں کو (نماز سے خالی نہ رکھو)۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱ یعنی ان کو نماز اور دعا اور تلاوت سے خالی نہ رکھو کہ قبروں کی طرح ہو جائیں تو نفل کے ادا کا گھروں میں حکم فرمایا اور قبروں کے پاس بجائے اور عبادت سے منع فرمایا اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ زمین ساری مسجد ہے سو مقبرہ اور حمام کے اس کو امام احمد اور سنن والوں نے روایت کیا ہے اور ابوحاتم اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی اس مرض میں فرمایا جس سے نہ اٹھے کہ لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ کو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنایا اور اگر یہ بات آپ ﷺ ارشاد فرماتے تو آپ ﷺ کی قبر شریف بھی کھلی رہتی مگر اس کا ڈر ہوا کہ کہیں مسجد نہ ہو جائے روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور اکثر لوگ قبر کے پاس کی نماز و دعا میں ایسی برکت کی توقع کرتے ہیں جو مسجدوں میں نہیں کرتے تو اسی خرابی کے واسطے رسول اللہ ﷺ نے اس کی سرے سے جڑی کاٹ دی ہے کہ قبرستان میں نماز پڑھنے کو مطلق منع فرمایا گو نمازی کا قصد اپنی نماز میں اس جگہ کی برکت حاصل کرنے کا نہ ہو جیسے کہ نماز پڑھنی آفتاب کے نکلنے اور ڈوبنے کے وقت منع فرمائی اس لیے کہ یہ ایسے اوقات ہیں کہ مشرکین آفتاب کے واسطے نماز کا قصد کیا کرتے ہیں اسی نظر سے اس وقت نماز سے منع فرمایا گو نمازی کا قصد وہ نہ ہو جو مشرکوں کا ہوتا ہے مگر یہ واسطہ دور کرنے کو منع فرمایا اور اگر نماز سے قصد اس جگہ کی برکت لینے کا ہو تو یہ صریح دھوکا دینا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اور مخالفت ہے اس کے دین کی اور ایجاد کرنا ایسے دین کا جس کی اجازت اس نے نہیں دی غرض کہ آنحضرت ﷺ کے دین تین سے یہ بات یقیناً جانی گئی کہ قبروں کے پاس نماز پڑھنے کی ممانعت ہے اور یہ کہ آپ ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو قبروں کو مسجدیں کرے۔



ابواب الوتر

عن رسول الله ﷺ

(التحفة . . .)

وتر کے بیان میں

(المعجم ۳)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْوُتْرِ

وتر کی فضیلت کے بیان میں

(۴۵۲) عَنْ خَارِجَةَ بِنِ حُدَافَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ

أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ؛ الْوُتْرُ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ

يَطْلُعَ الْفَجْرُ)). (صحيح . دون قوله: "هي خير لكم من حمر النعم") (الارواء (۴۲۳) الصحيحة (۱۰۸/۱۱۴۱) ضعيف

ابن داؤد (۴۵۵) اس میں عبد اللہ بن رائد الزونی راوی مجہول ہے۔ التقریب (۳۳۱۴) تہذیب الکمال ۳۲۵۴ (۸۳/۱۴) تہذیب

التہذیب (۲۰۵/۵) بعض محققین کہتے ہیں ابن حبان نے کہا اس کی سند منقطع ہے اور متن باطل ہے۔ کتاب الثقات (۳۵/۵)۔

ترجمہ: روایت ہے خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہا سے کہ انکے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد کی ہے ایک نماز سے

کہ بہتر ہے تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے وہ وتر ہے مقرر کیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نماز عشاء کے بعد

سے طلوع فجر تک یعنی یہ اس کا وقت ہے۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ سے اور عبد اللہ بن عمر اور بریدہ اور ابو بصرہ صحابی رضی اللہ عنہم سے نبی ﷺ کے کہا

ابو عیسیٰ نے حدیث خارجہ بن حذافہ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مکرر روایت سے یزید بن ابی حبیب کے اور وہم کیا ہے بعض محدثین نے اس حدیث میں اور کہا عبد اللہ بن راشد زرقی اور وہ وہم ہے۔



۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْوُتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ

اس بیان میں کہ وتر فرض نہیں

(۴۵۳) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْوُتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ، وَلَكِنْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ وَتَرْتُ يُحِبُّ الْوُتْرَ، فَأَوْتِرُوا يَأْهَلُ الْقُرْآنِ)). (صحیح) تعلیق علی ابن خزیمہ (۱۰۶۷) صحیح ابی داؤد (۱۲۷۴) تخریج

المختار (۴۷۹، ۴۸۶) صحیح الترغیب (۵۹۰، ۵۹۳) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابواسحاق البیہقی دلس کے معنی کی وجہ سے ضعیف ہے۔
ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے وتر کچھ فرض نہیں جیسے نماز پنجگانہ فرض ہے لیکن سنت ٹھہرایا اس کو رسول اللہ ﷺ نے، فرمایا اللہ تعالیٰ وتر ہے یعنی طاق ہے دوست رکھتا ہے وتر کو سو پڑھا کرو وتر اے قرآن والو!

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے ابواسحاق سے انہوں عامم بن ضمیر سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وتر ایسا ضروری نہیں جیسا نماز فرض ہو لیکن سنت ہے، مقرر کیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے یہ حدیث اور یہ صحیح ہے ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے اور روایت کی منصور بن معتمر نے ابواسحاق سے مانند روایت ابوبکر بن عیاش کے۔



(۴۵۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْوُتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَلَكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (صحیح) صحیح الترغیب (۵۹۰)

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ وتر ایسا ضروری نہیں جیسے فرض نماز ہو لیکن سنت ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کو مقرر کیا ہے۔

۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوُتْرِ

اس بیان میں کہ وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے

(۴۵۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أُنَامَ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۱۸۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ وتر پڑھ لیا کروں میں سونے سے پہلے۔
فائدہ: کہا عیسیٰ بن ابی عزہ نے کہ تھے شععی وتر پڑھ لیا کرتے تھے اول شب میں پھر سوتے تھے اور اس باب میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو ثور رازدی کا نام حبیب بن ابوملیکہ ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے یہ کہ نہ سوئے آدمی جب تک وتر نہ پڑھ لے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جوڑے تم میں سے کہ نہ اٹھ سکے گا آخر شب میں تو وتر پڑھ لے اول شب میں اور جو طبع کرے رات کے اٹھنے کا تو وتر پڑھ آ خر شب میں اس لیے کہ اخیر رات میں جو قرآن پڑھا جاتا ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے (ابن ماجہ ۱۱۸۷) الروض (۱۰۲۵) الصحیحہ (۲۶۱۰) روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے کہا روایت کی ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَ آخِرِهِ

اس بیان میں کہ وتر رات کے شروع اور آخر دونوں میں پڑھنا درست ہے
 (۴۵۶) عَنْ مَسْرُوقٍ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ وَتْرِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أُوتِرَ أَوَّلُهُ وَأَوْسَطُهُ وَ آخِرُهُ فَانْتَهَى، وَتَرَهُ حِينَ مَاتَ فِي وَجْهِ السَّحَرِ. (صحیح الروض (۱۰۲۵) صحیح ابی داؤد (۱۲۸۹)
ترجمہ: روایت ہے مسروق سے انہوں نے پوچھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال نبی ﷺ کے وتر کا سو فرمایا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ساری رات میں جب چاہتے وتر پڑھ لیتے اول شب بھی اور اوسط شب اور آخر شب میں بھی یہاں تک کہ مقرر ہو گیا آپ کے وتر کا وقت جب وفات ہوئی چھٹے حصے میں آخر شب کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے وتر پڑھنا آخر شب میں۔



۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِسَبْعِ

وتر کی سات رکعتوں کے بیان میں

(۴۵۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةِ رَكْعَةً، فَلَمَّا كَبَّرَ

وَضَعُفٌ أَوْ تَرَسُّعٌ. (صحیح الاسناد)

ترسُّعٌ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا نبی ﷺ وتر پڑھتے تھے تیرہ رکعت پھر جب بوڑھے ہوئے اور ضعف آیا تو پڑھنے لگے وتر سات رکعت۔

فائدہ: اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی نے حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے وتر کی تیرہ اور گیارہ اور نو اور سات اور پانچ اور تین اور ایک رکعت بھی کہا اسحاق بن ابراہیم نے معنی اس حدیث کے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ تیرہ رکعت وتر کی یہ ہیں کہ پڑھتے تھے شب کو تیرہ رکعتیں وتر سمیت سو منسوب کی گئی نماز شب یعنی تہجد وتر کی طرف اور وتر کو راوی نے وتر کہا ہے۔ اور روایت کی اس باب میں ایک حدیث بھی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سند لائے اس کو جو مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اوتروا یا اهل القرآن یعنی تہجد پڑھو اے اہل قرآن تو معلوم ہوا اس سے کہ تہجد کو بھی وتر کہتے ہیں اس لیے کہ آپ ﷺ نے اہل قرآن کو حکم فرمایا تہجد کا۔



ضروری نوٹ: البانی کی ترمذی میں حدیث (۴۵۸) نہیں ہے جبکہ (۴۶۰) دومرتبہ ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔ اگر (۴۵۸) لگائیں تو تخریج اور تحقیق غلط ہو جاتی ہے۔ کیونکہ موجودہ حدیث (۴۵۹) مسلم وغیرہ میں نہیں ہے۔

۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِخَمْسٍ

وتر کی پانچ رکعتوں کے بیان میں

(۴۵۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُؤْتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ، إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۲۰۹-۱۲۱۰) ((صلاة التراويح))

ترسُّعٌ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے تھی نماز رسول اللہ ﷺ کی تیرہ رکعت رات میں وتر پڑھتے اس میں سے پانچ رکعت کہ نہ بیٹھتے اس میں مگر اخیر میں پھر جب اذان دیتا مؤذن کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھتے بہت ہلکی یعنی قرأت اس میں کم ہوتی۔

فائدہ: اس باب میں ابویوب سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے کہ وتر پانچ ہی رکعت ہے اور کہتے ہیں نہ بیٹھے اس میں مگر اخیر میں۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِثَلَاثٍ

وتر کی تین رکعتوں کے بیان میں

(۴۶۰) عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ، يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوْرٍ مِّنَ

الْمُفْصَّلِ، يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوْرٍ آخِرُهُنَّ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

(ضعیف جداً . المشكاة : ۱۲۸۱) اس میں حارث انور راوی تحت ضعیف اور متهم ہے۔ العقیلی (۲۰۸/۱) المیزان

(۴۳۵/۱) تہذیب (۱۴۵/۲) تقریب (۱۰۳۲) تہذیب الکمال (۱۰۲۵-۱/۵/۲۴۴) کتاب الضعفاء (۶۰)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے وتر کی تین رکعت اور پڑھتے تھے اس میں

نوسورتیں مفصل سے پڑھتے ہر رکعت میں تین سورتیں کہ اخیر ان کی قل هو الله احد ہوتی۔

فائدہ: اس باب میں عمران بن حصین اور عائشہ اور ابن عباس اور ابوالیوب اور عبدالرحمن بن ابی ہریرہ سے کہ وہ روایت کرتے

ہیں ابی بن کعب سے اور مروی ہے عبدالرحمن بن ابی ہریرہ سے نبی ﷺ سے بھی نہیں ذکر کیا بعض نے ابی بن کعب کا اور بعض نے کہا

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ روایت کرتے ہیں ابی سے کہا ابو عبیدہ نے کئی ہے ایک قوم علماء صحابہ وغیرہم سے اس طرف کہ وتر پڑھے آدمی

تین رکعت کہا سفیان نے تیراجی چاہے وتر پڑھ پانچ رکعت چاہے تین رکعت چاہے ایک رکعت اور کہا سفیان نے میرے نزدیک

بہتر ہے تین رکعت اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اہل کوفہ کا روایت کی ہم سے سعید بن یعقوب طالقانی نے انہوں نے حماد

بن زید سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا محمد بن سیرین نے وتر پڑھتے ہیں پانچ رکعت بھی اور تین

رکعت اور ایک رکعت بھی اور جانتے ہیں ان سب کو بہتر۔



(۴۶۰) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كَانُوا يُوتِرُونَ بِخَمْسٍ وَ ثَلَاثٍ وَ بِرَكْعَةٍ وَ يَرَوْنَ كُلَّ ذَلِكَ حَسَنًا .

(ضعیف جداً) المشكاة (۱۲۸۱) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ہشام بن حسان مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے محمد بن سیرین سے کہتے ہیں کہ وہ وتر پڑھتے پانچ رکعت اور تین رکعت اور ایک رکعت اور ان سب کو اچھا جانتے ہیں۔



۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِرَكْعَةٍ

وتر کی ایک رکعت کے بیان میں

(۴۶۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقُلْتُ: أَطِيلُ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، وَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ

وَالْأَذَانُ فِي أُذُنِهِ [يُعْنِي: يُخَفِّفُ]. (اسنادہ صحیح) ابن ماجہ (۱۱۴۴-۱۳۱۸)

ترجمہ: روایت ہے انس بن سیرین سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا دراز کروں میں قرأت کو فجر کی سنتوں میں سو فرمایا انہوں نے تھے نبی ﷺ پڑھتے رات کو دو دو رکعت اور وتر پڑھتے ایک رکعت اور دو رکعت پڑھتے اس وقت کہ آذان کی آواز ان کے کان میں آتی یعنی قرأت نہایت کم ہوتی۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہما اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابویوب رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کرتے ہیں کہا ابوعبسی نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے کہ کہتے ہیں کہ جدا کر دے آدمی تیسری رکعت کو پہلی دو رکعتوں سے اور وتر پڑھے ایک رکعت کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کا۔



۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْمَا يَقْرَأُ بِهِ فِي الْوُتْرِ

وتر کی قراءت کے بیان میں

(۴۶۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بـ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ فِي رُكْعَةٍ وَرُكْعَةٍ.

(اسنادہ صحیح) الروض النضر (۴۴۲) ((صفة الصلاة)) التروايح (۱۱۳) ابن ماجہ (۱۱۷۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے نبی ﷺ پڑھتے تھے وتر میں سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ایک ایک سورت ایک ایک رکعت میں۔

فائدہ: اس باب میں علی اور عائشہ اور عبدالرحمن بن ابزلی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں ابی بن کعب سے وہ نبی ﷺ سے کہا ابوعبسی (امام ترمذی) نے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ پڑھتے تھے وتر کی تیسری رکعت میں معوذتین اور قل هو اللہ احد اور اختیار کیا ہے اکثر علمائے صحابہ نے اور جو بعد ان کے تھے پڑھنا سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى کا پہلی رکعت میں اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ دوسری میں اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تیسری میں۔

(۴۶۳) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَرِيحٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُؤْتَرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَفِي الْثَانِيَةِ ﴿بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ ﴿بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ. (صحیح) المشكاة (۱۲۶۹) صحیح ابی داؤد (۱۲۸۰)

بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ضعیف راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبدالعزیز بن جریج سے کہا پوچھا میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ وتر میں فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل هو اللہ احد اور معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبدالعزیز یہ بیٹے ہیں ابن جریج کے اور دوست ہیں عطاء کے اور ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے۔



۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ

وتر میں قنوت پڑھنے کے بیان میں

(۴۶۴) عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ، قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوُتْرِ: ((اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَ عَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَ تَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَ بَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَ قِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَّيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ)).

(صحیح . الارواء : ۴۲۹ . المشكاة : ۱۲۷۳ . التعليق علی صحیح ابن خزيمة : ۱۰۹۵) صحیح ابی داؤد (۱۲۸۱) ترجمہ: روایت ہے ابو الحوراء سے کہا انہوں نے کہا حسن بن علی نے سکھائے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کچھ کلمات کہہ کر وہ میں ان کو وتر میں اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ یا اللہ ہدایت کر مجھ کو ان میں جن کو ہدایت کی تو نے اور عافیت دے مجھے ان میں جن کو عافیت دی تو نے اور ضامن ہو جا میرا ان میں جن کی ضمانت کی تو نے اور برکت دے مجھ کو اس میں جو دیا ہے تو نے مجھ کو اور بچا اس کے شر سے جو تقدیر میں لکھا ہے تو نے اس لیے کہ تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر کوئی حکم نہیں کر سکتا اور نہیں ذلیل ہوتا جس کا تو متکفل ہو بڑی برکت والا ہے تو رب ہمارا اور بلندی والا۔

فائدہ: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو اس سند سے مگر روایت سے ابو الحوراء کی اور نام ان کا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت رسول اللہ ﷺ سے قنوت کے باب میں اس سے اچھی اور اختلاف ہے علماء کا قنوت وتر میں سوعبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تو کہا ہے قنوت وتر میں پڑھے تمام سال اور اختیار کیا قنوت کو قبل رکوع کے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق اور اہل کوفہ اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ نہ پڑھتے تھے قنوت مگر نصف آخر میں رمضان کے بعد رکوع

کے اور بعض اہل علم بھی اسی طرف گئے ہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔



۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوُتْرِ أَوْ يَنْسِي

اس شخص کے بیان میں جو وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے

(۴۶۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ نَامَ عَنِ الْوُتْرِ أَوْ نَسِيَ ، فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ)) . (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح ۱۲۶۸ و ۱۲۷۹ (الارواء ۱۵۳/۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو سو جائے اور وتر نہ پڑھے ہوں یا بھول جائے تو پڑھ لے جب یاد آئے یا نیند سے بیدار ہو۔

(۴۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ)) . (صحيح ، الارواء : ۴۲۲)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو سو جائے بغیر وتر پڑھے اور وقت جاتا رہے تو پڑھ لے جب صبح کو اٹھے۔

فائدہ: اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے سنا ہے میں نے ابوداؤد بخاری سے یعنی سلیمان بن اشعث سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے حال عبد الرحمن بن زید کا جو بیٹے ہیں اسلم کے سو کہا احمد نے بھائی ان کے عبد اللہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور سنا میں نے محمد کو ذکر کرتے تھے علی بن عبد اللہ کا کہ وہ ضعیف کہتے تھے عبد الرحمن بن زید اسلم کو اور کہا عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور بعض لوگ گئے ہیں اہل کوفہ سے اس حدیث کی طرف اور کہتے ہیں وتر پڑھ لے آدمی جب یاد کرے اگرچہ بعد طلوع آفتاب کے ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔



۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوُتْرِ

صبح سے پہلے وتر پڑھنے کے بیان میں

(۴۶۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوُتْرِ)) .

(صحيح . الارواء : ۱۵۴/۲) صحيح أبي داود (۱۲۹۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے صبح سے پہلے پڑھ لیا کرو وتر۔



(۴۶۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوْتَرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا)).

(صحیح الارواء (۴۲۲))

ترجمہ: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھو۔

(۴۶۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوَتْرِ،

فَأَوْتَرُوا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ)). (صحیح . الارواء : ۱۵۴ / ۲) صحیح ابی داؤد (۱۲۹۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب طلوع ہو چکی فجر تو جاتا رہا سب رات کی نمازوں کا وقت

اور وتر کا بھی سو وتر پڑھ لیا کرو طلوع فجر سے پہلے۔

فائلا: کہا ابوعبسی نے اور سلیمان بن موسیٰ اکیلے ہیں اس لفظ کے بیان کرنے میں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے لا

وتر بعد صلوٰۃ الصبح یعنی وتر نہیں ہیں نماز صبح کے بعد اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اہل علم سے اور یہی کہتے ہیں شافعی

اور احمد اور اسحاق کہ وتر پڑھنا ضروری نہیں صبح کی نماز کے بعد۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا وَتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ

اس بیان میں کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں

(۴۷۰) عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا

وَتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۲۹۳)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن طلح بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے سنا میں نے رسول

اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے دو وتر نہیں ہیں ایک رات میں۔

فائلا: کہا ابوعبسی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جو شخص پڑھ چکا ہو وتر اول شب میں اور پھر

اٹھے آخر شب میں تو کہا بعض علماء نے اور جوان کے بعد تھے کہ توڑ ڈالے اور ایک رکعت اس میں ملا دے پھر پڑھتا رہے جو

چاہے پھر وتر پڑھ لے آخر میں نماز کے اس لیے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتے اور اسی طرف گئے ہیں اسحاق اور کہا بعض

علماء صحابہ وغیرہ نے جو وتر پڑھ چکا ہو اول شب میں پھر سو گیا اور اٹھا آخر شب میں تو نماز پڑھے جتنی چاہے اور چھوڑ دے وتر کو

اپنے حال پر یعنی دوبارہ وتر کی اور ایک رکعت ملانے کی حاجت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد اور

ابن مبارک کا اور یہی صحیح ہے کہ مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کئی حدیثوں میں کہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی ہے بعد وتر کے بھی تو

پھر اعادہ وتر کیا ضروری ہے۔

(۴۷۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ رَكْعَتَيْنِ. (صحيح) المشكاة (۱۲۸۴)
ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ پڑھا کرتے تھے بعد وتر کے دو رکعت۔
فائدہ: اور مروی ہے اس کی مانند ابوامامہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور کتنے لوگوں سے نبی ﷺ کا پڑھنا۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں

(۴۷۲) عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: كُنْتُ أُمَشِّي مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ، فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَوْ تَرْتُ، فَقَالَ: أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ. (إسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن یسار سے کہا تھا میں سفر میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ جو پیچھے رہ گیا میں ان سے پوچھا کہاں تھا تو تو کہا میں نے وتر پڑھتا تھا تو کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کیا نہیں ہے تجھ کو رسول اللہ ﷺ میں ریس اچھی میں نے دیکھا ہے آپ ﷺ کو وتر پڑھتے ہوئے اپنی سواری پر۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض اہل علم اصحاب نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اس طرف اور کہتے ہیں کہ وتر پڑھ لے سواری پر اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعض کہتے ہیں وتر نہ پڑھے سواری پر اور جب وتر کا ارادہ ہو تو سواری سے اترے اور زمین پر پڑھے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الضُّحَى

چاشت کی نماز کے بیان میں

(۴۷۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ)). (ضعيف) الروض النضير (۱۱۱) التعليق الرغيب ۱/۲۳۵) تخريج المشكاة (۱۳۱۶) (التحقيق الثاني) اس میں موسیٰ بن فلاں بن انس راوی مجہول ہے۔ تقریب (۷۰۲۳)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پڑھے دن چڑھے بارہ رکعت بنا دے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک محل جنت میں سونے سے۔

فائل: اس باب میں ام ہانی اور ابو ہریرہ اور نعیم بن ہمار اور ابو ذر اور عائشہ اور ابوامامہ اور عتبہ بن عبدالمطلب اور ابن ابی اوفی اور ابو سعید اور زید بن ارقم اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر اسی روایت سے۔



(۴۷۴) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أُمُّ هَانِيٍّ، فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَأَغْتَسَلَ، فَسَبَّحَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. (صحیح)

الارواء (۴۶۴) مختصر الشمائل (۲۴۶) صحیح ابی داؤد (۱۱۶۸)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہ کسی نے خبر نہیں دی مجھ کو کہ اس نے دیکھا ہو رسول اللہ ﷺ کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے مگر ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہ بیان کیا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ آئے ان کے گھر میں فتح مکہ کے دن اور غسل کیا اور پڑھیں آٹھ رکعتیں میں نے نہیں دیکھا کبھی پڑھی ہو نماز اس سے ہلکی فقط اتنا تھا کہ پورا کرتے تھے آپ ﷺ رکوع اور سجدہ یعنی ہلکا پن فقط قرأت کی کمی سے تھا نہ یہ کہ رکوع و سجدہ برابر نہ ہو۔

فائل: کہ ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گویا احمد نے یقین کیا ہے اس باب میں کہ سب سے زیادہ صحیح حدیث ام ہانی کی ہے اور اختلاف کیا ہے نعیم میں سو بعض نے کہا نعیم بن خمار ہیں اور بعض نے کہا ابن ہمار اور ابن ہبار بھی کہا جاتا ہے اور ابن ہمام بھی اور صحیح ابن ہمار ہے اور ابو نعیم کو وہم ہو گیا اس میں سو کہا ابن خمار اور خطا کی اس میں پھر چھوڑ دیا یہ کہنا اور کہا نعیم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خبر دی ہم کو اس بات کی عبد بن حمید نے انہوں نے ابو نعیم سے۔

(۴۷۵) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَوْ ذَرَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: ((ابْنُ آدَمَ ارْكَعْ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفَلَ أَخْرَهُ)). (صحیح . التعلیق الرغیب : ۱ / ۲۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے کہ اللہ تعالیٰ سے کہ ارشاد کیا پروردگار تعالیٰ نے اے بیٹے آدم کے! پڑھ میرے لیے چار رکعت دن کے شروع میں کفایت کروں گا تیرے کاموں کو۔

فائل: کہ ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع اور نصر بن شمیل اور کتنے لوگوں نے حدیث کے اماموں نے نہاس بن قہم سے اور نہیں پہچانتے ہم نہاس کو مگر اسی روایت سے۔



(۴۷۶) عَنْ نَهَاسِ بْنِ قَهْمٍ ، عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). (ضعيف . المشكاة : ۱۳۱۸) التعليق الرغيب (۲۳۰/۱) اس میں نہاس بن قہم راوی ضعیف ہے۔ میزان الاعتدال (۲۷۴/۴) تقریب (۷۲۲۳) تہذیب (۴۷۸/۱۰)

ترجمہ: روایت ہے نہاس بن قہم سے وہ روایت کرتے ہیں شداد بن اعمار سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو ہمیشہ پڑھا کرے دو رکعت ضحیٰ کی بخشے جائیں گے گناہ اس کے اگر چہ ہوں دریا کی جھاگ کے برابر۔



(۴۷۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى نَقُولَ : لَا يَدْعُ ، وَ يَدْعُهَا حَتَّى نَقُولَ : لَا يُصَلِّي. (ضعيف . الارواء : ۴۶۰) اس میں عطیہ العونی راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۴۶۳۱) تہذیب التہذیب (۲۲۴/۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے ضحیٰ کی یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ چھوڑیں گے اور چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ پڑھیں گے۔
فائدہ: کہا ابوسعید نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۱۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

زوال کے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں

(۴۷۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ ، فَقَالَ : ((إِنَّهَا سَاعَةٌ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، وَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلُ صَالِحٍ)). (صحیح) المشكاة المصابيح حدیث (۱۱۶۸) صحیح الترغیب (۵۸۴) صحیح ابی داؤد (۱۱۵۳) تعلیق علی صحیح ابن خزيمة (۱۲۱۴) مختصر الشمائل (۲۴۹)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے چار رکعت آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ظہر کے پہلے اور فرماتے یہ ایسی گھڑی ہے کہ کھلتے ہیں اس وقت دروازے آسمان کے سوچا ہوتا ہوں میں کہ چڑھیں میرے لیے نیک عمل۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابویوب سے بھی روایت ہے کہا ابوسعید نے حدیث عبداللہ بن سائب کی حسن ہے غریب ہے اور

مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت بعد زوال کے سلام نہ پھیرتے تھے اس میں مگر اخیر میں۔

۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ

نماز حاجت کے بیان میں

(۴۷۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ، أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِّنْ بَنِي آدَمَ، فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ لْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لْيُثْنِ عَلَى اللَّهِ، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لْيَقُلْ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَرَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ)). (ضعیف جدًا) تخريج مشكاة المصابيح حديث (۱۳۲۷) التعليق الرغيب (۲۴۲/۱ - ۲۴۳) ابن ماجه حديث (۱۳۸۴) مستدرک الحاکم (۳۲۰/۱) اس میں

قائد بن عبدالرحمن راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۵۳۹۰) تہذیب (۲۵۵/۸)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو حاجت ہو طرف اللہ کی یا کام ہو کسی بنی آدم سے تو چاہئے کہ وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ کی اور درود پڑھے نبی ﷺ پر پھر کہے لا الہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے بردبار ہے بزرگی والا پاک ہے اللہ پروردگار بڑے عرش کا سب تعریف ہے اللہ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا مانگتا ہوں میں سبب تیری رحمتوں کے اور جس سے ضرور ہو تیری بخشش اور لوٹ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر بخش دے اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کھول دے اس کو یعنی دور کر دے اس کو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت جو پسند ہو تجھ کو مگر پورا کر دے اے بڑے رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے۔

فائدہ: کہا ابویسی نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعیف ہے، قائد بن عبدالرحمن ضعیف ہیں حدیث میں اور فائدہ ابوالورقاء ہیں۔

۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ

نماز استخارہ کے بیان میں

(۴۸۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، كَمَا

يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ، يَقُولُ : ((إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رُكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ، ثُمَّ لِيَقُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ ؛ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمْرِي ، أَوْ قَالَ : فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَيَسِّرْهُ لِي ، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمْرِي ، أَوْ قَالَ : فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ ، وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ .

قَالَ : وَيُسَمَّى ، حَاجَتَهُ) . (صحيح) الروض (٦٢٥) صحيح الترغيب (٦٨٢) صحيح ابی داؤد (١٣٧٦، ١٣٧٩)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ استخارہ سکھاتے ہم کو ہر کام میں جیسے سکھاتے تھے سورت قرآن کی فرماتے تھے جب قصد کرے کوئی تم میں سے کسی کام کو تو چاہیے پڑھے دو رکعت سوائے فرض کے پھر کہے اللھم سے ارضنی بہ تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ میں خیر طلب کرتا ہوں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ اور طلب کرتا ہوں تیری قدرت کے ساتھ اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرے بڑے فضل سے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو خوب جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو جاننے والا ہے غیوں کا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا فرمایا عاجل امری و آجلہ اور معنی اس کے بھی یہی ہیں پس آسان کر مجھ پر یہ کام پھر برکت دے مجھ کو اس میں اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے میرے دین میں اور دنیا میں یا انجام کار میں یا فرمایا فی عاجل امری و آجلہ اور معنی اس کے بھی وہی ہیں تو دور کر دے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھ کو اس سے اور قدرت دے مجھ کو خیر پر جہاں ہو پھر راضی کر مجھ کو اس کے ساتھ اور کہا نام لے اپنی حاجت کا یعنی ہذا الامر کی جگہ پر جیسے نکاح، سفر وغیرہ جو کام ہو۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابویوب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبد الرحمن بن ابوالملول کے اور وہ ایک شیخ مدنی اور ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان نے بھی ایک حدیث اور عبد الرحمن سے روایت کی ہے بہت اماموں نے حدیث کے۔

۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ

صلوۃ التسبیح کے بیان میں

(۴۸۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ عَدَّتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَتْ : عَلَّمَنِي كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي

صَلَاتِي، فَقَالَ: ((كَبِّرِي اللَّهَ عَشْرًا، وَ سَبِّحِي اللَّهَ عَشْرًا، وَ اَحْمَدِيهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِّي مَا شِئْتَ، يَقُولُ: نَعَمْ نَعَمْ)). (حسن الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں رسول اللہ ﷺ کے پاس صبح کو اور عرض کیا سکھائیے مجھ کو ایسے کلمات کہ کہوں میں ان کو نماز میں سو فرمایا آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہہ دس بار اور سبحان اللہ کہہ دس بار اور الحمد للہ کہہ دس بار پھر مانگ جو مانگنا ہو کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہاں ہاں قبول کرتا ہے تیری دعا کو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو اور فضل بن عباس اور ابو رافع رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو یسلی نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غریب ہے اور حسن ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کئی روایتیں صلوٰۃ التبیح کے باب میں لیکن کچھ زیادہ صحیح نہیں، اور روایت کیا ہے ابن مبارک اور کئی عالموں نے صلوٰۃ التبیح کو اور ذکر کیا فضیلت کو اس کی روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے کہا بیان کیا ہم سے ابو وہب نے کہا پوچھا میں نے عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کو کہ تبیح کی جاتی ہے اس میں تو کہا انہوں نے تکبیر اولیٰ کہے پھر پڑھے سبحانک اللہم سے غیر تک تک پھر کہے پندرہ بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر فاتحہ اور کوئی سورت پھر پڑھے دس بار سبحان اللہ سے آخر تک پھر رکوع کرے اور پڑھے وہی کلمہ دس بار پھر سر اٹھائے اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے اور کہے دس بار پھر سر اٹھائے اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے دوسرا اور کہے دس بار پھر پڑھے اسی طرح چار رکعت سو یہ پچھتر تسبیحیں ہیں ہر رکعت میں، شروع میں پڑھی جائیں پندرہ بار پھر قرأت کرے پھر تبیح پڑھے دس بار، سو اگر پڑھے یہ نماز ہر رات کو تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ سلام پھیر دے دو دو رکعت پر اور اگر ان کو پڑھے تو اختیار ہے کہ دو سلام میں پڑھے یا ایک سلام میں کہا ابو وہب نے خبر دی مجھ کو عبدالعزیز ابن ابو زرقہ نے کہ کہا عبداللہ نے رکوع میں پہلے سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں پہلے سبحان ربی الاعلیٰ تین تین بار کہہ لے بعد اس کے یہ تسبیحات پڑھے کہا احمد بن عبدہ نے بیان کیا مجھ سے وہب بن زمعہ نے خبر دی مجھ کو عبدالعزیز نے اور وہ بیٹے ابو زرقہ کے ہیں، کہا انہوں نے پوچھا میں نے عبداللہ بن مبارک سے اگر سہو کرے کوئی اس نماز میں کیا تسبیحیں پڑھے سجدہ سہو میں بھی دس دس بار کہا نہیں وہ تو فقط تین سو ہیں۔ (صحیح . التعليق الرغیب : ۱ / ۲۳۹)



(۴۸۲) عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ : ((يَا عَمَّ أَلَا أَصْلُكَ، أَلَا أَحْبُوكَ، أَلَا أَنْفَعُكَ؟)) قَالَ : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : ((يَا عَمَّ ، صَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَةٍ ، فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ ، فَقُلْ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَ سُبْحَانَ اللَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ ، ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ ارْفَعْ

رَأْسَكَ فَقُلُّهَا عَشْرًا ، ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلُّهَا عَشْرًا ، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلُّهَا عَشْرًا ، ثُمَّ اسْجُدِ الثَّانِيَةَ فَقُلُّهَا عَشْرًا ، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلُّهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ ، فَذَلِكَ خَمْسُ وَ سَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ، وَهِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ ، لَغَفَرَهَا اللَّهُ لَكَ)) . قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ نَسْأَلَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ ؟ قَالَ : ((فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُولَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ فَقُلُّهَا فِي جُمُعَةٍ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُولَهَا فِي جُمُعَةٍ فَقُلُّهَا فِي شَهْرٍ)) ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ لَهُ حَتَّى قَالَ : ((فَقُلُّهَا فِي سَنَةٍ)) . (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (١٣٢٨-١٣٢٩) صحيح الترغيب (٦٧٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اے چچا میرے کیا نہ کروں سلوک میں تمہارے ساتھ کیا نہ دوں میں تم کو کیا نفع نہ پہنچاؤں یہ تم کو کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا آپ ﷺ نے اے چچا میرے پڑھو چار رکعت اور پڑھو ہر رکعت میں فاتحہ اور کوئی سورت پھر جب پوری ہو جائے قرأت تو کہو اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ پندرہ بار قبل رکوع کے پھر رکوع کر اور کہہ دو وہی کلمہ دس بار پھر اٹھا سر اپنا پھر کہہ دس بار پھر سجدہ کر اور کہہ دس بار پھر سر اٹھا اپنا اور کہہ دس بار پھر اٹھا سر اپنا اور کہہ دس بار قبل کھڑے ہونے کے یعنی جلسہ استراحت میں سو یہ کھڑے ہوئی ہر رکعت میں اور تین سو ہوئے چار رکعت میں اگر ہوں گے گناہ تیرے مثل ریگ درہم برہم کے تو بھی بخشے گا اس کو اللہ تعالیٰ کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ ﷺ کون کہہ سکتا ہے اس روز فرمایا اگر نہیں کہہ سکتے تم ہر روز تو کہو ہر جمعہ میں اور اگر نہیں ہو سکتا کہہ تو ہر جمعہ میں تو کہو ہر مہینے میں پھر یوں ہی فرماتے رہے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ فرمایا ہر سال میں ایک بار۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابو رافع کی روایت سے۔



۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کے طریقے کے بیان میں

(۴۸۳) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، قَالَ : قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ، هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : ((قُولُوا : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)) . (صحيح) الارواء (۳۰۲) الروض (۸۴۳، ۸۴۱) صحيح أبي داود (۸۹۶) ((الصفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ ﷺ سلام بھیجنا آپ پر تو ہم جان چکے

اب درود کیونکر بھیجنا ہے آپ پر فرمایا آپ ﷺ نے کہ تو اللہ سے دوسری حمید مجید تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے رحمت بھیجتی تو نے ابراہیم پر تو بڑا تعریف والا اور بزرگی والا ہے اور برکت بھیج اوپر محمد کے اور آل محمد ﷺ کے جیسی برکت بھیجتی تو نے ابراہیم پر تو بڑا خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے کہا ابو اسامہ نے اور زیادہ بتایا مجھ کو زائدہ نے ایک لفظ اعمش سے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا عبدالرحمن نے اور کہتے تھے ہم درود میں وعلینا معہم یعنی رحمت اور برکت بھیج ہمارے اوپر بھی ان سب کے ساتھ۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابو حمید اور ابو مسعود اور طلحہ اور ابو سعید اور بریدہ اور زید بن خارجہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور زید بن خارجہ کو ابن حارثہ بھی کہتے ہیں کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث کعب بن عجرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابو عیسیٰ ہے اور ابو لیلیٰ کا نام یسار ہے۔



۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت کے بیان میں

(۴۸۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((أَوَّلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً)). (ضعيف . التعليق الرغيب : ۲ / ۲۸۰) المشكاة (۹۲۳) اس میں عبداللہ بن کیسان راوی مجہول ہے۔ میزان (۴۷۴/۲) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند حسن ہے۔ عبداللہ بن کیسان کو بغوی اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ دوست آدمیوں سے میرے نزدیک قیامت کے دن وہ ہے جس نے بہت بھیجا درود مجھ پر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ جس نے پڑھا ایک بار درود مجھ پر، بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود اور لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دس نیکیاں۔

(۴۸۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا)). (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۳۶۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو درود بھیجتا ہے مجھ پر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار۔

فائدہ: اس باب میں عبدالرحمن بن عوف اور عامر بن ربیعہ اور عمار اور ابو طلحہ اور انس اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی

روایت ہے کہا ابوعبسی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ثوری سے اور کئی عالموں سے کہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور صلوٰۃ ملائکہ کی استغفار۔



(۴۸۶) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ (ﷺ). (حسن . الصحيحة : ۲۰۵۳) بعض متفقین کہتے ہیں اس کی سند میں ابوقرة الاسدی مجہول ہے۔ تقریب (۸۳۱۵)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ دعا لگی ہوئی ہے آسمان اور زمین کے بیچ میں ذرا نہیں چڑھتی جب تک درود نہ بھیجے تو اپنے نبی ﷺ پر۔

فائدہ: کہا ابوعبسی نے علاء بن عبد الرحمن وہ بیٹے ہیں یعقوب کے وہ مولیٰ ہیں حرقہ کے اور علاء تابعین سے ہیں کہ سماع رکھتے ہیں انس بن مالک وغیرہ سے اور عبد الرحمن بن یعقوب والد ہیں علاء کے وہ تابعین سے ہیں کہ سماع رکھتے ہیں ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری سے اور یعقوب کبار تابعین سے ہیں کہ ملاقات کی ہے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اور روایت بھی کی ان سے۔



(۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَبِيعُ فِي سُوْقِنَا إِلَّا مَنْ قَدْ تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ. (حسن الاسناد)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے عباس بن عبد العظیم عنبری نے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب سے انہوں نے اپنے باپ عبد الرحمن سے انہوں نے علاء کے دادا یعقوب سے کہا یعقوب نے فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نہ خرید و فروخت کرے کوئی ہمارے بازار میں جب تک خوب سمجھ نہ پیدا کرے دین میں یعنی مسائل معاملات سے خوب آگاہ نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے مترجم کہتا ہے اس حدیث کو کچھ اس باب سے تعلق نہیں فقط یہ حدیث ہمارے شیخ ترمذی رحمہ اللہ نے اسی واسطے لکھی کہ اس سے یعقوب کی سماعت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اور ملاقات ان کی ثابت ہو جیسا اوپر مذکور ہوا تھا۔



ABU UMAMAH OWAIS



(المعجم ۴) جمعہ کے بیان میں (التحفة . . .)

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کی فضیلت کے بیان میں

۷

(۴۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ ، وَ فِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، وَ فِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ)).

(صحیح . الاحادیث الصحیحة : ۱۵۰۲ . التعليق علی صحیح ابن خزيمة : ۱۱۶ / ۳) صحیح ابی داؤد (۹۶۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے سب دنوں سے بہتر کہ جس میں آفتاب نکلتا ہے دن جمعہ کا ہے اسی میں پیدا ہوئے آدم علیہ السلام اسی میں داخل ہوئے جنت میں اسی دن نکلے جنت سے اور قائم نہ ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن۔

فائدہ: اس باب میں ابوالباہ اور سلیمان اور ابوذر اور سعید بن عبادہ اور اوس بن اوس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمع کے دن کی اس گھڑی کے بیان میں جس میں دعا کے قبول ہونے کی امید ہے

(۴۸۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى غَيْبِ شَمْسِ)) . (حسن . المشكاة : ۱۳۶۰ . التعليق الرغيب : ۱/۶۵۱)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ڈھونڈو وہ گھڑی جس کی امید ہے جمعہ کے دن میں بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے سوائے اس سند کے اور محمد بن ابوجہد ضعیف ہیں ضعیف کہا ہے ان کو بعض اہل علم نے ان کی کمی حافظہ کے سبب سے اور ان کو حماد بن ابوجہد بھی کہا جاتا ہے اور کہتے ہیں وہی ابوالبراء ایہم انصاری ہیں جو منکر الحدیث ہیں اور تجویز کیا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ وہ گھڑی جس کی امید ہے جمعہ کے دن میں بعد عصر کے غروب آفتاب تک اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا احمد بن حنبل نے اکثر حدیثوں میں یہی ہے کہ وہ گھڑی جس میں امید ہے دعا قبول ہونے کی وہ بعد نماز عصر کے ہے اور امید ہے بعد زوال آفتاب کے بھی۔

(۴۹۰) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْأَلُ اللَّهُ الْعَبْدَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ)) ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ سَاعَةٍ هِيَ ؟ قَالَ : ((حِينَ تَقَامُ الصَّلَاةُ إِلَى انْصِرَافِ مِنْهَا)) . (ضعیف جدًا) التعليق الرغيب (۱/۲۵۰-۲۵۱) ضعيف الترغيب (۴/۴۴۳) صحيح

الترغيب (۱/۲۹۷) اس میں کثیر بن عبد اللہ کو حافظ ابن جریر میں معین شافعی، ابوداؤد، دارقطنی، ابن حبان نے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: بیان کیا ہم سے زیادہ بن ایوب بغدادی نے انہوں نے ابوعامر عقدی سے انہوں نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بے شک جمعہ میں ایک ساعت ہے کہ نہیں مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے کوئی بندہ کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ وہ چیز پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی گھڑی ہے؟ فرمایا جس وقت سے تکبیر ہوتی ہے نماز کی یعنی نماز جمعہ وغیرہ کی اس وقت سے لوگوں کے پھرنے تک۔

فائدہ: اس باب میں ابوموسیٰ اور ابو ذر اور سلمان اور عبد اللہ بن سلام اور ابولبابہ اور سعد بن عبادہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عمرو بن عوف کی حسن ہے غریب ہے۔

(۴۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُهْبِطَ مِنْهَا، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّي

فَسَأَلَ اللَّهُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ))، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ ، فَذَكَرْتُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثَ ، فَقَالَ : أَنَا أَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ ، فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِهَا ، وَلَا تَضُنَّنِي بِهَا عَلَيَّ ، قَالَ : هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، قُلْتُ : كَيْفَ تَكُونُ بَعْدَ الْعَصْرِ ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يُؤَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي)) ، وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّي فِيهَا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ؟)) ، قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : فَهُوَ ذَلِكَ)) . (صحيح) التعليق الرغيب (٢٥١/١) المشكاة (١٣٥٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہتر سب دنوں میں کہ نکلتا ہے اس میں آفتاب جمعہ کا دن ہے کہ اس میں پیدا ہوئے آدم علیہ السلام اور اس میں گئے جنت میں اور اسی دن اتارے گئے جنت سے اور اس دن میں ایک گھڑی ہے کہ نہیں پاتا اس کو کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہو پھر مانگے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پھر ملا میں عبد اللہ بن سلام سے اور بیان کی یہ حدیث سو کہا انہوں نے میں خوب جانتا ہوں اس گھڑی کو سو کہا میں نے خبر دو مجھ کو اور بخلی نہ کرو فرمایا انہوں نے وہ بعد عصر کے ہے غروب آفتاب تک کہا میں نے کیونکر ہو سکتی ہے بعد عصر کے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں پاتا کوئی بندہ مسلم حالت نماز میں اور بعد عصر کے تو کوئی نماز نہیں پڑھتا، کہا عبد اللہ بن سلام نے کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو بیٹھے کہیں انتظار میں نماز کے تو گویا نماز ہی میں ہے کہا میں نے ہاں یہ تو فرمایا ہے کہا عبد اللہ بن سلام نے یہی مراد ہے آپ کی یعنی بعد عصر کے جو منتظر بیٹھا ہے مغرب کا وہ بھی نماز میں ہے اور وہ گھڑی بھی اسی وقت میں ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ دراز ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث صحیح ہے کہا معنی اخیر نبی بھا ولا تضنن بھا علی کے یہ ہیں کہ بخلی نہ کرو اور ضنین بخلی کو کہتے ہیں اور ضنین جس سے بدظن ہوں اور لوگ تہمت کریں۔



۳۔ باب: مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کے بیان میں

(۴۹۲) عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ ، فَلْيَغْتَسِلْ)) .

(صحيح) الروض (۴۹۲، ۴۹۳، ۵۶۰) التعليق علی ابن حزمہ (۱۷۴۹، ۱۷۵۱)

ترجمہ: روایت کی سالم نے اپنے باپ سے کہ سنا انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو آئے جمعہ کی نماز کو تو چاہیے کہ نہالے۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور عمر اور جابر اور براء اور عائشہ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی)

نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے وہ اپنے

باپ سے وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث اور روایت کی، ہم سے یہ حدیث قتیہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے اور کہا محمد نے حدیث زہری کی سالم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور حدیث عبد اللہ بن عبد اللہ کی اپنے باپ سے دونوں صحیح ہیں اور کہا بعض اصحاب زہری نے روایت کی مجھ سے آل نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ عمر رضی اللہ عنہما خطبہ پڑھتے تھے روز جمعہ میں کہ اتنے میں داخل ہوئے ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کے تو پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کون سی گھڑی ہے یہ یعنی اتنی دیر کیوں لگائی تو کہا انہوں نے کچھ دیر نہ کی میں نے گمراہی کی سنی میں نے اذان اور وضو کیا اور حاضر ہوا فرمایا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کفایت نہ کی تم نے وقت کی تاخیر پر اور اول وقت کے فوت ہونے پر یہاں تک کہ وضو کیا بجائے غسل کے اور معلوم ہے تم کو کہ آپ ﷺ نے حکم فرمایا ہے غسل کا روایت کی ہم سے محمد بن ابان نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے ح اور روایت کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بھی انہوں نے عبد اللہ بن صالح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے یہی حدیث اور روایت کی مالک نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سالم سے کہا عمر رضی اللہ عنہما خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن آخر حدیث تک کہا ابو عسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے حال ان روایتوں کا تو کہا صحیح حدیث زہری کی ہے سالم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور کہا محمد نے مروی ہوئی یہ حدیث مالک سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے یہی حدیث۔

(۴۹۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا

الْكَثِيبُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے یہی حدیث اور بیان کی ہم سے یہ حدیث قتیہ نے ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے۔

(۴۹۴) وَرَوَاهُ يُونُسُ وَ مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَيْةُ سَاعَةِ هَذَا؟ فَقَالَ: مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النَّدَاءَ، وَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ، قَالَ: وَالْوُضُوءُ أَيْضًا! وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْغُسْلِ. (صحیح)

ترجمہ: اور روایت کیا یونس اور معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں ایک صحابی رسول ﷺ داخل ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا یہ کونسی گھڑی ہے؟ (یعنی اتنی دیر کیوں لگائی) تو انہوں نے کہا میں نے دیر نہ کی مگر میں نے اذان سنی اور وضو کیا اور حاضر ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کہا آپ نے صرف وضو پر کفایت کیا اور یقیناً آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل کرنے کا حکم دیا ہے؟۔

(۴۹۵) عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ. **ترجمہ:** روایت ہے سالم سے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے پس ذکر کیا اس حدیث کو۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۴۹۶) عَنْ أُوسِ بْنِ أُوسٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَلَ وَبَكَرَ وَابْتَكَرَ وَذَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَ قِيَامِهَا)) قَالَ مَحْمُودٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَكَيْفَ اغْتَسَلَ هُوَ وَغَسَلَ امْرَأَتَهُ قَالَ: وَ يُرْوَى عَنْ ابْنِ الْمُبَارِكِ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: مَنْ غَسَلَ رَأْسَهُ وَاغْتَسَلَ.

(صحیح) المشكاة (۱۳۸۸) صحیح ابی داؤد (۳۷۲) التعلیق الرغیب (۲۴۷/۱)

ترجمہ: روایت ہے اوس بن اوس سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے جس نے غسل کیا جمعہ کے دن اور غسل کروایا اور سویرے چلا مسجد کو اور پایا ابتدائی خطبہ اور نزدیک ہوا امام سے اور سنا خطبہ کو اور چپ رہا ہوگا اس کو ہر قدم پر رکھے اس نے راہ میں ثواب ایک برس کی عبادت کا کہ دن کو روزہ رکھا ہو اس میں اور رات بھر نماز پڑھی ہو کہا محمود نے اس حدیث کے معنی میں وکیع نے کہا اغتسل یعنی خود نہایا اور غسل یعنی اپنی بیوی کو نہایا اور مروی ہے کہ ابن مبارک سے کہا کہ انہوں نے معنی اس حدیث کے یہ ہیں و اغتسل یعنی آپ نہایا اور غسل یعنی سردھویا۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابو بکر اور عمران بن حصین اور ابو ذر اور سلمان اور ابو سعید اور ابن عمر اور ابو ایوب سے کہا ابو عیسیٰ (اہم ترمذی) نے حدیث اوس بن اوس کی حسن ہے اور ابو الاشعث صنعانی کا نام شراحیل بن آدم ہے۔



۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن وضو کرنے کے بیان میں

(۴۹۷) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعَمْتُ، وَمَنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ)). (صحیح) المشكاة (۵۴۰) صحیح ابی داؤد (۳۸۰) التعلیق علی ابن خزيمة (۱۷۵۷)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے وضو کیا جمعہ کے دن تو خیر اور خیر کیا اور جس نے

غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور روایت کی بعض اصحاب قنادہ نے یہ حدیث قنادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے اور روایت کیا بعضوں نے قنادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے افضل جانتے ہیں غسل کو اگرچہ وضو بھی ان کے نزدیک کفایت کرتا ہے جمعہ کے دن اور کہا شافعی نے جو روایتیں آئی ہیں رسول اللہ ﷺ سے ان سے فضیلت غسل ثابت ہوتی ہے نہ واجب ہونا غسل کا اور ایسا ہی ثابت ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی کہ عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا وضو بھی کفایت کرتا ہے اور تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا ہے غسل کا جمعہ کے دن میں اور اگر یہ دونوں جانتے ہوتے کہ فرمانا رسول اللہ ﷺ کا بطریق و جواب کے ہے تو نہ چھوڑتے حضرت عمر بن خطاب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بے نہلائے اور نہ چھپی رہتی اس کے واجب ہونے کی حقیقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر باوصف ان کے علم کے، لیکن صاف دالت ہے اس حدیث میں کہ غسل جمعہ کا افضل ہے واجب نہیں۔

(۴۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا».

(صحیح) صحیح ابی داود (۹۶۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر آیا جمعہ کی نماز کے واسطے اور نزدیک ہوا امام سے اور خوب سنا خطبہ اور چپ رہا خطبہ ہوتے وقت بخشے جائیں گے اس کے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور زیادہ جو کھیلتا ہوتا تارہا کنکریوں کو تو اس نے بے فائدہ کام کیا۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّبَكِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانے کے بیان میں

(۴۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ».

(صحیح) التعليق الرغيب (۲۵۵/۱) صحیح الترغیب (۷۱۳) صحیح ابی داؤد (۳۷۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو غسل کرے جمعہ کے دن جیسا نہاتے ہیں جنابت سے یعنی بخوبی احتیاط سے نہائے اور اول گھڑی مسجد کو جائے گویا قربانی کی اونٹ کی یعنی ایسا ثواب پائے اور جو جائے دوسری گھڑی میں تو گویا قربانی کی ایک گائے کی اور جو جائے تیسری گھڑی میں گویا قربانی کی ایک سینگ دار مینڈھے کی اور جو آچھٹی گھڑی میں تو گویا ذبح کی ایک مرغی اور جو آ یا پانچویں گھڑی میں تو گویا اللہ کی راہ میں دیا ایک بیضہ پھر جب نکلے امام خطبہ پڑھنے کو تو آ جاتے ہیں فرشتے خطبہ سننے کو یعنی پھر فرشتے اس آنے والے کا نام نہیں لکھتے اور خود خطبہ سننے میں مشغول رہتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن عمر اور سرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۷۔ باب: مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُدْرِ

باب: بغیر عذر کے جمعہ ترک کرنے کے بیان میں

(۵۰۰) عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمَرِيَّ وَكَانَتْ لَهُ صَحْبَةٌ فِيمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ)).

(حسن صحیح) المشكاة (۱۳۷۱) التعليق الرغيب (۲۵۹) التعليق على ابن خزيمة (۱۸۵۷/۱۸۵۸) صحيح أبي داود (۹۶۵)

ترجمہ: روایت ہے عبیدہ بن سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں ابوالجعد سے کہ مراد لیتے ہیں ان سے ضمری کو اور محمد بن عمر کے قول میں ان کو صحبت بھی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہا ابوالجعد نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے چھوڑ دیا جمعہ کی نماز کو تین بار سستی سے یا اس کو حقیر جان کر تو مہر کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور سرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث ابوالجعد کی حسن ہے اور کہا پوچھا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے نام ابوالجعد ضمری کا سونہ پہچانا اور نہ بتایا انہوں نے نام ان کا اور کہا میں نہیں جانتا ان کی کوئی روایت رسول اللہ ﷺ سے سوا اس حدیث کے، کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے محمد بن عمرو کے۔



۸۔ باب: مَا جَاءَ مِنْ كَمْ يُؤْتَى إِلَى الْجُمُعَةِ؟

باب: اس بیان میں کہ کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو؟

(۵۰۱) عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ قُبَاءَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ

نَشْهَدُ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَاٍ. (ضعیف الاسناد) سند میں رجل من اهل قباء مجہول راوی ہے۔ نیز ثور راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۸۲)

ترجمہ: روایت ثور سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل قباء کی وہ اپنے باپ سے کہ تھے صحابی نبی ﷺ کے کہا ان کے باپ نے حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ حاضر ہوا کریں ہم جمعے کے واسطے قباء سے۔

فائدہ: کہا ابویسی نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور نہیں ثابت ہوا اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ میں حاضر ہونا اس کو ضروری ہے جو رات کو پہنچ جائے اپنے گھر میں یعنی بعد نماز جمعہ کے اپنے مکان تک لوٹ سکے اور اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں کہ مروی ہیں معمارک بن عباد سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن سعید مقبری سے اور ضعیف کہا یحییٰ بن سعید قطان نے عبد اللہ بن سعید مقبری کو حدیث میں اور اختلاف ہے علماء کا کہ کس پر واجب ہوتا ہے جمعہ بعضوں نے کہا جو رات کو پہنچ سکے اپنے مکان کو اس پر واجب ہے حاضر ہونا اور بعض نے کہا جمعہ واجب نہیں ہوتا مگر اس پر جو نے اذان کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کاسنا میں نے احمد بن حسن سے کہ فرماتے تھے تھا میں احمد بن حنبل کے پاس سو ذکر آیا کہ کس پر واجب ہوتا ہے جمعہ، احمد بن حنبل نے اس باب میں کوئی روایت نہیں کی نبی ﷺ سے کہا احمد بن حسن نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے روایت ہے کہا میں نے ہاں۔

(۵۰۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا مَعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ)). قَالَ: فَغَضِبَ عَلَيَّ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَالَ لِي: أَسْتَغْفِرُ رَبِّكَ وَأَسْتَغْفِرُ رَبَّكَ. إِنَّمَا فَعَلَ بِهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هَذَا لِأَنَّهُ لَمْ يَعُدَّ هَذَا الْحَدِيثَ شَيْئًا وَضَعَفَهُ لِحَالِ إِسْنَادِهِ. (ضعیف جدًا . المشكاة : ۱۳۷۶) اس میں عبد اللہ بن سعید مقبری راوی کذاب ہے۔ معمارک بن عباد اور حجاج بن نصیر دونوں ضعیف راوی ہیں۔

ترجمہ: بیان کیا ہم سے حجاج بن نصیر نے کہا روایت کی ہم سے معمارک بن عباد نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جمعہ واجب ہوتا ہے اس پر جو رات کو پہنچ سکے اپنے گھر تک۔ کہا احمد بن حسن نے جب سنا احمد بن حنبل نے غصہ ہو گئے مجھ پر اور کہا مغفرت مانگ تو اپنے رب سے اور وہ اس لیے غصہ ہوئے کہ انہوں نے اس حدیث کو حدیث نہ سمجھا بلکہ ضعیف جانا اس کو بسبب اسناد کے۔



۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب: وقتِ جمعہ کے بیان میں

(۵۰۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ.

(صحیح) ((الاجوبة النافعة)) صحیح ابی داؤد (۹۹۵)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے نماز جمعہ کی جب ڈھلتا تھا آفتاب۔

فائدہ: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے ابو داؤد طیالسی سے انہوں نے فتح بن سلیمان سے انہوں نے عثمان بن عبد الرحمن تمیمی سے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب میں سلمہ بن اکوع اور جابر اور زبیر بن عوام سے روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر اجماع ہے اکثر اہل علم کا کہ وقت جمعہ کا جب ہے کہ آفتاب ڈھل جائے مانند ظہر کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور تجویز کیا بعض نے اگر نماز جمعہ قبل زوال کے پڑھے تو جائز ہے اور کہا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے جس نے پڑھی قبل زوال کے اس پر اعادہ ضروری نہیں۔

(۵۰۴) عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مانند اوپر کی روایت کے۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمَنْبَرِ

باب: منبر پر خطبہ دینے کے بیان میں

(۵۰۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِدْعٍ، فَلَمَّا اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنْبَرَ حَنَ الْجِدْعُ حَتَّى آتَاهُ فَالْتَزَمَهُ فَسَكَنَ. (صحيح . الصحيحة : ۲۱۷۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ خطبہ پڑھتے تھے ایک کھجور کے ڈنڈا کے پاس پھر جب بنایا منبر، رونے لگا وہ ڈنڈا کھجور کا یہاں تک کہ آئے آپ ﷺ اس کے پاس اور لپٹ گئے اس سے پس چپ رہا۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے انس اور جابر اور سہیل بن سعد اور ابی بن کعب اور ابن عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور غریب ہے اور معاذ بن علاء وہ بصری ہیں بھائی ہیں ابن عمرو بن علاء کے۔



۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

باب: دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کے بیان میں

(۵۰۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ، قَالَ: مِثْلَ مَا يَفْعَلُونَ الْيَوْمَ. (صحيح . الارواء : ۶۰۴) صحيح ابی داؤد (۱۰۰۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے جمعہ کے دن پھر بیٹھ جاتے تھے یعنی ایک خطبے کے بعد پھر کھڑے

راء، کہا راوی نے جیسا آج کے دن لوگ کرتے ہیں۔

ہوتے اور خطبہ

بر بن عبد اللہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث
ب کہ فرق کر دے دونوں خطبوں میں ایک جلسہ کے ساتھ۔

فائدہ : اس باب میں

حسن ہے صحیح ہے اور یہی



۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَصْرِ الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ چھوٹا دینے کے بیان میں

(۵۰۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنْتُ أَصَلُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَ خُطْبَتُهُ قَصْدًا. (صحیح الارواء (۷۱/۳) صحیح ابی داؤد (۱۰۰۹))

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے تھا میں نماز پڑھتا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو ہوتی تھی نماز آپ ﷺ کی متوسط اور خطبہ آپ ﷺ کا متوسط یعنی نہ بہت دراز اور نہ بہت کم۔

فائدہ : اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمَنْبَرِ

باب: منبر پر قرآن پڑھنے کے بیان میں

(۵۰۸) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمَنْبَرِ ﴿ وَ نَادَوْا يَا مَالِكُ ۝﴾ (الایة. (صحیح. الارواء : ۷۵/۳))

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے و نادوا یا مالک۔

فائدہ : اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث یعلیٰ بن امیہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور یہ حدیث ہے ابن عیینہ کی اور اختیار کیا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ امام پڑھے خطبہ میں کچھ آیتیں قرآن کی، کہا امام شافعی نے جب خطبہ پڑھے امام اور نہ پڑھے خطبہ میں کچھ دو بارہ پڑھے خطبہ کو، مترجم کہتا ہے کہ پوری آیت جو حدیث میں مذکور ہوئی ہے یہ ہے و نادوا یا مالک لیقض علینا ربک قال انکم ما کنون یعنی اور پکارا اہل دوزخ نے اے مالک حکم کر دے ہمارے اوپر رب تیرا کہا مالک نے تم ہمیشہ رہنے والے ہو اور یہ حال اہل دوزخ کا ہے کہ ہزار برس تک مالک کو کہ نام ہے خازن دوزخ کا پکاریں گے اور فریاد کریں گے اور مالک ان کو ہزار برس کے بعد جواب دے گا اور یہ کہے گا کہ تم ہمیشہ

رہنے والے ہو گئی دوزخ سے تم کو نکلتا اور عذاب سے نجات نہیں۔



۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ إِذَا خُطِبَ

امام کی طرف منہ کر لینے کے بیان میں جب وہ خطبہ دے

(۵۰۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلَنَا بِوُجُوهِنَا. (صحیح عند الالبانی . سلسلہ احادیث الصحیحة : ۲۰۸۰) بعض محققین نے اس کو محمد بن الفضل کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔
ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب چڑھتے منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو تو ہم سامنے کر لیتے آپ ﷺ کے، اپنے منہ۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور منصور کی حدیث ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے محمد بن فضل بن عطیہ کے اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث ہیں ہمارے اصحاب کے نزدیک یعنی حدیثوں کو یاد نہیں رکھتے بھلا دیتے ہیں ایسے شخص کو ذاہب الحدیث کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کی طرف منہ کر لینے کو جب خطبہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا، کہا ابو یسلی (امام ترمذی) نے اور صحیح روایت اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی ثابت نہیں ہے۔



۱۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

اس بیان میں کہ جب آدمی مسجد میں آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو بھی دو رکعت پڑھ لے

(۵۱۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَصَلَّيْتَ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَقُمْ فَارْكَعْ)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۰۲۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کہ آیا ایک آدمی سو فرمایا نبی ﷺ نے کیا نماز پڑھی تو نے تحیۃ المسجد یا سنت جمعہ؟ عرض کیا اس نے: نہیں، فرمایا آپ ﷺ نے کھڑا ہوا اور پڑھ لے۔
فائدہ: کہا ابو یسلی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۵۱۱) عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرَّوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّي، فَجَاءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوهُ فَأَبَى حَتَّى صَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كَادُوا لَيَقْعُوا بِكَ فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ

رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةٍ بَدَّةٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَمَرَهُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ. (حسن صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۰۲۱)

ترجمہ: روایت ہے عیاض بن عبداللہ بن ابوسرح سے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آئے جمعہ میں اور مروان خطبہ پڑھتا تھا سو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، پس آئے چوکیدار کہ بٹھادیں ان کو پس نہ مانا انہوں نے یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر جب فارغ ہوئے نماز جمعہ سے آئے ہم ان کے پاس اور کہا ہم نے: اللہ تعالیٰ رحم کرے تم پر یہ تو گرے پڑتے تھے تمہارے اوپر سو فرمایا انہوں نے کبھی نہ چھوڑوں گا اس چیز کو جس کو دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پھر ذکر کیا کہ ایک مرد آیا جمعے کے دن مکلی کچلی صورت میں اور نبی ﷺ خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کا پھر حکم کیا آپ ﷺ نے سو پڑھی اس نے دو رکعتیں اور نبی ﷺ خطبہ پڑھتے تھے۔

فائدہ: کہا ابن ابی عمر نے ابن عیینہ پڑھ لیتے تھے دو رکعت جب آتے تھے اور امام خطبہ پڑھتا ہوتا تھا اور حکم بھی کرتے تھے اس کا اور تھے ابو عبد الرحمن مقری جائز سمجھتے تھے اسے کہا ابو عیسیٰ نے اور سنائیں نے ابن ابی عمر سے کہتے تھے کہا ابن عیینہ نے محمد بن عثمان ثقہ ہیں مامون ہیں حدیث میں اور اس باب میں جابر اور ابو ہریرہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعضوں نے جب آئے مسجد میں اور خطبہ پڑھتا ہو تو بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور قول اول صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے تنبیہ نے انہوں نے علاء بن خالد قرشی سے کہا دیکھا میں نے حسن بصری کو کہ آئے مسجد میں جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا تھا سو پڑھی دو رکعتیں پھر بیٹھ گئے نظر تا بعد اری حدیث کے اور انہی نے روایت جابر سے نبی ﷺ سے یہ حدیث۔



۱۶۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْإِمَامِ يَخْطُبُ

اس بیان میں کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو تو کلام کرنا مکروہ ہے

(۵۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ:

أَنْصَبْتُ فَقَدْ لَغَا)). (صحيح) الارواء (۶۱۹) صحيح الترغيب (۷۱۸) صحيح ابی داؤد (۱۰۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کہے جمعہ کے دن اور امام پڑھتا ہو چپ رہ تو اس نے بھی لغو بات کی یعنی کسی کو چپکا بھی کرے تو اشارہ سے۔

فائدہ: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ بہت مکروہ ہے آدمی کو کلام کرنا خطبہ کے وقت اور کہتے ہیں جب

دوسرا شخص کلام کرے تو اس کو اشارے سے چپ کرائے اور اختلاف کیا ہے سلام اور چہیند کے جواب دینے میں۔ سو بعض علماء نے دونوں کی رخصت دی ہے خطبے کے وقت میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علماء تابعین سے وغیرہم نے ان دونوں کو اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔



۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخْطِئِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس بیان میں کہ جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے

(۵۱۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَخْطِئَ رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ)). (ضعيف) التعليق الرغيب (۲۵۶/۱) نقد التاج (۲۱۹) المشكاة (۱۳۹۲) اس میں رشدین بن سعد اور زبان بن فائدہ دونوں ضعیف ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پھاندے گردنیں لوگوں کی جمعے کے دن، بنایا جائے گا پل جہنم کا یعنی اس پر سے چڑھ کر لوگ جہنم کو عبور کریں گے۔

فائدہ: اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث سہل بن معاذ بن انس جہنی کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے رشدین بن سعد کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں گردنیں پھاند کر جانے کو جمعے کے دن اور بہت برا کہا ہے اس کو لوگوں نے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے رشدین بن سعد میں اور ضعیف کہا ہے ان کو بسبب کمی حافظہ کے۔



۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

امام کے خطبے کے درمیان احتباء کی کراہت کے بیان میں

(۵۱۴) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ. (حسن . المشكاة : ۱۲۹۳) صحيح أبي داود (۱۰۱۷)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے حبوہ سے جمعے کے دن جب امام خطبہ پڑھتا ہو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے حبوہ کو

جمعے کے دن میں جب امام خطبہ پڑھتا ہو اور رخصت دی ہے بعضوں نے ان میں سے ہیں عبداللہ بن عمر وغیرہ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ خطبے کے وقت اگر کسی نے احتباء کیا تو مضاائقہ نہیں۔ مترجم کہتا ہے جوہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی اکثر وہ بیٹھ کر دوڑا نو کھڑے کر کر ہاتھوں سے اوپر حلقہ کرے یا کسی کپڑے کو پیچھے ڈال کر زانو اور کمر ملا کر حلقہ کرے اور اس میں اکثر نیند آ جاتی ہے اس لیے مکروہ ہے اسی کو احتباء بھی کہتے ہیں۔



۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْأَيْدِي عَلَى الْمِنْبَرِ

اس بیان میں کہ منبر پر دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

(۵۱۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ : سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ وَبِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَخْطُبُ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ : قَبِحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْتَيْنِ الْقَصِيرَتَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَ أَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَابَةِ . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۰۱۲)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے احمد بن منیع نے کہا انہوں نے بیان کیا ہم سے ہشیم نے انہوں نے حصین سے کہا سنا میں نے عمارہ بن روئیہ کو اس وقت میں کہ بشر بن مروان خطبہ پڑھتا تھا اور اٹھائے تھا اپنے ہاتھوں کو دعا میں تو کہا عمارہ نے خراب کرے اللہ تعالیٰ دونوں ہاتھوں کموں چھوٹوں کو بے شک دیکھا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں زیادہ کرتے تھے تنے پر اور اشارہ کیا ہشیم نے کلمے کی انگلی سے۔

فائلا: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَذَانِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی اذان کے بیان میں

(۵۱۶) عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرُ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَأَى النَّدَاءَ الثَّلَاثَ عَلَى الزُّورَاءِ ۚ

(صحیح) ((لاحوبة النافعة)) (ص ۹) صحیح ابی داؤد (۹۹۸، ۹۹۹)

ترجمہ: روایت ہے سائب بن یزید سے کہا اذان تھی رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں جب نکلتا امام اور تکبیر ہوتی نماز کی پھر جب ہوا زمانہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تو زیادہ ہوئی تیسری اذان منارہ پر یعنی معہ تکبیر۔

فائلا: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۔ زوراء ایک جگہ کا نام ہے مدینہ کے بازار میں۔

۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُولِ الْإِمَامِ مِنَ الْمَنْبَرِ

امام کے منبر سے اترنے کے بعد بات کرنے کے بیان میں

(۵۱۷) عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يُكَلِّمُ بِالْحَاجَةِ إِذَا نَزَلَ مِنَ الْمَنْبَرِ . (شاذ) ضعیف ابی داؤد (۲۰۹) اس میں جریر بن حازم منفرد ہے۔ امام بخاری اور دیگر محدثین نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہ باتیں کرتے تھے نبی ﷺ ضرورت کی جب اترتے منبر پر سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر جریر بن حازم کی روایت سے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے وہم کیا جریر بن حازم نے اس حدیث میں اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے کہا تکبیر کہی گئی نماز کی پھر پڑ لیا ایک مرد نے ہاتھ رسول اللہ ﷺ کا پھر باتیں کرتے رہے آپ ﷺ اس سے یہاں تک کہ بعض لوگ اونگھنے لگے کہا محمد نے حدیث تو یہ ہے اور جریر بن حازم وہم کر جاتے ہیں کتنی چیزوں میں اور وہ سچے ہیں کہا محمد نے اور وہم کیا جریر نے ثابت کی حدیث میں اور کہا روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو یعنی نکلتے ہوئے۔ کہا محمد نے مروی ہے حماد بن زید سے کہا تھے ہم ثابت بنانی کے پاس سور داویت کی حجاج صواف نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو سو وہم کیا جریر نے اور گمان کیا کہ یہ حدیث بیان کی ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

(۵۱۸) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلَاةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُومُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَهُمْ يَنْعَسُ مِنْ طُولِ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۹۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو بعد تکبیر نماز کے باتیں کرتے ہوئے ایک آدمی سے کہ کھڑا تھا آنحضرت ﷺ اور قبلے کے بیچ میں پھر باتیں کرتا رہا وہ آپ ﷺ سے یہاں تک کہ دیکھا میں نے بعضوں کو اونگھتے ہوئے بہت دیر تک کھڑے رہنے سے رسول اللہ ﷺ کے۔



۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کی قراءت کے بیان میں

(۵۱۹) عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ

وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ ۖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ ۖ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ قَالَ غَبِيْدُ اللَّهِ: فَأَذْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ: تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلَيَّ يَقْرَأُ هُمَا بِالْكُوفَةِ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا.

(صحیح) الارواء (۶۴/۲) صحیح ابی داؤد (۱۰۲۹)

ترجمہ: روایت ہے عبید اللہ بن البوراف سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہا انہوں نے خلیفہ کیا مروان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اور آپ گیا مکہ کو سونماز پڑھائی ہم کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی سو پڑھی سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں اذا جاءك المنافقون کہا عبید اللہ نے پھر ملا میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور کہا میں نے: پڑھی تم نے دوسو تیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے کوفہ میں سو فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور نعمان بن بشیر اور ابو عتبہ خولانی سے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ پڑھتے تھے جمعہ میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور هل اتك حدیث الغاشیہ۔



۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَا يَقْرَأُ بِهِ فِي صَلَوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس بیان میں کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے

(۵۲۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَوةِ الْفَجْرِ ﴿الْم تَنْزِيلُ﴾ السَّجْدَةِ وَ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾.

(صحیح) الارواء (۹۵/۳) الروض (۶۲۶) صحیح ابی داؤد (۹۵۸) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے جمعہ کے دن نماز صبح میں تنزیل السجدہ اور هل اتی علی الانسان۔ فائدہ: اور اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا (امام ترمذی) ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو سفیان ثوری اور کتنے لوگوں نے بخول سے۔



۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّلَوةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَ بَعْدَهَا

جمعہ سے پہلے اور اس کے بعد کی نماز کے بیان میں

(۵۲۱) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رُكْعَتَيْنِ.

(صحیح) الارواء (۶۲۴) صحیح ابی داؤد (۱۰۳۷)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے جمعے کے دن دو رکعتیں۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بواسطہ نافع کے بھی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

(۵۲۲) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ أَنْصَرَفَ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ)). (صحيح) الارواء (۹۱/۳) صحيح ابی داؤد (۱۰۳۲-۱۰۳۳)

ترجمہ: روایت ہے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما جب پڑھ چکے جمعہ اور پھرتے تو دو رکعت پڑھتے اپنے گھر میں پھر کہتے کہ اسی طرح کرتے تھے رسول اللہ ﷺ۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۵۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيَصِلْ أَرْبَعًا)).

(صحيح) الارواء (۶۲۵) ((الاجوبة النافعة)) (۳۶) صحيح ابی داؤد (۱۰۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو چاہے تم میں سے نماز پڑھنا بعد جمعے کے تو پڑھے چار رکعت۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی نے کہا خردی ہم کو علی بن مدینی نے انہوں نے سفیان ابن عیینہ سے کہا جانتے تھے ہم سہیل بن ابوصالح کو ثابتہ تر حدیث میں کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت قبل جمعے کے اور چار بعد جمعے کے اور مروی ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے حکم کیا بعد جمعے کے دو رکعت کا پھر اس کے بعد چار رکعت کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک ابن مسعود کے قول کی طرف گئے ہیں کہا اسحاق نے اگر پڑھے مسجد میں جمعے کے دن تو پڑھے چار رکعت اور اگر پڑھے گھر میں تو پڑھے دو رکعت اور دلیل لائے ہیں کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے بعد جمعے کے دو رکعتیں گھر میں اور فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے جو پڑھنے والا ہو تم میں سے بعد جمعے کے تو پڑھے چار رکعت کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ پڑھتے تھے بعد جمعے کے دو رکعتیں گھر میں اور پھر انہی نے بعد نبی ﷺ کے پڑھیں مسجد میں بعد جمعے کے دو رکعت اور دو رکعت کے بعد چار رکعت۔ روایت کی ہم سے یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے سفیان نے ان ابن جریج نے ان سے عطاء نے کہا دیکھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو پڑھتے ہوئے بعد جمعے کے دو رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعت۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن خزومی نے سفیان ابن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے میں نے نہ دیکھا کسی کو اچھا بیان کرنے والا حدیث کا زہری سے اور نہ دیکھا کسی کو روپے

پیسے ذلیل ہوں اس کے سامنے جیسا دیکھا زہری کو بے شک اس کے سامنے روپیہ ایسا ذلیل تھا جیسے اونٹ کی میٹھی کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے ابن ابی عمر کو کہتے تھے سنا میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے تھے عمرو بن دینار بڑے تھے زہری سے۔



۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يُذَرِّكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

اس کے بیان میں جو جمعے کی ایک رکعت پائے

(۵۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ)).
(صحیح) الارواء (۸۷/۳) الروض (۵۵۵) صحیح ابی داؤد (۱۰۲۶) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جس نے پائی ایک رکعت نماز سے اس نے پائی وہ نماز۔
فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں جس نے پائی ایک رکعت جمعہ کی پڑھے دوسری اور جو ملے امام سے قعدہ میں چار رکعت ظہر کی پڑھ لے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔



۲۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعے کے دن قیلولہ کرنے کے بیان میں

(۵۲۵) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : مَا كُنَّا نَتَغَذَّى فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ.
(صحیح) صحیح ابی داؤد (۹۹۷)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہانہ ہم صبح کا کھانا کھاتے تھے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کے اور نہ قیلولہ کرتے تھے مگر بعد جمعے کے۔

فائدہ: اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث سہل بن سعد کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۔ بَابُ : فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

اس بیان میں کہ جو جمعہ میں اونگھے وہ اپنی جگہ سے ہٹ بیٹھے

(۵۲۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ

مَجْلِسِهِ ذَلِكْ)) . (صحيح . التعليق على ابن خزيمة : ١٨١٩) صحيح أبي داود (١٠٢٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں سے جمعہ کے دن توہٹ بیٹھنا پنی جگہ سے۔
فائلا: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن سفر کرنے کے بیان میں

(۵۲۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَعَدَا أَصْحَابُهُ فَقَالَ: أَتَخَلَّفُ فَأُصَلِّيَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ، فَلَمَّا صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَأَاهُ فَقَالَ لَهُ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَعُدَّوْا مَعَ أَصْحَابِكَ؟)) فَقَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أَصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ، فَقَالَ: ((لَوْ أَنْفَقْتُ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَذْرُكَتُ فَضْلَ عَذْوَتِهِمْ)). (ضعيف الاسناد) حکم نے قسم

سے صرف پانچ روایات سنی ہیں اور یہ ان میں سے نہیں۔ بعض محققین کہتے ہیں اس میں حجاج بن ارطاة ضعیف و مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا بھیجا نبی ﷺ نے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ اور اتفاق سے وہ جمعہ کا دن تھا پس صبح کو روانہ ہو گئے رفیق عبد اللہ کے اور کہا عبد اللہ نے پیچھے رہتا ہوں میں اور نماز پڑھتا ہوں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر مل جاتا ہوں رفیقوں سے پھر جب پڑھ چکے نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا آپ ﷺ نے ان کو اور فرمایا کس نے باز رکھا تجھ کو صبح سے جانے کے رفیقوں کے ساتھ عرض کیا انہوں نے چاہا میں نے کہ نماز پڑھ لوں آپ ﷺ کے ساتھ پھر مل جاؤں گا ان سے سو فرمایا آپ ﷺ نے اگر خرچ کرے تو ساری چیزیں زمین کی نہ پائے گا ان کے سویرے چلنے کے ثواب کو۔
فائلا: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے نہیں سنی حکم نے قسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گنا ان کو شعبہ نے اور نہیں ہے یہ حدیث ان پانچوں سے اور ہے یہ حدیث ایسی کہ نہیں سنی حکم نے قسم سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے جمعہ کے دن سفر کرنے میں سو بعض نے کہا کچھ مضائقہ نہیں ہے روانگی میں جمعہ کے دن جب تک وقت نہ آیا ہو نماز کا ۱۰ رکھا بعض نے کہ جب صبح ہو جائے جمعہ کی تو بے نماز پڑھ نہ سکے۔



۲۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّوَاكِ وَالطَّيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن مسواک کرنے اور خوشبو لگانے کے بیان میں

(۵۲۸) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَلَيْمَسَّ أَحَدُهُمْ مِنْ طَيْبٍ أَهْلُهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَأَلْمَأْ لَهُ طَيْبٌ)) . (ضعيف . المشكاة : ١٤٠٠)

ضعيف الجامع الصغير (٢٧٣٧) اس میں یزید بن ابی زیاد قرشی کوئی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لازم ہے مسلمانوں کو کہ نہائیں جمعے کے دن اور لگائے ہر ایک تم میں سے خوشبو اپنے گھر کی پھر اگر نہ پائے تو پانی اس کے لیے خوشبو ہے۔

فائدہ: اس باب میں البوسعید اور ایک شیخ انصاری سے روایت ہے کہا روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے یزید بن ابوزیاد نے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے اور روایت ہشیم کی اچھی ہے اسماعیل بن ابراہیم تمیمی کی روایت سے اور اسماعیل بن ابراہیم تمیمی ضعیف ہیں حدیث میں۔



(٥٢٩) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيَْادٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ : نَحْوَهُ مَعْنَاهُ . (اسنادہ ضعیف انظر ما قبلہ)

ترجمہ: یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے اسی اسناد کے ساتھ مانند اوپر کی حدیث کے۔





۵. (المعجم ...) عیدین کے بیان میں (التحفة ...)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ

عیدین کے لیے پیدل چلنے کے بیان میں

(۵۳۰) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدِ مَا شِئْتَ وَأَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ. (حسن عند
الالبانی) الارواء (۶۳۶) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں حارث اعمور ضعیف اور ابواسحاق اور شریک
قاضی دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا سنت ہے پیدل نکلتا عید کو اور کچھ کھا لینا قبل نکلنے کے یعنی عید فطر میں۔
فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہتے ہیں کہ مستحب ہے پیدل نکلتا عید کو اور
سوار نہ ہو بغیر عذر کے۔

۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

اس بیان میں کہ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھنی چاہیے

(۵۳۱) عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ

يَخْطُبُونَ. (صحیح) الارواء (۶۴۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز پڑھتے عیدوں کی قبل خطبے کے پھر خطبہ پڑھتے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اصحاب نبی ﷺ وغیرہم سے کہ نماز عیدوں کی قبل خطبے کے پڑھنا چاہیے اور کہتے ہیں پہلے جس نے خطبہ پڑھا نماز سے پیشتر وہ مروان بن حکم ہے۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ صَلَوَةَ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

اس بیان میں کہ نماز عیدین اذان اور تکبیر کے بغیر ہے

(۵۳۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. (حسن صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۰۴۲)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نمازیں عیدوں کی نہ ایک مرتبہ نہ دو مرتبہ یعنی بہت بار بغیر اذان اور اقامت کے۔

فائدہ: اس باب میں جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اس پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا اذان نہ دی جائے نماز عیدین کے لیے اور نہ کسی نفل نماز کے واسطے۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

عیدین کی نماز کی قراءت کے بیان میں

(۵۳۳) عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّبِّ الْعَلِيِّ﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا)).

(صحیح) الروض (۸۸۹) صحیح ابی داؤد (۱۰۲۸)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا نبی ﷺ پڑھتے تھے عیدوں اور جمعے میں سبح اسم ربك الأعلى اور هل أتاك حدیث الغاشیة اور کبھی ایک ہی دن ہوتے جمعہ اور عید تو پڑھتے آپ ﷺ یہی سورتیں دونوں میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو واقد اور سمرہ بن جندب اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر

کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری اور مسمر نے ابراہیم بن محمد بن مندر سے مثل حدیث ابو عوانہ کی اور اختلاف کیا ہے ابن عیینہ کے شاگردوں نے کہ کسی نے روایت کی ابن عیینہ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن مندر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حبیب ابن سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اور حبیب بن سالم کی کوئی روایت اپنے باپ سے معلوم نہیں ہوتی اور حبیب ابن سالم مولیٰ ہیں نعمان بن بشیر کے اور روایت کی ہیں انہوں نے نعمان سے بہت حدیثیں اور مروی ہے ابن عیینہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن مندر سے مانند روایت ان لوگوں کے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ پڑھتے تھے نماز عیدین میں سورہ قاف اور اقتربت الساعة اور یہی کہتے ہیں شافعی۔

(۵۳۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ بِـ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ وَ ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾. (صحيح) الارواء (۶۶۴) الصحيحة (۱۰۴۷)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے کہ عمر بن خطاب نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ عید فطر اور عید الاضحیٰ میں؟ تو کہا ابو واقد نے پڑھتے تھے ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعة وانشق القمر۔

فائلا: کہا ابو یسلیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابن عیینہ نے ان سے ضمہ بن سعید نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابو یسلیٰ نے ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

(۵۳۵) عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ترجمہ: ضمہ بن سعید نے اسی اسناد کے ساتھ روایت کیا مانند اوپر کی حدیث کے۔



۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

عیدین کی تکبیرات کے بیان میں

(۵۳۶) عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

وَ فِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. (صحيح) المشكاة (۱۴۴۱) التعليق على ابن خزيمة (۱۴۳۸، ۱۴۳۹)

ترجمہ: روایت ہے کثیر بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کثیر کے دادا سے کہ نبی ﷺ نے تکبیریں کہیں عیدوں کی نماز میں پہلی رکعت میں سات قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں پانچ قرأت سے پہلے۔

فائلا: اس باب میں عائشہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو یسلیٰ نے حدیث کثیر کے دادا کی حسن ہے اور اس باب میں سب روایتوں سے اچھی ہے اور نام کثیر کے دادا کا عمرو بن عوف مزی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صاحب

نبی ﷺ وغیرہم سے اور ایسا ہی مروی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے امامت کی مدینے میں اسی طرح اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے عیدین میں نو تکبیریں کہیں پہلی رکعت میں پانچ قبل قرأت کے اور دوسری میں چار بعد قرأت کے مع تکبیر رکوع کے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے ایسا ہی اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری۔



۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا صَلَوةَ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَلَا بَعْدَهَا

اس بیان میں کہ عیدین سے پہلے اور ان کے بعد کوئی نماز نہیں ہے

(۵۳۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا . (صحيح) الارواء (۶۳۱) صحيح أبي داود (۱۰۵۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نکلے عید فطر میں اور پڑھیں دو رکعتیں یعنی عید کی اور پہلے اس کے اور بعد اس کے کوئی نماز نہ پڑھی۔

فائلا : اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور ابو سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے، اور اسی پر عمل ہے بعض نے علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا ہے ایک گروہ نے صحابہ وغیرہم سے نماز پڑھنے کو بعد صلوة العیدین کے اور قبل اس کے اور قول اول زیادہ صحیح ہے۔

(۵۳۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، وَ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ . (حسن صحيح) . الارواء : ۹۹ / ۳

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ نکلے عید میں اور نماز نہ پڑھی عید کے قبل اور نہ بعد اور ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

فائلا : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ

عورتوں کے عیدین میں نکلنے کے بیان میں

(۵۳۹) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُخْرِجُ الْأَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْحُدُورِ وَالْحَيْضَ فِي الْعِيدَيْنِ، فَأَمَّا الْحَيْضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَتْ إِحْذَرْنَ، يَا رَسُولَ

اللَّهُ! إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جَلْبَابٌ؟ قَالَ: ((فَلْتَعْرِهَا أُخْتُهَا مِنْ جَلْبَابِهَا)).

(صحیح) الصحیحہ (۱۴۰۷) صحیح ابی داؤد (۱۰۴۱-۱۰۴۳)

ترجمہ: روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ روانہ کرتے تھے کنواری لڑکیوں کو اور جوانوں کو اور پردہ نشینوں کو اور حیض والیوں کو عیدین کی نماز میں مگر حیض والی عورتیں کنارے رہتی تھیں نماز سے اور حاضر رہتی تھیں دعائیں مسلمانوں کے۔ عرض کیا ایک نے ان میں سے یا رسول اللہ! اگر نہ ہو کسی کے پاس چادر؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ناگ کر دے اس کو، بہن اس کی اپنی چادر۔

فائدہ: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حضرت حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے مانند اس کے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے کہا ابویسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ام عطیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علماء اس حدیث کی طرف اور رخصت دی ہے عورتوں کو عیدین میں نکلنے کی اور مکروہ کہا ہے اس کو بعض نے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے مکروہ جانتا ہوں میں آج کے دن نکلتا عورتوں کا عیدین میں پھر اگر نہ مانے عورت تو اذن دے خاوند اس کا میلے کپڑوں میں نکلنے کا اور زینت نہ کرے اور اگر زینت کرے تو شوہر کو جائز ہے کہ منع کرے اس کو نکلنے سے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے اگر دیکھتے رسول اللہ ﷺ ان چیزوں کو جو نئی نکالی ہیں عورتوں نے تو منع کرتے ان کو مسجد میں آنے سے جیسے منع کی گئیں تھیں عورتیں بنی اسرائیل کی اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے بھی برا کہا آج کے دن عورتوں کے نکلنے کو عید میں۔

(۵۴۰) عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهِ.

ترجمہ: روایت کی ہے ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مانند اس کے۔



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ إِلَى الْعِيدَيْنِ فِي

طَرِيقِي وَرُجُوعِهِ مِنْ طَرِيقِي آخَرِ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ عیدین میں ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے واپس آتے

(۵۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقِي رَجَعَ فِي غَيْرِهِ.

(صحیح) المشکاة (۱۴۴۷) الارواء (۱۰/۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نکلے عید کو جاتے ایک راستے سے اور لوٹتے دوسرے سے۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن عمر اور ابراہیم رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابویسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابوتیمیلہ اور یونس بن محمد نے یہ حدیث فلیح بن سلیمان سے انہوں نے سعید بن حارث سے

انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے امام کو کہ جب نکلے ایک راہ سے تو لوٹے دوسرے راہ سے بنظر اس حدیث کے اور یہی قول ہے شافعی کا اور حدیث جابر کی گویا زیادہ صحیح ہے۔



۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

اس بیان میں کہ عید الفطر کے دن نکلنے سے پہلے کچھ کھالینا چاہیے

(۵۴۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعُمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ. (صحیح) تخريج مشكاة المصابيح حديث (۱۴۴۰)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ہا رسول اللہ ﷺ نہ نکلتے تھے عید فطر میں جب تک کچھ کھانہ لیتے تھے اور نہ کھاتے تھے عید اضحیٰ میں جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث بریدہ بن حصیب السلمی کی غریب ہے اور کہا محمد نے نہیں پہچانتا میں ثواب بن عتبہ کی کوئی حدیث سوا اس کے اور مستحب کہا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ نہ نکلے عید فطر میں بغیر کچھ کھائے اور مستحب کہا ہے کہ افطار کرے کھجور پر اور عید الاضحیٰ میں کچھ نہ کھائے جب تک نہ پڑھے نماز۔



(۵۴۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلَى تَمْرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلَّى. (صحیح) المشكاة (۱۴۴۰)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ افطار کرتے تھے دن فطر کے کئی کھجوروں سے قبل عید گاہ جانے کے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔





سفر کے بیان میں (....)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں نماز قصر کرنے کے بیان میں

(۵۴۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُمَانُ فَكَانُوا يُصَلُّونَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ لَا يُصَلُّونَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا. وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا

قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَا تَمْتَنُّهَا. (اسنادہ صحیح) الروض (۵۱۸) صحیح ابی داؤد (۱۱۰۸) الارواء (۵۶۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہنا سفر کیا میں نے نبی ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سو یہ سب ظہر اور عصر کی دو دو رکعت پڑھتے تھے اور کچھ نہیں پڑھتے تھے قبل اس کے اور نہ بعد اس کے یعنی نوافل اور سنن وغیرہ اور کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اگر مجھے پڑھنا ہوتی کچھ نماز قبل فرض کے اور بعد اس کے تو فرض ہی کو تمام کرتا۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور علی اور ابن عباس اور انس اور عمران بن حصین اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کی روایت سے سوا روایت یحییٰ بن سلیم کے مانند اس مضمون کے اور کہا

محمد بن اسماعیل نے اور مروی ہے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے جو اولاد ہیں سراقہ کی وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ابو یسٰی نے اور مروی ہے عطیہ عوفی سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نفل پڑھتے تھے سفر میں نماز سے قبل اور بعد اور صبح طرح پر ثابت ہوا ہے کہ نبی ﷺ قصر کرتے تھے نماز میں سفر کے اندر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنے شروع خلافت میں اور عمل اسی پر ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ تمام اور پوری نماز پڑھتی تھیں سفر میں اور عمل اسی پر ہے جو مروی ہوا نبی ﷺ سے اور وہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا مگر شافعی کہتے ہیں قصر کی رخصت ہے اور اگر پوری پڑھے تو بھی کافی ہے۔



(۵۴۵) عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ : سُئِلَ عُمَرَا بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلَوةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ : حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ، وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ، وَ مَعَ عُمَرَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ، وَ مَعَ عُثْمَانَ سِتِّ سِنِينَ مِنْ خِلَافَتِهِ أَوْ ثَمَانِي سِنِينَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ . (صحیح بما قبلہ) بعض محققین کہتے ہیں اس میں علی بن زید بن جعدان ضعیف ہے تقریب (۴۷۳۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو نضرہ سے کہ سوال کیا گیا عمران بن حصین سے مسافر کی نماز کا تو کہا انہوں نے حج کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو پڑھی آپ ﷺ نے دو رکعتیں یعنی چار کی دو پڑھیں اور حج کیا میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور حج کیا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھ برس تک ان کی خلافت میں یا آٹھ برس تک تو پڑھیں دو رکعتیں۔
فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۵۴۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ اَرْبَعًا ، وَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۰۸۵)
 ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چار رکعت ظہر کی مدینہ میں اور عصر کی دو رکعت ذوالحلیفہ میں۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث صحیح ہے۔

(۵۴۷) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ . (صحیح . الارواء : ۶/۳)

تشریح: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے نبی ﷺ نکلے مدینہ سے مکہ کی طرف یعنی حجۃ الوداع میں کسی سے ڈرتے نہ تھے مگر پروردگار سے عالموں کے سو پرہیز دور کعتیں۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَمْ تُقْصِرُ الصَّلَاةُ؟

اس بیان میں کہ کتنی مدت تک نماز قصر کی جائے؟

(۵۴۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: قُلْتُ

لَأَنَسٍ: كَمْ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا. (صحیح) الارواء (۵/۳) صحیح ابی داؤد (۱۱۱۶)

تشریح: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول اللہ ﷺ کے مدینے سے مکہ تو تو پرہیز دور کعتیں۔ کہا راوی نے پوچھا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کتنے دن ٹھہرے رسول اللہ ﷺ کے میں؟ کہا دس دن۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ ٹھہرے رہے بعض سفروں میں انیس دن تک پڑھتے رہے دو رکعتیں کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سو ہم جب ٹھہرتے ہیں انیس دن تک یا اس کے اندر پڑھتے ہیں دو رکعتیں اور اگر اس سے زیادہ رہیں تو پوری کرتے ہیں نماز کو اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا جو اقامت کرے دس دن تو پوری نماز پڑھے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جو ٹھہرے پندرہ دن وہ پوری کرے نماز اور مروی ہے ان سے بارہ دن بھی اور مروی ہے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہ انہوں نے کہا جب چار دن ٹھہرے تو چار پڑھے، اور روایت کیا اس بات کو اس سے قتادہ اور عطاء خراسانی نے اور روایت کیا ان سے داؤد بن ابی ہند نے اس کے خلاف اور اختلاف کیا علماء نے بعد اس کے اس امر میں تو سفیان ثوری اور اہل کوفہ نے وقت مقرر کیا پندرہ دن کا اور کہا جب نیت کر چکے پندرہ دن کی اقامت کی تو پوری نماز پڑھے اور کہا اوزاعی نے جب نیت کرے بارہ دن کی اقامت کی تو پوری پڑھے۔ اور کہا شافعی اور مالک اور احمد نے جب نیت کرے چار دن کی تو پوری پڑھے اور کہا اسحاق نے اس باب میں سب سے زیادہ قوی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے کہ ایک تو انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے اور دوسرے عمل کیا اس پر بعد نبی ﷺ کے کہ جب اقامت کرے انیس دن تو پوری نماز پڑھے اور اس پر اجماع ہے تمام علماء کا کہ پوری پڑھنا جب ہے کہ نیت اقامت کی ہو اور اگر نیت اقامت کی نہ ہو تو پوری نہ پڑھے اگرچہ برسوں گزر جائیں۔



(۵۴۹) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلَّى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا

رُكْعَتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيْمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ تِسْعَ عَشَرَ رُكْعَتَيْنِ، فَإِذَا أَقْمَنَّا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا. (صحیح) الارواء (۵۷۵) صحیح ابی داؤد (۱۱۴)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا سفر کیا نبی ﷺ نے تو پڑھی انیس دن تک دو رکعت۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہم بھی پڑھتے ہیں انیس دن تک دو رکعت پھر جب اس سے زیادہ ٹھہریں گے تو چار پڑھیں گے۔
فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نفل پڑھنے کے بیان میں

(۵۵۰) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ الرُّكْعَتَيْنِ إِذَا رَاحَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ. (ضعیف عند الالبانی) المشكاة (۱۳۵۲) ابوسره الغفاری کے متعلق ذہبی کہتے ہیں غیر معروف ہے۔ بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے حاکم اور ذہبی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا ساتھ رہا میں رسول اللہ ﷺ کے اٹھارہ سفر میں سو کبھی نہ دیکھا میں نے کہ چھوڑی ہوں آپ ﷺ نے دو رکعتیں جب ڈھلتا ہے آفتاب قبل ظہر کے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی غریب ہے اور کہا پوچھا میں نے اس حدیث کو محمد بخاری رضی اللہ عنہ سے سونہ جانا اس کو مگر روایت سے لیث بن سعد کے اور نہ جانا نام ابوسره غفاری کا اور گمان کیا ان کو اچھا اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نفل نہ پڑھتے تھے سفر میں قبل فرض کے بھی اور بعد فرض کے بھی اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ نفل پڑھتے تھے سفر میں سو مختلف ہوئے علماء بعد نبی ﷺ کے سو کہا بعض اصحاب نے نبی ﷺ سے کہ نفل پڑھے آدمی سفر میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور بعض نے کہا نفل نہ پڑھے نہ بعد فرض کے اور نہ قبل اس کے اور جس نے نہیں پڑھے اس نے قبول کیا رخصت کو اور عمل کیا اس پر اور جس نے پڑھے اس کو بڑی فضیلت ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا کہ مختار اور موجب فضیلت ہے ان کے نزدیک پڑھنا نفلوں کا۔

(۵۵۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رُكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رُكْعَتَيْنِ. (ضعیف الاسناد) اس کے متن میں نکارت ہے اور یہ صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ دیکھیں حدیث (۵۴۳) اس میں عطیہ عوفی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فرض ظہر کے سفر میں دو رکعت اور بعد اس کے دو رکعت یعنی سنت۔

(۵۵۲) عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وَتُرُّ النَّهَارَ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ.

اس کے متن میں نکارت ہے۔ عطیہ بن سعد العونی راوی ضعیف ہے۔ (ضعیف الاسناد۔ منکر المتن۔ انظر ما قبلہ۔)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں عطیہ اور نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ حضر میں اور سفر میں تو پڑھی حضر میں ظہر کی چار رکعتیں اور بعد اس کے دو رکعتیں اور پڑھیں سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور بعد اس کے دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں اور بعد اس کے کچھ نہ پڑھی نماز اور مغرب حضر میں اور سفر میں برابر تین رکعت ہے کچھ کم نہیں ہوتی نہ سفر میں نہ حضر میں اور یہ وتر ہیں دن کے اور بعد اس کے پڑھیں دو رکعتیں۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ کو کہتے تھے نہیں روایت کی ابن ابی لیلیٰ نے کوئی حدیث پسندیدہ تر اس حدیث سے۔ (بعض محققین کہتے ہیں محمد ابن ابی لیلیٰ راوی ضعیف ہے۔)



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ

دو نمازیں جمع کرنے کے بیان میں

(۵۵۳) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةٍ تَبَوَّكُ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ آخَرَ الظُّهْرِ إِلَى أَنْ يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ آخَرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ.

(صحیح۔ الارواء: ۵۷۸) صحیح ابی داؤد (۱۱۰۶) ((التعليقات الحباد))

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ تھے نبی ﷺ غزوہ تبوک میں جب کوچ کرتے قبل ڈھلنے کے تو تاخیر کرتے ظہر میں یہاں تک کہ ملا کر پڑھتے عصر کے ساتھ اور جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے کے بعد تو جلدی کرتے عصر میں ظہر کی طرف اور ملا کر پڑھتے ظہر اور عصر دونوں پھر چلتے اور جب کوچ کرتے مغرب کے قبل تو تاخیر کرتے مغرب میں یہاں تک کہ پڑھتے عشاء کے ساتھ اور جب کوچ کرتے بعد مغرب کے تو جلدی کرتے عشاء میں اور پڑھتے مغرب کے ساتھ۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اسامہ بن

زید بن عاصمؓ اور جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ابوعبسی نے اور مروی ہے یہ حدیث علی بن مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں احمد بن حنبل سے وہ قتیہ سے اور حدیث معاذ کی حسن ہے غریب ہے فقط قتیہ نے بیان کی ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو لیث سے سوا ان کے اور حدیث لیث کی یزید بن ابی حبیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے حدیث غریب ہے اور معروف اہل علم کے نزدیک حدیث معاذ کی ہے کہ مروی ہے ابو الزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جمع کیا غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو۔ روایت کیا اس کو قرہ بن خالد اور سفیان ثوری اور مالک اور کنی لوگوں نے ابو زبیر کی سے اور اسی حدیث کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت جمع کرنے میں سفر میں۔



(۵۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا اللُّؤْلُؤِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْأَعْمَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ هَذَا الْحَدِيثِ، يَعْنِي: حَدِيثُ مُعَاذٍ. **ترجمہ:** بیان کیا ہم سے عبدالصمد بن سلیمان نے کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ذکر یالؤلؤی نے انہوں نے ابو بکر الاعین سے انہوں نے علی بن مدینی سے انہوں نے احمد بن حنبل سے انہوں نے قتیہ سے اس حدیث کو یعنی حدیث معاذ کو۔



(۵۵۵) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ أَسْتُغِيثَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ فَجَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۰۹۰)

ترجمہ: روایت ہے نافع سے کہ خردی گئی ابن عمرؓ کو بعض اہل کے سكرات کی سو منظور ہوا ان کو جلدی چلنا اور تاخیر کی مغرب میں یہاں تک کہ ڈوب گئی شفق پھر اترے اور اکٹھا پڑھا مغرب اور عشاء کو پھر خردی ان کو یعنی رفیقوں کو کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے جب منظور ہوتا تھا ان کو جلدی چلنا۔

فائدہ: کہا ابوعبسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کے بیان میں

(۵۵۶) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ

جَهَرَ بِالْفِرَاءِ فِيهِمَا وَحَوْلَ رِذَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

(صحیح) الارواء (۶۶۵، ۶۶۹) صحیح ابی داؤد (۱۰۵۳) الروض (۳۸۲) التعلیق (۱۴۰۶)

ترجمہ: روایت ہے عباد بن تمیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے آدمیوں کے ساتھ پانی مانگتے تو پڑھیں ان کے ساتھ دو رکعتیں اور پکار کر پڑھی اس میں قرأت اور پھر کروڑھا اپنی چادر کو اور بلند کیا دونوں ہاتھوں کو اور پانی مانگا اور منہ کیا قبلہ کی طرف۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو اللحم سے کہا ابو یسٰی نے حدیث عبد اللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور نام عباد بن تمیم کے چچا کا عبد اللہ بن زید بن عاصم مازانی ہے۔



(۵۵۷) عَنْ أَبِي اللَّحْمِ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْنَعٌ بِكَفِّهِ يَدْعُو. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۰۶۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو لحم سے کہ دیکھا انہوں نے نبی ﷺ کو احجار زیت کے نزدیک کہ پانی مانگتے تھے اور وہ اٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے دعا کرتے تھے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے ایسا ہی کہا ہے قتیبہ نے اس حدیث میں ابو لحم کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم ابو لحم کی کوئی روایت نبی ﷺ سے مگر یہی ایک حدیث اور عمیر جو مولیٰ ابو لحم کے ہیں انہوں نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں رسول اللہ ﷺ سے اور ان کو محبت بھی ہے آنحضرت ﷺ کی۔



(۵۵۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أُرْسِلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ اسْتِسْقَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مُتَبَدِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتَّى أَتَى الْمُصَلَّى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ، وَلَكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ، وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدِ.

(حسن) الارواء (۶۶۵ و ۶۶۹) المشكاة (۱۵۰۵) التعلیق علی ابن خزيمة (۱۴۰۵) صحیح ابی داؤد (۱۰۵۸)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے قتیبہ نے کہا بیان کیا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن اسحاق سے وہ عبد اللہ بن کنانہ سے وہ اپنے باپ سے کہا بھیجا مجھ کو ولید بن عقبہ نے کہ امیر تھے مدینہ کے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کہ پوچھوں میں کیفیت رسول اللہ ﷺ کے استسقاء کی ان سے پھر آیا میں ان کے پاس اور فرمایا انہوں نے نکلے رسول اللہ ﷺ بے زینت

کے عاجزی سے اور گڑگڑاتے ہوئے یہاں تک کہ آئے نماز کی جگہ میں سو نہیں خطبہ پڑھا تمہارے خطبوں میں سے ویکین دعا اور عاجزی ہی کرتے رہے اور تکبیر بولتے اور پڑھی دو رکعت جیسے پڑھتے عید میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ سے انہوں نے اپنے باپ سے سو ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے اور زیادہ کیا اس میں لفظ متخشعاً کا یعنی ڈرتے ہوئے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے شافعی کا کہتے ہیں پڑھے نماز استقاء کی عید کی نماز کے مانند اور تکبیر کہے پہلی رکعت میں سات بار اور دوسری میں پانچ بار اور سند پکڑا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے مالک بن انس سے کہ کہا انہوں نے تکبیر نہ کی صلوٰۃ استقاء میں جیسے تکبیر کہتے ہیں عید میں۔



(۵۵۹) عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَنَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ: مُتَخَشَّعًا. **ترجمہ:** روایت ہے ہشام بن اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، پس انہوں نے اس کو اسی طرح ذکر کیا اور اس میں زیادہ کیا ہے اس لفظ کو متخشعاً یعنی ڈرتے ہوئے۔



۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

سورج گرہن کی نماز کے بیان میں

(۵۶۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، [ثَلَاثَ مَرَّاتٍ] ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْأُخْرَى مِثْلَهَا.

(صحیح) (جز صلاۃ الکسوف) صحیح ابی داؤد ۹ (۱۰۷۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نماز پڑھی نبی ﷺ نے کسوف کی سو قرات کی پھر رکوع کیا، پھر قرات کی پھر رکوع کیا، [ثلاث مرات] پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کیے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھی۔

فائدہ: اس باب میں علی اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمر اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ بن شعبہ اور ابو مسعود اور ابو بکرہ اور سرہ اور ابن مسعود اور اسماء بنت ابوبکر اور ابن عمر اور قبیصۃ الہلالی اور جابر بن عبد اللہ اور ابو موسیٰ اور عبد الرحمن بن سرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے بروایت

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نماز کسوف میں چار رکوع اور دو رکعتوں میں اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے قرأت میں نماز کسوف کے سولہ بعض نے کہا کہ چپکے سے پڑھے قرأت دن کو اور کہا بعض نے جہر کرے جیسا جہر کرتے ہیں عیدین میں یا جمعہ میں اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحاق کہ جہر کرے اس میں اور کہا شافعی نے جہر نہ کرے اور صحیح ہوئی ہیں نبی ﷺ سے دونوں حدیثیں ایک یہ کہ کیے آپ ﷺ نے چار رکوع اور چار سجدے دوسرے یہ کہ کئے آپ ﷺ نے چھ رکوع اور چار سجدے اور یہ جائز ہے علماء کے نزدیک کہ بقدر کسوف کے پڑھے اگر کسوف دیر تک رہا تو کرے چھ رکوع اور چار سجدہ یا کرے چار رکوع اور چار سجدہ اور طول کرے قرأت میں یہ بھی جائز ہے اور ہمارے لوگوں کے نزدیک چاند گہن اور سورج گہن دونوں میں نماز جماعت سے پڑھے۔



(۵۶۱) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، وَهِيَ دُونَ الْأُولَى، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، وَهِيَ دُونَ الْأُولَى، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الرُّكُوعِ الثَّانِيَةِ. (صحيح) ((جز صلاة الكسوف)) صحيح ابی داؤد (۱۰۷۱)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ خوف ہوا آفتاب کا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سو پڑھی آنحضرت ﷺ نے لوگوں کے ساتھ اور لمبا کیا رکوع کو پھر اٹھایا سر اپنا پھر دراز کیا قرأت کو اور یہ قرأت کم تھی پہلی قرأت سے پھر رکوع کیا اور دراز کیا رکوع کو اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھایا آپ ﷺ نے سر اپنا اور سجدہ کیا پھر کیا دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں چار رکوع اور چار سجدہ یعنی دو رکعت میں چار رکوع کرے اور دو رکعت کے چار ہی سجدہ ہوتے ہیں کہتے ہیں شافعی کہ پڑھے پہلی بار سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کے برابر قرأت کرے چپکے چپکے اگر دن کو پڑھتا ہے یعنی سورج گہن میں پھر رکوع کرے بہت دراز قرأت کے برابر پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو اور پھر فاتحہ پڑھ کر آل عمران کے برابر قرأت کرے پھر رکوع کرے اسی قرأت کے برابر پھر اٹھائے سر اور کہے سمع اللہ حمد پھر دو سجدے کرے اچھی طرح اور ٹھہرے ایک سجدے میں جتنا ٹھہرا تھا رکوع میں پھر کھڑا ہو کر سورۃ فاتحہ پڑھے اور سورۃ نساء کے برابر قرأت کرے پھر اسی قدر رکوع میں ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو کر پھر قرأت کرے سورۃ مائدہ کے برابر یعنی بعد فاتحہ کے پھر رکوع کرے اسی قدر پھر سمع اللہ حمد کہہ کر سر اٹھائے اور سجدہ کرے پھر التیحات پڑھ کر سلام پھیر لے۔



۷۔ بَابُ: كَيْفَ الْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ؟

نماز کسوف میں قراءت کیسے کی جائے؟

(۵۶۲) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ ﷺ فِي كُسُوفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا. (ضعيف) المشكاة (۱۴۹۰) تعليق على صحيح ابن خزيمة (۱۳۹۷) ضعيف أبي داود (۲۱۶) ((جزء الكسوف)) ((تمام المنة)) اس میں ثعلبہ بن عباد راوی مجہول ہے۔ اس کو بعض محققین نے حسن اور ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔
بیرونی: روایت ہے سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کسوف کی اور ہم نہیں سنتے تھے ان کی کچھ آواز۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ نے حدیث سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور بعض لوگوں نے اہل علم سے اسی کو اختیار کیا ہے یعنی قرأت سری کو اور یہی قول ہے شافعی کا۔



(۵۶۳) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَوةَ الْكُسُوفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا.

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۰۷۴)

بیرونی: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی نماز کسوف کی اور جہر کیا قرأت میں۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابواسحاق فزاری نے سفیان بن حصین سے اسی کی مانند اور اسی حدیث کے قائل ہیں مالک اور احمد اور اسحاق۔



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَلَوةِ الْخَوْفِ

خوف کے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں

(۵۶۴) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَوةَ الْخَوْفِ بِأَخَذِ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مَوَاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامُوا هَوَلاءِ فَقَضَوْا رُكْعَتَهُمْ، وَقَامَ هَوَلاءِ فَقَضَوْا رُكْعَتَهُمْ.

(اسنادہ صحیح. الارواء: ۵۰/۳) صحیح ابی داؤد (۱۱۳۲) ((التعليقات الجياد))

بیرونی: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی نماز خوف کی ایک رکعت ایک گروہ کے ساتھ اور دوسرا گروہ سامنے رہا دشمن کے پھر گیا یہ گروہ یعنی جس نے ایک رکعت پڑھی تھی اور کھڑا ہوا ان کی جگہ یعنی دشمن کے

مقابلہ میں اور آیا وہ گروہ اور پڑھی آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پھر سلام پھیر دیا آپ ﷺ نے ان پر اور کھڑے ہوئے یہ لوگ اور پڑھ لی اپنی ایک رکعت اور کھڑا ہوا وہ دوسرا گروہ اور پڑھ لی انہوں نے بھی ایک رکعت یعنی ایک رکعت ہر گروہ کی آپ ﷺ کے ساتھ ہوئی اور ایک جدا۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور حذیفہ اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابن مسعود اور ابو بکرہ اور سہل بن ابی حمزہ اور ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور نام ابو عیاش کا زید بن صامت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور گئے ہیں مالک بن انس صلوٰۃ خوف میں سہل بن ابی حمزہ کی حدیث کی طرف اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد نے مروی ہے نبی ﷺ سے صلوٰۃ خوف کئی طرح پر اور نہیں جانتا میں اس باب میں صحیح مگر ایک حدیث اور کہا وہ حدیث سہیل بن ابی حمزہ کی ہے اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نماز خوف میں بہت روایتیں ثابت ہیں رسول اللہ ﷺ سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ جو مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے سب طرح جائز ہے اور یہ خوف کے موافق ہے یعنی جیسا موقعہ ہو ویسا بجالائے اور کہا اسحاق نے ہم فضیلت نہیں دیتے سہل بن ابی حمزہ کی حدیث کو اور حدیثوں پر اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔



(۵۶۵) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَالَ: يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ، فَيَرُكِعُ بِهِمْ رُكْعَةً، وَ يَرُكَعُونَ لَأَنْفُسِهِمْ رُكْعَةً، وَيَسْجُدُونَ لَأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ، ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ وَيَجِئُ أُولَئِكَ فَيَرُكِعُ بِهِمْ رُكْعَةً وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرُكَعُونَ رُكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ. (صحيح) التعليق على ابن خزيمة (۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۶۰) صحيح أبي داود (۱۱۲۶)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن ابی حمزہ سے کہ کہا کھڑا ہوا امام سامنے قبلہ کے نماز خوف میں اور ایک جماعت کھڑی ہو اس کے ساتھ اور دوسری جماعت دشمن کی طرف رہے کہ منہ ان کے دشمن کی طرف ہوں اور پڑھے امام ایک رکعت جماعت کے ساتھ اور دوسری رکعت وہ جماعت اپنی آپ پڑھ لے اور دو سجود بھی کر لیں اسی جگہ میں پھر جائیں اس جماعت کی جگہ میں اور آئیں وہ لوگ اور پڑھے امام ان کے ساتھ ایک رکعت اور دو سجود کرے تو امام کی یہ دوسری رکعت ہے اور اس جماعت کی پہلی رکعت پھر پڑھ لیں یہ ایک رکعت اور دو سجود کر لیں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نہیں مرفوع کیا اس کو یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد کی روایت سے

اور ایسا ہی روایت کیا اس کو یحییٰ بن سعید انصاری کے اصحاب نے موقوفاً اور مرفوع کیا اس کو شعبہ نے عبد الرحمن بن قاسم بن محمد کی روایت سے اور روایت کی مالک بن انس نے یزید بن رومان سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے ایک شخص سے کہ نماز خوف پڑھ چکا تھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پس ذکر کی اوپر کی حدیث کے مانند کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی لوگوں سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی ایک ایک رکعت ایک ایک ایک گروہ کے ساتھ تو ہوئیں نبی ﷺ کی دو رکعتیں اور ان کی ایک ایک رکعت۔



(۵۶۶) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، وَقَالَ لِي يَحْيَى: اَكْتُبْهُ إِلَى حَنْبِهِ، وَلَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيثَ؛ وَلَكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ. ترجمہ: روایت ہے سہل بن ابی حنمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث کی مانند۔ اور کہا مجھے یحییٰ بن سعید نے اس حدیث کو لکھ دو اس کے بازو میں اور میں اس حدیث کو بخوبی یاد نہیں رکھتا ہوں، لیکن وہ مثل یحییٰ بن سعید انصاری کے ہے۔



(۵۶۷) عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ. ترجمہ: روایت ہے صالح بن خوات سے انہوں نے ایک شخص سے کہ نماز خوف پڑھ چکا تھا نبی ﷺ کے ساتھ پس ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند۔

۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

قرآن کے سجدوں کے بیان میں

(۵۶۸) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا اثْنَتِي فِي النُّجْمِ.

(ضعیف) ضعیف ابی داؤد (۲۳۸، ۲۳۹) اس میں عمرو شقی کو حافظ ابن حجر نے مجہول قرار دیا ہے۔ تقریب (۵۴/۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ہے سجدے کیے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کہ سورہ نجم کا سجدہ بھی اس میں تھا۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث ابو الدرداء کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے سعید بن ابی ہلال کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو شقی سے روایت کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے ان سے عبد اللہ بن صالح نے ان سے لیث بن سعد نے ان سے خالد بن

یزید نے ان سے سعید بن ابولہال نے ان سے عمر نے ان سے ابن حیان دمشقی نے کہا سنا میں نے ایک خبر دینے والے سے کہ خبر دی اس نے مجھ کو ام درداء رضی اللہ عنہا سے کہ کہا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے: گیارہ سجدے کیے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی میں تھا وہ جو سورہ نجم میں ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے سفیان بن کعب کی روایت سے جو مروی ہے عبداللہ بن وہب سے۔



(۵۶۹) عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ حَيَّانَ الدَّمَشَقِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ مُحَبَّرًا يُخْبِرُنِي ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بَلْفُظُهُ . (ضعیف) [المصدر نفسه] اس میں عمر الدمشقی راوی مجہول ہے۔
ترجمہ: روایت ہے عمر سے اور وہ ابن حیان الدمشقی ہیں کہتے ہیں میں نے سنا ایک خبر دینے والے سے کہ خبر دی اس نے مجھے ام درداء رضی اللہ عنہا انہوں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں انہیں الفاظ کے ساتھ۔

۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

عورتوں کے مسجدوں میں جانے کے بیان میں

(۵۷۰) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اِذْنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ)) فَقَالَ ابْنُهُ : وَاللَّهِ لَا نَأْذُنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَ دَعْلًا ، فَقَالَ : فَعَلَّ اللَّهُ بِكَ وَفَعَلَ ، أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَقُولُ : لَأُؤْذِنَ لَهُنَّ ؟ . (صحیح) صحیح ابی داود (۵۷۷)
ترجمہ: روایت ہے مجاہد سے کہا ہم تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اجازت دو عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے کی سو کہا عبداللہ بن عمر کے بیٹے نے قسم ہے اللہ کی ہم اجازت نہ دیں گے ان کو حیلہ بنا سکیں گی وہ فساد کا یعنی مسجدوں میں جانے کو فساد کا بہانہ ٹھہرائیں گی تو کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا کرے اللہ تجھ کو اور دیا یعنی بد دعا کہتا ہوں میں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور تو کہتا ہے میں اجازت نہ دوں گا۔

فائلا : اس باب میں ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور زینب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے جو بیوی ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔



۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُرَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تھوکنے کی کراہت کے بیان میں

(۵۷۱) عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَبْزُقْ

عَنْ يَمِينِكَ، وَلَكِنْ خَلْفَكَ أَوْ تَلْقَاءَ شِمَالِكَ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرَى)).

(صحیح) الروض (۳۶۲) صحیح ابی داؤد (۴۹۷) الصحیحہ (۱۲۲۳)

ترجمہ: روایت ہے طارق بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہو تو نماز میں تو نہ تھوک اپنی سیدھی طرف مگر پیچھے یا بائیں طرف یا نیچے بائیں طرف پیر کے۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور ابن عمر اور انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث طارق کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کاسنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جھوٹ نہیں بولاربعی بن خراش نے اسلام میں کبھی اور کہا عبد الرحمن بن مہدی نے سب سے زیادہ ثابت کوفے میں منصور بن معتمر تھے۔



(۵۷۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْبَزَائِقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا)). (صحیح . الروض النضیر : ۴۸) صحیح ابی داؤد (۴۹۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تھوکنما مسجد میں گناہ ہے اور کفارہ اس کا دفن کرنا ہے یعنی تھوک کو دبا دینا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾

وَ ﴿إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾

سورہ انشقاق اور سورہ علق میں سجدہ کرنے کے بیان میں

(۵۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَجَدَ نَامَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ﴿إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ وَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾

(صحیح) ابن ماجہ (۱۰۵۸) صحیح ابی داؤد (۱۱۶۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا سجدہ کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سورہ ﴿إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ اور اذا لسماء انشقت میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابو بکر محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبد العزیز سے انہوں نے ابو بکر محمد بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے

نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے مانند اور اس حدیث میں چار تابعین ہیں کہ روایت کرتے ہیں ایک دوسرے سے کہا ابو یسیٰ نے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کہ سجدہ ہے اذ السماء انشقت اور اقرأ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ میں۔



(۵۷۴) عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ . صحيح ابى داؤد (۱۱۶۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے مانند۔

۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي النُّجْمِ

سورة النجم میں سجدہ کرنے کے بیان میں

(۵۷۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا . يَعْنِي النُّجْمَ . وَالْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ

وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ . (صحيح) ((نصب المجانيق لنسف قصة الغرائق)) (ص ۱۸ و ۲۵ و ۳۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ سجدہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں یعنی سورة النجم میں اور سجدہ کیا مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور آدمیوں نے۔

فائدہ: اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ سجدہ کرنا چاہیے سورة النجم میں اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مفصل میں کوئی سجدہ ہی نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور قول اول صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔



۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيهِ

اس کے بیان میں جو سورة النجم میں سجدہ نہ کرے

(۵۷۶) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ النُّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا .

(صحيح) صحيح ابى داؤد (۱۲۶۴)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا پر بھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے سورة النجم سجدہ نہیں کیا آپ ﷺ نے اس میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور تاویل کی بعض نے اہل علم سے اس حدیث میں کہ سجدہ نہ کیا اس واسطے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب زید بن ثابت نے پڑھی سورۃ والنجم تو انہوں نے بھی سجدہ نہ کیا اس لیے کہ جب قاری سجدہ نہ کرے تو سامع پر بھی واجب نہیں اور بعض نے کہا سجدہ واجب ہے اس پر جو سنے اور کبھی رخصت نہیں دی ہے اس کے ترک کی اور کہا کہ جب سنا آدی نے اور اس کو وضو نہیں تو جب وضو کرے تب سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق اور کہا بعض نے سجدہ اس کے لیے ہے کہ جو ثواب کا ارادہ کرے یعنی ترک سجدہ کا بھی جائز ہے اور سجدہ کرنا مستحب ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے اس حدیث کو کہ زید بن ثابت نے کہا پڑھی میں نے نبی ﷺ کے آگے سورۃ والنجم اور سجدہ نہ کیا پس کہتے ہیں وہ لوگ کہ اگر سجدہ واجب ہوتا تو آنحضرت ﷺ نہ چھوڑتے زید کو بے سجدہ کروائے اور سند لائے ہیں اس حدیث کو بھی کہ پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ کی آیت پھر اترے منبر سے اور سجدہ کیا پھر پڑھی دوسرے جمعے میں وہی آیت سو مستعد ہوئے لوگ سجدہ کو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سجدہ فرض نہیں ہم پر مگر ہم جب چاہیں تو کر لیں تو سجدہ نہ کیا اور بعض اسی طرف گئے ہیں یعنی یہ واجب نہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي صَ

سورۃ ص میں سجدہ کرنے کے بیان میں

(۵۷۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي صَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَيْسَتْ فِي عَزَائِمِ السُّجُودِ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۲۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرتے ہوئے سورۃ ص پڑھ کر کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور یہ کچھ واجب سجدوں میں نہیں ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس میں سو کہا بعض نے سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے وہ توبہ ہے نبی کی یعنی داؤد علیہ السلام کی اور نہیں واجب وہاں سجدہ۔

۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي الْحَجِّ

سورۃ حج میں سجدہ کرنے کے بیان میں

(۵۷۸) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَضَّلْتَ سُورَةَ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ؟ قَالَ:

((نَعَمْ، وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا)). (صحیح . المشكاة : ۱۰۳۰) صحیح ابی داؤد (۱۲۶۵)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فضیلت دی گئی سورہ حج کو اور سورتوں پر اس لیے کہ اس میں دو سجدے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے ہاں اور جس کو سجدہ نہ کرنا ہو وہ اس کو نہ پڑھے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور اختلاف ہے علماء کا اس میں اور مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے سے کہ کہا فضیلت دی گئی ہے سورہ حج اس لیے کہ اس میں دو سجدے ہیں اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعض نے اس میں ایک ہی سجدہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اہل کوفہ کا۔

۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

ان دعاؤں کے بیان میں جو قرآنی سجدوں میں پڑھی جائیں

(۵۷۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أَصْلَى خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي، فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اُحْرًا، وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وَزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عِبْدِكَ دَاوُدَ. قَالَ الْحَسَنُ: قَالَ لِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ لِيْ جَدُّكَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ. قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ، عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ. (حسن) المشكاة (۱۰۳۶) الصحيحة (۲۷۱۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آیا ایک شخص نبی ﷺ کے پاس سو کہا اس نے یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنے تئیں خواب میں دیکھا اور میں سوتا تھا گویا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں ایک درخت کے پیچھے سو میں نے سجدہ کیا اور درخت نے بھی میرے سجدے کے ساتھ ہی سجدہ کیا اور سنا میں نے اس سے اللہم سے عبدک داؤد تک اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یا اللہ لکھ میرے لیے اس سجدے کا ثواب اور گناہ دے اس کے سبب سے میرے گناہ اور رکھ اس سجدے کو میرے لیے ذخیرہ اور قبول کر مجھ سے جیسا قبول کیا تو نے اپنے غلام داؤد سے کہا حسن نے کہا ابن جریر نے کہ کہا مجھ سے تمہارے دادا نے کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھی نبی ﷺ نے آیت سجدے کی پھر سجدہ کیا اور سنا میں نے کہ کہتے تھے اس کی مثل جو خبر دی تھی اس شخص نے درخت کی دعا کی یعنی وہی دعا پڑھتے تھے جو اوپر مذکور ہوئی۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے اور ان کی روایت سے ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے۔

(۵۸۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ: ((سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي

خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)). (صحیح عند الابانی) صحیح ابی داؤد (۱۲۷۳) قال بعض الناس اسنادہ ضعیف۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ کہتے قرآن کے سجدے میں رات کو یہ دعا سجد و جہی سے آخر

تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سجدہ کیا میرے منہ نے اس کو جس نے پیدا کیا میرے منہ کو اور چہرہ کا ان اس کا اور آنکھ اس کی

سجدہ کیا اس کی قوت اور توفیق سے۔ بعض محققین کہتے ہیں اس دعا کو سجدہ تلاوت کے ساتھ خاص کرنا صحیح نہیں یہ دعا مطلقاً ہر

سجدہ میں پڑھی جاسکتی ہے۔ دیکھیں صحیح مسلم حدیث (۷۷۱) ابو داؤد حدیث رقم (۷۶۰)

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۸۔ بَابُ: مَا ذَكَرَ فِي مَنْ قَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

اس بیان میں کہ جس کارات کا وظیفہ رہ جائے تو وہ اسے دن میں پڑھ لے

(۵۸۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ

لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)). (صحیح) الروض (۷۳۵) التعليق الرغیب (۲۳۴/۱) صحیح ابی داؤد (۱۱۸۶)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن عبدالقاری سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول

اللہ ﷺ نے جو سو گیا اور وظیفہ نہ پڑھا رات کا یا کچھ اس میں سے باقی رہ گیا پھر پڑھ لیا اس کو صبح اور ظہر کے بیچ میں تو لکھا

جائے گا اس کے لیے گویا رات ہی کو پڑھا۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوصفوان کا نام عبداللہ بن سعید کی ہے اور روایت کی ان سے

حمید نے اور بڑے لوگوں نے۔

۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

جو رکوع یا سجدے میں امام سے پہلے سر اٹھائے اس کے متعلق وعید کے بیان میں

(۵۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: ((أَمَّا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ

رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ)). قَالَ قُتَيْبَةُ: قَالَ حَمَّادٌ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ: إِنَّمَا قَالَ: ((أَمَّا يَخْشَى)).

(صحیح) الارواء (۵۱۰) الروض (۱۰۷۵) صحیح ابی داؤد (۶۳۴)

تیسرے جہان: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا محمد ﷺ نے کیا ڈرتا نہیں وہ شخص جو اٹھالیتا ہے سراپا امام کے پہلے یعنی رکوع میں یا سجدے میں اس بات سے کہ کر دے اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر۔ کہا تنبیہ نے کہا حماد نے کہا مجھ سے محمد بن زیاد نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لئے کہا لفظ اما یہ بخشی۔

فائدہ: کہا ابویسی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن زیاد بصری ہیں ثقہ ہیں اور کنیت ان کی ابو الحارث ہے۔



۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ ثُمَّ يَوْمُ النَّاسِ بَعْدَ ذَلِكَ

اس کے بیان میں جو فرض نماز پڑھے پھر اس کے بعد لوگوں کی امامت کرے

(۵۸۳) عَنْ جَابِرِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُؤْمُهُمْ. (صحيح) صحيح أبي داود (۷۵۶)

تیسرے جہان: روایت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر جاتے اور امامت کرتے اپنی قوم کی۔

فائدہ: کہا ابویسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنی شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں جب امامت کرے آدمی کسی قوم کی اور فرض پڑھ چکا ہو وہ اس سے پہلے تو جو اس کے پیچھے پڑھے اس کی نماز جائز ہے اور سند لائے ہیں اسی حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ کی جس میں قصہ مذکور ہوا معاذ رضی اللہ عنہ کا اور وہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انہیں جابر رضی اللہ عنہ سے اور مروی ہے ابوالدرداء سے کہ پوچھا ان سے کسی نے کہ ایک شخص آیا مسجد میں اور لوگ عصر پڑھتے تھے اور اس نے جانا ظہر ہے اور پل گیا وہ جماعت میں تو کہا ابوالدرداء نے نماز اس کی جائز ہے۔ مترجم کہتا ہے یہ قول یہاں اس واسطے لائے ہیں کہ جب اس صورت میں جو ابوالدرداء سے مذکور ہوئی نماز جائز ہے حالانکہ اس میں امام اور مقتدی کی نماز میں اختلاف ہے کہ مقتدی ظہر پڑھتا ہے اور امام عصر تو پہلی صورت میں بدرجہ اولیٰ جائز ہوگی کہ اس میں مقتدی اور امام کی نماز ایک تو ہے اگرچہ امام ایک بار پڑھ چکا ہے تو کیا ہوا اتنی اور کہا ہے ایک قوم نے اہل کوفہ سے جب اقتداء کرے قوم ایسے امام کی جو عصر پڑھتا ہو اور قوم گمان کرے ظہر پڑھتا ہے تو نماز ان کی جائز نہیں اس لیے کہ اختلاف ہے امام اور مقتدی کی نماز میں۔



۲۱۔ بَابُ : مَا ذَكَرَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السُّجُودِ عَلَى الثُّوبِ فِي الْحَرِّ وَالْبُرْدِ

اس بیان میں کہ گرمی اور سردی کی وجہ سے کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے

(۵۸۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى

ثِيَابَنَا اتَّقَاءَ الْحَرِّ. (صحيح) الارواء (۳۱۱) صحيح ابی داؤد (۶۶۶)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب ہم نماز پڑھتے تھے نبی ﷺ کے پیچھے دوپہر کے وقت یعنی ظہر کی توجہ کر کے تھے اپنے کپڑوں پر گرمی سے بچنے کو۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے بھی خالد بن عبد الرحمن سے۔

۲۲۔ بَابُ: مَا ذَكَرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

اس بیان میں کہ صبح کی نماز کے بعد مسجد میں طلوع آفتاب تک بیٹھنا مستحب ہے

(۵۸۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مَضَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. (صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۱۷۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تھے نبی ﷺ جب نماز پڑھ چکے صبح کی تو بیٹھ رہتے اپنی نماز کی جگہ میں طلوع آفتاب تک۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۵۸۶) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ)) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَامَةٌ تَامَةٌ تَامَةٌ)). (حسن عند الالبانی . التعليق الرغيب : ۱/ ۱۶۵، ۱۶۶ . المشكاة : ۹۷۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو نماز پڑھے صبح کی جماعت سے پھر بیٹھا ذکر کرتا رہے اللہ تعالیٰ کا یہاں تک کہ نکلے آفتاب پھر پڑھے دو رکعت ہوگا اس کو ثواب مانند ایک حج اور ایک عمرے کے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پورا پورا پورا یعنی ثواب۔ (بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوظلال راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۷۳۹)

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال ابوظلال کا تو کہا وہ مقارب الحدیث ہیں یعنی ان کی حدیثیں صحت کے قریب ہیں کہا محمد نے اور نام ان کا ہلال ہے۔



۲۳۔ بَابُ : مَا ذَكَرَ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بیان میں

(۵۸۷) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَ يَلُؤِي غُنْقَهُ خَلْفَ

ظَهْرِهِ. (صحيح . المشكاة : ۹۹۸) وصححه ابن حبان واو رده الهیثمی فی موارد الظمان (۵۳۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ گوشہ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں داہنے اور بائیں اور نہیں پھرتے تھے گردن اپنی پیٹھ کے پیچھے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور خلاف کیا ہے کعب نے فضل بن موسیٰ کا اس روایت میں روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے کعب نے ان سے عبد اللہ بن سعید بن ابو ہند نے ان سے بعض اصحاب عکرمہ نے کہ نبی ﷺ گوشہ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں پھر ذکر کی حدیث اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔



(۵۸۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ عِكْرَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْحَظُ فِي

الصَّلَاةِ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن سعید بن ابو ہند سے ان سے بعض اصحاب عکرمہ نے کہ نبی ﷺ نماز میں گوشہ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں۔

(۵۸۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَا بَنِي إِيلَافٍ وَالْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الْإِلْتِفَاتِ فِي

الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ)) . (ضعيف . التعليق الرغيب : ۱۹۱/۱ .

المشكاة : ۹۹۷) اس میں علی بن زید بن جدمان راوی ضعیف ہے۔ نیز سند میں انقطاع ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے میرے بیٹے بچ تو گوشہ چشم سے دیکھنے سے نماز میں اس واسطے کہ گوشہ چشم سے دیکھنا نماز میں ہلاکت ہے پھر اگر ضرور ہو تو نفل میں نہ فرض میں۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے۔

(۵۹۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ : ((هُوَ اخْتِلَاسٌ

يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ)) . (صحيح . الارواء : ۳۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ادھر ادھر دیکھنے کو نماز میں فرمایا

آپ ﷺ نے: یہ تو ایک اچک لینا ہے کہ اچک لیتا ہے شیطان آدمی کی نماز سے۔

فائلا: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۲۴۔ بَابُ: مَا ذَكَرَ فِي الرَّجُلِ يُذَرُّكَ الْإِمَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ كَيْفَ يَصْنَعُ

اس بیان میں کہ جو شخص امام کو سجدے میں دیکھے تو کیا کرے؟

(۵۹۱) عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ بِنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَالْإِمَامُ عَلَى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ)). (صحيح عند الالباني.

الصحيحة: ۱۱۸۸) صحيح ابی داؤد (۵۲۲) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حجاج بن ارطاة ضعیف اور مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی اور عمرو بن مرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا علی

اور معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب آئے کوئی تم سے نماز کو اور امام ہوئے کسی حال میں تو کرے جو کرتا ہے

امام یعنی امام جس رکن میں ہو اسی میں شامل ہو جائے۔

فائلا: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو مگر اسی روایت سے اور اسی پر عمل

ہے علماء کا کہ جب آئے آدمی اور امام سجدے میں ہو تو سجدہ کرے اور نہیں ملی اس کو یہ رکعت اگر فوت ہو گیا رکوع امام کے ساتھ

اور اختیار کیا عبد اللہ بن مبارک نے کہ سجدہ کرے امام کے ساتھ اور مروی ہے بعض سے کہا امہور۔ نے امید ہے کہ بخش دیا جائے آدمی

اس سے پہلے کہ سر اٹھائے اس سجدے سے۔



۲۵۔ بَابُ: كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ نماز شروع ہونے کے وقت لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے

(۵۹۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا

حَتَّى تَرَوْنِي خَرَجْتُ)). (صحيح . الروض النضير: ۱۸۳) صحيح ابی داؤد (۵۵۰)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تکبیر ہو

نماز کی تو کھڑے نہ ہو تم لوگ جب تک کہ دیکھ لو مجھ کو کہ میں نکلا۔

فائلا: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور روایت انس کی غیر محفوظ ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوقتادہ کی

حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے کھڑے کھڑے انتظار کرنا آدمیوں کا امام کے لیے اور کہا ہے بعض نے جب تکبیر ہوئے امام مسجد میں اور تکبیر ہوئے نماز کی تو کھڑے ہوں تو لوگ جب کہے مؤذن قد قامت الصلوٰۃ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا۔

۲۶۔ بَابُ : مَا ذَكَرَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ قَبْلَ الدُّعَاءِ

اس بیان میں کہ دعا سے پہلے اللہ کی تعریف کرنی اور نبی ﷺ پر درود بھیجنا چاہئے
(۵۹۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : كُنْتُ أَصَلِّيُ وَالنَّبِيُّ ﷺ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ مَعَهُ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَلْ تُعْطَهُ ، سَلْ تُعْطَهُ)) . (حسن صحيح . صفة الصلاة ، تخريج المختارة : ۲۵۵ . المشكاة : ۹۳۱) طبرانی الكبير (۶۱/۹) رقم (۸۴۱۴) والبيهقي في الكبرى (۱۵۳/۲)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے میں نماز پڑھتا تھا اور نبی ﷺ کے ساتھ تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ پھر جب بیٹھا میں یعنی قعدہ اخیرہ میں پہلے تعریف کی اللہ کی پھر درود بھیجنا نبی ﷺ پر پھر دعا کی میں نے اپنے لیے سو فرمایا نبی ﷺ نے: سوال کر دیا جائے گا سوال کر دیا جائے گا، یعنی قبول ہوگی تیری دعا۔

فائدہ: اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ نے حدیث عبد اللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے احمد بن حنبل سے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن آدم سے یہی حدیث اختصار کے ساتھ۔

۲۷۔ بَابُ : مَا ذَكَرَ فِي تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ

مسجدوں میں خوشبو کرنے کے بیان میں

(۵۹۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنْظَفَ وَ تُطَيَّبَ .

(صحيح) المشكاة (۷۱۷) صحيح ابی داؤد (۴۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے حکم دیا نبی ﷺ نے مسجدیں بنانے کا محلوں میں اور یہ کہ صاف کی جائیں اور خوشبودی جائیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدہ اور کعب نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا پھر ذکر کی حدیث مانند اوپر کی حدیث کے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی۔ حدیث سے روایت کی ہم سے ابن عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے

پھر ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند اور کہا سفیان نے حکم کیا مسجد میں بنانے کا دور میں یعنی قبیلوں میں اور وہ جمع ہے دار کی۔
 (۵۹۵) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ.
 ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا، پھر ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند۔

(۵۹۶) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ.
 ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا۔



۲۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى

اس بیان میں کہ نفل نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے

(۵۹۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى)).

(صحیح) الروض (۵۲۲) صحیح ابی داؤد (۱۱۷۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نماز رات کی اور دن کی دو دو رکعت ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے اختلاف کیا ہے اصحاب شعبہ نے اس حدیث میں تو بعض نے مرفوع کیا اس کو یعنی یہ کہا کہ قول ہے رسول اللہ ﷺ کا اور بعض نے مقوف جب یعنی قول ابن عمر کا روایت کیا اور مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور وہی صحیح ہے جو مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور روایت کیا اکثر ثقہ لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس نے دن کی نماز کا اور مروی ہے عبید اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے کہ ابن عمر پڑھتے تھے رات کو دو دو رکعت اور دن کو چار اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو بعض کے نزدیک رات اور دن میں دو دو پڑھنا چاہیے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعض نے رات کو دو دو رکعت ہے نماز نفل میں اور چار چار رکعت دن میں مثل پہلی سنت ظہر وغیرہ کے یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا۔

۲۹۔ بَابُ: كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيُّ بِالنَّهَارِ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ دن میں نفل کیسے پڑھتے تھے

(۵۹۸) عَنْ عَاصِمِ بْنِ صَمْرَةَ قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا

تَطِيقُونَ ذَلِكَ، فَقُلْنَا: مَنْ أَطَاقَ ذَلِكَ مِنَّا فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ، وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا، وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ، وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ. (حسن) المشكاة (۱۱۷۱) الروض (۶۹۱) التعليق على ابن خزيمة (۱۲۱۱ و ۱۲۳۲)

تخریج المختارة (۴۸۹ - ۴۹۰) الصحيحة (۲۳۷) مختصر الشرائع (۲۴۳)

ترجمہ: روایت ہے عاصم بن ضمرہ سے کہا پوچھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نماز کو رسول اللہ ﷺ کی دن میں تو فرمایا آپ ﷺ نے تم طاقت نہیں رکھ سکتے اس کی کہا میں نے بھلا اگر کوئی طاقت رکھے ہم میں سے تو فرمایا تھے رسول اللہ ﷺ نے جب ہوتا سورج اس طرف یعنی مشرق میں جیسا ہوتا ہے اس طرف یعنی مغرب میں عصر کے وقت پڑھتے دو رکعت یعنی اشراق کی اور جب ہوتا سورج اس جگہ یعنی مشرق کی طرف جیسا ہوتا ہے اس جگہ یعنی مغرب کی طرف ظہر کے وقت تو پڑھتے چار رکعت یعنی جس وقت آخر روز میں عصر ہوتی ہے اسی وقت اول روز میں اشراق پڑھتے اور جیسا آخر روز میں ظہر ہوتی ہے ویسی اول روز میں چاشت پڑھتے اور پڑھتے قبل ظہر کے چار رکعت اور بعد اس کے دو رکعت اور قبل عصر کے چار رکعت جدا کر دیتے ہر دو رکعت کو ساتھ سلام کے ملائکہ مقررین پر اور انبیاء اور مرسلین پر اور جو تا بعد ازاں تھے ان کے مؤمنین اور مسلمین سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن ثنیٰ نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے یہ سب روایتوں سے اچھی ہے جو آئی ہے دن کے نفلوں میں رسول اللہ ﷺ کی اور مروی ہے عبد اللہ بن مبارک سے کہ وہ ضعیف کہتے ہیں اس روایت کو اور ضعف اس کا میرے نزدیک اسی سبب سے ہوگا کہ ایسی مروی نہیں ہے رسول اللہ ﷺ سے مگر اسی سند سے واللہ اعلم یعنی روایت عاصم بن ضمرہ کی علی سے اور عاصم بن ضمرہ ثقہ ہیں بعض اہل حدیث کے نزدیک کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا سفیان نے ہم افضل جانتے ہیں عاصم بن ضمرہ کی روایت کو حارث کی روایت سے۔ (۵۹۹) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے ابواسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی طرح۔

۳۰۔ بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي لُحْفِ النِّسَاءِ

اس بیان میں کہ عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

(۶۰۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي فِي لُحْفِ نِسَائِهِ.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۳۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نماز نہیں پڑھتے تھے اپنی بیبیوں کی چادروں میں۔
 فائلا: کہا ابویسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے آنحضرت ﷺ سے اس کی اجازت۔



۳۱۔ بَابُ: مَا يَجُوزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

نفل نماز میں جائز چلنے اور کام کرنے کے بیان میں

(۶۰۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جُنْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ، فَمَشَى حَتَّى فَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ، وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ. (حسن . المشكاة : ۱۰۰۵ . الارواء : ۳۸۶) صحیح ابی داؤد (۸۵۵) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند زہرہ دلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئی میں اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے گھر میں اور دروازہ بند تھا اندر سے سو چلے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ کھول دیا آپ ﷺ نے دروازہ میرے لیے پھر چلے گئے اپنی جگہ میں جہاں نماز پڑھتے تھے اور بیان کیا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دروازہ قبلہ کی طرف تھا۔
 فائلا: کہا ابویسی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۳۲۔ بَابُ: مَا ذَكَرَ فِي قِرَاءَةِ سُورَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ

ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کے بیان میں

(۶۰۲) عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ هَذَا الْحَرْفِ: [غَيْرِ اسِنْ] أَوْ يَا سِنْ قَالَ: كُلُّ الْقُرْآنِ قَرَأْتُ غَيْرَ هَذَا الْحَرْفِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ قَوْمًا يَقْرَأُونَهُ يَنْشُرُونَهُ نَشْرَ الدَّقْلِ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، إِنِّي لَا عَرِفُ السُّورَةَ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بَيْنَهُنَّ، قَالَ: فَأَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: عِشْرُونَ سُورَةً مِنَ الْمَفْصَلِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيْنَ كُلِّ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ. (اسنادہ صحیح . صفة الصلاة) صحیح ابی داؤد (۱۲۶۲)

ترجمہ: روایت ہے اعمش سے کہا سنا میں نے ابووائل سے کہتے تھے پوچھا ایک شخص نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ لفظ غیر

اسیٰ ہے یا غیر یا سن ہے تو کہا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا سارا قرآن پڑھ چکا تو اس کے سوا کہا اس نے ہاں کہا عبد اللہ بن مسعود نے ایک قوم پڑھتی ہے قرآن کو جھاڑتی ہے جیسا کوئی جھاڑتا ہے خراب کھجور کو نہیں آگے بڑھتا ان کے گلے سے میں جانتا ہوں دو دو سورتوں مشابہ کو کہ تھے رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھتے ان کو۔ کہا راوی نے حکم کیا ہم نے علقمہ کو کہ پوچھے عبد اللہ سے تو کہا عبد اللہ نے وہ بیس سورتیں ہیں مفصل سے یعنی آخر قرآن سے کہ نبی ﷺ ملا کر پڑھتے تھے دو سورتیں ایک ایک رکعت میں۔

فائدہ : کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۳۔ بَابُ : مَا ذَكَرَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي خُطَاهُ

مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت اور اس کے قدموں کا ثواب لکھے جانے کے بیان میں

(۶۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا يُخْرِجُهُ أَوْ قَالَ لَا يَنْهَازُهُ إِلَّا إِيَّاهَا لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً)). (صحیح) صحیح ابی داود (۵۶۸)

ترجمہ : روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب وضو کرے تو آدمی اچھی طرح وضو کرے پھر نکلے نماز کو نہ نکالے ہو اس کو یا فرمایا نہ اٹھائے ہو اس کو مگر نماز تو نہ رکھے گا کوئی قدم مگر بلند کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ اور گھٹائے گا ایک گناہ۔

فائدہ : کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۴۔ بَابُ : مَا ذَكَرَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ أَنَّهُ فِي الْبَيْتِ أَفْضَلُ

اس بیان میں کہ مغرب کے بعد گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے

(۶۰۴) عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ الْمَغْرِبِ فَقَامَ نَاسٌ يَسْتَفْلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((عَلَيْكُمْ بِهِذِهِ الصَّلَاةُ فِي الْبُيُوتِ)).

(حسن) التعلیق علی ابن خزیمة (۱۲۰۰، ۱۲۰۱) صحیح ابی داود (۱۱۷۶)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قبیلہ بنی عبد شہل کے مغرب کی سوکھڑے ہوئے کچھ لوگ نفل پڑھنے کو سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لازم جانو اس نماز کو گھر میں پڑھنے کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو گرا سی روایت سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ دو رکعت بعد مغرب کے اپنے گھر میں اور مروی ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی مغرب پھر نماز پڑھتے رہے عشاء تک سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی ﷺ نے پڑھیں دو رکعت بعد مغرب کے بھی مسجد میں۔

۳۵۔ باب: فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَا يُسَلِّمُ الرَّجُلُ

جب آدمی مسلمان ہو تو اس کے غسل کرنے کے بیان میں

(۶۰۵) عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَابِدُرٍ.

(اسنادہ صحیح . تخریج مشکاة المصابیح: ۵۴۳) صحیح ابی داود (۳۸۱)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن عاصم سے کہ وہ جب اسلام لائے تو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے نہانے کا پانی اور پیری کے پتوں سے۔

فائدہ: اس باب میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو گرا سی سند سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مستحب کہتے ہیں کہ جب آدمی اسلام لائے تو نہائے اور کپڑے دھوئے اپنے۔

۳۶۔ باب: مَا ذَكَرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ

اس بیان میں کہ بیت الخلاء جاتے وقت بسم اللہ کہنا چاہیے

(۶۰۶) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((سَتَرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجَنِّ وَ عَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا

دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللَّهِ)). (صحیح) المشكاة (۳۵۸) الارواء (۵۰) بعض محققین کہتے

ہیں ابو اسحاق مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پردہ آنکھوں پر جنوں کے بنی آدم کی شرم گاہوں سے یہ ہے کہ بسم اللہ کہے جب داخل ہو بیت الخلاء میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے گرا سی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ ایسی نہیں یعنی خوب قوی نہیں۔ اور مروی ہے انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے بھی کچھ اس باب میں۔



۳۷۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ مِنْ سَيِّمَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ آثَارِ السُّجُودِ

وَالطُّهُورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس امت کی قیامت کے دن کی نشانی کے بیان میں جو سجدہ اور وضو کے آثار کی وجہ سے ہوگی (۶۰۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((أَمْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرٌّ مِنَ السُّجُودِ مُحَجَّلُونَ مِنَ الْوُضُوءِ)).

(صحیح . الصحيحة : ۲۸۳۶) الارواء (۹۳) تعليق على ابن خزيمة (۱۷۸) مختصر الشرائع (۶۹)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے میری امت کے قیامت کے دن ہوں گے چمکتے منہ سجدہ سے اور چمکتے ہاتھ وضو سے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے عبد الرحمن بن بسر سے۔



۳۸۔ بَابُ : مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُورِ

اس ایمان میں کہ دائیں طرف سے وضو شروع کرنا مستحب ہے

(۶۰۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طَهْرِهِ إِذَا تَطَهَّرَ، وَفِي تَرْجُلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ، وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ دوست رکھتے تھے دائیں طرف سے شروع کرنے کو طہارت میں جب طہارت کرتے اور کنگھی کرنے میں جب کنگھی کرتے اور جوتی پہننے میں جب پہننے سے۔

فائدہ : ابو الشعثاء کا نام سلیم بن اسود محارب بنی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۹۔ بَابُ : ذِكْرُ قَدْرِ مَا يُجْزَىٰ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ

اس بیان میں کہ وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہوتا ہے

(۶۰۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((يُجْزَىٰ فِي الْوُضُوءِ رَطْلَانِ مِنْ مَاءٍ)).

(صحیح) الصحيحة (۱۹۹۱) و (۲۴۴۷) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند شریک مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

بیشمار: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافی ہے وضو میں دو رطل پانی۔
فائلا: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ان لفظوں سے مگر روایت سے شریک کے اور روایت کیا اس کو شعبہ نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن جبر سے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کرتے تھے ایک ملوک یعنی مد سے اور غسل کرتے تھے پانچ مد سے۔

۴۰۔ بَابُ: مَا ذَكَرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ

اس بیان میں کہ دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی ڈالنا کافی ہے

(۶۱۰) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ: ((يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ)). قَالَ قَتَادَةُ: وَ هَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا، فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا.

(صحیح عند الالبانی) الارواء (۱۶۶) صحیح ابی داؤد (۴۰۲) تخریج المختارہ (۴۷۱-۴۷۳)

بیشمار: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا نبی ﷺ نے دودھ پیتے لڑکے کے پیشاب میں کہ چھڑکا جائے پانی لڑکے کے پیشاب میں اور دھویا جائے پیشاب لڑکی کا۔ کہا قتادہ نے اور یہ حکم جب تک ہے کہ کھانا نہ کھاتے ہوں پھر جب کھانا کھانے لگیں تو دھویا جائے پیشاب دونوں کا۔ (بعض محققین کہتے ہیں قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔)

فائلا: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے مرفوع بیان کیا اس کو ہشام دستوائی نے قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور موقوف روایت کیا سعید ابن ابی عروبہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے اور مرفوع نہ کیا۔

۴۱۔ بَابُ: مَا ذَكَرَ فِي مَسْحِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ

سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد نبی ﷺ کے مسح کرنے کے بیان میں

(۶۱۱) عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: أَقْبَلَ الْمَائِدَةَ أَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ؟ قَالَ: مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ. (صحیح . الارواء ۱/۱۳۷)

بیشمار: روایت ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے کہا: میں نے دیکھا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو کہ وضو کیا انہوں نے اور مسح کیا انہوں نے اپنے دونوں موزوں پر شہر بن حوشب نے کہا میں نے ان سے کہا یہ کیا ہے؟ تو انہوں جواب دیا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے تو میں نے عرض کی کیا المائدہ سے پہلے یا بعد میں؟ تو انہوں نے کہا: میں اسلام لایا مائدہ کے بعد۔



(۶۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْادٍ: نَحْوَهُ.
ترجمہ: بیان کیا ہم سے محمد بن حمید الرازی نے کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی نعیم بن ميسره نحوی نے انہوں نے خالد بن زیاد سے اسی طرح۔



۴۲۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْأَكْلِ وَالنَّوْمِ إِذَا تَوَضَّأَ

اس بیان میں کہ جب وضو کر لے تو اس کے لیے کھانا اور سونا جائز ہے
(۶۱۳) عَنْ عَمَارٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ. (اسنادہ ضعیف) ضعیف ابی داؤد (۲۸) امام ابوداؤد کہتے ہیں اس میں یحییٰ بن یحمر اور عمار بن یاسر کے درمیان ایک راوی کا واسطہ ہے۔ اس کی سند میں انقطاع ہے۔
ترجمہ: روایت ہے عمار رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے رخصت دی جنب کو کھانے اور پینے اور سونے کی جب چاہے اگر وضو کرے وضو نماز کا سا۔
فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۴۳۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

نماز کی فضیلت کے بیان میں

(۶۱۴) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُعِيدُكَ بِاللَّهِ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مِنْ أُمَرَاءَ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي، فَمَنْ غَشَى أَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَ لَسْتُ مِنْهُ، وَلَا يَرُدُّ عَلَى الْحَوْضِ، وَمَنْ غَشَى أَبْوَابَهُمْ أَوْ لَمْ يَغْشَ وَلَهُمْ يُصَدِّقُهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعْنِهِمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسِيرِدُ عَلَى الْحَوْضِ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ! الصَّلَاةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّوْمُ حُجَّةٌ حَصِينَةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ! إِنَّهُ لَا يَرْبُو لَحْمٌ نَبَتْ مِنْ سُحْبٍ إِلَّا كَانَتْ النَّارُ أُولَى بِهِ)).
(اسنادہ صحیح . التعليق الرغيب : ۱۵۰، ۱۵۰/۳)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ دیتا ہوں میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی اے کعب بن عجرہ ان امیروں سے کہ ہوں گے بعد میرے سو جو گیا ان کے دروازے پر اور سچا کہا ان کے جھوٹ کو اور مدد کی ان کے ظلم کی

سو وہ میرا نہیں اور میں اس کا نہیں اور کبھی نہ آ سکے گا میرے حوض پر اور جو آیا ان کے دروازے پر یا نہ آیا اور سچا نہ کیا ان کے جھوٹ کو اور مدد نہ کی ان کے ظلم میں پس وہ میرا ہے اور میں اس کا اور قریب ہے کہ آئے گا میرے حوض پر اے کعب بن عجرہ نماز دلیل ہے یعنی امام کی اور روزہ سپر مضبوط ہے اور صدقہ بجاتا ہے گناہوں کو جیسا بجاتا ہے پانی آگ کو اے کعب بن عجرہ نہیں بڑھتا ہے کوئی گوشت کہ پیدا ہو حرام سے مگر آگ اس کے حق میں لائق تر ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث کو تو نہ جانا انہوں نے مگر روایت سے عبید اللہ بن موسیٰ کے اور بہت غریب کہا انہوں نے اس کو اور کہا محمد نے روایت کی یہ حدیث ہم سے ابن نمیر نے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالب سے۔



(۶۱۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى، عَنْ غَالِبٍ بِهَذَا.

ترجمہ: روایت ہے عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالب سے اسی طرح بیان کیا۔

۴۴۔ بَابُ مَنْه

دوسرا باب اسی بیان میں

(۶۱۶) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: ((اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ، وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ)) قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ: مُنْذُ كُمْ سَمِعْتُ هَذَا الْجَدِثَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً.

(صحیح . الصحیحہ : ۸۶۷) ابی داؤد (۱۹۵۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے جب خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع کا فرماتے تھے ڈرو تم اللہ سے جو پروردگار ہے تمہارا اور پڑھو نماز پنجگانہ اور روزے رکھو اپنے مہینے کے اور ادا کرو زکوٰۃ اپنے مالوں کی اور اطاعت کرو اپنے صاحب حکومت کی یعنی جو شرع کے موافق حکم کرے داخل ہو جاؤ جنت میں اپنے پروردگار کے۔ کہا راوی نے کہا میں نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کب سے سنی ہے تم نے یہ حدیث؟ کہا انہوں نے سنی میں نے اور تھا میں تیس برس کا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔





ابواب الزکاة

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۵) زکوٰۃ کے بیان میں (التحفة ۳)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَنَعِ الزَّكَاةِ مِنَ التَّشْدِيدِ

زکوٰۃ نہ دینے پر رسول اللہ ﷺ سے منقول وعید کے بیان میں

(۶۱۷) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ مُقْبِلًا فَقَالَ: ((هُمْ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا لِي لَعَلَّهُ أَنْزَلَ فِيَّ شَيْءٌ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُمْ الْأَكْفَرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، فَحَفَى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ فَيَدْعُ إِبِلًا أَوْ بَقَرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاةَهَا إِلَّا جَاءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمُ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَوُّهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا نَفَذَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ)))).

(صحيح) (التعليق الرغيب : ۲۶۷/۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں کہا انہوں نے پھر دیکھا آپ ﷺ نے مجھ کو سامنے آئے سو فرمایا آپ ﷺ نے وہ ٹوٹا پانے والے ہیں قسم ہے رب کعبہ کی قیامت کے دن کہا راوی

آپ ﷺ نے مجھ کو سامنے آئے سو فرمایا آپ ﷺ نے وہ ٹوٹا پانے والے ہیں قسم ہے رب کعبہ کی قیامت کے دن کہا راوی نے کہا میں نے کیا ہے مجھ کو شاید کچھ اترا ہے میرے حق میں کہا راوی نے کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ بہت مال والے ہیں مگر جس نے دیا ادھر ادھر اور دونوں ہاتھ سے لپ بھر کر اشارہ کیا آپ ﷺ نے سامنے اور داہنے طرف اور بائیں طرف پھر فرمایا قسم ہے اس اللہ کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے نہیں مرتا ہے کوئی آدمی کہ چھوڑ جاتا ہے اونٹ یا گائے کہ ادا نہ کی ہو زکوٰۃ اس کی مگر وہ جانور آئے گا قیامت کے دن بڑے سے بڑا اور مونے سے مونہا ہو کر روندتا ہوگا اس کو اپنے کھروں سے اور مارتا ہوگا اپنے سینگوں سے جب گزر جائے اس پر سے پچھلا جانور لوٹے گا پہلا جانور اوپر اس کے یہی عذاب ہوتا رہے گا جب تک فیصلہ نہ ہو لوگوں میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس کی مانند اور روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے لعنت کیا گیا ہے مانع زکوٰۃ کا، اور روایت ہے قیس بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن مسعود سے کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابو ذر کی حسن ہے صحیح ہے اور نام ابو ذر کا جندب بن سکین ہے اور ابن جنادہ بھی کہتے ہیں، روایت کی ہم سے عبد اللہ بن منیر نے انہوں نے عبد الرحمن بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکم بن وئیم سے وہ ضحاک بن مزاحم سے کہا انہوں نے اکثر وں جو حدیث میں آیا ہے اس سے دس ہزار والے مراد ہیں یعنی درہم یا دنانیر۔ (سند میں اقطاع ہے یہ امام ضحاک پر موقوف ہے۔)



۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا أُذِّيتِ الزَّكْوَةُ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

اس بیان میں کہ جب تو نے زکوٰۃ دے دی تو جو تجھ پر ضروری تھا وہ ادا کر دیا

(۶۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أُذِّيتِ زَكْوَةٌ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ)). (ضعیف عند الالبانی) التعليق صحيح ابن خزيمة (۲۴۷۱) الضعيفة (۲۲۱۸) ((احادیث البیوع)) اس کی سند درج الی اس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بعض محققین نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب دے چکا تو زکوٰۃ اپنے مال کی تو ادا کر چکا جو تجھ پر لازم تھا۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے کہ آپ ﷺ نے ذکر کیا زکوٰۃ کا تو کہا ایک شخص نے کچھ اور فرض ہے میرے اوپر تو فرمایا آپ ﷺ نے نہیں مگر جو خوشی سے دے تو ابن حجر وہ عبد الرحمن بیٹے حجرہ بصری کے ہیں۔

(۶۱۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنَّا نَتَمَتَّى أَنْ يَأْتِيَ الْأَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلُ النَّبِيَّ ﷺ وَ نَحْنُ عِنْدَهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ

كَذَلِكَ، إِذَا أَنَا أَعْرَابِيٌّ فَحَجَّتِي بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَسُولَكَ أَتَانَا فَرَعَمَ لَنَا إِنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَبِالَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ، وَبَسَطَ الْأَرْضَ، وَنَصَبَ الْجِبَالَ اللَّهُ أَرْسَلَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ))، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَدَقَ))، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ))، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا فِي أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَدَقَ))، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ))، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ))، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ))، قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَدْعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا، وَلَا أَجَاوِزُهُنَّ، ثُمَّ وَتَبَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ صَدَقَ الْأَعْرَابِيُّ، دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

(صحیح) (تخریج ایمان ابن ابی شیبہ : ۵/۴)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا ہم آرزو کرتے تھے کہ آجائے کوئی اعرابی عاقل اور پوچھے نبی ﷺ سے اور ہم بھی آپ کے پاس ہوں پس ہم اسی خیال میں تھے کہ آیا ایک اعرابی اور دوزانو بیٹھا آگے نبی ﷺ کے اور کہا یا محمد ﷺ آپ کے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپ کہتے ہیں اللہ نے بھیجا ہے تم کو سو فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اس اللہ کی جس نے بلند کیا آسمان اور بچھائی زمین اور گاڑے پہاڑ کیا اللہ نے بھیجا ہے تم کو سو فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے قاصد نے کہا ہم سے کہ ہمارے اوپر پانچ نمازیں فرض ہیں رات دن میں فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ ﷺ کو کیا اللہ نے حکم کیا آپ کو اس کا فرمایا آپ ﷺ نے ہاں۔ اعرابی نے کہا اور تمہارے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہم پر فرض ہیں روزے ایک مہینے کے ہر سال میں فرمایا نبی ﷺ نے سچ کہا اس نے کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ ﷺ کو کیا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا اس کا آپ کو؟ فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے آپ کے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم پر ہمارے مالوں کی زکوٰۃ فرض ہے فرمایا نبی ﷺ نے سچ کہا اس نے کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ ﷺ کو کیا اللہ نے حکم کیا اس کا؟ فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے رسول نے کہا ہم سے کہ آپ فرماتے ہیں حج فرض ہے بیت اللہ کا جس کو طاقت ہو راہ کی ہم میں سے فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ ﷺ کو کیا اللہ نے حکم کیا اس کا آپ کو؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں پھر کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ کو حق کے ساتھ نہ چھوڑوں گا میں

اس سے کچھ اور نہ زیادہ کروں گا پھر چل دیا سو فرمایا نبی ﷺ نے اگر سچ کہا اعرابی نے تو داخل ہوا جنت میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اس سند سے اور مروی ہے سعد سے اس سند کے ساتھ انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے سنائیں نے محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہا بعض محدثوں نے اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شاگرد کا پڑھنا اور استاد کا سننا مثل سماع کے جائز ہے اور حجت لائے ہیں کہ اس حدیث میں اعرابی نے سامنے پڑھا رسول اللہ ﷺ کے اور آپ ﷺ نے اقرار کیا۔ مترجم کہتا ہے یہاں ہمارے شیخ ترمذی رضی اللہ عنہ کی غرض یہ ہے کہ حدیث کا پڑھنا دو طرح ہوتا ہے، ایک یہ کہ استاد پڑھتا جائے اور شاگرد چپ سنتے جائیں اور سلف میں اکثر یہی طریقہ جاری تھا چنانچہ مولانا بافضل اولنا افضل المحمدین بخاری رضی اللہ عنہ کا اکثر یہی طرز تھا کہ صحیح بخاری ان کی مبارک زبان سے قریب لاکھ آدمیوں کے سن چکے ہیں، اور دوسرا طرز یہ تھا کہ شاگرد اپنی معلومات یا لکھی ہوئی حدیثیں استاد کو سنا دے اور استاد کہے کہ برابر ہے تیرا پڑھنا یا لکھنا یہ دوسرا طریقہ بھی اوپر کی حدیث سے ثابت ہوا کہ اعرابی اس میں بمنزلہ شاگرد ہے اور آنحضرت ﷺ استاد ہیں اور حدیث میں جو لفظ نعم جا بجا وارد ہے یہ برابر کہنا ہے۔



۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

سونے اور چاندی میں زکوٰۃ کے بیان میں

(۶۲۰) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا، وَلَيْسَ لِي فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خُمُسَةٌ دَرَاهِمٌ)) . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۴۰۴) (۱۴۰۶) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابواسحاق مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ معاف کی میں نے زکوٰۃ گھوڑوں اور غلاموں کی سولاً و زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم سے ایک درہم اور نہیں زکوٰۃ لینا مجھ کو ایک سونے درہم میں کچھ بھی پھر جب ہو جائیں دو سو تو اس میں پانچ درہم ہیں۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابو بکر صدیق اور عمر بن حزم سے بھی کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ حدیث اعمش اور ابو عوانہ وغیرہما نے ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم بن ضمرہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو فرمایا انہوں نے دونوں میرے نزدیک صحیح ہیں اور جو مروی ہے ابواسحاق سے احتمال ہے کہ ابواسحاق دونوں سے روایت کرتے ہوں یعنی حارث اور عاصم سے۔

بَابُ : مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں

(۶۲۱) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَالِهِ حَتَّى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ، فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ، وَعُمَرُ حَتَّى قُبِضَ، وَكَانَ فِيهِ: ((فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ، وَفِي عَشْرِ شَاتَانِ، وَفِي خَمْسٍ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِي عَشْرِينَ أَرْبَعَ شِيَاهٍ، وَفِي خَمْسٍ وَعَشْرِينَ بَنَتْ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا بَنَتْ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَارْبَعِينَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حَقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةٌ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ، وَفِي الشَّاءِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ، إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ، فَإِذَا زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةِ شَاةٍ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةِ شَاةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ. وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوْبَةِ، وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرْمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ)).

(صحیح) الارواء (۲۶۶/۳-۲۶۷) صحیح ابی داؤد (۱۴۰۰/۱۴۰۰)

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: إِذَا جَاءَ الْمُصَدَّقُ فَسَمِ الشَّاءَ اثْنًا ثَلَاثًا: ثَلَاثُ حَيَارٍ، وَثَلَاثُ أَوْسَاطٍ، وَثَلَاثُ شِرَارٍ، وَأَخَذَ الْمُصَدَّقُ مِنَ الْوَسْطِ. وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرِ.

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے لکھی کتاب زکوٰۃ کی اور روانہ نہ کیا تھا اسے اپنے عاملوں کے پاس کہ وفات پائی آپ ﷺ نے اور بعد لکھنے کے رکھ دیا تھا اسے تلوار کے پاس پھر جب وفات پائی آپ ﷺ نے عمل کیا اس پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے پھر عمل کیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے بھی اور اس میں تھا کہ پانچ اونٹ میں ایک بکری دینا چاہیے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس اونٹوں میں چار بکریاں اور پچیس اونٹوں میں ایک سال کی اونٹنی پینتیس اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں پینتیس سے سو اس میں دو برس کی اونٹنی پینتالیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں چار سال کی اونٹنی پچتر اونٹوں اس میں ایک حقہ ہے یعنی تین سال کی اونٹنی ساٹھ اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں چار سال کی اونٹنی پچتر اونٹوں

تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں دو سال کی دو اونٹیاں نوے اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں تین تین سال کی دو اونٹیاں ایک سو بیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں اس سے تو ہر پچاس اونٹ میں ایک اونٹنی تین سال کی اور ہر چالیس میں دو سال کی اور بکریوں میں چالیس بکری میں سے ایک بکری ایک سو بیس بکری تک پھر جب زیادہ ہوں یعنی ایک سو بیس سے تو دو بکریاں دو سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو تین بکریاں تین سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تین سو سے تو ہر سینکڑے میں ایک بکری پھر اس میں کچھ واجب نہیں ہوتا جب تک پورا سینکڑہ نہ ہو اور جمع نہ کی جائیں متفرق یعنی دو یا تین شخصوں کی بکریاں یا اونٹ اور جدا جدا نہ کی جائیں ملی ہوئی بکریاں یا اونٹ زکوٰۃ کے خوف سے اور جو ہوئیں دو شریکوں کی یعنی بکریاں یا اونٹ تو وہ آپس میں سمجھ لیں برابر اور زکوٰۃ میں نہ کی جائے بڑھی اور عیب دار۔ اور کہا زہری نے جب آئے زکوٰۃ لینے والا تو تین قسم کرے بکریاں ایک میں عمدہ عمدہ اور ایک میں متوسط یعنی بیچ کی اور ایک میں ناقص اور زکوٰۃ تحصیل کرنے والا بیچ کے مال سے لے۔ اور زہری نے گائے بیل کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ: اس باب میں ابو بکر صدیق اور ابو ذر اور انس اور بہز بن حکیم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا سے کہا ابو عبیدہؓ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے تمام فقہاء کا اور روایت کی یہ حدیث یونس بن یزید نے اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع کیا اس کو سفیان بن حصین نے۔ مترجم کہتا ہے جمع نہ کی جائیں متفرق مثلاً ایک شخص کے دو اونٹ اور ایک کے تین اونٹ ہیں دونوں کو جمع کر کے پانچ اونٹ میں ایک بکری لے لے یہ زکوٰۃ تھیلنے والے کو جائز نہیں اور جدا نہ کی جائیں ملی ہوئی یعنی ایک شخص کی مثلاً اسی (۸۰) بکریاں ہیں تو اس میں ایک بکری ہوتی ہے اس لیے کہ چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری واجب ہے تو زکوٰۃ تھیلنے والے کو یہ جائز نہیں کہ اس کے دو حصے کر کے دو بکریاں لے لے۔



۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي زَكْوَةِ الْبَقَرِ

گائے بیل کی زکوٰۃ کے بیان میں

(۶۲۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((فِي ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ)). (صحیح عند الالبانی) الارواء (۲۷۱/۳) بعض محدثین کہتے ہیں اس میں خفیف راوی ضعیف ہے اور سند میں انقطاع ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے تیس گایوں میں سے ایک سال کی ایک گائے ہے یا بیل اور ہر چالیس میں دو برس کی ایک گائے۔

فائدہ: اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا عبدالسلام بن حرب نے نصیف سے اور عبدالسلام ثقہ ہیں اور حافظ ہیں اور روایت کی شریک نے یہ حدیث نصیف سے انہوں نے ابو عبیدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ سے اور ابو عبداللہ بن عبداللہ نے کوئی حدیث نہیں سنی اپنے باپ سے۔



(۶۲۳) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخَذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقْرَةً تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً، وَمِنْ كُلِّ خَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مُعَافٍ. (صحيح عند الالباني)

الارواء (۷۹۵) صحيح ابی داؤد (۱۴۰۸) بعض محققین کہتے ہیں اس میں اعمش مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔
ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا مجھ کو نبی ﷺ نے یمن کو اور حکم دیا کہ لوں میں ہر تیس گاؤں سے ایک گائے ایک سال کی یا ایک بیل اور ہر چالیس میں سے ایک گائے دو برس کی اور ہر جوان سے ایک دینار یا برابر اس کے کپڑے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث بعض نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے مسروق سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا معاذ رضی اللہ عنہ، کو یمن کی طرف اور حکم کیا کہ لے آ کر حدیث تک۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا پوچھا میں نے ابو عبیدہ سے تم کچھ یاد رکھتے ہو عبداللہ کی روایتوں سے تو کہا انہوں نے نہیں یعنی ابو عبیدہ کو عبداللہ سے سماع نہیں۔

(۶۲۴) عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْهٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ هَلْ تَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا.

ترجمہ: عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے پوچھا ابو عبیدہ سے کہ تم کچھ یاد رکھتے ہو عبداللہ کی روایتوں سے تو کہا انہوں نے نہیں۔



۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ

اس بیان میں کہ زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا مکروہ ہے

(۶۲۵) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ: إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَأَذْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِلذِّكِّ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِلذِّكِّ فَأَعْلِمُهُمْ: وَأَنَّ اللَّهَ

اَفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةَ اَمْوَالِهِمْ تَوَخَّدَ مِنْ اَغْنِيَانِهِمْ وَتَرَدَّدَ عَلَى فَقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اطَاعُوا لِذَلِكَ فَاِيَاكَ وَكَرَامَتِ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ))۔

(صحیح) الارواء (۷۸۲) صحیح ابی داؤد (۱۴۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا معاذ رضی اللہ عنہ، کو یمن کی طرف اور فرمایا تو گزرے گا ایک قوم پر اہل کتاب سے پس بلا ان کو اس پر کہ گواہی دیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ کا پس اگر قبول کریں اس کو تو خبر دے ان کو فرض کیا ہے تعالیٰ اللہ نے پانچ نمازوں کو دن رات میں پھر اگر قبول کر لیں وہ اس کو تو خبر دے ان کو کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے ان پر زکوٰۃ ان کے مالوں کی کہ لی جائے ان کے امیروں سے، اور دی جائے ان کے فقیروں کو، پھر اگر وہ قبول کریں اس کو تو پرہیز کر ان عمدہ مالوں سے یعنی میں زکوٰۃ عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے اور بخر بددعا سے مظلوم کی اس لیے کہ اس میں اور اللہ میں کچھ پردہ نہیں ہے یعنی جلد قبول ہوتی ہے۔

فائدہ: اس باب میں صنایعی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے ابو معبد مولیٰ ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اور نام ان کا نافذ ہے۔



۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَلَثْمِ وَالْحُبُوبِ

کھیتی، پھلوں اور غلے کی زکوٰۃ کے بیان میں

(۶۲۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ دُوْدٍ صَدَقَةٌ وَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ اَوْاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونِ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ))۔

(صحیح) الروض (۹۹۲) الارواء (۸۰۰) صحیح ابی داؤد (۱۳۹۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ گنے یا ٹوکڑے سے کم میں زکوٰۃ یعنی غلے یا تمر میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عمر اور جابر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان اور شعبہ اور مالک بن انس سے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے جو روایت کی عبد العزیز نے عمرو بن یحییٰ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابو سعید سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ پانچ گنے یعنی وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ وسق سے تین سو صاع ہوتے ہیں اور صاع نبی ﷺ کا پانچ

رطل اور تیسرا حصہ ایک رطل کا ہے اور صاع اہل کوفہ کا آٹھ رطل کا ہے اور نہیں ہے پانچ اوقیہ چاندی میں زکوٰۃ اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیوں کے دو سو درہم ہوتے ہیں اور نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ پھر جب ہوں پچیس درہم تو اس میں ایک سال کی اونٹنی اور اگر پچیس اونٹ سے کم ہوں تو ہر پانچ میں ایک بکری۔



(۶۲۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى. **تترجمہ:** ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے جو روایت کی عبدالعزیز نے عمرو بن یحییٰ سے۔

۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ

اس بیان میں کہ گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے

(۶۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ)). (صحيح) (الضعيفة : ۴۰۱۴) الروض (۴۳۴)

تترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو یعلیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ بلے ہوئے گھوڑوں پر یعنی جن کو دانہ گھاس باندھ کر کھلاتے ہیں اس میں زکوٰۃ نہیں اور جو غلام خدمت کے لیے ہوں ان میں بھی زکوٰۃ نہیں اور اگر تجارت کے لیے ہوں تو دونوں کی قیمتوں سے زکوٰۃ لی جائے جب کہ ایک سال گزر چکے۔



۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْعَسَلِ

شہد کی زکوٰۃ کے بیان میں

(۶۲۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشْرَةِ أَرْقُ زِقُّ)). (صحيح)

الارواء (۸۰۱) صحيح ابی داؤد (۱۴۲۴)

تترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شہد میں ہر دس مشکوں میں ایک مشک ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسیارہ لمثعی و عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہ ابو یعلیٰ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعف ہے اور نہیں صحیح ہے نبی ﷺ سے اس باب میں بہت کچھ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر علماء

۱۔ اور دو سو درہم تو لے کے حساب سے ساڑھے باون تو لے ہوتے ہیں اور پانچ و سق تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے اور من چالیس سیر کا۔

کے یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض علماء نے شہد میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔

(۶۳۰) عَنْ نَافِعٍ، قَالَ : سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ صَدَقَةِ الْعَسَلِ، قَالَ : قُلْتُ : مَا عِنْدَنَا عَسَلٌ نَتَصَدَّقُ مِنْهُ، وَلَكِنْ أَحْبَبْنَا الْمُغْيِرَةَ بْنَ حَكِيمٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ فِي الْعَسَلِ صَدَقَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ: عَذْلٌ مَرْضِيٌّ فَكَتَبَ إِلَى النَّاسِ أَنْ تَوْضَعَ يَعْنِي عَنْهُمْ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: نافع سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے عمر بن عبدالعزیز نے شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے کہا کہ ہمارے پاس تو شہد ہی نہیں ہے جس کی ہم زکوٰۃ ادا کرتے، لیکن مغیرہ بن حکیم نے ہمیں بتایا ہے کہ شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے چنانچہ عمر رحمۃ اللہ نے فرمایا: یہ تو پسندیدہ عدل ہے، پھر انہوں نے لوگوں کی طرف لکھ دیا کہ شہد کی زکوٰۃ ختم کر دی جائے، یعنی لوگوں سے نہ لی جائے۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا زَكْوَةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

اس بیان میں کہ مال مستفاد پر جب تک ایک سال نہ گزرے اس میں زکوٰۃ نہیں ہے

(۶۳۱) عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكْوَةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ)).

(صحيح عند الالبانی) الارواء (۷۸۷) صحيح أبي داود (۱۴۰۳) بعض محققین کہتے ہیں سخت ضعیف ہے اس میں عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہے۔ تقریب (۳۸۶۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ہمارا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مال مستفاد پایا تو اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گزرے۔

فائدہ: اس باب میں سری بنت نہمان سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جس نے پایا مال مستفاد اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گزرے اس کے مالک کے نزدیک اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالرحمن بن زید بن اسلم کی حدیث سے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا اس کو ایوب اور عبید اللہ اور کئی لوگوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً یعنی انہی کا قول اور عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہا نے اہل حدیث سے اور وہ کثیر الغلط ہیں اور مروی ہے کئی صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے کہ مال مستفاد میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک سال نہ گزرے اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق اور کہا بعض علماء نے اگر اس کے پاس پہلے سے ایسا مال ہے کہ واجب ہوتی ہے اس پر زکوٰۃ تو اس مال میں بھی زکوٰۃ ہے یعنی مستفاد میں اور اگر اس کے پاس سوائے مال مستفاد کے کوئی ایسا نہیں کہ جس میں واجب ہو زکوٰۃ تو مستفاد میں زکوٰۃ واجب نہیں جب تک سال نہ گزرے سو اس نے پایا اگر مال مستفاد قبل گزرنے سال کے تو اس کو چاہیے کہ مال مستفاد کی بھی زکوٰۃ دے جب زکوٰۃ دے پہلے مال کی جس کی زکوٰۃ ہمیشہ دیتا تھا اور یہی

قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا مترجم کہتا ہے مال مستقاد اس مال کو کہتے ہیں جو سال کے اندر خود بخود ہاتھ آئے جیسے ہبہ یا میراث کے طور سے اور اپنے مال سابق سے کمایا ہوا نہ ہو تو بعض کہتے ہیں کہ جس دن وہ مال ہاتھ لگا ہے اس دن سے جب پورا سال ہو تو اس کی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور امام اعظم کہتے ہیں کہ پہلے مال کے ساتھ اس کی بھی زکوٰۃ دے کچھ سال کا گزرنا اس پر شرط نہیں۔

(۶۳۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : مَنْ اسْتَفَادَ مَالًا، فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ. (صحيح الاسناد، موقوف، وهو في حكم المرفوع)

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے مال مستقاً پایا تو اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک اس پر اس کے مالک کے پاس ایک سال نہ گزرے۔
 تترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جس نے پایا مال مستقاد اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک ایک سال نہ گزرے اس کے مالک کے نزدیک۔



۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جَزِيَةٌ

اس بیان میں کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں

(۶۳۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تُصْلَحُ قِبَلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جَزِيَةٌ)) . (ضعيف) (الارواء : ۱۲۴۴ - الضعيفة : ۴۳۷۹) اس میں قابوس بن ابی ظبیان راوی کمزور ہے۔

تترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں لائق ہے دو قبیلے والوں کا رہنا ایک زمین میں یعنی اہل کتاب اور مسلمانوں کا دونوں کا رہنا جزیہ عرب میں لائق نہیں ہے اور نہیں مسلمانوں پر جزیہ۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے جریر سے انہوں نے قابوس سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اس باب میں سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مروی ہے قابوس بن ابی ظبیان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلہ اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ نصرانی جب اسلام لائے تو معاف کر دیا جائے جزیہ اس کی ذات کا اور قول نبی ﷺ کا کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

اس سے جزیہ عشری مراد ہے جو کافروں سے تحصیل کیا جاتا ہے اور ہر گردن پر جدا جدا لازم ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں اس کی تفسیر آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عسور یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں پر عسور نہیں۔

(۶۳۴) عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَرْسَلًا. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ، أَنَّ النَّصْرَانِيَّ إِذَا أَسْلَمَ، وَضِعَتْ عَنْهُ جَزِيَةُ رَقَبَتِهِ. وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ : ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جَزِيَةٌ عُسُورٌ))، إِنَّمَا يُعْنِي بِهِ جَزِيَةُ الرَّقَبَةِ. وَفِي الْحَدِيثِ مَا يُقْسَرُ هَذَا حَيْثُ قَالَ : ((إِنَّمَا الْعُسُورُ عَلَى

الْبُھُودِ وَالنَّصَارَى، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عَشُورٌ)). (ضعیف) (الجامع الصغير : ۲۰۵۰، مشکاة المصابیح : ۴۰۳۹) اس میں قابوس بن ابی ظیان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: قابوس بن ابی ظیان سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلہ اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ نصرانی جب اسلام قبول کرے تو معاف کر دیا جائے جزیہ اس کی ذات کا اور قول نبی ﷺ کا کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں اس جزیہ سے عسری مراد ہے جو کافروں سے تحصیل کیا جاتا ہے اور ہر گردن پر جدا جدا لازم ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں اس کی تفسیر آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عسری یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں پر عسری نہیں۔



۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْخَلِيِّ

زیور کی زکوٰۃ کے بیان میں

(۶۳۵) عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُمْ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (صحیح بما بعده)

ترجمہ: روایت ہے زینب سے جو بیوی ہیں عبد اللہ کی کہا انہوں نے خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اگر چہ ہوتا ہمارے زیوروں میں سے اس لیے کہ تم میں سے اکثر اہل جہنم ہیں قیامت کے دن۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے کہا اعمش نے سنا میں نے ابوداؤد سے کہ روایت کرتے تھے عمرو بن حارث سے جو بھیجتے ہیں زینب کے اور زینب بیوی ہیں عبد اللہ کی وہ روایت کرتے ہیں زینب سے وہ نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مانند اور ابو معاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور ابو معاویہ نے وہم کیا ہے اپنی حدیث میں سو کہا عمرو بن الحارث عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبٍ اور صحیح یوں ہے عمرو بن الحارث بن اخی زینب یعنی حارث کے بعد عن کا لفظ غلط ہے اور یہ حدیث مروی ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ نبی ﷺ سے کہ تجویز کی آپ ﷺ نے زیور میں زکوٰۃ دینا اور اس کی اسناد میں کچھ گفتگو ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو کہا بعض علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ زیور میں زکوٰۃ ہے جو سونے اور چاندی کا ہو اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور کہا بعض صحابہ نے جیسے ابن عمر اور عائشہ اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہاء تابعین سے اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

(۶۳۶) عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

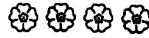
ترجمہ: روایت ہے اعمش سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابو اسحاق سے کہ روایت کرتے تھے عمرو بن حارث سے جو بھیجتے ہیں زینب کے اور زینب بیوی ہیں عبد اللہ کی وہ روایت کرتے ہیں زینب سے وہ نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مانند۔

(۶۳۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِّهِ، أَنَّ امْرَأَتَيْنِ اتَّيَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَفِي أَيْدِيَهُمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُمَا: ((أَتَوَدَّيَانِ زَكَاةً؟)) قَالَتَا: لَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَحِبَّانِ أَنْ يُسَوَّرَ كَمَا اللَّهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟)) قَالَتَا: لَا، قَالَ: ((فَأَدْيَا زَكَاةً)).

(حسن، بغیر هذا اللفظ) (الارواء: ۲۹۶/۳، المشكاة: ۱۸۰۹) صحیح ابی داد (۱۳۹۶)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ دو عورتیں آئیں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ان کے ہاتھوں میں کنگن تھے سونے کے سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا ادا کرتی ہو تم زکوٰۃ اس کی تو کہا انہوں نے نہیں سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ان سے کیا چاہتی ہو تم کہ اللہ پہنائے تم کو دو کنگن دوزخ کی آگ کے کہا انہوں نے نہیں فرمایا آپ ﷺ نے تو ادا کرتی رہو زکوٰۃ اس کی۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے اس حدیث کو روایت کیا شعیب بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مانند اور شعیب بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں اس حدیث میں اور اس باب میں کوئی روایت صحیح رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْخَضِرَوَاتِ

سبزیوں کی زکوٰۃ کے بیان میں

(۶۳۸) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْخَضِرَوَاتِ وَهِيَ الْبُقُولُ، فَقَالَ ((لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ)).

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ انہوں نے لکھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پوچھا حال خضروات کا یعنی ساگ پات کی زکوٰۃ کا سو فرمایا آپ ﷺ نے اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔ (صحیح عند الالبانی) (الارواء: ۲۷۹/۳) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حسن بن عمارہ ضعیف ہے جیسا کہ ترمذی نے کہا ہے۔ بلکہ وہ متروک ہے۔ تقریب (۱۲۶۳)

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے اسناد اس حدیث کی صحیح نہیں اور اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ ثابت نہیں اور یہ روایت مروی ہے موسیٰ بن طلحہ سے نبی ﷺ سے مرسل اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ ساگ پات میں کچھ صدقہ نہیں کہا ابو یسیٰ نے حسن بیٹے ہیں عمارہ کے اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو شعبہ وغیرہ نے اور چھوڑ دیا ان سے روایت لینا عبد اللہ بن مبارک نے۔



۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيمَا يُسْقَى بِالْأَنْهَارِ وَغَيْرِهِ

اس کھیتی کی زکوٰۃ کے بیان میں جس میں نہر وغیرہ سے پانی دیا جائے

(۶۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ)). (صحيح بما بعده) الروض (۵۲۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو پانی دے آسمان یعنی مینہ کے پانی سے پیداوار ہو یا پانی دیں نہریں اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ اور جس میں پانی دیا جائے کھینچ کر یعنی اونٹ سے یا تیل سے تو اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ کا۔

فائدہ: اس باب میں انس بن مالک اور ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث کبیر بن عبد اللہ اشج اور سلیمان بن یسار اور بسر بن سعد سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مرسل اور یہ حدیث صحیح تر ہے اور صحیح ہوئی ہے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی ﷺ سے اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمام فقہاء کا۔



(۶۴۰) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ سَنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ).

(صحيح) الروض (۵۲۷) صحيح ابی داؤد (۱۴۲۱) الارواء (۷۹۹)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ مقرر کر دیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں کہ پانی دے اسے آسمان یا نہریں یا وہ زمین عشری دسواں حصہ اور جس میں پانی دیا جائے کھینچ کر یا ڈول وغیرہ سے اس میں آدھا عشر یعنی بیسواں حصہ۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے زمین عشری وہ ہے جس میں عاثر سے پانی دیا جائے اور عاثر چھوٹی نہر ہے کہ جس سے بقول اور کھجور وغیرہ سنبھی جاتی ہے یا عشری وہ کھجور وغیرہ جس میں پانی دینے کی ضرورت نہ ہو۔

۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ مَالِ الْيَتِيمِ

یتیم کے مال کی زکوٰۃ کے بیان میں

(۶۴۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: ((أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ

مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ)). (ضعیف) (الارواء : ۷۸۸) اس میں مثنی بن صباح راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عمرو کے دادا سے کہ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا آدمیوں پر سو فرمایا آگاہ ہو جو موتی ہو کسی یتیم کا کہ اس کا مال بھی ہو تو تجارت کرتا رہے یتیم کے مال میں اور یوں ہی چھوڑ نہ دے کہ کھالے اس کو زکوٰۃ یعنی زکوٰۃ دیتے دیتے کچھ باقی نہ رہے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے اسی سند سے مردی ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اس لیے کہ مثنی بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا پھر ذکر کی یہ حدیث اور اس میں اختلاف ہے سو بعض نے کہا مال یتیم میں زکوٰۃ ہے، انہیں میں ہیں عمر اور علی عاکثر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحاق اور کہا ایک گروہ علماء نے مال یتیم میں زکوٰۃ نہیں۔ اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور عمر بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے اور شعیب نے حدیث سنیں ہیں اپنے دادا سے جو عبد اللہ بن عمرو ہیں اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث میں اور کہا وہ ہمارے نزدیک وہی یعنی ضعیف ہیں اور جس نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے تو اس لیے ضعیف کہا ہے کہ عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں اپنے دادا کی کتاب دیکھ کر یعنی عبد اللہ بن عمرو کی کتاب اور اکثر لوگ حجت لیتے ہیں ان کی حدیث سے اور ثابت کرتے ہیں اس کو جیسے احمد اور اسحاق وغیرہما۔



۱۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْعَجَمَاءَ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ

اس بیان میں کہ جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں اور کافروں کے دفن شدہ خزانہ میں پانچواں حصہ ہے (۶۴۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ)). (اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۱۱۰۶/۱۱۱۴) الارواء (۸۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں اور کنواں کھودنے میں کوئی مرجائے تو اس کا بدلہ نہیں اور کافروں کے گڑے خزانوں میں پانچواں حصہ ہے۔

فائدہ: اس باب میں انس بن مالک اور عبد اللہ بن عمرو اور عبادہ بن صامت اور عمرو بن عوف مزی اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخَرْصِ

غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنے کے بیان میں

(۶۴۳) عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَسْعُودٍ بْنَ نِيَّارٍ يَقُولُ : جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ : ((إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَادْعُوا الثَّلَثَ فَإِنْ لَمْ تَدْعُوا الثَّلَثَ فَادْعُوا الرَّبْعَ)). (ضعیف عند الالبانی) (سلسلہ احادیث الضعیفہ : ۲۰۵۶) ضعیف ابی داؤد (۲۸۱) اس میں عبد الرحمن بن مسعود مجہول الحال ہے۔ بعض محققین نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ضعیف بن عبد الرحمن سے کہا سنا میں نے عبد الرحمن بن مسعود کو کہتے تھے آئے سہل بن ابی حتمہ ہماری مجلس میں سو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جب کا لؤ تم پھلوں اور میوؤں کو تو لو یعنی عشر وغیرہ کا جو حق زکوٰۃ ہے اور چھوڑ دو ثلث حصہ یعنی ثلث حصہ کی عشر وغیرہ نہ لو پھر اگر ثلث نہ چھوڑو تو چوتھائی چھوڑو یعنی کہ مسافر محتاج آنے جانے والا کھالے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور عتاب بن اسید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ نے اور عمل اکثر علماء کا سہل بن ابی حتمہ کی حدیث پر ہے یعنی جو مذکور ہوئی اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور خرس اسے کہتے ہیں کہ جب پھل قریب تیاری کے ہوتا ہے جیسے کھجور یا انگور جس کی زکوٰۃ لینا ہو تب بادشاہ ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ وہ درخت کو دیکھ کر اندازہ کر دیتا ہے کہ اس میں اتنے انگور ہوں گے یا اتنی رطب اور اس کا عشر مقرر کر کے ان کے مالکوں پر باندھ دیتا ہے کہ اتنا ہر وقت پھل ٹوٹنے کے دینا اس کو خرس کہتے ہیں اور اس شخص کو خارس، پھر بعد خرس کے ان مالکوں کو اختیار دیتا ہے کہ جو چاہیں کریں پھر جب وقت اس کے ٹوٹنے کا آتا ہے تو ان سے وہی عشر لے لیتا ہے۔ یہی تفسیر ہے خرس کی یعنی بعض علماء کے نزدیک اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم۔



(۶۴۴) عَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُومَهُمْ وَثَمَارَهُمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرُومِ : ((إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاةُ رَبِيبَا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا)). (ضعیف) سعید بن مسیب نے اسید بن عتاب سے کچھ نہیں سنا۔

ترجمہ: روایت ہے عتاب بن اسید سے کہ نبی ﷺ بھیجتے تھے کسی کو کہ اندازہ کر آئے اور کوت آئے لوگوں کے انگوروں کو اور پھلوں کو اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انگوروں کی زکوٰۃ کے بیان میں کہ وہ بھی کوتا جائے جیسے کوتا جاتا ہے کھجور، پھر زکوٰۃ میں دیا جائے انگور خشک جیسا زکوٰۃ میں ترکھور کی جگہ دی جاتی ہے سو کھی کھجور۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن جریج نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے

انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور پوچھا میں نے حال اس حدیث کا محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے تو کہا انہوں نے حدیث ابن جریج کی غیر محفوظ ہے اور حدیث سعید بن مسیب کی جو مروی ہے عتاب بن اسید سے زیادہ صحیح ہے۔



۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

حق کے ساتھ زکوٰۃ لینے والے کے بیان میں

(۶۴۵) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْعَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ)). (حسن صحيح) التعليق الرغيب (۱/۲۷۵) ((احاديث

البیوع)) المشكاة (۱۷۸۵) التحقيق الثاني۔ التعليق على ابن خزيمة (۲۳۳۴) صحيح ابی داؤد (۲۶۰۴) **ترجمہ:** روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ اس میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے زکوٰۃ تحصیلنے والا انصاف سے یعنی جو زیادتی نہ کرے اور زکوٰۃ میں عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے تو وہ ایسا ہے جیسے لڑنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جب تک نہ لوٹے اپنے گھر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور یزید بن عیاض ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور حدیث محمد بن اسحاق کی زیادہ صحیح ہے۔

۱۹۔ بَابُ: فِي الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ

زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والے کے بیان میں

(۶۴۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نَعِيَهَا)). (حسن عند
الالبانی) التعليق الرغيب (۱/۲۷۸) صحيح ابی داؤد (۱۴۱۳) المشكاة (۱۸۰۱) بعض محققین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ **ترجمہ:** روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زیادتی کرنے والا زکوٰۃ وصول کرنے میں ایسا ہے جیسا زکوٰۃ نہ دینے والا۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ام سلمہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے سعد بن سنان سے اور ایسی ہی روایت ہے لیث بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے

تھے صحیح سنان بن سعد ہے اور آپ ﷺ نے جو فرمایا کہ زیادتی کرنے والا زکوٰۃ لینے میں ایسا ہے جیسے زکوٰۃ نہ دینے والا تو مطلب اس کا یہ ہے کہ گناہ میں دونوں برابر ہیں۔



۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رِضَا الْمُصَدَّقِ

زکوٰۃ لینے والے کو راضی کرنے کے بیان میں

(۶۴۷) عَنْ جَرِيرٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِذَا أَتَاكُمْ الْمُصَدَّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ إِلَّا عَنْ رِضَا)).

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۴۱۴)

ترجمہ: روایت ہے جریر سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب آئے تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا تو اس کو جدا نہ کرو اپنے سے جب تک وہ تم سے خوش دل نہ ہو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابوعمار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے شعی سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے جریر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابوعسی نے حدیث داؤد کی شعی سے زیادہ صحیح ہے مبالغہ کی حدیث سے اور ضعیف کہا ہے مبالغہ بعض اہل علم نے اور وہ غلطیاں بہت کرتے ہیں۔



(۶۴۸) عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

ترجمہ: داؤد سے روایت ہے انہوں نے شعی سے انہوں نے جریر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔



۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ فَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ

اس بیان میں کہ زکوٰۃ امیروں سے لی جائے اور فقیروں کو دی جائے

(۶۴۹) عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدَّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَعْيَانِنَا

فَجَعَلَهَا فِي فُقَرَاءِنَا، وَ كُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُلُوصًا. (ضعیف الاسناد) اس میں اشعث بن سوار

راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۵۲۳)

ترجمہ: روایت ہے عون بن ابوجحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ آیا ہمارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا رسول اللہ ﷺ کا تو وصول کیا زکوٰۃ کو ہمارے امیروں سے اور دیا ہمارے فقیروں کو اور میں ایک یتیم لڑکا تھا سو مجھ کو بھی ایک اونٹنی دی اس میں سے۔

فائل: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہ ابو یسیٰ نے حدیث ابن ابی جریجہ کی حسن ہے غریب ہے۔



۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَنْ تَحَلَّى لَهُ الزَّكَاةُ

اس بیان میں کہ کس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے

(۶۵۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا يُغْنِيهِ؟ قَالَ: ((خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ)). (صحيح عند اللباني) (المشكاة: ۱۸۴۷) صحيح ابی داؤد (۱۴۳۸) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حکیم بن جبیر ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو سوال کرے آدمیوں سے اور اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کفایت کرتا ہو تو قیامت کے دن آئے گا اور اس کے سوال کے سبب سے اس کا منہ چھلا ہوگا۔ راوی کو شک ہے کہ آپ نے خموش فرمایا یا خدوش یا کدوش اور معنی تینوں کے قریب قریب ہیں پھر عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! کتنا مال کفایت کرتا ہے یعنی اس کے ہوتے ہوئے سوال جائز نہیں تو فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔

فائل: اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہ ابو یسیٰ نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر میں اس حدیث کے سبب سے روایت کی ہم سے محمود غیلان نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن آدم نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے یہی حدیث۔



(۶۵۱) عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، بِهَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ: لَوْ غَيْرَ حَكِيمٍ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ: وَمَا لِحَكِيمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِنَا. وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ، قَالُوا: إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ خَمْسُونَ دِرْهَمًا، لَمْ تَحَلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ. وَلَمْ يَذْهَبْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى حَدِيثِ حَكِيمِ ابْنِ جُبَيْرٍ، وَاسْعَوْا فِي هَذَا وَقَالُوا: إِذَا كَانَ عِنْدَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ أَكْثَرَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الزَّكَاةِ. وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ. اس کی بھی بعض محققین نے ضعیف کہا ہے کچھ حدیث سابقہ۔

تَرْجَمَہ: روایت ہے حکیم بن جبیر سے یہی حدیث۔ سو کہا سفیان سے عبد اللہ بن عثمان نے جو ہم نشین ہیں شعبہ کے کاش کہ حکیم کے سوا کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہوتی سو کہا سفیان نے کیا ہے حکیم کو نہیں روایت کرتے اس سے شعبہ کہا عبد اللہ نے ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے اس بات کو زبید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عبد الرحمن بن یزید سے اور اسی پر عمل ہے بعض کا ہم لوگوں سے (یعنی شافعیوں سے) اور یہی کہتے ہیں ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں جب آدمی کے پاس پچاس درہم ہوں تو اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں لیکن بعض علماء حکیم بن جبیر کی حدیث کو حجت تسلیم نہیں کرتے ان کا کہنا ہے کہ اگر کسی کے پاس پچاس یا اس سے زیادہ درہم بھی ہوں تو بھی اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز ہے بشرطیکہ وہ محتاج ہو۔ یہی قول ہے شافعی اور دوسرے علماء فقہاء کا۔

۲۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

اس بیان میں کہ کس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

(۶۵۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لَغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سِوَى)) .

(صحیح) (المشكاة : ۱۸۳۰، الارواء : ۸۷۷)

تَرْجَمَہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے زکوٰۃ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سعد بن ابراہیم سے اسی اسناد سے مرفوع نہیں اور مروی ہے اس حدیث کے سوا بھی نبی ﷺ سے کہ صدقہ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو اور جب آدمی قوی ہو مگر محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو اور کوئی اس کو زکوٰۃ دے دے اس کی زکوٰۃ ادا ہو گئی اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہی ہے کہ اس کو سوال جائز نہیں۔

(۶۵۳) عَنْ حُبَيْشِ بْنِ جَنَادَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهِ فَسَأَلَهُ إِيَّاهُ فَأَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذَلِكَ حُرْمَتِ الْمَسْأَلَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لَغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سِوَى إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْفِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُقْطِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُشْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفَايَا كُلَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ)) . (ضعیف) (الارواء : ۳/۳۸۴) اس میں جبالدین سعید راوی ضعیف ہے۔

تَرْجَمَہ: روایت ہے حبشی بن جنادہ سلولی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے حجۃ الوداع میں کہ آپ ﷺ کھڑے تھے عرفات میں اور آیا ایک اعرابی اور پکڑ لیا آپ ﷺ کی چادر کا کونہ پھر سوال کیا آپ ﷺ سے پھر دیا آپ ﷺ نے اور چلا

گیا وہ اور اسی وقت سوال حرام ہوا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک سوال جائز نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو مگر فقیر خاکسار کو یا سخت حاجت والے کو اور جو سوال کرے آدمیوں سے اس لیے کہ بڑھائے اپنا مال ہوگا منہ اس کا چھلکا ہوا قیامت کے دن اور وہ گوشت ہے بھنا ہوا جنہم سے کہ کھاتا ہے اس کو پھر چاہے کم لے اور چاہے زیادہ لے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے عبدالرحیم بن سلیمان سے مانند اوپر کی روایت کے۔ کہا ابوعبسی نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

(۶۵۴) عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ نَحْوَهُ. [اسنادہ ضعیف] اس میں مجاہد راوی ضعیف ہے۔ بیٹھی کہتے ہیں اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ مجمع الزوائد (۳/۳۱۶)

ترجمہ: عبدالرحیم بن سلیمان سے اوپر والی روایت کی مانند۔



۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِينَ وَغَيْرِهِمْ

قرض داروں وغیرہ میں سے جس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے اس کے بیان میں

(۶۵۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ ابْتِاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ)) فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْغُ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ، وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ)). (صحیح الارواء (۱۴۳۷))

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا نقصان آیا ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پھلوں میں جو خریدے تھے اور بہت قرض دار ہو گیا وہ۔ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ دو اس کو پھر صدقہ دیا لوگوں نے سونہ پورا ہوا اس کا قرض فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس کے قرض خواہوں سے لے لو جو پاؤ تم اور تمہارا حق نہیں اس کے سوا۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور جویرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعبسی نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے صحیح ہے۔



۲۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَمَوَالِيهِ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ آپ ﷺ کے اہل بیت اور آپ کے

غلاموں کا زکوٰۃ لینا درست نہیں

(۶۵۶) عَنْ يَهُزَّ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ سَأَلَ: ((أَصْدَقَةُ

هِيَ أَمْ هَدِيَّةٌ؟) فَإِنْ قَالُوا : صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قَالُوا : هَدِيَّةٌ أَكَلَ . (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ بہز کے دادا سے کہا ان کے دادا نے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب آتی کوئی چیز پوچھتے آپ ﷺ کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے؟ پھر اگر کہتے کہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نہ کھاتے اور اگر کہتے ہدیہ ہے تو کھاتے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور سلمان اور انس اور حسن بن علی اور ابو عیمرہ معرف بن واصل رضی اللہ عنہ کے دادا سے روایت ہے اور ان کا نام رشید بن مالک ہے اور میمون اور مہران اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور ابو رافع اور عبد الرحمن بن علقمہ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبد الرحمن بن علقمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن ابوعقیل سے وہ نبی ﷺ سے اور بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے کہا ابو عیسیٰ نے بہز بن حکیم کی حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۶۵۷) عَنْ أَبِي رَافِعٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ: أَصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ: لَا حَتَّى آتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاسْأَلَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ)).

(صحیح) (المشكاة: ۸۲۹۔ الارواء: ۳/۳۶۵، ۸۸۰۔ الصحیحة: ۱۶۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ایک مرد کو بنی مخزوم سے زکوٰۃ تھیلنے کے لیے تو اس نے کہا ابو رافع سے تم ساتھ چلو میرے کہ حصہ دوں میں تم کو بھی اس میں سے سو کہا ابو رافع نے نہیں جب تک نہ جاؤں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھ لوں ان سے اور گئے آنحضرت ﷺ کے پاس اور پوچھا اور فرمایا آپ ﷺ نے صدقہ نہیں حلال ہے ہم کو اور مولیٰ یعنی غلام قوم کے انہیں میں داخل ہیں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رافع جو غلام آزاد ہیں رسول اللہ ﷺ کے ان کا نام اسلم ہے اور ابن رافع عبید اللہ بن ابو رافع ہیں وہ کاتب ہیں علی بن ابوطالب کے۔



۲۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الْقَرَابَةِ

قرابت داروں کو زکوٰۃ دینے کے بیان میں

(۶۵۸) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يُلْقِي بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: قَالَ: ((إِذَا أَفْطَر أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَهٌ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءَ فَإِنَّهُ طَهُورٌ)) وَقَالَ: ((الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلَى ذِي

الرَّحِمَ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصَلَةٌ)). (ضعیف والصحيح من فعله) (الارواء (۹۲۲) ضعیف ابی داؤد (۴۰۵) صحیح

ابی داؤد (۲۰۴۰) اس میں رباب غیر معروف اور مجہول راویہ ہے۔ نیز اس کے شواہد بھی ہیں۔ صحیح ابن خزيمة (۲۰۶۷)

ترجمہ: روایت ہے سلمان بن عامر سے سلمان پہنچاتے ہیں اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے جب کوئی روزہ کھولے تو کھولے کھجور پر اس لیے کہ اس میں برکت ہے پھر اگر کھجور نہ پائے تو پانی پر کہ وہ پاک کرنے والا ہے اور فرمایا آپ ﷺ نے صدقہ مسکین کو دینا فقط صدقہ ہے یعنی ایک ہی ثواب ہے اور صدقہ ناطے والوں کو دینا دو ثواب رکھتا ہے ایک صدقے کا اور ایک صلہ رحم کا۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابو ہریرہ اور زینب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور وہ بیوی ہیں عبد اللہ بن مسعود کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمان بن عامر کی حسن ہے اور رباب ماں ہیں راح کی اور بیٹی ہیں صلیح کی اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے عامر سے انہوں نے حصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے اپنے چچا سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث مذکور کی مانند اور روایت کی شعبہ نے عامر سے انہوں نے حصہ بنت سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ذکر نہ کیا اس میں رباب کا اور حدیث سفیان اور ابن عیینہ کی زیادہ صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ابن عون اور ہشام بن حسان نے حصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے۔



۲۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ

اس بیان میں کہ زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ مال دینا چاہیے

(۶۵۹) عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الزَّكَاةِ فَقَالَ: ((إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى

الزَّكَاةِ)) ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: ﴿لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُؤُوا وَجُوهَكُمْ﴾ [الآية: البقرة: ۱۷۷]۔

(ضعیف) المشكاة (۱۹۱۴) (التحقیق الثانی) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۴۳۸۳) اس میں ابویمؤن جزہ اور راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہا میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی ﷺ سے زکوٰۃ کو سو فرمایا آپ ﷺ نے مال میں اور بھی حق ہیں سوائے زکوٰۃ کے یعنی زکوٰۃ سے کچھ زیادہ بھی دینا چاہیے۔ پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت سورہ بقرہ کی لَیْسَ الْبِرُّ سِوَا خِرَتِكَ۔



(۶۶۰) عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ)). (ضعیف

ایضاً اس میں ابو حمزہ میمون الاغور ضعیف ہے۔ احمد کہتے ہیں متروک ہے۔ دارقطنی کہتے ہیں ضعیف ہے۔ بخاری کہتے ہیں قوی نہیں۔ نسائی کہتے ہیں ثقہ نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عامر سے وہ روایت کرتے ہیں فاطمہ بنت قیس سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے مال میں اور بھی حق ہے سوائے زکوٰۃ کے۔
فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے اسناد اس حدیث کی کچھ ایسی اچھی نہیں اور ابو حمزہ میمون الاغور ضعیف ہیں اور روایت کی بیان اور اسماعیل بن سالم نے شعی سے اس حدیث کو انہی کا قول کہا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔



۲۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ

زکوٰۃ کی فضیلت کے بیان میں

(۶۶۱) عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرَبُّوا فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَكْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلَوْهُ أَوْ فَصِيلُهُ)).

(صحیح) (ظلال الحنة: ۶۲۳۔ التعليق الرغیب الارواء: ۸۸۶)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن یسار سے کہ انہوں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں صدقہ دیا کسی نے کسی طرح کا صدقہ حلال مال سے اور نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ مگر حلال کو مگر لپتا ہے رحمٰن اس صدقے کو اپنے سیدھے ہاتھ میں اگر چہ ایک کھجور بھی ہو پھر بڑھتا ہے وہ ہتھیلی میں رحمٰن کے یہاں تک کہ ہو جاتا ہے پہاڑ سے بھی بڑا جیسا کوئی پرورش کرتا ہے اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھرے کی۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور عدی بن حاتم اور انس اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ اور حارثہ بن وہب اور عبد الرحمن بن عوف اور بریدہ بن خزیمہ میں سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



(۶۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَأْخُذُهَا بِيَمِينِهِ فَيُرِيهَا لِأَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ مُهْرَةً، حَتَّى إِنَّ اللَّقْمَةَ لَتَصِيرُ مِثْلَ أَحَدٍ))، وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ، يَمْحَقُ اللَّهُ الرُّبُوَ وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ]. (منكر بزيادة و تصديق ذلك) اس میں عباد بن منصور ضعیف ہے۔ گزشتہ حدیث صحیح ہے۔

متفقہاً: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے صدقہ اور لیتا ہے اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر بڑھاتا ہے اور پالتا ہے اس کو اس صدقہ دینے والے کے لیے جیسا پالتا ہے کوئی تم میں سے اپنے گھوڑے کے بچے کو یہاں تک کہ ایک لقمہ بڑھ کر ہو جاتا ہے کہ وہ احد کے برابر اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ..... اور معنی اس کے یہ ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ہی قبول کرتا ہے توبہ اپنے غلاموں سے اور لیتا ہے صدقات کو۔ اور مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی ﷺ سے اس کی مانند اور کہا ہے کتنے علماء نے اس حدیث میں اور جو مشابہ ہیں اس کی روایتوں سے کہ مذکور ہیں اس میں ایسی صفیتیں جیسے اترنا پروردگار تعالیٰ شانہ کا ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف کہ ہم ثابت کرتے ہیں ان روایتوں کو اور ایمان لاتے ہیں ان پر اور وہم نہیں دوڑاتے اس میں اور نہیں کہتے ہم کہ کیفیت اس کی ایسی ہے اور مروی ہے انس بن مالک اور سفیان بن عیینہ اور عبد اللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا کہ ایسی حدیثوں کو جاری کرو بلا کیفیت یعنی اس پر ایمان رکھو اور کیفیت میں اس کے گفتگو نہ کرو اور یہی قول ہے علمائے اہل سنت والجماعت کا پرجمیہ انکار کرتے ہیں ان روایتوں کا اور کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا اپنی کتاب میں اکثر مقام پر اور سمع اور بصیر کا اور تاویل کی جمیہ نے ان آیتوں کی اور تفسیر کرتے ہیں اس کی علماء کے خلاف اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نہیں پیدا کیا حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے اور کہتے ہیں جمیہ مراد ہاتھ سے قوت ہے اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا کہ قائل ہونا اس کا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں اس میں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی تشبیہ جب لازم آئے کہ یہ کہے کہ ید کید او مثل ید یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اس ہاتھ کی مثل ہے یا اس ہاتھ کا سا ہے یا اس کی سماعت اس سماعت کی مانند ہے یا اس سماعت کی سی ہے پھر جب کہا کہ اللہ تعالیٰ کی سماعت مثل اس سماعت کے ہے یا ایسی ہے یا ایسی ہے تو البتہ تشبیہ ہوئی اور جب کہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں اور سمع اور بصیر اور یہ نہ کہے کہ کیسے ہیں اور کیا کیفیت ہے ان کی اور یہ بھی نہ کہے اللہ کی سمع مثل اس سمع کے ہے یا اس کی سی ہے تو یہ تشبیہ نہ ہوگی اور وہ پروردگار خود فرماتا ہے اپنی کتاب مقدس میں یعنی نہیں ہے مانند اس کے کوئی چیز اور وہ سنتا بھی ہے دیکھتا بھی ہے۔ مترجم کہتا ہے اس تقریر کا مآل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سمع و بصیر اور ید و وجہ اور اترنا اس کا آسمان اول کی طرف اس پر ایمان لانا اور یقین کرنا اور کیفیت اس کی پروردگار تعالیٰ کے سپرد کرنا اور کیفیت میں بالکل سکوت کرنا یہی مذہب ٹھہرا اہل سنت و جماعت کا اور اس میں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی اس لیے کہ جب کہا اللہ تعالیٰ کی سمع اور بصیر بے مثل و بے مانند ہیں اور اس کے مشابہ کوئی چیز نہیں تو اس میں تشبیہ کیوں لازم آئے گی تو اس اعتقاد میں انکار کا بھی ان صفات الہی کا نہیں ہوتا اور تشبیہ بھی لازم نہیں آتی اور یہ مذہب متوسط ٹھہرا افراط و تفریط سے دور اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے ان صفات کا انکار کرنا مذہب جمیہ کا ہے اس طرح استواء علی العرش کو بھی سمجھنا چاہیے کہ وہ بھی ایک صفت باری تعالیٰ کی ہے اور آیات متواترات سے ثابت ہے اس پر بھی ایمان رکھنا اور کیفیت اس کی پروردگار تعالیٰ کو سونپنا اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے اس صفت کا

انکار نہ کرنا مذہب اہل سنت و جماعت ہے اور خوف تشبیہ اس کا انکار کرنا جہیم کا مذہب ہے اللہم اهدنا الصراط المستقیم۔
(۶۶۳) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: ((شَعْبَانُ لِعَظِيمٍ رَمَضَانَ)) قَالَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ)). (اسنادہ ضعیف) (الارواء : ۸۸۹) اس میں صدقہ بن موسیٰ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا گیا نبی ﷺ سے کون سا روزہ افضل ہے بعد رمضان کے؟ فرمایا: روزے شعبان کے رمضان کی تعظیم کے لیے پھر پوچھا کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا صدقہ دینا رمضان میں۔
فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

(۶۶۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ عَنْ مِئْتَةِ سُوءٍ)). (صحیح عند الالبانی) (الشرط الاول منه - الارواء : ۸۸۵، الصحیحة : ۱۹۰۸) بعض محققین نے ہیں اس میں عبداللہ بن علی الخزاز ضعیف ہے۔ تقریب (۳۵۲۳)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک صدقہ بجھا دیتا ہے پروردگار کے غضب کو اور دور کر دیتا ہے بُری حالت میں مرنے کو۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔



۲۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حَقِّ السَّائِلِ

سائل کے حق کے بیان میں

(۶۶۵) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُحَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ بُحَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْمَسْكِينِ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُكَ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ لَمْ تَجِدِي شَيْئًا تُعْطِيَنَّهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظُلْمًا مُحَرَّقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ)).

(اسنادہ صحیح) (التعلیق الرغیب : ۲۹/۲، صحیح ابی داؤد : ۱۴۶۷)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن بحید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو ماں ہیں بحید کی اور وہ ان میں سے تھیں جنہوں نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فقیر آں کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر اور میں کچھ نہیں پاتی کہ اس کو دوں، سو فرمایا ان سے رسول اللہ ﷺ نے اگر کچھ نہ پاؤ تم اس کے دینے کو مگر ایک کھر جلا ہوا، سو وہی رکھ دو اس کے ہاتھ میں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور حسین بن علی اور ابو ہریرہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ام مجید کی حسن ہے صحیح ہے۔



۳۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

جن کا دل رجھانا ہوا انہیں دینے کے بیان میں

(۶۶۶) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّهُ لَأُبْعَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ، فَمَا زَالَ يُعْطِينِي حَتَّى إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ. (صَحِيح)

ترجمہ : روایت ہے صفوان بن امیہ سے کہا دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن یعنی مال زکوٰۃ میں سے کچھ اور وہ ساری خلق سے برے تھے میرے نزدیک پھر ہمیشہ مجھے دیتے رہے یہاں تک کہ ہو گئے وہ ساری خلق سے زیادہ محبوب میرے پاس۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی ہم سے حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اسی طرح یا مشابہ اس کے اور اس باب میں ابو سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث صفوان کی روایت کی ہے معمر وغیرہ نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اور گویا کہ یہ حدیث زیادہ صحیح اور شبہ ہے اور وہ مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نے ایسا کہا۔ الحدیث۔ اور اختلاف ہے ان لوگوں کے دینے میں جن کا دل رتھنے کی توقع ہو۔ سو کہا اکثر اہل علم نے کچھ ضرور نہیں ان کا دینا اور کہا یہ تو تم تھی خاص رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کہ آپ تالیف قلوب کرتے تھے ان کے مسلمان ہونے کے لیے یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گئے اور اب جائز نہیں اس طور پر دینا کسی کو زکوٰۃ کا مال کہ اس کے مسلمان ہونے کی توقع ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہم کا۔ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض نے کہ اب بھی اگر کچھ لوگ ایسے ہوں اور امام ان کی تالیف قلوب مسلمان ہونے کے لیے مناسب دیکھے تو دینا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔



۳۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَتَهُ

اس کے بیان میں جسے زکوٰۃ میں دیا گیا مال وراثت میں ملے

(۶۶۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ، قَالَ: ((وَجَبَ أَجْرُكِ، وَرَدَّهَا عَلَيْكِ

الْمِيرَاثُ))، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((صُومِي عَنْهَا))
قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا)).
(صحيح) الروض (۱۶۵) صحيح ابی داؤد (۲۵۶۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ میں بیٹھا تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس کہ آئی ایک عورت اور کہا اس نے یا رسول اللہ ﷺ میں نے زکوٰۃ میں دی تھی ایک لونڈی اپنی ماں کو اور ماں مر گئی فرمایا آپ ﷺ نے ثابت ہو چکا تیرا ثواب اور پھر دیا میراث نے اس کو تیری طرف یعنی اب تو اس کی مالک ہے پھر کہا اس عورت نے یا رسول اللہ ﷺ میری ماں پر روزے تھے ایک مہینے کے کیا میں رکھوں اس کی طرف سے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: روزے رکھ اس کی طرف سے پھر عرض کیا اس نے یا رسول اللہ ﷺ اس نے کبھی حج نہیں کیا تھا کیا میں حج کروں اس کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تو حج کر اس کی طرف سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانی جاتی بریدہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن عطاء ثقفی ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ آدمی جب کوئی چیز خیرات دے اور پھر میراث میں آئے تو حلال ہے اس کو اور کہا بعض نے صدقہ ایسی شے ہے کہ خاص کر دیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کے واسطے پھر جب وارث ہو اس کا تو واجب ہے کہ دوبارہ خرچ کرے اسے راہ خدا میں اور روایت کی سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے یہ حدیث عبداللہ بن عطاء سے۔



۳۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعُودِ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ دے کر واپس لینے کی کراہت کے بیان میں

(۶۶۸) عَنْ عُمَرَ: أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ رَأَاهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَعُدُّ فِي صَدَقَتِكَ)). (صحيح) الارواء (۸۴۹) صحيح ابی داؤد (۱۴۱۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کسی کو دیا تھا ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پھر دیکھا اس کو بکتا ہوا پس اس کو خریدنا چاہا سو فرمایا نبی ﷺ نے نہ پھیر اپنے صدقے کی چیز کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا۔



۳۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

فوت شدہ کی طرف سے صدقہ دینے کے بیان میں

(۶۶۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تُوَفِّيَتْ، أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) قَالَ : فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۶۵۶۶)
 بیرونی: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ! میری ماں مر گئی ہے کیلفا ندہ دے گا اگر اس کو میں صدقہ دوں اس کی طرف سے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے ہاں سوعرض کیا اس نے میرا ایک باغ ہے سو میں گواہ کرتا ہوں آپ ﷺ کو کہ میں نے صدقہ دیا اس کی طرف سے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ کوئی چیز میت کو نہیں پہنچتی مگر صدقہ اور دعا اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل اور معنی مخرف کے باغ ہے۔



۳۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

بیوی کے اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرنے کے بیان میں

(۶۷۰) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ : ((لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا))، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلَا الطَّعَامُ ؟ قَالَ : ((ذَلِكَ أَفْضَلُ أُمُورِنَا)). (حسن) التعليق الرغيب (۴۵/۲)

بیرونی: روایت ہے ابو امامہ باہلی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے اپنے خطبوں میں حجۃ الوداع کے سال کہ نہ خرچ کرے کوئی عورت کسی چیز کو بغیر اجازت اپنے شوہر کے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اور کھانا بھی کسی کو نہ دے آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو ہمارے سب مالوں سے بہتر ہے۔

فائدہ: اس باب میں سعد بن وقاص اور اسماء بنت ابوبکر اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور ائمہ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی نے حدیث ابو امامہ کی حسن ہے۔



(۶۷۱) عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا، كَانَ لَهَا بِهِ أَجْرٌ،

وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لَهُ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ)). (صحیح) الارواء (۱۴۵۷) الصبیحة (۷۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب خیرات کرے عورت اپنے شوہر کے گھر سے تو ہوتا ہے اس کو بھی اجر اور اس کے خاوند کو بھی اس کے برابر اور خزانچی کو بھی اسی کے برابر اور ایک کے اجر ملنے سے دوسرے کا اجر کچھ گھٹتا نہیں شوہر کو کمائی کا اجر ہے اور عورت کو خرچ کرنے کا اجر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

(۶۷۲) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أُعْطِيَ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيبِ نَفْسٍ غَيْرِ مُفْسِدَةٍ، فَإِنَّ لَهَا مِثْلُ أَجْرِهِ، لَهَا مَا نَوَتْ حَسَنًا، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ)). (صحیح بما قبلہ)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب خیرات دیتی ہے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے دل کی خوشی سے نہ فساد کی نیت سے تو ثواب ہے مرد کے ثواب کے برابر اس کو اپنی نیک نیتی کا ثواب ہے اور خازن کو مانند اس کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے عمرو بن مرہ کی حدیث سے کہ مروی ہے ابو اؤل سے اور عمرو بن مرہ نہیں ذکر کرتے اپنی روایت میں مسروق کا۔



۳۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کے بیان میں

(۶۷۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ - إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجْهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ، فَتَكَلَّمْنَا، فَكَانَ فِينَا كَلَمٌ بِهِ النَّاسُ: إِنِّي لَا أَرَى مُدَّيْنٍ مِنْ سَمَرَاءَ الشَّامِ، تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ. قَالَ: فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَلَا أَزَالُ أُخْرِجْهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجْهُ. (صحیح) الارواء (۳۳۷/۳) صحیح ابی داؤد (۱۴۳۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا ہم صدقہ دیا کرتے تھے جب ہم میں تھے رسول اللہ ﷺ ایک صاع غلے سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع خشک انگور سے یا ایک صاع اقط سے پھر ہم ایسے ہی صدقہ فطر دیتے

اور اقط کی تفصیل باب الوضوء مما غیرات النار میں مذکور ہو چکی۔

تھے یہاں تک کہ معاویہ آئے مدینے میں اور وعظ بیان کیا پس تھا اس میں جو بیان کیا تھا آدمیوں سے کہ کہا انہوں نے میں گمان کرتا ہوں کہ دو مد گہیوں شام کے برابر ہیں قیمت میں ایک صاع تر کے۔ کہا راوی نے پھر لوگوں نے اسی کو اختیار کیا یعنی دو مد گہیوں دینے لگے۔ کہا ابوسعید نے میں ہمیشہ وہ ہی دیتا ہوں جو پہلے دیتا تھا۔

فائدہ: کہا ابویسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا تجویز کرتے ہیں ہر چیز سے ایک صاع اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ ہر چیز سے ایک صاع دینا چاہیے مگر گہیوں سے کہ اس میں نصف صاع کافی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا کہ آدھا صاع دینا چاہیے گہیوں سے۔

(۶۷۴) عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيهِ فِجَاجٌ مَكَّةَ: أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، صَغِيرٍ، أَوْ كَبِيرٍ، مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ. (ضعيف الاسناد) المشكاة (۱۸۱۹) ابن جریج کا عمرو بن شعيب سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعيب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا ایک منادی کو کہے کہ راہوں میں کہ پکار دے آگاہ ہو صدقہ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد گہیوں سے یا سوائے اس کے ایک صاع ہر قسم کے غلہ سے۔

فائدہ: کہا ابویسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔



(۶۷۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، قَالَ: فَعَدَلَ النَّاسُ إِلَى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

(صحیح) ((التعلیق علی صحیح ابن حزمہ)) صحیح ابی داؤد (۱۴۳۲)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا مقرر کیا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر مرد و عورت اور آزاد اور غلام پر ایک صاع جو سے۔ کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پھر کر دیا لوگوں نے اسے آدھا صاع گہیوں کا۔

فائدہ: کہا ابویسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابوسعید اور ابن عباس اور حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذہاب کے دادا اور ثعلبہ بن ابی صغیر اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

(۶۷۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ

شَعِيرٌ، عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرَ أَوْ أَنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

(اسنادہ صحیح) الارواء (۸۳۲) صحیح ابی داؤد (۱۴۲۸-۱۴۳۲)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقرر کیا صدقہ فطر کو رمضان کے ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے ہر آزاد پر یا غلام پر مردہ یا عورت مسلمانوں سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کیا اس کو مالک نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے ایوب کی مانند اور زیادہ کیا اس میں لفظ من المسلمین کا اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے نافع سے اور نہیں ذکر کیا اس میں من المسلمین کا اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو کہا بعض نے جب ہوں آدمی کے غلام کا فرق نہ ادا کرے ان کی طرف سے صدقہ فطر اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعض نے صدقہ فطر دے غلاموں کی طرف سے اگرچہ مسلمان نہ ہوں اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا۔



۳۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ

صدقہ فطر نماز عید سے پہلے دینے کے بیان میں

(۶۷۷) عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِإِخْرَاجِ الزَّكَاةِ قَبْلَ الْغُذْوِ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ .

(حسن صحیح) الارواء (۸۳۲) صحیح ابی داؤد (۱۴۲۸)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ حکم کرتے تھے صدقہ فطر دینے کا نماز کو چلنے سے پہلے عید فطر کے دن۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ دے صدقہ فطر نماز کو جانے سے پیشتر۔



۳۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ

وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے بیان میں

(۶۷۸) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ، فَرَحَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ .

(حسن عند الالبانی) تخریج المختارہ (۳۸۶-۳۸۷) صحیح ابی داؤد (۱۴۳۶) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند احکم

بن حنیہ کے معنی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے زکوٰۃ دے دینے کو قبل وقت آنے کے پس اجازت دی آپ ﷺ نے اس بات کی۔

(۶۷۹) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعُمَرَ: ((إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا زَكَاةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْأَوَّلِ لِلْعَامِ)). (حسن عند الالبانی ایضاً)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ہم لے چکے ہیں زکوٰۃ عباس رضی اللہ عنہ سے اس سال کی سال گزشتہ میں۔ (بعض محققین نے اس کو حجر العدوی کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔)

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے نہیں پہچانتے ہم حدیث زکوٰۃ کی روایت سے اسرائیل کے کہ مروی ہو حجاج سے مگر اسی سند سے اور حدیث اسماعیل بن زکریا کی حجاج سے میرے نزدیک صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے حجاج بن دینار سے اور مروی ہے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مسئلہ اور اختلاف ہے علماء کا زکوٰۃ پیشگی دینے میں قبل وقت کے سوا یک گروہ نے علماء کے کہا ہے کہ پیشگی نہ دے۔ یہی کہتے ہیں سفیان ثوری کہا انہوں نے میں دوست رکھتا ہوں کہ پیشگی نہ دے اور کہا اکثر علماء نے اگر پیشگی دے قبل وقت کے تو جائز ہے یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے۔



۳۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۶۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَعْصِدَ مِنْهُ وَيَسْتَغْنِي بِهِ، عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا، أَوْ مُنْعَهُ ذَلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ)). (صحيح) (الارواء: ۴۸۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے اگر سویرے جائے کوئی اور کتزیوں کا گھٹالے آئے اپنی پیٹھ پر یعنی جنگل سے اور صدقہ دے اس کی قیمت سے اور بے پرواہ رہے لوگوں سے یعنی اسی میں کھائے پیئے کسی سے سوال نہ کرے تو بہتر ہے اس کو کہ سوال کرے کسی سے اور وہ شخص دے اسے یا نہ دے اس لیے کہ اونچا ہاتھ یعنی دینے والے کا بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی مانگنے والے کے اور پہلے خرچ کران پر جن کو تو روٹی کپڑا دیتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں حکیم بن حزام اور ابوسعید خدری اور زبیر بن عوام اور عطیہ سعدی اور عبد اللہ بن مسعود اور مسعود بن عمرو اور ابن عباس اور ثوبان اور زیاد بن حارث صدائی اور انس اور حبشی بن جنادہ اور قیسہ بن مخارق اور سرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت

ہے۔ کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے غریب بھی جاتی ہے روایت سے بیان کے کہ وہ روایت کرتے ہیں قیس سے۔

(۶۸۱) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ الْمَسْأَلَةَ، كَذُّ يَكْذُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ، إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا، أَوْ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ)). (صحیح) (التعلیق الرغیب : ۲/۲)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق سوال کرنا ایک خرابی ہے کہ خراب کرتا ہے اس سے آدمی اپنی آبرو کو یا ایک زخم ہے کہ زخمی کرتا ہے اس سے آدمی اپنے منہ کو مگر یہ کہ سوال کرے آدمی کسی حاکم سے یا کسی امر ضروری میں۔

فائدہ : کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔





(المعجم ٦) روزوں کے بیان میں (التحفة ٤)

١- بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان کی فضیلت کے بیان میں

(٦٨٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِقَتِ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلَّهِ عِتْقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ)). (صحيح) التعليق الرغيب (٦٨/٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کے مہینے کی جکڑے جاتے ہیں شیاطین اور سرکش جن یعنی زنجیروں میں اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور کھلا نہیں رہتا ان میں سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے سو بند نہیں رہتا کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا اے خیر کے طالب! آگے بڑھ اور اے شر کے طالب! ٹھہر جا اور اللہ کے آزاد کیے ہوئے بندے ہیں یعنی جو آزاد ہوتے ہیں آگ سے اور یہ معاملہ ہر رات میں ہے۔

فائدہ : اس باب میں عبدالرحمن بن عوف اور ابن مسعود اور سلمان سے بھی روایت ہے۔

(۶۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

(استادہ صحیح) الارواء (۹۰۶) صحیح ابی داؤد (۱۲۴۲)

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے روزے رکھے رمضان کے اور راتوں کو نماز پڑھی ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ اور جس نے نماز پڑھی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت کی ابو بکر بن عیاش نے وہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابو بکر بن عیاش کے کہ وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مگر اسناد سے ابی بکر کے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے اس حدیث کو سو فرمایا خبر دی ہم کو حسن بن ربیع نے ان کو ابوالاحوص نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے مجاہد سے قول انہی مجاہد کا کہا مجاہد نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کی پھر ذکر کی ساری حدیث کہا محمد نے یہ زیادہ صحیح ہے میرے نزدیک ابو بکر بن عیاش کی روایت سے۔



۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

اس بیان میں کہ رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے

(۶۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ، وَلَا بِيَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ. صُومُوا لِرُؤْيَيْتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْتِهِ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا)). (صحیح) الروض النضیر (۶۴۳) سلسلہ احادیث الصحیحہ (۲۳۹۸) صحیح ابی داؤد (۲۰۲۳)

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ کھولا روزہ ایک دن یا دو دن پیشتر رمضان سے بہ نیت استقبال مگر یہ کہ موافق ہو جائیں وہ دن یعنی آخر شعبان کے کسی روزے کے کہ ہمیشہ رکھتا تھا وہ یعنی مثلاً پنجشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور آخر شعبان میں وہی دن واقع ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور روزہ رکھو چاند رمضان کا دیکھ کر اور افطار کرو شوال کا چاند دیکھ کر سوا گر بدلی ہو جائے تو پورے تیس گن کو پھر روزہ موقوف کرو۔

فائدہ : اس باب میں بعض اصحاب نبی ﷺ سے بھی روایت ہے۔ خبر دی ہم کو منصور بن معتمر نے ان کو ربیع بن خراش نے بعض اصحاب نبی ﷺ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مثل حدیث مذکور کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے

اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا مکروہ کہتے ہیں ایک دو دن رمضان سے پہلے رمضان کی تعظیم اور اقبال کی نیت سے روزے رکھنے کو اور اگر کوئی دن ایسا آجائے کہ اس میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہو تو مضا تقدیمیں ان کے نزدیک۔



(۶۸۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تَقْدَمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ قَبْلَهُ، يَوْمٌ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيُصِمْهُ)) .

(صحیح) الروض النضیر (۶۴۳) الصحیحة (۲۳۹۸) صحیح ابی داؤد (۲۰۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ استقبال کرو رمضان کا ایک یا دو دن پہلے روزے رکھ کر مگر یہ کہ ہوئے کوئی شخص روزہ رکھتا ایک دن مقرر میں اور وہ دن ہو آخر شعبان میں تو روزہ رکھ لے۔
فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

اس بیان میں کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

(۶۸۶) عَنْ صَلَّةِ بْنِ زُفَرٍ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، فَأَتَانِي بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ، فَقَالَ : كُلُوا، فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ : إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ عَمَّارٌ : مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يَشْكُ فِيهِ فَقَدْ عَطَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ .

(صحیح) التعليق علی ابن خزیمہ (۱۹۱۴) الارواء (۹۶۱) صحیح ابی داؤد (۲۰۲۲) بعض محققین نے اس کو ابو اسحاق مدلس کے شعبہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے صلہ بن زفر سے کہا ہم تھے عمار بن یاسر کے پاس تو لائے گئے ایک بکری بھنی ہوئی، ہو کہا عمار نے کھاؤ، سو کنارے ہو گئے بعض لوگ اور کہا کہ ہم روزہ دار ہیں تو کہا عمار نے جس نے روزہ رکھا شک کے دن میں یعنی انیسویں تاریخ شعبان کی اگر چاند بسبب بدلی کے نہ دکھائی دیا تو بعد اس کے یوم الشک ہے تو جس نے روزہ رکھا اس دن بے شک نافرمانی کی اس نے ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی اور ابو القاسم آپ ﷺ کی کیت ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جوان کے بعد تابعین تھے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک اور بشافعی اور احمد اور اسحق کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا شک کے دن میں اور بعض نے کہا اگر رکھا بھی کسی نے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تھا تو پھر قضا کرے اور وہ روزہ کفایت نہیں کرتا۔

۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِخْصَاءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

اس بیان میں کہ رمضان کے لیے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا چاہیے

(۶۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ)).
(حسن) (الصحيحۃ : ۵۶۵) بعض تحقیقین نے اس کو ابو معاویہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خیال رکھو اور گنتے ہو غرہ شعبان کو رمضان کے واسطے۔
فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو، ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے ابو معاویہ کے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے محمد بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں ابوسلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آگے رمضان کے ایک یا دو دن روزے نہ رکھو اور ایسا ہی مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابوسلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے محمد بن عمرو لیشی کی حدیث کی مانند۔

۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَا الْهِلَالِ وَالْإِفْطَارَ لَهُ

اس بیان میں کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھے اور چاند دیکھ کر افطار کرے

(۶۸۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ، صُومُوا لِرُؤْيَا، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَا، فَإِنْ حَالَ دُونَهُ غَيَابَةٌ، فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا)). (صحیح) صحیح ابی داؤد : (۲۰۱۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے روزہ نہ رکھو رمضان سے پہلے بلکہ روزہ رکھو چاند دیکھ کر پھر اگر حائل ہو جائے چاند پر بدلی تو پورے کرو تیس دن یعنی شعبان کے یا رمضان کے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

اس بیان میں کہ مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے

(۶۸۹) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ : مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ.
(اسنادہ صحیح) الروض (۶۳۶) صحیح ابی داؤد (۲۰۱۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نہیں روزے رکھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انتیس اکثر تیس رکھے

یعنی انتیس کا اتفاق کم ہوا۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس اور جابر اور ام سلمہ اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے۔



(۶۹۰) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ قَالَ : أَلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا ، فَأَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا عَشْرِينَ يَوْمًا ، قَالُوا :

يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا؟ فَقَالَ : ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَ عَشْرُونَ)). (صحیح)

ترجمہ : روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھائی اپنی بیویوں سے نہ ملنے کی ایک مہینے تک سو بیٹھ رہے ایک

جھروکے میں انتیس دن تک اور بعد انتیس دن کے نکلے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے تو قسم کھائی ہے ایک مہینے کی تو

فرمایا آپ ﷺ نے مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

فائدہ : کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

چاند کی گواہی پر روزہ رکھنے کے بیان میں

(۶۹۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ الْهَلَالَ ، فَقَالَ : ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ؟)). قَالَ نَعَمْ ، قَالَ : ((يَا بَلَالُ أَذِنُ فِي النَّاسِ أَنْ

يَصُومُوا غَدًا)). (ضعیف) الارواء (۹۰۷) ضعيف ابی داؤد (۴۰۲-۴۰۳) سماک بن حرب کی عکرمہ

سے روایت ضعیف و مضطرب ہوتی ہے۔

ترجمہ : روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا آیا ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا سو فرمایا

آپ ﷺ نے کیا تو گواہی دیتا ہے اس کی کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے اور کیا گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ پیغام لانے والے

ہیں اللہ کے؟ کہا اس اعرابی نے: ہاں فرمایا آپ ﷺ نے: اے بلال! پکار دو آدمیوں میں کہ کل روزہ رکھیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابو کریب نے ان سے حسین بھی نے وہ روایت کرتے ہیں زائدہ سے وہ سماک بن حرب سے مثل

حدیث مذکور کے کہا ابو یسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اختلاف ہے روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے سماک بن حرب سے

انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کافی اور قبول ہے گواہی ایک مرد کی

روزے کے واسطے اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور سحنی نے کہا روزہ نہ رکھنا چاہیے مگر دو شخصوں کی گواہی سے اور اختلاف علماء کا اس میں نہیں ہے کہ قبول نہ کی جائے عید میں مگر گواہی دو مردوں کی۔



۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ شَهْرًا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

اس بیان میں کہ عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے

(۶۹۲) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((شَهْرًا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ)). (صحيح) صحيح ابى داؤد (۲۰۱۲)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دونوں مہینے عید کے کبھی نہیں گھٹتے رمضان اور ذی الحجہ۔

فائدہ: کہا ابویسی نے حدیث ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمن بن ابوبکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مرسل کہا احمد نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ دونوں مہینے عید کے نہیں گھٹتے یعنی ایک سال میں رمضان اور ذی الحجہ دونوں انتیس انتیس کے نہیں ہوتے بلکہ اگر ایک انتیس کا ہوتا ہے تو دوسرا تیس کا اور اسحاق نے کہا کہ دونوں مہینے نہیں گھٹتے یعنی اگر انتیس کے بھی ہوتے ہیں تو بھی پورے ہیں بغیر نقصان کے یعنی ثواب میں کچھ کم نہیں اور اس قول کی رو سے ہو سکتا ہے کہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس کے ہوں۔



۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

اس بیان میں کہ ہر شہر والوں کے لیے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے

(۶۹۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَةَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهْلَّ عَلَى هِلَالِ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ، فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ، فَقَالَ: مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَأَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ؟ فَقُلْتُ: رَأَاهُ النَّاسُ، فَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: لَكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ، فَلَا نَزَالَ نَصُومُ حَتَّى نَكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَا مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ

؟ قَالَ : لَا؛ هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۰۲۱)

ترجمہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے اسماعیل بن جعفر نے ان سے محمد بن ابو حرمہ نے کہا محمد نے کہا خبر دی ہم کو کہ کریم نے کہ ام فضل نے جو بیٹی ہے حارث کی انہوں بھیجا کریم کو معاویہ کی طرف شام میں کہا کریم نے پھر پہنچا میں شام کو اور پورا کر دیا میں نے کام ان کا یعنی جس کے لیے بھیجا تھا اور آ گیا میرے اوپر چاند رمضان کا اور میں شام میں تھا سودیکھا ہم نے چاند جمعے کی شب کو پھر آیا میں مدینے میں آخر رمضان میں اور پوچھا مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حالی وہاں کا پھر ذکر کیا چاند کا اور کہا کب دیکھا تم نے چاند کو کہا میں نے دیکھا جمعے کی شب کو تو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کیا صرف تمھی نے دیکھا تھا جمعے کی شب کو تو میں نے کہا سب لوگوں نے دیکھا اور روزے رکھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہم نے تو چاند دیکھا ہفتے کی شب کو پھر ہم روزہ رکھے جائیں گے جب تک پورے ہوں تیس روزے یا چاند دکھائی دے سو کہا میں نے کیا تم کفایت نہیں کرتے معاویہ رضی اللہ عنہ کے دیکھنے کو اور ان کے روزہ رکھنے کو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نہیں ایسا ہی حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ان کا دیکھنا ہم کو کفایت نہیں کرتا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ ہر شہر والوں کا چاند دیکھنا انہی کے حق میں معتبر ہے۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الْإِطْفَارُ

اس بیان میں کہ کس چیز سے روزہ کھولنا مستحب ہے

(۶۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ وَجَدَ تَمْرًا ، فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ ، وَمَنْ لَا فَلْيُفْطِرْ

عَلَى مَاءٍ ؛ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ)). (ضعیف) الارواء (۹۲۲) ضعيف ابی داؤد (۴۰۵) صحیح ابی داؤد

(۲۰۴۰) الرباب غیر معروف و مجہول راویہ ہے۔ الارواء (۵۰/۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کھجور پائے تو اسی سے روزہ کھولے اور نہیں تو پانی سے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

فائدہ: اس باب میں سلمان بن عامر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو شعبہ سے اس طرح سوا سعید بن عامر کی کے اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالعزیز بن صہیب کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی یہ حدیث اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے عاصم احوال سے انہوں نے حصہ بنت سیرین سے انہوں نے زباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ روایت زیادہ

صحیح ہے سعید بن عامر کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبہ نے انہوں نے عامر سے انہوں نے حصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ابن عون کہتے ہیں روایت کی ہم سے رائج بنت صلیح نے سلمان بن عامر سے اور رباب ام رائج کا نام ہے۔



(۶۹۵) عَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَامِرٍ الصَّبِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ ، فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ)). (ضعیف ایضاً) اس میں رباب غیر معروف راویہ ہے۔
روایت ہے سلمان بن عامرؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب روزہ کھولے کوئی تو کھولے کھجور سے اگر نہ پائے تو پانی سے کہ وہ بھی پاک کرنے والا ہے۔

فائدہ : کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۶۹۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فُتْمِيرَاتٌ ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فُتْمِيرَاتٌ ، حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَّاءٍ.

(صحیح) (الارواء . ۹۲۲) صحیح ابی داؤد (۲۰۴۰)
روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ افطار کرتے تھے نماز کے پہلے کئی تر کھجوروں پر، پھر اگر نہ ہوتی تھ کھجوریں تو خشک کھجوریں پھر اگر نہ ہوتیں وہ بھی تو پیتے کئی چلو پانی کے۔

فائدہ : کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطَرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضْحَوْنَ ۔

اس بیان میں کہ عید فطر اس دن ہے جب سب روزہ نہ رکھیں اور اضحیٰ اس دن جب سب قربانی کریں
(۶۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ ، وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطَرُونَ ، وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضْحَوْنَ)). (صحیح) (الارواء (۹۰۵) الصبیحة (۲۲۴)

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے روزہ رمضان کا اسی دن ہے کہ جس دن تم سب روزہ رکھو اور عید فطر اسی دن ہے جس دن تم سب عید کرو اور عید اضحیٰ اسی دن ہے کہ جس دن تم سب عید الاضحیٰ کرو۔

فائدہ : کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور تفسیر اس کی بعض علماء کے نزدیک یوں ہے کہ روزوں میں اور عیدوں میں جماعت شرط ہے اور سب لوگوں کا اہتمام اس میں ضروری ہے۔



۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَذْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

اس بیان میں کہ جب رات سامنے آئے اور دن گزرے تو روزہ دار افطاری کرے
(۶۹۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ ، وَأَذْبَرَ النَّهَارُ ، وَغَابَتِ الشَّمْسُ . فَقَدْ أَفْطَرْتُ)) . (صحیح) (الارواء : ۹۱۶) صحیح ابی داؤد (۲۰۳۶)
ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب سامنے آئے سیاہی رات کی مشرق سے اور پیٹھ موڑے دن اور غروب ہو جائے آفتاب تو تجھ کو روزہ کھولنا چاہیے۔

فائدہ : اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور ابوسعید سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

جلد روزہ کھولنے کے بیان میں

(۶۹۹) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ)) . (صحیح) (الارواء : ۹۱۷)
ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ لوگ خیر سے رہیں گے جب تک جلدی روزہ کھولا گے۔
فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عباس اور عائشہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث ابن سعد کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مستحب کہتے ہیں جلد روزہ کھولنے کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔



(۷۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ ، أَعَجَّلَهُمْ فِطْرًا)) . (ضعیف) (المشكاة : ۱۹۸۹ ، التعليق الرغيب : ۹۵/۲ ، التعليقات الحیاد) ابن

خزیمہ (۲۰۶۲) موارد الضمان (۸۸۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ارشاد فرمایا اللہ عز و جل نے: میرے سب بندوں میں پیارا میرا وہی بندہ ہے جو بہت جلد روزہ کھولتا ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے ان سے ابو عاصم اور ابوالمغیرہ نے انہوں نے اوزاعی سے مانند حدیث مذکور کہ کہا ابویسی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۷۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ، وَأَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ: نَحْوَهُ.

(ضعیف) [انظر ما قبله]

ترجمہ: بیان کیا ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا خبر دی ہمیں ابو عاصم اور ابوالمغیرہ نے انہوں نے اوزاعی سے مانند حدیث مذکور کہ۔

(۷۰۲) عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْنَا: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ. قَالَتْ: أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قُلْنَا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَتْ: هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَالْآخَرُ: أَبُو مُوسَى. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۰۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو عطیہ سے کہا آیا میں اور مسروق ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سوکھا ہم نے اے مؤمنوں کی ماں دو مرد ہیں محمد ﷺ کے یاروں سے ایک تو جلدی روزہ کھولتا ہے اور نماز بھی اول وقت پڑھتا ہے اور دوسرا تاخیر کرتا ہے افطار اور نماز میں۔ پوچھا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کون روزہ جلدی کھولتا ہے اور اول وقت نماز پڑھتا ہے؟ کہا ہم نے عبداللہ بن مسعود فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ اور دوسرا جو تاخیر کرتے ہیں وہ ابو موسیٰ ہیں۔

فائدہ: کہا ابویسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عطیہ کا نام مالک بن ابوعامر ہمدانی ہے اور مالک بن عامر ہمدانی بھی کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔



۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ السَّحُورِ

سحری میں تاخیر کرنے کے بیان میں

(۷۰۳) عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كَانَ قَدْرُ ذَلِكَ؟ قَالَ: قَدْ خَمْسِينَ آيَةً. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا سحری کھائی ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر کھڑے ہو گئے صبح کی نماز پر پوچھا راوی نے کتنی دیر گزری کھانے اور نماز کے بیچ میں کہا پچاس آیتوں کے برابر۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے انہوں نے ہشام سے مانند حدیث مذکور کے مگر اس میں کہا راوی نے قدر ۱۰۰ آیت یعنی قراءت کا لفظ زیادہ ہے اور مطلب وہی ہے اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں کہ تاخیر کرنا سحری میں مستحب ہے۔



(۷۰۴) عَنْ هِشَامِ بْنِ حَوْهٍ ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : قَدَرُ قِرَاءَةِ خَمْسِينَ آيَةً . قَالَ : وَفِي الْبَابِ : عَنْ حُذَيْفَةَ . ترجمہ: روایت ہے ہشام سے مانند حدیث مذکور کے مگر اس میں کہا راوی نے قدر ۱۰۰ آیت (یعنی قراءت کا لفظ زیادہ ہے)۔ اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے۔



۱۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي بَيَانِ الْفَجْرِ

صبح صادق کی تحقیق کے بیان میں

(۷۰۵) عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((كُلُُّوا وَاشْرَبُوا ، وَلَا يَهِيدَنَّكُمْ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ ، وَكُلُُّوا وَاشْرَبُوا ، حَتَّى يَغْتَرِضَ لَكُمْ الْأَحْمَرُ)).

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۰۳۳)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن طلق بن علی سے کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھاتے پیتے رہو شب رمضان میں اور نہ اٹھائے تم کو کھانے پر سے چمکتی اور چڑھتی ہوئی صبح یعنی جوشل نیزے کے سیدھی سفیدی زمین مشرق سے اوپر چڑھتی ہے وہ صبح کاذب ہے اس کو دیکھ کر کھانا نہ چھوڑو اور کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ سامنے آئے تمہارے چوڑی روشنی صبح کی جس میں سرخی ہوتی ہے۔

فائدہ: اس باب میں عدی بن حاتم اور ابو ذر اور سرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے طلق بن علی کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام نہیں روزہ دار پر کھانا پینا جب تک ظاہر نہ ہو چوڑی روشنی صبح کی یعنی جو کناروں میں مشرق کے پھیلتی ہوئی ہے اور سرخی مائل اور یہی کہتے ہیں تمام علماء (اکثر)

(۷۰۶) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ ، وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ ؛ وَلَكِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِيرَ فِي الْأَفْقِ)) . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۰۳۱)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سحری کھانے سے نہ روکے تم کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور نہ لمبی فجر یعنی صبح کا ذب لیکن بازار کے تم کو کھانے سے کناروں میں پھیلتی ہوئی فجر۔
فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے۔



۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْغَيْبَةِ لِلصَّائِمِ

جو روزہ دار غیبت کرے اس کی برائی کے بیان میں

(۷۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ بِأَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشِرَابَهُ)) . (صحیح) التعليق الرغیب (۹۷/۲) صحیح ابی داؤد (۲۰۴۵)
 ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو روزے میں ہو اور جھوٹی واپسی بتا ہی باتیں اور اس پر عمل نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کچھ پراہنہ اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی۔
فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ السُّحُورِ

سحری کھانے کی فضیلت کے بیان میں

(۷۰۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((تَسَحَّرُوا؛ فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَهَةً)) . (صحیح) التعليق الرغیب (۹۳/۲) الروض (۴۹ و ۱۰۸۹)
 ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سحری کھاؤ اس لیے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔
فائدہ: اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس اور عمرو بن عاص اور عرابض بن ساریہ اور عقبہ بن عبد اللہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فقط سحر کھانے کا فرق ہے روایت کی ہم سے یہ حدیث تہیہ نے ان سے لیٹ نے ان سے موسیٰ بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوقیس سے جو عمرو بن عاص کے مولیٰ ہیں انہوں نے عمرو بن عاص سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مصر کے لوگ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن علی راوی کا نام ہے اور عراق والے کہتے ہیں موسیٰ بن علی اور موسیٰ بیٹے ہیں علی بن رباح نخعی کے۔

(۷۰۹) عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ . قَالَ : وَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . (صحیح) (حجاب المرأة المسلمة ص ۸۸) صحیح ابی داؤد (۲۰۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوقیس سے جو عمرو بن عاص کے مولیٰ ہیں انہوں نے عمرو بن عاص سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس طرح اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا ناپسندیدہ ہے

(۷۱۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ ، وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ ، وَإِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُونَ فِيْمَا فَعَلْتَ ، فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ ، فَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ ، فَلَبَّغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا ، فَقَالَ : ((أُولَئِكَ الْعَصَاةُ)). (صحیح) (الارواء : ۵۷/۴)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ چلے مکہ کو جس سال مکہ فتح ہوا پھر آپ ﷺ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ پہنچ کر اعراس غمیم میں کہ ایک مقام ہے مکہ اور مدینے کے بیچ میں اور روزے رکھے لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سو عرض کیا گیا آپ ﷺ سے روزہ گراں ہے لوگوں پر اور سب دیکھتے ہیں آپ ﷺ کے کام کو یعنی آپ ﷺ اگر افطار کریں تو اور لوگ افطار کریں سو آپ ﷺ نے منگایا ایک پیالہ پانی کا عصر کے بعد اور پی لیا اور لوگ دیکھتے تھے آپ ﷺ کی طرف سو بعض نے روزہ کھول ڈالا اور بعض نے رکھا اور خبر پہنچی آنحضرت ﷺ کو کہ بعض لوگ روزے سے ہیں تو فرمایا آپ ﷺ نے وہ نافرمان ہیں۔

فائدہ : اس باب میں کعب بن عاصم اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کَيسَ مِنَ الْبَرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ یعنی روزہ رکھنا سفر میں کچھ خوب نہیں اور اختلاف ہے علماء کا سفر میں روزہ رکھنے میں سو بعض صحابہ وغیرہم نے کہا سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ اگر رکھے تو پھر دوبارہ رکھنا چاہیے اور احمد اور اسحاق نے اختیار کیا روزہ نہ رکھنا سفر میں اور بعض علماء صحابہ وغیرہم نے کہا اگر قوت ہو تو روزہ رکھے اور یہ بہت خوب اور افضل ہے اور اگر افطار کرے تو بھی خوب ہے اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے اور شافعی نے کہا یہ جو فرمایا آپ نے کہ روزہ رکھنا سفر میں خوب نہیں یا جب خبر پہنچی آپ ﷺ کو سفر میں لوگوں کے روزہ رکھنے کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ نافرمان ہیں جیسا اوپر مذکور ہوا تو یہ برائی اس کے حق میں ہے جس کا دل

اللہ کی رخصت اور اجازت کو قبول نہ کرے اور وہ شخص جو روزہ رکھنے کو بھی مباح سمجھے اور قوت رکھتا ہو روزے کی تو روزہ رکھنا اس کا مجھے بہت پسند ہے۔

۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے

(۷۱۱) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْرَةَ بِنْتِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)). (صحیح الارواء (۹۲۷) الروض النضر (۷۶۲) الصحیحة (۱۹۴) صحیح ابی داؤد (۲۰۷۹))

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے روزہ رکھنے کو سفر میں اور حمزہ پے در پے روزے رکھا کرتے تھے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چاہو تم روزے رکھو اور چاہو افطار کرو۔

فائلا: اس باب میں انس بن مالک اور ابوسعید اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر اور ابوالدرداء اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے حسن ہے صحیح ہے۔

(۷۱۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ : كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَمَا يَعِيبُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمَهُ، وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ فِطْرَهُ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ سفر کرتے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے مہینے میں سو برانہ کہتا تھا کوئی روزہ رکھنے والے کے روزے کو اور افطار کرنے والے کے افطار کو۔



(۷۱۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمِنَّا الصَّائِمُ، وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَا يَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ وَجَدَ قُوَّةَ فَصَامَ فَحَسَنٌ، وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ فَحَسَنٌ. (صحیح ایضاً)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو ہم میں روزہ دار بھی تھے اور بے روزہ بھی سو غصہ نہ ہوتا بے روزہ روزہ دار پر اور نہ روزہ دار بے روزہ پر اور سب جانتے تھے کہ جس کو طاقت ہو وہ رکھے تو خوب ہے اور جس کو ضعف ہو اور روزہ نہ رکھے وہ بھی خوب ہے۔

فائلا: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْمَحَارِبِ فِي الْإِفْطَارِ

لڑنے والے کے لیے روزہ نہ رکھنے کے اجازت

(۷۱۴) عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ؟ فَحَدَّثَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ غَزَوَتَيْنِ: يَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ، فَأَفْطَرْنَا فِيهِمَا. (ضعیف الاسناد) اس میں ابن ابی حبیہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے معمر بن ابی حبیبہ سے کہ انہوں نے پوچھا ابن مسیب سے روزہ رکھنے کو سفر میں سو بیان کیا کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان میں دو بار ایک جنگ بدر میں دوسرے فتح مکہ میں پھر روزہ نہیں رکھا ہم نے ان دونوں لڑائیوں میں۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے افطار کا ایک لڑائی میں کہ لڑے تھے اور مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی کہ انہوں نے بھی رخصت دی افطار کی دشمن کے مقابلے کے وقت اور بعض علماء بھی یہی کہتے ہیں۔



۲۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحَبْلِیِّ وَالْمُرْضِعِ

حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت

(۷۱۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: أَغَارَتْ عَلَيْنَا حَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَوَحَّدْتُهُ يَتَغَدَّى، فَقَالَ: ((أَذُنْ فَكُلْ))، فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: ((أَذُنْ أَحَدْتُكَ، عَنِ الصَّوْمِ أَوْ الصِّيَامِ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ، وَ عَنِ الْحَامِلِ أَوْ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ أَوْ الصِّيَامِ)) وَاللَّهِ! لَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ كِلَيْهِمَا أَوْ إِحْدَاهُمَا فَيَا لَهْفَ نَفْسِي! أَنْ لَا أَكُونَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ ﷺ. (حسن صحيح) المشكاة (۲۰۲۵) صحيح ابی داؤد (۲۰۸۳)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جو ایک صحابی ہیں بنی عبد اللہ بن کعب کے قبیلہ سے اور یہ انس رضی اللہ عنہ نہیں ہے جو خادم ہیں رسول اللہ ﷺ کے اور معروف و مشہور ہیں کہا انہوں نے ہماری قوم کو لوٹا رسول اللہ ﷺ کے سواروں نے پھر حاضر ہوا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سو پایا میں نے ان کو صبح کھانا کھاتے ہوئے سو فرمایا آپ ﷺ نے نزدیک آؤ اور کھاؤ۔ سو عرض کیا میں نے میں روزے سے ہوں فرمایا آپ ﷺ نے قریب آؤ میں روزے کا حال بیان کروں۔ راوی

کوشہ ہے کہ آپ ﷺ نے صوم فرمایا یا صیام معنی دونوں کے ایک ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا آدھی نماز کو مسافر سے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے روزے کو یہاں بھی راوی کو شک ہے کہ صوم فرمایا یا صیام فرمایا اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کا ذکر کیا یعنی حاملہ اور مرضہ کا یا ایک کا افسوس ہے میری جان پر میں نے کیوں نہ کھایا کھانا رسول اللہ ﷺ کا۔

فائدہ : اس باب میں ابوامیہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس بن مالک کعمی کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ان انس کعمی کے سوا اس ایک حدیث کے اور اس پر عمل ہے بعض علماء کا اور بعض نے کہا حاملہ اور دودھ پلانے والی افطار کریں اور پھر قضا کریں اور ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے برابر کھانا بھی کسی فقیر کو کھلائیں اور سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد بھی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ افطار کریں اور کھانا کھلاویں پھر قضا ان پر واجب نہیں اور اگر چاہیں تو قضا رکھ لیں پھر کھانا کھانا ضروری نہیں اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔



۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

فوت شدہ کی طرف سے روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷۱۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ ، وَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ، قَالَ : ((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكَ ذَيْنِ أَكُنْتَ تَقْضِيْنَهُ؟)) قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : ((فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ)). (صحيح الاحكام (۲۶۹-۱۷۰)) (تمام المنه)

ترجمہ : روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے ایک عورت حاضر ہوئی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اور عرض کیا کہ میری بہن مر گئی ہے اور اس پر دو مہینے کے پے درپے روزے ہیں یعنی کفارہ کے فرمایا آپ ﷺ نے بھلا دیکھ تو اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو توادا کرتی؟ عرض کیا اس نے ہاں فرمایا آپ ﷺ نے: اللہ تعالیٰ کا حق پہلے ادا کرنا چاہیے۔

فائدہ : اس باب میں بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو کریب نے ان سے ابو خالد احمر نے انہوں نے روایت کی اعمش سے اسی اسناد سے حدیث مذکور کی مانند اور کہا محمد نے اور لوگوں نے بھی ابو اعمش سے مثل روایت ابو خالد کی روایت کے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ابو معاویہ اور کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سلمہ بن کہیل اور نہ عطاء اور نہ مجاہد سے روایت ہونے کا۔



(۷۱۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ : سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ، وَلَا عَنْ عَطَاءٍ ، وَلَا عَنْ مُجَاهِدٍ .
ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور انہیں ذکر کیا اس میں سلمہ بن کھیل اور نہ عطاء اور نہ مجاہد سے روایت ہونے کا۔



۲۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكُفَارَةِ

روزوں کے کفارہ کے بیان میں

(۷۱۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ ، فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مُسْكِينًا)). (ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (۲۰۳۴) (التحقيق الثاني) ضعيف الجامع الصغير (۵۸۵۳)
اس میں اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے: کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو مر جائے اور اس پر روزے ہوں رمضان کے مہینے کے تو کھلائے ہر روزے کے عوض میں ایک مسکین کو یعنی اس کا وارث کھلائے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور صحیح ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کا موقوف ہونا یعنی انہی کا قول ہے نہ آنحضرت ﷺ کا اور اختلاف ہے علماء کا اس میں تو بعض نے کہا میت کی طرف سے روزے رکھے اور احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں اگر اس میت پر نذر کے روزے ہیں تو اس کی طرف سے روزہ رکھیں اور اگر رمضان کے ہیں تو کھانا کھلائیں اور مالک اور شافعی اور سفیان نے کہا کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہ رکھے اور اشعث سوار کے بیٹے ہیں اور محمد بیٹے ہیں عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے۔

۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

اس روزہ دار کے بیان میں جسے قے آجائے

(۷۱۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرُنَ الصَّائِمَ: الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْإِحْتِلَامُ)). (ضعيف) (تخريج حقیقة الصيام : ۲۱ ، ۲۲) ضعيف ابی داؤد (۴۰۹) اس میں عبد الرحمن بن زید بن اسلم راوی ضعیف ہے۔ ضعيف الجامع الصغير (۲۵۶۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں سے روزہ نہیں جاتا روزہ دار کا ایک حجامت دوسرے قے تیسرے احتلام۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث غیر محفوظ ہے اور روایت کی ہے عبداللہ بن زید بن اسلم اور عبدالعزیز بن محمد اور کئی لوگوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے پہلے اور ذکر نہ کیا اس میں ابوسعید کا اور عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں سنا میں نے ابوداؤد بخاری سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے عبدالرحمن بن اسلم کو تو کہا انہوں نے ان کے بھائی عبداللہ بن زید میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی وہ ان سے غیبت ہیں اور سنا میں نے محمد بخاری رضی اللہ عنہ سے ذکر کرتے تھے علی بن عبداللہ سے کہ کہا علی نے عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں کہا محمد نے میں عبدالرحمن سے کچھ روایت نہیں کرتا۔

۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ اسْتَقَاءَ عَمَدًا

اس کے بیان میں جو روزہ میں جان بوجھ کر قے کرے

(۷۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ ذَرَعَهُ الْقِيءُ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ ، وَ مَنْ اسْتَقَاءَ عَمَدًا ، فَلْيَقُضْ)). (صحیح) تخریج حقیقہ الصیام (۱۴) الارواء (۹۲۳) التعلیق علی ابن خزيمة

(۱۹۶۰، ۱۹۶۱) صحیح ابی داؤد (۲۰۵۹) بعض محققین نے اس کو ہشام بن حسان مولى کے معنی کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جس کو خود بخود قے آجائے روزے میں تو اس کے اوپر قضا واجب نہیں اور جس نے قصد قے کی تو وہ روزے کی قضا کرے۔

فائدہ : اس باب میں ابوالدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے کہ مروی ہو ہشام سے انہوں نے روایت کی ہوا بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت کرنے سے اور محمد نے کہا میں اس روایت کو محفوظ نہیں جانتا کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور اسناد اس کی صحیح نہیں اور مروی ہے ابوالدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے کہ نبی ﷺ نے قے کی اور روزہ کھول ڈالا اور معنی اس کے یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا روزہ نفل تھا سو قے کے سبب سے ضعف لاحق ہوا اور افطار کیا نہ یہ کہ قے آنے سے ٹوٹ گیا ایسا ہی ہے بعض روایتوں میں اسی تفسیر سے اور علماء کے نزدیک سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے کہ روزہ دار کو جب خود بخود قے آجائے تو اس پر قضا نہیں اور جو قصداً کرے تو قضا ہے یہی کہتے ہیں شافعی اور سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق۔



۲۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرِبُ نَاسِيًا

اس روزہ دار کے بیان میں جو بھولے سے کچھ کھاپی لے

(۷۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا ، فَلَا يُفْطِرُ ؛ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ رَزَقَهُ اللَّهُ)) . (صحیح) الارواء (۹۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کھالے یا پی لے بھولے سے روزے میں تو نہ توڑے اس لیے کہ جو کھایا یا پیا وہ رزق تھا اللہ کا دیا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو سعید نے ان سے ابو اسامہ نے انہوں نے عوف سے انہوں نے سیرین اور خلاص سے ان دونوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کی یا مانند اس کے اس باب میں ابو سعید اور ام اسحاق غنویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو نعیم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مالک بن انس نے کہا جب رمضان کے روزے میں کچھ بھولے سے کھالے تو قضا کرے اور صحیح وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا۔



(۷۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : مِثْلُهُ أَوْ نَحْوَهُ . (صحیح)

ترجمہ: روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کی یا مانند اس کے۔



۲۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

اس کے بیان میں جو جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑ ڈالے

(۷۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ ، مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ ، لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ ، وَإِنْ صَامَهُ)) . (ضعیف) التعلیق الرغیب (۷۴/۲) التعلیق

علی صحیح ابن خزيمة (۱۹۸۷، ۱۹۸۸) ضعیف ابی داؤد (۴۱۳) ((تمام المنّة)) الرد علی بلیق (۳۶) المشكاة (۲۰۱۳) نقد الکتانی (۳/۳۵) اس میں ابوالمطوس راوی مجہول اور غیر معروف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو روزہ توڑ ڈالے یا نہ رکھے ایک دن بھی رمضان سے بغیر عذر

اور سوا بیماری کے تو اس کے برابر بھی ثواب نہ ہوگا اگرچہ ساری عمر روزہ رکھے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور سنائیں نے محمد بخاری رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے ابوالمطوس کا نام یزید بن المطوس ہے اور ان کی کوئی روایت ہم نہیں جانتے سو اس حدیث کے۔

۲۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ

رمضان کا روزہ توڑنے کے کفارے کے بیان میں

(۷۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، هَلَكْتُ ! قَالَ : ((وَمَا أَهْلَكَ ؟)) قَالَ : وَقَعْتُ عَلَى إِمْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ ، قَالَ : ((هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً ؟)) قَالَ : لَا ، قَالَ : ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ ؟)) قَالَ : لَا ، قَالَ : ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِينَ مِسْكِينًا ؟)) قَالَ : لَا ، قَالَ : ((اجْلِسْ)) ، فَجَلَسَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمَرٌ ، وَالْعَرَقُ الْمَكْتَلُ الضَّخْمُ ، قَالَ : ((فَتَصَدَّقْ بِهِ)) فَقَالَ : مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا أَحَدٌ أَفْقَرُ مِنَّا ، قَالَ : فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ، قَالَ : ((فَاحْذِهِ فَأَطْعِمَهُ أَهْلَكَ)) . (صحيح) الارواء (۹۳۹) صحيح ابی داؤد (۲۰۶۸ - ۲۰۷۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آیا ایک مرد اور عرض کیا اس نے یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھ کو عرض کیا اس نے صحبت کر بیٹھا میں اپنی عورت سے رمضان میں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، فرمایا کیا دو مہینے کے روزے پے درپے رکھ سکتا ہے؟ کہا نہیں فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ پھر بیٹھا وہ اور آیا نبی ﷺ کے پاس ایک بڑا نوکرہ کھجوروں کا کہ اس کو عربی میں عرق کہتے ہیں سو فرمایا آپ ﷺ نے صدقہ دے اس کو تو اس نے عرض کیا کہ مدینے کے دونوں کابلے پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں کہا راوی نے پھر ہنس پڑے رسول اللہ ﷺ ایسا کہ کھل گئی کچلیاں مبارک آپ ﷺ کی اور فرمایا آپ ﷺ نے لے جا ان کھجوروں کو اور کھلا اپنے گھروالوں کو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اس شخص کے حق میں جو روزہ توڑ ڈالے جماع سے اور جو روزہ توڑے کھانے اور پینے سے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے، بعض نے کہا اس پر قضا بھی ہے اور کفارہ بھی اور ان کے نزدیک کھانا پینا اور جماع کا ایک ہی حکم ہے اور یہی قول ہے اسحاق اور سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا اس پر قضا ہے، کفارہ نہیں اس واسطے کہ کفارہ رسول اللہ ﷺ سے فقط جماع میں مروی ہے اور کھانے پینے میں کفارہ آنحضرت ﷺ سے مروی نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ

کھانا پینا اور جماع میں کچھ مشابہت نہیں اور ان دونوں کا ایک حکم نہیں ہو سکتا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس مرد سے جس نے روزہ توڑ ڈالا تھا ان کھجوروں کو لے جا اور کھلا اپنے گھر والوں کو اس میں کئی احتمال ہیں ایک یہ کہ کفارہ اسی پر واجب ہوتا ہے جو قدرت رکھتا ہو اور وہ آدمی ایسا تھا کہ قدرت کفارہ کی نہ رکھتا تھا پھر جب وہ ٹوکرا آپ ﷺ نے اس کو دیا اور اس نے عرض کیا کہ کوئی مجھ سے زیادہ محتاج نہیں تو حضرت ﷺ نے یہی فرمایا کہ لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا اس لیے کہ کفارہ جب ہی واجب ہوتا ہے کہ حاجت ضروری سے زیادہ قدرت رکھتا ہو اور یہی مختار ہے شافعی کا کہ جو مفلس ہو کفارہ اس پر بمنزلہ دین کے واجب ہے جب قدرت ہو ادا کرے۔



۲۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّوَالِ لِلصَّائِمِ

روزے میں مسواک کرنے کے بیان میں

(۷۲۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَا لَا أُحْصِي ، يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ . (ضعيف) (الارواء : ۶۸) تخريج المشكاة (۲۰۰۹) اس میں عاصم بن عید اللہ العمری راوی ضعیف ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں یہ مکرأ لحدیث ہے۔ کتاب الضعفاء للبخاری (۲۸۹) المیزان (۳۵۳/۲) تہذیب (۴۶/۵) والتقريب (۳۰۶۵) بیہقیہ: روایت ہے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے بے گنت دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے میں مسواک کرتے ہوئے۔

فائدہ: اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوہریرہ نے عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مسواک کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں جب روزہ ہو لیکن بعض علماء نے روزہ دار کو ہر لکڑی کی مسواک کرنا مکروہ کہا ہے کہ اس میں لکڑی کا مزہ چھوٹتا ہے اور دوپہر کے بعد بھی مکروہ کہا ہے اور شافعی کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں نہ اول روز میں نہ آخر روز میں اور احمد اور اسحاق کے نزدیک آخر روز میں مکروہ ہے۔

۳۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

روزے میں سرمہ لگانے کے بیان میں

(۷۲۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اشْتَكَيْتُ عَيْنِي ، أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) . (ضعيف الاسناد) المشكاة (۲۰۱۰) اس میں ابو عاتکہ راوی ضعیف ہے۔

بخاری: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا ایک آیا مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا سرمہ لگاؤں میں روزے میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔

فائدہ: اس باب میں ابورافع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی اسناد کچھ نہیں اور اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی روایت صحیح نہیں اور ابو عاتکہ ضعیف ہیں اور اختلاف ہے علماء کا کہ روزے میں سرمہ لگانے میں سوا بعض نے مکروہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور جائز کہا بعض نے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۳۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزے میں بوسہ لینے کے بیان میں

(۷۲۷) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ.

(صحیح) الارواء (۸۲/۴) صحیح ابی داؤد (۲۰۶۲) الصحیحہ (۲۱۹-۲۲۱)

بخاری: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ بوسہ لیتے تھے رمضان کے مہینے میں۔

فائدہ: اس باب میں عمر بن خطاب اور حفصہ اور ابوسعید اور ابراہیم سلمہ اور ابن عباس اور انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا بوسہ لینے میں روزے کی حالت میں تو رخصت دی ہے بعض صحابہ نے بوڑھے کو بوسہ لینے کی اور جوان کو نہیں اس خیال سے کہ کہیں بے قرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھے اور مباشرت یعنی ساتھ لیٹنا اور بوس و کنار تو ان کے نزدیک بہت بڑا ہے اور بعض علماء نے کہا کہ بوسہ لینے سے ثواب روزے کا گھٹ جاتا ہے اور روزہ جاتا نہیں اور ان کے نزدیک اگر مرد کو اپنے نفس پر اطمینان ہے کہ بے قرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھے گا تو بوسہ لینا جائز ہے اور جب اطمینان نہ ہو تو نہ لینا چاہیے تاکہ بخوبی حفاظت ہو روزے کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔

۳۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

روزے میں بوس و کنار کرنے کے بیان میں

(۷۲۸) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبَاشِرُنِي وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لِإِرْبِهِ. (صحیح)

الارواء (۸۲/۴) الصحیحہ (۲۲۰) صحیح ابی داؤد (۲۰۶۱)

بخاری: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ بوس و کنار کرتے تھے اور تم سب سے زیادہ اپنی شہوت کو قابو میں رکھنے والے تھے۔

(۷۲۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقْبَلُ وَيُنَاسِرُ وَهُوَ صَائِمٌ ، وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لِإِرْبِهِ .

(صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ بوسہ لیتے تھے اور بیسیوں کے ساتھ لیٹتے تھے روزوں میں اور تم سے بہت قابو میں رکھنے والے تھے اپنی شہوت کو۔

فائدہ: کہا ابویسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابویسرہ کا نام عمرو بن شریکل ہے اور معنی لارہ کے یہ ہیں کہ بہت روکنے والے تھے اپنے نفس کو۔



۳۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ

اس بیان میں کہ اس کا روزہ نہیں جو رات سے نیت نہ کرے

(۷۳۰) عَنْ حَفْصَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصَّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ ، فَلَا صِيَامَ لَهُ)) .

(صحیح) الارواء (۹۱۴) صحیح ابی داود (۲۱۱۸) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن شہاب زہری مدلس کے عنود کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو نیت نہ کرے روزے کی صبح صادق سے پہلے تو اس کا روزہ ہی نہیں۔

فائدہ: کہا ابویسی نے حفصہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے بواسطہ نافع کے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہیں کا قول اور وہ زیادہ صحیح ہے اور یہ جو فرمایا کہ جو نیت نہ کرے روزے کی رات سے اس کا روزہ ہی نہیں تو بعض کے نزدیک مراد اس سے رمضان کے یا قضاے رمضان کے یا نذر معین کے روزے ہیں کہ اس میں اگر رات سے نیت نہ کرے تو روزہ درست ہی نہیں ہوتا اور نفل روزے میں تو بعد صبح کے بھی نیت کرنا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔



۳۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

نفلی روزہ توڑ ڈالنے کے بیان میں

(۷۳۱) عَنْ أُمِّ هَانِئٍ ، قَالَتْ : كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَانِي بِشَرَابٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ، ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ مِنْهُ ،

فَقُلْتُ : إِنِّي أَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِي ، فَقَالَ : ((وَمَا ذَاكَ ؟)) قَالَتْ : كُنْتُ صَائِمَةً فَأَفْطَرْتُ ، فَقَالَ :

((أَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتَ تَقْضِيهِ ؟)) قَالَتْ : لَا ، قَالَ : ((فَلَا يَصْرُكَ)) . (صحیح) (تخریج المشكاة :

۲۰۷۹) صحیح ابی داود (۲۰۲۱) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ہارون بن ام ہانی مجہول ہے۔ تقریب (۷۳۱)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے کہا میں بیٹھی تھی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور لائے کوئی چیز پینے کی پس آپ ﷺ نے پی پھر دی مجھ کو اور پی لی میں نے سو عرض کیا میں نے کہ میں نے گناہ کیا پس مغفرت مانگیے میرے لیے سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا گناہ کیا تم نے تو کہا میں نے میں روزے سے تھی اور روزہ توڑ ڈالا میں نے پوچھا آپ ﷺ نے کیا روزہ قضا کا تھا؟ کہا میں نے کہا نہیں فرمایا آپ ﷺ نے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور ام ہانی کی حدیث میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کہ کہتے ہیں نفل روزہ رکھنے والا اگر توڑ ڈالے تو اس پر قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے رکھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا۔



(۷۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: كُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ، يَقُولُ: أَحَدُ بَنِي أُمِّ هَانِيٍّ، حَدَّثَنِي فَلَقِيْتُ أَنَا أَفْضَلَهُمْ، وَكَانَ إِسْمُهُ: جَعْدَةُ وَكَانَتْ أُمُّ هَانِيٍّ جَدَّتَهُ، فَحَدَّثَنِي عَنْ جَدَّتِهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَذَعَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الصَّائِمُ الْمَطْطَوُّعُ أَمِينٌ نَفْسِهِ، إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ)). قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لَهُ: أَأَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ أُمِّ هَانِيٍّ؟ قَالَ: لَا، أَخْبَرَنِي أَبُو صَالِحٍ وَأَهْلُنَا عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ. (صحيح) (المصدر نفسه) بعض محققین نے ہیں اس میں ابوصالح بازام راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ان سے ابوداؤد نے ان سے شعبہ نے کہا شعبہ نے سنا میں نے سماک بن حرب سے کہتے تھے روایت کی تھی مجھ سے ام ہانی کی اولاد میں سے ایک شخص نے پھر ملا میں اس سے جو سب سے بہتر تھا ان کی اولاد میں اور نام ان کا جعدہ تھا اور ام ہانی ان کی دادی تھی۔ سو روایت کی انہوں نے اپنی دادی سے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور کچھ پینے کو مانگا پھر بیا آپ ﷺ نے اور دیا ان کو سو پی لیا ام ہانی رضی اللہ عنہا نے اور کہا یا رسول اللہ! میں روزے سے تھی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نفل روزہ رکھنے والا امانتدار ہے اپنی ذات کا چاہے روزہ رکھے چاہے افطار کر لے یعنی جیسا موقع دیکھے کہا شعبہ نے کہا میں نے سماک بن حرب سے کیا تم نے سنا ہے ام ہانی سے کہا انہوں نے نہیں بلکہ خبر دی مجھ کو ابوصالح نے ہمارے گھر والوں نے ام ہانی سے۔

فائدہ: اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے سو کہا انہوں نے روایت ہے ہارون سے جو نو اسے ہیں ام ہانی کے انہوں نے روایت کی ام ہانی سے اور روایت شعبہ کی اچھی ہے اس سے اور ایسے ہی روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ابوداؤد سے

اور کہا امین نفسہ اور کہا امین نفسہ جیسا اوپر مذکور ہوا اور محمود کے سوا اور لوگوں نے روایت کی ابو داؤد سے کہا اس میں امیر نفسہ یا امین نفسہ یعنی راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا اور ایسا ہی مروی ہے کئی سندوں سے شعبہ سے کہ آپ ﷺ نے امیر نفسہ فرمایا امین نفسہ فرمایا راوی کو شک ہے۔



۳۵۔ باب: صیام التطوع بغیر تیبت

بغیر تیبت کے کچھ کھائے پیئے بغیر نفلی روزہ رکھنا

(۷۳۳) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا ، فَقَالَ : ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) قَالَتْ : قُلْتُ : لَا ، قَالَ : ((فَإِنِّي صَائِمٌ)) . (حسن صحيح) (الارواء : ۹۶۵) صحيح ابی داؤد (۲۱۱۹)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو ماں ہیں سب مسلمانوں کی کہا انہوں نے آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ ایک دن اور فرمایا کچھ کھانا ہے تمہارے پاس کہا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے نہیں فرمایا آپ ﷺ نے میں روزے سے ہوں۔



(۷۳۴) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينِي فَيَقُولُ : ((أَعِنْدَكَ غَدَاءٌ؟)) ، فَأَقُولُ : لَا ، فَيَقُولُ : ((إِنِّي صَائِمٌ)) ، قَالَتْ : فَاتَانِي يَوْمًا ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّهُ قَدْ أَهْدَيْتَ لَنَا هَدِيَّةً ، قَالَ : ((وَمَا هِيَ؟)) قَالَتْ : قُلْتُ : حَيْسٌ ، قَالَ : ((أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا)) . قَالَتْ : ثُمَّ أَكَلْتُ . (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو ماں ہیں مسلمانوں کی فرمایا انہوں نے نبی ﷺ جب آتے میرے پاس دن کو اور فرماتے کہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے اور کہتی ہیں کہ نہیں تو آپ ﷺ فرماتے کہ میں روزے سے ہوں کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوا ایک دن آئے آپ ﷺ میرے پاس اور پوچھا اسی طرح سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ آیا ہے ہمارے پاس ہدیہ کھانے کا سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا چیز ہے عرض کیا میں نے حیس ہے فرمایا آپ ﷺ نے صبح سے تو میں نے نیت کی تھی روزے کی۔ کہا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر کھایا آپ ﷺ نے اس کو۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے مترجم کہتا ہے کہ حیس عرب میں ایک کھانا ہوتا ہے کہ کھجور اور اقط اور گھی سے ملا کر پکاتے ہیں۔



۳۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِيْجَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ

اس بیان میں کہ نفلی روزہ توڑ ڈالنے کی قضا واجب ہے

(۷۳۵) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنَا وَ حَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ ، فَعَرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِسْتَهْنَاهُ ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَدَرْتَنِي إِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتْ ابْنَةُ أَبِيهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ ، فَعَرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِسْتَهْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ : ((اَقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ)). (ضعیف) (ضعیف ابی داؤد : ۴۲۳) **ترجمہ:** روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے میں اور حفصہ دونوں روزے سے تھیں اور آیا ہمارے یہاں کچھ کھانا کہ جی چاہا ہمارا اور کھالیا ہم نے اس میں سے پھر آئے رسول اللہ ﷺ اور مجھ سے پہلے کہ بیٹھیں حفصہ رضی اللہ عنہا کہ وہ تو اپنے باپ کی بیٹی تھیں یعنی جیسے ان کے باپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوشیار اور تیز تھے ویسے ہی یہ بھی ہوشیار تھیں کہ مجھ سے پہلے آپ ﷺ سے پوچھ لگیں اور کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم دونوں روزے سے تھیں اور سامنے آ گیا ہمارے کھانا کہ جی چاہئے لگا اس کو پس کھالیا ہم نے اس میں سے سو فرمایا آپ ﷺ نے روزہ رکھو اس کے عوض میں ایک دن۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی صالح بن ابی الاخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مثل اور روایت کی مالک بن انس اور معمر اور عبید اللہ بن عمر اور زیاد بن سعد اور کئی حافظان حدیث نے زہری سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل اور ذکر نہ کیا اس میں عروہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ مروی ہے ابن جریج سے کہا پوچھا میں نے زہری سے کیا روایت کی تم سے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نہیں سنا میں نے عروہ سے اس باب میں کچھ لیکن سنی ہے میں نے سلیمان بن عبد الملک کے عہد خلافت میں کئی لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ایسوں سے جنہوں نے پوچھی تھی یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن عیسیٰ بن یزید نے جو بغدادی ہیں ان سے روح بن عبادہ نے ان سے ابن جریج نے اور گئی ہے ایک قوم علماء صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کی طرف اور کہتے ہیں روزہ نفل جو توڑ ڈالے اس پر قضا ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا۔

۳۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

شعبان کے روزے رمضان کے ساتھ ملا کر رکھنے کے بیان میں

(۷۳۶) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ، إِلَّا شَعْبَانَ وَ رَمَضَانَ. (اسنادہ صحیح) (التعلیق الرغیب (۸۰/۲) صحیح ابی داؤد (۲۰۲۴))

ترجمہ: روایت ہے اُم المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھتے ہوں مگر شعبان اور رمضان میں یعنی شعبان میں بہت روزے رکھتے تھے۔

فائدہ: اس باب میں اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابو سلمہ سے بھی وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے۔ ہمیشہ روزے رکھتے شعبان مگر تھوڑے دن بلکہ پورے مہینے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے نقل کی عبدہ سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے وہی حدیث اور روایت کی سالم ابو النصر نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محمد بن عمرو کی وہی روایت اور مروی ہے ابن مبارک سے اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ قاعدہ عرب کا ہے کہ جب کوئی اکثر دنوں میں مہینے کے روزے رکھتا ہے تو بولتے ہیں سارے مہینے کے روزے رکھے اور کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے ساری رات نماز پڑھی حالانکہ اس نے کھانا بھی کھایا اور کام بھی کیے ہوں مگر اکثر شب پر ساری شب کا اطلاق کرتے ہیں ابن مبارک کہتے ہیں یہ دونوں حدیثیں ایک ہی ہیں مطلب اس کا یہی ہے کہ شعبان کے اکثر دنوں میں روزے رکھتے تھے نہ یہ کہ کامل مہینہ روزے رکھیں۔



(۷۳۷) عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ. (حسن صحیح)
ترجمہ: اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ روایت کرتیں نبی ﷺ سے وہی حدیث۔



۳۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الثَّانِي مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

اس بیان میں کہ رمضان کی تعظیم کے لیے شعبان کے دوسرے نصف روزے رکھنا مکروہ ہے

(۷۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا بَقِيَ نِصْفُ مِّنْ شَعْبَانَ، فَلَا تَصُومُوا)).
(صحیح) المشكاة (۱۹۷۴) الروض (۶۴۳) صحیح ابی داؤد (۲۰۲۵)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب باقی رہ جائے آدھا مہینہ شعبان کا تو روزہ نہ رکھو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اس کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور اسی لفظ سے اور معنی اس حدیث کے بعض علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آدی روزہ نہ رکھتا ہو پھر جب باقی رہے آدھا مہینہ تو روزے رکھنا شروع کرے رمضان کی تعظیم کی نیت سے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی قول رسول اللہ ﷺ کا جو مشابہ ہے ان کے قول کے اور وہ جو فرمایا ہے رسول

اللہ ﷻ نے یعنی نہ استقبال کرے کوئی رمضان کا آگے سے روزہ رکھ کر مگر یہ کہ اتفاق ہوا اس روزے کا کہ ہمیشہ رکھتا تھا کوئی تم میں سے اس سے بھی معلوم ہوا کہ روزہ کرو وہ ہی ہے جو استقبال کی نیت سے رکھا جائے۔

۳۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ النُّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

شعبان کی پندرہویں رات کے بیان میں

(۷۳۹) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ ، فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَيْعِ ، فَقَالَ : ((أَكُنْتُ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ ؟)) قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ ، فَقَالَ : ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النُّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لَأَكْثَرِ مَنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمٍ كُلِّ)). (ضعیف) تخریج المشكاة (۱۲۹۹) امام بخاری کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر کا عروہ سے سماع ثابت نہیں۔ اور حجاج بن ارطاة کا یحییٰ بن کثیر سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک شب گم پایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پھرنگی میں یعنی آپ ﷺ کی تلاش میں سو وہ بیچ میں تھے سو فرمایا آپ ﷺ نے تو ذرتی تھی کہ ظلم کرے اللہ اور رسول ﷺ اس کا تجھ پر کہا میں نے یا رسول اللہ ﷺ میں نے جانا کہ آپ گمے ہیں کسی بیوی کے پاس سو فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تبارک و تعالیٰ اترتا ہے پندرہویں شب میں شعبان کی دنیا کے آسمان کی طرف سو بخشتا ہے اپنے بندوں کو قبیلہ بنی کلب کے بکریوں کے بالوں کے عدد سے زیادہ۔

فائدہ: اس باب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو یوسف نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے حجاج کی روایت سے اور سنائیں نے محمد بخاری رضی اللہ عنہ سے ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہتے تھے یحییٰ بن کثیر کو سماع نہیں عروہ سے اور کہا محمد بخاری رضی اللہ عنہ نے حجاج کو بھی سماع نہیں ہے یحییٰ بن کثیر سے۔



۴۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

محرم کے روزے رکھنے کے بیان میں

(۷۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ ، شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ)). (صحیح) الارواء (۹۵۱) صحیح ابی داؤد (۲۰۹۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب روزوں سے افضل رمضان کے روزوں کے بعد محرم کے

مہینے کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے۔
فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے۔



(۷۴۱) عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ لَهُ: مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يُسْأَلُ عَنْ هَذَا إِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهُ يُسْأَلُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَصُمْ الْمُحَرَّمُ؛ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللَّهِ، فِيهِ يَوْمٌ تَابَ اللَّهُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ، وَ يَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ آخَرِينَ)). (ضعيف) (التعليق الرغيب: ۷۷/۲) عبد الرحمن بن اسحاق الكوفي ضعيف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں علی رضی اللہ عنہ سے کہا راوی نے پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مرد نے اور کہا بعد رمضان کے کس مہینے کے روزوں کا حکم ہے تو فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میں نے نہیں دیکھا کسی کو یہ پوچھتے ہوئے مگر ایک مرد کو کہ پوچھتا تھا رسول اللہ ﷺ سے اور میں ان کے پاس بیٹھا تھا یہو کہا اس نے یا رسول اللہ کس مہینے کے روزے کا حکم کرتے ہیں مجھے آپ ﷺ بعد رمضان کے یعنی بعد رمضان کے کس مہینے کے روزے افضل ہیں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: اگر تجھ کو بعد رمضان کے روزہ رکھنا ہے تو روزہ رکھ حرم میں اس لیے کہ وہ مہینہ اللہ کا ہے اس میں ایک دن ہے کہ اللہ نے رحمت کی ایک قوم پر یعنی بنی اسرائیل پر کہ اسی مہینے میں نجات دی انہیں فرعون سے اور رجوع ہوئے گا دوسری قوم پر شاید یہ اشارہ ہو شہادت حسین پر۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷۴۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَ قَلَّ مَا كَانَ يُفْطِرُ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (حسن) (تخریج المشكاة: ۲۰۵۸، التعليق علی ابن خزيمة: ۲۱۴۹)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ روزہ رکھتے تھے ہر مہینے کی پہلی تین تاریخوں میں اور ایسا کم ہوتا تھا کہ جمعہ کے دن آپ ﷺ روزے سے نہ ہوں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے علماء سے جمعے کے دن روزہ رکھنا اور مکروہ ہے فقط جمعے کے دن روزہ رکھنا کہ نہ اس کے ایک دن پیشتر اور نہ ایک دن بعد روزہ رکھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے جو مرفوع نہیں کی۔



۴۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحَدَهُ

اس بیان میں کہ صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

(۷۴۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ ، أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ)) . (صحيح الارواء (۹۵۹، ۹۸۱) الصحيحة (۹۸۱، ۱۰۱۲) صحيح ابی داؤد (۲۰۹۱) **ترجمہ :** روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا نبی ﷺ نے کوئی روزہ نہ رکھے فقط جمعہ کے دن بلکہ ملا لے ایک دن پہلے یا ایک دن پیچھے۔ **فائدہ :** اس باب میں علی اور جابر اور جنادہ از دی اور جویریہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کہ مکروہ کہتے ہیں فقط جمعے کے دن روزہ رکھنے کو جب تک کہ ایک دن پہلایا پیچھلا اس کے ساتھ نہ ملائے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔



۴۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

ہفتے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷۴۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ ، عَنْ أُخْتِهِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عَنَبَةٍ ، أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ ، فَلْيَمْضِغْهُ)) . (صحيح الارواء (۹۶۰) التعليق الرغيب (۸۷/۲) التعليق على ابن خزيمة (۲۱۶۴) صحيح أبي داود (۲۰۹۲) ((تمام المنة)) **ترجمہ :** روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی بہن سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ نہ رکھو فقط ہفتے کے دن مگر جو فرض ہو تم پر پھر اگر نہ پائے کوئی شخص کچھ کھانے کو مگر چھال انگور کی یا لکڑی کسی درخت کی تو اسی کو چپالے۔ یعنی ادنی چیز بھی ہو تو کھالے اور روزہ نہ رکھے۔

فائدہ : کہا ابوعبسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور مراد کراہت سے یہ ہے کہ خاص مقرر کر لے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کو اور وجہ کراہت کی یہ ہے کہ یہود تعظیم کرتے ہیں ہفتے کے دن کی۔



۴۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷۴۵) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ .

(صحیح) الارواء (۱۰۵/۴-۱۰۶) (التعلیق علی ابن خزیمة (۲۱۱۶) مختصر الشائل (۲۵۸)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ ﷺ خاص کر روزہ رکھتے تھے دو شنبے اور پچ شنبے کو۔

فائدہ : اس باب میں حصہ اور الوقادہ اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابوعبسیٰ نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے اور اسی سند سے غریب ہے۔



(۷۴۶) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتِ ، وَالْأَحَدِ ، وَالْإِثْنَيْنِ ، وَ مِنَ الشَّهْرِ الْآخِرِ: الثَّلَاثَاءُ ، وَالْأَرْبَعَاءُ ، وَالْخَمِيسَ . (ضعیف) (تخریج المشكاة : ۲۰۵۹ ، التحقیق الثانی)

بعض محققین کہتے ہیں اس میں سفیان ثوری مدلس اور خیمہ بن عبد الرحمن سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ ﷺ ایک مہینے میں روزے رکھتے ہفتے اور ایک شنبے اور دو شنبے کو اور دوسرے مہینہ میں سہ شنبہ اور چہار شنبہ اور پچ شنبہ کو۔

فائدہ : کہا ابوعبسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی عبد الرحمن بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے اور مرفوع نہیں کی۔



(۷۴۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ؛ فَأَحَبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي ، وَأَنَا صَانِعُهُ)).

(صحیح) (تخریج المشكاة (۲۰۵۶) التحقیق الثانی. التعلیق الرغیب : ۲/۸۴ ، الارواء : ۱۹۴۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پیش ہوتے ہیں اعمال بندوں کے درگاہ الہی میں دو شنبے اور پچ شنبے کے دن سود و ست رکھتا ہوں میں کہ جب میرے عمل پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔

فائدہ : کہا ابوعبسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں حسن ہے غریب ہے۔

۴۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيسِ

بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷۴۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَوْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ، فَقَالَ: ((إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا))، ثُمَّ قَالَ: ((صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ، وَكُلَّ أَرْبَعَاءٍ وَخَمِيسٍ، فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَأَفْطَرْتَ)). (ضعيف) (ضعيف أبي داود: ۴۲۰) اس میں عبد اللہ بن مسلم القرشی راوی مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسلم قرشی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی ﷺ سے صوم دہر یعنی تمام سال روزے رکھنے کو سو فرمایا آپ ﷺ نے تیرے گھر کے لوگوں کا بھی حق ہے تجھ پر یعنی ہمیشہ روزے رکھنے سے بسبب ضعف کے ان کا حق ادا نہ ہو سکے گا پھر فرمایا روزہ رکھ رمضان کا اور جو اس کے نزدیک ہے یعنی سہ شوال یا شعبان اور روزہ رکھ ہر چار شنبہ اور پنجشنبہ کو تو گویا تو نے روزہ رکھا تمام سال اور افطار بھی کیا یعنی ثواب پورے سال کے روزوں کا ملا اور افطار بھی ہوا۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے اور روایت کی بعض نے ہارون بن سلیمان سے انہوں نے مسلم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔



۴۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۷۴۹) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ، إِنِّي أُحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ)).

(صحیح) الارواء (۹۵۲) الروض (۱۰۱۵) التعليق الرغیب (۷۶/۲) صحیح ابی داؤد (۲۰۹۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو عرفہ کے دن روزہ رکھے تو مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ سے کہ بخش دے گناہ اس کے ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے۔

فائدہ: اس باب میں ابو سعید سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو قتادہ کی حدیث حسن ہے۔ اور مستحب کہا ہے علماء نے عرفہ کا

روزہ مگر جب عرفات میں ہو تو مستحب نہیں اور عرفہ نویں تاریخ ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔



۴۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

اس بیان میں کہ عرفات میں عرفے کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

(۷۵۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفْطَرَ بِعَرَفَةَ ، وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ بِلَسَنِ ، فَشَرِبَ .

(صحیح) (صحیح ابی داؤد : ۲۱۰۹، التعلیق علی ابن خزیمة : ۲۱۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے روزہ نہیں رکھا عرفات میں کہ عرفے کا دن تھا اور بھیجا ان کے پاس سیدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا نے دودھ تو پی لیا۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ابو عبسلی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے حج کیا میں نے نبی ﷺ کے ساتھ روزہ نہ رکھا آپ ﷺ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ مستحب کہتے ہیں روزہ نہ رکھنے کو عرفات میں تاکہ طاقت رہے دعا کی اور بعض علماء نے روزہ رکھا بھی ہے عرفات میں۔



(۷۵۱) عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ ، عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ ؟ فَقَالَ : حَاحَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَصُمْهُ ، وَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ ، وَ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ ، وَ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ ، وَ أَنَا لَا أَصُومُهُ ، وَلَا مُرِّي بِهِ ، وَلَا أَتْنِي عَنْهُ . (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی نجیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ابو جحاف ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرفے کے دن روزہ رکھنے کو عرفات میں فرمایا انہوں نے حج کیا میں نے نبی ﷺ کے ساتھ سوروزہ نہ رکھا آپ ﷺ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سوروزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سوروزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ سوروزہ نہ رکھا انہوں نے اور نہ میں روزہ رکھتا ہوں اور نہ حکم کرتا ہوں روزے کا منع کرتا ہوں اس سے۔

فائدہ : کہا ابو عبسلی نے یہ حدیث حسن ہے اور ابونجیح کا نام سنا ہے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث ابن ابی نجیح سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ایک مرد سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

۲۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب دلانے کے بیان میں

(۷۵۲) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، إِنِّي أُحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ)). (صحيح) الارواء (۱۰۹/۴) صحيح أبي داود (۲۰۹۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: روزہ رکھنا عاشورہ کے دن ایسا گمان رکھتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ کفارہ کر دے اگلے سال کے گناہوں کا۔

فائدہ: اس باب میں علی اور محمد بن صفی اور سلمہ بن اکوع اور ہند بن اسماء اور ابن عباس اور ربیع بنت معوذ بن عمرو اور عبد الرحمن بن سلمہ خزامی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور عبد اللہ بن سلمہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں اور عبد اللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے اور مذکور ہے نبی ﷺ سے آپ ﷺ نے رغبت دلائی روزے پر عاشورے کی کہا۔ ابوعیسیٰ نے ہم نہیں جانتے کسی روایت میں کہ فرمایا ہو رسول اللہ ﷺ نے کہ روزہ عاشورہ کا کفارہ ہے ایک سال کے گناہوں کا مگر روایت میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے اور اسی روایت کے قائل ہیں احمد اور اسحاق۔



۳۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

اس بیان میں کہ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے

(۷۵۳) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، صَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا افْتَرَضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةُ، وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ. (صحيح) صحيح أبي داود (۲۱۱۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے قریش رسول اللہ ﷺ سے پہلے اور آنحضرت ﷺ بھی روزہ رکھتے تھے پھر جب آئے مدینہ میں تو بھی روزہ رکھا اور حکم کیا لوگوں کو اس روزے کا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یہی فرض رہے اور عاشورہ کی فرضیت جاتی رہی سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور قیس بن سعد اور جابر بن سمرہ اور ابن عمر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اسی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر عمل ہے علماء کا اور یہی حدیث صحیح ہے کہتے ہیں کہ روزہ عاشورے کا واجب نہیں جس کا جی چاہے رکھے اس لیے کہ فضیلت اس کی مذکور ہو چکی۔

۵۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ؟

اس بیان میں کہ عاشورہ کا دن کونسا ہے؟

(۷۵۴) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ ، قَالَ : ائْتَهْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْرَمَ ، فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُورَاءَ ، أَيُّ يَوْمٍ هُوَ أَصُومُهُ ؟ قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَأَعْدُدْ ، ثُمَّ أَصْبِحْ مِنْ يَوْمِ النَّاسِعِ صَائِمًا ، قَالَ : فَقُلْتُ : أَهَكَذَا كَانَ يَصُومُهُ مُحَمَّدٌ ﷺ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۱۱۴)

ترجمہ: روایت ہے حکم بن اعرج سے کہا گئے ہم ابن عباس کے پاس اور وہ تکیہ لگائے تھے اپنی چادر سے زمزم کے پاس کہا میں نے خبر دو مجھ کو عاشورے کے دن کی کہ روزہ رکھوں میں اس دن سو فرمایا انہوں نے جب تو چاند دیکھے محرم کا تو تاریخیں گنتا رہ پھر نویں تاریخ کی صبح سے روزہ رکھ۔ کہا میں نے ایسے ہی روزہ رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ فرمایا؟ انہوں نے ہاں۔



(۷۵۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ يَوْمَ الْعَاشِيرِ . (صحیح عند الالبانی) صحیح ابی داؤد (۲۱۱۳) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حسن بصری مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔ ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے عاشورے کے دن دسویں تاریخ روزہ رکھنے کا یعنی عاشورہ دسویں تاریخ ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا عاشورے کے دن میں۔ بعض نے کہا نویں تاریخ ہے اور بعض نے کہا دسویں اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہا روزہ رکھو نویں اور دسویں کو اور مخالفت کرو یہود کی اور اسی حدیث کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔



۵۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صِيَامِ الْعَشْرِ

ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷۵۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۱۰۸) ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو روزہ رکھتے ہوئے پہلے دہے میں ذی الحجہ کے کبھی۔

فائلا : کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور روایت کی ثوری وغیرہ نے یہ حدیث منصور سے انہوں نے ابراہیم سے کہ نبی ﷺ کو کسی نے نہ دیکھا روزہ رکھتے ہوئے ذی الحجہ کے پہلے دہے میں اور روایت کی ابو الاحوص نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسود کا اور اختلاف کیا ہے منصور کی روایت میں اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے اور متصل الاسناد کہا یعنی ابو عیسیٰ نے سنا میں نے ابا بکر محمد بن ابان سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے اعمش منصور سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی روایت کو۔



۵۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ

عشرہ ذوالحجہ میں نیک اعمال کرنے کے بیان میں

(۷۵۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ)).

(صحیح) الارواء (۹۵۳) الروض (۴۵۵، ۴۵۶) صحیح ابی داؤد (۲۱۰۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کسی دنوں میں نیک عمل اللہ کو ایسے پیارے نہیں جیسے ذی الحجہ کے عشرہ اول میں پیارے ہیں۔ سو عرض کیا یا رسول اللہ! اور جہاد بھی اللہ کی راہ میں یعنی اگر جہاد بھی ان دنوں میں کرے تو ایسا پیارا نہ ہوگا جیسے عشرہ ذی الحجہ کے عمل پیارے ہیں تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جہاد بھی نہیں مگر ایسا جہاد کہ نکلے آدمی اپنی جان و مال سے اور کچھ لے کر نہ پھرے یعنی سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔

فائلا : اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔



(۷۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ، وَ قِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ)). (ضعیف)

المشكاة (۱۴۷۱) التعليق الرغيب (۱۲۵/۲) الضعيفة (۵۱۴۲) اس میں نھاس راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۷۱۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کوئی دن دنوں میں سے پیارا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف کہ عبادت کی جائے اس کی اس میں عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ برابر ہوتا ہے روزہ ہر دن کا اس کے دنوں سے ساتھ ایک سال کے اور قیام ہر رات کا برابر قیام لیلۃ القدر کے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن مسعود اصل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں نہ اس سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث سے تو نہ پہچانا اس کو اس طرح مگر اس سند سے اور کہا مروی ہے یہ قتادہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسیب سے وہ نبی ﷺ سے مرسل کچھ اس میں کا مضمون۔

۵۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صِيَامِ بَسْتَةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

شوال کے چھ روزے رکھنے کے بیان میں

(۷۵۹) عَنْ أَبِي أُيُوبَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ ؛ فَذَلِكَ صِيَامُ الدُّهْرِ)) . (حسن صحیح) الارواء (۹۵۰) الروض (۹۱۱) صحیح ابی داؤد (۲۱۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے روزے رکھے رمضان کے پھر بعد اس کے چھ روزے شوال کے تو یہ پورے سال کے روزے ہیں یعنی باعتبار ثواب کے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ثوبان رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث ابو ایوب کی حسن ہے صحیح ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے ان چھ روزوں کو شوال کے اس حدیث کے سبب سے اور ابن مبارک نے کہا وہ حسن ہے جیسے ہر مہینے میں تین روزے اور ابن مبارک نے کہا مروی ہے بعض روایتوں میں کہ ان روزوں کو رمضان کے ساتھ ملا کر رکھے یعنی عید کے بعد پے در پے رکھ لے۔ اور اختیار کیا ہے ابن مبارک نے کہ چھ روزے مہینے کے سرے پر ہوں اور یہ بھی مروی ہے ان سے کہ اگر اس مہینے میں متفرق رکھ لے تو بھی جائز ہے۔ کہا ابو یسٰی نے اور روایت کی یہ حدیث عبدالعزیز بن محمد نے انہوں نے صفوان بن سلیم سے اور سعد بن سعید سے انہوں نے عمر بن ثابت سے انہوں نے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی شعبہ نے ورقاء بن عمر سے انہوں نے سعد بن سعید سے یہی حدیث اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور بعض اہل حدیث نے سعد بن سعید میں گفتگو کی ہے ان کے قلت حافظہ کے سبب سے۔

۵۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کے بیان میں

(۷۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : عَهَدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةً : أَنْ لَا آتَامَ إِلَّا عَلَى وَتَرٍ ، وَصَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَ أَنَّ أَصْلَى الضُّحَى. (صحیح) (الارواء : ۹۴۶) صحیح ابی داؤد (۱۲۸۶)
 ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے اقرار کیا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے تین باتوں کا ایک یہ کہ نہ سوؤں میں بغیر
 وتر کے دوسرے روزہ رکھوں ہر مہینے میں تین دن تیسرے یہ کہ نماز پڑھا کروں چاشت کی۔



(۷۶۱) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَا أَبَا ذَرٍّ! إِذَا صُمْتَ
 مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ)).
 (حسن صحیح) (الارواء : ۹۴۷، المشكاة : ۲۰۵۷، التحقيق الثاني)
 ترجمہ: روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر!
 جب روزے رکھے تو مہینے میں تین دن تو روزہ رکھ تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ میں۔

فائدہ : اس باب میں ابو قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو اور قرہ بن ایاس مزی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو عقیب اور ابن عباس اور عائشہ اور
 قتادہ بن ملحان اور عثمان بن ابی العاص اور جریر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ذر کی حسن ہے۔ اور بعض
 روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جس نے تین روزے رکھے ہر مہینے میں تو اس نے سال بھر کے روزے رکھے۔



(۷۶۲) عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؛ فَذَلِكَ صِيَامُ
 الدَّهْرِ)) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ : ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا﴾ [الانعام :
 ۱۶۰]، الْيَوْمَ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ. (صحیح عند الالبانی) الارواء (۹۴۷) قال بعض الناس اسنادہ ضعیف۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو روزے رکھے ہر مہینے میں تین دن تو یہی سال بھر کے روزے
 ہیں، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اس کی کتاب میں : ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا﴾: یعنی جو ایک
 نیکی کرے تو دس نیکیوں کا ثواب پائے تو ہر دن برابر ہے دس دن کے یعنی تین دن برابر ہوئے ایک مہینے کے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ابو ثمر اور ابو التیاح سے ان
 دونوں نے عثمان سے اور کہا روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔

(۷۶۳) عَنْ يَزِيدَ الرُّشَكِ، قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ
 أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ؟ قَالَتْ : نَعَمْ، قُلْتُ : مِنْ أَيِّهِ كَانَ يَصُومُ؟ قَالَتْ : كَانَ لَا يُبَايِنِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ. (صحیح)
 ترجمہ: روایت ہے یزید رشک سے کہا سنا میں نے معاذہ سے کہا معاذہ نے پوچھا میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا رسول

اللہ ﷻ تین روزے رکھا کرتے تھے ہر مہینے میں فرمایا انہوں نے ہاں کہا میں نے کون سی تاریخوں میں فرمایا انہوں نے کچھ پرواہ نہ رکھتے تھے یعنی جب چاہتے رکھ لیتے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن اور صحیح ہے اور یزید رشکؒ وہ یزید ضعی ہیں اور وہ یزید قاسم اور قاسم ہیں اور رشک قاسم کو کہتے ہیں بصری زبان میں۔

۵۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ

روزے کی فضیلت کے بیان میں

(۷۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ: كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أََمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، الصَّوْمُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ، وَلِخُلُوفِ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمُسْلِمِ، وَإِنْ جَهِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ)). (صحيح) (التعليق الرغيب: ۵۸، ۵۷/۲۔ صحيح ابی داؤد: ۲۰۴۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی دس گئے ہے یعنی ثواب میں سات سو درجوں تک اور روزہ میرے ہی واسطے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ سپر ہے دوزخ سے یعنی دوزخ کی آگ سے بچنے کو اور خوشبو روزہ دار کے منہ کی مشک سے زیادہ اچھی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اگر کوئی تم میں سے جہالت سے جھگڑا نکالے اور یہ روزے سے ہو تو کہہ دے میں روزے سے ہوں۔

فائدہ: اس باب میں معاذ بن جبل اور سہل بن سعد اور کعب بن عجرہ اور سلامہ بن قیس اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے اور نام ان کا بشیر زم ہے بیٹے ہیں معبد کے اور خصاصیہ ان کی ماں ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۷۶۵) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابٌ يُدْعَى الرَّيَّانُ يُدْعَى لَهُ الصَّائِمُونَ، فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ، دَخَلَهُ، وَمَنْ دَخَلَهُ، لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا)). (صحيح) (صحيح الترغيب (۹۶۹)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جنت کا ایک دروازہ ہے اس کو ریان کہتے ہیں بلائے جائیں

۱۔ یزید کا لقب رشک ہے ابو حاتم رازی نے کہا کہ وہ بڑے غیور اور صاحب رشک تھے اس لیے ان کا لقب یہی ہو گیا اور قاسم اور رشک کے معنی ایک ہی ہیں یعنی تقسیم کرنے والا اور کہتے ہیں قسمت اراضی میں ان کو بڑا دخل تھا اس لیے انہیں قاسم کہتے تھے اور بعض نے کہا کہ رشک وہ ہے جس کی داڑھی بہت بڑی ہو چنانچہ ریش مبارک ان کی بڑی تھی کہ ایک دفعہ ایک گھر میں گھس گیا اور تین دن رہا اور ان کو خبر نہ ہوئی۔ واللہ اعلم۔

گے اس میں سے روزہ دار سو جو روزہ دار ہوگا وہ اس سے داخل ہوگا جنت میں اور جو اس دروازہ کے اندر گیا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

فائدہ : کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۷۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ : فَرْحَةٌ حِينَ يَفْطُرُ، وَ فَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ)). (صحیح) صحیح الترغیب (۹۶۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک جب افطار کرتا ہے دوسرے جب اپنے پروردگار سے ملے گا۔

فائدہ : کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ

ہمیشہ روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷۶۷) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ : قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ؟ قَالَ : ((لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ))، أَوْ ((لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَفْطُرْ)). (صحیح) (الارواء: ۹۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا کسی نے یا رسول اللہ ﷺ کیسا ہے اگر کوئی ہمیشہ روزہ رکھے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے: نہ روزہ رکھا اس نے اور نہ افطار کیا یعنی روزہ کا ثواب نہ پایا اور افطار کا مزہ نہ اٹھایا راوی کو شک ہے کہ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ فرمایا یا لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَفْطُرْ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

فائدہ : اس باب میں عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن الشخیر اور عمران بن حصین اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مکروہ ہے ایک قوم اہل علم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کو اور کہا صوم دہر وہی ہے کہ یوم فطر اور یوم انعیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزے رکھے اور اگر ان دنوں میں افطار کرے اور روزہ نہ رکھے تو مکروہ نہیں۔ اور اس کو صوم دہر نہ کہیں گے ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس سے اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد کا اور اسحاق بھی یہی کچھ کہتے ہیں سوا ان پانچ دنوں کے جو مذکور ہوئے افطار کرنا واجب نہیں کہ ان میں رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھنے کو منع فرمایا ہے۔



۵۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي سَرْدِ الصَّوْمِ

پے در پے روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷۶۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ، قَالَتْ: وَمَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا إِلَّا رَمَضَانَ.

(صحیح) التعليق الرغیب (۲/۸۰) صحیح ابی داؤد (۲۱۰۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزے کو سو فرمایا انہوں نے آپ ﷺ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہتے خوب روزے رکھے رسول اللہ ﷺ نے پھر روزہ موقوف کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے ہیں بہت دنوں سے روزے نہ رکھے رسول اللہ ﷺ نے اور کبھی آپ ﷺ نے کسی پورے مہینے کے روزے نہ رکھے مگر رمضان کے۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی نے حدیث ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔



(۷۶۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى يُرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ، وَ يُفْطِرُ حَتَّى يُرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا، فَكُنْتُ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا ان سے کہ کسی نے روزے کو رسول اللہ ﷺ کے تو کہا انہوں نے روزے رکھتے تھے آپ ﷺ مہینے میں ایسے کہ معلوم ہوتا تھا کہ اب کبھی افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کبھی روزہ نہ رکھیں گے اس مہینے میں اور تو جب چاہتا ان کو کہ دیکھے رات کو نماز پڑھتے تو دیکھ لیتا نماز پڑھتے اور جب چاہتا کہ دیکھے ان کو سوتے ہوئے تو دیکھ لیتا سوتے ہوئے یعنی ہر مہینے میں روزہ بھی رکھتے افطار بھی کرتے ہر رات میں نماز بھی پڑھتے اور آرام بھی کرتے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۷۷۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفْطِرُ إِذَا لَاقَى)). (صحیح) متفق علیہ

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے افضل روزے میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے ہیں کہ روزہ رکھتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن اور کبھی منہ نہ موڑتے جب دشمن سے مقابل ہوتے۔

فائل: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمیٰ ہیں اور نام ان کا سائب بن فروغ ہے اور کہا بعض علماء نے کہ افضل روزہ یہی ہے کہ ایک دن روزہ رہے اور ایک دن افطار کرے اور کہتے ہیں یہ سب روزوں سے مشکل بھی ہے۔



۵۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ

عبدالفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت کے بیان میں

(۷۷۱) عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ : شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ، بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ صَوْمِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ، أَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَ عِيْدٌ لِلْمُسْلِمِينَ، وَأَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى، فَكُلُّوْا مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ.

(صحیح) الارواء (۴/۱۲۷، ۱۲۸) صحیح ابی داؤد (۲۰۸۷)

ترجمہ: روایت ہے ابی عبید سے جو مولیٰ ہیں عبدالرحمن بن عوف کے کہا حاضر ہوا میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس عید الاضحیٰ کے دن تو شروع کی نماز خطبے سے پہلے پھر فرمانے لگے یعنی بعد نماز کے سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے منع کرتے تھے اس دودن کے روزوں کو روز فطر کو اس لیے منع کرتے تھے کہ وہ تو روزہ کھولنے کا دن ہے اور عید مسلمانوں کی اور عید الاضحیٰ میں اس لیے کہ اس دن تم کھاؤ گوشت اپنی قربانیوں کا۔

فائل: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عبید جو مولیٰ ہیں عبدالرحمن بن عوف کے ان کا نام سعد ہے اور ان کو مولیٰ عبدالرحمن بن ازہر بھی کہتے ہیں اور عبدالرحمن بن ازہر وہ عبدالرحمن بن عوف کے چچا کے بیٹے ہیں۔



(۷۷۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامَيْنِ : صِيَامِ يَوْمِ الْأَضْحَى، وَ يَوْمِ الْفِطْرِ.

(صحیح) الارواء (۹۶۲) الروض (۶۴۳) صحیح ابی داؤد (۲۰۸۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دودن روزہ رکھنے سے: ایک عید الاضحیٰ اور دوسرے عید فطر کے دن۔

فائل: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور علی رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک علماء کے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور عمرو بن یحییٰ وہ بیٹے

ہیں عمارہ بن ابی الحسن مازنی مدینی کے اور وہ ثقہ ہیں ان سے روایت کی سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس نے۔



۵۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

اس بیان میں کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے

(۷۷۳) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ، وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا، أَهْلُ الْإِسْلَامِ، وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ)). (صحیح) (الارواء : ۱۳۰/۴) صحیح ابی داؤد (۲۰۹۰)
ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن اور عید قربان کا دن اور تشریق کے دن یعنی شہر ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں تیرہویں تاریخ عید ہے ہم اہل اسلام کی اور دن ہیں کھانے پینے کے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور سعد اور ابو ہریرہ اور جابر اور میثم اور بشیر بن حکیم اور عبد اللہ بن حذافہ اور انس اور حمزہ بن عمرو اسلمی اور کعب بن مالک اور عائشہ اور عمر بن عاص اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے عقبہ بن عامر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں ایام تشریق کے روزوں کو اور ایک قوم نے صحابہ سے اور سوا اس کے رخصت دی ہے متمتع کے لیے کہ جب قربانی نہ پائے اور ذی الحجہ کے عشرہ اول میں بھی روزے نہ رکھے ہوں روزے رکھ لے ایام تشریق میں اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ کہا ابو یسٰی نے اس روایت میں جو موسیٰ مذکور ہیں ان کو اہل عراق موسیٰ بن علی بن رباح کہتے ہیں اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں اور کہا یعنی مؤلف رضی اللہ عنہ نے سنائیں نے قتیبہ سے کہتے تھے سنائیں نے لیث بن سعد سے کہتے تھے کہ موسیٰ بن علی نے کہا میں کبھی معاف نہ کروں گا اس کو جو تصغیر سے کہے میرے باپ کے نام کو یعنی موسیٰ بن علی بضم عین وفتح لام کہے۔



۶۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

اس بیان میں کہ روزہ دار کے لیے چھپنے لگانا مکروہ ہے

(۷۷۴) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)). (صحیح) تخریج حقیقۃ الصیام (۷۳-۷۵) الارواء (۶۵/۴)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے روزہ کھل گیا چھپنے لگانے والے کا اور جس نے چھپنے لگوائے۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور علی اور شداد بن اوس اور ثوبان اور اسامہ بن زید سے اور عائشہ اور معقل بن یسار کہ جن کو معقل بن سنان نے بھی کہتے ہیں اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابو موسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے رافع بن خدیج کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مذکور ہے کہ احمد بن حنبل نے کہا زیادہ صحیح اس باب میں رافع بن خدیج کی حدیث ہے اور مذکور ہے علی بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ صحیح اس باب میں ثوبان اور شداد بن اوس کی حدیث ہے اس لیے کہ یحییٰ بن کثیر نے روایت کی ہیں دونوں حدیثیں ابو قتادہ سے ایک حدیث ثوبان کی اور دوسری شداد بن اوس کی اور مکر وہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے پچھنے لگانے روزہ دار کو یہاں تک کہ بعض صحابیوں نے ایام صیام میں رات کو پچھنے لگائے ہیں انہی میں ہیں ابو موسیٰ اشعری اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے کہا عبد الرحمن بن مہدی نے جس نے پچھنے لگائے روزے میں اس پر قضا واجب ہے کہا اسحاق بن منصور نے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم نے۔ کہا ابو عیسیٰ نے خبر دی مجھ کو حسن بن محمد زعفرانی نے کہا شافعی نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے روزے میں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجُوهُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى ذَاكَ پچھنے والے نے اور جس نے لگوائے انتہی۔ سو میں نہیں جانتا ان دونوں حدیثوں میں سے کون ثابت ہے اگر پرہیز کرے آدمی پچھنے لگانے سے روزے میں تو بہت بہتر ہے میرے نزدیک اور اگر کسی نے پچھنے لگائے تو اس کا روزہ بھی نہیں جاتا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہی قول تھا شافعی کا بغداد میں مگر مصر میں رجوع کیا انہوں نے پچھنے کے جواز کی طرف کہا اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور سند لائے اس کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے حجۃ الوداع میں روزے کی حالت میں اور حالت احرام میں۔

۶۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱ روزے دار کے لیے پچھنے لگانے کی اجازت کے بیان میں

(۷۷۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اِحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ. (صحیح، بلفظ ”و احتجم وهو صائم“) (تخریج حقیقة الصیام (۶۷-۶۸) الارواء (۹۳۲) ضعیف ابی داود (۴۰۸) صحیح ابی داود (۲۰۵۴) **ترجمہ:** روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ پچھنے لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ روزے سے تھے۔ **فائدہ:** کہا ابو عیسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسی سند سے۔



(۷۷۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ. (صحیح عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے ضعیف ہے البتہ ”مکہ مدینہ کے درمیان“ کے الفاظ کے علاوہ بقیہ

حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پچھنے لگائے نبی ﷺ نے مکے اور مدینے کے بیچ میں اور وہ احرام باندھے ہوئے روزے سے تھے۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت کہا ابوعبسی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علمائے صحابہ وغیرہم اس حدیث کی طرف کہ پچھنے لگانے میں روزہ دار کے کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی کا۔



(۷۷۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ. (منکر بهذا اللفظ)
ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگائے۔

۶۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوَصَالِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لیے وصال کی کراہت کے بیان میں

(۷۷۸) عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تُوَاصِلُوا)) قَالُوا : فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : ((إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ ، إِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے روزہ پر روزہ اس طرح نہ رکھو کہ بیچ میں کچھ نہ کھاؤ عرض کیا انہوں نے آپ تو ایسا ہی کرتے ہیں یا رسول اللہ! فرمایا آپ ﷺ نے: میں تمہاری مانند نہیں میرا رب تو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر اور ابوسعید اور بشیر بن خصاصہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعبسی نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کہ مکروہ ہے وصال روزے میں اور مروی ہے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ وصال کرتے تھے اور بیچ میں افطار نہیں کرتے تھے۔

۶۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْجُنْبِ يُذْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ

اس بیان میں کہ جنبی کو صبح ہو جائے اور وہ روزہ کی نیت سے ہو

(۷۷۹) عَنْ عَائِشَةَ ، وَأُمِّ سَلَمَةَ ، زَوْجَاتِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُذْرِكُهُ الْفَجْرُ ، وَهُوَ جُنْبٌ مِّنْ أَهْلِهِ ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُومُ. (صحیح) (الارواء (۷۹۳، ۷۹۴)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے جو بیبیاں ہیں نبی ﷺ کی کہ نبی ﷺ کو صبح ہو جایا کرتی تھی اور آپ ﷺ کو حاجت غسل کی ہوتی تھی اپنی بیبیوں کے صحبت کرنے سے پھر نہاتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگ تابعین سے کہتے ہیں اگر حالت جنابت میں صبح ہو جائے تو روزہ قضا کرے اور پہلا قول صحیح ہے۔

۶۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِبَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةُ

روزہ دار کے دعوت قبول کرنے کے بیان میں

(۷۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ)) يَعْنِي الدَّعَاءَ . (صحيح) الصحيحة (۳۴۷) ابن ماجه (۱۷۵۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب بلایا جائے کوئی کھانے کے لیے تو قبول کرے پھر اگر روزہ سے ہو تو دعا کرے آپ ﷺ نے فیصلہ کہا معنی اس کے دعا کرے۔

(۷۸۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلْيَقُلْ : إِنِّي صَائِمٌ)) . (صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب دعوت ہو کسی کی اور وہ روزے سے ہو تو بول دے کہ میں روزے سے ہوں۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے دونوں حدیثیں اس باب میں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں حسن ہیں صحیح ہیں۔



۶۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

اس بیان میں کہ عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے

(۷۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ روزہ رکھے کوئی عورت کہ خاوند اس کا حاضر ہو یعنی گھر میں ہو کسی دن میں سوائے رمضان کے مگر خاوند کی اجازت سے یعنی سوائے رمضان کے اور روزوں میں اجازت شوہر کی ضروری ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ابوسعیدؓ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حدیث سے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابوالزناد سے وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن ابی عثمان سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے۔

۶۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ قِضَاءِ رَمَضَانَ

اس بیان میں کہ رمضان کی قضا میں تاخیر کرنا درست ہے

(۷۸۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : مَا كُنْتُ أَقْضِي مَا يَكُونُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ ، حَتَّى تُؤْفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . (صحيح) (الارواء : ۹۴۴ ، الروض النضير : ۷۶۳) صحيح أبي داود (۲۰۷۶) **ترجمہ :** روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے میں ہمیشہ قضا کیا کرتی تھی روزے رمضان کے جو مجھ پر ہوتے تھے شعبان میں یہاں تک کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے یعنی آپ ﷺ کی خدمت سے قضا رمضان کی مہلت ملتی مگر شعبان میں کہ آپ بھی اس میں بہت روزے رکھتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اپنی قضا رمضان ادا کر لیتی تھیں۔

فائدہ : کہا ابوسعیدؓ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصار نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی حدیث کی مانند۔



۶۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ

روزے دار کے ثواب کے بیان میں جب لوگ اس کے سامنے کھانا کھائیں

(۷۸۴) عَنْ لَيْلَى ، عَنْ مَوْلَاتِهَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفْطِيرُ ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ)). (ضعيف) التعليق الرغيب (۹۶/۲) التعليق على ابن خزيمة (۲۱۳۴) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۳۳۲) اس کی سند لیلیٰ مولاۃ حبیب بن زید کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ : روایت ہے لیلیٰ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی مولاہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو روزے سے ہو اور اس کے پاس افطار کی چیزیں یعنی کھانا وغیرہ کھایا جائے تو مغفرت مانگتے ہیں اس کے لیے فرشتے۔

فائدہ : کہا ابوسعیدؓ نے روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو ام عمارہ ہیں نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔

(۷۸۵) عَنْ أُمِّ عَمَّارَةَ ابْنَةِ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا ، فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا ، فَقَالَ :

((كُلُّيْ))، فَقَالَتْ : إِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ الصَّائِمَ تَصَلِّيَ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُوا)). وَرُبَّمَا قَالَ : ((حَتَّى يَشْبَعُوا)). (ضعيف) التعليق الرغيب (۹۶/۲) التعليق
على ابن خزيمة (۲۱۳۴) الضعيفة (۱۳۳۲) اس میں لیلیٰ مولاہ حبیب بن زید مجہول راویہ ہے۔

بیرونی رحمہ اللہ: روایت ہے ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب انصاریہ کے کہ نبی ﷺ ان کے گھر میں داخل ہوئے اور وہ کھانا لائیں آپ ﷺ کے آگے سو فرمایا آپ ﷺ نے کھاؤ عرض کیا انہوں نے کہ میں روزے سے ہوں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے صائم کے لیے مغفرت مانگتے ہیں فرشتے جب لوگ کھائیں اس کے پاس یہاں تک کہ فراغت ہوں اور کبھی کہا راوی نے یہاں تک کہ سیر ہو جائیں۔

فائدہ: کہا ابویسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے انہوں نے حبیب بن زید سے انہوں نے اپنی مولاہ سے جن کو لیلیٰ کہتے تھے وہ روایت کرتی ہیں ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب کی انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند مکرر ذکر نہ کیا اس میں لفظ حتیٰ یفرعوا أو یشبعا کہا ابویسیٰ نے ام عمارہ دادی ہیں حبیب بن زید انصاری کی۔

(۷۸۶) عَنْ أُمِّ عَمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ، وَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ حَتَّى ((يَفْرُغُوا أَوْ يَشْبَعُوا)). (ضعيف) اس میں لیلیٰ مولاہ حبیب بن زید مجہول راویہ ہے۔

بیرونی رحمہ اللہ: روایت ہے اُمّ عمارہ سے جو کعب کی بیٹی ہیں وہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند مکرر ذکر نہ کیا اس میں لفظ ”يَفْرُغُوا أَوْ يَشْبَعُوا“



۲۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ الْحَائِضِ الصَّيَامِ دُونَ الصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ حائضہ روزے کی قضا کرے گی نماز کی نہیں

(۷۸۷) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : كُنَّا نَحْبِضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ نَطْهَرُ، فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّيَامِ، وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ. (صحيح)

بیرونی رحمہ اللہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے ہم حائضہ ہوتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے وقت میں پھر پاک ہوتی تھیں تو آپ ﷺ حکم کرتے تھے ہم کو روزے کی قضا کا حکم نہ کرتے نماز کی قضا کا۔

فائدہ: کہا ابویسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے معاویہ سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں ام المؤمنین عائشہ

بُئِیَیْنَا سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا نہیں پاتے ہم اس میں ان کا اختلاف کہ حائضہ قضا کرے روزے کی نہ نماز کی۔ کہا ابو یسیٰ نے اور عبیدہ بیٹے معتب ضعی کی طرف سے ہیں اور کنیت ان کی ابو عبد اللہ کریم ہے۔



۶۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْإِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

اس بیان میں کہ روزے دار کے لیے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے

(۷۸۸) عَنْ عَصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ ؟ قَالَ : ((أَسْبِغِ الْوُضُوءَ ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ ، وَبَالَغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! خبر دو مجھ کو وضو کی فرمایا آپ ﷺ نے پورا وضو کرو یعنی فرائض سنن اچھی طرح ادا کرو اور خلال کرو انگلیوں میں ہاتھ پیروں کے اور مبالغہ کرنا ناک میں پانی دینے سے مگر جب تو روزے سے ہو۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے ناک میں دوا ڈالنے کو روزہ دار کو اور کہا ہے کہ اس سے روزہ کھل جاتا ہے اور یہ حدیث اس قول کی تقویت کرتی ہے۔



۷۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ

اس بیان میں کہ جو شخص کسی قوم کا مہمان ہو تو ان کی اجازت کے بغیر (نفل) روزہ نہ رکھے

(۷۸۹) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ نَزَلَ عَلَى قَوْمٍ ، فَلَا يَصُومُ مَنْ تَطَوَّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ)) . (ضعیف)

حذام اس میں ایوب بن واقد الکونی متروک ہے۔ بخاری کہتے ہیں منکر الحدیث احمد کہتے ہیں ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مہمان ہوئے کسی قوم کے ہاں تو ہرگز روزہ نہ رکھے نفل کا بغیر ان کی اجازت کے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو کسی ثقہ کی روایت سے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اور روایت کی ہے موسیٰ بن داؤد نے ابوبکر مدنی سے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے کچھ اس کی مانند اور یہ بھی روایت ضعیف ہے کہ ابوبکر مدنی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ابوبکر مدنی وہ جو روایت کرتے ہیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ان کا نام فضل بن مبشر ہے وہ ان سے زیادہ ثقہ اور ان سے پہلے ہیں۔

۷۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِكَافِ

اعتکاف کے بیان میں

(۷۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّاحِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتَّى

قَبَضَهُ اللَّهُ. (صحيح) (الارواء : ۹۶۶) صحيح ابی داؤد (۱۲۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ اور عروہ رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرے میں یہاں تک کہ قبض کر لیا ان کو اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ: اس باب میں ابی بن کعب اور ابویلی اور ابوسعید اور انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔



(۷۹۱) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ، صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكِفِهِ.

(صحيح) (التعليق على ابن خزيمة) (۲۲۲۴) صحيح ابی داؤد (۲۱۲۷، ۲۱۲۸)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے تھے اعتکاف کا نماز پڑھ کر صبح کی داخل ہو جاتے تھے اپنے اعتکاف گاہ میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ نبی ﷺ سے مرسل اور روایت کی مالک نے اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے مرسل اور روایت کی اوزاعی اور سفیان ثوری نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے آدمی اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر داخل ہوا اعتکاف گاہ میں اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا اور بعض نے کہا کہ قبل غروب آفتاب کے داخل ہوا اور آفتاب ڈوبے اس کو حالت اعتکاف میں اس دن کی شب کا کہ جس دن نیت اعتکاف کی کی ہے مثلاً جمعہ کے دن سے اعتکاف منظور ہے تو جمعرات کو بعد عصر کے معتکف میں داخل ہو جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا۔



۷۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کے بیان میں

(۷۹۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّاحِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَ يَقُولُ:

((تَحَرُّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعُشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تھے رمضان کے عشرہ اخیر میں اور فرماتے ڈھونڈ و شب قدر کو رمضان کے عشرہ اخیر میں۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور ابی بن کعب اور جابر بن سمرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عمر اور فلتان بن عاصم اور انس اور ابو سعید اور عبد اللہ بن انیس اور ابوبکرہ اور ابن عباس اور بلال اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور کہنا ان کا یحاور یعنی اعتکاف کرتے تھے اور اکثر روایتوں میں یہی آیا ہے کہ آپ نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے اخیر عشرے میں ڈھونڈ و ہر رات طاق میں اور مروی ہے ان سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے شب قدر کے باب میں کہ وہ اکیس رات اور تیسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں اور آخر شب میں رمضان کے ہے۔ کہا شافعی نے اللہ بہتر جاننے والا ہے مگر میرے نزدیک یہ بات ہے کہ نبی ﷺ سے جو جیسا پوچھتا تھا آپ ﷺ ویسا ہی جواب دیتے تھے جس نے کہا ہم اس رات میں ڈھونڈتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اس رات میں ڈھونڈ و اور جس نے کہا اس رات میں تو آپ ﷺ نے فرمایا اسی رات میں ڈھونڈ و۔ کہا امام شافعی نے اور قوی سب سے میرے نزدیک رات اکیسویں شب کی ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے کہ مروی ہے ابی بن کعب سے کہ وہ قسم کھاتے تھے کہ وہ ستائیسویں شب ہے اور کہتے تھے کہ بتادی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے نشانی اس کی سو گن رکھا ہم نے اور یاد رکھا اس کو اور مروی ہے ابو قلابہ سے کہ لیلۃ القدر بدلتی رہتی ہے اخیر دہے میں رمضان کے خبر دی ہم کو اس بات کی عبد بن حمید نے انہوں نے روایت کی عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابویوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے وہ ہی قول ابو قلابہ کا ہے۔



(۷۹۳) عَنْ زَرِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي بَنِ كَعْبٍ : أَنِّي عَلِمْتُ أَنَّ الْمُنْذِرَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ؟ قَالَ : بَلَى ؛ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنَّهَا لَيْلَةُ ، صَبِيحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ ، فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا ، وَاللَّهِ ! لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، وَلَكِنْ نَكْرَهُ أَنْ يُخْبِرَ كُمْ ، فَتَكَلُّوا . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۲۴۷)

ترجمہ: روایت ہے زر سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابی بن کعب سے کیونکر جانا تم نے ابوالمہذ رکوشب قدر ستائیسویں شب ہے تو کہا انہوں نے بے شک خبر دی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ شب ایسی ہے کہ اس کی صبح کو جب آفتاب نکلتا ہے تو اس میں شعاع اور چمک نہیں ہوتی سو ہم نے گنا اور یاد رکھا یعنی ہم نے ستائیسویں شب کی صبح کو آفتاب ویسا ہی دیکھا تو جان لیا کہ شب قدر اسی شب میں ہے اور قسم ہے اللہ کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے مگر خوب نہ جانا انہوں نے تم کو بتلانا کہ تم تکیہ کر لو گے یعنی اسی شب فقط جاگو گے اور راتوں میں عبادت کم کرو گے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۷۹۴) حَدَّثَنَا عِيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ : ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ أَبِي بَكْرَةَ، فَقَالَ : مَا أَنَا بِمُتَمَسِّهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ((الْتِمِسُوهَا فِي تِسْعِ يَتَقِينَ، أَوْ فِي سَبْعِ يَتَقِينَ، أَوْ فِي خَمْسِ يَتَقِينَ، أَوْ فِي ثَلَاثٍ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ)). قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ يُصَلِّي فِي الْعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلَوْتِهِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ. (صحيح) (المشكاة : ۲۰۹۲، التحقيق الثاني)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے ابن عیینہ بن عبد الرحمن نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے باپ نے کہ بیان آیا شب قدر کا ابو بکرہ کے پاس تو کہا انہوں نے میں کچھ اس کی تلاش میں نہیں جب سے سنی ہے ایک چیز میں نے رسول اللہ ﷺ سے مگر اخیر عشرے میں یعنی رمضان کے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے ڈھونڈو اسے جب نوزائیں باقی رہ جائیں یعنی اکیسویں شب میں یا جب سات راتیں باقی رہ جائیں یعنی تیسویں شب میں یا جب پانچ باقی رہ جائیں یعنی پچیسویں شب میں یا جب تین رہ جائیں یعنی ستائیسویں یا اخیر رات یعنی اٹیسویں۔ کہا راوی نے اور ابو بکرہ نماز پڑھتے تھے بیس دن رمضان کے جیسے تمام سال پڑھتے تھے یعنی کچھ بڑھاتے نہ تھے پھر جب آخردہا آتا تو خوب کوشش کرتے عبادت میں۔

فائل: کہا ابویسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۷۳۔ باب : مَنَّة

دوسرا باب اسی بیان میں

(۷۹۵) عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. (صحيح) ابن ماجه (۱۷۶۸)

صحيح ابی داؤد (۱۲۴۶)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جگاتے تھے اپنے گھروالوں کو اخیر دہے میں رمضان کے۔

فائل: کہا ابویسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہیں۔



(۷۹۶) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهَا. (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ ﷺ جیسی کوشش کرتے تھے عبادت میں عشرہ اخیر میں یعنی رمضان کے ایسی کہ نہ کوشش کرتے تھے ان دنوں میں اس کے سوا۔

فائل : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

۷۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي الشَّتَاءِ

سردیوں میں روزے رکھنے کے بیان میں

(۷۹۷) عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ : الصَّوْمُ فِي الشَّتَاءِ)). (صحیح)

(الصحيح : ۱۹۲۲، الروض : ۶۹) بعض محققین کہتے ہیں اس میں سفیان ثوری اور ابواسحاق دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ : روایت ہے عامر بن مسعود سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے مفت کی لوٹ جو ٹھنڈی ٹھنڈی ہاتھ آئے جاڑے کا روزہ ہے۔

فائل : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نہیں پایا نبی ﷺ کو اور وہ والد ہیں ابراہیم بن قرشی کے جن سے روایت کی شعبہ اور ثوری نے۔

۷۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ﴾

ان لوگوں کے بیان میں جو روزے کی طاقت رکھتے ہیں

(۷۹۸) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ [البقرة :

۱۸۴] ، كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ ، حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا ؛ فَتَسَحَّطَهَا .

(اسنادہ صحیح) (الارواء : ۲۲/۴)

ترجمہ : روایت ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ یعنی جس کو طاقت نہ ہو

روزے کی تو وہ کھانا کھلا دے ایک مسکین کو پس جو ارادہ کرتا ہم میں سے افطار کا فدیہ دے دیتا یعنی ایک مسکین کو دو وقت

پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیتا ہر روزے کے عوض میں یہاں تک کہ اس کے بعد کی آیت اتری اور یہ منسوخ ہوگئی۔

فائل : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور صحیح ہے اور یزید بیٹے ہیں ابو سعید کے اور مولیٰ ہیں سلمہ بن اکوع کے۔



۷۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ أَكَلَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ سَفَرًا

اس کے بیان میں جو رمضان میں کھانا کھا کر سفر کے لیے نکلے

(۷۹۹) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، أَنَّهُ قَالَ : أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيدُ سَفَرًا ، فَقَدْ رُحِلَتْ لَهُ

رَاحِلَتُهُ، وَ لَيْسَ يَتَابِ السَّفَرِ، فَذَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ، فَقُلْتُ لَهُ: سُنَّةٌ؟ فَقَالَ: سُنَّةٌ، ثُمَّ رَكِبَ.

(صحیح) تصحیح حدیث افطار الصائم قبل سفرة بعد الفجر ص ۱۳-۲۸

ترجمہ: روایت ہے محمد بن کعب سے کہ کہا انہوں نے آیا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور سواری ان کی کسی گئی تھی اور پہن چکے تھے کپڑے سفر کے سومنگا یا انہوں نے کھانا اور کھایا تو کہا میں نے کیا یہ سنت ہے یعنی نکلنے کے قبل افطار کرنا؟ کہا انس رضی اللہ عنہ نے ہاں سنت ہے پھر سوار ہو گئے۔

فائلا: روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے سعید بن ابی مریم سے انہوں نے محمد بن جعفر سے کہا روایت کی مجھ سے زید بن اسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن منکدر نے انہوں نے محمد بن کعب سے کہا آیا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس رمضان میں اور ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے۔ کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر پوتے ہیں ابو کثیر مدنی کے اور ثقہ ہیں اور بھائی ہیں اسماعیل بن جعفر کے اور عبداللہ بن جعفر پوتے ہیں ابن کحج کے جو والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحییٰ بن معین ان کو ضعیف کہتے ہیں اور گئے ہیں بعض علماء اس حدیث کی طرف اور کہا ہے کہ مسافر کو جائز ہے افطار کرنا قبل اس کے کہ روانہ ہو گھر سے مگر نماز کا قصر جائز نہیں جب تک گاؤں یا شہر کی دیواروں سے باہر نہ نکلے اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا۔



(۸۰۰) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ترجمہ: محمد بن کعب سے کہا آیا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس رمضان میں اور ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے۔

۷۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَخْفَةِ الصَّائِمِ

روزے دار کے تحفہ کے بیان میں

(۸۰۱) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تُخَفُّ الصَّائِمُ: الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ)).

(موضوع) (الضعيفة: ۱۶۶۰) اس کی سند میں سعد بن طریف راوی متروک اور عیبر ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے روزہ دار کو تحفہ دے تو تیل دے یا خوشبو یعنی عود وغیرہ۔

فائلا: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اس کی کچھ ایسی نہیں اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر سعد بن طریف کی روایت سے اور سعد ضعیف ہیں اور ان کو عیبر بن مامون بھی کہتے ہیں۔

۷۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى مَتَى يَكُونُ

اس بیان میں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کب ہوتی ہے

(۸۰۲) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْفِطْرُ يَوْمٌ يُفْطِرُ النَّاسُ، وَالْأَضْحَى يَوْمَ يُضْحِي

النَّاسِ)). (صحیح) ابن ماجہ (۱۶۶۰) الارواء (۹۰۵) الصحیحة (۲۲۴)

فقیر رحمہ اللہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عید فطر اسی دن ہے جس دن روزے رمضان کے قائم کریں سب لوگ اور عید الاضحیٰ اس دن ہے کے جس دن سب لوگ قربانی وغیرہ کریں۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے پوچھا میں نے محمد سے کہ محمد بن المنکدر کو سماع ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یا نہیں تو کہا انہوں نے سماع ہے اس لیے کہ وہ کہتے ہیں اپنی روایت میں سنائیں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

۷۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِكَافِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ

اعتکاف کے دن گزر جانے کے بیان میں

(۸۰۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا

، فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ، اعْتَكَفَ عَشْرِينَ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۱۲۶)

فقیر رحمہ اللہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ اعتکاف کیا کرتے تھے اخیر عشرے میں رمضان کے سوا ایک سال اتفاق اعتکاف کا نہ ہوا سو دوسرے سال میں بیس دن کا اعتکاف کیا۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ جب کوئی اعتکاف توڑ دے قبل پورا کرنے کے جس کی نیت اس نے کی تھی سو کہا بعض نے واجب ہے اس پر قضا جتنے دن باقی رہے اس کی نیت سے اور جمت لائے ہیں اس حدیث کو کہ رسول اللہ ﷺ نکلے اپنے اعتکاف سے رمضان مہینے تو پھر اعتکاف کیا عشرہ شوال میں اور یہی قول ہے مالک کا اور بعض نے کہا اگر اعتکاف نذر نہ ہو یا اپنے اوپر واجب کر لیا ہو ایسا بھی نہ ہو اور فقط نفل کی نیت سے اعتکاف میں تھا اور پھر نکل آیا تو اس پر کچھ قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے چاہے تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے شافعی کا، شافعی کہتے ہیں جو عمل کرنا تجھ پر واجب نہیں کہ بجالائے اور تو نے اس کو شروع کیا اور پھر پورا نہ کیا تو واجب نہیں تجھ پر قضا اس کی مگر حج اور عمرہ۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



۸۰۔ بَابُ: الْمُعْتَكِفُ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ أَمْ لَا؟

اس بیان میں کہ معتکف اپنی ضرورت کے لیے نکل سکتا ہے یا نہیں؟

(۸۰۴) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ، أَدْنَى إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأَرْجُلُهُ، وَكَانَ لَا

يَذْهَبُ إِلَى الْحَاجَةِ الْإِنْسَانِ. (صحيح) الروض (٨٠٦) صحيح ابی داؤد (٢٥٢)
 ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تھے کہ میری طرف اپنا سر مبارک تو
 میں کنگھی کر دیتی اور گھر میں نہ آتے مگر حاجت انسانی یعنی پیشاب پاخانے وغیرہ کو۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے مالک بن انس سے
 انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور صحیح ہے کہ عروہ اور عمرہ دونوں
 روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی روایت کی لیث بن سعد نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ
 سے ان دونوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ
 جب اعتکاف کرے آدمی تو نہ نکلے اعتکاف کی جگہ سے مگر حاجت بشری کو اور اجماع ہے اس پر کہ نکلے قضائے حاجت کو یعنی پیشاب
 اور پاخانے کو مگر اختلاف ہے علماء کا عیادت مریض اور جمعہ اور جنازہ کے لیے نکلنے میں تو بعض علمائے نے کہا صحابہ وغیرہم سے کہ
 عیادت کرے مریض کی اور جنازہ کے ساتھ جائے اور جمعے میں حاضر ہوا اگر اعتکاف کی نیت کے وقت ان باتوں کی شرط کر لی ہو اور
 یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا کہ اس سے کچھ جائز نہیں مختلف کو اور کہا ہے کہ جب اعتکاف کرے ایسے
 شہر میں جہاں جمعہ ہوتا ہے تو جامع مسجد میں یا جہاں جمعہ ہوتا ہے وہیں اعتکاف کرے اس لیے کہ عروہ ہے اس کو جمعہ کے لیے جانا
 اور جمعہ کا ترک بھی نہ کرنا چاہیے۔ اس لیے ایسی جگہ اعتکاف کرے کہ ضرورت نکلنے کے سوا حاجت بشری کی نہ ہو اس لیے کہ ان علماء
 کے نزدیک سوا حاجت بشری کے نکلنا اعتکاف توڑ دیتا ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور کہا احمد نے عیادت مریض کی نہ کرے
 اور جنازہ کے ساتھ نہ جائے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی رو سے جو ابھی گزری اور کہا اسحاق نے اگر شرط کر لی ہو یعنی نیت
 کے وقت تو جائز ہے عیادت مریض اور جنازے کے ساتھ جانا۔



(٨٠٥) عَنِ اللَّيْثِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، إِذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ، أَلَّا يَخْرُجَ مِنْ اعْتِكَافِهِ إِلَّا لِحَاجَةٍ
 الْإِنْسَانِ، وَأَجْمَعُوا عَلَى هَذَا؛ أَنَّهُ يَخْرُجُ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ. (صحيح) [انظر ما قبله]
 ترجمہ: سیدنا لیث سے روایت ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب اعتکاف کرے آدمی تو نہ نکلے اعتکاف کی جگہ سے مگر
 حاجت بشری کو اور اجماع ہے اس پر کہ نکلے قضائے حاجت کو یعنی پیشاب اور پاخانہ کو۔

۸۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان میں قیام کرنے کے بیان میں

(٨٠٦) عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا، حَتَّى بَقِيَ سَبْعُ مِنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا

حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ ، فَقُلْنَا لَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! لَوْ نَفَلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ ؟ فَقَالَ : ((إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ)). ثُمَّ لَمْ يَصِلْ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ ، وَصَلَّى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ ، وَدَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ ، قُلْتُ لَهُ : وَمَا الْفَلَاحُ ؟ قَالَ : السُّحُورُ .

(صحیح) الارواء (۴۴۷) المشكاة (۱۲۹۸) صلاة التراویح (۱۶-۱۷) صحیح ابی داؤد (۱۲۴۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ روزہ رکھا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سونماز شب نہ پڑھی ہمارے ساتھ یعنی سوائے عشاء کے یہاں تک کہ باقی رہیں سات تاریخیں مہینے میں یعنی تیسویں شب کو لے کر کھڑے ہوئے ہم کو یعنی نماز تراویح پر یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر نہ پڑھی جب چھ راتیں باقی رہیں یعنی چوبیسویں شب کو پھر کھڑے ہوئے ہم کو لے کر نماز میں چوبیسویں شب کو یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی اور عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ ﷺ آرزو ہے کہ آپ اور نفل پڑھتے ہمارے ساتھ باقی رات میں؟ سو فرمایا آپ ﷺ نے جو نماز پڑھ چکا امام کے ساتھ یہاں تک کہ فارغ ہو تو کھاجاتا ہے اس کے لیے ساری رات نماز پڑھنے کا ثواب پھر نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ باقی رہیں تین راتیں مہینے سے پھر نماز پڑھی ستائیسویں کو ہمارے ساتھ اور بلایا اپنے گھر والوں اور عورتوں کو اور کھڑے رہے ہم کو لے کر نماز میں یہاں تک کہ خوف ہوا ہم کو فلاح فوت ہونے کا اور کہا راوی نے پوچھا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فلاح کیا ہے؟ انہوں نے کہا سحر کا کھانا یعنی خوف ہوا کہ سحر کا وقت نہ جاتا رہے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا قیام رمضان میں سو بعض نے کہا چالیس رکعتیں پڑھے وتر سمیت اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور اسی پر عمل ہے مدینے والوں کا اور اکثر اہل علم اس پر ہیں جو مروی ہے علی اور عمرو وغیرہما صحابہ رضی اللہ عنہما سے کہ بیس رکعتیں پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور کہا شافعی نے ایسا ہی پایا ہم نے اپنے شہر کے میں کہ پڑھتے ہیں بیس رکعت۔ اور کہا احمد نے مروی ہے اس میں کئی قسم کی روایتیں اور کچھ حکم نہ کیا اس میں اور کہا اسحاق نے ہم اختیار کرتے ہیں اکتالیس رکعتیں جیسا مروی ہے ابی بن کعب سے اور اختیار کیا احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے پڑھنا جماعت سے رمضان کے مہینے میں اور اختیار کیا شافعی نے کہ آدمی اگر قاری ہو تو اکیلا پڑھے۔



۸۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا

اس کی فضیلت کے بیان میں جو کسی کا روزہ کھلوائے

(۸۰۷) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ فَطَرَ صَائِمًا ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ

فائدہ: روایت ہے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کھلائے کسی کا روزہ ہوگا اس کو ثواب روزہ دار کے برابر بغیر اس کے گھٹے ثواب، اس روزہ رکھنے والے کا۔ کچھ یعنی دونوں کو ثواب ملے گا۔
فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۸۳۔ بَابُ: التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

ماہ رمضان میں قیام کی ترغیب اور اس کی فضیلت کے بیان میں

(۸۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرْغَبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ، وَ يَقُولُ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ كَذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَى ذَلِكَ. (صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۲۴۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ رغبت دلاتے تھے رمضان میں رات کو نماز پڑھنے کی بغیر اس کے کہ حکم کریں اس کا فرض واجب ٹھہرا کر اور فرماتے تھے جو رات کو نماز پڑھے رمضان میں ایمان کی درستی کو اور ثواب ملنے کے لیے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔ پھر وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے اور طریقہ ایسا تھا یعنی جو چاہتا تھا جتنی دیر تک پڑھ لیتا پھر ایسا ہی رہا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں۔

فائدہ: اس باب میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے بھی وہ روایت کرتے ہیں عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے۔

آخِرُ أَبْوَابِ الصَّوْمِ۔ یہ آخر ہے روزے کے بابوں کا۔ وَأَوَّلُ أَبْوَابِ الْحَجِّ۔ اور یہ اول ہے حج کے بابوں کا۔





(المعجم ۷) حج کے بیان میں (التحفة ۵)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ

مکے کے حرم ہونے کے بیان میں

(۸۰۹) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ: وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: إِذْذَنْ لِي، أَيُّهَا الْأَمِيرُ! أَحَدْتُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعْتُهُ أَذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ جِئَن تَكَلَّمُ بِهِ، أَنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ تَعَالَى وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، وَلَا يَحِلُّ لِمَرِيءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ يُسْفِكَ فِيهَا دَمًا، أَوْ يَعْصِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا، فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ ﷺ وَلَمْ يَأْذُنْ لَكَ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهِ سَاعَةٌ مِنَ النَّهَارِ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ، كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلَيُبْلَغَنَّ الشَّاهِدُ الْغَائِبُ))

فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ لَكَ عَمْرٍو بْنُ سَعِيدٍ؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ بِذَلِكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ! إِنَّ الْحَرَّمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ، وَلَا فَارًّا بِخَرَبَةٍ.

(صحيح) (المشكاة (۲۵۲۴) التعليق الرغيب (۲/۱۰۷، ۱۰۸) (الصحيحة (۱۲۰۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوشریح عدوی سے کہ کہا انہوں عمرو بن سعید کو جب وہ بھیجتا تھا لشکر کے کو یعنی عبدالرحمن بن زبیر کے قتال کو اجازت دے مجھ کو امیر کہ بیان کروں میں تجھ سے ایک حدیث کہ کھڑے کھڑے فرمائی رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کی صبح کو کہ سن امیر کے کانوں نے اور یاد رکھا اس کو میرے دل نے اور دیکھا ان کو میری آنکھوں نے جب فرمائی آپ ﷺ نے وہ حدیث پہلے حمد کی آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی اور تعریف کی اس کی پھر فرمایا کہ مکے کو حرمت کی جگہ اللہ تعالیٰ نے ٹھہرایا ہے آدمیوں نے نہیں سو جائز نہیں کسی آدمی کو کہ ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر کہ مکے میں خون بہائے یعنی قتل ناحق کرے یا وہاں کا درخت کاٹے اور اگر خون کرنے کو کوئی درست جانے اس دلیل سے کہ رسول اللہ ﷺ بھی تو لڑے ہیں مکے میں تو اس سے کہو بے شک اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا تھا لڑائی کا اور تجھ کو حکم نہیں دیا اور مجھ کو دن کی فقط ایک گھڑی بھر اجازت ہوئی۔ پھر اس کی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ اور چاہیے کہ حاضر لوگ غائبوں کو یہ حکم سنائیں۔ سو پوچھا ابوشریح سے لوگوں نے کیا جواب دیا تم کو عمرو بن سعید نے کہا؟ جواب دیا کہ میں تم سے بہتر جانتا ہوں اس حدیث کو اسے ابوشریح حرم مکہ نافرمان کو پناہ نہیں دیتا یعنی باغی کو اور نہ اس کو جو خون کر کے بھاگا ہو یا چوری کر کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور مروی ہے لفظ نحر یہ یعنی بجائے بخربہ کے اور معنی اس کے ذلت کے ہیں۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوشریح کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوشریح خراعی کا نام خولید بن عمرو عدوی کہی ہے اور خربہ کے معنی جنایت یعنی قصور ہے۔ علماء کہتے ہیں کہ جس نے تصور کیا یعنی چوری کی یا شراب پیایا خون بہایا پھر آیا حرم میں تو اس کو حد ماریں گے۔ مترجم کہتا ہے عمرو بن سعید یزید کی طرف سے مدینہ منورہ میں حاکم تھا لاھ اکٹھ ہجری میں یزید نے اس کو لکھا کہ عبداللہ بن زبیر جو صحابی رسول ﷺ تھے ان پر لشکر بھیجے اس لیے کہ انہوں نے اس کی بیعت سے کنارہ کر کے مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی تھی اور عمرو بن سعید نے جو ان کو خونی اور چور قرار دیا تھا یہ اس کی زیادتی ہے ایسے پاک نژاد لوگوں سے ایسی جنایات کہاں ہوتے ہیں۔ بلکہ استحقاق خلافت میں وہ یزید سے بہتر تھے اور بیعت خلافت ان کی یزید سے پیشتر ہو چکی تھی آخر ظلم اس کو شہید کیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج و عمرہ کے ثواب کے بیان میں

(۸۱۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ ، كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَ لَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)) . (حسن صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پے درپے بجالاً حج اور عمرہ اس لیے کہ وہ دونوں مٹاتے

۱۔ یہ ظالم نے جھوٹ کہا اور عبداللہ بن زبیر پر تہمت باندھی ۱۲۔

ہیں فقراور گناہوں کو جیسے مٹاتی ہے بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو اور حج مقبول کا بدلہ کچھ نہیں سوا جنت کے۔

فائلا: اس باب میں روایت ہے عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن حبشی اور ام سلمہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے۔ کہا ابو یعلیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔
(۸۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) (صحیح) (حجة النبی ﷺ ص: ۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے حج کیا اور نہ شہوت کی باتیں کیں عورتوں سے اور نہ فسق کیا تو بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ سب یعنی گزرے ہوئے۔
فائلا: کہا ابو یعلیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو عاصم کو فی وہ اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے۔ اور وہ مولیٰ ہیں عزا اشجعیہ کے۔

۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ مِنَ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْحَجِّ

حج چھوڑ دینے کی مذمت کے بیان میں

(۸۱۲) عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ مَلَكَ زَاذًا وَرَاحِلَةً تَبْلُغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ، فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: ﴿ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ﴾ [آل عمران: ۹۷]۔
(ضعیف) (المشكاة: ۲۲۱، التعليق الرغيب: ۱۳۴/۲) حلال بن عبد اللہ مجہول اور حارث راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مالک ہو تو شہ اور سواری کا کہ پہنچا دے اس کو بیت اللہ تک اور پھر حج نہ کیا تو کچھ فرق نہیں اس پر کہ مرے یہودی ہو یا نصرانی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی کتاب میں کہ اللہ جل جلالہ کے واسطے ان لوگوں پر حج فرض ہے بیت اللہ کا جو طاقت رکھتے ہوں سامان راہ کی۔

فائلا: کہا ابو یعلیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہیں یعنی ان کا حال اور ثقاہت معلوم نہیں اور حارث ضعیف ہیں حدیث میں۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِنْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ

اس بیان میں کہ جب زاد راہ اور سواری ہو تو حج فرض ہے

ترجمہ: فقہاء کے نزدیک شرائط فرضیت حج آٹھ ہیں: اسلام، آزاد ہونا، عقل، بلوغ، صحت، قدرت، زاد راہ اور حلالہ، امن راہ، عورت

کے لیے محرم ہونا اور فرائض اس کے احرام اور وقوف مزدلفہ اور طواف الزیارة ہے، جس کو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور واجبات اس کے وقوف مزدلفہ اور سعی صفا و مروہ اور رمی جمار اور طواف الوداع ہے کہ جس کو طواف الصدور بھی کہتے ہیں اور یہ آفاقی کے لیے ہے یعنی جو کسی نہ ہو اور طلق یا بال کتر دانے اور جس چیز کے ترک سے جانور ذبح کرنا واجب ہو اور سوا ان کے سب سنتیں ہیں۔ (۸۱۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا يُوجِبُ الْحَجَّ ؟ قَالَ : ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)) . (ضعیف جدًا) الارواء (۹۸۸) اس میں ابراہیم الخوزی متروک ہے۔ تقریب (۲۷۲)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے آیا ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا کس چیز سے حج فرض ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تو شے اور سواری کے مقدور ہونے سے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ آدمی جب مالک ہو زاد و راحلے کا تو فرض ہے اس پر حج اور ابراہیم بن یزید وہ خوزی کی ہیں اور بعض نے ان میں گفتگو کی ہے یعنی ضعیف کہا ہے ان کے حافظے کی طرف سے۔



۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ كَمْ فَرَضَ الْحَجَّ ؟

اس بیان میں کہ کتنے حج فرض ہیں؟

(۸۱۴) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلْتُ : ﴿ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴾ [آل عمران : ۹۷] ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! اِنِّي كُلُّ عَامٍ ؟ فَسَكْتُ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، فِي كُلِّ عَامٍ ؟ قَالَ : ((لَا ، وَلَوْ قُلْتُ : نَعَمْ ، لَوَجَبَتْ)) . فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمُ تَسْأَلُكُمْ ﴾ [المائدة : ۱۰۱] (ضعیف) الارواء (۱۵۰/۴) ابی النختری کی سیدنا علی سے ملاقات ثابت نہیں۔ اس لیے منقطع ہے۔ مسلم کی حدیث (۱۳۳۷) اس سے کفایت کرتی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ جب اتری یہ آیت واللہ..... الخ۔ یعنی آدمیوں میں جس کو راہ کی طاقت ہو اس پر حج فرض ہے تو پوچھا لوگوں نے کیا ہر سال میں حج کرنا چاہیے یا رسول اللہ ﷺ تو آپ چپ ہو رہے پھر کہا کیا ہر سال میں یا رسول اللہ؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا۔ سوا تباری اللہ تعالیٰ نے شاق گزیریں تم پر۔ یہ آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا..... الخ۔ یعنی اے ایمان والو! نہ پوچھو بہت سی چیزوں کو کہ اگر ظاہر ہوں تم پر تو بری لگیں تم کو یعنی

۱۔ پوچھنے والے اقرع بن حابس صحابی تھے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابویسی نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوالہجری کا نام سعید بن ابوعمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہیں۔

۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيِّ ﷺ

اس بیان میں کہ نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کیے

(۸۱۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَجَّ ثَلَاثَ حَجَجٍ : حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ ، وَ حَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ ، وَ مَعَهَا عُمْرَةٌ ، فَسَاقَ ثَلَاثًا وَ سِتِينَ بَدَنَةً ، وَ جَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا ، فِيهَا جَمَلٌ لِأَبِي جَهْلٍ ، فِي أَنْفِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِصَّةٍ ، فَتَحَرَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَمَرَ [رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِضَعَّةٍ ، فَطَبِخَتْ وَ شَرِبَ مِنْ مَرْقِهَا . (صحيح) حجة النبي (صلى الله عليه وسلم) (۶۷-۸۳) بعض محققین نے اس کو سفیان ثوری مدلس کے معنی کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے تین حج کیے دو قبل از ہجرت اور ایک بعد ہجرت کے کہ اس کے ساتھ عمرہ بھی تھا اور ساتھ لائے تریسٹھ اونٹ قربانی کے اور باقی اونٹ اس میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے یعنی سب پورے سو ہو گئے اس میں ابو جہل کا اونٹ بھی تھا کہ اس کے ناک میں حلقہ تھا چاندی کا۔ سو ذبح کیا ان کو پھر حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر ایک اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور سب کو پکایا پھر آپ ﷺ نے اس کا شور بہ لی لیا۔

فائدہ: کہا ابویسی (امام ترمذی) نے یہ حدیث غریب ہے سفیان کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن حباب کی روایت سے اور دیکھا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن کو روایت کی انہوں نے یہ حدیث اپنی کتاب میں عبد اللہ بن ابی زیاد سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کو تو انہوں نے نہ پہچانا اس کو ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہوں جعفر سے وہ اپنے باپ سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور دیکھا میں نے ان کو کہ وہ اس حدیث کو محفوظ نہ جانتے تھے اور کہا مروی ہے یہ حدیث ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں ابواسحاق سے وہ مجاہد سے مرسل۔

(۸۱۵) حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ : كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ ؟ قَالَ : حَجَّةً وَاحِدَةً . وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ : عُمَرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ ، وَ عُمَرَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ ، وَ عُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ ، وَ عُمَرَةَ الْجِعْرَانَةِ ، إِذَا قَسَمَ عَنِيْمَةَ حُنَيْنٍ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے قتادہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا پوچھا میں نے انس بن مالک بن مالک سے کتنے حج کیے نبی ﷺ نے؟ یعنی بعد فرض ہونے کے۔ تو کہا انہوں نے ایک حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذیقعدہ میں اور ایک صلح حدیبیہ کے سال میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ جب تقسیم کی غنیمت حنین کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حبان بن ہلال کی کنیت ابو جیب بصری ہے اور وہ بڑے بزرگ اور ثقہ ہیں۔
ثقہ کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ كُمْ اغْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے کتنے عمرے کیے

(۸۱۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اغْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ : عُمَرَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ ، وَ عُمَرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ : عُمَرَةَ الْقِصَاصِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ ، وَ عُمَرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْحِجْرَانَةِ ، وَ الرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ .

(صحیح) صحیح ابی داود (۱۷۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے چار عمرے کیے ایک عمرہ حدیبیہ دوسرا عمرہ آئندہ سال اور اسی عمرہ کی قضا ذیقعد میں اور تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا حج کے ساتھ۔

فائدہ: اس باب میں انس اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور ابن عیینہ نے روایت کی یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے کہ نبی ﷺ نے چار عمرے کیے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا روایت کی ہم سے یہ حدیث سعید بن عبد الرحمن نے جو مخزومی ہیں انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے پھر ذکر کی یہ حدیث پہلی حدیث کی مانند۔



۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ مِنْ أَيِّ مَوْضِعٍ أُخْرِمَ النَّبِيُّ ﷺ

اس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ نے کس جگہ سے احرام باندھا

(۸۱۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ الْحَجَّ ، أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا ، فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ ، أُخْرِمَ . (صحیح) (حجة النبی ﷺ : ۲/۴۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب ارادہ کیا نبی ﷺ نے حج کا آگاہ کر دیا لوگوں کو سو جمع ہو گئے پھر جب پہنچے آپ ﷺ بیداء میں ایک مقام ہے کہ مدینے کے بیچ میں احرام باندھا آپ ﷺ نے۔

۱۔ عمرہ حدیبیہ کی حقیقت یہ ہے کہ چھ سال آنحضرت ﷺ چودہ سو آدمی کے ساتھ بقصد عمرہ حدیبیہ تک آئے تھے کفار مکہ مانع ہوئے اور بعد صلح کے مراجعت ہوئی اتفاق سے عمرہ نہ ہوا مگر بوجہ ثواب ملنے کے اس کو بھی عمرہ کہتے ہیں پھر آئندہ سال دوسرا عمرہ قضا ہوا۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور مسور بن خرمہ سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۸۱۸) عَنْ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهُ! مَا أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ، مِنْ عِنْدِ الشَّحْرَةِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ یہ بیداء ہے جہاں تم جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ ﷺ پر، قسم ہے اللہ کی بلیک نہیں پکاری رسول اللہ ﷺ نے مگر مسجد ذی الحلیفہ کے پاس درخت کے نزدیک سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَتَى أَحْرَمَ النَّبِيُّ ﷺ؟

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے کب احرام باندھا؟

(۸۱۹) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ. (ضعيف) (ضعيف أبي داود: ۳۱۲) اس میں ضعیف راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے بلیک پکاری نماز کے بعد۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو عبدالسلام بن حرب کے سواء، اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ احرام باندھے آدمی یعنی بلیک پکارے نماز کے بعد۔

۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ

حج افراد کے بیان میں

(۸۲۰) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

(شاذ) حجة النبي صلى الله عليه وسلم (۵۲) صحيح أبي داود (۱۵۵۸-۱۵۶۵)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے افراد کیا حج میں یعنی فقط حج کا احرام باندھا۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے حاجی تین قسم کے ہیں ایک مفرد کہ نرے حج کا احرام باندھے دوسرا قارن کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے تیسرا تمتع کہ اول عمرے کا احرام باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے بجالائے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہو تو احرام باندھے رہے نہیں تو احرام کھول ڈالے اور مکے میں رہے جب حج کے دن آئیں تو احرام حرم سے باندھے اور حج کرے

اس باب میں جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے افراد کیا حج میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان سونے بھی افراد کیا۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبد اللہ بن نافع صانع سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہی حدیث کہا ابو عیسیٰ نے کہا ثوری نے اگر افراد کرے حج میں تو بہتر ہے اور اگر قرآن کرے تو بھی بہتر ہے اور تمتع کرے تو بھی بہتر ہے اور شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور کہا ہے کہ سب سے بہتر ہمارے نزدیک افراد ہے پھر تمتع پھر قرآن۔



۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ کرنے کے بیان میں

(۸۲۱) عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ)).

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۵۷۵-۱۵۷۶)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ کو کہ آپ ﷺ نے لبیک پکاری حج اور عمرے دونوں کے ساتھ۔
فائدہ: اس باب میں عمر اور عمران بن حصین سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علماء اس کی طرف اور اختیار کیا ہے اہل کوفہ وغیرہم نے یعنی قرآن افضل ہے اور یہ صورت جو حدیث میں مذکور ہوئی قرآن کی ہے۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ

تمتع کے بیان میں

(۸۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. (ضعیف الاسناد) اس میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا تمتع کیا رسول اللہ ﷺ نے اور ابو بکر اور عمر عثمان رضی اللہ عنہم نے اور پہلے جس نے منع کیا تمتع سے وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۸۲۳) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ: أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكَ بْنُ قَيْسٍ: لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ جَهَلَ أَمْرَ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ: سَعْدُ: بَيْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُجَيٍّ، فَقَالَ الضَّحَّاكَ: فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ سَعْدُ: قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَنَعَهَا مَعَهُ. (ضعیف الاسناد)

بیرونی: روایت ہے محمد بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے سنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس کو کہ وہ دونوں ذکر کرتے تھے عمرہ ملانے کا حج کے ساتھ کوجس کو تمتع کہتے ہیں۔ سو کہا ضحاک بن قیس نے یہ تو وہی کرے گا جو اللہ کا حکم نہ جانے۔ سو سعد نے کہا برا کہا تم نے اے پیچھے میرے ضحاک نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منع کیا تمتع سے تو سعد نے کہا البتہ تمتع کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



(۸۲۴) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: هِيَ حَلَالٌ. فَقَالَ الشَّامِيُّ: إِنَّ أَبَاكَ قَدْ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِي نَهَى عَنْهَا، وَصَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَمْ أُبَيُّ يُتَّبَعُ، أَمْ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: بَلْ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (صحيح الاسناد)

بیرونی: روایت ہے ابن شہاب سے کہ سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا ان سے کہ سنا سلم نے ایک شامی کو کہ پوچھا تھا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: وہ جائز ہے۔ پھر کہا شامی نے تمہارے باپ تو منع کرتے تھے تمتع سے۔ سفر مایا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے: بھلا دیکھ تو سہی اگر میرے باپ منع کریں اور رسول اللہ ﷺ وہی کام کریں تو میرے باپ کی تابعداری کی جائے گی یا رسول اللہ ﷺ کے کام کی؟ تو کہا شامی نے: بلکہ تابعداری کی جائے گی رسول اللہ ﷺ کے کام کی۔ تو کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: البتہ تمتع کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور عثمان اور جابر اور سعد اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہم سے تمتع کو ساتھ عمرے کے اور تمتع یہی ہے کہ آدمی حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھ کر حرم میں داخل ہو پھر بعد عمرے کے احرام کھول ڈالے اور کئی میں رہے پھر حج کرے اور اس شخص کو تمتع کہتے ہیں اور اس کو ذبح کرنا قربانی کا جو میسر ہو واجب ہے اور جو قربانی نہ پائے تو تین روزے رکھ لے حج میں اور سات دن جب اپنے گھر لوٹے۔ اور مستحب ہے تمتع کو کہ اگر روزے رکھے تین حج میں تو روزے رکھ لے ذی الحج کے عشرہ اول میں اور آخرا اس کا عمرے کا دن ہو پھر اگر نہ رکھے عشرے میں تو بعض علماء صحابہ کے نزدیک ایام تشریق میں رکھ لے انہی بعض میں ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعض نے روزہ نہ رکھے ایام تشریق میں اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور اہل حدیث اختیار کرتے ہیں تمتع کو یعنی عمرہ حج میں ملانے کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔



۱۳۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ

لیک کہنے کے بیان میں

(۸۲۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنُّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ)).

(اسنادہ صحیح) الروض النضر (۵۴۰) صحیح ابی داؤد (۱۵۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھا لیکن پکارنا نبی ﷺ کا اس طرح لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ..... آخر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے اللہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں البتہ سب تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور سلطنت میں بھی کوئی شریک نہیں تیرا۔

روایت کی ہم سے قتبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے لیکن پکاری تو اس طرح کہنے لگے جیسا: پر مذکور ہوا اور کہا راوی نے ایسا ہی ہے لیکن پکارنا رسول اللہ ﷺ کا، اور زیادہ کرتے تھے عبد اللہ بن عمر اپنی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے لیکن کے یہ الفاظ بھی لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرُّغْبَى إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور راضی ہوں میں تیری تابعداری میں اور خیر سچ تیرے دونوں ہاتھوں کے ہے اور رغبت تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اس باب میں ابن مسعود اور ام المومنین عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا شافعی نے اگر کچھ اللہ کی تعظیم کے کلمات زیادہ کرے لیکن میں تو انشاء اللہ کچھ مضائقہ نہیں اور بہتر میرے نزدیک تو یہی ہے کہ اختصار کرے رسول اللہ ﷺ کی لیکن پر یعنی جو اوپر مذکور ہوا مراد یہ ہے کہ اس سے کچھ بڑھائے نہیں کہا شافعی نے اور یہ جو ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے کلمات بڑھانا کچھ مضائقہ نہیں تو یہ اس دلیل سے کہ مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ یاد کر چکے تھے رسول اللہ ﷺ کی لیکن کو اور پھر بڑھایا اس میں اپنی طرف سے لَبَّيْكَ وَالرُّغْبَى إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ جیسا اوپر مذکور ہوا۔

(۸۲۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ أَهْلًا، فَانْطَلَقَ يُهْلُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنُّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے لیکن پکاری تو اس طرح کہنے لگے: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ..... آخر تک۔ یعنی: حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے اللہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں بے شک سب تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور سلطنت میں بھی کوئی شریک نہیں تیرا۔

۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ

لیک کہنے اور قربانی کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۸۲۷) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ : أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((الْعَجُّ وَالشَّجُّ)) .

(صحیح) (الصحيحہ) (۱۵۰۰) تخریج الاحادیث المختارة (۶۱) بعض محققین کہتے ہیں اس میں محمد بن المنکدر کا عبد الرحمن سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ سے کون سا حج افضل ہے؟ تو فرمایا جس میں لیک پکارنا بہت ہو اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا۔

(۸۲۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَلْبِي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ ، وَشِمَالِهِ ، مِنْ حَجَرٍ ، أَوْ شَجَرٍ ، أَوْ مَذْرٍ ، حَتَّى تَنْقُطَعَ الْأَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا)) .

(اسنادہ صحیح) (مشكاة المصابيح: ۲۵۵۰) (التعليق الرغيب (۱۱۸/۲) [الحج الكبير]

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ لیک پکارے مگر لیک پکارتے ہیں اس کے داہنے ہاتھ پتھر اور درخت اور کنکریاں یہاں تک کہ تمام ہو جاتی ہے زمین اس کی طرف اور اس طرف یعنی مغرب سے مشرق تک جہاں تک زمین ہے وہاں تک سب لیک پکارتے ہیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے حسن بن زعفرانی اور عبد الرحمن بن اسود ابو عمر و بصری نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسماعیل بن عیاش کی حدیث کی مانند۔ اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یوسفؒ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن ابی ندیک کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ضحاک بن عثمان سے اور محمد بن منکدر کو سماع نہیں عبد الرحمن بن یربوع سے۔ اور روایت کی ہے محمد بن منکدر نے سعید بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے اور حدیثیں سوا اس حدیث کے۔ اور روایت کی ابو نعیم طحان ضراب بن مرد نے یہ حدیث ابن ابی ندیک سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے سعید بن عبد الرحمن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور خطا کی اس میں ضرار نے کہا ابو یوسفؒ نے سنائیں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے جس نے کہا اس حدیث میں کہ روایت ہے محمد بن منکدر سے انہوں نے روایت کی ابن عبد الرحمن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے تو خطا کی اس نے۔ اور ترمذی فرماتے ہیں سنائیں نے محمد سے جب ذکر کی میں نے حدیث ضرار بن مرد کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ندیک سے تو کہا محمد نے وہ خطا ہے پس کہا میں نے اوروں نے بھی روایت کی ابن ابی ندیک سے ضرار کی روایت کی مانند۔ سو کہا محمد نے کچھ نہیں وہ اور روایت کی ہے اور لوگوں نے ابن ابی ندیک سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعید بن عبد الرحمن کا اور دیکھا میں نے محمد کو ضعیف کہتے تھے ضرار بن مرد کو۔ اور عرج کہتے ہیں زور سے تلبیہ یعنی لیک پکارنے کو۔ اور عرج کہتے اونٹ ذبح کرنے کو۔

۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

بلند آواز سے لبیک کہنے کے بیان میں

(۸۲۹) عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَادٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَانِي جَبْرِئِلُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ، أَوِ التَّلْبِيَةِ)).

(صحیح) المشكاة (۲۰۴۹) صحیح ابی داؤد (۱۰۹۲) [الحج الكبير]

ترجمہ: روایت ہے خلاد بن سائب بن خلاد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آئے میرے پاس جبریل اور حکم کیا مجھ کو کہ حکم کروں میں اپنے صحابیوں کو کہ بلند کریں اپنی آوازیں لبیک پکارنے کے ساتھ۔ راوی کو شک ہے کہ اہلال فرمایا یا تلبیہ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث خلاد کی جو روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے حسن سے صحیح ہے اور بعض نے روایت کی یہ حدیث خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح وہی ہے کہ خلاد بن سائب روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ خلاد بیٹے سائب کے اور وہ بیٹے سوید انصاری کے ہیں۔ اس باب میں زید بن خالد اور ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام باندھتے وقت غسل کرنے کے بیان میں

(۸۳۰) عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاعْتَسَلَ.

(صحیح) (التعليقات الحیاء، المشكاة، التحقيق الثاني، الحج الكبير: ۲۰۴۷)

ترجمہ: روایت ہے خارجہ بن زید بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ دیکھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ کپڑے اتارے آپ ﷺ نے اپنے احرام باندھنے کو یعنی سلعے ہوئے اور نہائے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے نہانا احرام باندھنے کے وقت اور یہی قول ہے شافعی کا۔



۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ الْإِحْرَامِ لِأَهْلِ الْآفَاقِ

آفاقی کے لیے احرام باندھنے کی جگہ کے بیان میں

(۸۳۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: مِنْ أَيِّنْ نُهَلُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((يُهَلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي

الْحُلَيْفَةِ ، وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ)) قَالَ : (وَأَهْلُ أَلْيَمِينَ مِنْ يَلْمَلَمَ)).

(صحیح) (الارواء (۱۹۷/۴) صحیح ابی داؤد (۱۵۲۶) (الحج الكبير)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ پوچھا ایک مرد نے کہاں سے احرام باندھیں ہم یا رسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا: احرام باندھیں مدینے والے ذی الحلیفہ سے کہ چھ کوس ہے مدینے سے اور بس منزل ہے مکے سے اور شام والے۔ جحفہ سے کہ ذی الحلیفہ کے برابر مکے مدینے کے بیچ میں شام کی جانب میں اور نجد کے لوگ قرن سے کہ قریب طائف کے ہے اور اس کو قرن منازل بھی کہتے ہیں اور وہ ایک پہاڑ ہے گول چکنا اور یمن کے لوگ احرام باندھیں یلملم سے کہ ایک پہاڑ ہے مکے سے دو منزل۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔



(۸۳۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ . (منکر)

(الارواء: ۱۰۰۲، ضعیف ابی داؤد: ۳۰۶، والصحیح "ذات عرق") اس میں یزید بن ابی زیادہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے مقرر فرمایا مشرق کے لوگوں کے لیے عقیق کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔



۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهُ

اس کے بیان میں جو احرام والے کے لیے پہننا درست نہیں ہے

(۸۳۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحَرَمِ؟

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ ، وَلَا السَّرَاوِيلَ ، وَلَا الْبُرَانِسَ ، وَلَا الْعَمَائِمَ ، وَلَا

الْحِفَافَ ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدُكُمُ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ ، وَلْيَقْطَعْهُمَا مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ، وَلَا

تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ ، مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرُسُ ، وَلَا تَتَنَصَّبِ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ ، وَلَا تَلْبَسِ

الْقَفَازِينَ)). (صحیح) (الارواء) صحیح ابی داؤد (۱۸۲۳-۱۸۲۴) (الحج الكبير)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اس نے یا رسول اللہ ﷺ! کون سے کپڑوں کے پہننے کا حکم

کرتے ہیں آپ ہم کو حالت احرام میں؟ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب تو احرام باندھے تو کرتا اور پانجامہ اور باران

کوٹ نہ پہن اور عمامہ نہ باندھ اور موزے نہ پہن مگر جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو پہنے موزے اور کاٹ دیں کعبین کے نیچے تک اور جس کپڑے میں زعفران یا ورس ہو، یعنی ان میں رنگا ہو وہ بھی نہ پہنے اور منہ نہ ڈھانپے یعنی گھونگٹ نہ لٹکائے عورت جو احرام باندھے اور رستانے ہاتھوں میں نہ پہنے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔



۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي نُبْسِ السَّرَاوِيلِ ، وَالْخُفَيْنِ ،

لِلْمُحْرَمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ

جب تہ بند اور جوتے نہ ہوں تو محرم کے پا جامہ اور موزے پہننے کے بیان میں

(۸۳۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((الْمُحْرَمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ

السَّرَاوِيلَ ، وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ)) . (صحیح) الارواء (۱۰۱۳) صحیح ابی داؤد (۱۶۰۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جب کہ محرم تہ بند نہ پائے تو پا جامہ پہنے اور جب جوتیاں نہ ہوں تو موزے پہن لے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے تفتیہ نے انہوں نے حماد سے جو بیٹے ہیں زید کے انہوں نے عمرو سے اسی حدیث کی مانند اس باب میں ابن عمر اور جابر سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ محرم کو جب تہ بند نہ ملے تو پا جامہ پہن لے اور جب جوتی نہ ملے تو موزہ۔ اور یہی قول ہے احمد کا اور بعض کا عمل ابن عمر کی روایت پر ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر نہ پائے جوتے تو پہن لے موزہ اور کاٹ ڈالے لٹخنوں سے نیچے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔



۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُحْرَمُ ، وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ أَوْ جُبَّةٌ

اس کے بیان میں جو قمیص یا جبہ پہنے احرام باندھے

(۸۳۵) عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ ، قَالَ : رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَغْرَابِيًّا قَدْ أَحْرَمَ وَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ ، فَأَمَرَهُ أَنْ

يَنْزِعَهَا . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۵۹۶-۱۵۹۹)

ترجمہ: روایت ہے عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں یعلیٰ بن امیہ سے کہا دیکھا رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو احرام باندھے ہوئے اور اس کے بدن پر جبہ تھا تو فرمایا اتار ڈال اس کو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث۔ کہا ابو یسٰی نے اور یہی زیادہ صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے۔ اور اسی ہی روایت کی قنادہ اور حجاج بن ارطاہ نے اور کتنے لوگوں نے عطاء سے انہوں نے یعلیٰ بن امیہ سے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی عمرو بن دینار نے اور ابن جریج نے عطاء سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے اپنے باپ یعلیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

(۸۳۶) عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ . قَالَ أَبُو عِيْسَى وَ هَذَا أَصَحُّ ، وَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ .

ترجمہ : روایت ہے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ کہا ابو یسٰی نے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے۔

۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمَ مِنَ الدَّوَابِّ

ان جانوروں کے بیان میں جنہیں مارنا محرم کے لیے جائز ہے

(۸۳۷) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ : الْفَأْرَةُ ، وَالْعُقْرَبُ ، وَالْغُرَابُ ، وَالْحَذَاءُ ، وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ)) . (صحيح) الارواء (۲۲۲/۴) [الحج الكبير]

ترجمہ : روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانچ فاسق مارے جاتے ہیں احرام میں ایک چوہا دوسرا بچھو تیسرا کوڑا چوتھے چیل پانچویں نکھنا کتا۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

(۸۳۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبْعَ الْعَادِيَّ ، وَالْكَلْبَ الْعُقُورَ ، وَالْفَأْرَةَ ، وَالْعُقْرَبَ ، وَالْحَذَاءَ ، وَالْغُرَابَ)) . (ضعيف) الارواء (۲۲۶/۴) ضعيف ابی داؤد (۳۱۹) [الحج الكبير] اس

میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ : روایت ہے ابوسعید سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے محرم کو درست ہے کہ ہر درندے کاٹنے والے کو مارنا اور نکھنے کتے کو اور چوہے اور بچھو اور چیل اور کوڑے کو۔

فائدہ : کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں کہ محرم کو درست ہے کاٹنے والے درندے کو اور کتے کو مارے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔ اور کہا شافعی نے جو درندہ کہ حملہ کرتا ہے آدمیوں پر یا جانوروں پر تو محرم کو اس کا مارنا جائز ہے۔

۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کے چھنے لگانے کے بیان میں

(۸۳۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(اسنادہ صحیح) تخریج حقیقة الصیام (۶۷-۶۸) الارواء (۹۳۲) صحیح ابی داؤد (۲۰۵۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھنے لگائے احرام میں۔

فائدہ: اس باب میں انس اور عبد اللہ بن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا۔ ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور رخصت دی ہے تھوڑے علماء نے چھنے لگانے کی محرم کو اور کہتے ہیں کہ بال نہ مونڈے۔ اور مالک نے کہا کہ چھنے نہ لگائے مگر ضرورت کے وقت۔ اور کہا سفیان ثوری اور شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں چھنے لگانے میں مگر بال نہ اکھاڑے۔



۲۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

اس بیان میں کہ احرام کی حالت میں نکاح کرنا مکروہ ہے

(۸۴۰) عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنْ يُنِكَحَ ابْنَتَهُ، فَبَعَثَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمُؤَسِّمِ بِمَكَّةَ، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ يُرِيدُ أَنْ يُنِكَحَ ابْنَتَهُ، فَأَحَبُّ أَنْ يُشْهَدَكَ ذَلِكَ، قَالَ: لَا أَرَاهُ إِلَّا أَعْرَابِيًّا جَافِيًّا، إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يُنِكَحُ، وَلَا يُنِكَحُ، أَوْ كَمَا قَالَ، ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ.

(اسنادہ صحیح) الارواء (۱۰۳۷) الروض النضر (۴۶۷) صحیح ابی داؤد (۱۶۱۴-۱۶۱۵)

ترجمہ: روایت ہے نبیہ ابن وہب سے کہا ارادہ کیا ابن معمر نے کہ نکاح کریں اپنے بیٹے کا۔ سو بھیجا مجھ کو ابان بن عثمان کے پاس کہ امیر یعنی سردار تھے حاجیوں کے۔ سو گیا میں ان کے پاس اور کہا میں نے ان سے کہ بھائی تمہارے نکاح کرنا چاہتے ہیں اپنے بیٹے کا اور چاہتے ہیں کہ گواہ کریں تم کو اس بات پر۔ تو فرمایا انہوں نے میں اس کو ایک گنوار بے عقل جانتا ہوں اس لیے کہ البتہ محرم نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کرائے یعنی وکالت یا ولایت یا ایسا ہی کچھ کہا۔ پھر حدیث بیان کی عثمان سے اسی کے مثل اور مرفوع کیا اس کو۔

فائدہ: اس باب میں ابورافع اور میمونہ سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور یہی قول ہے بعض فقہائے تابعین کا۔ اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق جاز نہیں کہتے ہیں نکاح کرنا محرم کو اور کہتے ہیں اگر کرے تو نکاح اس کا باطل ہے۔

(۸۴۱) عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ، وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَكُنْتُ أَنَا

الرَّسُولُ فِيمَا بَيْنَهُمَا. (ضعيف) الارواء (۱۸۴۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو رافع سے کہا نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ بے احرام کے تھے اور صحبت کی اور وہ بے احرام کے تھے اور میں پیغام لانے والا تھا ان دونوں کے بیچ میں۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو ان سے مرفوعاً سوائے حماد بن زید کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مطروراق سے وہ ربیعہ سے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے ربیعہ سے انہوں نے سلمان بن یسار سے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ سے اور ان کو احرام نہ تھا۔ اور روایت کیا اس کو مالک نے مرسلہ اور سلیمان بن بلال رضی اللہ عنہ نے بھی ربیعہ سے مرسلہ۔ کہا ابو یسٰی نے مروی ہے یزید بن عاصم سے کہ کہا میمونہ نے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اور ان کو احرام نہ تھا۔ اور روایت کی بعض نے یزید بن عاصم سے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ سے اور ان کو احرام نہ تھا۔ کہا ابو یسٰی نے یزید بن عاصم میمونہ کے بھانجے ہیں۔

۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

محرم کے لیے نکاح جائز ہونے کے بیان میں

(۸۴۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ. (شاذ)
ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام میں اور مراد اس سے عقد نکاح ہے۔

فائدہ: اس باب میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ۔



(۸۴۳) عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ. (شاذ)
ترجمہ: روایت کی ایوب نے عکرمہ سے فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام میں اور مراد اس سے عقد نکاح ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے داؤد بن عبد الرحمن عطاء نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے سنا میں نے ابوالشعفاء سے روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ سے اور وہ محرم تھے۔ کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابوالشعفاء کا نام جابر بن زید ہے اور اختلاف ہے میمونہ کے نکاح میں اس لیے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا ان سے مکے کے راہ میں۔ سو بعض نے کہا نکاح کیا ان سے قبل احرام کے اور مشہور ہوا نکاح ان کا بعد احرام کے اور پھر صحبت کی ان سے اور احرام کھول چکے تھے سرف میں کہ ایک مقام ہے مکے سے دس میل اور وفات پائی میمونہ رضی اللہ عنہا نے سرف میں جہاں صحبت ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ سے اور مدفن بھی ان کا وہیں ہے۔

(۸۴۴) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ. (شاذ)

ترجمہ: عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ان میں نے ابا الشعثاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ محرم تھے۔



(۸۴۵) عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا، وَهُوَ حَلَالٌ، وَبَنَى بِهَا حَلَالًا، وَمَاتَتْ بِسَرَفٍ، وَدَفَّنَاهَا فِي الطَّلَةِ الَّتِي بَنَى بِهَا فِيهَا.

(صحیح) الروض (۴۶۷) صحیح ابی داؤد (۱۶۱۶) الارواء (۴/۲۲۷-۲۲۸)
ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا جب احرام نہ تھا۔ اور محبت بھی کی جب محرم نہ تھے اور کبار اوی نے وفات پائی ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے سرف میں اور دفن کیا ہم نے ان کو اسی لان میں کہ جہاں محبت کی تھی ان سے آپ ﷺ نے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یزید بن عاصم سے مرسل کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ رضی اللہ عنہا سے جب وہ احرام میں تھے۔



۲۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کے شکار کا گوشت کھانے کے بیان میں

(۸۴۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ، وَأَنْتُمْ حُرْمٌ، مَا لَمْ تُصَيْدُوهُ، أَوْ يُصَدَّ لَكُمْ)) (ضعیف) (المشكاة: ۲۷۰، التحقيق الثاني) منقطع ہے۔ مطلب کا جابر سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا جنگل کے شکار کا گوشت تم کو حلال ہے حالت احرام میں جب تک تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا تمہارے حکم سے شکار نہ کیا گیا ہو۔ یعنی اگر تم خود شکار کرو یا تمہارے حکم سے ہو تو اس کا کھانا حلال نہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابوقادہ اور طلحہ سے روایت۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث جابر کی مفسر ہے اور ہم نہیں جانتے کہ مطلب کو سماع ہو جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں شکار کے گوشت کھانے میں اگر خود شکار نہ کیا ہو یا اس کے کھانے کے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔ کہا شافعی نے اس باب میں یہ حدیث سب سے بہتر ہے اور موافق قیاس کے اور اسی پر عمل ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

(۸۴۷) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ ، تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ ، فَرَأَى جِمَارًا وَحْشِيًّا ، فَاسْتَوَى عَلَى فَرْسِهِ ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَنَاولُوهُ سَوْطَهُ ، فَأَبَوْا ، فَسَأَلَهُمْ رُحْمَةً فَأَبَوْا عَلَيْهِ ، فَأَخَذَهُ فَشَدَّ عَلَى الْجِمَارِ ، فَقَتَلَهُ ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبْيَ بَعْضُهُمْ ، فَأَذَرَ كُوا النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : ((إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمْوَهَا اللَّهُ)) . (صحيح) (الارواء : ۱۰۲۸ ، صحيح ابی داؤد : ۱۶۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہیں راہ میں مکہ کے پیچھے رہ گئے اپنے کچھ یاروں کے ساتھ اور وہ یار احرام باندھے ہوئے تھے اور ان کا احرام نہ تھا سو دیکھا قتادہ نے ایک وحشی گدھا سوجڑھے اپنے گھوڑے پر اور سوال کیا اپنے لوگوں سے کہ کوڑا دیں سوا نکار کیا ان لوگوں نے پھر نیزہ مانگا ان سے تو بھی انکار کیا انہوں نے تو آپ ہی لے لیا انہوں نے یعنی کوڑا اور نیزہ بھی پھر دوڑے اس گدھے پر اور اس کو مارا اور کھایا اس میں سے بعض صحابیوں نے یعنی محرموں نے اور بعض نے انکار کیا۔ پھر ملے رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک کھانا تھا کہ اللہ نے تم کو کھلایا یعنی وہ تم کو حلال تھا اگرچہ تم احرام میں ہو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے تسمیہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوقتادہ سے حمار وحشی کے باب میں ابوالنضر کی حدیث کی مانند مگر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمٍ شَيْءٍ؟ یعنی تمہارے پاس کچھ گوشت ہے اس کا؟ یعنی اگر ہوتا تو آپ بھی کھاتے۔ کہا ابویسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۸۴۸) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، فِي جِمَارِ الْوَحْشِ ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمٍ شَيْءٌ)) . (صحيح) [انظر الذى قبله]

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ سے حمار وحشی کے باب میں ابوالنضر کی حدیث کی مانند مگر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ گوشت ہے اس کا۔

۲۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

اس بیان میں کہ محرم کے لیے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے

(۸۴۹) عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَمَةَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَأَهْلَى لَهُ جِمَارًا وَحْشِيًّا ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا فِي وَجْهِهِ مِنَ الْكَرَاهِيَةِ ، فَقَالَ : ((إِنَّهُ لَيْسَ بِنَارِدٍ عَلَيْكَ ، وَلَكِنَّا حُرْمٌ)) . (صحيح)

بخاری: روایت ہے عبد اللہ بن عبد اللہ سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی ان کو کہ صعب بن جثامہ نے خبر دی ان کو کہ رسول اللہ ﷺ صعب کو لے گئے اپنے ساتھ ابواء میں یا ودان میں کہ وہ دونوں مقام ہیں مکہ اور مدینے کے بیچ میں سوہد یہ لائے صعب ایک حمار وحشی آپ ﷺ کے پاس سو آپ نے اس کو پھیر دیا، پھر جب دیکھا مال ان کے چہرے میں تو کہا یہ ہم نے اس لیے پھیر دیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں یعنی مجبوری ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایک قوم کا مذہب علماء وغیرہم سے اسی حدیث پر ہے کہ مکروہ ہے شکار کا گوشت کھانا محرم کو۔ اور کہا شافعی نے ہمارے نزدیک اس حدیث میں گدھے کا پھیر دینا اس لیے تھا کہ گمان ہوا آپ ﷺ کو کہ صعب نے انہی کے لیے شکار کیا ہے اور چھوڑ دینا آپ ﷺ کا تنزیہی ہے اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے اور کہا اس میں یہ اُھْدِیْ لَهُ لَحْمُ حِمَارٍ وَحُشٌّ یعنی ہدیہ لائے آپ ﷺ کے سامنے وحشی گدھے کا گوشت۔ اور یہ روایت غیر محفوظ ہے اس باب میں علی اور زید بن ارم سے بھی روایت ہے۔



۲۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرَمِ

اس بیان میں کہ محرم کے لیے دریا کا شکار حلال ہے

(۸۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجٍّ، أَوْ عُمْرَةٍ، فَاسْتَقْبَلَنَا رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ، فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِأَسْبَاطِنَا وَعَصِيْنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُّوْهُ، فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ)).

(ضعیف) الارواء (۱۰۳۱) اس کی سند ابی المہزم کی وجہ سے ضعیف ہے۔ جمہور نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

بخاری: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کو یا عمرے کو تو ہمارے سامنے آگئی ایک مکڑی کڑی یعنی ملخ کی سو ہم مارنے لگے اپنے کوڑوں اور لاشیوں سے اور فرمایا نبی ﷺ نے کھاؤ اسے یہ تو دریا کا شکار ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مکرر روایت سے ابی المہزم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ہے ان میں شعبہ نے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء سے محرم کو مکڑی کھانے کا اور اس کے شکار کرنے کی اور بعض نے کہا اس پر صدقہ واجب ہے اگر شکار کرے یا کھائے مکڑی کو۔



۲۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّبْعِ يُصَيِّبُهَا الْمُحْرَمُ

محرم کے لیے گوہ یعنی گھوڑ پھوڑ کے بیان میں

(۸۵۱) عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: قُلْتُ لِحَابِرٍ: الصَّبْعُ أَصِيدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: أَكُلُوهَا؟ قَالَ:

نَعَمْ، قَالَ : قُلْتُ : أَقَالَه رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ نَعَمْ.

(صحیح) التعليق علی صحیح ابن خزيمة (۲۲۴۸) الارواء (۱۰۵۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا صبح یعنی گوہ شکار میں داخل ہے؟ کہا انہوں نے: ہاں، پھر پوچھا میں نے کیا کھاؤں میں اس کو یعنی جب احرام نہ ہو تو کہا انہوں نے ہاں پھر پوچھا میں نے کیا فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ نے؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا علی نے اور کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث تو کہا اس میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے اور ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا کہ محرم اگر کھائے یا شکار کرے گوہ تو اس پر جزاء ہے۔



۲۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ لِدُخُولِ مَكَّةَ

کے میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنے کے بیان میں

(۸۵۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : اِغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ لِذُخُولِ مَكَّةَ يَفْعُ . (ضعيف الاسناد جدًا : لكن رواه الشيخان دون ذكر "ففع") اس میں عبدالرحمن بن زید بن اسلم راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا غسل کیا نبی ﷺ نے مکے میں جانے کے لئے ففع میں کہ ایک موضع ہے قریب مکے کے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے نافع سے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نہایا کرتے تھے مکے میں جانے کے لیے اور یہی قول ہے شافعی کا کہ مستحب ہے غسل کرنا مکے میں جانے کے لیے اور عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو احمد بن حنبل نے اور علی بن مدینی وغیرہا نے نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مرفوع گرا نبی کی روایت سے۔



۳۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ مِنْ اَعْلَاهَا ،

و خُرُوجِهِ مِنْ اَسْفَلِهَا

اس بیان میں کہ نبی ﷺ مکے کی بلندی کی طرف سے آئے اور نچلی جانب سے باہر گئے

(۸۵۳) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ ، دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا ، وَ خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا .

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۶۳۳)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب پہنچے نبی ﷺ کے تو اندر گئے مکے کے اونچی جانب سے اور باہر نکلے نیچے کی جانب سے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔



۳۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ نَهَارًا

اس بیان میں کہ نبی ﷺ مکے میں دن کے وقت داخل ہوئے

(۸۵۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۶۲۹)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ دن کو مکے میں داخل ہوئے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

اس بیان میں کہ بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

(۸۵۵) عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ، قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أُرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ، إِذَا رَأَى الْبَيْتَ؟ فَقَالَ:

حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكُنَّا نَفْعَلُهُ. (ضعيف عند الالباني) (ضعيف ابی داؤد ۳۲۶، المشكاة:

۲۵۷۴، التحقيق الثاني) مہاجر المکی بھول راوی ہے۔ ہذا الرواة (۲۵۰۷) بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مہاجر مکی سے کہ پوچھا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کیا ہاتھ اٹھائے آدمی جب دیکھے بیت اللہ کو؟ تو فرمایا انہوں

نے: ہم نے حج کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو کیا ہم کہیں ہاتھ اٹھاتے تھے یعنی نہیں اٹھاتے تھے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے ہاتھ اٹھانا بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت یعنی کراہت اس کی نہیں پہچانتے مگر شعبہ کی روایت سے کہ وہ

روایت کرتے ہیں ابو قزعة سے اور نام ابو قزعة کا سوید بن حجر ہے۔

۳۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ الطَّوَافِ؟

طواف کی کیفیت کے بیان میں

(۸۵۶) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ، ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ،

فَرَمَلَ ثَلَاثًا، وَ مَشَى أَرْبَعًا، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ، فَقَالَ: [وَأَتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى] [البقرة: ۱۲۵]، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرُّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا. أَظْنَهُ. قَالَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ [البقرة: ۱۵۸].

(صحیح) الارواء (۱۱۲۰) صحیح ابی داؤد (۱۶۶۳)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا جب آئے نبی ﷺ کے میں داخل ہوئے مسجد حرام میں اور ہاتھ لگایا حجر اسود کو یا بوسہ دیا پھر چلے اس کی داہنی طرف یعنی طواف شروع کیا سو کو دو کر چلے شانے اچھالتے ہوئے تین بار یعنی کعبے کے گرد اور اپنی میٹھی چال پر چلے چار بار پھر آئے مقام ابراہیم کے پاس اور فرمایا وَأَتَّخِذُوا إِلَى آخِرِهِ۔ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر پڑھیں دو رکعتیں اور مقام ابراہیم آپ کے اور کعبے کے بیچ میں تھا پھر آئے حجر اسود کے پاس بعد دو رکعتوں کے اور چوما اس کو پھر نکلے صفا کی طرف۔ کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔



۳۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّمْلِ مِنَ الْحَجْرِ إِلَى الْحَجَرِ

حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر ختم کرنے کے بیان میں

(۸۵۷) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ ثَلَاثًا، وَ مَشَى أَرْبَعًا. (صحیح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کو دو کر شانے اچھال کر چلے حجر اسود سے حجر اسود تک یعنی طواف کئے تین بار اور میٹھی چال چلے چار بار۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ کہا شافعی نے اگر ترک کرے رمل کو تو برا کیا اور اس پر واجب نہیں اور جب تین شوط یعنی تین پھیرے میں رمل نہ کیا تو پھر اس کے بعد نہ کرے۔ اور بعض نے کہا اہل مکہ پر رمل واجب نہیں اور نہ اس پر کہ جس نے کئے سے احرام باندھا ہو۔



۳۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ، دُونَ مَا سِوَاهُمَا

اس بیان میں کہ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی کو بوسہ نہ دے

(۸۵۸) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي عَبَّاسٍ، وَمُعَاوِيَةَ لَا يَمُرُّ بِرُكْنِي إِلَّا اسْتَلَمَهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ:

إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ، وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مُهْجُورًا. (اسنادہ صحیح) (الحج الکبیر)

ترجمہ: روایت ہے ابو الطفیل سے کہا انہوں نے ہم تھے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج میں اور معاویہ طواف میں نہیں گزرتے تھے کسی رکن پر مگر اس کو چوم لیتے تھے تو کہا ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی ﷺ تو فقط حجر اسود اور رکن یمانی ہی کو بوسہ دیتے تھے۔ تو معاویہ نے کہا: بیت اللہ میں سے کوئی چیز چھوڑنا نہ چاہیے۔

فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ بوسہ نہ دے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو۔



۳۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ مُضْطَبِعًا

اس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا

(۸۵۹) عَنْ ابْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا وَعَلَيْهِ بُرْدٌ. (حسن عند الالبانی) ((الحج الکبیر)) صحیح ابی داؤد (۱۶۴۵) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابن جریج اور سفیان ثوری دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی یعلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کیا حالت اضطباع میں اور آپ ﷺ کے بدن مبارک پر ایک چادر تھی۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کو داہنی بغل کے نیچے کر کے دونوں کنارے اس کے سینے اور پیٹھ کی طرف سے بائیں کندھے پر ڈال دے اور یہ بانک پنے کے واسطے آپ ﷺ نے کیا کہ کفار پر رعب ظاہر ہو کہ اس میں کمال جرأت اور جلالت پر دلالت ہوتی ہے۔ کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث ثوری کی جو مروی ہے ابن جریج سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہی کی روایت سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبد المجید بیٹے ہیں جبیر بن شیبہ کے اور یعلیٰ بیٹے ہیں امیہ کے۔



۳۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

حجر اسود کو بوسہ دینے کے بیان میں

(۸۶۰) عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ، وَيَقُولُ: إِنِّي أَقْبَلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ، لَمْ أَقْبَلُكَ.

(اسنادہ صحیح) الروض النضر (۷۲۳) صحیح ابی داؤد (۱۶۳۶)

ترجمہ: روایت ہے عالس بن ربیعہ سے کہا دیکھا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بوسہ لیتے ہوئے حجر اسود کا اور فرماتے تھے کہ میں تجھ کو بوسہ لیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے یعنی کچھ نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اگر میں نہ دیکھتا رسول اللہ ﷺ کو بوسہ لیتے تھے تجھ کو تو کبھی میں بوسہ نہ لیتا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مستحب ہے حجر اسود کا بوسہ لینا پھر اگر ممکن نہ ہو اس تک پہنچنا تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوم لے اور اگر ہاتھ بھی نہ پہنچ سکے تو اس کے سامنے ہو کر تکبیر کہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔



(۸۶۱) عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِيلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ عَلَيْهِ؟ أَرَأَيْتَ إِنْ زُوِّجْتُ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ، رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ. (صحيح) ((الحج الكبير))

ترجمہ: روایت ہے زبیر بن عربی سے کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو چھونے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا تو انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو حجر اسود کو چھوتے ہوئے اور بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پر اس شخص نے کہا اگر ہجوم ہو جائے اور میں عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اس اگر وگر کو یمن میں باکر رکھو میں نے تو نبی ﷺ کو دیکھا اسلام اور بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو۔



۳۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

اس بیان میں کہ سعی مروہ کی بجائے صفا سے شروع کرنی چاہیے

جاننا چاہیے کہ سعی یعنی پھر نادر میان صفا اور مروہ کے سات بار واجب ہے حنفیہ کے نزدیک اور رکن ہے امام شافعی کے نزدیک اور یمن میں یعنی بیچوں بیچ نالی کا وہ ایک جگہ ہے صفا اور مروہ کے درمیان میں اس میں نشان بنے ہیں پہچاننے کے لیے اس میں بالاتفاق جلدی چلنا سنت ہے سعی کے وقت۔

(۸۶۲) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَآتَى الْمَقَامَ، فَقَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: ۱۲۵]، فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ: ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((بَدَأَ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ))، فَبَدَأَ بِالصَّفَا وَقَرَأَ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ [البقرة: ۱۵۸]۔

(صحيح)

تفسیر: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ جب نبی ﷺ کے میں آئے تو طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور ہر بار کو ایک شوط کہتے ہیں اور آئے مقام ابراہیم میں اور پڑھی یہ آیت وَاتَّخِذُوا سے مصلیٰ تک یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ۔ پھر نماز پڑھی پیچھے مقام کے یعنی مقام ابراہیم کے جو قبلے کے بیچ میں تھا پھر حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا اور فرمایا ہم بھی شروع کرتے ہیں اس چیز سے جہاں سے شروع کیا اللہ نے تو سعی کو شروع کیا صفا سے اور پڑھی یہ آیت إِنَّ الصَّفَا سے آخر تک یعنی صفا اور مردہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں سے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ سعی شروع کرے صفا سے نہ مردہ سے اور اگر مردہ سے شروع کرے تو جائز نہیں اور پھر صفا سے شروع کرنا چاہیے اور اختلاف ہے علماء کا اس کے حق میں جو طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی نہ کرے صفا اور مردہ کی یہاں تک کہ لوٹے تو بعض نے کہا کہ اگر کئے کے قریب ہے اور یاد آیا کہ سعی نہیں کی ہے تو لوٹ آئے اور سعی کرے اور اگر اس کو یاد نہ آیا یہاں تک کہ اپنے وطن پہنچ گیا تو کافی ہے اس کو فقط ایک قربانی کر دینا۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔ اور کہا بعض نے اگر سعی نہ کی اور اپنے وطن چلا گیا تو اس کا حج درست نہ ہوا۔ اور یہی قول ہے امام شافعی کا کہ سعی ایسی واجب ہے کہ بغیر اس کے حج درست نہیں۔



۳۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا اور مردہ کے درمیان سعی کرنے کے بیان میں

(۸۶۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِيَرَى الْمُشْرِكِينَ قُوَّةً. (صحیح) تفسیر: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سعی کی رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کی یعنی طواف کیا اور سعی کی صفا اور مردہ کی اس لیے کہ دکھلائیں مشرکوں کو اپنا زور اور غلبہ۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ سعی کرے یعنی دوڑ کر چلے صفا اور مردہ میں پھر اگر دوڑ کر نہ چلا اور اپنی میٹھی چال چلا تو بھی جائز ہے۔



(۸۶۴) عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُحْمَانَ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَمَرَ يَمْشِي فِي السَّعْيِ، فَقُلْتُ لَهُ : أَتَمْشِي فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؟ قَالَ : لَيْنَ سَعَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى عَلَيْهِ، وَ لَيْنَ مَشَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي. وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ. (صحیح) التعليق علی صحیح ابن خزيمة (۲۲۷۰-۲۲۷۲) صحیح ابی داؤد (۱۶۶۲)

تفسیر: روایت ہے کثیر بن جہان سے کہا دیکھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو میٹھی چال چلتے صفا اور مردہ کے بیچ میں تو کہا میں نے ان

سے تم رساں رساں چلتے ہو یہاں پر تو جواب دیا انہوں نے اگر میں دوڑ کر چلوں تو بھی ہو سکتا ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دوڑتے ہوئے اور اگر رساں رساں چلوں تو بھی جائز ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو رساں رساں چلتے اور میں بہت بڑھا ہوں۔

فائدہ : کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سعید بن جبیر نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی۔



۴۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا

سوار ہو کر طواف کرنے کے بیان میں

(۸۶۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : طَافَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، فَإِذَا انْتَهَى إِلَى الرُّكْنِ ، أَشَارَ إِلَيْهِ .

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۶۴۰)

ترجمہ : روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ طواف کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر جب آتے حجر اسود پر تو اشارہ کرتے طرف اس کی۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور ابو الطفیل اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے مکروہ کہا ہے طواف بیت اللہ کا اور سعی صفا مروہ کی سوار ہو کر کچھ عذر سے اور یہی قول ہے شافعی کا۔



۴۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ

طواف کی فضیلت کے بیان میں

(۸۶۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً ، خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ ، كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) .

(ضعیف) (الضعیفہ : ۵۱۰۲) اس میں شریک بن عبد اللہ النخعی الکوفی کنز و حافظی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ : روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے طواف کیا بیت اللہ کا پچاس بار صاف ہو کے نکلا اپنے گناہوں سے مانند اس دن کے کہ جتنا اسے اس کی ماں نے۔

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے پوچھا میں نے محمد سے تو کہا انہوں نے مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہی کا قول روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ایوب سے کہا ایوب نے محمد ثین عبد اللہ بن سعید بن جبیر کو اپنے باپ سے اچھا جانتے تھے اور ان کے ایک بھائی بھی ہیں

ان کو عبد الملک بن سعید بن جبیر کہتے ہیں اور ان سے بھی روایت ہے۔

(۸۶۷) عَنْ أَيُّوبَ السَّخِينِيِّ، قَالَ: كَانُوا يُعَدُّونَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِيهِ، أَخُ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَقَدَّرُوا عَنْهُ أَيْضًا. (صحيح) الارواء (۴۸۱) الروض (۴۷۲) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند سفیان بن عیینہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ایوب سختیانی سے کہا محمد شین عبد اللہ بن سعید بن جبیر کو اپنے باپ سے اچھا جانتے تھے اور ان کے ایک بھائی بھی ہیں ان کو عبد الملک بن سعید بن جبیر کہتے ہیں اور ان سے روایت بھی ہے۔

۴۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ، لِمَنْ يَطُوفُ

طواف کرنے والے کے لیے صبح اور عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بیان میں

(۸۶۸) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)). (استنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مت منع کرو اے اولاد عبد مناف کی کسی شخص کو جو طواف کرے اس گھر کا اور نماز پڑھے جس گھڑی میں چاہے رات ہو یا دن یعنی اوقات مکروہہ میں بھی منع نہ کرو۔

فائلا: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جبیر بن مطعم کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبد اللہ بن ابی نجیح نے عبد اللہ بن باباہ سے بھی اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں بعد عصر اور صبح کے کئے میں۔ سو بعض نے کہا کچھ مضائقہ نہیں طواف اور نماز میں بعد عصر اور صبح کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور حجت لائے ہیں اسی حدیث کو نبی ﷺ کے اور بعض نے کہا اگر طواف کرے عصر کے بعد تو نماز نہ پڑھے جب تک آفتاب نہ ڈوب لے اور ایسا ہی اگر طواف بعد صبح کے کیا ہے تو جب تک آفتاب طلوع نہ ہو نماز نہ پڑھے اور سند لائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو کہ انہوں نے طواف کیا صبح کے بعد اور دو رکعتیں طواف کی نہ پڑھیں اور نکلے مکے سے یہاں تک کہ ذی طوی میں اترے اور بعد طلوع میں اترے تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انس کا۔

۴۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ؟

اس بیان میں کہ طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھنا چاہیے؟

(۸۶۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ، بِسُورَتَيِ الْإِخْلَاصِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ [الکافرون: ۱]، و﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ [الإخلاص: ۱]۔

(اسنادہ صحیح) (حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم) الارواء (۱۲۰) صحیح ابی داؤد (۱۶۶۳)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کی دو رکعتوں میں دوسور میں اخلاص کی پڑھیں ایک رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ مستحب کہتے انہی دونوں سورتوں کے پڑھنے کو طواف کی دو رکعتوں میں۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبد العزیز بن عمران کی حدیث سے اور حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے جو یہی روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور عبد العزیز بن عمران ضعیف ہیں حدیث میں۔

(۸۷۰) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوْفِ بِـ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾. (صحیح الاسناد مقطوعاً)

ترجمہ: روایت ہے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ مستحب کہتے انہیں دونوں سورتوں کے پڑھنے کو طواف کی دو رکعتوں میں: سورہ کافرون اور سورہ اخلاص۔



۴۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّوْفِ عُرْيَانًا

اس بیان میں کہ ننگے طواف کرنا حرام ہے

(۸۷۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا بَائِي شَيْءٍ بُعِثْتُ؟ قَالَ: بِأَرْبَعٍ: لَا يَدْخُلُ الْحَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا، وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مَدَّتِهِ، وَمَنْ لَا مَدَّةَ لَهُ فَارْبَعَةُ أَشْهُرٍ. (صحیح) (الارواء: ۱۱۰۱)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ابیہ سے کہ پوچھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا حکم دے کر تم بھیجے گئے تھے نبی ﷺ کے پاس تو کہا بھیجا گیا تھا میں چار حکم لے کر ایک تو یہ کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر مسلمان شخص اور دوسرے یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بندہ بیت اللہ کا ننگے ہو کر اور تیسرے یہ کہ حج میں مسلمانوں کے ساتھ مشرک جمع نہ ہوں اس سال کے بعد اور یہ کہ نبی ﷺ اور جس کے بیچ میں صلح ہے ایک مدت مقرر تک تو اس کی صلح اسی مدت تک رہے گی اور جس کی صلح میں کچھ مدت مقرر نہیں اس کو چار مہینے تک مہلت ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر

اور نصر بن علی نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے ابواسحاق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن اشج سے روایت ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے یعنی اشج یا عیاض مضموم کے ساتھ کہ اس کے ثانی مثلاً اور بعد اس کے یائے ساکن ہے صحیح زیادہ ہے و اشج سے کہ جس کے سرے پر ہمزہ ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور شعبہ نے وہم کیا اور کہا اس روایت میں زید بن اشج۔ (۸۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَهُ، وَقَالَا: زَيْدُ بْنُ يَثِيجٍ، وَهَذَا أَصَحُّ. (صحیح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: ہم سے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے بیان کیا دونوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے ابواسحاق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن اشج سے روایت ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔



۳۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْكَعْبَةِ

کعبہ کے اندر داخل ہونے کے بیان میں

(۸۷۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عِنْدِي، وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ، طَيِّبُ النَّفْسِ، فَرَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ، فَقُلْتُ لَهُ: فَقَالَ: ((إِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ، وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ أَتَعَبْتُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي)).

(ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعيفة (۳۳۴۶) ضعيف أبي داود (۳۴۷) اس میں اسماعیل بن عبد الملک ضعیف راوی ہے۔ ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نکلے نبی ﷺ میرے پاس سے اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی تھیں مزاج خوش تھا پھر جب لوٹ کر آئے تو وہ غمگین تھے سو پوچھا میں نے سبب غم کا تو فرمایا آپ ﷺ نے میں اندر گیا کعبے کے اور دوست رکھتا ہوں میں کہ نہ گیا ہوتا میں اور مجھے خوف ہے کہ تکلیف میں ڈالا میں نے اپنی امت کو بعد اپنے۔ یعنی آپ جب اندر تشریف لے گئے تو ساری امت کو ادائے سنت کے لیے جانا ضرور ہوا اور نبی شفیق کو اتنی بھی تکلیف امت کی گوارا نہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

کعبے کے اندر نماز پڑھنے کے بیان میں

(۸۷۴) عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَمْ يُصَلِّ وَلَكِنَّهُ كَبَّرَ. (صحیح)
ترجمہ: روایت ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی کعبہ کے اندر تو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ نے نماز نہیں پڑھی لیکن تکبیر کہی یعنی اللہ اکبر کہا۔

فائدہ: اس باب میں اسامہ بن زید اور فضل بن عباس اور عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بلال رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں جانتے کعبہ کے اندر نماز پڑھنا اور مالک بن انس نے کہا کچھ مضائقہ نہیں نفل نماز پڑھنے میں کعبہ کے اندر اور مکروہ ہے فرض پڑھنا کعبہ کے اندر اور شافعی نے کہا فرض و نفل کسی میں کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ طہارت اور قبلہ کی فرضیت میں نفل اور فرض دونوں برابر ہیں۔



۴۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَسْرِ الْكَعْبَةِ

کعبہ کو توڑ کر بنانے کے بیان میں

(۸۷۵) عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ : أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهُ : حَدَّثَنِي بِمَا كَانَتْ تَقْضِي إِلَيْكَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ - يَعْنِي عَائِشَةَ - فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا : ((لَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ ، لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ ، وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ)) قَالَ : فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا ، وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ.

(صحیح)

ترجمہ: روایت ہے اسود بن یزید سے کہا ابن زبیر نے کہا ان سے کہ بیان کرو مجھ سے جو کہتی تھیں تم کو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا تو کہا اسود نے بیان کیا مجھ سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے اگر تیری قوم کے لوگ ابھی جاہلیت چھوڑ کر نئے مسلمان نہ ہوتے تو میں کعبہ کو توڑتا اور پھر بناتا اس میں دو دروازے پھر جب اختیار ہوا ابن زبیر کا یعنی حاکم ہوئے مکہ کے تو کھود کر کعبہ شریف کو پھر بنایا اور اس میں دو دروازے کر دیے۔
فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۴۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحِجْرِ

حطیم میں نماز پڑھنے کے بیان میں

جاننا چاہیے حجر بکسر حاطی کچھ جگہ گھیرے ہوئے ہے کعبہ کی سمت مغرب کی طرف اور وہ بیت اللہ میں داخل ہے

چھ ہاتھ یا سات ہاتھ اور اسی کو طیم بھی کہتے ہیں۔

(۸۷۶) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي، فَأَدْخَلَنِي الْحَجْرَ، وَقَالَ: ((صَلِّ فِي الْحَجْرِ إِنْ أَرَدْتَ دُخُولَ الْبَيْتِ، فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ، وَلَكِنَّ قَوْمًا اسْتَقْصَرُوهُ حِينَ بَنَوْا الْكُعْبَةَ، فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْبَيْتِ)).

(حسن صحیح) (سلسلہ احادیث الصحیحة : ۴۳، صحیح ابی داؤد : ۱۷۶۹)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے میں چاہتی تھی کہ بیت اللہ کے اندر جاؤں اور اس میں نماز پڑھوں سو پکڑ لیا رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ اور داخل کیا مجھ کو حجر میں اور فرمایا نماز پڑھ تو حجر میں اگر جانا چاہے تو بیت اللہ کے اندر اس لیے کہ وہ ٹکڑا ہے بیت اللہ کا لیکن تمہاری قوم نے چھوٹا کر دیا ہے کعبہ کو بناتے وقت اور باہر رہنے دیا اس کو یعنی حجر کو بیت اللہ سے یعنی خرچ کم ہونے کے سبب سے۔

فائل: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ وہ بیٹے ہیں بلال کے۔



۴۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَجْرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

حجر اسود رکن یمانی اور مقام ابراہیم کی فضیلت کے بیان میں

(۸۷۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ)).

(اسنادہ صحیح) (المشکاة : ۲۵۷۷، التعليق الرغیب : ۱۲۳/۲، الحج الکبیر)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اترتا تھا حجر اسود جنت سے تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا پھر کالا کر دیا اس کو بنی آدم کے گناہوں نے۔

فائل: اس باب میں عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔



(۸۷۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ رَجَاءِ أَبِي يَحْيَى، قَالَ : سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ يَقُولُ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَأْفُقَتَانِ مِنَ يَأْفُقَاتِ الْجَنَّةِ، طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا، وَلَوْ لَمْ يَطْمَسْ نُورُهُمَا، لَأَضَاءَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)).

(صحیح عند الالبانی) (المشکاة : ۲۵۷۹) بعض محققین کہتے ہیں اس میں رجاء بن صبیح ضعیف ہے تقریب (۱۹۲۶)

بیان کیا ہم سے قتیہ نے انہوں نے یزید بن زریج سے انہوں نے رجا سے جن کی کثیت ابو یحییٰ ہے سنائیں نے مسافح حاجب سے کہتے تھے سنائیں نے عبداللہ بن عمرو سے کہتے تھے سنائیں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے رکن اور مقام ابراہیم دونوں یا قوت ہیں جنت کے یا قوتوں سے کہ مٹا دیا اللہ تعالیٰ نے ان کا نور اور اگر نہ مٹاتا نور ان کا تو روشن کر دیتے مشرق سے مغرب تک۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث مروی ہے عبداللہ بن عمرو سے موقوف انہی کا قول اور اس باب میں ایک روایت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ہے۔ اور وہ غریب ہے۔



۵۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى مَنَى وَالْمَقَامِ بِهَا

منیٰ کی طرف جانے اور وہاں ٹھہرنے کے بیان میں

(۸۷۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّى بَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنَى، الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ، ثُمَّ غَدَا إِلَى عَرَفَاتٍ. (صحیح) (حجة النبی ﷺ: ۵۰/۶۹) صحیح ابی داؤد (۱۶۶۹)

بیرونی: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ امامت کی ہماری رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز کی پھر سورے چلے عرفات کو۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے اور اسماعیل بن مسلم میں کلام ہے۔

(۸۸۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِمَنَى، الظُّهْرَ، وَالْفَجْرَ، ثُمَّ غَدَا إِلَى عَرَفَاتٍ. (صحیح) [انظر ما قبله]

بیرونی: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی نماز ظہر کی اور فجر کی منیٰ میں پھر عرفات کو چلے۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن زبیر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث مقسم کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسی ہے علی ابن مدینی نے کہا کہ یحییٰ نے کہا شعبہ نے کہا نہیں سنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گنا ان کو شعبہ نے اور یہ حدیث ان پانچ میں نہیں ہے۔



۵۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ مَنَى مُنَاخٌ مِنْ سَبَقِ

اس بیان میں کہ منیٰ اسی کے ٹھہرنے کی جگہ ہے جو پہلے آئے

(۸۸۱) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَبْنِي لَكَ بِنَاءً يُظْلِكَ بِمَنَى؟ قَالَ: ((لَا، مَنَى مُنَاخٌ

مَنْ سَبَقَ)). (ضعیف) ضعیف ابی داؤد (۳۴۵) یوسف کی والدہ ام میکہ غیر معروف راویہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم لوگوں نے یا رسول اللہ ﷺ! کیا بنا دیں ہم ایک مکان آپ ﷺ کے اترنے کے لیے منیٰ میں تو فرمایا آپ ﷺ نے کچھ ضرور نہیں منیٰ اسی کا مکان ہے جو پہلے آئے۔
فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے۔



۵۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ بِمَنَى

منیٰ میں قصر نماز پڑھنے کے بیان میں

(۸۸۲) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنَى ، آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرُهُ رُكْعَتَيْنِ .

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۷۱۴)

ترجمہ: روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہا پڑھی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز منیٰ میں بمعیت بہت لوگوں کے بے خوف و خطر دو رکعتیں یعنی چار رکعت کی دو رکعتیں جیسے سفر میں پڑھتے تھے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث حارثہ بن وہب کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابن مسعود نے کہ پڑھیں انہوں نے آپ کے ساتھ دو رکعتیں اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ دو رکعتیں اور شروع خلافت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعتیں اور اختلاف ہے علماء کا منیٰ میں قصر کرنے میں مکے والوں کے لیے سو بعض نے کہا کہ مکے والوں کے لیے منیٰ میں قصر نہ کرنا چاہیے مگر جو مسافر ہو یعنی مکہ نہ ہو اور یہی قول ہے ابن جریج اور سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید قطان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر مکے والے قصر کریں منیٰ میں اور یہی قول ہے اوزاعی اور سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمن بن مہدی کا۔



۵۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوُقُوفِ بِعَرَافَاتٍ وَالِدُّعَاءِ فِيهَا

عرفات میں ٹھہرنے اور دعا کرنے کے بیان میں

(۸۸۳) عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ ، قَالَ : أَتَانَا ابْنُ مَرْجٍ الْأَنْصَارِيُّ ، وَنَحْنُ وَاقِفُونَ بِالْمَوْقِفِ - مَكَانًا يُبَاعِدُهُ عَمْرُو - فَقَالَ : إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ يَقُولُ : كُونُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ ؛ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْبٍ مِنْ إِرْبِ إِبْرَاهِيمَ .

(صحیح) المشكاة (۲۵۹۵) التعليق الرغيب (۱۲۷/۲) صحیح ابی داؤد (۱۶۷۵) [الحج الكبير]

ترجمہ: روایت ہے یزید بن شیبان سے کہا آئے ہمارے پاس بیٹے۔ مرثع انصاری کے اور ہم کھڑے تھے کھڑے ہونے کی جگہ

میں یعنی عرفات میں ایسی جگہ میں کہ دور رکھتے تھے اس کو عمر و یعنی امام کی جگہ سے بہت دور تھے تو کہا ابن مرلیج نے میں پیغام لانے والا ہوں رسول اللہ ﷺ کا تمہارے پاس کہ فرماتے تھے آپ کھڑے رہو تم اپنی اپنی جگہ میں کہ تم پانے والے ہو ورنہ ابراہیم علیہ السلام کا۔

فائدہ : اس باب میں علی اور عائشہ اور جبر بن معطم اور شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عبسہ نے حدیث ابن مرلیج کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن عیینہ کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے اور ابن مرلیج کا نام یزید ہے اور ان کی بھی ایک حدیث ہم پہچانتے ہیں۔

(۸۸۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَتْ قُرَيْشٌ ، وَمَنْ كَانَ عَلَى دِينِهَا ، وَهُمْ الْحُمْسُ ، يَقْفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، يَقُولُونَ : نَحْنُ قَطِيعُ اللَّهِ ، وَكَانَ مِنْ سِوَاهُمْ يَقْفُونَ بِعَرَفَةَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ﴾ [البقرة : ۱۹۹] . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۶۶۸)

ترجمہ : روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے قریش اور جو لوگ تابع تھے ان کے دین کے کہ ان کو خمس کہتے ہیں یعنی شجاع اور مضبوط سب کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں کہ حرم میں ہے اور عرفات کو نہ جاتے اور کہتے کہ ہم خادم اور رہنے والے بیت اللہ کے ہیں یعنی براہ کبر اور فخر عرفات کو نہ جاتے مزدلفے سے پھر آتے اور سوا ان کے جو لوگ کھڑے ہوتے تھے عرفات میں تو اتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت ﴿ ثُمَّ أَفِيضُوا ﴾ سے آخر تک۔ یعنی پھر وہم اے قریش جہاں پھرتے ہیں سب لوگ یعنی تم بھی عرفات تک جاؤ اور لوگوں کے ساتھ لوٹو۔

فائدہ : کہا ابو عبسہ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ مکہ کے لوگ باہر نہ جاتے حرم سے اور عرفات حرم سے باہر ہے اور قیام کرتے مزدلفے میں اور کہتے ہم اللہ کے گھر والے ہیں یعنی رہنے والے اللہ کے نزدیک اور جو لوگ ان کے سوا تھے وہ وقوف کرتے عرفات میں پھر اتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت ﴿ ثُمَّ أَفِيضُوا ﴾ سے آخر تک اور خمس حرم والوں کو کہتے ہیں۔



۵۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

اس بیان میں کہ سارا عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے

(۸۸۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ : ((هَذِهِ عَرَفَةُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ ، وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)) ، ثُمَّ أَفَاضَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، وَأُرْدِفَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، وَجَعَلَ يُشِيرُ بِيَدِهِ عَلَى هَيْبَتِهِ ، وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَ شِمَالًا ، يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ : ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ،

عَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ)) ثُمَّ أَنِّي جَمَعًا فَصَلَّى بِهِمُ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَنَّى قَرَحَ ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ : ((هَذَا قَرَحٌ وَهُوَ الْمَوْقِفُ ، وَجَمْعُ كُلِّهَا مَوْقِفٌ)) ، ثُمَّ أَقَاضَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى وَادِي مُحَسَّرٍ ، فَفَرَعَ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتَّى جَاوَزَ الْوَادِي فَوَقَفَ وَأَرْدَفَ الْفُضْلُ ، ثُمَّ أَتَى الْجَمْرَةَ ، فَرَمَاهَا ، ثُمَّ أَتَى الْمُنَحَرَ ، فَقَالَ : ((هَذَا الْمُنَحَرُ ، وَمِنَى كُلُّهَا مَنْحَرٌ)) . وَاسْتَفْتَنَهُ جَارِيَةٌ شَابَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ ، فَقَالَتْ : إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ ، قَدْ أَدْرَكَتُهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ ، أَفِيَجْزِيءُ أَنْ أُحْجَّ عَنْهُ ؟ قَالَ : ((حُجَّجِي عَنْ أَبِيكَ)) . قَالَ وَلَوْ يَ عُنُقُ الْفُضْلُ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، لِمَ لَوَيْتَ عَنْ نَوَافِلِ عَمَلِكَ ؟ قَالَ : ((رَأَيْتَ شَابًا وَشَابَةً ، فَلَمْ آمَنِ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِمَا)) . فَأَتَاهَا رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنِّي أَقْضْتُ قَبْلَ أَنْ أُحْلِقَ ، قَالَ : ((احْلِقْ وَلَا حَرَجَ . أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ)) . قَالَ : وَجَاءَ آخِرُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنِّي أَقْضْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ ، قَالَ : ((ارْمِ ، وَلَا حَرَجَ)) . قَالَ : ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ ، فَطَافَ بِهِ ، ثُمَّ أَتَى زَمْرَمَ ، فَقَالَ : ((يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ لَنَزَعْتُ)) . (حسن عند الالبانى) (حجاب المرأة الحج الكبير : ٢٨) حجاب المرأة (٢٧) بعض محققین - اس کو سفیان ثوری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ عرفات میں اور فرمایا یہ عرفات ہے اور یہ کھڑے رہنے کی جگہ ہے اور عرفہ سب کی سب کھڑے رہنے کی جگہ ہے پھر لوٹے جب آفتاب ڈوبا اور اپنے پیچھے بٹھالیا اسامہ بن زید کو یعنی اونٹنی مبارک پر اور اشارہ کرنے لگے ہاتھ سے اور وہ اپنے حال پر تھے اور آدمی اونٹوں کو مارتے چلے آتے تھے داہنے اور بائیں اور آپ ﷺ پھر پھر کر دیکھتے تھے ان کی طرف اور فرماتے تھے اے آدمیو! آہستہ آہستہ چلو پھر اپنے جمع میں جس کو مزدلفہ کہتے ہیں تو پڑھیں وہاں پر دو نمازیں ملا کو یعنی مغرب اور عشاء پھر جب صبح ہوئی تو تشریف لائے قزح میں اور قزح ایک مقام ہے جہاں امام کھڑا ہوتا ہے مزدلفے میں اور کھڑے رہے وہاں اور فرمایا یہ قزح ہے اور کھڑے رہنے کی جگہ ہے اور مزدلفہ سب کا سب کھڑے رہنے کی جگہ ہے پھر ٹھہرے یہاں تک کہ بچے وادی حمر کو کہ وہ ایک نالہ ہے مٹی اور مزدلفہ کے بیچ میں جہاں اصحاب اقیل ہلاک ہوئے پھر مارا اپنی اونٹنی کو کوڑا سودوڑی یہاں تک کہ نکل گئے اس نالے سے پھر ٹھہرے اور پیچھے بٹھالیا آپ ﷺ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو یعنی اسامہ کے بدلے پھر آئے حمرے پر اور پتھر مارے اس کو پھر آئے مخر میں یعنی قربانی کی جگہ میں اور فرمایا آپ ﷺ نے یہ مخر ہے اور مٹی سب کا سب ذبح کرنے کی جگہ ہے پھر مسئلہ پوچھا آپ سے ایک جوان لڑکی نے جو قبیلہ بنی شعم سے تھی سو کہا میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور پایا اللہ کے فریضہ حج نے اس کو یعنی اس پر حج فرض ہوا کیا کفایت کرتا ہے کہ میں اس کی طرف سے حج کروں - فرمایا آپ ﷺ نے حج کراپنے باپ کی طرف سے - کہا راوی نے اور پھر مدی آپ ﷺ نے گردن فضل بن عباس کی یعنی لڑکی کی طرف سے سو عرض کیا عباس رضی اللہ عنہ

نے یا رسول اللہ ﷺ کیوں پھیر دی آپ نے گردن اپنے چپا کے بیٹے کی فرمایا دیکھا میں نے جوان لڑکا اور جوان لڑکی سونہ مامون ہوا میں شیطان سے ان پر پھر ایک مرد آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے طواف افاضہ کر لیا سر منڈوانے سے پہلے فرمایا آپ ﷺ نے اب منڈالو کچھ حرج نہیں۔ یا بال کتروالو کچھ حرج نہیں کہا راوی نے پھر آیا دوسرا اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ذبح کیا قبل کنکریاں پھینکنے کے فرمایا آپ ﷺ نے اب کنکریاں مار لو کچھ حرج نہیں کہا راوی نے پھر آئے بیت اللہ میں اور طواف کیا یعنی طواف افاضہ اور افاضہ کہتے ہیں لوٹنے کو پھر آئے زمزم پر اور فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! اگر مجھے خیال نہ ہوتا کہ لوگ تم کو بھرنے نہ دیں گے تو میں بھی زمزم کے ڈول نکالتا یعنی اگر میں نکالوں گا تو تب لوگ سنت سمجھ کر بھرنے لگیں گے اور پھر تم کو نہ بھرنے دیں گے۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے نہیں بیچانتے ہم اس کو مگر حضرت علی کی روایت سے اور اسی سند سے یعنی عبد الرحمن بن حارث بن عیاش کی روایت سے اور کئی لوگوں نے روایت کی ہے اس کی مثل ثوری سے اور اسی پر عمل ہے علم والوں کا کہہتے ہیں ظہر عصر ملا کر پڑھے، عرفات میں ظہر کے وقت اور بعض علم والوں نے کہا اگر آدمی نماز پڑھے اپنے اترنے کی جگہ میں اور حاضر نہ ہو امام کے ساتھ جماعت میں تو بھی چاہیے دو نمازیں ملا کر پڑھ لے جیسے امام پڑھتا ہے اور زید بن علی پوتے ہیں حسین بن علی بن ابی طالب کے۔



۵۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

عرفات سے لوٹنے کے بیان میں

(۸۸۶) عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسَّرٍ. وَزَادَ فِيهِ بَشَرًا. وَأَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ، وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ. وَزَادَ فِيهِ أَبُو نُعَيْمٍ: وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَا الْخَذْفِ، وَقَالَ: ((لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا)). (صحيح) صحيح أبي داود (۱۶۹۹-۱۷۱۹)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جلدی چلے وادی محسر میں (اور اس کی تحقیق اوپر کی حدیث میں گزری) اور زیادہ کیا اس روایت میں بشر نے کہ لوٹے آنحضرت ﷺ مزدلفے سے تسکین کے ساتھ اور حکم کیا لوگوں کو آہستہ چلنے کا اور زیادہ کیا ابو نعیم نے کہ حکم کیا آپ نے ایسی کنکریاں مارنے کا جو دو انگلوں میں پکڑی جائیں یعنی کھجور کی گٹھلی کے برابر اور فرمایا آپ نے شاید نہ دیکھوں میں تم کو اس سال کے بعد یعنی یہ اشارہ ہے اپنی ذات کی طرف اور اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے۔



۵۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھنے کے بیان میں

(۸۸۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ ، فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِإِقَامَةٍ ، وَ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ هَذَا فِي هَذَا الْمَكَانِ . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۶۸۲-۱۶۹۰) بعض محققین نے اس کو سفیان ثوری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مالک سے کہ البتہ ابن عمر نے نماز پڑھی مزدلفہ میں اور ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے اور فرمایا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے اس مکان میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے اسماعیل بن خالد سے انہوں نے ابواسحاق سے۔ انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث مذکور کے کہا محمد بن بشار نے کہا یحییٰ نے کہا اچھی حدیث سفیان کی ہے اسی باب میں علی اور ابویوب اور عبد اللہ بن مسعود اور جابر اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی جو سفیان نے روایت کی ہے زیادہ صحیح ہے اسماعیل بن ابی خالد کی حدیث سے اور سفیان کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ کہا یعنی مؤلف رحمہ اللہ نے روایت کی ہے اسرائیل نے یہ حدیث ابواسحاق سے انہوں نے عبد اللہ سے اور خالد سے کہ دونوں بیٹے ہیں مالک کے انہوں نے ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ نماز مغرب نہ پڑھے جب تک مزدلفہ میں نہ پہنچے پھر جب مزدلفہ میں پہنچے تو دونوں نمازیں ایک تکبیر سے پڑھے اور ان کے بیچ میں کوئی نفل بھی نہ پڑھے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض علماء نے اور یہی مذہب ہے ان کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کپڑے اتارے کھانا کھائے پھر تکبیر کہہ کر عشاء پڑھ لے اور بعض علماء نے کہا ملا کر پڑھے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دو تکبیروں اور ایک اذان سے، پہلے اذان دے لے مغرب کے لیے پھر تکبیر کہہ کر مغرب پڑھے پھر تکبیر کہہ کر عشاء پڑھ لے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

(۸۸۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : بِمِثْلِهِ . (صحیح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی مثل۔

۵۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ أَذْرَكَ الْإِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ أَذْرَكَ الْحَجَّ

اس بیان میں کہ جس نے امام کو مزدلفہ میں پالیا اور وہ اس سے پہلے

عرفات میں بھی ٹھہرا تو اس نے حج کو پالیا

(۸۸۹) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ: أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ نَجْدٍ، أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِعَرَفَةَ، فَسَأَلُوهُ، فَأَمَرُ مُنَادِيًا، فَنَادَى: الْحَجُّ عَرَفَةُ، مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، فَقَدْ أَذْرَكَ الْحَجَّ، أَيَّامُ مِنَى ثَلَاثَةٌ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ، فَلَا إِيَّامَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَأَخَّرَ، فَلَا إِيَّامَ عَلَيْهِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَ زَادَ يَحْيَى: وَ أَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادَى. (صحيح) الارواء (۱۰۶۴) المشكاة (۲۷۱۴) صحيح ابى داؤد (۱۷۰۳)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن یعمر سے کہ کچھ لوگ نجد سے آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ عرفات میں تھے سو سوال کیا آپ ﷺ سے یعنی حج کے وقت کا اور فوت ہونے کا تو حکم کیا آپ ﷺ نے ایک پکارنے والے کو پکار دے حج عرفات میں کھڑے ہونے کا نام ہے یعنی جنوین تاریخ ذی الحجہ کے زوال کے بعد سے دسویں تاریخ کے طلوع فجر تک عرفات میں کھڑا ہو جائے اس نے حج پالیا اور دن مٹی میں ٹھہرنے کے تین ہیں سو جو جلدی چلا گیا دو دن میں تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو دیر کر کے گیا تیسرے دن اس پر بھی کچھ گناہ نہیں، کہا محمد نے اور زیادہ کیا یحییٰ نے اس روایت میں کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر بیچے بٹھالیا تھا وہ یہی پکارتا تھا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابوبکر بن عطاء سے انہوں نے عبدالرحمن بن یعمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی روایت کی مثل اور ہم معنی۔ کہا یعنی مؤلف نے کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ سب حدیثوں سے عمدہ ہے جو سفیان ثوری نے روایت کیں۔ کہا ابوعبسی نے عبدالرحمن بن یعمر کی حدیث پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا، جو نہ کھڑا ہو عرفات میں قبل طلوع فجر کے یعنی دسویں تاریخ کی فجر تک تو اس کا حج فوت ہو گیا اور پھر کچھ کام نہیں آتا اگر بعد طلوع فجر کے قوف عرفات ہو بلکہ اس کو ضروری ہے کہ عمرہ کر کے احرام کو کھول ڈالے اور سال آئندہ اس پر قضا ضرور ہے۔ اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور روایت کی ہے شعبہ نے بھی کبیر بن عطاء سے حدیث ثوری کی، کہا سنا میں نے جارد سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے بعد روایت اس حدیث کے یہ حدیث ام المناسک ہے یعنی جڑ ہے سب افعال حج کی۔

(۸۹۰) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَحْوَةُ بِمَعْنَاهُ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن یعمر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی کی مثل اور ہم معنی۔

(۸۹۱) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مِصْرَسٍ بْنِ أَوْسٍ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِي، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْمَزْدَلِيفَةِ، حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي جِئْتُ مِنْ جَبَلِي طَيٍّ، أَكَلْتُ رَاجِلَتِي، وَأَتَعَبْتُ نَفْسِي، وَاللَّهِ! مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ، فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هَذِهِ، وَ وَقَفَ مَعَنَا حَتَّى يَدْفَعَ، وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا، فَقَدْ تَمَّ

حَجَّهٖ ، وَقَضَى تَفْتَهُٓ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ بن مضر بن اوس بن حارث بن لام الطائی سے کہا آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مزدلفہ میں جب نکلے آپ ﷺ نماز کو تو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ! میں آیا ہوں پہاڑوں سے طے کے جو ایک قبیلہ ہے اور میں نے خوب تھکایا اپنی اونٹنی کو یعنی دوڑانے سے اور تکلیف میں ڈالا اپنی جان کو یعنی جلدی آنے میں اور کوئی پہاڑ یا ٹیلہ ریت کا نہ چھوڑا میں نے قسم ہے اللہ کی مگر کھڑا رہا میں وہاں یعنی عرفات کے خیال سے تو میرا حج ہوا یا نہیں تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو آٹے ہماری اس نماز میں مزدلفہ میں اور وقوف کرے ہمارے ساتھ اور عرفات میں کھڑا ہو چکا اس سے پہلے رات کو یاد ان کو سوپورا ہو چکا حج اس کا اور اتار ڈالے وہ اپنا میل کچیل یعنی احرام کھولے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِ الصَّعَةِ مِنْ جَمْعِ بَلِيلٍ

کمزور لوگوں کو مزدلفہ سے رات ہی کو پہلے روانہ کر دینے کے بیان میں

(۸۹۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعِ بَلِيلٍ . (صحیح) الارواء (۴/۲۷۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اسباب کے ساتھ مزدلفہ سے رات ہی کو۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما اور اسماء رضی اللہ عنہا اور فضل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اسباب اور بار برداری کے ساتھ مزدلفہ سے رات کو صحیح ہے مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث مشاش سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے فضل بن عباس سے کہ نبی ﷺ نے اپنے گھر کے ضعیفوں کو مزدلفے سے روانہ کر دیا رات ہی کو اور اس حدیث میں خطا کی ہے کہ خطا کی ہے مشاش نے اور زیادہ کیا اس میں عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اور روایت کی ابن جریج وغیرہ نے یہ حدیث عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ذکر نہیں کیا اس میں فضل بن عباس کا۔



(۸۹۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدَّمَ صَعَةَ أَهْلِهِ ، وَقَالَ : ((لَا تَرْمُوا الْجُمُرَةَ ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)) .

(صحیح) الارواء (۴/۲۷۶) المشكاة (۲۶۱۳) صحیح ابی داؤد (۱۶۹۶-۱۶۹۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے آگے روانہ کیا اپنے گھر کے ضعیفوں یعنی لڑکے بالوں کو یعنی مزدلفہ سے منیٰ کو اور فرمایا کنکریاں نہ مارنا جب تک آفتاب نہ نکلے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضاقتہ نہیں اگر پہلے سے روانہ کر دے لڑکے بالوں کو مزدلفہ سے منی کو شب میں اور یہی کہتے ہیں اکثر علماء اس حدیث کی رو سے کہ وہ لوگ جا کر کنکریاں نہ ماریں جب تک آفتاب نہ نکلے اور رخصت دی بعض علماء نے کہ کنکریاں ماریں رات سے اور عمل نبی ﷺ کی حدیث پر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا۔



۵۹۔ بَابُ : [مَا جَاءَ فِي رَمِي يَوْمِ النَّحْرِ ضَحًى]

دس ذوالحجہ کو چاشت کے وقت کنکریاں مارنے کے بیان میں

(۸۹۴) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ ضَحًى، وَأَمَّا بَعْدُ ذَلِكَ، فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ. (صحيح) الارواء (۲۸۱/۴) صحيح ابی داؤد (۱۷۲۰) ((حجة النبي صلى الله عليه وسلم))
ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نبی ﷺ کنکریاں پھینکتے تھے نحر کے روز یعنی دسویں تاریخ ذی الحجہ کو چاشت کے وقت یعنی دن چڑھے اور بعد اس کے اور دنوں میں زوال آفتاب کے بعد۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ کنکریاں نہ مارے بعد یوم نحر کے مگر بعد زوال کے۔



۶۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْإِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ، قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

اس بیان میں کہ مزدلفے سے سورج طلوع ہونے سے پہلے ٹکنا چاہئے

(۸۹۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ. (صحيح)
ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ لوٹے یعنی مزدلفے سے آفتاب نکلنے سے پہلے۔
فائدہ : اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اہل جاہلیت یعنی رسول اللہ ﷺ سے قبل کے لوگ انتظار کرتے تھے طلوع آفتاب کا جب آفتاب نکلتا تو لوٹتے۔



(۸۹۶) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يُحَدِّثُ يَقُولُ : كُنَّا وَفُوقًا بِجَمْعٍ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَكَانُوا يَقُولُونَ : أَشْرِقَ نَبِيرٌ، وَإِنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَالَفَهُمْ. فَأَفَاضَ عَمْرُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(صحیح) جلباب المرأة (۱۸۰) صحیح ابی داؤد (۱۶۹۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو اسحاق سے کہا سنا میں نے عمرو بن میمون سے کہتے تھے ہم کھڑے تھے مزدلفہ میں سو کہا عمر بن خطاب نے کہ مشرکین نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب نہ نکلے اور کہتے تھے چمک جاوے شیر اور شیر ایک پہاڑ ہے کہ جب دھوپ اس پر چمکتی تب روانہ ہوتے تھے البتہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف کیا پھر لو نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آفتاب نکلنے سے پہلے۔
فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۶۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْجِمَارَ الَّتِي يُرْمَى بِهَا مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ

چھوٹی کنکریاں مارنے کے بیان میں

(۸۹۷) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. (صحیح)
 ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کنکریاں مارتے تھے حجروں کو مثل خذف کے اور خذف انگلیوں میں کنکریاں رکھ کر مارنے کو کہتے ہیں مراد اس سے چھوٹی کنکری ہے۔

فائدہ: اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں ام جندب از دیہ سے روایت کرتی ہیں اور ابن عباس اور فضل بن عباس اور عبد الرحمن بن عثمان تمیمی اور عبد الرحمن بن معاذ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مثل خذف کے مارے۔



۶۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

سورج کے زوال کے بعد کنکریاں مارنے کے بیان میں

(۸۹۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرْمِي الْجِمَارَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

(صحیح) بحذیث جابر رضی اللہ عنہ: (۹۰۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ کنکریاں مارتے حجروں کو بعد زوال شمس کے۔
فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۶۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي رَمَى الْجِمَارِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا

پیدل یا سوار ہو کر رکنگریاں مارنے کے بیان میں

(۸۹۹) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجِمَارَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۷۱۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے ننگریاں ماریں حمرے پر نحر کے دن سوار ہو کر۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور قدامہ بن عبد اللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اختیار کیا بعض نے کہ پیدل چلے جمار کی طرف اور تاویل اس حدیث کی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کبھی کسی دنوں میں آپ نے سوار ہو کر رکن کی ہوگی تاکہ لوگ آپ کو دیکھ کر سیکھ لیں اور دونوں حدیثوں پر عمل ہے علماء کا یعنی جو حدیث مذکور ہوئی اور جواب آتی ہے۔

(۹۰۰) عَنْ أَبِي عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْجِمَارَ، مَشَى إِلَيْهَا ذَاهِبًا وَ رَاجِعًا.

(صحیح) (الصحيحه: ۲۰۷۲، صحیح ابی داؤد: ۱۷۱۸)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب رکنگریاں مارتے جہروں کو تو پیدل جاتے تھے اور پیدل ہی آتے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعض نے عبید اللہ سے اور مرفوع نہیں کی یہ حدیث اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور بعض نے کہا سوار ہو کر جائے نحر کے روز اور پیدل جائے بعد اس کے کہا ابو عیسیٰ نے اور شاید جس نے ایسا کہا ہے منظور ہے اسے فرمانبرداری رسول اللہ ﷺ کے فعل کی اس لیے کہ مروی ہے آپ سے کہ سوار ہو کر نحر کے روز رکن کی اور اس دن فقط حمرہ عقبہ کی رمی ہوتی ہے۔



۶۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ

اس بیان میں کہ ننگریاں کیسے ماری جائیں؟

(۹۰۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: لَمَّا أَتَى عَبْدُ اللَّهِ جِمْرَةَ الْعَقَبَةِ، اسْتَبْطَنَ الْوَادِي، وَاسْتَقْبَلَ الْكُعْبَةَ

، وَجَعَلَ يَرْمِي الْجِمْرَةَ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ رَمَى بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ قَالَ:

وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مِنْ هَهُنَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

(صحیح) (التعليق على صحيح ابن خزيمة (۲۸۸۰) صحیح ابی داؤد (۱۷۳۳))

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن یزید سے کہ جب آئے عبداللہ جمرہ عقبہ کے پاس بیچ میں کھڑے ہوئے میدان کے اور منہ کیا کعبہ کی طرف اور کنکریاں مارنے لگے داہنے ابرو کے مقابل پھر ماریں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے ہر کنکری پر پھر فرمایا قسم ہے اس خداوند تعالیٰ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی جگہ سے کنکریاں ماری تھیں انہوں نے جن پر سورہ بقرہ اتری تھی یعنی اللہ کے پیغمبر ﷺ نے اور تخصیص سورہ بقرہ کی شاید اس واسطے فرمائی کہ اس میں احکام حج بہت مذکور ہیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے اس باب میں فضل بن عباس اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے، کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور اختیار کیا انہوں نے کنکریاں مارے آدمی میدان کے بیچ میں کھڑا ہو کر سات کنکریاں اور تکبیر کہے ہر کنکری کے ساتھ اور اجازت دی ہے بعض علماء نے کہ اگر ممکن نہ ہو میدان کے بیچ میں کھڑا ہونا تو جہاں سے ہو سکے مار لے اگرچہ میدان کا بیچ نہ ہو۔

(۹۰۲) عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ)). (ضعيف) (المشكاة: ۲۶۲۴، ضعيف أبي داود: ۳۲۸) صحيح ابن خزيمة رقم الحديث (۲۸۸۲) المستدرک (۴۵۹/۱) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند صحیح ہے۔ جبکہ البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کنکریاں مارنا جمروں پر اور دوڑنا صفا اور مروہ کے بیچ میں اللہ کی یاد کرنے کے لیے مقرر ہوا ہے یعنی تاکہ ہاجرہ اور اسماعیل علیہما السلام کا ہجرت کرنا اور اللہ کی راہ میں جان فدا کرنا یاد آئے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہیں۔



۶۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَوَاهِيَةِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

کنکریاں مارتے وقت لوگوں کو دھکے دینے کی کراہت کے بیان میں

(۹۰۳) عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلَى نَاقَةٍ، لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ، وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ. (صحيح) (المشكاة: ۲۶۲۳)

ترجمہ: روایت ہے قدامہ بن عبد اللہ سے کہ ادا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کنکریاں مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے نہ مارنا تھا نہ ہانکنا دھکیلنا تھا لوگوں کو اور نہ ٹوہنجو تھا۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن حنظلہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث قد امہ بن عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ اسی روایت سے معلوم ہوتی ہے اور سند حسن ہے صحیح اور ایمن بن نابل ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک۔

۶۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِشْتِرَاكِ فِي الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ

اونٹ اور گائے میں شراکت کے بیان میں

(۹۰۴) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ ، الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ، وَالْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ . (اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۱۴۶۹) صحیح ابی داؤد (۲۴۹۸-۲۵۰۰) **ترجمہ :** روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ذبح کی ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال سات آدمیوں میں ایک گائے اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ یعنی ایک گائے میں سات آدمی شریک ہو گئے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ قربانی میں ایک اونٹ یا ایک گائے سات آدمیوں کو کفایت کرتی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد کا اور مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ قربانی میں ایک گائے کافی ہے سات آدمیوں کو اور اونٹ کافی ہے دس آدمیوں کو اور یہی قول ہے اسحاق کا اور دلیل ان کی یہی حدیث ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہم اسی ایک سند سے پہچانتے ہیں یعنی جو سند آگے مذکور ہوتی ہے۔

(۹۰۵) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ ، قَالُوا : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ عَلِيَاءِ بْنِ أَحْمَرَ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَحَضَرَ الْأَضْحَى ، فَأَشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً ، وَفِي الْحَزْوَرِ عَشْرَةً . (صحیح) المشكاة (۱۴۶۹) الروض النضر (۶۱۳) **ترجمہ :** روایت کی ہم سے حسین بن حریش اور کئی لوگوں نے کہا سب نے روایت کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے انہوں نے حسین بن واقد سے انہوں نے علیاء بن احمر سے انہوں نے عکرمہ سے ابن عباس سے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ بن واقد سے انہوں نے علیاء بن احمر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ سو آگئی عید اٹھی اور شریک ہو گئے ہم ایک گائے میں سات آدمی اور ایک اونٹ میں دس آدمی۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے یہی جو مروی ہے حسین بن واقد سے۔

۶۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِشْعَارِ الْبَدَنِ

قربانی کے اونٹ کے اشعار کے بیان میں

مترجم : کہتا ہے اشعار اسے کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کو داہنے کنارے سے زخمی کر دیں اور آپ ﷺ نے بھی اپنی

قربانی کے اونٹوں کو اشعار کیا ہے اور عرب میں اس واسطے قربانی کے اونٹوں میں اشعار کیا کرتے تھے تاکہ کوئی تزاوق وغیرہ اس کو نہ لوٹے اور اگر وہ راہ بھول جائیں تو پہنچا دیں۔

(۹۰۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَلَّدَ نَعْلَيْهِ وَ أَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي الشَّقِّ الْأَيْمَنِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَ أَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ. (صحيح) الحج الاكبر (۱/۸) صحيح ابى داؤد (۱۰۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے قربانی کی اونٹنیوں کے گلوں میں ہار ڈالادو جو تیوں کا اور زخمی کر دیا اونٹنیوں کی کوہان کو دائیں طرف سے ذی الحلیفہ میں اور پونچھ دیا خون اس کا۔

فائدہ: اس باب میں مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسلیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نام ابو حسان اعرج کا مسلم ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ اشعار کرنا چاہیے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا سنائیں نے یوسف بن یسلیٰ سے کہتے تھے سنائیں نے وکیع سے کہ روایت کی انہوں نے یہی حدیث پھر فرمایا کبھی نہ دیکھوا اپنی عقل پر چلنے والوں کی بات اس لیے کہ اشعار سنت ہے اور کہنا ان کا بدعت ہے کہا سنائیں نے ابو سائب سے کہتے تھے ہم بیٹھے تھے وکیع کے پاس کہا وکیع نے ایک آدمی سے جو چلتا تھا رائے پر کہ اشعار کیا رسول اللہ ﷺ نے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ وہ مثلہ ہے یعنی ہاتھ پیر کاٹنے میں داخل ہے اور مثلہ منع ہے تو کہا اس مرد نے کہ مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ کہا انہوں نے اشعار مثلہ میں داخل ہے۔ کہا راوی نے سودیکھا وکیع کو کہ بہت غصے میں آگئے اور لال پیلے ہو گئے اور کہا میں کہتا ہوں تجھ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور تو کہتا ہے کہا ابراہیم نخعی نے تو اس لائق ہے کہ قید کیا جائے اور پھر نہ چھوٹے جب تک باز نہ آئے اپنے قول سے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ تو وکیع تھے کہ غصے ہو کر فقط قید کے بیان پر کفایت کیا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوتے تو اس بات پر اس کو قتل کرتے اور حقیقت میں معصوم کے قول کے آگے غیر معصوم کی سند لانی سفاهت کی نشانی ہے اور نبی معصوم ہے اور سوا ان کے غیر معصوم حقیقت میں جو لوگ امام کے قول کو مخالف حدیث کے پا کر پھر اس کو قبول کرتے ہیں اور حدیث سے اکڑتے ہیں اور مذہب کی سند پکڑتے ہیں انہی کے حق میں یہ آیت اتری ہے وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَ ثَٰ مَصِيرًا اور امام اس بات سے کیوں راضی ہوں گے وہ تو باعلیٰ صوت پکار گئے کہ ہمارا قول اگر حدیث کے خلاف ہو تو چھوڑ دو اور خود آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا الْمُحْتَبَهُدُ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہے کبھی صواب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔



۶۸۔ بَابُ: اشْتَرَاءُ الْهَدْيِ

ہدی خریدنے کے بیان میں

(۹۰۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى هَدْيَهُ مِنْ قُدَيْدٍ. (ضعيف الاسناد) (والمحفوظ موقوف على ابن عمر رضي الله عنه) اس میں ابن الیمان بکثرت غلطیاں کرتا ہے۔ اور اس کا حافظہ متغیر ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے خریدی ہدی اپنی قدید سے کہ وہ ایک موضع ہے مکہ اور مدینے کے بیچ میں۔
مترجم کہتا ہے کہ ہدی ساتھ زبرہاء کے اور سکون دال کے ان چار پایوں کو کہتے ہیں جو ثواب کے لیے حرم میں ذبح کیے جائیں خواہ بکری ہو یا دنب یا بیل یا گائے بھینس اونٹ ہو اور عمر وغیرہ جو قربانی میں شرط ہے سو اس میں بھی ضرور ہے۔ اور ہدی کی دو قسم ہے واجب اور تطوع یعنی نفل ہدی، واجب کی کئی قسمیں ہیں ہدی قرآن، ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار۔ اور ہدی اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ہدیہ بندے کا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ثوری کی روایت سے سخی بن یمان کی سند سے مروی ہے نافع سے کہ ابن عمر نے خریدی ہدی اپنی قدید سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ زیادہ صحیح ہے۔



۶۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيمِ

مقیم کے ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے کے بیان میں

(۹۰۸) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ فَلَا يَذْهَبُ هَدْيِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ، وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ.

(صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ میں نے بڑے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے گلے کے ہار پھر نہ احرام باندھا آپ ﷺ نے نہ ہار حرام کیا آپ ﷺ نے اپنے اوپر کسی چیز کو اودھنا چھوڑا کسی کپڑے کو۔
فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ کہتے ہیں جب آدمی نے قربانی کے گلے میں ہار ڈالا اور اس کا ارادہ حج کا ہے تو اس پر کوئی کپڑا یا خوشبو یا کوئی چیز ہو حرام نہیں جب تک احرام نہ باندھے اور بعض علماء نے کہا جب ہار ڈالے آدمی قربانی کے گلے میں تو واجب ہوگی اس پر جو چیز واجب ہوتی ہے محرم پر۔



۷۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کے بیان میں

(۹۰۹) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَقْبِلُ فَلَا يَذْهَبُ هَدْيِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُلَّهَا غَنَمًا، ثُمَّ لَا يُحْرِمُ.

(صحیح) (صحیح ابی داؤد : ۱۵۴۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں بکارتی تھی ہار رسول اللہ ﷺ کی قربانی کی بکریوں کے پھر آپ ﷺ محرم

نہیں ہوتے تھے۔

فائدہ: کہا ابوہریرہؓ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اصحاب نبی ﷺ وغیرہم سے کہ بکریوں کے ہار ڈالنا چاہیے۔

۷۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهِ

اس بیان میں کہ ہدی کا جانور اگر مرنے لگے تو اس کا کیا کیا جائے

(۹۱۰) عَنْ نَاجِيَةِ الْخَزَاعِيِّ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ ؟ قَالَ : ((اُنْحَرُهَا ، ثُمَّ اَغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا ، فَيَأْكُلُوهَا)) .

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۵۴۶)

ترجمہ: روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہا پوچھا میں نے یا رسول اللہ ﷺ کیا کروں میں اس قربانی کے جانور کو جو مرنے لگے؟ فرمایا آپ ﷺ نے ذبح کر دے اس کو اور ڈبو دے اس کی جوتی یعنی جو گلے میں تھی اس کے خون میں پھر چھوڑ دے کہ لوگ کھالیں اس کو۔

فائدہ: اس باب میں ذویب ابو قبیسہ خزاعی سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوہریرہؓ نے یہ حدیث ناجیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں جب ہدی تطوع یعنی نفل کی قربانی کا جانور مرنے لگے تو مالک اس کا اور رفیق اس کے کوئی نہ کھائیں اس میں سے اور چھوڑ دے اور آدمیوں کے لیے کہ کھالیں اور یہی کفایت ہے اس کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں اگر کھالے اس میں سے کچھ تو تاوان دے جتنا کھایا ہو اور کہا بعض علماء نے جس نے کھائی نفل کی ہدی تو ضامن ہوا یعنی اتنی قیمت کا۔



۷۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ

قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بیان میں

(۹۱۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ لَهُ : ((اُرْكَبْهَا)) ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّهَا بَدَنَةٌ ، فَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ ، أَوْ فِي الرَّابِعَةِ : ((اُرْكَبْهَا وَيَحْك)) ، أَوْ ((وَيَلِك)) .

(صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا ایک مرد کو قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے فرمایا آپ ﷺ نے سوار ہو لے اس پر کہا اس نے یا رسول اللہ ﷺ یہ قربانی کا اونٹ ہے، فرمایا آپ ﷺ نے تیسری بار یا چوتھی بار یعنی راوی کو شک

ہے کہ تین بار سوار ہونے کو فرمایا چار بار اور اخیر میں فرمایا سوار ہو جا خرابی ہے تیری۔ راوی کو شک ہے کہ و بھک فرمایا و بھک۔
فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے حسن ہے اور رخصت دی ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کی اگر ضرورت ہو اس پر چڑھنے کی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا نہ چڑھے جب تک ایسا ہی بے قرار نہ ہو۔



۴۔ باب: مَا جَاءَ بِأَيِّ جَانِبِ الرَّأْسِ يَبْدَأُ فِي الْخَلْقِ

اس بیان میں کہ کس طرف سے سر کے بال منڈانا شروع کرے

(۹۱۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحُمْرَةَ، نَحَرَ نُسْكَهَ، ثُمَّ نَاولَ الْحَالِقَ شِقَّةَ الْأَيْمَنِ، فَاعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، ثُمَّ نَاولَهُ شِقَّةَ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ، فَقَالَ: ((أَقْسِمُهُ بَيْنَ النَّاسِ)).

(صحیح) (الارواء) صحیح ابی داؤد (۱۷۰۳-۱۰۸۵)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب کنکریاں مار چکے رسول اللہ ﷺ حجرے کو اور ذبح کیا قربانی کو پھر دی حجام کو داہنی جانب سر کی۔ سو منڈی اس نے سودیے آپ نے وہ بال باطلحہ کو پھر کی حجام کی طرف بائیں جانب سر کی سو منڈی اس نے سو فرمایا آپ ﷺ نے تقسیم کرو ان بالوں کو سب آدمیوں میں۔

مترجم کہتا ہے یہاں سے کوئی موپرست موپرستی کی دلیل نہ نکالے کہ آپ نے تو وہ بال عنایت کیے یہ نہیں فرمایا کہ اس کو سجدہ کرو یا طواف کرو یا ہاتھ باندھ کر اس کے روبرو کھڑے رہو یا رکوع بجالاؤ کس لیے کہ یہ باتیں تو آپ کے حیات دنیا میں بھی خود آپ کے ساتھ درست نہ تھیں کوئی آپ ﷺ کا سجدہ یا رکوع یا قیام بجا نہ لاتا تھا اب موئے مبارک کیونکر جائز ہوں گے جب کوئی شی کل کو جائز نہ ہو تو وہ جزو کو کیونکر جائز ہو سکتی ہے اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ موئے مبارک کو تبرک سمجھ کر رکھنا یہ خاصا آپ ﷺ ہی کی ذات مبارک کا تھا کسی دوسرے میں یہ فضیلت نہیں کہ اس کے بال تبرک سمجھے جاویں اور بھید اس میں یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس دار فانی سے انتقال فرمانے کے بعد بھی زندہ ہیں اور اپنی قبر شریف میں نماز پڑھتے ہیں گویا موئے مبارک میں بھی ایک نوع کی حیات ہے اگرچہ جسم مبارک سے جدا ہوئے اور یہ بات دوسرے کسی شخص کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی اس لیے کہ فقہ کا کلیہ ہے مَا قُطِعَ عَنِ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ یعنی جو چیز جدا ہو یا کاٹی جائے زندہ سے وہ مردہ ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام سے اسی حدیث کی مانند، یہ حدیث حسن ہے۔



۴۔ باب: مَا جَاءَ فِي الْخَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

سر کے بال منڈانے اور کتروانے کے بیان میں

(۹۱۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: خَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ خَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((رَجِمَ اللَّهُ الْمُحْلِقِينَ)) مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَالْمُقْصِرِينَ)).

(صحیح) الارواء (۲۸۵/۴) صحیح ابی داؤد (۱۷۲۸)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سر منڈایا رسول اللہ ﷺ نے اور منڈایا ایک گروہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور بال کتروائے بعض نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے سر منڈانے والوں پر ایک بار اور فرمایا دوبار پھر فرمایا بال کتروانے والوں پر بھی۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور ام حصین کے بیٹے اور مارب اور ابوسعید اور ابومریم اور حبشی بن جنادہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مختار یہی ہے کہ سر منڈاؤے مرد اور اگر بال کتروائے تو بھی جائز ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا۔



۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُلُقِ لِلنِّسَاءِ

اس بیان میں کہ سر منڈانا عورت کے لیے حرام ہے

(۹۱۴) عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا.

(ضعیف) (المشكاة: ۲۶۵۳، التحقيق الثاني، الضعيفة: ۶۷۸) اس میں اضطراب ہے۔ دیکھیں کشف الاستار

(۳۲/۲) رقم (۱۱۳۷) الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی (۲۳۷۱/۶) بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عورت کو سر منڈانے سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے خلاص سے مانند اسی روایت کے اور نہیں ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی اس میں اضطراب ہے۔ روایت کی یہ حدیث حماد بن سلمہ نے قتادہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ واجب نہیں عورت پر سر منڈانا بلکہ اس کو بال کتروانا واجب ہے۔

(۹۱۵) عَنْ خَلَّاسٍ: نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: عَنْ عَلِيٍّ. [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے خلاص سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا۔



۷۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ ، أَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَزِمِيَ

اس کے بیان میں جو جانور ذبح کرنے سے پہلے سرمند اَلے یا کنکریاں مارنے سے پہلے جانور ذبح کر لے (۹۱۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو : أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُذْبِحَ ، فَقَالَ : ((اذْبِیحْ وَلَا حَرَجَ)) ، وَسَأَلَهُ آخَرُ ، فَقَالَ : نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أُزِمِيَ ، قَالَ : ((ازِمْ وَلَا حَرَجَ)) .

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۷۵۸)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ میں نے سرمند اَلے یا قبل قربانی ذبح کرنے کے تو آپ ﷺ نے فرمایا اب ذبح کر لو کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرے نے پوچھا کہ میں نے ذبح کیا قبل کنکریاں مارنے کے فرمایا آپ ﷺ نے اب کنکریاں مار لو کچھ مضائقہ نہیں۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے جب کسی نسک کو یعنی رمی یا ذبح وغیرہ میں کسی کو کسی پر مقدم کر دے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ مترجم کہتا ہے نحر کے دن چار چیزیں اس ترتیب سے کرنا چاہیے پہلے منیٰ میں پہنچ کر جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارے پھر جانور کہ بیان اس کا اور پرگزرا ذبح کرے پھر سرمند اَلے یا بال کتر داوے پھر مکہ میں جا کر طواف خانہ کعبہ کرے اور یہ ترتیب بعض کے نزدیک سنت ہے، امام شافعی اور امام احمد بھی انہیں میں ہیں یعنی اگر ان میں کچھ آگے پیچھے ہو جائے تو دم لازم نہیں ہوتا چنانچہ ظاہر حدیث کا یہی مطلب ہے اور بعض کے نزدیک یہ ترتیب واجب ہے کہ وہ کہتے ہیں مراد حرج نہ ہونے سے یہ ہے کہ گناہ نہیں ہوتا، بھول چوک معاف ہو جاتی ہے کہ واجب نہیں کہ قربانی واجب نہ ہو۔ چنانچہ امام اعظم رضی اللہ عنہ اور امام مالک رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہے اگر ترتیب میں کچھ فرق ہو تو دم یعنی قربانی لازم آتی ہے اور چاہیے کہ ایک بکری یا مانند اس کے ذبح کرے اور طیبی نے ابن عباس سے یہی مضمون روایت کیا۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی۔



۷۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الطَّيْبِ عِنْدَ الْإِخْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ

اس بیان میں کہ احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگانا جائز ہے

(۹۱۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطَيِّبٍ

فِيهِ مِسْكٌ . (استنادہ صحیح) الارواء (۱۰۴۷) الروض النضیر (۷۶۸) صحیح ابی داؤد (۱۵۳۲)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے خوشبو لگا کی میں نے رسول اللہ ﷺ کے قبل احرام باندھنے کے اور نحر کے دن یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ قبل طواف افاضہ کے ایسی خوشبو کہ اس میں مشک بھی تھا۔

فائلا: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب رمی کر چکے حجرہ عقبہ کی نحر کے دن اور ذبح کر چکا قربانی اور سر منڈایا بال کتر وائے تو حلال ہو گئیں اس کو سب چیزیں مگر عورت سے صحبت کرنا اور خوشبو اور یہی مذہب ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔



۷۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَتَى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ

اس بیان میں کہ حج میں لبیک پکارنا کب ختم کیا جائے

(۹۱۸) عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى، فَلَمْ يَزَلْ يُلْبِي، حَتَّى رَمَى

جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ . (صحیح) الارواء (۱۰۹۸) الروض (۸۳۴)

ترجمہ: روایت ہے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا پیچھے بٹھالیا مجھ کو سواری پر رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ سے منیٰ تک پھر برابر آپ ﷺ لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں حجرہ عقبہ کو۔

فائلا: اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم کا کہ حاجی لبیک نہ چھوڑے جب تک رمی حجرہ نہ کرے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔



۷۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَتَى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ

اس بیان میں کہ عمرہ میں تلبیہ پکارنا کب بند کرے

(۹۱۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ - يَرْفَعُ الْحَدِيثُ - : أَنَّهُ كَانَ يُمَسِّكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ ، إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ .

(ضعیف) (الارواء : ۱۰۹۹، ضعیف ابی داؤد : ۳۱۶، والصحیح موقوف علی ابن عباس) اس میں ابن ابی لیلیٰ

راوی ضعیف ہے اور اس نے مرفوع بیان کرنے میں غلطی کی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا راوی نے وہ مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو یعنی کہتے تھے کہ موقوف کرتے تھے آنحضرت ﷺ لیک پکارنے کو عمرہ میں جب بوسہ دیتے حجر اسود کو۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ معتمر لیک پکارنا موقوف نہ کرے جب تک حجر اسود کو بوسہ نہ دے اور بعض نے کہا جب مکے کے مکانوں کے متصل پہنچ جائے تو لیک موقوف کر دے اور عمل ہے حدیث پر رسول اللہ ﷺ کے اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔



۸۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ

رات کو طواف زیارت کرنے کے بیان میں

(۹۲۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ. (شاذ) الارواء (۴/۳۶۴-۳۶۵) ضعیف ابی داؤد (۳۴۲) اس میں ابی الزبیر راوی مدلس ہے۔ اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے تاخیر کی طواف زیارت میں رات تک۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور رخصت دی بعض علماء نے تاخیر کرنے میں طواف زیارت میں رات تک اور مستحب کہا ہے بعض لوگوں نے کہ طواف زیارت کر لے نحر کے دن یعنی رات نہ ہونے دے اور بعض نے رخصت دی ہے تاخیر کی اگرچہ آخر ایام مئی تک تاخیر کرے۔



۸۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْأَبْطَحِ

ابطح میں اترنے کے بیان میں

(۹۲۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ. (صحیح) ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہانی ﷺ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب اترتے تھے ابطح میں اور ابطح ایک مقام ہے مکہ اور مئی کے درمیان میں۔ (محب بھی اسی کو کہتے ہیں)

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو رافع سے روایت ہے۔ کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے اس کو مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبید اللہ بن عمر سے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے اترنا بطح میں مگر واجب نہیں جو چاہے اترے۔ کہا شافعی نے اترنا بطح کا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں ہے وہ ایک منزل ہے کہ رسول اللہ ﷺ وہاں اترے۔

(۹۲۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ؛ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (صحیح)
ترجمہ: روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بطح میں اترنا کچھ واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ رسول اللہ ﷺ وہاں اترے تھے۔
فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے تحصیب کے معنی محصب میں اترنا ہے اور محصب بطح کو کہتے ہیں۔ کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۸۲۔ باب: [من نزل الأبطح]

اس بیان میں کہ جو ابطح میں اترے

(۹۲۳) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَبْطَحَ؛ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِعُرْوِجَةَ.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۷۵۲)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اترے رسول اللہ ﷺ ابطح میں کہ وہاں سے روانہ ہونا مدینے کو آسان تھا۔
فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام سے جو بیٹے ہیں عروہ کے حدیث مذکور کے مانند۔

۸۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حَجِّ الصَّبِيِّ

بچے کے حج کے بیان میں

(۹۲۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلِهَذَا حَجٌّ؟

؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ)). (صحیح) حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۹۴) الارواء (۹۸۵) صحیح ابی داؤد (۱۵۲۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے اٹھایا ایک عورت نے اپنے لڑکے کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس کا بھی حج صحیح ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر سے روایت ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے فرعد بن

سوید باہلی سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور مروی ہے محمد بن منکدر سے نبی ﷺ سے مرسل بھی۔



(۹۲۵) عَنْ النَّسَائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَجَّ بِي أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ.

(اسنادہ صحیح) ((الحج الکبیر))

ترجمہ: روایت ہے سائب بن یزید سے کہا انہوں نے مجھ کو لے کر حج کیا میرے باپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور میں سات برس کا لڑکا تھا۔

فائدہ: کہا ابویسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اجماع ہے علماء کا لڑکا اگر صغر سن میں حج کر چکا ہو تو اس کا حج فرض ادا نہیں ہوتا جب تک جوانی میں حج نہ کرے اور ایسا ہی غلام کا حال ہے اگر اس نے حج کیا حالت غلامی میں تو کفایت نہیں کرتا جب تک کہ دوسرا حج نہ کرے حالت آزادی میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

(۹۲۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَحْوَهُ. [يَعْنِي: حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ طَرِيفٍ]. [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی طرح۔ یعنی محمد بن طریف کی روایت کی طرح۔



۸۴۔ [بَاب: التَّلِيَّةُ، عَنِ النِّسَاءِ وَالرِّمَى، عَنِ الصَّبِيَّانِ]

عورتوں کی طرف سے تلبیہ پکارنے اور بچوں کی طرف سے رمی کرنے کے بیان میں

(۹۲۷) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: إِذَا حَجَّجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكُنَّا نَلْبِي عَنِ النِّسَاءِ وَنَرْمِي عَنِ الصَّبِيَّانِ.

(اسنادہ ضعیف) حجة النبي صلى الله عليه ص (۵۰) اس میں اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں جب ہم نے حج کیا نبی ﷺ کے ساتھ لہیک کہتے تھے ہم عورتوں کی طرف سے اور کنکر پھینک دیتے تھے لڑکوں کی طرف سے۔

فائدہ: کہا ابویسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اجماع ہے علماء کا کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا لہیک نہ پکارے مگر مکروہ ہے اس کو آواز بلند کرنا لہیک میں۔



۸۵۔ بَاب: مَا جَاءَ فِي الْحَجِّ، عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَمِيتِ

میت اور بہت بوڑھے کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں

(۹۲۸) عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ أَمْرَأَةً مِنْ خَنَعَمَ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّ أَبِي أَدْرَكَتُهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ ، وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ الْبَعِيرِ ، قَالَ : ((حُجِّي عَنْهُ)) . (صحیح)

الارواء (۹۹۲) جلباب المرأة المسلمة (ص ۶۱-۶۲) صحیح ابی داؤد (۱۵۸۷)

ترجمہ: روایت ہے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک عورت نے قبیلہ خنعم سے کہا یا رسول اللہ ﷺ البتہ میرے باپ کو پالیا ہے اللہ کے فرض حج نے اور وہ بہت بوڑھا ہے کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا۔ تو فرمایا آپ ﷺ نے تو حج کر اس کی طرف سے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور بریدہ اور حصین بن عوف اور ابورزین عقیلی اور سودہ اور ابن عباس سے روایت ہے۔ کہا ابویسیٰ نے حدیث فضل بن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباس سے بھی اور مروی ہے سنان بن عبد اللہ جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی چھوٹی سے وہ نبی ﷺ سے اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے سو پوچھی میں نے حقیقت ان روایتوں کی محمد بخاری رحمہ اللہ سے، تو فرمایا انہوں نے سب روایتوں میں صحیح تر وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی ﷺ سے اور کہا محمد نے شاید یہ حدیث ابن عباس نے فضل بن عباس سے سنی ہو اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوں اور سو فضل کے اور کسی سے بھی سنی ہو پھر مرسل بیان کیا اس کو ابن عباس نے اور نہ ذکر کیا اس کا جس سے سنی تھی۔ کہا ابویسیٰ نے اور صحیح ہوئی ہیں اس باب میں نبی ﷺ سے کئی روایتیں، اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ آدمی جب حج کرے میت کی طرف سے اور امام مالک نے کہا اگر وصیت کر گیا ہے میت تو البتہ حج کرے اس کی طرف سے اور اجازت دی ہے بعض علماء نے کہ حج کرے زندہ کی طرف سے جب کہ ایسا ضعیف ہے کہ قدرت حج نہیں رکھتا اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی کا۔



۸۶۔ باب منه [ما جاء في الحج عن الميت]

میت کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں

(۹۲۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَتِ أَمْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ ، وَلَمْ تَحُجَّ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا ؟ قَالَ : ((نَعَمْ ، حُجِّي عَنْهَا)) . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۵۶۱)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آئی ایک عورت نبی ﷺ کے پاس اور کہا میری

ماں مرگئی ہے اور حج نہیں کیا کیا میں حج کروں اس کی طرف سے؟ فرمایا ہاں حج کر اس کی طرف سے۔

فائدہ: کہا ابو یسلی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۸۷۔ بَابُ مِنْهُ

دوسرا اسی بیان میں

(۹۳۰) عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ ، لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ ، وَلَا الْعُمْرَةَ ، وَلَا الظُّعْنَ ، قَالَ : ((حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ)) . (صحيح المشكاة (۲۵۲۸))

التحقيق الثانی صحیح ابی داؤد (۱۵۸۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو رزین عقیلی سے کہ وہ آئے نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ بہت بوڑھا ہے طاقت نہیں رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سواری کی تو فرمایا آپ ﷺ نے توجہ کراپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ بجالا۔

فائدہ: کہا ابو یسلی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمرہ مذکور ہوا اسی حدیث میں کہ آدمی عمرہ کرے غیر کے واسطے اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔



۸۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ أَوْاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا ؟

اس بیان میں کہ عمرہ واجب ہے یا نہیں؟

(۹۳۱) عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ ، أَوْاجِبَةٌ هِيَ ؟ قَالَ : ((لَا ، وَأَنْ تَعْتَمِرُوا ، هُوَ أَفْضَلُ)) .

(ضعیف الاسناد) اس میں حجاج بن ارطاة راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ سوال کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے کہ کیا عمرہ واجب ہے؟ فرمایا نہیں اور اگر عمرہ کرو تو بہتر ہے۔

فائدہ: کہا ابو یسلی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا کہ عمرہ واجب نہیں اور کہتے ہیں کہ حج دو ہیں ایک بڑا کہ نحر کے دن ہوتا ہے اور دوسرا جسے عمرہ کہتے ہیں وہ چھوٹا حج ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ وجوب عمرہ سنت سے ثابت ہے ہم کسی کو نہیں جانتے کہ رخصت دی ہو اس نے عمرہ کے ترک کرنے والے کو اور کوئی روایت ثابت نہیں کہ وہ نفل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عمرہ نفل ہے مگر وہ روایت ضعیف ہے قابل حجت نہیں اور ہم کو پہنچا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ اس کو واجب کہتے ہیں۔



۸۹۔ بَابُ مِنْهُ

دوسرا اسی بیان میں

(۹۳۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) .
(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۵۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک۔

فائدہ: اس باب میں سراقہ بن مالک بن جثعم اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے اور ایسا ہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور مراد یہ ہے کہ اہل جاہلیت حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو رخصت دی رسول اللہ ﷺ نے حج کے مہینوں میں عمرے کی اور فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں اور مہینے حج کے شوال اور ذوالقعدہ اور ذی الحجہ کے ہیں کہ لائق نہیں لیک پکارنی حج کے ساتھ مگر انہی مہینوں میں اور مہینے حرام کے رجب اور ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہیں اسی طرح روایت کی اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے۔



۹۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ

عمرے کی فضیلت کے بیان میں

(۹۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ، تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمُبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)) . (صحیح) الصحیحہ (۱۹۷/۳ و ۱۹۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک کفارہ ہے گناہوں کا اور حج مقبول کا کچھ بدلہ نہیں سوا جنت کے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۹۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيمِ

تعمیم سے عمرہ کے لیے جانے کے بیان میں

(۹۳۴) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُعِمَّرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيمِ . (صحیح) الارواء (۱۰۹۰) صحیح ابی داؤد (۱۷۴۱)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا عبدالرحمن کو کہ عمرہ کا احرام بندھو لائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تعظیم سے۔
فائدہ: کہا ابویسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۹۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ

حجرانہ سے عمرہ کے لیے جانے کے بیان میں

(۹۳۵) عَنْ مُحَرَّرِشِ الْكُعْبِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا، فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضَى عُمْرَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ، فَأَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعَدِ، خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرْفٍ، حَتَّى جَاءَ مَعَ الطَّرِيقِ، طَرِيقَ جَمْعِ بَطْنِ سَرْفٍ، فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ خَفِيتُ عُمْرَتُهُ عَلَى النَّاسِ.
 (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۷۴۲)

ترجمہ: روایت ہے محررش کعبی سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے حجرانہ سے رات کو عمرے کا احرام باندھے ہوئے اور داخل ہوئے مکہ میں رات کو سو پورا کیا اپنا عمرہ پھر رات ہی کو نکل گئے مکہ سے اور صبح کی حجرانہ میں جیسے کوئی رات کا رہنے والا ہو یعنی دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہو کہ آپ رات کو یہیں رہے پھر جب آفتاب ڈھل گیا دوسرے دن تو نکلے سرف کے میدان میں یہاں تک کہ آئے اس راہ میں جہاں دورا تے جمع ہوئے ہیں طن سرف میں اسی سبب سے پوشیدہ رہا ان کا عمرہ لوگوں پر۔
فائدہ: کہا ابویسی نے یہ حدیث غریب ہے ہم محررش کعبی کی کوئی روایت نبی ﷺ سے نہیں پاتے سوا اس حدیث کے۔



۹۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ

رجب میں عمرہ کرنے کے بیان میں

(۹۳۶) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ: فِي أَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: فِي رَجَبٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ - تَعْنِي ابْنُ عُمَرَ - وَمَا اعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ.
 (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۷۳۸)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے کہا پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کس مہینے میں عمرہ کیا رسول اللہ ﷺ نے تو کہا انہوں نے عمرہ کیا آپ ﷺ نے رجب میں تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی عمرہ نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے مگر ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کے ساتھ تھے اور کبھی

عمرہ نہ کیا آپ نے رجب میں۔

فائدہ : کہا ابویسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے سنائیں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے نہیں سنا عروہ بن زبیر سے روایت کی، ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیمان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک ان میں سے رجب میں تھا۔ کہا ابویسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

(۹۳۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اعْتَمَرَ أَرْبَعًا، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ. (صحیح)

ترجمہ : ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک ان میں سے رجب میں تھا۔



۹۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ عُمرَةٍ ذِي الْقَعْدَةِ

ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کے بیان میں

(۹۳۸) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اعْتَمَرَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ. (صحیح)

ترجمہ : روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا ذی قعدہ کے مہینے میں۔

فائدہ : کہا ابویسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



۹۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ عُمرَةٍ رَمَضَانَ

رمضان میں عمرہ کرنے کے بیان میں

(۹۳۹) عَنْ أُمِّ مَعْقِلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((عُمرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً)).

(صحیح) الارواء (۸۶۹ و ۱۰۸۷) صحیح ابی داؤد (۱۷۳۵-۱۷۳۶)

ترجمہ : روایت ہے ام معقل رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ رمضان میں برابر ہے ایک حج کے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابو ہریرہ سے اور انس سے اور وہب ابن خنیش رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابویسیٰ نے ان کو ہرم بن خنیش بھی کہتے ہیں کہا بیان (نام ہے راوی کا) اور جابر نے روایت کی ہے شععی سے وہ روایت کرتے ہیں وہب بن خنیش سے اور کہا داؤد نے روایت ہے اودی سے وہ روایت کرتے ہیں شععی سے وہ ہرم بن خنیش سے اور وہب بن خنیش

زیادہ صحیح ہے اور حدیث ام معقل کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور کہا احمد اور اسحاق نے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمرہ رمضان میں برابر ہوتا ہے جج کے یعنی ثواب میں کہا اسحاق نے معنی اس حدیث کے ایسے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو قل ہو اللہ احد پڑھے ایک بار اس نے ثلث قرآن پڑھا یعنی ثواب میں دونوں برابر ہیں۔



۹۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُهْلُ بِالْحَجِّ فَيَكْسِرُ أَوْ يَعْزِجُ

اس کے بیان میں جو حج کے لیے تلبیہ پکارے پھر زخمی یا لنگڑا ہو جائے

(۹۴۰) عَنْ عِكْرَمَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ كَسِرَ أَوْ عَزَجَ ، فَقَدْ حَلَّ ، وَ عَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى)) . فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَا : صَدَقَ .

(صحیح) (المشكاة (۲۷۱۳) التحقیق الثانی۔ صحیح ابی داؤد (۱۶۷۲ - ۱۶۲۸)

ترجمہ: روایت ہے عکرمہ سے کہا روایت کی مجھ سے حجاج بن عمرو نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا اور وہ احرام حج کا باندھ چکا تھا تو اس کا احرام کھل گیا تو اس پر دوسرے سال حج واجب ہے سو ذکر کی میں نے یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تو کہا ان دونوں نے کہ سچ ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے محمد بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے حجاج سے مثل اس کے کہا اور سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے۔ کہا ابویسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج صوف سے اسی حدیث کی مانند اور روایت کی معمر اور معاویہ نے جو بیٹے ہیں سلام کے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث اور حجاج صوف نے نہیں ذکر کیا اپنی روایت میں عبد اللہ بن رافع کا اور حجاج ثقہ ہیں حافظ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت معمر اور معاویہ بن سلام کی زیادہ صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند۔



۹۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

جج میں شرط لگانے کے بیان میں

(۹۴۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ، أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ ،

أَفَاشْتَرَطُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَتْ: كَيْفَ أَقُولُ؟ قَالَ: ((قُولِي: لَيْلِكَ اللَّهُمَّ لَيْلِكَ مَحَلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي)). (صحيح) الارواء (١٨٧/٤) صحيح ابی داؤد (١٥٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ضاعہ زبیر کی بیٹی آئیں نبی ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتی ہوں حج کا کیا شرط لگاؤں اپنی نیت میں یعنی کسی عذر سے شاکر رکنا ہو تو اس کی شرط اول ہی سے لگاؤں تو فرمایا آپ نے ہاں شرط لگاؤ کہا انہوں نے کیونکر کہوں میں فرمایا آپ نے کہہ تو لیلیک سے تجھنی تک یعنی حاضر ہوں میں اے اللہ حاضر ہوں جگہ میرے احرام کھولنے کی وہی ہے زمین سے جہاں سے تو مجھے روک دے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما اور اسماء رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ جائز رکھتے ہیں شرط لگانا حج میں اور کہتے ہیں اگر شرط لگائے اور پھر بیمار ہو جائے یا معذور ہو تو جائز ہے اس کو احرام کھول ڈالنا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا، اور بعض لوگ شرط لگانا حج میں جائز نہیں کہتے اور کہتے ہیں اگر شرط بھی لگائے تو بھی اس کو احرام کھولنا نہیں پہنچتا اور ان کے نزدیک شرط لگانا نہ لگانا دونوں برابر ہیں۔



۹۸۔ بَابُ: مَنَّهُ

دوسرا اسی بیان میں

(۹۴۲) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يُنْكَرُ الْأَشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ، وَ يَقُولُ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ]. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ انکار کرتے تھے شرط لگانے سے حج میں اور فرماتے تھے کافی نہیں تم کو سنت اپنے نبی ﷺ کی۔

یعنی آپ ﷺ نے شرط نہیں لگائی اور حدیث میں جب روکے گئے احرام کھول ڈالا پھر سال آئندہ قضا کیا عمرہ کو۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۹۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَحْيِضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

اس عورت کے بیان میں جسے طواف افاضہ کے بعد حیض آجائے

(۹۴۳) عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُصَيْنٍ، حَاضَتْ فِي أَيَّامِ مِنَى، فَقَالَ:

((أَحَابِسْتُنَا هِيَ ؟)) قَالُوا : إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((فَلَا ، إِذَا)) .

(صحیح) الارواء (۱۰۶۹) صحیح ابی داؤد (۱۷۴۸)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے کہ صفیہ بیٹی جی کی حائضہ ہوگئی ہیں ایام منیٰ میں سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہم کو روکنے والی ہے سو عرض کیا لوگوں نے کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں تب فرمایا آپ ﷺ نے اب رکنے کی ضرورت نہیں۔

فائلا: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسلیٰ نے یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ عورت جب طواف افاضہ کر چکی ہو اور پھر حائضہ ہو جائے تو اس پر واجب نہیں کہ طواف وداع کے لیے ٹھہرے اور طہر کا انتظار کرے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔



(۹۴۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : مَنْ حَجَّ الْبَيْتِ ، فَلْيَكُنْ آخِرَ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ ، إِلَّا الْحَيْضَ ، وَ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . (صحیح) (الارواء : ۴/۲۸۹)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جو حج کرے بیت اللہ کا تو آخر میں بیت اللہ سے ہو کر جائے یعنی طواف وداع کرے مگر حائضہ عورت کو رخصت دی ہے رسول اللہ ﷺ نے۔

فائلا: کہا ابو یسلیٰ نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

۱۰۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

اس بیان میں کہ حائضہ کون کون سے مناسک حج ادا کرے

(۹۴۵) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : حِضْتُ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، إِلَّا الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ .

(صحیح) الارواء (۱۹۱) ((الحج الکبیر))

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں حائضہ ہوئی جب میں مکہ کو پہنچی تو حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ ادا کروں میں تمام مناسک حج سوائے طواف خانہ کعبہ کے۔

فائلا: کہا ابو یسلیٰ نے اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حائضہ ادا کرے تمام مناسک کو سوا طواف خانہ کعبہ کے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سند سے بھی۔



(۹۴۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - ((أَنَّ النَّفْسَاءَ ، وَالْحَائِضَ ، تَغْتَسِلُ ، وَتُحْرِمُ

وَتَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، غَيْرَ أَنَّ لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، حَتَّى تَطْهُرَ)) .

(صحیح عند الالبانی) صحیح ابی داؤد (۱۵۳۱-۱۸۱۸) بعض محققین کہتے ہیں اس میں نصیف راوی ضعیف ہے۔
 نیز صحیح: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ مرفوع بیان کرتے ہیں اس حدیث کو نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے نفاس اور حیض والی عورت غسل کرے اور احرام باندھے اور ادا کرے تمام مناسک حج کے یعنی وقوف عرفات اور رمی جمار وغیرہ سوا اس کے کہ طواف نہ کرے خانہ کعبہ کا جب تک پاک نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۱۰۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالنَّبِيِّتِ

اس بیان میں کہ حاجی یا معتمر کو چاہیے کہ آخر میں خانہ کعبہ سے ہو کر واپس لوٹے

(۹۴۶) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ حَجَّ هَذَا النَّبِيِّتِ أَوْ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالنَّبِيِّتِ)) . فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : خَرَرْتَ مِنْ يَدَيْكَ ، سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَمْ تُخْبِرُنَا بِهِ ؟ (منکر بهذا اللفظ - صحيح دون قوله "أو اعتمر") صحيح ابی داؤد (۱۷۴۹) سلسلة الاحادیث الضعيفة (۴۵۸۵) اس میں حجاج بن ارطاة راوی ضعیف ہے۔ (ابوداؤد کی حدیث (۲۰۰۳) اس سے کفایت کرتی ہے۔)

نیز صحیح: روایت ہے حارث بن عبد اللہ سے کہ سنائیں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو حج کرے اس گھر کا یا عمرہ کرے تو آخر میں اس گھر سے ہو کر جائے یعنی آخر میں طواف وداع کر لے تو فرمایا ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ: زمین پر گرا تو اپنے ہاتھوں سے یعنی تو نے برا کیا، سنی تو نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے اور خبر نہ کی تو نے ہم کو اس کی۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حارث کی غریب ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج بن ارطاة سے اسی کے مثل اور خلاف حجاج کے بھی بیان کیا بعض نے اسی سند سے۔



۱۰۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْقَارِنَ يَطُوفُ طَوَافًا وَاحِدًا

اس بیان میں کہ حج قرآن کرنے والا ایک طواف کرے

(۹۴۷) عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ، فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا . (صحیح)

نیز صحیح: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ملایا حج و عمرہ کو یعنی قرآن کیا۔ پس ایک ہی طواف کیا دونوں کے لیے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کہتے ہیں قارن ایک ہی طواف کرے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض

علمائے صحابہ وغیرہم نے دو طواف کرے اور دوبارہ سعی کرے قارن اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔
(۹۴۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، أَجْزَأُهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ، وَ سَعْيٌ وَاحِدٌ عَنْهُمَا حَتَّى يَجْلُ مِنْهُمَا جَمِيعًا))۔

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۳۳) التعليق علی روضہ الندیہ (۱/۲۶۲) ((التعلیقات الحیاد))
ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو احرام باندھے حج اور عمرہ دونوں کا یعنی قرآن کرے کافی ہے اس کو ایک طواف اور ایک سعی دونوں سے یہاں تک کہ حلال ہوں دونوں سے یعنی طواف و سعی کے۔
فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے فقط درآوردی نے اس کو روایت کیا ان لفظوں سے اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے عبید اللہ بن عمر سے اور مرفوع نہیں اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے۔



۱۰۳۔ باب: مَا جَاءَ أَنَّ مَكَتَ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدْرِ ثَلَاثًا

اس بیان میں کہ مہاجر مناسک حج ادا کرنے کے بعد مکے میں تین دن ٹھہرے

(۹۴۹) عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ - يَعْنِي مَرْفُوعًا - قَالَ: يَمْكُتُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے علاء بن حضرمی سے یعنی وہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ٹھہرے مہاجر بعد ادا کرنے نساک حج مکے میں تین دن۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اور طرح سے اس سند سے مرفوعاً۔

۱۰۴۔ باب: مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْقُفُولِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

اس دعا کے بیان میں جو حج و عمرہ سے لوٹتے وقت پڑھی جاتی ہے

(۹۵۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنْ عَزْوَةٍ، أَوْ حَجٍّ، أَوْ عُمْرَةٍ، فَقَالَ: فَدَفْعًا مِّنَ الْأَرْضِ، أَوْ بَشْرًا، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، سَائِحُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ، وَنَصَرَ عَبْدُهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ))۔ (صحیح) صحیح ابی داود (۲۴۷۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب پھرتے جہاد سے یا حج اور عمرہ سے پھر چڑھتے کسی بلند زمین پر یا کسی اور اونچی چیز پر تو کہتے اللہ اکبر تین بار، پھر کہتے لا الہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ

کوئی اس کا شریک نہیں اسی کو ہے سلطنت اور تعریف اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں رجوع کرنے والے عبادت کرنے والے سیر کرنے والے اپنے ہی رب کی تعریف کرنے والا پورا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دے دی لشکروں کو اکیلے۔

فائدہ: اس باب میں براء انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔



۱۰۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُحْرَمِ يَمُوتُ فِي إِحْرَامِهِ

محرم کے بیان میں جو احرام میں مر جائے

(۹۵۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَرَأَى رَجُلًا سَقَطَ مِنْ بَعِيرِهِ ، فَوَقَصَ ، فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اَغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ ، وَ كَفَّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ ؛ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُلُّ أَوْ يُلَبِّي)) . (صحیح الارواء (۱۰۱۶) احکام الحنائز (۱۲-۱۳) الروض النضر (۳۹۱) بیہرہ حجاب: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں سودیکھا ایک مرد کو کہ گر پڑا اپنے اونٹ پر سے سوٹ گئی اس کی گردن اور مر گیا اور وہ محرم تھا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہلاؤ اس کو پانی اور بیر کے پتوں سے اور کفن دو اسی کے دونوں کپڑوں میں یعنی جو احرام میں پہنے تھا اور نہ چھپاؤ اس کا سر اس لیے کہ وہ تو قیامت کے دن اٹھایا جائے گالیک پکارتا ہوا راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے بھل کر مایا یا لبی معنی دونوں کے ایک ہیں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا کہ جب محرم مر گیا تو اس کا احرام ٹوٹ گیا اور اس کے ساتھ ویسا ہی کرنا چاہیے جیسا غیر محرم کے ساتھ کرتے ہیں۔



۱۰۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْمُحْرَمَ يَشْتَكِي عَيْنَهُ فَيَضْمُدُهَا بِالصَّبْرِ

اس بیان میں کہ اگر محرم کی آنکھ دکھے تو ایلوے کا لپ کرے

(۹۵۲) عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ ، اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَسَأَلَ أَبِي بَنٍ عُثْمَانَ ، فَقَالَ : اضْمُدْهُمَا بِالصَّبْرِ ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَذْكُرُهُ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((اضْمُدْهُمَا بِالصَّبْرِ)) . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۶۱۲)

ترجمہ: روایت ہے نبیہ بن وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھتی تھیں اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے سو پوچھا انہوں نے ابان بن عثمان سے تو فرمایا انہوں نے لیپ کر دو اس پر ایلوے کا کہ میں نے سنا ہے عثمان بن عفان سے وہ ذکر کرتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لیپ کر دو دکھتی آنکھوں پر ایلوے کا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر محرم کچھ دوا لگائے مگر اس میں خوشبو نہ ہو۔



۱۰۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَحْرَمِ يَخْلُقُ رَأْسَهُ فِي إِحْرَامِهِ مَا عَلَيْهِ

اس بیان میں کہ محرم احرام میں سر منڈائے تو اس پر کیا چیز واجب ہے

(۹۵۳) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحَدِيثِيَّةِ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قَدْرِ، وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((أَتُوذِيكَ هَوَامْلِكَ هَذِهِ؟)) فَقَالَ نَعَمْ، فَقَالَ: ((الْحَلِيقُ، وَأَطْعِمُ فَرْقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينٍ)) - وَالْفَرْقُ: ثَلَاثَةُ أَصْعَ - ((أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ ائْسَلْ نَسِيغَةً))، قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ: ((أَوْ اذْبَحْ شَاةً)). (صحيح) الارواء (۴/۲۳۱)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ نبی ﷺ ان پر سے گزرے حدیبیہ میں کہ میں داخل ہونے سے پہلے اور کعب احرام باندھے ہوئے تھے اور آگ سلگاتے تھے ہنڈیا کے نیچے اور جوئیں ان کے منہ پر چلی آتیں تھیں سو فرمایا آپ نے کیا اذیت دیتی ہیں تجھ کو یہ جوئیں تیری؟ عرض کیا ہاں سو فرمایا آپ نے سر منڈا ڈال اور کھانا کھلا ایک فرق میں چھ مسکینوں کو اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا روزہ رکھ تین دن یا ایک قربانی کر۔ کہا ابن ابی نجیح نے اپنی روایت میں ائْسَلْ نَسِيغَةً کے عوض میں اذْبَحْ شَاةً یعنی ذبح کر ایک بکری۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب بال مونڈے یا کپڑے پہنے جو اس کو جائز نہیں احرام میں پہنایا خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ واجب ہے جیسا اوپر مروی ہو چکا ہے نبی ﷺ سے۔



۱۰۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرُّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا، وَيَدْعُوا يَوْمًا

اس بیان میں کہ چرواہوں کو رخصت ہے کہ ایک دن کنکریاں ماریں اور ایک دن چھوڑ دیں

(۹۵۴) عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلرُّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا، وَيَدْعُوا يَوْمًا.

(صحیح) الارواء (۱۰۸۰) صحیح ابی داؤد (۱۷۲۴-۱۷۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوالہداح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عدی سے کہ نبی ﷺ نے رخصت دی چڑھا ہوں کو کہ کنکریاں مار لیں ایک دن اور چھوڑ دیں ایک دن۔

فائدہ: کہا ابویسی نے ایسا ہی روایت کیا ہے ابن عیینہ نے اور روایت کیا مالک بن انس نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوالہداح بن عاصم بن عدی سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے چڑھا ہوں کو کہ رمی کریں ایک دن اور چھوڑ دیں ایک دن اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔

(۹۵۵) عَنْ أَبِي الْبَدَاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرُعَاةِ الْبَابِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ، أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمِيَّ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ، فَيَرْمُونَهُ فِي أَحَدِهِمَا - قَالَ مَالِكٌ: ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا - ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفَرِ. (صحیح) الارواء (۱۰۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوالہداح بن عاصم بن عدی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہارخصت دی رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرانے والوں کو رات کو نہ رہنے کی یعنی منیٰ میں اس طرح کہ رمی کر لیں نحر کے دن پھر اکٹھا کر لیں دو دن کی رمی یوم نحر کے بعد پس رمی کر لیں ایک دن میں اور ان دونوں کی - کہا مالک نے گمان کیا میں نے کہ کہا راوی نے کہ پہلے دن رمی کرے پھر رمی کرے دن کو کوچ کرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے جو مروی ہے عبد اللہ بن ابوبکر سے - مترجم کہتا ہے کہ اجازت دی آنحضرت ﷺ نے کہ رات کو نہ رہیں منیٰ میں چرانے والے منیٰ میں تشریق کی راتوں میں اور اجازت دی کہ کنکریاں مار لیں عید کے دن جمرہ عقبہ پر فقط پھر اس کے بعد دو دن کی رمی ایک دن میں کر لیں یعنی گیارہویں بارہویں کی رمی گیارہویں کو کر لیں اور امام مالک کا گمان یہی ہے کہ راوی نے ایسا ہی کہا یا گیارہویں بارہویں کی رمی گیارہویں کو کر لیں باقی رہی چھوٹی رمی وہ بھی چاہیں تو یوم النفر میں کر لیں یا چھوڑ دیں کہ اس کا چھوڑنا بھی جائز ہے۔



۱۰۹۔ باب (إِهْلَالُ الرَّجُلِ كإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کی طرف تلبیہ پکارنا

(۹۵۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((بِمَا أَهْلَلْتُ؟)) قَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَّلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ هَذِي، لَأَخْلَلْتُ)).

(صحیح) (الارواء) الحج الکبیر (۱۰۰۶)

تشریح: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ علی رضی اللہ عنہ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس یعنی حجۃ الوداع میں تو فرمایا آپ ﷺ نے تم نے کیونکر لبیک پکاری یعنی قرآن یا افراد یا تمتع کی کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لبیک پکاری میں نے ویسے ہی جیسی لبیک رسول اللہ ﷺ کی۔ فرمایا آپ ﷺ نے اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں احرام کھول ڈالتا۔
فائدہ: کہا ابو یسلیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔

۱۰۔ باب [ماجال فی یوم الحج الأكبر]

حج اکبر کے دن کے بیان میں

(۹۵۷) عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ؟ فَقَالَ : ((يَوْمُ النَّحْرِ)).
 (صحیح) (الارواء، صحیح ابی داؤد : ۱۷۰۰، ۱۷۰۱)
 تشریح: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دن حج اکبر کا کون سا ہے آپ ﷺ نے فرمایا دن نحر کا۔
فائدہ: مترجم کہتا ہے یہاں سے بے وقوفی ان عوام کا الانعام کی ظاہر ہو گئی جو کہتے ہیں کہ حج اکبر وہ ہے جس کا عرفہ بروز جمعہ واقع ہو۔



(۹۵۸) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ. وَلَمْ يَرْفَعْهُ. (صحیح) [انظر ما قبله]
 تشریح: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے حج اکبر کا دن روز نحر ہے اور راوی نے اس کو مرفوع نہیں کیا۔
فائدہ: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور روایت ابن عیینہ کی جو موقوف ہے وہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے جو مرفوع ہے۔ کہا ابو یسلیٰ نے ایسا ہی روایت کیا کئی حافظان حدیث نے ابو اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔



۱۱۔ باب [ما جاء فی استلام الرکفین]

حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے کے بیان میں

(۹۵۹) عَنْ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاجِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ [زَحَامًا ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَفْعَلُهُ] فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، إِنَّكَ تُزَاجِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زَحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُزَاجِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ : إِنْ أَفْعَلْ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِنْ

مَسْحَهُمَا ، كَفَّارَةٌ الْخَطَايَا)) ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ((مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أُسْبُوحًا فَأُحْصَاهُ ، كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ)) . وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ((لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ خَطِيئَةً ، وَ كَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً)) . (اسنادہ صحیح) (مشكاة المصابيح : ۲۵۸۰ ، التعلیق الرغیب : ۱۲۰/۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عبید بن عمیر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ابن عمرؓ ٹھہرتے تھے دو رکعتوں پر یعنی حجر اسود اور رکن یمانی پر سو کہا میں نے ان سے اے ابا عبد الرحمنؓ تم ٹھہرتے ہو دو رکعتوں پر ایسا ٹھہرنا کہ میں نے نہیں دیکھا کسی صحابی کو نبی ﷺ کے کہ ایسا ٹھہرتا ہو دو رکعتوں پر سو فرمایا انہوں نے کیوں نہ کروں میں ایسا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ چھوٹا ان دونوں کا کفارہ ہے گناہوں کا اور سنا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے تھے جس نے طواف کیا اس گھر کا سات مرتبہ اور - گنا اس کو برابر ہے ایک غلام آزاد کرنے کے اور سنا میں نے کہ فرماتے تھے نہیں رکھتا ہے آدی کوئی قدم یعنی طواف میں اور نہ اٹھاتا ہے دوسرا قدم مگر مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سب سے ایک گناہ اور لکھتا ہے ایک نیکی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی حماد بن زید نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے ابن عبید کے باپ سے اور یہ حدیث حسن ہے۔



۱۱۲۔ بَابُ [مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ]

طواف کے دوران میں کلام کرنے کے بیان میں

(۹۶۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ ، إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ ، فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ ؛ فَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ)) . (صحیح) (الارواء : ۱۲۱ ، المشكاة : ۲۵۷۶ ، التعلیق

الرغیب : ۱۲۱/۲ ، التعلیق علی ابن خزیمہ : ۲۷۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ طواف خانہ کعبہ کے گرد مثل نماز کے ہے مگر یہ کہ اس میں کلام کرتے ہو تم سو جو کوئی کلام کرے تو نہ بولے مگر اچھی بات۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے ابن طاووسؒ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں طاووسؒ سے وہ ابن عباسؓ سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے، اور ہم مرفوع نہیں جانتے اس کو مگر عطاء بن سائب کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ کہتے ہیں مستحب ہے کہ کلام نہ کرے آدی طواف میں مگر بضرورت یا ذکر اللہ ہو یا علم کی بات۔



۱۱۳۔ باب [ما جاء في الحجر الأسود]

حجر اسود کے بیان میں

(۹۶۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ : ((وَاللَّهِ ! لَيُبْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا ، وَلِسَانٌ يُنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقِّ)) .

(صحیح) (المشكاة : ۲۵۷۸ ، التعلیق الرغیب : ۱۲۲/۲ ، التعلیق علی ابن خزیمہ : ۲۷۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کی فضیلت میں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا قیامت کے دن اور اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھے گا ان سے اور ایک زبان ہوگی کہ بولے گا اس سے گواہی دے گا اس کے ایمان کی جس نے بوسہ دیا ہے اس کو اللہ کے واسطے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے۔



۱۱۴۔ باب: اَدْهَانُ الْمُحْرَمِ بِالزَّيْتِ

احرام کی حالت میں زیتون کا تیل لگانے کے بیان میں

(۹۶۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْهِنُ بِالزَّيْتِ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرُ الْمُقْتَتِ . (ضعيف الاسناد) اس میں فرد سخی راوی ضعیف ہے۔ دارقطنی اور بخاری وغیرہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ بلکہ جمہور نے اس ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ تیل لگاتے تھے احرام میں اور وہ غیر مقتت تھا۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے مقتت خوشبودار کو کہتے ہیں تو غیر مقتت بے خوشبو کا تیل ہوا اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر فرد سخی کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے فرد سخی میں اور روایت کی ہے ان سے لوگوں نے۔



۱۱۵۔ بَابُ [ما جاء في حمل ماء زمزم]

زم زم کا پانی ساتھ لے جانے کے بیان میں

(۹۶۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمٍ وَ تُخْبِرُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَحْمِلُهُ .

(اسنادہ صحیح) (سلسلة احادیث الصحیحة : ۸۸۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ اٹھاتی تھیں آب زمزم کو یعنی اپنے ساتھ لے جاتی تھیں تبرکاً اور خبر دیتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی اٹھاتے تھے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو کمراسی سند سے۔



۱۱۶۔ بابُ [أین یصلی اظهر یوم الترویة]

آٹھ ذوالحجہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی جائے گی؟

(۹۶۴) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ : قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ : حَدَّثَنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّوْرَةِ؟ قَالَ : بِمَنَى، قَالَ : فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ؟ قَالَ : بِالْأَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَ : أَفْعَلُ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرَاؤُكَ. (صحیح) صحیح ابی داود (۱۶۷۰)

ترجمہ: روایت ہے عبدالعزیز بن رفیع سے کہا انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے بیان کرو مجھ سے جو یاد کیا ہو تم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کو کہ ظہر کہاں پڑھی آپ نے آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کے کہا انس رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں، پھر کہا میں نے عصر کہا پڑھی آپ نے جس دن کوچ کیا مکے سے کہا انس رضی اللہ عنہ نے ابطح میں اور تحقیق اس کی اوپر گزری۔ پھر کہا انس رضی اللہ عنہ نے تم وہاں نماز پڑھو جہاں پڑھیں تمہارے امیر الحاج یعنی یہ دونوں نمازیں دونوں مقاموں میں پڑھنا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب معلوم ہوتی ہے اسحاق ارزق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ثوری سے۔





جنازہ کے بیان میں (التحفة: ۶)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْمَرُضِ

بیماری کے ثواب کے بیان میں

(۹۶۵) عَنْ عَائِشَةَ؛ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ)). (صحيح) (الروض النضير: ۸۱۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں پہنچتی ہے مومن کو کوئی تکلیف ایک کانٹا ہو یا اس سے بڑھ کر مگر بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے اس سے ایک گناہ۔

فائدہ: اس باب میں سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن جراح اور ابو ہریرہ اور ابوامامہ اور ابوسعید اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور اسد بن کرز اور جابر اور عبد الرحمن بن ازہر اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔



(۹۶۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا

حَزَنٌ وَلَا وَصَبٌ حَتَّىٰ الْهَمُّ يَهْمُهُ إِلَّا يُكْفَرُ اللَّهُ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ).

(حسن صحیح) (الصحيح: ۲۵۰۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کچھ نہیں پہنچتا مومن کو درد یا غم یا دکھ یہاں تک کہ فکر بھی کہ اس کو پریشان کرے مگر اتنا ردیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سب سے گناہ اس کے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں کہا اور سنائیں نے جارود سے کہتے تھے سنائیں نے وکیع سے کہتے تھے میں نے نہیں سنا کسی روایت میں کہ فکر سے گناہ اترتے ہوں مگر اسی روایت میں اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔



۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

بیمار پر سی کے بیان میں

(۹۶۷) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)). (صحیح) ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان جب تک عیادت کرتا ہے اپنے بھائی مسلمان کی برابر چتا رہتا ہے کھجوریں جنت کی۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابو موسٰی اور براء اور ابو ہریرہ اور انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور روایت کی ابو غفار اور عاصم احوال نے یہ حدیث ابو قلابہ سے انہوں نے ابو الاشعث سے انہوں نے ابواسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابو الاشعث سے انہوں نے ابواسماء سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عاصم احوال سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابو الاشعث سے انہوں نے ابواسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا یہ لفظ قِيلَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَّاهُ یعنی پوچھا صحابیوں نے کیا ہے خرفہ جنت کا فرمایا آپ ﷺ نے اس کا میوہ چٹنا ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ فضی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابواسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی ﷺ سے خالد کی حدیث کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں ابو الاشعث کا اور روایت کی بعض نے یہ حدیث حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کی۔



(۹۶۸) عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ ، وَ زَادَ فِيهِ :

قِيلَ : مَا خُرُفَةُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ : ((جَنَاهَا)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو قلابہ سے وہ ابواشعث سے وہ ابواسماء سے وہ ثوبان سے وہ نبی ﷺ سے اسی طرح اور اس میں زیادہ ہیں یہ الفاظ کہ آپ سے پوچھا گیا: کیا ہے خرفہ جنت کا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کا میوہ چننا ہے۔



(۹۶۹) عَنْ ثَوْبَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ عَلِيٌّ يَدِي فَقَالَ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحَسَنِ نَعُوذُهُ ، فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ أَبَا مُوسَى فَقَالَ عَلِيٌّ : أَعَانِدًا جِئْتُ يَا أَبَا مُوسَى أُمُّ زَائِرًا ؟ فَقَالَ : لَا بَلْ عَانِدًا فَقَالَ عَلِيٌّ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوذُ مُسْلِمًا عُذْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمَسِّيَ ، وَ إِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَ كَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ)) .

(صحیح: الاقوله "زائر" والصواب "شامتا" الصحيحة: ۱۳۶۷، الروض: ۱۱۵۵) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ثور راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثور سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پکڑا علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ اور کہا چلو ہمارے ساتھ حسین کی عیادت کریں سو پایا ہم نے ان کے پاس ابو موسیٰ کو اور کہا علی رضی اللہ عنہ نے کیا تم عیادت کو آئے ہو اے ابو موسیٰ یا زیارت کو کہا انہوں نے میں عیادت کو آیا ہوں تو کہا علی رضی اللہ عنہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مسلمان کی دن کے شروع میں مگر مغفرت مانگتے رہتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرے اول شب میں تو مغفرت مانگتے رہتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح تک اور ہوگا اس کے لیے ایک باغ جنت میں۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور مروی ہے علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور بعض نے اس کو موقوف روایت کیا ہے اور مرفوع نہیں کیا اور نام ابوفاختہ کا سعید بن علاقہ ہے۔



۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّيِ لِلْمَوْتِ

اس بیان میں کہ موت کی آرزو کرنا منع ہے

(۹۷۰) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى خُبَّابٍ وَ قَدْ اُكْتُوَى فِي بَطْنِهِ فَقَالَ : مَا اَعْلَمُ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لَقِيَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقِينَا ، لَقَدْ كُنْتُ مَا أَجِدُ دِرْهَمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي نَاحِيَةٍ مِّنْ بَنِي أَرْبَعُونَ أَلْفًا ، وَلَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا - أَوْ نَهَى - أَنْ تُتَمَنَّى الْمَوْتُ لَتَمَنَيْتُ . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حارث بن مضرب سے کہا، گیا میں خواب کے پاس اور انہوں نے داغ دیئے تھے اپنے پیٹ میں یعنی کسی بیماری کے سبب سے سو فرمایا خواب نے میں کسی کو نہیں جانتا نبی ﷺ کے صحابیوں میں سے کہ اس پر آئی ہوں بلا میں جیسی مجھ پر آئیں اور میں تھا زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے نہیں پاتا تھا ایک درہم اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں اور اگر منع نہ کیا ہوتا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے موت کی آرزو کرنے سے تو اہل بیت میں آرزو کرتا۔ یعنی روپے پیسے کے بہت ہونے کے ڈر سے آرزو موت کی کرتا اور یہ ان کا کمال زہد تھا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث خواب کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ آرزو کرے کوئی تم میں سے موت کی کسی نقصان کے سبب سے جو اس پر آیا ہو بلکہ چاہیے ایسا کہے اللہم اُحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔ (صحیح) (الاحکام الجنائز: ۵۹) یعنی یا اللہ جتنا رکھ مجھ کو جب تک جینا میرا بہتر ہو اور وفات دے مجھ کو جب میری وفات بہتر ہو۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث، کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۹۷۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ. قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (صحیح) ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک سے وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيضِ

مریض کے لیے تعوذ کے بیان میں

(۹۷۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ جَبْرِئِلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا مُحَمَّدُ اسْتَكْبِتْ؟)) قَالَ: ((نَعَمْ)). قَالَ: ((بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدٍ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ)). (صحیح) (الصحيحة (۲۰۶۰))

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید سے کہ جبریل علیہ السلام آئے نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا محمد کیا تم بیمار ہو گئے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے ہاں تو پڑھی جبریل علیہ السلام نے یہ دعا بسم اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: اللہ کے نام سے

جھاڑتا ہوں میں تجھ سے وہ چیز جو تجھے تکلیف دے اور جھاڑتا ہوں فساد ہر ناپاک ذات کا اور حاسد کی نظر یعنی ٹوک کا اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں میں تجھ کو اور اللہ شفا دے تجھ کو۔



(۹۷۳) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْرَةَ اشْتَكَيْتُ، فَقَالَ أَنَسٌ: أَفَلَا أُرْفِيكَ بِرُقِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: ((اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَاسِ أَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)).

(صحیح) (الارواء (۱۶۵۲) صحیح ابی داؤد (۲۵۴۸)

ترجمہ: روایت ہے عبدالعزیز بن صہیب سے کہا داخل ہوا میں اور ثابت بنانی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس تو کہا ثابت نے اے اباحمرہ میں بیمار ہوا سو کہا انس رضی اللہ عنہ نے کیا نہ پھونکوں میں تم پر دعا رسول اللہ ﷺ کی کہا انہوں نے ضرور پھونکیے تو پڑھا انس رضی اللہ عنہ نے اللہم..... خیر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ اے اللہ آدمیوں کے پالنے والے بیماریوں کے دور کرنے والے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے کوئی شفا دینے والا نہیں مگر تو ایسی شفا دے کہ باقی نہ چھوڑے کوئی بیماری۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابوسعید کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور پوچھی میں نے ابوذر سے یہ حدیث اور کہا میں نے ان سے روایت عبدالعزیز کی جو مروی ہے ابی نصرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سعید سے زیادہ صحیح ہے یا حدیث عبدالعزیز کی جو انس سے مروی ہے تو کہا ابوذر سے دونوں صحیح ہیں کہ خبر دی ہم کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے ابونصرہ سے انہوں نے ابوسعید سے اور عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔



۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

وصیت کی ترغیب کے بیان میں

(۹۷۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ضرور ہے ہر مسلمان کو کہ نہ گزریں اس پر دو راتیں اور اس کو کسی چیز کی وصیت کرنا ہے یعنی قرض یا امانت وغیرہ کی مگر وصیت اس کی لکھی رہے اس کے پاس۔

فائدہ: اس باب میں ابن ابی اونی سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ

تہائی یا چوتھائی مال میں وصیت کرنے کے بیان میں

(۹۷۵) عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ : ((أَوْصَيْتَ ؟)) قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : ((بِكَمْ؟)) قُلْتُ : بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، قَالَ : ((فَمَا تَرَكْتَ لَوَلَدِكَ ؟)) قُلْتُ : هُمْ أَغْنِيَاءُ بَخِيرٌ ، قَالَ : ((أَوْصِ بِالْعَشْرِ)) ، قَالَ فَمَارَلْتُ أَنْقِصَهُ حَتَّى قَالَ : ((أَوْصِ بِالثَّلْثِ ، وَالثَّلْثُ كَبِيرٌ)) . قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثَّلْثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : وَالثَّلْثُ كَبِيرٌ)) (صحيح) (الارواء : ۸۹۹) صحيح ابی داؤد (۲۵۵۰) ق محوه دون قوله : ((اوص بالعشر)) فهو ضعيف۔

ترجمہ: روایت ہے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا بیمار پرسی کو آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور میں بیمار تھا سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا تم نے وصیت کی میں نے کہا ہاں پوچھا آپ ﷺ نے کتنے مال کی وصیت کی کہا میں نے سب مال کی کہ خرچ کیا جائے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پوچھا آپ ﷺ نے کیا چھوڑا تم نے اپنی اولاد کے لیے میں نے کہا وہ امیر ہیں مال والے۔ تو فرمایا وصیت کرو مال کے دسویں حصہ کی یعنی نو حصے اولاد کے لیے چھوڑ دو کہا انہوں نے میں آپ کے فرمانے کو تھوڑا سمجھتا رہا یعنی کہتا رہا اللہ کی راہ میں اور مال بھی دینا چاہئے اتنے میں کیا ہوگا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا وصیت کرو تو تہائی مال کی یعنی دو حصے اپنی اولاد کے لیے چھوڑ جا اور تہائی بہت ہے۔ ابو عبد الرحمن نے کہا ہم مستحب جانتے ہیں کہ تہائی مال میں سے بھی کم میں وصیت کرے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تہائی بہت ہے یعنی ثلث سے کچھ کم ہی وصیت میں دینا چاہیے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یوسف نے حدیث سعد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے لفظ کبیر کا اور روایت میں کبیر بھی آیا ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں وصیت نہ کرے آدمی ثلث سے زیادہ مال میں بلکہ مستحب ہے کہ ثلث بھی پورا نہ کرے کہاں سفیان ثوری نے کہ مستحب کہتے ہیں وصیت میں پانچواں حصہ کو یا چوتھے حصہ کو تہائی سے اور جس نے تہائی حصے کی وصیت کی اس نے کچھ نہ چھوڑا اور اس کو جائز نہیں ثلث سے زیادہ۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَلْقِيَنِ الْمَرِيضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالِدُعَاءِ لَهُ

جو حالت نزع میں ہوا سے تلقین کرے اور اس کے لیے دعا کرنے کے بیان میں

(۹۷۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) . (صحيح) (الارواء : ۶۸۶) الروض (۱۱۲۵) الاحکام (۱۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سکھاؤ اپنے لوگوں کو جو نزع میں ہوں لا الہ الا اللہ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ اور سعدی المریہ سے روایت ہے اور سعدی المریہ بیوی ہیں طلحہ بن عبید اللہ کی۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید کی غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔



(۹۷۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا حَضَرْتُمْ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا؛ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمُنَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)). قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ مَاتَ، قَالَ: ((فَقُولِي: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهٗ وَاعْفِ عَنِّيْ مِنْهُ عَقْبِيْ حَسَنَةً)). قَالَتْ: فَقُلْتُ: فَأَعْفَيْكَ اللَّهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

(صحیح) الروض (۱۱۹۱) الاحکام (۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے جب آؤ تم مریض یا مردے کے پاس تو اچھی دعا کرو اس لیے کہ فرشتے اس وقت آئیں کہتے ہیں تمہاری دعا پر۔ کہا ام سلمہ نے پھر جب وفات پائی ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے یعنی ان کے شوہر نے تو آئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ ﷺ! ابا سلمہ نے انتقال فرمایا، تو فرمایا آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ سے حسنة تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش دے مجھ کو اور اس کو یعنی شوہر کو اور اس کے بدلے میں مجھے اس سے بہتر عنایت کر۔ کہا ام سلمہ نے پھر جب میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر شوہر دیا یعنی رسول اللہ ﷺ سا شوہر ملا، کیا اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے شفیق وہ بیٹے ہیں سلمہ کے ابو وائل ان کی کنیت ہے قبیلہ بنی اسد سے ہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب ہے کہ حالت نزع میں لا الہ الا اللہ سکھا دیں اور بعض نے کہا جب ایک مرتبہ اس نے یہ کلمہ پڑھا تو پھر بار بار اس کے سامنے نہ پڑھیں جب تک کہ وہ کلام نہ کرے کہ شاید کہیں تنگ ہو کر انکار نہ کر بیٹھے، اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ جب ان کی وفات پہنچی تو ایک شخص ان کو تلقین کرنے لگا تو کہا اس سے ابن مبارک نے جب میں نے ایک بار یہ کلمہ پڑھا تو بعد اس کے کچھ نہ کیا تو میں اسی کلمہ پر ہوں یعنی غرض یہ ہے کہ جب بیمار ایک بار کلمہ پڑھ لے پھر اس کو تلقین ضروری نہیں ہاں اگر کچھ دنیا کی بات چیت کرے تو پھر تلقین ضرور ہے غرضیکہ کلمہ آخر کلام ہو میت کا اور عبد اللہ بن مبارک کا کہنا ایسا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جس کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ داخل ہوا جنت میں۔



۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّشْيِيدِ عِنْدَ الْمَوْتِ

سکرات موت کے بیان میں

(۹۷۸) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ

فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ : ((اللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَى عَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ)).

(ضعیف) المشكاة (۱۵۶۴) مختصر الشملات المحمدیہ (۳۲۴) تخریج فقہ اسیرہ (۴۹۹) دفاع عن الحديث النبوی

(۵۶-۵۷) اس میں مولیٰ بن سرجس راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو قریب وفات کے کہ ان کے پاس

ایک پیالہ تھا پانی کا اور آپ ﷺ ہاتھ ڈالتے تھے اس پیالہ میں اور ملتے تھے اپنے منہ پر پانی پھر فرماتے تھے اللہم سے

آخر تک یعنی یا اللہ مدد کر میری سختیوں پر موت کی اور تکلیفوں پر موت کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے۔



(۹۷۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا أَغْبَطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

(صحیح) (مختصر الشملات المحمدیہ : ۳۲۵)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا میں کسی کی آسانی سے جان نکلنے کو دیکھ کر آرزو نہیں کرتی جیسی

دیکھی میں نے رسول اللہ ﷺ کی موت کی شدت۔

فائدہ: کہا یعنی ابو عیسیٰ نے پوچھی میں نے ابازرہ سے یہ حدیث کہ عبدالرحمن بن علاء کون ہیں؟ کہا انہوں نے وہ بیٹے ہیں

علاء بن جراح کے اور میں نہیں جانتا اس حدیث کو مگر اسی سند سے۔



(۹۸۰) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ

تَخْرُجُ رَشْحًا ، وَلَا أُحِبُّ مَوْتًا كَمَوْتِ الْحِمَارِ)). قِيلَ : وَمَا مَوْتُ الْحِمَارِ ؟ قَالَ : ((مَوْتُ

الْفُجَاءَةِ)). (ضعیف جدًا) (العلل المتناهية : ۱۴۸۸) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حاب بن مصک ضعیف ہے۔ تقریب (۱۱۹۳)

ترجمہ: علقمہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے

شک مومن کی جان پسینہ بہنے کے ساتھ نکلتی یہ اور میں گدھے جیسی موت کو پسند نہیں کرتا۔ پوچھا گیا کہ گدھے کی موت کیا

ہے؟ فرمایا: اچانک موت۔

۹۔ باب [فِي فَضْلِ حَسَنَاتِ طَرَفِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ]

(۹۸۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ حَافِظَيْنِ رَفَعَا إِلَى اللَّهِ مَا حَفِظَا مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، فَيَجِدُ اللَّهُ فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَفِي آخِرِ الصَّحِيفَةِ خَيْرًا، إِلَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرَفِي الصَّحِيفَةِ)). (ضعیف جداً) (الضعيفة: ۲۲۳۹) اس میں تمام بنیٰ نوح ضعیف ہے۔

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال لکھنے والے دونوں فرشتے (انسان کے) رات یا دن کے جو بھی عمل اللہ تعالیٰ کے پاس لے کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے صحیفے کے شروع اور آخر میں بھلائی ہی پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمات ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے لئے جو کچھ اس صحیفے کے نیچے ہے وہ معاف کر دیا ہے۔



۱۰۔ باب [ما جاء أن المومن يموت بصرق الجبين]

اس بیان میں کہ مومن پیشانی کے پسینے کے ساتھ مرتا ہے

(۹۸۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ)). (اسنادہ صحیح) (الاحکام (ص ۳۵) مشکاة المصابیح (۱۶۱۰))

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مومن مرتا ہے پیشانی کے پسینے کے ساتھ۔ یعنی جب مرتا ہے تو شدت سکرات سے پسینہ آ جاتا ہے اور یہ کتنا یہ ہے فقط شدت سے خواہ پسینہ آئے یا نہ آئے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل حدیث نے کہا ہم نہیں جانتے کہ قتادہ نے عبد اللہ بن بریدہ سے کچھ سنا ہو۔

۱۱۔ باب [الرجاء بالله والخوف بالزنب عند الموت]

موت کے وقت اللہ سے رحمت کی امید رکھنا اور گناہوں سے ڈرنا

(۹۸۳) عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ: ((كَيْفَ تَجِدُكَ؟)) قَالَ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْجُو اللَّهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو، وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ)).

(اسنادہ حسن) (احکام الجنائز (ص ۲۳) مشکاة المصابیح (۱۶۱۲) سلسلہ احادیث الصحیحة (۱۰۵۱))

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ داخل ہوئے ایک جوان کے پاس اور وہ سکرات موت میں تھا، تو فرمایا آپ نے کیا حال ہے تیرا اس نے کہا قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ ﷺ میں امید رکھتا ہوں اللہ سے یعنی رحمت اور مغفرت کی اور ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے سورسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں جمع ہوتیں کسی بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں یعنی امید اور خوف ایسے وقت میں یعنی وقت موت میں مگر اللہ دیتا ہے اس کو جس کی امید رکھتا ہے یعنی رحمت اور مغفرت اور بچاتا ہے اس سے جس سے ڈرتا ہے۔ یعنی عذاب سے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث ثابت سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل یعنی انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔



۱۲۔ باب: ماجاء فی کراہیۃ النعی

اس بیان میں کہ کسی کی موت کی خبر پکارنا مکروہ ہے

(۹۸۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَإِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ. (ضعيف) (تخریج اصلاح المساجد : ۱۰۸) اس میں ابی حمزہ راوی قوی نہیں۔
ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ سے فرمایا بچو تم نعی سے اس لیے کہ نعی کفر کے کاموں میں سے ہے۔ کہا عبد اللہ نے نعی پکارنا ہے میت کی موت کا یعنی فلاں شخص مر گیا اس کو یا واز بلند پکارنا۔

فائدہ: اس باب میں حدیثہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے انہوں نے عبد اللہ ابن ولید عدنی سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ سے اسی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور نہیں ذکر کیا اس میں یہ لفظ والنعی اذان بالمیت اور یہ زیادہ صحیح ہے عینہ کی حدیث سے جو مروی ہے ابو حمزہ سے اور ابو حمزہ کثیت ہے میمون عور کی اور وہ اہل حدیث کے نزدیک کچھ قوی نہیں ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث عبد اللہ کی غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے نعی کو اور نعی ان کے نزدیک یہی ہے کہ پکارے آدمیوں میں کہ فلاں مر گیا تاکہ لوگ اس کے جنازے پر حاضر ہوں اور کہا بعض علماء نے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کر دے اپنے قربت والوں اور بھائیوں کو اور مروی ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کرے اپنے قربت والوں کو۔



(۹۸۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، نَحْوَهُ، وَ لَمْ يَرْفَعُهُ، وَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ : وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ. (ضعيف) اس میں بھی ابی حمزہ میمون بن عور راوی قوی نہیں۔

ترجمہ: عبد اللہ سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے اور نہیں مرفوع کیا اس کو اور نہیں ذکر کیا ان الفاظ کا: والنعمی اذان بالمیت۔
 (۹۸۶) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: إِذَا مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوا بِي أَحَدًا، إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعْيًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النُّعْيِ. (حسن عند الالبانی) الاحکام (۳۱) بعض محققین کہتے ہیں اس میں بلال بن نبی کا حذیفہ سے سماع محل نظر ہے۔
 ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب مروں میں تو نہ خبر کرنا کسی کو اس لیے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ بھی نبی میں داخل ہو اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ منع فرماتے تھے نبی سے نبی کہتے ہیں کسی کی موت کے پکارنے کو کہ اس میں بے صبری وغیرہ پائی جاتی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْأُولَى

اس بیان میں کہ صبر وہی ہے جو صدمے کے شروع میں ہو

(۹۸۷) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى)). (صحیح) (أحكام الحناظر، ص ۲۲)
 ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے۔ آخر تو سب کو صبر آ جاتا ہے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

(۹۸۸) عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى)).

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ثابت بنانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَقْيِيلِ الْمَيِّتِ

میت کو بوسہ دینے کے بیان میں

(۹۸۹) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي، أَوْ قَالَ: عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

(صحیح عند الالبانی) المشكاة (۱۶۲۳) الارواء (۶۹۳) الاحکام (۲۰) مختصر الشمائل (۲۸۰) بعض محققین

کہتے ہیں اس کی سند عاصم بن عبد اللہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے بوسہ لیا عثمان بن مظعون کا اور وہ وفات پا چکے تھے اور آپ روتے تھے، یا کہا راوی نے کہ آنکھیں آپ کی آنسو بہاتی تھیں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان سب نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بوسہ لیا نبی ﷺ کا جب آپ وفات پا چکے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔



۱۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دینے کے بیان میں

(۹۹۰) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ : تَوُفِّتُ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((اغْسِلْنَهَا وَتَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنَ وَأَغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذْنِي)). فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ ، قَالَتُ لِي إِنَّا حَقَوَهُ فَقَالَ : ((أَشْعِرْنَهَا بِهِ)). قَالَ هُشَيْمٌ : وَفِي حَدِيثٍ غَيْرِ هَؤُلَاءِ وَلَا أَدْرِي لَعَلَّ هِشَامًا مِنْهُمْ - قَالَتْ : وَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ. قَالَ هُشَيْمٌ : أَظَنُّهُ قَالَ فَأَلْقَيْنَاهُ خَلْفَهَا. قَالَ هُشَيْمٌ : فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ : وَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((وَابْدَأَنَّ بِمَيِّمِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ)).

(صحیح الارواء (۱۱۹))

ترجمہ: روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے وفات پائی نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی نے یعنی زینب رضی اللہ عنہا نے سو فرمایا آپ ﷺ نے غسل دو ان کو طاق مرتبہ تین یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو اور غسل دو ان کو پانی اور پیر کے پتوں سے اور ڈالوا خیر کے پانی میں کافور یا کچھ تھوڑا سا کافور۔ راوی کو شک ہے کہ کافور فرمایا یا شیعاً من کافور فرمایا مطلب دونوں کا ایک ہے پھر جب فارغ ہو جاؤ تم یعنی غسل سے تو مجھ کو خبر دو۔ کہا ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے جب نہلا چکے ہم خبر دی ہم نے ان کو سو ڈال دیا انہوں نے ہماری طرف اپنے تہ کو اور فرمایا اس کے بدن سے لگا دو اس کو۔ کہا ہشیم نے اور روایت میں اور لوگوں کی اور شاید مجھے معلوم نہیں ہشام بھی انہی میں ہوں، یہ بھی ہے کہ کہا ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے اور گوندہ دیا ہم نے ان کے بالوں کو تین چوٹیاں کر کے۔ کہا ہشیم نے گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی کہا راوی نے کہ ڈال دیا ہم نے ان کے بالوں کو ان کے پیچھے۔ کہا ہشیم نے پھر روایت کی ہم سے خالد نے لوگوں کے سامنے ہضمہ اور محمد نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہا ام عطیہ نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم سے: پہلے ان کے داہنے عضو اور وضو کے اعضا دھو۔

فائدہ : اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا غسل میت ایسا ہے جیسا غسل جنابت اور مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا غسل میت کی ہمارے نزدیک کچھ گنتی نہیں اور کوئی کیفیت معین نہیں لیکن میت کو پاک کر دیویں۔ کہا شافعی نے البتہ قول مالک کا مجمل ہے کہ میت نہلایا جائے اور صاف کیا جائے پھر جب پاک صاف ہو جائے میت نرے پانی سے یا کسی اور چیز کے پانی سے یعنی جس میں بیری کے پتے وغیرہ پڑے ہوں تو کافی ہے اس کو ولیکن میرے نزدیک مستحب ہے کہ تین بار یا اس سے زیادہ نہلائیں اور تین بار سے کم نہ کریں اس لیے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہلاؤ اسے تین بار یا پانچ بار اور اگر پاک صاف کر دیں میت کو تو تین بار سے کم میں کافی ہے اور نہیں گمان کیا شافعی نے کہ فرمایا نبی ﷺ کا کہ تین بار نہلاؤ یا پانچ بار مراد اس سے پاک کرنا ہے نہ عدد مقرر کرنا اور ایسا ہی کہا ہے فقہاء نے اور وہ خوب جانتے ہیں معانی حدیث کے اور کہا احمد اور اسحاق نے کہ نہلایا جائے میت پانی اور بیری کے پتے سے اور اخیر میں کافور ہو۔



۱۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

میت کو مشک لگانے کے بیان میں

(۹۹۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَطْيَبُ الطِّيبِ ، الْمِسْكُ)) . (صحیح) **ترجمہ :** روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب خوشبوؤں سے بہتر مشک کی خوشبو ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد اور شبابہ سے دونوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے خلید بن جعفر سے اسی حدیث کی مانند۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے میت کے مشک لگانا اور روایت کی یہ حدیث مستمر بن ریان نے بھی انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے مستمر بن ریان ثقہ ہیں اور خلید بن جعفر ثقہ ہیں۔



(۹۹۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ : ((هُوَ أَطْيَبُ طِيبِكُمْ)) . (صحیح) **ترجمہ :** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا مشک کے بارے میں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ خوشبو تمہاری سب خوشبوؤں سے بہتر ہے۔

۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دینے والے کے غسل کرنے کے بیان میں

(۹۹۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ غَسَلَهُ الْغُسْلُ، وَمِنْ حَمَلِهِ الْوُضُوءُ)) - يَعْنِي : الْمَيِّتَ - (صحيح) المشكاة (۵۴۱) الأحكام (۵۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہانا چاہیے اس کو جو غسل دے اور وضو کرنا چاہیے جو اٹھائے اس کو یعنی میت کو۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفہ انہی کا قول اور اختلاف ہے عالموں کا اس میں جو میت کو نہلائے تو کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے جو نہلائے میت کو اس کو بھی نہانا چاہیے اور بعض نے کہا وضو کرنا چاہیے اور مالک بن انس نے کہا مستحب ہے نہانا غسل میت کے بعد مگر واجب نہیں اور یہی کہا شافعی نے اور احمد نے کہا جس نے میت کو نہلایا امید ہے کہ اس پر غسل واجب نہ ہو لیکن وضو میں کم روایتیں آئی ہیں اور کہا اسحق نے وضو ضرور ہے اور مروی ہے عبد اللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا نہ غسل کرے نہ وضو کرے میت کے نہلانے کے بعد۔



۱۸۔ بَابُ : مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَكْفَانِ

اس بیان میں کہ کفن کس طرح کا دینا مستحب ہے

(۹۹۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْبُسُوءُ مِنْ ثِيَابِكُمْ الْبَيَاضُ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفَّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ)) - (صحيح) الاحكام (۶۲) المشكاة (۶۳۸) الروض (۴۰۷) مختصر الشمايل (۵۴) ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہنوا اپنے کپڑوں میں سے جو سفید رنگ ہوں اس لیے کہ وہ سب کپڑوں سے بہتر ہیں اور کفن دواسی میں سے اپنے مردوں کو۔

فائدہ: اس باب میں سمرہ اور ابن مبارک اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب کہا ہے علماء نے اور کہا ابن مبارک نے میرے نزدیک مستحب ہے ان کپڑوں کا کفن دینا جس میں وہ نماز پڑھتا تھا۔ اور کہا احمد اور اسحاق نے میرے نزدیک سب سے بہتر وہ کپڑے ہیں جو سفید رنگ کے ہوں اور مستحب ہے اچھا کفن دینا۔

۱۹۔ باب [أمر المؤمن بإحسان كفن أخيه]

مومن کو اپنے بھائی کو اچھی طرح کفن دینے کے حکم کے بیان میں

(۹۹۵) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ)).

(صحیح) (سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۱۴۲۵، احکام الجنائز : ۵۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ولی ہو کوئی تم میں سے اپنے بھائی میت کا تو اچھی طرح کفن دے اس کو۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور کہا ابن مبارک نے کہا سلام بن مطیع نے آپ کے اس قول میں وَلْيُحْسِنْ أَحَدُكُمْ كَفْنَ أَخِيهِ یعنی مراد اس سے صفائی اور سفیدی کپڑے کی ہے یہ نہیں کہ کپڑا قیمتی ہو۔



۲۰۔ باب : مَا جَاءَ فِي كَفْنِ النَّبِيِّ ﷺ

اس بیان میں کہ نبی اکرم ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا

(۹۹۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَفَّنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثَوَابٍ بِيضَ يَمَانِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قِمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. قَالَ :

فَذَكَرُوا لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ : فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ حَبْرَةٍ فَقَالَتْ : قَدْ أُوْتِنِيَ بِالْبُرْدِ وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يَكْفِنُوهُ فِيهِ.

(اسنادہ صحیح) (الاحکام (۶۳) الارواء (۷۲۲))

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کفن دیا گیا نبی ﷺ کو تین کپڑوں میں کہ سفید تھے یمن کے نہ اس میں کرتا تھا نہ عمامہ۔ کہا راوی نے پھر ذکر کیا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لوگ کہتے ہیں کہ کفن آپ کا دو کپڑے تھے اور ایک چادر کہ جس میں خط کچھ ہوئے تھے تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چادر لائے مستحقے لیکن پھیر دی اور کفن نہ دیا آپ ﷺ کو اس میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۹۹۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَفَّنَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي بَعْرَةٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

(حسن عند الالبانی) (احکام الجنائز : ۵۹، ۶۰) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن عقیل کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے کفن دیا حمزہ عبد المطلب کے بیٹے کو ان کی چادر میں ایک کپڑے میں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن عباس سے اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر سے روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور کفن میں نبی ﷺ کی روایتیں مختلف ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سب سے زیادہ صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا اور سفیان ثوری نے کہا مرد کو چاہیے تین کپڑوں میں کفن دے ایک قمیص اور دولٹافے اور چاہے تین لفافوں میں کفن دے اور کافی ہے ایک کپڑا بھی اگر دو نہ ملیں اور دو بھی اگر تین نہ ملیں اور تین جھمی ہیں اگر میسر ہوں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کفن دے عورت کو پانچ کپڑوں میں۔



۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُضْنَعُ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ

اہل میت کے گھر والوں کے لیے کھانا کے بیان میں

(۹۹۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ : لَمَّا جَاءَ نَعِيْ جَعْفَرٍ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «اصْنَعُوا لِأَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْعُلُهُمْ» . (حسن) (المشكاة : ۱۷۳۹) (الاحكام (۱۶۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے کہ جب آئی خبر جعفر کی شہادت کی تو فرمایا نبی ﷺ نے پکاؤ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا اس لیے کہ ان پر ایسی چیز آئی ہے کہ جس میں وہ مشغول ہیں یعنی رنج و ملال۔

فائدہ : کہا ابو یسٰی (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا بعض علماء نے مستحب ہے اہل میت کے پاس ایسی چیز بھیجنا کہ ان کی مصیبت کٹ جائے یہی قول ہے شافعی کا اور جعفر بن خالد پوتے ہیں سارہ کے اور وہ ثقہ ہیں روایت کی ان سے ابن جریج نے۔ مترجم کہتا ہے جو ہمارے شہروں میں رواج ہے اہل میت کے ہاں کسی شہر میں کھجوری اور چٹنی اور کہیں بازار کی روٹی اور کباب مولیٰ اور پنیر وغیرہ بھیجتے ہیں اور اس کا حاضری نام رکھتے ہیں اس میں تعین طعام بدعت ہے اگر کھانا مقرر نہ کریں جو میسر ہو سو بھیج دیں تو سنت ہے۔



۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

اس بیان میں کہ مصیبت کے وقت منہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے

(۹۹۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ وَضَرَبَ الْخُدُودَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ» . (صحيح) (الارواء (۷۷۰) (الاحكام (ص ۲۹)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہماری امت میں نہیں وہ شخص کہ پھاڑے گریبان اور پیٹے گال اور پکارے کافروں کی طرح پکارنا یعنی ناشکری کی باتیں کرے مصیبت کے وقت۔
 فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ

اس بیان میں کہ نوحہ کرنا حرام ہے

(۱۰۰۰) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ- يُقَالُ لَهُ قَرْظَةُ بْنُ كَعْبٍ- فَنِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ قَالَ: مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْإِسْلَامِ؟ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ عَذَّبَ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ)). (صحيح) (الاحكام: ۲۸، ۲۹)
 ترجمہ: روایت ہے علی بن ربیعہ اسدی سے کہا مر گیا ایک شخص انصار سے کہ انصار اس کو قرقظہ بن کعب کہتے تھے سولوگ نوحہ کرنے لگے اس پر سو آئے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور چڑھ گئے منبر پر اور حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اس کی اور کہا کیا کام ہے نوحے کا اسلام میں آگاہ ہو بے شک میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے جس پر نوحہ ہو اس پر عذاب ہے، رہتا ہے جب تک نوحہ ہوتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور علی اور ابو موسیٰ اور قیس بن عاصم اور ابو ہریرہ اور جنادہ بن مالک اور انس اور ام عطیہ اور سمرہ اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔



(۱۰۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أُمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَذَّعَهُنَّ النَّاسُ: النَّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْأَحْسَابِ وَالْعُدْوَى- أَجْرَبُ بِعَيْرٍ فَأَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيرٍ- مَنْ أَجْرَبَ الْبَعِيرَ الْأَوَّلَ؟ وَالْأَنْوَاءُ: مُطَرْنَا بَنَوْءٍ كَذَا وَ كَذَا)). (حسن) (الصحيحة: ۷۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چار چیزیں میری امت میں کفار کی رسموں میں سے ہیں نہ چھوڑیں گے اس کو عوام آدمی: ایک تو رونا پینٹنا چلانا ہے موت کے وقت اور دوسرے طعن کرنا حسب اور نسب میں اور تیسرے عدوئی یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے اور یہ بولنا کہ کھلی ہوئی ایک اونٹ کو سولگ

گئی سوانٹوں کو کہ بھلا پہلے اونٹ کو کس کی لگی تھی۔ یہ اپنے فرمایا کہ اگر کھلی کھلی والے اونٹ کے ملنے سے ہوتی ہے تو پہلے جس کو کھلی ہوئی وہ کس سے ملا، چوتھے اور عقیدہ رکھنا پختروں کا کہ کہتے رہیں گے ہم پر مینہ برسافلانے پختر سے یعنی فلا ناستار افلا نی جگدا یا جب مینہ برسا۔

فائل: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے۔



۲۴۔ باب: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر بلند آواز سے رونے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۰۰۲) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)). (صحيح الأحكام (۲۸))

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اور ساتھیوں کے رونے سے۔

فائل: اس باب میں ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے ایک قوم نے علماء سے رونا میت پر اور کہا ہے کہ جب اس کے گھر والے روتے ہیں تو ان کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے اور اسی حدیث پر ان کا مذہب ہے۔ اور ابن مبارک نے کہا مجھے امید ہے کہ اگر اس نے منع کیا ہو اور روکتا رہا ہو رونے سے اپنی حیات میں تو شاید اس پر کچھ عذاب نہ ہو۔



(۱۰۰۳) عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بِأَكْيَهُمْ فَيَقُولُ: وَاجِبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ إِلَّا وَكَّلَ بِهِ مَلَكَانِ يُلْهَزَانِهِ أَهْكَذَا كُنْتَ؟)). (صحيح التعلیق الرغیب (۱۷۶/۴) المشكاة (۱۷۴۶))

ترجمہ: روایت ہے موسیٰ بن ابی موسیٰ اشعری سے کہ خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی میت نہیں کہ مرے اور کھڑا ہونے والا اور کہے ہائے میرے پہاڑ ہائے میرے سردار یا مانند اس کے جیسے ہاتھی کا پاٹھایا میرا لبا سکھ مر گیا اور ایسی کفریات و اہیات بکے مگر یہ کہ دو فرشتے گھونے مارتے ہیں اس کے سینے میں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔

فائل: کہا ابو یسٰی (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے۔

۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرِّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

اس بیان میں کہ میت پر بغیر چیخنے چلائے رونا جائز ہے

(۱۰۰۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِكُغَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ وَهَمٌ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُودِيًّا: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَسْكُونُ عَلَيْهِ)). (صحيح) (احكام الجنائز: ۲۸)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے، کہا راوی نے سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رحمت کرے اللہ عبد اللہ پر انہوں نے جھوٹ نہیں بتائی یہ بات ولیکن وہم ہو گیا ان کو، یہ بات تو رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کے لیے فرمائی تھی کہ وہ مر گیا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میت پر تو عذاب ہو رہا ہے اور گھر والے اس کے رورہے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور قرظہ بن کعب اور ابو ہریرہ اور ابن مسعود اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسلی نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی سن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں بھی یہی فرماتا ہے: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ یعنی کوئی کسی کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھاتا یعنی زندہ کے رونے سے مردے پر عذاب کیوں ہونے لگا اس کا کیا قصور ہے اور یہی مذہب ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔



(۱۰۰۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ فَوَجَدَهُ يَحْجُوذُ بِنَفْسِهِ فَآخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ فَبَكَى، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَتَبْكِي، أَوْ لَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ؟ قَالَ: ((لَا) وَلَكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ: صَوْتِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ حَمْسٍ وَجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ وَرَنَةِ شَيْطَانٍ)). وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا. (حسن)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ پکڑ لیا نبی ﷺ نے عبد الرحمن بن عوف کا ہاتھ سولے گئے ان کو اپنے صاحبزادے ابراہیم کے پاس سو پایا ان کو کہ وہ اپنی جان دے رہے ہیں یعنی نزع روح میں ہیں سولے لیا ان کو نبی ﷺ نے اور رکھ لیا اپنی گود میں اور رونے لگے۔ سو عبد الرحمن نے عرض کیا کہ آپ روتے ہیں اور آپ ہی منع کرتے تھے رونے سے فرمایا آپ ﷺ نے نہیں میں رونے سے منع نہیں کرتا تھا ولیکن دو احمق فاجر کی آوازوں سے منع کرتا تھا

ایک آواز رونے کی کسی مصیبت کے وقت اور نوچنا پینا منہ کا اور پھاڑنا چیرنا گریبان کا دوسرے نوحہ کرنا چیخنا شیطان کا سا اور اس حدیث میں اور باتیں بھی ہیں۔

فائدہ: کہا ابوہریرہؓ نے یہ حدیث حسن ہے۔



(۱۰۰۶) عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ هَا: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: غَفَرَ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَةٍ يُنْكِي عَلَيْهَا فَقَالَ: ((إِنَّهُمْ لَيَكُونُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا)).

(صحیح) (الاحکام: ۲۸)

ترجمہ: روایت ہے عمرہ سے کہ انہوں نے خبر دی کہ سنائیں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان کے آگے ذکر کیا کسی نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے تو فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ بخشنے الی عبد الرحمن کو اور یہ کنیت ہے عبد اللہ کی بے شک انہوں نے کچھ جھوٹ اپنی طرف سے نہیں بنایا لیکن وہ بھول گئے یا چوک گئے حقیقت اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ایک یہودیہ پر کہ اس پر رونا ہو رہا تھا تو فرمایا آپ ﷺ نے یہ لوگ تو رورہے ہیں اور اس پر عذاب قبر ہو رہا ہے یعنی یہ فرمانا آپ کا اسی کے لیے تھا نہ یہ کہ جو زندہ رووے اس کی میت پر عذاب ہو ہاں اگر میت وصیت کر گیا ہے کہ میرے اوپر خوب رونا اور رونے والیاں بلانا اور چیخنا چلانا تو اس پر بالاتفاق عذاب ہوگا۔ کہا ابوہریرہؓ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

جنازے کے آگے چلنے کے بیان میں

(۱۰۰۷) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

(صحیح) (المشكاة (۱۶۶۸) الارواء (۷۳۹)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو آگے چلتے تھے جنازے کے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عمرو بن عاصم سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے منصور سے اور بکر کوئی اور زیاد سے اور سفیان سے یہ سب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا زہری سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے

انہوں نے اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو آگے چلتے تھے جنازے کے۔ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما چلتے تھے جنازے کے آگے کہا۔ زہری نے اور خبر دی ہم کو سالم نے کہ ان کے باپ چلتے تھے آگے جنازہ کے۔ اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی مانند روایت کی ابن جریج اور زیاد بن سعد اور کنی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے حدیث ابن عیینہ کی مانند اور روایت کی معمر اور یونس بن یزید اور مالک وغیرہ حفاظ نے زہری سے کہ نبی ﷺ چلتے تھے آگے جنازے کے اور سب اہل حدیث کہتے ہیں کہ حدیث مرسل اس میں زیادہ صحیح ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے سنائیں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے سنائیں نے عبد الرزاق سے کہتے تھے کہا ابن مبارک نے حدیث زہری کی جو مرسل ہے اس میں زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے، کہا ابن مبارک نے کہ گمان ہے مجھ کو کہ ابن جریج نے لے لی ہو یہ روایت ابن عیینہ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ہام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد سے جو بیٹے ہیں سعد کے اور منصور اور ابو بکر اور سفیان نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ سفیان بن عیینہ ہیں کہ روایت کی ان سے ہام نے جنازے کے آگے چلنے میں سوبعض نے علمائے صحابہ وغیرہم سے کہا آگے چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

(۱۰۰۸) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو آگے چلتے تھے جنازے کے۔

(۱۰۰۹) عَنْ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ .

(صحيح) (المشكاة (۱۶۶۸) (الارواء (۷۳۹)

ترجمہ: زہری سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما چلتے تھے جنازے کے آگے۔

(۱۰۱۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ .

(صحيح) (الاحكام (۷۴) (الارواء (۱۹۱/۳)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ چلتے تھے آگے جنازے کے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی۔

فائدہ: پوچھی میں نے یعنی مؤلف نے یہ حدیث محمد سے سو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا کی ہے محمد بن بکر نے اور مروی ہے یہ حدیث یونس سے انہوں نے روایت کی زہری سے کہ نبی ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما اور عمر رضی اللہ عنہ سب چلتے تھے جنازے کے آگے۔ کہا زہری نے اور خبر دی مجھ کو سالم نے کہ باپ ان کے بھی آگے چلتے تھے جنازے کے کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے۔



۲۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

جنازے کے پیچھے چلنے کے بیان میں

(۱۰۱۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ ؟ قَالَ : ((مَادُونُ الْخَبَبِ، فَإِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَلْتُمُوهُ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يَبْعُدُ إِلَّا أَهْلَ النَّارِ، الْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلَا تَتَّبِعُ لَيْسَ مِهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا)). (اسنادہ ضعیف) مشکاة المصابیح (۱۶۶۹) اس میں یحییٰ بن عبد اللہ لیں الحدیث اور ابی ماجدہ راوی مجہول ہے۔ تقریب (۷۵۸۱) (۸۳۳۳)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پوچھا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے جنازے کے پیچھے چلنے کو تو فرمایا آپ ﷺ نے دوڑنے سے ذرا کم چلنا چاہیے سوا اگر نیک ہے جلدی پہنچاؤ گے تم اس کو یعنی قبر میں اور اگر وہ بد ہے تو نہیں دوڑ کیا جاتا مگر آتش دوزخ والا اور جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے نہ اس کو پیچھے چھوڑنا چاہیے اور نہیں ہے اس کے ساتھ والوں میں جو اس سے آگے چلے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم ابن مسعود کی روایت سے مگر اسی اسناد سے اور سنائیں نے محمد بن اسماعیل سے کہ ضعیف کہتے ہیں ابو ماجد کی اس حدیث کو اور کہا محمد نے اور کہا حمید بنی نے کہا ابن عیینہ نے پوچھا یحییٰ سے ابو ماجد کون ہے کہا انہوں نے ایک اڑتی چڑیا ہے کہ ہم سے روایت کی اس نے یعنی ایک مرد ہے مجہول الحال اس کا حال معلوم نہیں اور یہی مذہب ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ اور یہی کہتے ہیں ثوری اور اسحاق اور ابو ماجد کا حال معلوم نہیں اور ان کی دو حدیثیں ہیں ابن مسعود سے اور یحییٰ امام بن تیم اللہ کے ثقہ ہیں کنیت ان کی ابو الحارث ہے اور ان کو یحییٰ الجابری بھی کہتے ہیں اور یحییٰ الحنبل بھی اور وہ کوئی ہیں روایت کی ان سے شعبہ نے اور سفیان ثوری اور ابو الاوص

اور سفیان بن عیینہ نے۔



۲۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّكُوبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

اس بیان میں کہ جنازے کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے

(۱۰۱۲) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا رُكِبْنَا فَقَالَ: ((أَلَا تَسْتَحْيُونَ؟ إِنَّ مَلَائِكَةَ اللَّهِ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلَى ظُهُورِ الدَّوَابِّ)).

(ضعیف) أحکام الجنائز ص (۷۵) المشكاة (۱۶۷۲) اس میں ابی بکر ابن مریم راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنازہ میں سو دیکھا آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سوار تو فرمایا تم کو شرم نہیں آتی کہ فرشتے اللہ کے پیروں پر چلتے ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہو۔

فائدہ: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسیٰ نے حدیث ثوبان کی مروی ہے ان سے موتوفا بھی۔



۲۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

اس بیان میں کہ جنازے کے پیچھے سواری پر چلنا بھی جائز ہے

(۱۰۱۳) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يَسْعَى وَنَحْنُ حَوْلَهُ وَهُوَ يَقُصُّ بِهِ. (صحيح) (الاحکام : ۷۵)

ترجمہ: روایت ہے سماک بن حرب سے کہا انہوں نے سنا میں نے جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے ہمراہ جنازہ ابن دحداح کے اور آپ ایک گھوڑے پر سوار تھے وہ کودتا تھا اور ہم آپ کے گرد تھے اور آپ ﷺ اس کو چھوٹے چھوٹے قدموں سے لیے جاتے تھے۔

(۱۰۱۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّبَعَ جَنَازَةَ ابْنِ الدَّحْدَاحِ مَاثِيًا وَرَجَعَ عَلَى فَرَسٍ.

(صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ پیدل گئے ابن دحداح کے جنازے کے ساتھ اور پھرے گھوڑے پر سوار ہو کر۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الإسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

جنازہ جلدی لے جانے کے بیان میں

(۱۰۱۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَلَتْ خَيْرًا تَقْدُمُوهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَلَتْ شَرًّا تَصْعُقُوهُ عَنْ رِقَابِكُمْ)). (صحیح الاحکام (۷۱))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی ﷺ تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا جلدی لے چلو جنازے کو یعنی معمولی چال سے ذرا بڑھ کر چلو اس لیے کہ وہ جنازہ اگر نیک شخص کا ہے تو جلدی پہنچاؤ اس کو نیکی کی طرف اگر برے شخص کا ہے تو اتارو اس کو اپنی گردنوں سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو بکرہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَتْلِ أَحَدٍ وَذِكْرِ حَمْزَةٍ

شہدائے احد اور حمزہ رضی اللہ عنہ کے ذکر میں

(۱۰۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَمْزَةٍ يَوْمَ أُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَأَهُ قَدْ مُثِّلَ بِهِ، فَقَالَ: ((لَوْ لَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةً فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتَّى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بُطُونِهَا)). قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهَا فِيهَا فَكَانَتْ إِذَا مَدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا مَدَّتْ عَلَى رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ. قَالَ: فَكُثِرَ الْقَتْلَى وَفَلَّتِ الثِّيَابُ. قَالَ: فَكَفَّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ. قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُ عَنْهُمْ: ((أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قَرَأْنَا)). فَقَبَّلَهُ إِلَى الْقَبْلَةِ. فَقَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ. (صحیح الاحکام : ۵۹، ۶۰) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند ہری دلس کے معنی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس جنگ احد کے دن یعنی ان کی شہادت کے بعد اور کھڑے ہوئے ان کے پاس سود یکھا انہیں کہ ان کے ہاتھ پیر کاٹے گئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر نہ خفا ہو تیس صفیہ یعنی حمزہ کی بہن اپنے دل میں تو ان کو چھوڑ دیتا کہ کھا جاتے ان کو جانور پھر قیامت کے دن اٹھائے جاتے جانوروں کے پیٹوں سے۔ کہارادی نے پھر مگائی آپ ﷺ نے ایک چادر اور کفن دیا اس کو سودہ چادر ایسی تھی کہ جب کھینچتے تھے سر پر کھل جاتے ان کے دونوں پیر اور جب کھینچتے پیروں پر سے تو کھل جاتا ان کا سر۔ کہارادی نے پھر

شہید زیادہ ہوئے اور کپڑا کم۔ کہا راوی نے پھر کفن دیا ایک کپڑے میں ایک ایک مرد کو اور دو دو اور تین تین کو پھر دفن کیا ایک قبر میں سو پوچھنے لگے رسول اللہ ﷺ ان شہیدوں میں کون قرآن زیادہ پڑھا تھا سو جو قرآن زیادہ پڑھا تھا اس کو آگے رکھتے قبلے کی طرف یعنی قبر میں۔ کہا راوی نے پھر دفن کر دیا ان سب کو رسول اللہ ﷺ نے اور ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔
فائدہ : کہا ابو یسٰی نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو کہ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہو مگر اسی سند سے۔



۳۲۔ باب آخر

دوسرا باب

(۱۰۱۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُوذُ الْمَرِيضَ وَ يَشْهَدُ الْجَنَازَةَ ، وَيَرْكَبُ الْجِمَارَ ، وَ يُجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ ، وَ كَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى جِمَارٍ مَخْطُومٍ بِحَبْلٍ مِنْ لَيْفٍ عَلَيْهِ إِكَافٌ لَيْفٍ .
 (اسنادہ ضعیف) مختصر الشرائع المحمدیہ (۲۸۶) اس میں مسلم امور ضعیف راوی ہے۔ تقریب (۶۶۴)

ترجمہ : روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ عیادت کرتے تھے مریض کی اور حاضر ہوتے تھے جنازے میں اور سوار ہوتے تھے گدھے پر اور قبول کرتے تھے غلام کی دعوت اور بنی قریظہ کہ ایک قبیلہ ہے یہود کا اس کی لڑائی کے دن آپ ﷺ سوار تھے گدھے پر کہ اس کی لگام کھجور کے چھال کی رسی سے بنی تھی اور اس پر زین بھی اس چھال کا تھا۔
فائدہ : کہا ابو یسٰی نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مسلم کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے اور مسلم امور ضعیف ہیں اور یہ مسلم بیٹے ہیں کیسان ملائی کے۔



۳۳۔ باب أَتَيْنَ تُذْقُنَ الْأَنْبِيَاءَ؟

انبیاء علیہم السلام کہاں دفنائے جاتے ہیں؟

(۱۰۱۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ قَالَ : ((مَا قَبِضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُجِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ)) ، فَدَفَنُوهُ فِي الْمَوْضِعِ فَرَاشِهِ . (اسنادہ صحیح) (الاحکام : ۱۳۷، ۱۳۸ . مختصر الشرائع : ۳۲۶)

ترجمہ : روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی جھگڑے لوگ ان کے دفن میں سو کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میں نے سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات کہ کبھی نہ بھولا میں اس کو فرمایا آپ نے نہیں قبض کرتا اللہ

تعالیٰ روح کسی نبی کی مگر اسی جگہ کہ جہاں دفن ہونا وہ چاہتا ہے پھر دفن کر دیا رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کے بستر مبارک کی جگہ میں۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور عبد الرحمن بن ابی بکر ملکی ضعیف ہیں حافظے کی طرف سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے، روایت کی ابن عباس نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۳۴۔ بَابُ آخَرُ

باب دوسرا

(۱۰۱۹) عَنْ أَبِي عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَانِكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ)).

(ضعیف) (المشكاة: ۱۶۷۸، الروض النضير: ۴۸۲) اس میں عمران بن انس کی منکر الحدیث ہے۔ میزان (۲۳۴/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ذکر کرو اپنے مردوں کی بھلائیاں اور باز رہو ان کی برائیوں سے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے کہا سنا میں نے محمد بخاری رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے عمران بن انس کی منکر الحدیث ہیں اور روایت کی بعض نے عطاء سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور عمران بن ابی انس مصری ثابت زیادہ اور مقدم ہیں عمران بن انس کی سے۔



۳۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ قَبْلَ أَنْ تُوَضَعَ

جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھنے کے بیان میں

(۱۰۲۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتَّى تُوَضَعَ فِي

اللَّحْدِ، فَعَرَضَ لَهُ خَبَرٌ فَقَالَ: هَكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ: فَحَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَقَالَ:

((خَالِفُوهُمْ)). (حسن عند الالبانی) المشكاة (۱۶۸۱) الارواء (۱۹۳/۳) بعض محققین کہتے ہیں اس میں بشر بن

رافع ضعیف ہے اور عبد اللہ بن سلیمان بھی ضعیف ہے۔ تقریب (۳۳۶۹)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب ساتھ جاتے کسی جنازے کے تو نہ بیٹھتے جب تک

جنازہ قبر میں نہ رکھا جاتا سوسانے آگیا ایک عالم یہود کا اور کہا اس نے ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں اے محمد ﷺ، سو بیٹھ

گئے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا ان کی مخالفت کرو یعنی یہودی۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کچھ قوی نہیں حدیث میں۔

۳۶۔ بَابُ: فَضْلُ الْمُصِيبَةِ إِذَا اخْتَسَبَ

مصیبت کے ثواب میں جب مصیبت والا صبر کرے اور ثواب چاہے

(۱۰۲۱) عَنْ أَبِي سِنَانٍ قَالَ : دَفَنْتُ ابْنِي سِنَانَ وَأَبُو طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوجَ أَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ : أَلَا أُبَشِّرُكَ يَا أَبَا سِنَانَ ؟ قُلْتُ : بَلَى قَالَ : حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ : قَبِضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي ؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ : قَبِضْتُمْ ثَمَرَةَ فَوَادِهِ ؟ فَيَقُولُونَ : نَعَمْ فَيَقُولُ : مَاذَا قَالَ عَبْدِي ؟ فَيَقُولُونَ : حَمْدُكَ وَاسْتَرْجَعْ فَيَقُولُ اللَّهُ : ابْنُوْا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَاسْمُوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ)) . (حسن عند الالبانی) (الصحيحه : ۱۴۰۸) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عیسیٰ بن سنان ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو سنان سے کہا دفن کیا میں نے اپنے بیٹے سنان کو اور ابو طلحہ خولانی بیٹھے تھے قبر کے کنارے پر پھر جب چاہا میں نے قبر سے نکلتا پڑ لیا انہوں نے میرا ہاتھ اور فرمایا کیا بشارت نہ دوں تجھ کو اب اسنان کہا میں نے کیوں نہیں کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے ضحاک بن عبدالرحمن عرزب نے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مرتا ہے کسی بندے کا لڑکا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے لے لیا تم نے میرے بندے کے لڑکے کو سودہ کہتے ہیں ہاں، پھر فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ شانہ لے لیا تم نے پھل اس کے دل کا سو کہتے ہیں فرشتے ہاں پھر فرماتا ہے کیا کہا میرے بندے نے سو فرشتے کہتے ہیں تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا سو فرماتا ہے اللہ جل شانہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر جنت میں اور اس کا نام رکھو بیت الحمد یعنی تعریف کا گھر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

نماز جنازہ میں تکبیر کہنے کے بیان میں

(۱۰۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى النَّحَّاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا . (صحيح الاحكام ۸۹-۹۰) الارواء (۷۲۹) ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے نحاشی بادشاہ حبش کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں اللہ اکبر کہا چار بار۔ فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور ابن ابی اوفیٰ اور جابر اور انس اور یزید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور یزید بن ثابت زید بن ثابت کے بھائی ہیں اور وہ بڑے ہیں ثابت سے حاضر ہوئے جنگ بدر میں اور زید نہیں

حاضر ہوئے بدر میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔



(۱۰۲۳) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةِ حَمْسًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا. (صحيح) الاحكام (۱۱۲)

ترجمہ: روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا زید بن ارقم تکبیر کہا کرتے تھے ہمارے جنازوں کی نماز میں چار بار اور ایک بار تکبیر کہی انہوں نے ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھی ہم نے اس کی وجہ تو کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کہتے تھے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ارقم کی صحیح ہے اور بعض علماء صحابہ وغیرہم کا یہی مذہب ہے کہ نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے اور کہا احمد اور اسحاق نے جب پانچ تکبیریں کہے امام جنازے پر تو مقتدی بھی امام کی تابعداری کرے۔



۳۸۔ بَابُ: مَا يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ

نماز جنازہ کی دعاؤں کے بیان میں

(۱۰۲۴) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا، وَأَنْتَانَا)). قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ وَزَادَ فِيهِ: ((اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ)).

(صحيح) الاحكام (۱۲۴) المشكاة (۱۶۷۵)

ترجمہ: روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا روایت کی مجھ سے ابو ابراہیم اشہلی نے انہوں نے اپنے باپ سے کہا رسول اللہ ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے اُنٹاننا تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش ہمارے زندے اور مردے اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو کہا یحییٰ نے اور روایت کی مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی مثل اور زیادہ کیا اس میں یعنی بعد اُنٹاننا کے ان لفظوں کو اللہم من احییتہ سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ جس کو تو زندہ رکھے ہم میں سے تو زندہ رکھ اسلام کے کاموں میں یعنی نیک عملوں پر اور جس کو مارے تو ہم میں سے اس کو ایمان یعنی توحید پر۔



فائدہ : اس باب میں عبدالرحمن بن عوف اور عائشہ اور ابوقادہ اور جابر اور عوف بن ابی مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوہیسی نے حدیث ابو ابراہیم کے باپ کی صحیح ہے اور روایت کی ہشام دستوائی اور علی بن مبارک نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلہ اور روایت کی عکرمہ بن عمار نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث عکرمہ بن عمار کی غیر محفوظ ہے اور عکرمہ اکثر وہم کرتے ہیں یحییٰ کی حدیث میں اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے یعنی یہی حدیث وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی قادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے کہا ابوہیسی نے سنا میں نے محمد کو کہتے تھے ان سب روایتوں میں صحیح زیادہ یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے جو مروی ہے ابو ابراہیم اشہلی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور پوچھا میں نے نام ابو ابراہیم اشہلی کا تو نہ جانا محمد نے۔

(۱۰۲۵) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ : ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَأَغْسِلْهُ بِالْبَرْدِ كَمَا يُغْسَلُ التُّوبُ)). (صحيح) الارواء (۴۲/۱) الاحکام (۱۲۳) **ترجمہ :** روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور وہ نماز پڑھتے تھے جنازے کی سو یاد کر لیا میں نے ان کی نماز میں سے ان کلمات کو اللہم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش دے اس کو اور رحم کر اس پر اور دھو دے اس کے گناہوں کو رحمت کے اولوں سے جیسا کپڑا دھویا جاتا ہے۔

فائدہ : کہا ابوہیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن اسماعیل نے کہا سب روایتوں سے زیادہ صحیح اس باب میں یہی حدیث ہے۔



۳۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۲۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. (صحيح عند اللباني) المشكاة (۱۶۷۳) ((صفة الصلاة)) الارواء (۷۳۱) الاحکام (۱۱۹) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابراہیم بن عثمان متروک الحدیث ہے۔ تقریب (۲۱۵) البتہ اس کے بعد والی روایت (۱۰۲۷) بالکل صحیح ہے۔

ترجمہ : روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے سورہ فاتحہ پڑھی نماز میں جنازہ کے۔

فائدہ : اس باب میں ام شریک بھی روایت کرتی ہیں۔ کہا ابوہیسی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور ابراہیم بن عثمان کی کنیت ابو شیبہ واسطی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں اور صحیح ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی ہے کہ انہوں نے کہا سنت ہے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔

(۱۰۲۷) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ : إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جنازے کی نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ پڑھی سو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ تو سنت ہے راوی کو شک ہے کہ میں السُّنَّة کہا یا تَمَام السُّنَّة مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ: کہا ابویسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اختیار کرتے ہیں سورہ فاتحہ پڑھنا تکبیر اولیٰ کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے نہ پڑھے سورہ فاتحہ جنازہ میں نماز جنازہ تو اللہ تعالیٰ کی تعریف اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا اور دعا کرنا میت کے لیے ہے اور یہی قول ہے ثوری وغیرہ کا اہل کوفہ سے۔



۴۰۔ بَابُ : كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهُ

نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لیے شفاعت کرنے کے بیان میں

(۱۰۲۸) عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزْزِيِّ قَالَ : كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَاءَهُمْ ثَلَاثَةُ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ فَقَدْ أُوجِبَ)).

(عند الالبانی حسن) (احکام الجنائز : ۱۲۸) بعض محققین کے نزدیک اس کی سناد ابی اسحاق مدلس کے معنی کی وجہ سے ضعیف ہے۔
ترجمہ: روایت ہے مرثد بن عبد اللہ بن زنی سے کہا مالک بن ہبیرہ جب نماز جنازہ پڑھتے اور لوگ تھوڑے ہوتے تو ان کی تین صفیں کر دیتے پھر کہتے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس میت پر تین صفوں نے نماز پڑھی جنت اس کے لیے واجب ہو گئی۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو بیوی ہیں رسول اللہ کی کہا ابویسی نے حدیث مالک بن ہبیرہ کی حسن ہے ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے محمد بن اسحاق سے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے یہی حدیث اور داخل کر دیا انہوں نے مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے بیچ میں ایک شخص کو اور روایت ان کی یعنی جو اس سے پہلے مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک۔



(۱۰۲۹) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَتْلُغُوا أَنْ يَكُونُوا مِائَةً فَيَشْفَعُوا لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ)). وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي حَدِيثِهِ : ((مِائَةً فَمَا فَوْقَهَا)). (صحيح) (الاحکام : ۹۸)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمانوں نے کوئی ایسا نہیں کہ مرے اور اس پر نماز جنازہ پڑھے ایک گروہ مسلمانوں کا کہ سو (۱۰۰) کو پہنچا ہو پھر شفاعت کریں اس کے لیے مگر شفاعت قبول کی جاتی ہے ان مسلمانوں کی اس میت کے لیے اور علی بن حجر نے اپنی روایت میں کہا مائة فَمَا فَوْقَهَا یعنی نماز جنازہ پڑھنے والے سو ہوں یا اس سے زیادہ۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور موقوف روایت کیا اس کو بعض نے اور مرفوع نہ کیا۔

۴۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوعِ

الشَّمْسِ وَ عِنْدَ غُرُوبِهَا

اس بیان میں کہ طلوع اور غروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے

(۱۰۳۰) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: ثَلَاثَ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَ حِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهَيْرَةِ حَتَّى تَمِيلَ، وَ حِينَ تَضَيِّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ. (صحيح) الارواء (۴۸۰) الاحكام (۱۳۰)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا انہوں نے تین گھڑیوں میں منع کرتے تھے ہم کو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے سے اور موتی کو دفن کرنے سے ایک تو جب آفتاب نکلے چمکتا ہو جب تک بلند نہ ہو جائے دوسرے جب کہ قائم ہوتی دوپہر جب تک کہ زوال نہ ہو تیسرے جب آفتاب جھکے ڈوبنے کو جب تک غروب نہ ہو۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے مکروہ کہتے ہیں نماز جنازہ کو ان گھڑیوں میں اور کہا ابن مبارک نے یہ جو آپ کی حدیث میں وارد ہوا اُن نقیر فیہنّ مَوْتَانَا مراد اس سے نماز جنازہ ہے کہ نماز کے بغیر میت دفن نہیں ہوتا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے نماز جنازہ وقت طلوع آفتاب کے اور غروب کے اور ٹھیک دوپہر کو جب تک آفتاب ڈھل نہ جائے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور شافعی نے کہا ان اوقات مکروہ میں جو مذکور ہوئے نماز جنازہ پڑھنا کچھ مکروہ نہیں۔



۴۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْأَطْفَالِ

بچوں کی نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۳۱) عَنْ الْمُعْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الرَّائِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ)). (صحيح) الاحكام (۸۳-۸۰)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو سوار ہو وہ جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جدھر چاہے اور لڑکے پر بھی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل اور کئی لوگوں نے سعید بن عبید اللہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں نماز جنازہ پڑھی جائے لڑکے پر اگر چہ وہ بعد پیدا ہونے کے رویا بھی نہ ہو فقط اس کی صورت بن گئی ہو۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

۳۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ حَتَّى يَسْتَهْلَ

اس بیان میں کہ بچہ جب تک پیدا ہونے کے بعد رویا نہ ہو اس کی نماز نہ پڑھیں

(۱۰۳۲) عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الطِّفْلُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهِ وَلَا يَرُكُّ وَلَا يُؤَزَّ حَتَّى يَسْتَهْلَ)). (صحیح عند الالبانی) الصحیحة (۱۵۳) الارواء (۱۷۰۴) الاحکام (۸۳) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابوالزیر مدلس کے معنی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور لڑکا کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ اس کا کوئی وارث ہوتا ہے جب تک وہ پیدا ہونے کے بعد روئے چلائے نہیں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث میں اضطراب ہے سو بعض نے تو روایت کی ہے ابوالزیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرفوعاً اور روایت کی اشعث بن سوار اور کئی لوگوں نے ابوالزیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مرفوع سے اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے جب تک وہ روئے نہیں اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا۔



۳۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۳۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ. (صحیح) الاحکام (۱۰۶)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی سہیل بن بیضاء پر مسجد میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ شافعی نے کہا امام مالک نے نہ نماز جنازہ پڑھے مسجد میں اور شافعی نے کہا پڑھے اور حجت پکڑا اس حدیث کو۔

۳۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَئِنَّ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ ؟

اس بیان میں کہ مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو

(۱۰۳۴) عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حَيَالُ رَأْسِهِ ثُمَّ جَاءَ وَابْحَنَازَةَ امْرَأَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا : يَا أَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا. فَقَامَ حَيَالُ وَسَطِ السَّرِيرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ : هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْحَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَ مِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ؟ قَالَ : نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ : احْفَظُوا۔ (صحیح الاحکام (۱۰۹) المشكاة (۱۶۷۹))

ترجمہ: روایت ہے ابو غالب سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنازہ کی ایک مرد کے سوکھڑے ہوئے انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس جنازہ کے سر کے برابر پھر ایک عورت کا جنازہ لائے اور وہ قریش میں سے تھی اور کہا لوگوں نے ابو حمزہ اس کی بھی نماز جنازہ پڑھو سوکھڑے ہوئے انس رضی اللہ عنہ اس جنازہ کے بیچ میں یعنی عورت کی میت کے کمر کے مقابل سوکھا علاء بن زیاد نے ایسا ہی دیکھا تم نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوئے عورت کے جنازہ پر جہاں تم کھڑے ہوئے اور مرد کے جنازہ پر بھی جہاں تم کھڑے ہوئے تو انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا اس بات کو یاد رکھو۔

فائدہ: اس باب میں سرہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے ہمام سے اسی کی مثل اور روایت کی کچھ نے یہ حدیث ہمام سے تو اس میں وہم کیا سو کہا روایت ہے غالب سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور صحیح یہی ہے کہ روایت ابو غالب سے ہے اور روایت کی ہے یہی حدیث عبدالوارث بن سعد اور کئی لوگوں نے ابو غالب سے روایت ہمام کی مثل اور اختلاف ہے ابو غالب کے نام میں سب بعض نے کہا نافع ہے اور رافع بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث کے موافق مذہب ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔



(۱۰۳۵) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ فَقَامَ وَسَطُهَا. (صحیح الاحکام (۱۱۰))

ترجمہ: روایت ہے سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے ایک عورت کے جنازہ کی نماز پڑھی تو کھڑے ہوئے جنازہ کے بیچ میں یعنی کمر کے مقابل۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے بھی حسین معلم سے۔



۴۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَرَكِ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ

شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۳۶) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُولُ: ((أَيُّهُمَا أَكْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْآنِ؟)) فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: ((أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلُوا. (صحيح) الاحكام (۴۵-۱۴۶) الارواء (۷۰۷)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن کعب سے کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی ان کو کہ نبی ﷺ اکٹھا کر دیتے تھے دو دو آدمیوں کو جو شہید ہوتے تھے احد میں ایک ایک کپڑے میں یعنی کفن کے پھر فرماتے تھے کون ان میں سے زیادہ قرآن یاد رکھتا تھا پھر جب اشارہ سے بتاتے کہ اس کو قرآن زیادہ یاد تھا تو اس کو آپ ﷺ قبر میں آگے رکھتے یعنی قبلے کی طرف اور فرماتے کہ میں گواہ ہوں ان کا قیامت کے دن یعنی ان کے ایمان اور وفاداری کا اور حکم کیا آپ ﷺ نے ان کے خون سمیت دفن کر دینے کا اور نماز بھی نہیں پڑھی ان پر اور نہ غسل دیا۔

فائدہ: اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کی زہری نے عبد اللہ بن ثعلبہ بن ابی صغیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور کسی نے روایت کی جابر سے اور اختلاف ہے علماء کا شہید کے نماز جنازہ میں، سو بعض نے کہا اس کی نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور احمد اور کہا بعض نے کہ نماز پڑھی جائے شہیدوں پر اور دلیل لائے ہیں اس حدیث کو کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر نماز جنازہ پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق۔



۴۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۳۷) حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَرَأَى قَبْرًا مُتَبَدِّلًا فَصَفَّ أَصْحَابَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ. (صحيح) الاحكام (۸۷) الارواء (۷۳۶)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے شعبی نے کہا خبر دی مجھ کو اس نے جس نے دیکھا نبی ﷺ کو کہ آپ ﷺ نے دیکھا ایک قبر کو دودرو

صف باندھی آپ ﷺ کے اصحاب نے اور نماز پڑھی آپ نے اس قبر پر جنازہ کی سو کہا گیا شععی سے کس نے خبر دی تم کو؟ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

فائدہ: اس باب میں انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابو ہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابو قتادہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض علماء نے قبر پر نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا۔ اور کہا ابن مبارک نے جو میت بے نماز پڑھے دفن ہوگئی ہو اس کی قبر پر نماز پڑھ لیویں اور جائز کہا ابن مبارک نے نماز پڑھنا قبر پر اور کہا احمد اور اسحاق نے ایک مہینے کے اندر تک نماز جنازہ قبر پر جائز ہے اور ان دونوں نے کہا کہ اکثر ہم نے سنا ہے ابن مسیب سے کہ نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی ام سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر ایک مہینے کے بعد۔

(۱۰۳۸) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ أُمَّ سَعْدٍ ، مَاتَتْ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ غَائِبٌ ، فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَلَيْهَا ، وَقَدْ مَضَى لِدَلِكِ شَهْرٌ . (ضعیف) (الارواء : ۱۸۳/۳ ، ۱۸۶) مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ام سعد رضی اللہ عنہا وفات پا چکی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کہیں تشریف لے گئے تھے پھر جب آئے تو ان پر نماز پڑھی ان کے مرنے کو مہینہ بھر ہو چکا تھا۔



۳۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى النَّجَاشِيِّ

نبی اکرم ﷺ کے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۳۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ أَحَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ ، فَفُؤُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ)). قَالَ : فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ ، وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ . (صحیح) (الاحکام (۹۰) الارواء (۱۷۶/۳))

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے فرمایا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے تمہارا بھائی نجاشی مر گیا، سو کھڑے ہو گئے ہم اور صف باندھی ہم نے جیسے صف باندھتے ہیں میت کے پاس اور نماز پڑھی ہم نے ان کی جیسے نماز پڑھتے ہیں جنازے کی۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید اور حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے روایت سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث ابو قتادہ نے اپنے چچا ابی المہلب سے انہوں نے عمران بن حصین سے اور ابی المہلب کا نام عبد الرحمن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔

۴۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

نماز جنازہ کی فضیلت کے بیان میں

(۱۰۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ ، فَلَهُ قِيرَاطٌ ، وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يَقْضَى دَفْنُهَا ، فَلَهُ قِيرَاطَانِ ، أَحَدُهُمَا أَوْ أَصْغَرُهُمَا : مِثْلُ أَحَدٍ)) . فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَائِشَةُ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ : صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قِيرَارِ بَطْ كَثِيرَةٍ . (صحيح) الاحكام (۶۷) الروض (۱۱۴۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو نماز جنازہ پڑھے اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور قیراط تول میں جو کا ہوتا ہے اور جو جنازہ کے پیچھے چلے یہاں تک کہ اس کے دفن سے فراغت ہو جائے تو اس کے لیے دو قیراط بھر ثواب ہے ایک ان قیراط کا مثل کوہ احد کے ہے یا چھوٹا ان میں راوی کو شک ہے کہ أَحَدُهُمَا فرمایا یا أَصْغَرُهُمَا پھر راوی کہتا ہے کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تو انہوں نے پچھوا بھیجا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں تو کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کیا۔

فائدہ: اس باب میں براء اور عبد اللہ بن مغفل اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید اور ابی بن کعب اور ابن عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابویسی نے یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔



۵۰۔ بَابُ آخَرُ

دوسرا باب

(۱۰۴۱) عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ قَالَ : صَحِبْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَشْرَ سِنِينَ ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً ، وَ حَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَقَدْ قُضِيَ مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا)) . (ضعيف)

(الشكاة : ۱۶۷۰) اس میں ابو الہزم یزید بن سفیان ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو الہزم سے کہتے تھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں رہا دس برس تک تو سنائیں نے ان سے کہ فرماتے تھے سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ جو پیچھے چلا جنازے کے اور اٹھائے اس کو تین بار یعنی تین بار کندھا دے

تو پورا کر چکا اس کا حق جو اس پر تھا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعض نے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کی اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور ضعیف کہا ہے ان کو شعبہ نے۔



۵۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازہ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہونے کے بیان میں

(۱۰۴۲) عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ ، فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تَخْلُقَكُمْ أَوْ تُوَضَّعَ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم دیکھو جنازہ تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ پیچھے چھوڑ جائے وہ تم کو یا اتارا جائے کندھوں سے۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور جابر بن سہیل بن حنیف اور قیس بن سعد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۰۴۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ ، فَقُومُوا لَهَا ، فَمَنْ تَبِعَهَا ، فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تُوَضَّعَ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب جنازہ دیکھو تم تو کھڑے ہو جاؤ اور نہ بیٹھے جو جنازے کے ساتھ ہو جب تک جنازہ نہ اتارا جائے کندھوں سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ جو شخص ساتھ ہو جنازے کے وہ نہ بیٹھے جب تک نہ اتارا جائے لوگوں کی گردنوں سے اور مروی ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم سے کہ وہ آگے چلے جاتے تھے جنازے کے اور بیٹھے رہتے تھے جب تک جنازہ ان کے پاس پہنچے اور یہی قول ہے شافعی کا۔



۵۲۔ بَابُ : فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا

جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہونے کے بیان میں

(۱۰۴۴) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؛ أَنَّهُ ذَكَرَ الْقِيَامُ فِي الْجَنَائِزِ ، حَتَّى تُوَضَّعَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : قَامَ رَسُولُ

اللَّهُ ثُمَّ قَعَدَ. (صحيح) الاحكام (۷۷) الارواء (۷۴۱)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے یا کسی اور نے ذکر کیا جنازہ دیکھ کر کھڑے رہنے کا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے تو فرمایا سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پہلے کھڑے ہوتے تھے رسول اللہ ﷺ پھر بیٹھنے لگے۔

فائدہ: اس باب میں حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں چار روایتیں ہیں تابعین سے کہ بعض ان کے بعض سے روایت کرتے ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہا شافعی نے یہ بہت صحیح ہے اس باب میں اور یہ حدیث ناخ ہے حدیث اول کی کہ جس کے لفظ یہ ہیں: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا یعنی آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ اور احمد نے کہا چاہے کھڑے ہو چاہے نہ ہو اور سند لائے اس حدیث کو کہ مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول جو اوپر مروی ہوا کہ رسول اللہ ﷺ پہلے کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اس کا یہی مطلب ہے کہ اول اول آنحضرت ﷺ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے مگر پھر کھڑا ہونا چھوڑ دیا اور جب جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے



۵۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((الْلَّحْدُنَا وَالشَّقُّ لِيْغِيْرَنَا))

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ لحد ہمارے لیے ہے اور شق دوسروں کے لیے

(۱۰۴۵) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْلَّحْدُنَا وَالشَّقُّ لِيْغِيْرَنَا)). (صحيح عند الالباني) الاحكام

(۱۴۵) (المشكاة (۱۷۰۱)) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبدالاعلیٰ بن عامر کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے لحد ہمارے لیے ہے اور شق ہمارے سوا اوروں کے لیے ہے۔ یعنی ظاہر یہ ہے کہ لحد انبیاء علیہم السلام کے لیے اور شق اوروں کے واسطے ہے۔

فائدہ: اس باب میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اس سند سے۔



۵۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ

اس دعا کے بیان میں جو میت کو قبر میں اتارتے وقت پڑھی جاتی ہے

(۱۰۴۶) عَنْ أَبِي عَمْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ قَالَ: - وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ [مَرَّةً] إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ

فِي لَحْدِهِ قَالَ مَرَّةً: ((بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)) وَقَالَ مَرَّةً: ((بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَ عَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ)). (صحيح) الاحكام (١٥٢) المشكاة (١٧٠٧) الارواء (٧٤٧)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب رکھتے تھے میت کو قبر میں یہ دعا پڑھتے تھے اور ابو خالد راوی نے کہا جب میت رکھی جاتی لحد میں تو یہ دعا پڑھتے بَسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ یعنی قبر میں رکھتا ہوں میں اس میت کو اللہ کے نام سے اور اللہ کی مغفرت اور مدد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی ملت یعنی طریقہ پر اور دوسری بار ابو خالد نے یہ دعا روایت کی بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَ عَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور مطلب دونوں دعاؤں کا ایک ہے۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ اور سندوں سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ روایت کی یہ ابو الصدیق ناجی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہے بواسطہ ابوبکر الصدیق کے ابن عمر سے موقوفاً بھی۔



۵۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ يُلْقَى تَحْتَ الْمَمِيتِ فِي الْقَبْرِ

قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانے کے بیان میں

(١٠٤٧) عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: الَّذِي أَحَدَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبُو طَلْحَةَ. وَالَّذِي أَلْقَى الْقَطِيفَةَ تَحْتَهُ شُقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ جَعْفَرٌ وَأَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُولُ: أَنَا وَاللَّهِ طَرَحْتُ الْقَطِيفَةَ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْقَبْرِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے محمد سے کہا جس نے لحد کھودی رسول اللہ ﷺ کے لیے وہ ابو طلحہ تھے اور جس نے بچھا دی چادر مبارک آپ ﷺ کی قبر میں آپ کے نیچے وہ شقران تھے غلام آزاد رسول اللہ ﷺ کے کہا جعفر نے اور خبر دی مجھ کو ابن ابی رافع نے کہا سنا میں نے شقران سے کہتے تھے قسم ہے اللہ کی میں نے ہی بچھا دی چادر مبارک نیچے رسول اللہ ﷺ کی قبر میں۔ (اور یہ شاید اس لیے بچھا دی ہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نہ بچھائے کہ آپ ﷺ کا بستر خاص تھا)۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو یسٰی نے حدیث شقران کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی علی بن مدینی نے عثمان بن فرقہ سے یہ حدیث۔



(١٠٤٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جُعِلَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ قَطِيفَةٌ حُمْرَاءُ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا بچادی رسول اللہ ﷺ کی قبر میں چادر سرخ۔
فائلا: کہا ابو یعلیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو حمزہ قصاب سے جن کا نام عمران بن عطا ہے اور مروی ہے ابو حمزہ ضبعی سے کہ نام ان کا نصر بن عمران ہے اور دونوں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے یاروں میں سے ہیں اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ مکروہ ہے میت کے نیچے قبر میں کچھ بچھنا اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اور دوسرے مقام میں محمد بن بشار کہتے ہیں کہ روایت کی ہم سے محمد بن جعفر اور یحییٰ نے شعبہ سے انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔



۵۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

قبروں کو زمین کے برابر کر دینے کے بیان میں

(۱۰۴۹) عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ : أَبْنَعُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي بِهِ النَّبِيُّ ﷺ : أَنْ لَا تَدْعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ، وَلَا تَمْنَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ.

(صحیح) (الاحکام: ۲۰۷، الارواء: ۷۵۹، تحذیر المساجد: ۱۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو وائل سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابی الہیاج اسدی سے فرمایا کہ میں تم کو بھیجتا ہوں اس کام کے لیے جس کے واسطے نبی ﷺ نے مجھ کو بھیجا تھا کہ نہ چھوڑے تو کوئی قبر بلند مگر اس کو برابر کر دے یعنی زمین کے اور نہ چھوڑے کسی تصویر کو بے مٹائے۔

فائلا: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو یعلیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ حرام کہتے ہیں قبر کے بلند کرنے کو زمین سے شافعی نے کہا میں حرام کہتا ہوں قبر کے بلند کرنے کو مگر زمین سے ایسی رہے کہ پہچانی جائے تاکہ اس پر کوئی چلے اور بیٹھے نہیں۔



۵۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوُطْئِ عَلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا

[وَالصَّلَاةُ إِلَيْهَا]

اس بیان میں کہ قبروں پر چلنا، بیٹھنا اور ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا منع ہے

(۱۰۵۰) عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ الْعَنَوِيِّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَصَلُّوا إِلَيْهَا)).

(صحیح) (الاحکام: ۲۰۹، ۲۱۰، تحذیر المساجد: ۳۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے قبروں پر نہ بیٹھو اور ان کی طرف نماز نہ پڑھو۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے اسی اسناد کی مانند حدیث مذکور کے روایت کی ہم سے علی بن حجر اور ابوعمار نے ان دونوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید بن جابر سے انہوں نے بسر بن عبید اللہ سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے انہوں نے ابو مرثد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اس میں ابودریس کا نام نہیں اور یہی صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہا محمد نے ابن مبارک کی حدیث میں خطا کی ہے ابن مبارک نے اور زیادہ کیا اس میں ابودریس خولانی کا نام اور حقیقت میں روایت بسر بن عبداللہ سے ہے وہ روایت کرتے ہیں واثلہ بن اسقع سے ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے عبدالرحمن بن جابر سے کہ ابودریس خولانی کا نام اس میں نہیں اور بسر بن عبید اللہ نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے۔

(۱۰۵۱) عَنْ أَبِي مُرْتَدٍ الْغَنَوِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَكَيْسَ فِيهِ: عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ: وَهَذَا الصَّحِيحُ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں اسی طرح اور نہیں ہے اس میں ابودریس کا نام اور یہی صحیح ہے۔



۵۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَجْصِيسِ الْقُبُورِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

اس بیان میں کہ قبروں کو پختہ کرنا اور ان کے ارد گرد یا اوپر نام وغیرہ لکھنا حرام ہے

(۱۰۵۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُحَصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهَا وَأَنْ تُؤَطَّأَ. (صحيح) (أحكام الجنائز: ۲۰۴، تحذير الساجد: ۴۰، الارواء: ۷۵۷)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قبروں کے پختہ بنانے سے اور اس کے اوپر یا اس کے پاس لکھنے سے اور اس کے اوپر مکان یا گنبد بنانے سے اور اس پر چلنے سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ سے اور بعض علماء نے کہ انہیں میں حسن بصری بھی ہیں قبر کے لیے کو جائز کہا ہے اور شافعی نے کہا اگر لپیس تو کچھ مضاائقہ نہیں۔



۵۹۔ بَابُ : مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا کے بیان میں

(۱۰۵۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ : ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَ لَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفْنَا وَ نَحْنُ بِالْآثِرِ)). (ضعیف) (المشكاة : ۱۷۶۵) اس میں قابوس بن ابی ظہیران راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے گزرے رسول اللہ ﷺ مدینہ کی قبروں پر سوان کے سامنے کیا اپنا منہ اور کہا السَّلَامُ..... آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں سلام ہے تم پر اے قبر والو اللہ تعالیٰ بخشے ہم کو اور تم کو تم ہمارے پیش خیمہ ہو ہم تمہارے پیچھے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں بریدہ بن ربیعہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور ابو کدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور ابو ظہیران کا نام حصین بن جندب ہے۔



۶۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

قبروں کی زیارت کی اجازت کے بیان میں

(۱۰۵۴) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَرُودُهَا فَإِنَّهَا تَذَكُّرُ الْآخِرَةِ)).

(صحیح) (الاحکام : ۱۷۸، ۱۸۸)

ترجمہ: روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تم کو منع کر چکا تھا قبروں کی زیارت سے تو اب اجازت ہوئی محمد ﷺ کو اس کی ماں کی قبر کی زیارت کی ستم بھی قبروں کی زیارت کرو کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

فائدہ: مترجم: یہاں کئی باتیں سمجھنا اور بخوبی یاد رکھنا چاہیے اول یہ کہ ابتدائے اسلام میں زیارت قبور حرام تھی اور وہ اس کی یہ تھی کہ لوگ شرک میں گرفتار تھے یہود و نصاریٰ تو قبروں کو مسجدیں بنانا کر نمازیں پڑھتے تھے سجدہ کرتے تھے دعائیں مانگتے تھے ناک رگڑتے تھے اوندھے پڑے رہتے تھے جھاڑ دیں دیتے تھے اعکاف بیٹھتے تھے ان کی شان میں آپ ﷺ نے فرمایا لَعَنَ اللَّهُ

الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ لِعِنِّ لَعْنَتٍ اور پھنکار کرے اور اپنی رحمت سے مجبور کرے اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ کو کہ جنہوں نے سچے معبود کو چھوڑ کر انبیاءوں کی قبروں کو معبود بنایا اور مسجدیں قرار دیا تو جب کتاب والوں کا یہ حال تھا تو اور امی لوگ مشرکین مکہ وغیرہ کا کیا حال پوچھتے ہو تو اس وقت میں حضرت محمد ﷺ نے نئے نئے مسلمانوں کو بالکل قبرستان میں جانا حرام کر دیا تھا کہ اپنی عادت معبود کے موافق بعض لوگ زیارت کے بہانے کھلے خزانے گور پرستی نہ کرنے لگیں یہ وجہ حرمت ہوئی تو جس زمانے میں یہ حالت ہویدا ہو اور ایسی قوم ظاہر اور پیدا ہو کہ عوام گور پرستی کرنے لگیں تو اس وقت میں خواص پر بھی زیارت قبر حرام ہو جاتی ہے چنانچہ اب ویسا ہی زمانہ ہے کہ ہر قبر پر ہزاروں ساجد جمع ہیں کہ مساجد میں بھی اتنے نہیں تو حکم حرمت کا اس علت کے ساتھ ہے جیسے شراب کی حرمت بعلت نشہ ہے پھر جس میں نشہ پایا جائے گا وہ حرام ہے اگرچہ نام اس کا شربت روح افزا لذت دہاں رکھیں۔ اسی طرح گور پرستی حرام ہے اگرچہ نام اس کا زیارت قبور رکھیں۔ دوسری بات یہ کہ علت حلال ہونے کی زیارت قبور کی خود آپ ﷺ نے اسی حدیث میں ارشاد فرمادی کہ زیارت قبور آخرت کو یاد دلاتی ہے تو ٹوٹی قبریں شکستہ بے مرمت ویرانہ میں جو واقع ہیں وہ البتہ آخرت کو یاد دلاتی ہیں حسرت و ندامت کا سبب ہوتی ہیں اور جن قبروں پر عمدہ عمدہ غلاف ہزاروں روپے کے پڑے ہیں لاکھوں روپے کے جواہرات جڑے ہیں گنبد فیروزی بنا ہے لباس زرد دوزی پڑا ہے جب ایسا سامان شاہانہ ہے وہاں دنیا سے کسی کو بیزاری ہو تو عجب دیوانہ ہے اس کے دیکھنے سے تو اور ہوس بڑھتی ہے حرص دنیا و چند ہوتی ہے تو وہاں علت حلت مفقود ہے بلکہ سامان حرمت سب موجود ہے کہ کوئی سجدہ کر رہا ہے کوئی لڑکا مانگتا ہے کوئی کہتا ہے پیر جی میرے بیٹے کو جلد بلاؤ کوئی کہتی ہے میرے خصم کو تیل بناؤ۔ کوئی صبح کو بے غسلی ٹاگ پھسل چلی آتی ہے ہاتھ میں ملیدہ ہے سر پر صندل کہ حضرت کے پاس جاؤں تو دروازہ زرق کھلے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ایسی زیارت کو آنحضرت ﷺ ملاحظہ فرماتے تو کفر کا حکم دیتے حلال و حرام کدھر کا اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین، انتھی۔ اس باب میں ابوسعید اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو نعیم نے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ زیارت قبور میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی اگر وجہ مضائقہ نہ پائی جائے۔ اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔



۶۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

عورت کے لیے قبروں کی زیارت کے بیان میں

(۱۰۵۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ : تُوَفِّي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِالْحُبَشِيِّ قَالَ : فَجُمِلَ إِلَى مَكَّةَ

فَذْفِنَ فِيهَا، فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كَنَرَمَانِي جَدِيْمَةً حَقِيْبَةً
مِنَ اللّٰهِ حَتَّى قِيلَ: لَنْ يَتَّصَدَعَ
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَا لِيْكَ
لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبْتَ لَيْلَةً مَعًا

بُئِمَ قَالَتْ: وَاللّٰهِ! لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مِتُّ، وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ. (ضعيف) (المشكاة: ۱۷۱۸)
اس میں ابن جریج راوی مدلس ہے اور سامع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا انہوں نے جب وفات پائی عبدالرحمن نے جو بیٹے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے موضع حبشی میں کہ کئے کے قریب ہے۔ کہا راوی نے پھر اٹھالائے ان کو کئے میں اور دفن کیا اسی میں پھر جب آئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو گئیں عبدالرحمن کی قبر پر اور پڑھیں یہ دو بیتیں۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم دونوں ایسے تھے جیسے دو ہم نشین بادشاہ جزیرہ کے کہ ایک ساتھ رہے برسوں زمانے میں یہاں تک کہ لوگ کہتے تھے کہ کبھی جدا نہ ہوں گے پھر جب ہم جدا جدا ہو گئے تو گویا کہ میں اور مالک، باوصف مدتوں ساتھ رہنے کے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک رات بھی ساتھ نہیں رہے۔ پھر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر میں ہوتی تو تم کو وہیں دفن کرواتی جہاں تم مرے تھے اور اگر وقت موت میں تمہیں دیکھ لیتی تو اب کبھی قبر پر نہ آتی۔



۶۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

عورت کے لیے قبروں کی زیارت حرام ہونے کے بیان میں

(۱۰۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ.

(حسن) الاحکام (۱۸۵) الارواء برقم (۷۶۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی عورتوں کو جو قبروں کی زیارت کو جائیں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم قبل رخصت دینے کے تھا جب آپ ﷺ نے رخصت دی تو عورتوں کو بھی رخصت ہو گئی مردوں کے ساتھ۔ اور بعض نے کہا نہیں بلکہ عورتوں کو زیارت قبور مطلق حرام ہے کہ ان کو صبر کم ہوتا ہے اور رونا پینا چیخنا چلانا بہت۔



۶۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

رات کو دفن کرنے کے بیان میں

(۱۰۵۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ قَبْرَ لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ، فَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ : ((رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ لَا وَاهَا تَلَاءً لِلْقُرْآنِ)) وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. (ضعيف) (المشكاة : ۱۷۰۶،

لکن موضع الشاهد منہ حسن ((احکام الجنائز)) : (۱۴۲) اس میں یحییٰ بن یمان سنی الحفظ اور حجاج بن ارطاة مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔ نصب الراية (۲/۳۰۰) نیز منہال بن خلیفہ کو ابن معین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ اترے ایک قبر میں رات کو اور چراغ جلایا گیا آپ کے لیے سولیا اس میت کو قبلہ کی طرف اور کبار رحمت کرے اللہ تجھ پر تو بہت نرم دل رونے والا تھا اور بہت قرآن کی تلاوت کرنے والا اور چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھی۔

فائلا: اس باب میں جابر اور یزید بن ثابت سے روایت ہے وہ بڑے بھائی ہیں زید بن ثابت کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اور کہا کہ میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں رکھیں اور بعض نے کہا کہ سرہانے کی طرف سے رکھ کر قبر میں کھینچ لیں اور رخصت دی بعض علماء نے رات کو دفن کرنے کی۔



۶۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت کو اچھے الفاظ میں یاد کرنے کے بیان میں

(۱۰۵۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأَنَنُوا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((وَجَبَتْ)) ثُمَّ قَالَ : ((أَنْتُمْ شُهِدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ)) (صحيح) (الاحکام (۴۴-۴۵)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا گزرار رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ سو صحابہ نے اس کی بھلائی بیان کی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے جنت واجب ہوگئی یعنی میت کے لیے پھر فرمایا صحابیوں سے تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں یعنی جسے تم سب مل کر اچھا کہو وہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک جسے برا کہو وہ برا ہے۔

فائلا: اس باب میں عمر اور کعب بن عمر ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۰۵۹) عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّلِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَتَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا. فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ. فَقُلْتُ لِعُمَرَ: وَمَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: أَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةٌ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))، قَالَ: قُلْنَا: وَأَيْنَ؟ قَالَ: ((وَأَيْنَانِ)) قَالَ وَ لَمْ نَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوَاحِدِ. (صحيح) (الاحكام : ۴۵)

ترجمہ: روایت ہے ابواسود دلی سے کہا انہوں نے آیامیں مدینے میں سو میں بیٹھا تھا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سو گزرے لوگ ایک جنازہ لے کر سولوگوں نے اس میت کی تعریف کی سو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واجب ہوگئی سو کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا چیز واجب ہوگئی کہا انہوں نے: میں بھی وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کے لیے نیک گواہی دیں تین آدمی مگر واجب ہو جاتی ہے اس کے لیے جنت پھر کہا ہم نے یا رسول اللہ ﷺ اگر دو آدمی گواہی دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا دو بھی خیر اور ایک آدمی کی گواہی ہم نے نہیں پوچھی رسول اللہ ﷺ سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابواسود دلی کا نام طالم بن عمرو بن سفیان ہے۔



۶۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

اس کے ثواب کے بیان میں جس کا بیٹا فوت ہو جائے

(۱۰۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)). (صحيح) (الظلال الجنة (۸۶۲))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین لڑکے مر گئے ہوں اور پھر اس کو دوزخ کی آگ لگے مگر اتنی کہ جس میں قسم اتر جائے۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور معاذ اور کعب بن مالک اور عتبہ بن عبد اور ام سلیم اور جابر اور انس اور ابو ذر اور ابن مسعود اور ابو ثعلبہ اشجعی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابوسعید اور قرہ بن ایاس مزی اور ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور ابو ثعلبہ کی رسول اللہ ﷺ سے ایک ہی حدیث مروی ہے اور وہ ابو ثعلبہ خشنی نہیں ہے یعنی اور شخص ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۰۶۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً لَمْ يَلْفُ الْوَجَنَتِ كَانُوا لَهُ حِصْنًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ)). قَالَ أَبُو ذَرٍّ : قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ. قَالَ : ((وَاتَيْنَيْنِ)). فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَاءِ : قَدَّمْتُ وَاحِدًا؟ قَالَ : ((وَوَاحِدًا، وَلَكِنْ إِنَّمَا ذَلِكَ عِنْدَ الصَّدَمَةِ الْأُولَى)). (اسنادہ ضعیف) مشکاة المصابیح (۱۷۵۵) التعليق الرغیب (۶۳/۳) اس میں ابو عبیدہ کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں۔ نیز ابو محمد بن محمد بن خطاب مجہول ہے۔ تقریب (۸۳۳۵)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے آگے مر گئے تین لڑکے یا تین لڑکیاں ایسے کہ جوانی کو نہ پہنچے تھے تو ہوں گے وہ اس کے لیے ایک مضبوط قلعہ دوزخ سے بچانے کو سوا ابو ذر نے کہا میں دو لڑکے آگے بھیج چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا دو بھی کافی ہیں قلعہ ہونے کو بھر کہا ابی بن کعب نے جو سردار ہیں سب قاریوں کے میں نے بھی ایک لڑکا آگے بھیجا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ایک بھی قلعہ ہو سکتا ہے مگر یہ قلعہ جب ہوں گے کہ پہلے مرنے کے ساتھ ہی صبر کرے اور نہ چیخے چلائے نہ کپڑے بھاڑے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور ابو عبیدہ نے نہیں سنا اپنے باپ سے کچھ بھی۔



(۱۰۶۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانٌ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ)). فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ : فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ : ((وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ، يَأْمُوقُفَةً)). قَالَتْ : فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ : ((فَأَنَا فَرَطٌ أُمَّتِي لَمْ يُصَابُوا بِمِثْلِي)). (ضعیف عند الابلبانی) (التعليق الرغیب : ۹۳/۳، المشكاة : ۱۷۳۵) اس میں عبد ربہ بن باری حنفی کو امام نسائی نے ضعیف کہا ہے۔ حافظ

تقریب میں کہتے ہیں سچا ہے مگر غلطیاں کرتا ہے۔ مزید دیکھیں (ضعیف الجامع الصغیر) بعض محققین نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جس کے دو لڑکے آگے مرے ہوں اور اس کے میر منزل ہوں میری امت سے داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بسبب ان کے بہشت میں۔ سو عرض کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور جس کا ایک میر منزل ہو آپ ﷺ کی امت سے یعنی ایک لڑکا مرا ہو تو فرمایا آپ ﷺ نے ایک بھی کافی ہے اے نیک توفیق دی گئی عورت۔ پھر عرض کیا انہوں نے جس کا کوئی میر منزل نہ ہو آپ ﷺ کی امت سے تو فرمایا آپ ﷺ نے میں میر منزل ہوں اپنی امت کا کسی کی جدائی کی تکلیف ان کو ایسی نہیں جیسی میری جدائی کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد ربہ بن باری کی روایت سے اور روایت کی

ان سے کئی اماموں نے حدیث کے روایت کی ہم سے احمد بن سعید مرابطی نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے عبد ربہ بن باریق سے۔ سو ذکر کی حدیث اسی کی مانند اور ساک بن ولید حنفی کی کنیت ابو زمیل حنفی ہے۔



۶۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الشُّهْدَاءِ مَنْ هُمْ

اس بیان میں کہ شہید کون لوگ ہیں؟

(۱۰۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((الشُّهْدَاءُ خَمْسُ: الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْعَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَذْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). (صحیح) (الاحکام : ۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید پانچ ہیں یعنی ایک طاعون یعنی وبا سے مرے دوسرا جو پیٹ چل کر دستوں سے مرے تیسرا جو ڈوب کر مرے چوتھا جو دب کر یا دیوار یا مکان کے نیچے مرے پانچواں جو اللہ کی راہ میں جہاد میں مرے۔

فائدہ: اس باب میں انس اور صفوان بن امیہ اور جابر بن عتیک اور خالد بن عرفطہ اور سلمان بن صرد اور ابو موسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہا ابو یسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۰۶۴) عَنْ أَبِي إِسْحَقَ السَّبَّيْعِيِّ، قَالَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِحَالِدِ بْنِ عَرْفَطَةَ - أَوْ خَالِدٍ لِسُلَيْمَانَ : أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يَعْذَبْ فِي قَبْرِهٖ))؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : نَعَمْ. (صحیح) (الاحکام : ۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو اسحاق سببی سے کہا انہوں نے کہا سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ سے یا خالد نے کہا سلیمان سے کیا سنا نہیں تم نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جس کو مارا پیٹ نے یعنی ہیضہ یا بد بھمی یا کسی عارضہ سے پیٹ کے مر گیا تو اس پر عذاب نہ ہوگا قبر میں؟ سو کہا کسی نے ان دونوں میں سے یعنی سلیمان نے یا خالد نے: ہاں بے شک سنا ہے میں نے آپ سے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور مروی ہے اس سند سے بھی۔



۶۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفَرَارِ مِنَ الطَّاعُونَ

اس بیان میں کہ طاعون سے بھاگنا منع ہے

(۱۰۶۵) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ الطَّاعُونَ فَقَالَ: ((بَقِيَّةُ رَجُزٍ أَوْ عَذَابٍ أُرْسِلَ إِلَى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوا عَلَيْهَا)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا طاعون کا اور فرمایا وہ ایک ٹکڑا بچا ہوا ہے اس عذاب سے جو بھیجا گیا تھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر سو جب کسی زمین میں طاعون ہوئے اور تم بھی اس میں ہو تو اس میں سے نہ نکلو اور جب کسی زمین میں ہو اور تم اس میں نہ ہو تو اس زمین میں داخل نہ ہو۔ اور راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے رجز فرمایا یا عذاب معنی دونوں کے ایک ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں سعد اور خزیمہ بن ثابت اور عبدالرحمن بن عوف اور جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۶۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

اس بیان میں کہ جو اللہ سے ملاقات کو پسند کرے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے

(۱۰۶۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو اللہ کو ملنا چاہے اللہ بھی اس کو ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ کا ملنا برا جانے اللہ بھی اس کے ملنے کو برا جانے۔

فائدہ: اس باب میں ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۰۶۷) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ)). قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كُنَّا يَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ: ((لَيْسَ كَذَلِكَ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ، أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ سے ملنا چاہے اللہ بھی اسے ملنا چاہے اور جو اللہ کے ملنے سے ناخوش ہو اللہ بھی اس کے ملنے سے ناخوش ہو کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہم سب برا جانتے ہیں موت کو یعنی کسی کا دل موت کا راغب نہیں آپ ﷺ نے فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب مؤمن کو بشارت ہوتی ہے اللہ کی رحمت اور خوشی اور جنت کی چاہتا ہے اللہ کا ملنا اور اللہ بھی مشتاق ہوتا ہے اس کے ملنے کا اور کافر کو جب بشارت ہوتی ہے اللہ کے عذاب اور غصہ کی تو برا جانتا ہے اللہ کے ملنے کو اور اللہ بھی دوست نہیں رکھتا اس کے ملنے کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۶۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُقْتَلُ نَفْسَهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

اس بیان میں کہ جو خودکشی کرے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے

(۱۰۶۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. (اسنادہ صحیح) الاحکام (۸۴)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے مار ڈالا تھا اپنے آپ کو تو اس پر نماز نہ پڑھی نبی ﷺ نے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سولہ شخص نے کہا نماز پڑھی جائے ہر شخص پر کہ جس نے نماز پڑھی ہو قبلے کی طرف اگرچہ اس نے اپنے آپ کو بھی مارا ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحاق کا اور احمد نے کہا نماز نہ پڑھے اس کی جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا ہو مگر امام کے سوا اور لوگ پڑھ لیں۔



۷۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَدْيُونِ

مقروض دار کی نماز جنازہ کے بیان میں

(۱۰۶۹) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ ، فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا)). قَالَ أَوْ قَتَادَةَ : هُوَ عَلَيَّ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((بِأَلَوْفَاءِ؟)) [قَالَ : بِأَلَوْفَاءِ] . فَصَلَّى عَلَيْهِ .

(صحیح) احکام الجنائز (۸۵)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن موبہب سے کہ سنا میں نے عبد اللہ بن ابوقنادہ سے کہ بیان کرتے تھے اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک مرد کا جنازہ لائے کہ نماز پڑھیں اس پر سونبی ﷺ نے اپنے صحابیوں سے فرمایا تم نماز پڑھ لو اپنے ساتھی پر اس لیے کہ وہ قرض دار ہے یعنی میں نہیں پڑھوں گا۔ کہا ابوقنادہ نے وہ قرض میرے اوپر ہے میں ادا کروں گا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پورا قرض لیا ہے تم نے اپنے ذمہ پر عرض کیا کہ پورا پھر نماز پڑھی آپ ﷺ نے اس پر۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہا ابو یسٰی نے حدیث ابوقنادہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۰۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمُتَوَقِّفِ عَلَيْهِ الدَّيْنُ ، يَقُولُ : ((هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ ؟)) فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ . وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ : ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ)). فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْوحَ قَامَ فَقَالَ : ((أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوَفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَتَرَكَ دَيْنًا؛ فَعَلَى قَضَاءِهِ؛ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لَوَرَثَتِهِ)).

(صحیح) احکام الجنائز (۸۶) الارواء (۱۴۳۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی ایسے مرد کا جنازہ لاتے کہ اس پر قرض ہو تو آپ ﷺ فرماتے تھے کیا چھوڑ گیا ہے یہ اپنے قرض کے برابر کچھ مال متاع پھر اگر لوگ بولتے کہ ہاں یہ چھوڑ گیا ہے اتنا مال کہ قرض ادا ہو جائے گا تو اس پر نماز پڑھتے اور نہیں تو فرماتے مسلمانوں کو کہ تم نماز پڑھ لو اپنے بھائی پر پھر جب اللہ تعالیٰ نے بہت فتوحات عنایت کیں اور مال غنیمت کا آیا تو کھڑے ہوئے آپ یعنی منبر پر اور فرمایا کہ میں بہتر ہوں مومنوں کے حق میں ان کی ذات سے بھی زیادہ سو جو مومن مر جائے اور قرض چھوڑ جائے میرے ذمے پر ہے اس کا ادا

کرنا اور جو چھوڑ جائے مال و متاع تو اس کے وارث لے لیں۔

فائل: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن بکیر اور کئی لوگوں نے لیث بن سعد سے۔



۷۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

قبر کے عذاب کے بیان میں

(۱۰۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ. أَوْ قَالَ : أَحَدُكُمْ. أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَرَزَقَانِ، يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا : الْمُنْكَرُ، وَالْآخَرُ : النَّكِيرُ. فَيَقُولَانِ : مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ مَا كَانَ يَقُولُ : هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. فَيَقُولَانِ : قَدْ كَانَ نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ، ثُمَّ يُنَوِّرُهُ فِيهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : نَمْ، فَيَقُولُ : أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرْهُمْ؟ فَيَقُولَانِ : نَمْ كَنُومَةِ الْعُرُوسِ اللَّيْلِ لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذَلِكَ. وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَال : سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ، لَا أَدْرِي. فَيَقُولَانِ : قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ، فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ : التَّيْمِي عَلَيْهِ، فَتَلْتَمِ عَلَيْهِ، فَتُخْتَلِفُ فِيهَا أَضْلَاعُهُ، فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذَلِكَ)). (حسن) (المشكاة : ۱۳۰، الصحيحة : ۱۳۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب قبر میں رکھا جاتا ہے میت یا فرمایا ایک تم میں کا آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ نیلی آنکھوں والے کہتے ہیں ایک کو ان میں سے منکر اور دوسرے کو نکیر سودو نوں اس میت سے کہتے ہیں کیا کہتا تھا تو اس شخص کے باب میں یعنی اللہ کے پیغمبر ﷺ کو پھر کہتا ہے وہ جو کہتا تھا کہ وہ بندے ہیں اللہ کے (اور رسول اس کے ہیں، گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور البتہ محمد ﷺ بندے اس کے) اور رسول اس کے ہیں سو وہ فرشتے کہتے ہیں ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو ایسا ہی کہے گا پھر کشادہ کی جاتی ہے اس قبر ستر گز طول میں اور ستر گز چوڑائی میں پھر نور بھردیا جاتا ہے اس میں اور کہا جاتا ہے سوتا رہ سو وہ بندہ کہتا ہے اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں اور ان کو بھی خبر دوں یعنی ایسے عملوں کی جو میں نے کیے تھے تاکہ وہ بھی اس نعمت کو پاویں۔ سو وہ فرشتے کہتے ہیں سوتا رہ جیسے لہن سوتی ہے کہ کوئی نہیں جگاتا ہے اس کو مگر جو سب گھر والوں سے پیارا ہو یعنی خاوند اس کا یہاں

تک کہ اٹھائے تجھے اللہ تیری اس خواب گاہ سے۔ یہ حال مؤمن کا ہے اور اگر وہ میت منافق ہوتا ہے تو فرشتوں سے کہتا ہے سنتا تھا میں آدمیوں سے جو وہ کہتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا اور مجھے کچھ معلوم نہیں وہ فرشتے کہتے ہیں ہم کو معلوم تھا تو ایسا ہی کہے گا پھر حکم ہوتا ہے زمین کو کہ دبوچ لے اس کو اور وہ دبوچ لیتی ہے اس کو سوادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ اسی عذاب میں رہتا ہے جب تک اٹھائے اس کو اللہ اس کے پڑے رہنے کی جگہ سے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور براء بن عازب اور ابویوب اور انس اور جابر اور عائشہ اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ یہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے قبر کے عذاب کو۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۱۰۷۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ [بِالْعَدَاةِ وَالْعِي] فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ يُقَالُ : هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب مرتا ہے کوئی میت دکھائی جاتی ہے اس کو رہنے کی جگہ اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو جنت کی جگہ دیکھ لیتا ہے اور اگر دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ کی جگہ دیکھ لیتا ہے پھر اس سے کہتے ہیں یہ تیری جگہ ہے جب اٹھائے گا تجھ کو اللہ قیامت کے دن۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۷۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَجْرِ مَنْ عَزَى مُصَابًا

مصیبت زدہ کو تسلی دینے کے بیان میں

(۱۰۷۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ عَزَى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)). (ضعیف الارواء (۷۶۵) المشكاة (۱۷۳۷) احکام الجنائز (۱۶۳) اس میں علی بن عاصم راوی ضعیف ہے۔ المیزان (۱۳۶/۳)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو تسلی اور تسکین اور دلاسا دے کسی مصیبت زدہ کو یا جس کا کوئی مرگیا ہو تو اس کو بھی ویسا ہی ثواب ہے جیسا اس مصیبت زدہ کو۔

فائدہ : کہا ابویسی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع مگر علی بن عاصم کی روایت سے اور روایت کی بعض نے محمد بن سوقة سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مثل موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو اور کہتے ہیں بہت جو طعن ہوا لوگوں کا علی بن عاصم پر تو اسی حدیث کے سبب لوگ غصے ہوئے ان پر۔

۷۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس شخص کی فضیلت کے بیان میں جو جمعہ کے دن مرے

(۱۰۷۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)) . (حسن عند الالبانی) (المشكاة : ۱۳۶۷ ، الاحکام : ۳۵) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند میں انقطاع ہے اس وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مسلمان مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو تو بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے اور جانچ اور امتحان سے۔

فائدہ : کہا ابویسی نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں ربیعہ بن سیف کے ساتھ مگر مروی ہے ابی عبد الرحمن جلی سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عمرو سے اور ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف نے کچھ سنا ہو عبد اللہ بن عمرو سے۔

۷۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ

جنازے میں جلدی کرنے کے بیان میں

(۱۰۷۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ : ((يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخَّرُهَا: الصَّلَاةُ إِذَا أَنْتَ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرْتُ، وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا)) . (ضعیف عند الالبانی) (المشكاة : ۱۴۸۶) اس میں سعید بن عبد اللہ کو ابن حبان اور علی نے نقد ابو حاتم و درذبی نے مجہول جبکہ حافظ نے تقریب میں مقبول کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے اے علی! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا ایک تو نماز میں جب وقت آ جائے دوسر جنازہ میں جب حاضر ہو جائے یعنی موت اور تیسرا بیوہ عورت کے نکاح میں جب کوئی اس کی ذات پات والا ملے تجھ کو۔

فائدہ : کہا ابویسی نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں متصل نہیں جانتا۔



۷۵۔ بَابُ : آخَرُ فِي فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

تعزیت کی فضیلت میں

(۱۰۷۶) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ عَزَّى ثَكْلِي، كُئِيبِي بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ)). (ضعيف)

(المشكاة : ۱۸۳۸) اس میں امیہ بنت عبید بن ابی ہریرہؓ سے روایہ غیر معروف ہے۔ جیسا کہ ابن حجر نے تقریب التہذیب میں کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو ماتم پرسی کرے اس عورت کی جس کا لڑکا مر گیا

ہواڑھائی جائے گی اس کو چادر جنت کی۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد کچھ قوی نہیں۔



۷۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

جنازہ میں دونوں ہاتھ اٹھانے کے بیان میں

(۱۰۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ، وَوَضَعَ الْيُمْنَى عَلَى

الْيُسْرَى. (اسنادہ حسن عند الالبانی) (الاحکام : ۱۱۵، ۱۱۶) بعض محققین کہتے ہیں اس میں یحییٰ بن یعلیٰ اور یزید بن

سنان دونوں ضعیف ہیں تقریب (۷۷۷، ۷۷۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ اکبر کہا ایک جنازے پر اور اٹھایا دونوں ہاتھوں کو پہلی بار اور

پھر رکھ لیا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں، کہتے ہیں

اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کہ آدمی ہر تکبیر کے وقت نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھائے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور

اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا ہے کہ ہاتھ نہ اٹھائے مگر پہلی اللہ اکبر کہنے میں۔ اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور مذکور ہے

ابن مبارک سے کہا انہوں نے نماز جنازہ میں داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ نہ پڑے یعنی ہاتھ باندھنے کی کچھ ضرورت نہیں اور

بعض نے کہا ہاتھ باندھے جیسا اور نماز میں باندھتے ہیں۔ کہا ابو یسیٰ نے ہاتھ باندھنا میرے نزدیک اچھا ہے۔



۷۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَلَيْهِ
اس بیان میں کہ مؤمن کی جان اس کے قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے جب تک کوئی اس
کی طرف سے ادا نہ کرے۔

(۱۰۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ)).

(صحیح) المشكاة (۲۹۱۵) احکام الجنائز (۱۵) ((البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دل و جان مؤمن کا لگا رہتا ہے اپنے قرض میں کہ جو اس
پر ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے ابراہیم سے جو بیٹے سعد کے ہیں
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ
نے فرمایا: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے۔



(۱۰۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ ، حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ)).

(صحیح) [صحیح بما قبلہ]

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے؟ کہ مؤمن کا دل لٹکا رہتا ہے اس کے قرض کی وجہ سے جب
تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔





(المعجم ۹) نکاح کے بیان میں (التحفة ۷)

۱۔ [باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّزْوِيجِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ]

شادی کرنے کی فضیلت اور اس کی ترغیب کے بیان میں

(۱۰۸۰) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ : الْحَيَاءُ وَالْتَعَطُّ وَالسَّوَالُ وَالنَّكَاحُ)) . (ضعيف) (المشكاة : ۳۸۲ ، الارواء : ۷۵ ، الرد المحتانی ، ص ۱۲) ضعيف

الجامع الصغير (۷۶۰) اس میں ابی الشمال راوی معروف نہیں مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: چار چیزیں سب پیغمبروں کی سنت ہیں شرم اور عطر لگانا اور سواک کرنا اور نکاح کرنا۔

فائدہ: اس باب میں عثمان اور ثوبان اور ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور جابر اور عکاف رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابی ایوب کی حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے محمود بن خدّاش نے انہوں نے عذ بن عوام سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے ابوالشمال سے انہوں نے ابوالیوب سے انہوں نے نبی ﷺ سے حفص کی حدیث کی مانند۔ اور روایت کی یہی حدیث ہشیم اور محمد بن یزید واسطی اور ابو معاویہ اور کئی لوگوں نے حجاج سے انہوں نے نکحول سے انہوں نے ابوالیوب سے اور ذکر نہ کیا

اس میں ابوالشمال کا اور حدیث حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی زیادہ صحیح ہے۔

(۱۰۸۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدُرُ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْسَنُ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وَجَاءٌ)).

(صحیح) الارواء (۱۷۸۱) الروض (۶۲۳) صحیح ابی داؤد (۱۷۸۵)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور ہم جوان جوان تھے قدرت اور مقدور نکاح کا نہ رکھتے تھے سو آپ نے فرمایا: اے گروہ جوانوں کے! تم ضرور نکاح کرو اس لیے کہ وہ آنکھوں کو بچا رکھتا ہے یعنی جھامک تاک سے بچاتا ہے اور بہت حفاظت کرتا ہے فرج کی یعنی زنا سے بچاتا ہے۔ سو جو شخص تم میں سے طاقت نہ رکھتا ہو نکاح کی تو وہ روزے رکھنا اختیار کرے کہ روزہ اس کے حق میں گویا خفی کرنا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبد اللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ سے مانند اسی کے۔ اور روایت کی ہے کئی شخصوں نے اعمش سے اسی حدیث کی مثل۔ اور روایت کی ابو معاویہ اور حاربی نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔



۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

نکاح نہ کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۰۸۲) عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ. [قَالَ أَبُو عِيسَى]: وَزَادَ زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ فِي حَدِيثِهِ وَقَدْ أَرْسَلْنَا رَسُولًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَزُرِّيَّةً [الدعد: ۳۸].

(صحیح) [صحیح بما قبلہ]

ترجمہ: روایت سمرہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا عورتوں سے ترک صحبت اور ترک علاقہ کرنے کو۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور زیادہ کیا زید بن اخزم نے اپنی روایت میں یہ بھی کہ پڑھی قنادہ نے یہ آیت وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رَسُولًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً یعنی اللہ جل جلالہ وجل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے بھیجے بہت رسول تھے پہلے اور کیں ان کے لیے بیویاں اور اولاد۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور مالک بن مالک سے اور عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبد الملک نے یہ حدیث حسن سے انہوں نے سعد بن ہشام سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور کہتے ہیں کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

(۱۰۸۳) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عُمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَا خُتَصَيْنَا.

(صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا انہوں نے قبول نہ کیا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے جدا اور بے تعلق رہنے کو جو عثمان بن مظعون چاہتے تھے اور اگر رسول اللہ ﷺ ان کو اجازت دیتے عورتوں سے ہمیشہ جدا رہنے کو تو ہم تو خفی ہو جاتے۔
فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ تَرَضُّونَ دِينَهُ فَرَوْجُوهُ

اس بیان میں کہ تم جس کی دین داری پسند کرو اس سے نکاح کرو

(۱۰۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرَضُّونَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ،

فَرَوْجُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ)) . (حسن صحیح عند الالبانی) (الارواء: ۱۸۶۸،

الصحيحة: ۱۰۲۲، المشكاة: ۲۵۷۹) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابن عجلان مدلس ہے اور عبد الحمید بن سلیمان ضعیف ہے۔ تقریب (۳۷۶۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پیغام بھیجے تمہارے پاس ایسا شخص کہ جس کی دین داری تم پسند کرتے ہو اور خلق بھی اس کے تو نکاح کر دو اس کو اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ زمین میں ہوگا اور بہت بڑا فساد پڑے گا یعنی دین داری کم ہو جائے گی اور بے دینی پھیلے گی۔

فائل: اس باب میں ابو حاتم مزی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث عبد الحمید بن سلیمان کے خلاف بھی مروی ہوئی ہے سولیت بن سعد نے روایت کی ابن عجلان سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل۔ کہا محمد نے حدیث لیث کی اشبہ ہے عبد الحمید کی حدیث کو محفوظ نہ گنا۔

(۱۰۸۵) عَنْ أَبِي حَاتِمٍ الْمَزْنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ كُمْ مَنْ تَرَضُّونَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ

فَانْكَحُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ)) .

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ؟ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ كُمْ مَنْ تَرَضُّونَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَانْكَحُوهُ)) .

تِلْكَ مَرَاتٍ . (حسن عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبد اللہ بن مسلم بن ہرمر ضعیف ہے۔ تقریب (۳۶۱۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو حاتم مزی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب آئے تمہارے پاس ایسا شخص کہ تم پسند کرو اس کے دین کو اور خلق اور عادات کو تو نکاح کر دو اس سے اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ ہوگا زمین میں اور بہت فساد اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ ہوگا زمین میں اور فساد۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر اس میں کچھ ہو یعنی مفلسی یا تنگ دستی کہ

بیوی کو اپنی روٹی نہ دے سکے تو فرمایا آپ ﷺ نے جب آئے تمہارے پاس ایسا شخص کہ پسند کرو تم اس کا دین اور عادات تو نکاح کر دو اس سے تین بار یہی فرمایا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو حاتم مزی کو صحبت ہے رسول اللہ ﷺ کی مگر سو اس حدیث کے کوئی حدیث ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو انہوں نے۔



۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يَنْكِحُ عَلَى ثَلَاثِ خَصَالٍ

اس بیان میں کہ لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں

(۱۰۸۶) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبْتُ يَدَاكَ)) . (صحیح) الارواء (۱۷۸۳) غایۃ المرام ۲۲۷ (صحیح ابی داؤد (۱۷۸۶) **ترجمہ :** روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت کو نکاح کرتے ہیں دین اور مال اور جمال کے لیے سو دین کے لیے نکاح کر یعنی ایسی عورت کہ دین دار ہو خواہ مال و جمال ہو یا نہ ہو پھر فرمایا خاک آلودہ ہوں تیرے ہاتھ۔

فائدہ : اس باب میں عوف بن مالک اور عائشہ اور عبید اللہ بن عمر اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ

جس عورت کو نکاح کا پیغام دے اسے دیکھ لینے کے بیان میں

(۱۰۸۷) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أُخْرَى أَنْ يُؤَدَّمَ بَيْنَكُمَا)) . (اسنادہ صحیح) سلسلہ احادیث الصحیحہ (۱۰۱/۱-۱۰۲) **ترجمہ :** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے پیغام دیا ایک عورت کو نکاح کا سو فرمایا نبی ﷺ نے دیکھ لے اس کو کہ دیکھنے میں امید ہے کہ بہت الفت ہو تم دونوں میں۔

فائدہ : اس باب میں محمد بن مسلمہ اور جابر اور انس اور ابو حمید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اسی حدیث کے موافق اور کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دیکھ لے آدمی جس عورت کو پیغام دیا ہے نکاح کا مگر اس کا کوئی عضو نہ دیکھے جس کا دیکھنا حرام ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور جو آپ ﷺ نے فرمایا: أُخْرَى أَنْ يُؤَدَّمَ بَيْنَكُمَا اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بیچ میں محبت ہمیشہ رکھے گا۔

۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِعْلَانِ النِّكَاحِ

نکاح کو مشہور کرنے کے بیان میں

(۱۰۸۸) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَضْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدَّفْ وَالصَّوْتُ)) (حسن) الارواء (۱۹۹۴) المشكاة (۳۱۵۳) الآداب (۹۶) **ترجمہ:** روایت ہے محمد بن حاطب جمحی سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حلال اور حرام میں فرق فقط دف بجانے اور آوازوں کا ہے یعنی حرام چوری سے ہوتا ہے اور حلال شہرت سے۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے عائشہ اور جابر اور ربیع بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ عنہم سے۔ اور حدیث محمد بن حاطب کی حسن ہے اور ابولج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور ان کو ابن سلیم بھی کہتے ہیں۔ اور محمد بن حاطب نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اپنے لڑکپن میں۔



(۱۰۸۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَغْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاصْرِبُوا عَلَيْهِ بِالْدُّفِّ)) (ضعیف: الا الاعلان) الارواء (۱۹۹۳) الآداب (۹۷) سلسلہ احادیث الضعیفة (۹۸۲) نقد الکتانی (ص ۲۱) اس میں عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہے۔ تقریب (۵۳۳۵) **ترجمہ:** روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مشہور کرو اس نکاح کو اور عقد باندھو مسجدوں میں اور دف بجاؤ یعنی بعد نکاح ہو جانے کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہیں حدیث میں اور عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی نجیح سے تفسیر کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔

(۱۰۹۰) عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوِّذٍ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَى غَدَاةَ بَنِي بَيْ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِيٍّ كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، وَجَوِيزَاتٍ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوفِهِنَّ وَ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْلَاهُنَّ: وَ فِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْكُتِي عَنْ هَذِهِ، وَقُولِي أَلْتِي كُنْتُ تَقُولِينَ قَبْلَهَا)) (صحیح) (الآداب: ۹۴)

ترجمہ: روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ عنہا سے کہا آئے رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں صبح کو اس شب کی کہ زفاف کیا گیا میرے ساتھ اور بیٹھ گئے میرے بچھونے پر جہاں تو بیٹھا ہے میرے نزدیک اور ہماری لونڈیاں دف بجاتی تھیں اور مرثیہ گاتی تھیں ان لوگوں کا جو شہید ہوئے تھے ہمارے باپ دادوں میں سے جنگ بدر کے دن یہاں تک کہ ایک ان

میں سے یہ مصرع گانے لگی و فینا..... غدتک۔ یعنی ہمارے درمیان ایک نبی ہے کہ کل کی بات جانتا ہے۔ سورسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار چپ رہ اس بات کو نہ بول اور وہی کہہ جو پہلے کہتی تھی۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْمَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

اس بیان میں کہ نکاح کرنے والے کو کیا دعا دینی چاہیے

(۱۰۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ: ((بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، وَ بَارَكَ عَلَيْكَ، وَ جَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ)). (صحيح الآداب (۸۹) الكلم الطيب (۲۰۶) صحيح ابی داؤد (۱۸۵۰))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب کسی کو مبارک باد دیتے اور اس نے نکاح کیا ہوتا تو فرماتے بارک اللہ لک..... آخر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ برکت دے اللہ تجھ کو اور برکت دے تیرے تیس اور جمع کرے تم دونوں کو خیر و خوبی کے ساتھ۔

فائدہ: اس باب میں عقیل بن ابی طالب سے بھی روایت ہے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْمَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ

جب صحبت کا ارادہ کرے تو کیا دعا پڑھے

(۱۰۹۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ اَللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنْ قَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا وَلَدَا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ)). (صحيح الارواء (۲۰۲۱) الآداب (۲۴) صحيح ابی داؤد (۱۸۷۷))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی تم میں سے جب ارادہ کرے اپنی بیوی سے صحبت کا اور کہے بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطن و جنب الشیطان ما رزقتنا۔ تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان میں کوئی اولاد مقرر کی ہوگی تو اس کو شیطان کچھ ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي يَسْتَحِبُّ فِيهَا النِّكَاحُ

ان اوقات کے بیان میں جن میں نکاح کرنا مستحب ہے

(۱۰۹۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ. وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ يُنْصَبَ يَنْسَأُ فِي شَوَّالٍ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے شوال میں اور صحبت کی مجھ سے شوال میں۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوست رکھتی تھیں کہ زفاف کیا جائے ان کی قرابت کی عورتوں میں سے شوال میں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مکرثوری کی روایت سے کہ وہ اسماعیل سے روایت کرتے ہیں۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کے بیان میں

(۱۰۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟)) فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: ((بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ)) (صحیح) آداب الزفاف (۶۵-۶۸) الارواء (۱۹۲۳)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر اثر زردی کا تو پوچھا یہ کیا ہے تو کہا انہوں نے میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے چھوہارے کی ایک گٹھلی سونے کے مہر پر سو فرمایا آپ ﷺ نے: اللہ تعالیٰ برکت دے تجھ کو ولیمہ کرا اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور جابر اور زبیر بن عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے ایک گٹھلی بھر سونا تین درہم اور نٹ یعنی ایک درہم کی تہائی کے برابر ہوتا ہے اور اسحاق نے کہا وہ وزن سے پانچ درہم کا۔

(۱۰۹۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلِمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُثَيْبٍ بِسَوِيْقٍ وَ تَمْرٍ. (صحیح) الآداب (۶۹-۷۰) مختصر الشرائع (۱۰۰)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے ولیمہ کیا صفیہ کا جو بیٹی ہیں جی کی ستوا اور کھجور پر۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے سفیان سے اسی کے

مانند اور بروایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے بیٹے نوف سے اور سفیان بن عیینہ تدلیس کرتے تھے اس حدیث میں کہ کبھی ذکر کرتے وائل اور نوف کا اور کبھی نہیں کرتے۔

(۱۰۹۶) عَنْ أَنَسٍ. وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ : عَنْ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِهِ نَوْفٍ. (صحیح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے بیٹے نوف سے۔



(۱۰۹۷) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّلَاثِ سُمْعَةٌ، وَمَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ)). (ضعیف) الارواء (۱۹۵۰) زیاد بن عبد اللہ ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے طعام روز اول واجب ہے اور طعام روز ثانی سنت ہے اور طعام روز ثالث سمعہ ہے اور جو لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی کام کرے اللہ تعالیٰ اس کے کام سنادے گا یعنی آخرت میں کچھ ثواب نہ ہوگا۔

فائدہ: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر زیاد بن عبد اللہ کی سند سے اور زیاد بن عبد اللہ بہت غریب اور منکر روایتیں کرنے والے ہیں، سنائیں نے محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ سے ذکر کرتے تھے کہ محمد بن عقیبی کہتے تھے کہ کہا وکیع نے زیاد بن عبد اللہ باوجود بزرگی کے جھوٹ کہہ دیتے تھے اپنی حدیث میں۔



۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الدَّاعِي

دعوت قبول کرنے کے بیان میں

(۱۰۹۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اَتُّوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ)).

(صحیح) الارواء (۱۹۴۸) الآداب (۷۲)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعوت میں جاؤ جب بلائے جاؤ۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور براء رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ يَجِيءُ إِلَى الْوَلِيمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

اس کے بیان میں جو ولیمہ میں بغیر بلائے آئے

(۱۰۹۹) عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ إِلَى غُلَامٍ لَهُ لَحَامٌ فَقَالَ : اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً. فَإِنِّي رَأَيْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُوعَ قَالَ : فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَاهُ وَ جُلَسَا لَهُ الدِّينَ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِينَ دُعُوا فَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ : ((إِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِينَ دَعَوْتَنَا فَإِنْ أُذِنَتْ لَهُ دَخَلَ)) قَالَ : فَقَدْ أُذِنَّا لَهُ، فَلْيَدْخُلْ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے آئے ایک شخص کہ ان کو ابو شعیب کہتے تھے اپنے غلام کے پاس کہ اسے لحام کہتے تھے اور کہا اس سے پکاؤ ہمارے لیے اتنا کھانا کہ کفایت کرے پانچ آدمیوں کو اس لیے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کے چہرے میں اثر بھوک کا سو پکا یا اس غلام نے کھانا پھر بلا بھیجا رسول اللہ ﷺ کو ہم نشینوں سمیت جو ان کے ساتھ تھے سو جب کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ جانے کو تو ساتھ ہولیا ایک مرد وہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا پھر جب آپ ﷺ دروازے پر پہنچے صاحب خانہ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہے کہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا سو اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آئے صاحب خانہ نے کہا ہم نے اجازت دی وہ بھی آئے۔
 فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَزْوِيجِ الْأَنْكَارِ

کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنے کے بیان میں

(۱۱۰۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : ((اَتَزَوَّجْتُ يَا جَابِرُ ؟)) فَقُلْتُ : نَعَمْ. قَالَ : ((بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا ؟)) فَقُلْتُ : لَا، بَلْ ثَيِّبًا. فَقَالَ : ((هَلَا جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ ؟)) فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَاتَ وَ تَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْتُسَعَا فِجِئْتُ بِمَنْ يَقُومُ عَلَيْهِنَّ. فَدَعَا لِي. (صحيح) (الارواء : ۱۷۸)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے اور آ یا میں رسول اللہ ﷺ کے

پاس سو پوچھا آپ ﷺ نے کیا نکاح کیا تم نے اے جابر سو کہا میں نے ہاں فرمایا آپ ﷺ نے کنواری عورت سے یا بیوہ سے کہا میں نے بیوہ سے آپ ﷺ نے فرمایا کسی کنواری سے کیوں نہ نکاح کیا کہ وہ تجھ سے کھیتی اور تو اس سے سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! تحقیق کہ عبد اللہ نے وفات پائی یعنی جابر کے والد نے اور چھوڑ گئے سات لڑکیاں یا نو راوی کو شک ہے تو میں ایسی عورت کو بیاہ لایا کہ جو خدمت کرے ان کی اور پرورش کرے اور لڑکیوں کا پالنا جیسا بیوہ سے ہوتا ویسا باکرہ سے کہاں ہوتا تو آپ نے دعا کی میرے لیے۔

فائدہ : اس باب میں ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بَوَلًى

اس بیان میں کہ بغیر ولی کے نکاح درست نہیں ہوتا

(۱۱۰۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ : حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ : ح : وَ ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ : ح : وَ ثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ : ح : وَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ : ثَنَا نَازِدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ : عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بَوَلًى)) . (صحیح) (الارواء ۶/۲۳۸ و ۲۴۷)

ترجمہ : بیان کیا ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے اور کہا مؤلف نے کہ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے۔ پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہم سے بُندار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے۔ پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے یونس بن ابی اسحاق سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور عمران بن حصین اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔



(۱۱۰۲) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلِيِّهَا، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنْ اسْتَجَرُوا، فَالْسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَ لَهُ)) . (صحیح) (الارواء : ۱۸۴۰)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عورت نکاح کرے اپنے ولی کی بغیر اجازت کے تو نکاح اس کا باطل ہے، نکاح اس کا باطل ہے، نکاح اس کا باطل ہے، پھر اگر خاوند نے اس سے صحبت کی یا خلوت صحیحہ تو اس پر کامل مہر ہے، عوض میں اس کے جو حلال کیا اس نے اس کی فرج کو یعنی اس کی صحبت کے عوض پھر اگر تنازع ہو اور اختلاف پڑے تو بادشاہ اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یحییٰ بن سعید انصاری نے اور یحییٰ بن ایوب اور سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے جو حافظ ہیں حدیث کے ابن جریج سے اسی کی مانند اور ابی موسیٰ کی حدیث یعنی جو اس حدیث کے اوپر گزری اس میں اختلاف ہے۔ روایت کیا اس کو اسرائیل اور شریک بن عبد اللہ اور ابو عوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن الربیع نے ابو اسحاق سے انہوں نے ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی ابو عبیدہ حداد نے یونس بن ابی اسحاق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں ابو اسحاق کا۔ اور مروی ہے یونس بن ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابو بردہ سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابو اسحاق سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ یعنی نکاح درست نہیں بغیر ولی کے۔ اور ذکر کیا بعض اصحاب سفیان نے سفیان سے روایت کی انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے اور یہ صحیح نہیں یعنی ذکر کرنا ابو بردہ کا اس سند میں اور روایت ان لوگوں کی کہ روایت کرتے ہیں ابو اسحاق سے وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نکاح درست نہیں بغیر ولی کے میرے نزدیک بہت صحیح ہے اس لیے کہ سننا ان لوگوں کا ابو اسحاق سے اوقات مختلفہ میں ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری بڑے یاد رکھنے والے اور بہت ثابت ہیں حدیث میں ان لوگوں سے زیادہ جو روایت کرتے ہیں ابو اسحاق سے اس حدیث کو تو روایت انہی لوگوں کی میرے نزدیک اشدہ اور اصح ہے یعنی شعبہ اور ثوری کی روایت سے اور لوگوں کی روایت جو ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں بہتر ہے اس لیے کہ شعبہ اور ثوری نے سنا اس حدیث کو ابو اسحاق سے ایک مجلس میں اور ان لوگوں نے سنا ہے ابو اسحاق سے کئی مجلسوں میں اور اس کی دلیل کہ شعبہ اور ثوری نے ایک ہی مجلس میں سنا ہے یہ ہے کہ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو داؤد سے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا سنا میں نے سفیان ثوری سے پوچھتے تھے ابو اسحاق سے کیا سنا ہے تم نے ابو بردہ سے حدیث کہ فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ سو کہا ابو اسحاق نے ہاں پس معلوم ہوا اس حدیث سے کہ سنا شعبہ اور ثوری کا اس حدیث کو ایک ہی وقت میں ہے اور اسرائیل بہت ثابت ہیں یعنی خوب روایت کرنے والے ہیں ابو اسحاق کی روایتوں سے سنا میں نے محمد بن ثنیٰ سے انہوں نے کہا سنا میں نے عبد الرحمن بن مہدی سے کہتے تھے مجھ سے جو فوٹ ہو گئیں ثوری کی حدیثیں جو مروی تھیں ابو اسحاق سے تو یہی سب تھا کہ میں نے تکیہ کیا اسرائیل پر کہ وہ ابو اسحاق کی روایتوں کو خوب بیان کرتے تھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس باب میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نکاح درست نہیں بغیر ولی کے، حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی حجاج بن ارطاہ

سے اور جعفر بن ربیعہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور مروی ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے۔ اسی کی مثل اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے زہری کی حدیث میں جو مروی ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے ابن جریج نے کہا ملاقات کی میں نے زہری سے اور پوچھا میں نے کہ تم نے یہ حدیث روایت کی ہے یعنی سلمان سے بیان کی ہے تو انہوں نے انکار کیا پس اسی سبب سے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ انہوں نے کہا کہ یہ انکار کرنا ابن جریج کا کسی نے نہیں بیان کیا سوائے اسماعیل بن ابراہیم کے۔ کہا یحییٰ بن معین نے اور سننا اسماعیل بن ابراہیم کا ابن جریج سے کچھ ایسا قوی نہیں اس لیے کہ صحیح کی انہوں نے اپنی کتاب عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رزاد کی کتابوں سے مقابلہ کر کے جو تھی ابن جریج سے۔ اور ضعیف کہا یحییٰ نے اسماعیل بن ابراہیم کی روایت کو ابن جریج سے اور اسی حدیث پر عمل ہے جو فرمائی ہے نبی ﷺ نے کہ نکاح درست نہیں بغیر ولی کے انہیں میں ہیں سعید بن مسیب اور حسن بصری اور شرح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہم اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ

اس بیان میں کہ بغیر گواہوں کے نکاح درست نہیں

(۱۱۰۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْبُعَايَا اللَّاتِي يُنْكَحْنَ أَنْفُسُهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ)). قَالَ يُوسُفُ بْنُ حَمَادٍ: رَفَعَ عَبْدُ الْأَعْلَى هَذَا الْحَدِيثَ فِي التَّفْسِيرِ. وَأَوْفَقَهُ فِي كِتَابِ الطَّلَاقِ، وَ لَمْ يَرْفَعَهُ.

(ضعیف) (الارواء: ۱۸۶۲) اس میں سعید بن ابی عروبہ مدلس اور مختلط راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا زنا کرنے والی وہی عورتیں ہیں جو اپنے نکاح کرتی ہیں بغیر گواہوں کے۔ کہا یوسف بن حماد نے یعنی جو راوی اس حدیث کے ہیں مرفوع کیا عبد الاعلیٰ نے اس حدیث کو تفسیر میں اور موقوف روایت کیا کتاب الطلاق میں اور مرفوع نہ کیا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے غندر سے انہوں نے سعید سے مانند اسی کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہی صحیح ہے۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے ہم نہیں جانتے کسی کو کہ اس نے مرفوع کیا ہو مگر وہی جو روایت کی عبد الاعلیٰ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے مرفوعاً اور مروی ہے عبد الاعلیٰ سے انہوں نے روایت کی سعید سے یہی حدیث موقوفاً اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے ابن عباس سے انہی کا قول لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ یعنی نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے۔ اور ایسا ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے اسی کی مانند موقوفاً۔ اس باب میں عمران بن حصین اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور بعد ان کے تھے تابعین وغیرہم سے کہتے تھے نکاح درست نہیں ہوتا بغیر گواہوں کے ہمارے نزدیک اس میں

اختلاف نہیں سلف کا مگر ایک قوم نے متاخرین علماء سے اس میں اختلاف کیا ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ جب گواہی دے ایک شخص بعد ایک شخص کے یعنی دونوں کی گواہی وقت واحد میں نہ ہو اور دونوں ایک وقت میں نکاح میں حاضر نہ رہے ہوں تو اکثر علمائے کوفہ وغیرہم نے کہا نکاح جائز نہیں جب تک دونوں ایک ساتھ عقد نکاح میں حاضر نہ ہوں۔ اور بعض اہل مدینہ نے کہا جب حاضر ہو ایک گواہ دوسرے کے بعد تو نکاح جائز ہے مگر اعلان ضرور ہے یعنی اگر اعلان کیا تو نکاح درست ہو گیا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے اہل مدینہ سے اور کہا بعض علماء نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی جائز ہے نکاح میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

(۱۱۰۴) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ، نَحْوَهُ، وَلَمْ يَرْفَعَهُ. (وهذا اصح) بعض محققین کہتے ہیں اس قناد مدلس بہا و رسام کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: سعید بن ابی عروبہ سے اسی کی مانند موقوف روایت ہے۔



۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ

خطبہ نکاح کے بیان میں

(۱۱۰۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ، قَالَ: التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ: ((التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)). وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ: ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)). قَالَ: وَ يَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ. قَالَ عَبَّثُ: فَفَسَّرَهُ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: ﴿إِتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ۱۰۲]، وَ ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ [النساء: ۱]، ﴿إِتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾ [الأحزاب: ۷۰]

(صحیح عند الالبانی) المشكاة (۳۱۴۹) خطبہ الحاجۃ (۲۰-۲۱) الصحیحة (۱۴۸۳) الکلم الطب (۲۰۵) صحیح ابی داؤد (۱۸۴۳)۔

(۱۸۴۴) بعض محققین کہتے ہیں ابوعبیدہ اور ابن مسعود کے درمیان انقطاع ہے اور ابواسحاق مدلس ہے اور رسام کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہا سکھایا ہم کو رسول اللہ ﷺ تے تشہد نماز کا اور تشہد حاجت کا یعنی حاجت نکاح وغیرہ کی اور

کہا انہوں نے تشہد نماز کا یہ ہے التحیات سے ورسولہ تک اور تشہد حاجت کا یعنی نکاح وغیرہ کا یہ ہے الحمد للہ سے ورسولہ تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے مدد مانگتے ہیں اس سے اور مغفرت چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کے ساتھ اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اور برے عملوں سے جس کو راہ بتا دے اللہ اس کا بہکانے والا کوئی نہیں اور جس کو وہ بہکائے اس کا راہ دکھانے والا کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ بندے اس کے بھیجے ہوئے ہیں اس کے۔ اور تشہد اول کے معنی کتاب الصلوٰۃ میں گزرے کہا راوی نے اور پڑھیں تین آیتیں یعنی اس تشہد نکاح کے بعد کہا عبث نے تفسیر کی اس کی سفیان ثوری نے کہ وہ آیتیں یہ ہیں اتقوا اللہ سے تیسری آیت کے اخیر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ڈرو تم اللہ سے جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مگر مسلمان اور ڈرو اللہ سے کہ جس کا نام لے کر تم سوال کرتے ہو اور اسی کے نام سے ناتے جوڑتے ہو بے شک اللہ تمہارا نگہبان ہے ڈرو اللہ سے اور کہو بات کی آخر آیت تک اور تیسری آیت کا مکرراً سدیداً کے بعد یہ ہے یُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يَطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا۔ یعنی کہو تم بات کی بناؤ اللہ تمہارے کام اور بخش دے تمہارے گناہ اور جو اطاعت کرے اللہ اور رسول ﷺ کی وہ پہنچا بڑی مراد کو۔

فائدہ : اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبد اللہ کی حسن ہے۔ روایت کی یہ حدیث اعمش نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوعبیدہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی شعبہ نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوعبیدہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اس لیے کہ اسرائیل نے جمع کر دیا ان دونوں کو اور یوں کہا کہ روایت ہے ابواسحاق سے انہوں نے روایت کی ابوالاحوص اور ابوعبیدہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور کہا بعض علماء نے کہ جائز ہے نکاح بغیر خطبہ کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ علماء کا۔



(۱۱۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُدُ فَهِيَ كَالْيَدِ

الْجَذْمَاءِ)) . (صحيح) (الاجوبة النافعة : ٤٨ ، تمام المنة ، التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس خطبے میں تشہد نہ ہو تو وہ ایسا ہے جیسے کوڑھی کا ہاتھ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اسْتِثْمَارِ الْبِكْرِ وَالْثِيْبِ

کنواری اور بیوہ عورت سے اجازت لینے کے بیان میں

(۱۱۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تُنْكَحُ الثِّيْبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ ، وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ)) . (صحیح) الارواء (۱۸۲۸) صحیح ابی داود (۱۸۲۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکاح نہ کیا جائے بیوہ عورت کا جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور باکرہ کا بھی نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کا اذن نہ لیا جائے اور اذن دینا باکرہ کا یہی ہے کہ جب اس سے پوچھیں تو وہ چپ رہے۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عائشہ اور عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ بیوہ عورت کا بھی نکاح نہ کریں جب تک اس سے حکم نہ لیں اگرچہ اس کا باپ بھی نکاح کرتا ہو اور اگر باپ نے بغیر اس کے حکم کے نکاح کر دیا اور اس نے پسند نہ رکھا تو نکاح درست نہ ہوا تمام علماء کے نزدیک، اور یہ حکم بیوہ کا ہے اور اختلاف ہے علماء کا کنواری لڑکی میں کہ اس کا باپ نکاح کرے تو اکثر علماء کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اگر باکرہ کا نکاح کر دیا اس کے باپ نے اور وہ بالغہ ہے بغیر اس کے حکم کے اور وہ راضی نہیں اس نکاح سے تو نکاح درست نہیں اور بعض اہل مدینہ نے کہا کہ نکاح کر دینا باپ کو کنواری لڑکی کا صحیح و جائز ہے اگرچہ لڑکی اس سے راضی نہ ہو اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔



(۱۱۰۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((الْأَيْمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا . وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا . وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)) . (صحیح) الارواء (۱۸۳۳) الصبیحة (۱۲۱۶) صحیح ابی داود (۱۸۲۸-۱۸۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے یعنی ولی اس کا اس پر جبر نہیں کر سکتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور چپ رہنا اس کی یہی اجازت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ اور سفیان ثوری سے یہ حدیث وہ روایت کرتے ہیں مالک بن انس سے اور بعض لوگوں نے اس حدیث کی دلیل سے کہا ہے کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہے اور اس حدیث سے ان کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا اس لیے کہ مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے۔ اور اسی پر فتویٰ

دیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بعد نبی ﷺ کے نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ بیوہ عورت خود اپنی ذات کی مختار ہے یہ نسبت اپنے ولی کے اس کے معنی اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ ولی بغیر اس کے حکم اور خوشی کے نکاح نہ کرے اور اگر ایسا کیا بھی تو باطل ہے نہ یہ کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہو اور یہی ثابت ہوتا ہے خساء بنت حزام کی حدیث سے کہ جب نکاح کیا تھا ان کا ان کے باپ نے اور وہ بیوہ تھیں اور ناخوش تھیں اس نکاح سے تو نبی ﷺ نے ان کا نکاح تروادیا۔



۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِكْرَاهِ الْيَتِيمَةِ عَلَى التَّرْوِجِ

اس بیان میں کہ یتیم لڑکی پر نکاح کے لیے زبردستی درست نہیں

(۱۱۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا، فَإِنْ صَمَتَتْ فَهِيَ إِذْنُهَا، وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا)) (حسن صحيح) الارواء (۱۸۳۴) صحيح أبي داود (۱۸۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیم لڑکی سے اس کے نکاح کے لیے حکم لیا جائے پھر اگر وہ چپ رہے تو یہی اس کا حکم ہے اور اگر انکار کیا اس نے تو اس پر زبردستی جائز نہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابو موسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے یتیم لڑکی کے نکاح میں۔ سو بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر اس کا نکاح کر دیا بغیر اس کی اجازت کے تو نکاح موقوف ہے جب تک وہ بالغ نہ ہو اور جب وہ بالغ ہوئی تو اسے اختیار ہے چاہے نکاح کو قبول رکھے اور چاہے باطل کر دے اور یہی قول ہے بعض تابعین وغیرہم کا اور بعض نے کہا نکاح جائز نہیں یتیمہ کا جب تک بالغ نہ ہو اور خیار نکاح میں جائز نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی وغیرہ علماء کا اور احمد اور اسحاق نے کہا جب ہوگی لڑکی یتیمہ نو برس کی اور پھر نکاح کیا اس کا اور راضی ہوگی وہ تو نکاح جائز ہے اور اس کو اختیار نہیں بعد جوانی کے اور دلیل لائے اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو کہ نبی ﷺ نے زفاف کیا ان سے جب وہ نو برس کی تھیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب لڑکی نو برس کی ہوگی تو وہ پوری عورت یعنی جوان ہے۔



۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوَلِيِّينَ يُزَوِّجَانِ

اس لڑکی کے بیان میں جس کے دو ولیوں نے دو جگہ نکاح کر دیا ہو

(۱۱۱۰) عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَانِ فَهِيَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا))

وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا (((ضعیف) (الارواء : ۱۸۵۳، احادیث البیوع) اس میں حسن بصری مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے دو جگہ نکاح کر دیا یعنی دو شخصوں کے ساتھ تو وہ اول شخص کی بیوی ہوگی اور جس نے بیٹی کو کوئی چیز دو شخصوں کے ہاتھ تو وہ چیز اسی کے لیے ہے جس نے پہلے خریدی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا نہیں دیکھتے ہم اس میں کسی کا اختلاف کہ جب ایک عورت کے دو ولی ہوں ایک نے اس کا نکاح کر دیا پھر دوسرے کو اس کی خبر نہ تھی اس نے بھی اسی عورت کا نکاح دوسرے مرد سے کر دیا تو وہ پہلے کی بیوی ہو چکی اور یہ دوسرا نکاح باطل ہو گیا اور جب دونوں ولی ایک ہی وقت میں نکاح کر دیں تو دونوں کا نکاح باطل ہے اور یہی قول ہے ثوری، احمد اور اسحاق کا۔



۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

اس بیان میں کہ غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا درست نہیں

(۱۱۱۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيْمًا عَبْدٌ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ)).

(حسن عند الالبانی) الارواء (۱۹۳۳) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابن عقیل ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو غلام بغیر اذن اپنے مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عبد اللہ بن محمد سے جو پوتے ہیں عقیل کے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح یہی ہے کہ روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے اور اسی پر عمل ہے تمام علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن سید کے درست نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق وغیرہم کا۔

(۱۱۱۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيْمًا عَبْدٌ تَزَوَّجَ

بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ)) (حسن عند الالبانی) [انظر ما قبله] بعض محققین نے ضعیف کہا ہے دیکھیں روایت سابقہ۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے روایت کی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: جو غلام بغیر اذن اپنے مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُهُورِ النِّسَاءِ

عورتوں کے مہر کے بیان میں

(۱۱۱۳) عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فَرَازَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرْضَيْتِ مِنْ نَفْسِكَ وَمَالِكَ بِنَعْلَيْنِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَأَجَازَهُ. (ضعیف) الارواء (۱۹۲۶) اس میں عاصم بن عبید اللہ ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عاصم بن عبید اللہ سے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے جو قبیلہ بنی فزارہ سے تھی نکاح کیا اپنا اور مہر مقرر کیا دو جوتیاں سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تو راضی ہے اپنے جان و مال سے دو جوتیوں پر؟ اس نے کہا ہاں تو آپ ﷺ نے اس کے نکاح کو جائز رکھا۔

فائلا: اس باب میں عمر اور ابو ہریرہ اور سہل بن سعد اور ابو سعید اور انس اور عائشہ اور جابر اور ابو ہریرہ اور ابودرداء الاسلمی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا مہر میں، سو بعض نے کہا مہر وہی ہے جس پر دونوں راضی ہو جائیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری، شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور مالک بن انس نے کہا کہ مہر چوتھائی دینار سے کم نہیں ہوتا اور بعض اہل کوفہ نے کہا مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا۔

(۱۱۱۴) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ، فَقَامَتْ طَوِيلًا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! زَوَّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا؟)) فَقَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَتْ أَنْ أُعْطِيََتْهَا جَلَسَتْ وَلَا إِذَا رَأَتْ لَكَ فَالْتَمَسْ شَيْئًا)) قَالَ: مَا أَجِدُ قَالَ: ((الْتِمَسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ)) قَالَ: فَالْتَمَسْتُ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ، سُورَةٌ كَذَا، وَسُورَةٌ كَذَا لِسُورٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)). (صحیح) الارواء (۱۸۲۳ و ۱۹۲۵) صحیح ابی داؤد ((۱۸۳۸))

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہ آئی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا اس نے میں نے اپنے تئیں بخش دیا آپ کو سو کھڑی رہی بڑی دیر تک سو عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ! مجھ سے نکاح کر دیجیے اس کا اگر آپ ﷺ کو اس کی حاجت نہیں، سو آپ ﷺ نے فرمایا کچھ تیرے پاس ہے مہر دینے کو سو کہا اس نے میرے پاس تو کچھ نہیں مگر میرا تہ بند سو فرمایا آپ ﷺ نے اگر تو اپنا تہ بند اسے دے گا تو تو بے تہ بند بنیٹا رہے گا، سو فرمایا آپ ﷺ نے ڈھونڈ کوئی چیز کہا اس نے مجھے کچھ نہیں ملتا فرمایا آپ ﷺ نے کچھ تو ڈھونڈ اگر چہ ایک انگلی ہلو ہے کی

کہا راوی نے پھر ڈھونڈ آیا اور کچھ نہ پایا پھر فرمایا آپ ﷺ نے تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا ہاں فلائی فلائی سورت کئی سورتوں کے نام لیے سو فرمایا آپ ﷺ نے میں نے تیرا نکاح کر دیا اسی قرآن کے عوض جو تجھے یاد ہے یعنی وہ قرآن اس عورت کو پڑھا دیجیے۔ یہی اس کا مہر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شافعی کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ کہتے ہیں اگر کسی نے نکاح کر لیا اسی پر کہ کچھ قرآن تعلیم کر دے اور کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو تو نکاح جائز ہے اور اس کو کچھ سورتیں قرآن کی سکھا دے اور بعض نے کہا نکاح تو جائز ہے مگر مہر مثل دینا واجب ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ احمد اور اسحاق کا۔

(۱۱۱۴م) عَنْ أَبِي الْعَصْفَاءِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَلَا لَا تُغَالُوا صَدَقَةَ النِّسَاءِ؛ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَىٰ عِنْدَ اللَّهِ؛ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ. مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَكَحَ شَيْفًا فِي نِسَائِهِ؛ وَلَا أَنْكَحَ شَيْفًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرِ مِنْ ثِنْتِي عَشْرَةٍ أُوقِيَّةً. (صحيح) المشكاة (۳۲۰۴) تخريج المختارة (۲۷۶-۲۷۰) صحيح ابی داؤد (۱۸۳۴) الارواء (۱۹۲۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو العصفاء سے کہا فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: بہت نہ بڑھاؤ مہر عورتوں کا اس لیے کہ اگر مہر بڑھانا کچھ عزت کی چیز ہوتی دنیا میں یا تقویٰ کا موجب ہوتا آخرت میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو سب سے زیادہ اولیٰ اور بہتر اس کے لیے رسول اللہ ﷺ ہوتے اور میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا ہو کسی اپنی بی بی سے یا نکاح کیا ہو کسی اپنی صاحبزادی کا اور مہر باندھا ہو بارہ اوقیہ سے زیادہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العصفاء سلمیٰ کا نام ہرم ہے اور اوقیہ علماء کے نزدیک چالیس درہم کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیوں کے چار سو اسی درہم ہوتے ہیں۔



۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتَقُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

اس شخص کے بیان میں جو لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے

(۱۱۱۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةً، وَجَعَلَ عَتَقَهَا صِدَاقَهَا.

(صحيح) الارواء (۱۸۲۵) صحيح ابی داؤد (۱۷۹۳)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے آزاد کیا صفیہ کو اور آزاد کرنا ان کا مہر ٹھہرایا۔

فائدہ: اور اس باب میں صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مکروہ جانا بعض اہل علم نے اس کو کہ عتق کو مہر ٹھہرائے بلکہ ضرور ہے کہ مہر اس کا سوائے عتق کے مقرر کرے اور قول اول زیادہ صحیح ہے۔

۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذَلِكَ

اس کی فضیلت کے بیان میں

(۱۱۱۶) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرُهُمْ مَرَّتَيْنِ: عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ، فَلِذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ: وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَضِيئَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا: يَنْتَعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ فَلِذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ، وَرَجُلٌ آمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْكِتَابُ الْآخَرُ: فَأَمَنَ بِهِ فَلِذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ)).

(صحیح) الروض (۱۰۳۳) صحیح ابی داؤد (۱۷۹۲) الارواء (۱۸۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخص ہیں کہ ان کی نیکیوں کا ثواب دگنا ملے گا ایک وہ بندہ کہ جس نے حق ادا کیا اللہ تعالیٰ کا اور اپنے آقاؤں کا تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دگنا ملے گا دوسرے وہ شخص جس کے پاس ایک لونڈی ہو خوبصورت اور اس کو دین داری سکھائے اور خوب دین داری سکھائے پھر آزاد کر کے نکاح کر لے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے واسطے کرے یعنی دکھانے اور سنانے اور نیک نامی کے خیال سے نہ کرے تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دو گنا ملے گا اور ایک وہ مرد جو ایمان لایا پہلی کتاب یعنی تورات وانجیل پر یا ایک پران دونوں سے پھر آئی دوسری کتاب یعنی قرآن یا تورات کے بعد انجیل تو اس پر بھی ایمان لایا تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دگنا ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن ابی عمریؒ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے صالح بن صالح سے کہ وہ بیٹے جیسی کے ہیں، روایت کی انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی حدیث کے معنی میں، حدیث ابو موسیٰ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ کا نام عامر بن عبد اللہ بن قیس ہے اور روایت کی ہے شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن صالح بن جیسی سے۔

۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ

يَدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا أَمْ لَا؟

اس شخص کے بیان میں جو کسی عورت سے نکاح کر کے اسے صحبت سے پہلے ہی

طلاق دے دے تو اس کی بیٹی سے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(۱۱۱۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا،

فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحْ ابْنَتَهَا، وَإِنَّمَا رَجُلٌ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ امَّهَا))۔

(ضعیف) (الارواء : ۱۸۷۹) اس میں عبداللہ ابن لہیعہ اور ثنی بن صباح دونوں ضعیف ہیں۔

تقریباً: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اس سے تو اس کو حلال نہیں اس کی بیٹی سے نکاح کرنا اور اگر اس سے صحبت نہیں کی اور طلاق دے دی اس کو تو جائز ہے اس کی لڑکی سے نکاح کرنا اور جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اس سے یا نہ کی درست نہیں اس کو اس عورت کی ماں سے نکاح کرنا۔

فائدہ: کہا ابو یسٰی نے اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور روایت کی یہ ابن لہیعہ نے اور ثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اور ثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں حدیث میں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جب نکاح کیا کسی عورت سے اور طلاق دے دی اس کو قبل صحبت کے حلال ہے اس کی بیٹی سے نکاح کرنا اور جب نکاح کرے کسی عورت کی لڑکی سے اور طلاق دے دی اس کو قبل صحبت کے بھی تو بھی اس کی ماں سے نکاح درست نہیں یعنی بعد صحبت کے بدرجہ اولیٰ درست نہ ہوگا اس آیت کی دلیل سے کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے وامہات نساکم یعنی حرام ہیں تم پر تمہاری بیبیوں کی ماںیں اور یہی قول ہے شافعی، احمد اور اسحاق کا۔



۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجَهَا

آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

اس بیان میں کہ جو اپنی عورت کو تین طلاقیں دے پھر وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کر لے

اور یہ شخص اس کو صحبت سے پہلے ہی طلاق دے دے

(۱۱۱۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَاءَتْ امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ : إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقْتَنِي قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الثُّوبِ فَقَالَ : ((أَتَرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَيَّ رِفَاعَةَ ؟ لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ، وَتَذُوقِي عُسَيْلَتِكَ))۔

(صحیح) (الارواء : ۱۸۸۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا آئیں رفاعہ کی بی بی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میں نکاح میں تھی رفاعہ کے سوا طلاق دیا انہوں نے مجھ کو اور تین طلاق دیئے سو نکاح کر لیا میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے اور ان کے پاس کچھ نہیں مگر جیسے کو نایا کنارہ ہوتا ہے کپڑے کا یعنی رجولیت کامل نہیں نامرد ہیں فرمایا آپ ﷺ نے کیا تو چاہتی ہے پھر رفاعہ سے نکاح کرنے کو؟ یہ کبھی نہیں ہو سکتا جب تک تو اس کی یعنی عبدالرحمن کی لذت جماع نہ چکھے اور وہ تیری لذت نہ چکھے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور انس اور رمیصاء یا غمیصاء اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ جب عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دیئے اور اس نے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا اور اس نے طلاق دے دی قبل جماع کے تو پہلے خاوند کو حلال نہیں جب تک دوسرا شوہر صحبت نہ کر چکا ہو۔



۲۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

حلالہ کرنے اور کرانے والے کے بیان میں

(۱۱۱۹) عَنْ جَابِرٍ وَعَلِيٍّ قَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. (صحیح عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس میں مجاہد راوی ضعیف ہے۔ البتہ اصل حدیث بکثرت شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر اور علی رضی اللہ عنہما سے کہا ان دونوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی محل اور محلل لہ کو۔

فائدہ: مترجم: جس نے اپنی عورت کو تین طلاق دیئے ہوں اور ایک مرد اس سے اس نیت سے نکاح کرے کہ میں بعد صحبت کے اس کو طلاق دے دوں گا تا کہ یہ اپنے شوہر اول کے پاس پھر چلی جائے تو اس مرد کو محل اور محلل بھی کہتے ہیں یعنی حلال کرنے والا عورت کا شوہر اول پر اور شوہر اول کو جس نے طلاق دی تھی محل لہ کہتے ہیں یعنی حلال کی گئی اس کے لیے عورت مگر یہ بولنا باعتبار ان کی نیت کے ہے اس لیے کہ عورت کے حلال ہونے میں خاوند اول پر اختلاف ہے کہ آگے مولانا ترمذی رحمہ اللہ کے کلام مبارک میں آتا ہے اور یہ حدیث دو طرح مروی ہے ایک میں مُحِلٌّ وَالْمُحَلَّلُ لَهُ اور ایک میں مُحِلٌّ وَالْمُحَلَّلُ لَهُ اور لعنت کا باعث یہ ہے کہ اس میں بے مروتی اور بے محنتی اور حسد نفس ہے اور یہ شوہر اول میں ظاہر ہے، باقی شوہر ثانی میں موجب لعن یہ ہے کہ گویا اس نے اپنے جماع میں وجہ معاش اور سبب اجرت لینے کا ٹھہرایا گویا کرایہ کا بکرا ہے کہ جماع کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ اس باب میں ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی اور جابر رضی اللہ عنہما کی معلول ہے اور ایسا ہی روایت کیا اشعث بن عبدالرحمن نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے اور انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے

نبی ﷺ سے۔ اور اس حدیث کی اسناد کچھ قائم نہیں اس لیے کہ مجالد بن سعید کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے انہیں میں سے احمد بن حنبل بھی ہیں اور روایت کی عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے علی سے۔ اور اس روایت میں وہم کیا ہے ابن نمیر نے اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ اور روایت کی مغیرہ نے اور ابن ابی خالد اور کئی لوگوں نے شعیب سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی بن ابی ثعلبہ سے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابوقیس سے انہوں نے ہزیر بن شریحیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے محل اور محل لہ کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالقیس اودی کا نام عبدالرحمن بن ثروان ہے۔ اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ سے انہیں میں ہیں حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور سوائے ان کے اور یہی قول ہے فقہائے تابعین کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور سنائین نے خارو سے ذکر کرتے تھے کہ کعب بھی اس کے قائل تھے اور کہتے تھے کہ پھینک دینا چاہیے بات ان لوگوں کی جو اپنی عقل پر چلتے ہیں اس باب میں کہا وکعب نے اور کہا سفیان نے جب نکاح کرے کوئی آدمی کسی عورت سے اسی نیت سے کہ اسے حلال کر دے شوہر اول کے لیے اور پھر اس کا جی چاہے کہ اس عورت کو اپنے ہی پاس رکھے اور جدانہ کرے تو پھر دوسرا نکاح کرے وہ پہلا نکاح درست نہیں۔

(۱۱۲۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. (صحیح)
ترجمہ: عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا کہ لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے اور کروانے والے پر۔



۲۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ

نکاح متعہ کے بیان میں

(۱۱۲۱) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ مُتَعَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ حَبِيبٍ.

(صحیح)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ اور منع فرمایا شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے جس سال خیر فتح ہوا۔

فائدہ: اس باب میں سبہرہ چینی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی قدر رخصت متعہ کی اور پھر انہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو جب خبر کی ان کو نبی ﷺ نے حرام کیا ہے اور امر کیا ہے اکثر علماء نے متعہ کے حرام ہونے کا اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور

احمد اور اسحاق کا۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے سفیان بن عقیبہ سے کہ جو بھائی ہیں قبیصہ بن عقیبہ کے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا ابن عباس نے کہ اول اسلام میں جب آدمی کسی بستی میں جاتا اور وہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی سو کسی عورت سے جتنے دن اسے وہاں رہنا ہوتا اتنی مدت مقرر کر کے نکاح کر لیتا تو وہ عورت اس کی خدمت کرتی اور مال و اسباب کی حفاظت کرتی اور اس کا کھانا پکاتی یہاں تک کہ یہ آیت اتری **إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ** یعنی مؤمن وہی لوگ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں اپنی فرجوں کی اور نہیں کھولتے ستر اپنے مگر اپنی بیویوں پر یا جن کے مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ ان کے یعنی لونڈیوں پر۔ تو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جو ہوسوا ان دونوں کے وہ حرام ہے۔

(۱۱۲۲) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَتْ الْمُتْعَةُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، كَانَ الرَّجُلُ يَقْدُمُ الْبَلَدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ ، فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدَرِ مَا يَرَى أَنَّهُ يُقِيمُ ، فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ ، وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ ، حَتَّى إِذَا نَزَلَتْ الْآيَةُ : ﴿إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ [المؤمنون : ۶] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَكُلُّ فَرَجٍ سِوَاهُمَا ، فَهُوَ حَرَامٌ . (منکر) (الارواء : ۱۹۰۳ ، المشكاة : ۳۱۵۸ ، التحقيق الثاني) اس میں موسیٰ بن عبیدہ الربذی راوی ضعیف ہے۔**

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ شروع اسلام میں جب آدمی کسی بستی میں جاتا اور وہاں کسی سے اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنی مدت مقرر کر کے نکاح کر لیتا جتنے دن اس نے وہاں رہنا ہوتا وہ عورت اس کی خدمت کرتی اس کے مال و اسباب کی حفاظت کرتی اس کا کھانا پکاتی یہاں تک کہ یہ آیت اتری **إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ** یعنی مؤمن وہی لوگ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں اپنی شرم گاہوں کی مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں پر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ان دو کے علاوہ ہر فرج حرام ہے۔



۲۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ مِنَ النَّهْيِ عَنِ نِكَاحِ الشُّغَارِ

اس بیان میں کہ نکاح شغار حرام ہے

(۱۱۲۳) **عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا جَلْبَ وَلَا حَنْبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ ، وَمَنْ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا)) . (صحيح) (المشكاة : ۲۹۴۷ ، التحقيق الثاني) صحيح ابی داؤد (۱۳۲۴)**

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ جلب نہ حنب نہ شغار کرنا چاہیے مسلمانوں کو اور جو اچک کسی کے مال کو ظلم سے وہ ہماری امت سے نہیں۔

مترجم کہتا ہے جلب زکوٰۃ میں یہ ہے کہ زکوٰۃ تحصیلنے والا اونٹ بکری والے لوگوں سے بہت دور اترے اور حکم کرے کہ

سب اپنے اپنے جانور اس کے پاس لائیں تاکہ اس میں سے زکوٰۃ لے لے اس کو آپ نے منع فرمایا کہ اس میں مال مویشی کو تکلیف ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ لینے والا خود جا کر جہاں جہاں ان کی چراگاہ اور پانی پلانے کے مقامات ہیں وہیں زکوٰۃ لے لیوے اور جلب گھوڑ دوڑ میں یہ ہے کہ ایک گھوڑے پر آدمی سوار ہو جائے اور دوسرا گھوڑا خالی اپنے ساتھ رکھے جب یہ تھک جائے تو اس کو قتل پر سوار ہو کر اپنے ساتھ والے سے مقابلہ کرے یہ بھی منع فرمایا اس لیے کہ اس میں ناانصافی ہے کہ ایک شخص ایک گھوڑے پر ہے اور دوسرا گھوڑے بد لے اور پھر اس سے مقابلہ کرے اور جنب کے بھی یہی معنی ہیں مگر بعض نے جنب کے معنی یہ بھی رکھے ہیں کہ زکوٰۃ دینے والے اپنے مویشی اور جانور لے کر نہایت دور چلے جائیں کہ مصدق یعنی زکوٰۃ تحصیلنے والا غریب ان کے ساتھ دوڑتا پھرے اور شغار کے معنی خود مؤلف رحمہ اللہ کے قول مبارک میں آتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں انس اور ابو ہریرہ اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور جابر اور معاویہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔

(۱۱۲۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّغَارِ. (صحيح) الارواء (۳۰۶/۶) الروض (۱۱۶۵) ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا شغار سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ جائز نہیں ہے نکاح شغار اور شغار سے کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی دوسرے کو بیاہ دے اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی اس کو بیاہ دے اور مہر درمیان میں کچھ نہ ٹھہرے یعنی گویا یہ عورتوں کی ادلا بدلی یہی مہر ہوئے۔ اور بعض علماء نے کہا کہ نکاح شغار منہج ہے اور حلال نہیں اگرچہ اس میں مہر بھی مقرر کریں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے عطاء بن ابی رباح سے کہ انہوں نے کہا نکاح ان کا برقرار رکھا جائے مگر مہر مثل لازم ہوتا ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔



۲۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا

اس بیان میں کہ بھانجی خالہ بھتیجی اور پھوپھی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہ ہوں

(۱۱۲۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ تَزْوِجِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ عَلَى خَالَتِهَا.

(صحيح) (الارواء : ۲۸۸۲) ضعيف ابی داؤد (۳۵۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ نکاح کی جائے عورت اپنی پھوپھی پر یا اپنی خالہ پر یعنی جب پھوپھی یا خالہ کسی کے نکاح میں ہوں تو اس کو اپنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح درست نہیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے عبد الاعلیٰ سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابوسعید اور ابوامامہ

اور جابر اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور سرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔
(۱۱۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ أَلْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أُخِيهَا أَوْ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَاتِهَا، أَوْ الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا، وَلَا تُنْكَحَ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى، وَلَا الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى. (صحيح) (الارواء : ۶/۲۸۹) صحيح ابی داؤد (۱۸۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ نکاح کی جائے عورت اپنی پھوپھی پر یعنی پھوپھی جس کے نکاح میں ہو وہ بھتیجی سے نکاح نہ کرے اور منع کیا کہ نکاح کی جائے پھوپھی اپنی بھتیجی پر یا نکاح کی جائے عورت اپنی خالہ پر یا نکاح کی جائے خالہ اپنی بھانجی پر اور اسی طرح نکاح نہ کیا جائے چھوٹی سے یعنی بھتیجی یا بھانجی سے جب بڑی موجود ہو یعنی خالہ یا پھوپھی نکاح میں ہو اور اسی طرح بڑی سے نکاح نہ کرے جب چھوٹی ہو یہ جملہ آپ ﷺ نے اسی تاکید کے واسطے فرمایا جو مضمون اوپر ارشاد ہوا۔

فائدہ : حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا ہم نہیں جانتے کہ اس میں کسی قسم کا اختلاف ہو۔ کہتے ہیں کہ جائز نہیں کہ آدمی اپنے نکاح میں جمع کرے بھتیجی اور پھوپھی اور بھانجی اور خالہ کو پھر اگر نکاح کیا کسی عورت سے اور اس کی پھوپھی اپنے پاس یعنی نکاح میں ہے تو یہ نکاح باطل ہو گیا جو اخیر میں کیا تھا یا خالہ اس کے پاس ہے تو بھی یہ نکاح باطل ہوا اور اگر پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا اور اس کی بھتیجی یا بھانجی اپنے پاس ہے تو یہی نکاح جو بعد میں ہوا باطل ہے اور یہی کہتے ہیں تمام علماء۔ کہا ابو یسیٰ نے ملاقات کی ہے شعی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت بھی کی ہے ان سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ بات تو انہوں نے بھی کہا صحیح ہے۔ کہا ابو یسیٰ نے اور روایت کی ہے شعی نے بواسطہ ایک مرد کے بھی۔



۳۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

عقدِ نکاح کے وقت شرط کے بیان میں

(۱۱۲۷) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنْ أَحَقَّ الشَّرْطُ أَنْ يُؤْفَى بِهَا، مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ)) . (استنادہ صحیح) (الارواء (۱۸۹۲) صحیح ابی داؤد (۱۸۵۶)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب شرطوں سے زیادہ اس شرط کی وفا ضروری ہے کہ جس سے تم نے حلال کیا ہو فرجوں کو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابو موسیٰ محمد بن منشی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبد الحمید بن جعفر سے اسی کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ انہیں میں ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہا

انہوں نے جب نکاح کرے آدمی کسی عورت سے اور یہ شرط کرے کہ نہ لے جائے گا اس کو اس کے شہر سے تو اس کو جائز نہیں وہاں سے لے جانا۔ اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا اللہ کی شرط یعنی حکم مقدم ہے عورت کی شرط پر گویا ان کے نزدیک مرد کو درست ہے کہ لے جائے اپنی بیوی کو جہاں چاہے اگرچہ عورت نے شرط کی ہو اپنے شوہر سے نہ جانے کی اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا۔



۳۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ

اس کے بیان میں جو مسلمان ہو جائے اور اس کے پاس چار سے زائد بیویاں ہوں (۱۱۲۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غِيلَانَ ابْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيِّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا. (صحيح عند الالباني) الارواء (۱۸۸۳) المشكاة (۳۱۷۶) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند زہری دلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب اسلام لائے تو ان کے پاس دس بیویاں تھیں ایام کفر کی وہ سب مسلمان ہوئیں ان کے ساتھ بھی حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے کہ ان میں سے چار چن لو یعنی جو چاہا ہو اور باقی چھوڑ دو۔

فائدہ: ایسا ہی روایت کیا معمر نے زہری سے انہوں نے سلم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی شعیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے کہا زہری نے روایت پہنچی مجھ کو محمد ابن سوید ثقفی سے کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے اور ان کے پاس دس عورتیں تھیں۔ کہا محمد نے اور حدیث زہری کی صحیح ہے کہ مروی ہے سلم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے بنی ثقیف سے طلاق دیا تھا اپنی عورتوں کو تو فرمایا اس سے عمر بنی ثقیف نے تو رجعت کر ان سے نہیں تو میں پتھر ماروں گا تیری قبر کو جیسا کہ پتھر مارے گئے ابی رغال کی قبر کو۔ اور غیلان کی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا انہیں میں سے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔



۳۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ

اس کے بیان میں جو مسلمان ہو جائے اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں۔

(۱۱۲۹) عَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اُخْتَرُ أَيُّهُمَا شِئْتُ)).
(حسن) (الارواء ۶/۳۳۴-۳۳۵) صحيح ابی داؤد (۱۹۴۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو وہب جیشانی سے کہ انہوں نے سنا ابن فیروز دیلمی سے کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اختیار کر لے تو ایک کون میں سے جس کو چاہے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وہب جیشانی کا نام ولیم بن ہوشع ہے۔



(۱۱۳۰) عَنِ الضُّحَاكِ بْنِ فِرْوَزٍ الدِّیْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ، قَالَ: ((اُخْتَرُ أَيُّهُمَا شِئْتُ)). (حسن) [انظر ما قبله]
ترجمہ: ضحاک بن فیروز دیلمی سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تو ان میں سے ایک کو اختیار کر لے جس کو چاہے۔



۳۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

اس کے بیان میں جو حاملہ لونڈی خریدے

(۱۱۳۱) عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْقِي مَاءَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ)). (حسن) (الارواء: ۲۱۳۷) صحيح ابی داؤد (۱۸۷۴)

ترجمہ: روایت ہے روفیع بن ثابت سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو آب منی نہ پہنچائے غیر کے لڑکے کو یعنی جو عورت کسی اور سے حاملہ ہو اور اس کو اس نے خرید تو اس سے صحبت نہ کرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے مروی ہے کئی سندوں سے روفیع بن ثابت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کہتے ہیں جب خرید کسی آدمی نے کسی لونڈی کو اور وہ حاملہ ہے تو اس سے جماع نہ کرے جب تک وضع حمل نہ ہو۔ اور اس باب میں ابن عباس اور ابی الدرداء اور عمر باض بن ساریہ اور ابی سعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔



۳۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْأَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ، هَلْ يَحِلُّ لَهُ وَطْؤُهَا
اس کے بیان میں جو جہاد میں کسی عورت کو قید کرے اور اس کا شوہر بھی ہو تو قید کرنے والے کے
لیے اس سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۱۱۳۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أُوطَاسٍ وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ
لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَرَكْتُ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء : ۲۴].

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۸۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا پکڑیں ہم نے کچھ عورتیں قید میں اوطاس کے دن اور اوطاس ایک میدان ہے
دیار ہوازن میں کہ وہاں پر تقسیم کی ہیں نبی ﷺ نے غنیمتیں جنگ حنین کی اور ان عورتوں کے خاوند بھی تھے ان کی قوم میں
سو ذکر کیا صحابیوں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے اسی وقت اتری یہ آیت وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُكُمْ یعنی حرام ہے تم پر نکاح اور صحبت کرنا خاوند والی عورت سے مگر جن کے مالک ہو جائیں تمہارے ہاتھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو ثوری نے عثمان بنی سے انہوں نے ابو الخلیل سے انہوں نے ابوسعید سے
اور ابی الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔ اور روایت کی ہام نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے صالح بن ابی الخلیل سے انہوں نے
ابی علقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے یہ عبد بن حمید نے انہوں نے حبان بن
ہلال سے انہوں نے ہام سے۔



۳۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ

زنا کی اجرت حرام ہونے کے بیان میں

(۱۱۳۳) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلُولِ
الْكَاهِنِ. (صحیح) الارواء (۱۲۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے اور زنا کی اجرت سے
اور کاهن کی شیرینی سے۔

فائدہ: اس باب میں رافع بن خدیج اور ابو حنیفہ اور ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ اور ابی مسعود کی
حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنْ لَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ

اس بیان میں کہ ایک شخص کی نکاح کا پیغام دی ہوئی عورت کو دوسرا شخص پیغام نہ دے
(۱۱۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِبَتْ بِلَيْلٍ بِهِ [النَّبِيُّ ﷺ] وَ قَالَ أَحْمَدُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يَبِيعُ
الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ)) .

(صحیح) الروض (۱۱۷۵) الصحیحة (۱۰۳۱) صحیح ابی داؤد (۱۸۱۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو پہنچاتے تھے آپ ﷺ تک اور احمد نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ بیچے کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیٹی ہوئی چیز پر یعنی مثلاً ایک شخص دس روپے کو کوئی چیز بیچ گیا ہے کسی کے ہاتھ تو دوسرا ویسی ہی چیز آٹھ روپے کو اس کے ہاتھ بیچ کر پہلے شخص کی چیز کو پھر واندے اور نہ پیغام دے ایسی عورت کو نکاح کا کہ جس کو پہلے کوئی پیغام دے گیا ہے اور وہ اس سے راضی ہو چکی ہے۔

فائدہ : اس باب میں سرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے کہا مالک بن انس نے پیغام نکاح دینا دوسرے بھائی کے پیغام پر جہی منع ہے کہ ایک شخص پیغام دے گیا ہو اور وہ عورت اس سے راضی ہو چکی ہو تو بعد اس کے کسی کو جائز نہیں کہ اس کو پیغام دے۔ اور کہا شافعی نے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ پیغام نہ دے کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر یعنی ہمارے نزدیک یہ مراد ہے کہ جب ایک آدمی پیغام دے چکا کسی عورت کو اور وہ راضی اور رراغب ہو گئی اس سے پھر کسی کو نہیں پہنچتا کہ اس کو پیغام دے۔ ہاں البتہ اس کی رضامندی اور رغبت معلوم ہونے سے پہلے دوسرے شخص کا پیغام دینا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا اور دلیل اس کی فاطمہ بنت قیس کی حدیث ہے کہ آئیں وہ نبی ﷺ کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے ابو جہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابی سفیان دونوں نے پیغام نکاح دیا ہے تو فرمایا آپ نے ابو جہم کو ایسا مرد ہے کہ کبھی اپنی لامخی عورتوں سے اٹھاتا نہیں یعنی مار پیٹ کرتا ہے مگر معاویہ وہ فقیر ہے اس کے پاس کچھ مال نہیں سو نکاح کر لے اسامہ سے۔ سو معنی اس حدیث کے ہمارے نزدیک یہی ہے کہ جب تک فاطمہ نے خبر نہ دی تھی اپنی رضامندی کی کسی دونوں کے ساتھ اس سے پہلے آپ نے یہ فرمایا، اگر وہ خبر دے چکتیں آپ ﷺ کو اپنی رضامندی سے تو آپ ﷺ کبھی دوسری طرف اشارہ نہ کرتے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے اپنے رسول ﷺ کی مراد کو۔



(۱۱۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ تَنَا أَبُو دَاوُدَ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ :

دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنًى وَلَا نَفَقَةً، قَالَتْ: وَوَضَعَ لِي عَشْرَةَ أَفْئِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لِي: خَمْسَةُ شَعِيرٍ وَخَمْسَةُ بُرٍّ، قَالَتْ: فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَتْ: فَقَالَ: ((صَدَقَ)) فَأَمَرَنِي أَنْ أُعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكِ، ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ بَيْتَ أُمِّ شَرِيكِ بَيْتٌ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُونَ، وَلَكِنْ ائْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَعَسَى أَنْ تَلْقَى نَيْابِلَكَ فَلَا يَرَاكِ، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكَ فَجَاءَ أَحَدٌ يَخْطُبُكَ فَأَذِينِي)) فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي، خَطَبَنِي أَبُو جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ. قَالَتْ: فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيدٌ عَلَى النِّسَاءِ))، قَالَتْ: فَخَطَبَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَتَزَوَّجَنِي، فَبَارَكَ اللَّهُ لِي فِي أُسَامَةَ).

(صحیح) (الارواء: ۲۰۹/۶) صحیح ابی داؤد (۱۹۷۶)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا خبر دی مجھ کو ابوبکر بن ابی الجہم نے کہا ابوبکر نے میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن دونوں گئے فاطمہ بنت قیس کے پاس سو بیان کیا انہوں نے کہ تین طلاق دیں ان کو ان کے شوہر نے اور ان کے لیے نفقہ اور مکان بھی ایام عدت کے لیے مقرر نہ کیا اور رکھ دیئے میرے لیے دس قفیز غلے کے اپنے ایک چچیرے بھائی کے پاس پانچ قفیز جو کے اور پانچ قفیز گھیوں کے۔ کہا فاطمہ نے پھر آئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ذکر کیا میں نے یہ سب آپ کے آگے سو فرمایا آپ ﷺ نے سچا کام کیا انہوں نے یعنی تیرے شوہر نے جو نفقہ اور مکان مقرر نہ کیا سو موافق شرع کے ہے پھر حکم دیا مجھ کو میں عدت بیٹھوں ام شریک کے گھر میں بعد اس کے فرمایا کہ ام شریک کے گھر میں تو مہاجرین جمع ہوتے ہیں تو عدت بیٹھ ابن ام مکتوم کے گھر سو وہاں اگر تو کچھ اپنے کپڑے اتارے تو تجھ کو کوئی نہ دیکھے گا پھر جب تیری عدت پوری ہو جائے اور تیرے پاس کوئی پیغام نکاح لائے تو میرے پاس آنا یعنی مشورے کو پھر جب میری عدت پوری ہوگئی تو نکاح کا پیغام دیا مجھ کو ابوجہم اور معاویہ نے۔ کہتی ہیں فاطمہ کہ پھر آئی میں آپ ﷺ کے پاس اور آپ سے اس کا ذکر کیا سو فرمایا تو آپ ﷺ نے معاویہ تو مالدار نہیں اور ابوجہم سختی کرنے والے ہیں عورتوں پر۔ کہا فاطمہ نے پھر مجھے پیغام دیا اسامہ نے جو بیٹے ہیں زید کے سو نکاح کر لیا انہوں نے مجھ سے سو برکت دی مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کے نکاح کرنے میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے سفیان ثوری نے ابی بکر بن ابی جہم سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں یہ قول فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكِحِي أُسَامَةَ یعنی فاطمہ نے یہ بھی کہا کہ مجھ سے آپ نے یہ بھی

فرمایا کہ نکاح کر لے تو اسامہ سے۔ روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی بکر بن ابی جہم سے یہی بات۔



۳۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ

عزل کے بیان میں

(۱۱۳۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا نَعَزِلُ فَرَعَمَتَ الْيَهُودِ أَنَّهُ الْمَوءُ وَدَّةُ الصُّغْرَى فَقَالَ: ((كَذَبَتْ الْيَهُودُ! إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ)). (صحيح عند الالبانی) (الآداب: ۵۲، صحيح أبي داود: ۱۸۸۴) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند یحییٰ بن ابی کثیر مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ ﷺ ہم عزل کرتے ہیں۔ اور عزل اسے کہتے ہیں کہ آدمی صحبت کرے عورت سے پھر جب انزال قریب ہو تو ذکر کو باہر نکال کے باہر ہی انزال کرے تاکہ عورت حاملہ نہ ہو۔ اور یہود کہتے ہیں کہ عزل کرنا چھوٹا موءودہ ہے یعنی لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دینا جیسے کفار کا دستور تھا تو یہود سمجھتے تھے کہ عزل بھی اس میں داخل ہے تو فرمایا آپ ﷺ نے غلط کہا یہود نے بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی کو پیدا کیا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور براء اور ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

(۱۱۳۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَعَزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. (اسنادہ صحیح) (الآداب: ۵۱) ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے ہم عزل کرتے رہتے تھے اور وہ قرآن اترتا تھا یعنی اگر عزل میں کچھ برائی ہوتی تو قرآن میں نازل ہو جاتی۔

فائدہ: حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء صحابہ وغیرہم سے عزل میں مالک بن انس نے کہا حرہ سے اجازت لے عزل کی اور لونڈی سے کچھ ضرور نہیں۔

۳۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

عزل کی کراہت کے بیان میں

(۱۱۳۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((لِمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ؟)) زَادَ

ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ : وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ قَالَا فِي حَدِيثِهِمَا : فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا. (صحيح) (الآداب : ٥٥، ٥٤) صحيح ابی داؤد (١٨٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ ﷺ کے پاس عزل کا تو فرمایا کوئی تم میں سے جو عزل کرتا ہے تو کیوں کرتا ہے۔ زیادہ کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں کہ یہ نہیں فرمایا آپ ﷺ نے کہ عزل نہ کرو۔ پھر دونوں راویوں نے کہا فرمایا آپ ﷺ نے کوئی جان اللہ کو پیدا نہ کرنی ہوگی مگر اللہ اس کو پیدا کر ہی دے گا یعنی عزل سے کیا فائدہ اگر اللہ کو اولاد منظور ہوگی ہزار عزل کرو کچھ نہ ہوگا۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے عزل کو۔



۳۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبُكَرِ وَالتَّيِّبِ

کنواری اور بیوہ کے لیے رات کی تقسیم کے بیان میں

(۱۱۳۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنَّهُ قَالَ : السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبُكَرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ التَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا.

(صحيح) الارواء (۸۹، ۸۸/۷) الصحيحة (۱۱۷۱)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے اگر چاہے تو میں یہ بھی کہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیکن انس نے یہی کہا کہ سنت یہ ہے کہ جب نکاح کرے آدمی باکرہ عورت کو اپنی بیوی پر تو رہے نئی عورت کے پاس سات روز تک اور جب نکاح کرے اپنی بیوی پر کسی بیوہ عورت سے تو رہے اس کے پاس تین دن یا تین دن کی باری مقرر کرے۔

فائدہ: اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مرفوع روایت کیا اس کو محمد بن اسحاق نے ایوب سے انہوں نے ابو قلزبہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور بعض نے اس کو مرفوع نہیں کیا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں جب کسی کے پاس کوئی بیوی ہو اور وہ دوسری باکرہ عورت سے نکاح کرے تو سات دن اس باکرہ کے پاس رہے پھر برابر ایک ایک شب سب بیویوں کے پاس رہنا شروع کرے۔



۴۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الصَّرَائِرِ

سوکنوں کے درمیان برابری کرنے کے بیان میں

(۱۱۴۰) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ هَذِهِ قِسْمَتِيْ فَيَمَّا اَمْلِكُ، فَلَا تَلْمِزْنِيْ فَيَمَّا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ)) . (ضعيف عند الالبانى) الارواء (۲۰۱۸) التعليق الرغيب

(۷۹/۳) ضعيف ابى داؤد (۳۷۰) البانى کہتے ہیں مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ ہمیشہ شب باشی میں تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں کے درمیان میں اور عدل کرتے اور پھر کہتے یا اللہ یہ میری تقسیم ہے اس چیز میں جس کا میں اختیار رکھتا ہوں سو تو ملامت مت کر مجھ کو اس میں جس کا میں اختیار نہیں رکھتا بلکہ تو اختیار رکھتا ہے یعنی محبت وغیرہ میں۔

فائدہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اسی طرح روایت کی گئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں میں آخر حدیث تک۔ اور روایت کی ہے حماد بن زید اور کئی لوگوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے مرسل کہ نبی ﷺ تقسیم کرتے تھے اور یہ حماد بن سلمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ ملامت مت کر مجھ کو اس میں جس کا تو اختیار رکھتا ہے اور میں اختیار نہیں رکھتا اس سے محبت قلبی اور مودت دلی مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی بعض علماء نے۔

(۱۱۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ، فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ)) . (صحيح عند الالبانى) الارواء (۲۰۱۷) المشكاة (۳۲۳۶) غايۃ المرام (۲۲۹) التعليق الرغيب

(۷۹/۳) الصحيحۃ (۲۰۷۷) صحيح ابى داؤد (۱۸۵۱) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند قنادہ مدلس کے متعدد کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب ہوں کسی کے پاس دو عورتیں اور عدل نہ کرے ان میں یعنی شب باشی وغیرہ میں جس میں آدمی اختیار رکھتا ہو وہ قیامت کے دن آئے گا یعنی میدان حشر میں کہ ایک طرف کا آدھا بدن اس کا جھولا مارا ہوا ہوگا۔

فائدہ: مرفوع کیا اس حدیث کو ہمام بن یحییٰ نے روایت کی ہے انہوں نے قنادہ سے اور روایت کی ہشام دستوائی نے قنادہ سے کہ لوگ ایسا کہتے تھے یعنی یہ بات لوگوں میں مشہور تھی معلوم نہیں کہ آپ ﷺ کی فرمائی ہوئی تھی یا کچھ اور۔ اور ہم اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے مگر ہمام کی روایت سے۔



۴۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ أَحَدُهُمَا

مشرک میاں بیوی میں سے ایک کے مسلمان ہونے کے بیان میں

(۱۱۴۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، بِمَهْرٍ جَدِيدٍ وَ نِكَاحٍ جَدِيدٍ. (اسنادہ ضعیف) الارواء (۱۹۲۲) اس میں حجاج بن ارطاة راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت کی ابو شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھیر دیا زینب اپنی صاحبزادی صاحبہ کو ابو العاص بن ربیع پر نیا مہر باندھ کر اور نیا نکاح کر کے۔

فائل: یہ حدیث ایسی ہے کہ اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ عورت جب اسلام لائے اپنے شوہر کے قبل اور بعد اس کے پھر شوہر بھی مسلمان ہو اور عورت اس کی عدت میں ہو تو وہی شوہر اپنی عورت کا زیادہ مستحق ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

(۱۱۴۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَدَّ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ، بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ، وَ لَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا. (صحیح عند الالبانی) الارواء (۱۹۲۱) صحیح ابی داؤد (۱۹۳۸) بعض محققین نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ نبی ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کو چھ سال بعد پہلے نکاح پر ابو العاص بن ربیع کی زوجیت میں بھیج دیا اور نکاح دوبارہ نہیں پڑھایا۔

(۱۱۴۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاءَتْ الْمَرْأَةُ مُسْلِمَةً، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا كَانَتْ أُسْلِمَتْ مَعِيَ، فَرَدَّهَا عَلَيَّ، فَرَدَّهَا عَلَيَّ. (صحیح عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں سماک کی عکرمہ سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس مسلمان ہو کر آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں پھر آئی اس کی عورت مسلمان ہو کر پھر کہا اس نے یا رسول اللہ ﷺ وہ میرے ہی ساتھ ایمان لا چکی تھی سو پھیر دیا آپ ﷺ نے اس کو اس کے شوہر پر۔

فائل: یہ حدیث صحیح ہے سنائیں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے سنائیں نے یزید بن ہارون سے کہ روایت کرتے تھے محمد بن اسحاق سے اس حدیث کو اور حدیث حجاج کی جو مروی ہے بسند عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ (ضعیف) الارواء: (۱۹۱۸، ضعیف ابی داؤد: ۳۸۷) کہ نبی ﷺ نے پھیر دیا اپنی صاحبزادی کو ابی العاص بن ربیع پر ساتھ نئے مہر کے اور نئے نکاح

کے۔ سو کہا یزید بن ہارون نے کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بہتر ہے از روئے اسناد اور عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے۔

۴۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرُضَ لَهَا

اس شخص کے بیان میں جو کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کا مہر مقرر

کرنے سے پہلے ہی فوت ہو جائے

(۱۱۴۵) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرُضْ لَهَا صَدَاقًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْيَمِيرَاتُ، فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ : قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَرُوعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةً مِنَّا، مِثْلَ مَا قَضَيْتُ، فَفَرَّحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ. (صحيح) الارواء (۱۹۳۹) صحيح ابی داؤد (۱۸۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا گیا ان سے حکم اس شخص کا کہ نکاح کیا اس نے ایک عورت سے اور مقرر نہ کیا تھا اس کے لیے کچھ مہر اور نہ داخل ہوا تھا وہ اس پر کہ مر گیا سو جواب دیا ابن مسعود نے کہ اس عورت کا مہر ہے اس کے مثل کی عورتوں کے برابر ہے نہ کی ہے اس میں نہ زیادتی اور اس پر عدت ہے یعنی چار مہینے دس دن اور اس کو اپنے خاوند کے مال میں میراث بھی ہے۔ سو کھڑے ہو گئے معقل بن سنان اشجعی اور کہنے لگے حکم کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشق کو یہی جو ایک عورت تھی ہم میں کی ایسا ہی جیسا تم نے حکم دیا اس سائل کو۔ سو خوش ہو گئے اس کے سننے سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔

فائدہ: اس باب میں جراح سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے اور عبد الرزاق سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور احمد اور اسحاق اور بعض علماء نے کہا اصحاب نبی ﷺ سے کہ جب کسی عورت سے کسی نے نکاح کیا اور اس سے خلوت کرنے کے اور تقرر مہر کے قبل پر مر گیا تو اس کو میراث ہے مہر نہیں اور اس پر عدت واجب ہے اور یہی قول ہے علی بن ابی طالب کا اور یزید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی۔ اور شافعی نے کہا اگر ثابت ہو حدیث بروع کی تو بیشک حجت ہے نبی ﷺ کی طرف سے۔ اور مروی ہے امام شافعی سے کہ وہ مہر میں رجوع ہو گئے اس قول سے اور قائل ہوئے بروع بنت واشق کی حدیث کے۔





(المعجم ۱۰) دودھ پلانے کے بیان میں (التحفة ۸)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ يُحْرَمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يُحْرَمُ مِنَ النَّسَبِ

اس بیان میں کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ سب

رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں

(۱۱۴۶) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ)).

(صحیح) (الارواء: ۶/۲۸۴)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا دودھ سے جو حرام کیا ہے نسب سے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۱۴۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ)).

(صحیح) (الارواء: ۶/۲۸۳) صحیح ابی داؤد (۱۷۹۴)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے دودھ پینے سے جو حرام کیا ہے جتنے سے یعنی نسب سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم کہ کسی کا اس میں اختلاف ہو۔ مترجم کہتا ہے جیسے نسب میں سات ناتے حرام ہوتے ہیں ویسے ہی دودھ سے بھی، اور وہ یہ ہیں مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں کہ ان سے نکاح بھی حرام ہے صحبت بھی اور مقدمہ صحبت یعنی مساس وغیرہ اور ماں میں دادی نانی داخل ہے اور بیٹیوں میں پوتی پڑوتی نواسی اور بہنیں تین طرح میں سگی اور سوتیلی اور اخیانی اور اسی طرح بھتیجی اور بھانجی اگر چہ نیچے درجے کی ہو اور پھوپھیاں سگی ہوں خواہ سوتیلی خواہ اخیانی اور اسی طرح باپ دادا اور ماں اور نانی کی پھوپھیاں سب حرام ہیں اور خالائیں علیٰ ہذا القیاس۔



۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

اس بیان میں کہ دودھ مرد کی طرف منسوب ہے

(۱۱۴۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبِيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ عَمَلُكَ)). قَالَتْ: إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَ: ((فَإِنَّهُ عَمَلُكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ)).

(صحیح) الارواء (۱۷۹۳) صحیح ابی داود (۱۷۹۶)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے آئے میرے پاس چچا میرے دودھ کے اور اجازت چاہی انہوں نے میرے پاس آنے کی سو میں نے انکار کیا کہ میں اذن نہ دوں گی جب تک پوچھ نہ لوں گی رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ داخل ہوئے تیرے پاس وہ تو بچا ہے تیرا سو کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ کو دودھ پلایا ہے عورت نے اور نہیں دودھ پلایا ہے مرد نے پھر آپ ﷺ نے فرمایا وہ بچا ہے تیرا چاہیے کہ آئے تیرے پاس۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم کہا ہے انہوں نے لبن فحل یعنی مرد

کے دودھ کو اور اصل اس باب میں حدیث ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور رخصت دی ہے بعض علماء نے مرد کے دودھ کی اور پہلا قول صحیح تر ہے۔

(۱۱۴۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ جَارِيَتَانِ أَرْضَعَتْ إِحْلَاهُمَا جَارِيَةً وَالْأُخْرَى غُلَامًا، أَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِالْجَارِيَةِ؟ فَقَالَ: لَا، اللَّفَّاحُ وَاحِدٌ. (صحيح الاسناد) عند البابانی بعض محققین کہتے ہیں زہری مدلس ہے اور سامغ کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ان سے پوچھا گیا مسئلہ ایک شخص کا کہ اس کے دو لونڈیاں ہیں یعنی دونوں اس کی موطوءہ ہیں اور دودھ پلایا ایک نے ایک لڑکے کو اور دوسری نے ایک لڑکی کو کیا درست ہے لڑکے کو کہ نکاح کرے اس لڑکی سے؟ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہیں درست ہے اس لیے کہ دونوں کے دودھ ایک ہی شخص کے جماع اور منی سے پیدا ہوئے ہیں۔
فائدہ: اور یہی تفسیر ہے لبن الفحل کی اور یہ روایت اصل ہے اس باب میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا تُحْرَمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

اس بیان میں کہ ایک دو بار دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی

(۱۱۵۰) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تُحْرَمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ)).

(اسنادہ صحیح) الارواء (۲۱۴۸) صحیح ابی داود (۳۲۵۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں ثابت ہوتی حرمت رضاعت کی ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے۔

فائدہ: اس باب میں ام فضل اور ابی ہریرہ سے زبیر اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ اور ابن الزبیر روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے کہ حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک یا دو بار دودھ چوسنے سے اور روایت کی محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ سے جو بیٹے زبیر کے ہیں انہوں نے زبیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور زیادہ کیا اس میں محمد بن دینار نے یہ لفظ کہ روایت کی زبیر نے نبی ﷺ سے اور یہ غیر محفوظ ہے اور صحیح اہل حدیث کے نزدیک روایت ابن ابی ملیکہ کی ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اتری قرآن میں آیت عشر رضعات معلومات یعنی دس بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت کی

ثابت ہوتی ہے پھر منسوخ ہوگئی اس میں پانچ بار اور رہ گئی پانچ بار یعنی پانچ بار چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے پھر وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی اور یہی حکم رہا۔ روایت کیا ہم سے یہ قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اسحق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی یہی فتویٰ دیتی تھیں اور بعض پیماں اور بھی اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا اور احمد قائل ہیں اس حدیث کے جو مروی ہے نبی ﷺ سے کہ حرمت ثابت نہیں ہوتی ایک بار یا دو بار چوسنے سے اور یہ بھی کہا کہ اگر کوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کی طرف جائے تو وہ مذہب قوی ہے یعنی وہی کہ پانچ بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور خوف کیا انہوں نے اس میں حکم دینے سے اور بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے کہا کہ قلیل و کثیر دونوں سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے جب کہ وہ پیٹ میں جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبد اللہ بن مبارک اور کعب اور اہل کوفہ کا۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرِّضَاعِ

اس بیان میں کہ رضاعت کے ثبوت میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے

(۱۱۵۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرِيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلِكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ : تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْ نَا امْرَأَةً سَوْدَاءُ فَقَالَتْ : إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمْ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : تَزَوَّجْتُ فَلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْ نَا امْرَأَةً سَوْدَاءُ فَقَالَتْ : إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمْ وَهِيَ كَاذِبَةٌ، قَالَ : فَأَعْرَضَ عَنِّي، قَالَ : فَاتَيْتُهُ مِنْ قِبَلٍ وَجْهَهُ. فَقُلْتُ : إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ : ((وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ رَعِمْتُ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعْتُكُمْ دَعُوهَا عَنْكَ)) (صحيح) (الارواء : ۲۱۴۶)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے کہا روایت کی مجھ سے عبید بن ابی مریم نے انہوں نے عقبہ بن حارث سے کہا عبد اللہ نے اور سنی میں نے یہ روایت عقبہ سے بھی لیکن روایت عبید کی مجھے خوب یاد ہے کہا عقبہ نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے سو آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور کہا نکاح کیا میں نے فلانی عورت کی بیٹی سے، سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے۔ کہا راوی نے سونہ پھیر لیا مجھ سے آپ ﷺ نے کہا پھر آیا میں ان کے آگے سے سو کہا میں نے وہ جھوٹی ہے فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہوا؟ جب کہ اس نے کہا کہ میں نے دودھ پلایا تم دونوں کو چھوڑ دے تو اس عورت کو۔

فائدہ: حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ سے جو بیٹے ہیں حارث کے اور اس میں عبید بن ابی مریم کا ذکر نہیں کیا اور یہ لفظ بھی نہیں ذکر کیا: دعهاعنک اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کافی کہا ہے ایک عورت کی گواہی کو ثبوت رضاعت کے لیے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی کہا کہ گواہی ایک عورت کی کافی ہے رضاعت میں مگر اس سے قسم لی جائے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور بعض نے کہا ایک عورت کی گواہی رضاعت میں ثابت نہیں جب تک زیادہ نہ ہوں اور یہی قول ہے شافعی کا اور عبد اللہ بن ابی ملیکہ وہ عبد اللہ بیٹے ہیں عبید اللہ بن ابی ملیکہ کے اور کنیت ان کی ابو محمد ہے اور عبد اللہ بن زبیر نے ان کو قاضی مقرر کیا تھا طائف میں اور کہا ابن جریج نے کہ کہا ابن ملیکہ نے پایا ہے میں نے تیس صحابیوں کو رسول اللہ ﷺ کے سنائیں نے جارود سے جو بیٹے ہیں معاذ رضی اللہ عنہ کے کہتے تھے سنائیں نے کج سے کہتے تھے جائز نہیں گواہی ایک عورت کی دودھ پلانے میں مگر ایک عورت کی گواہی سے اگر اپنی بیوی کو چھوڑ دے تو عین پرہیز گاری ہے۔

۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا ذَكَرَ أَنَّ الرِّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا فِي الصَّغَرِ دُونَ الْحَوْلَيْنِ

اس بیان میں کہ حرمت رضاعت دو برس کے اندر اندر دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے
(۱۱۵۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّلْثِيِّ وَكَانَ قَبْلَ الْفُطَامِ)) (صحیح) الارواء (۲۱۵۰)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی جب تک وہ دو انتزایوں میں پہنچ کر بجائے غذا قائم نہ ہو اور قبل دودھ چھڑانے کے پیوے یعنی جو مدت شروع میں دودھ چھڑانے کی ہے اس کے اندر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پیوے اور جو دو برس کامل کے بعد پیوے تو اس کا اعتبار نہیں اور فاطمہ بیٹی ہیں منذر کی وہ بیٹے ہیں زبیر کے اور وہ بیٹے ہیں عوام کے اور وہ بیوی ہے ہشام بن عروہ کی۔



۶۔ بَابُ: مَا يُذْهَبُ مَذْمَةُ الرِّضَاعِ

دودھ پلانے والی کے حق کے بیان میں

(۱۱۵۳) عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا يُذْهَبُ

عَنْ مَدْمَةَ الرِّضَاعِ ؟ فَقَالَ : ((غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ)) . (ضعیف عند الالبانی) ضعیف ابی داؤد (۳۵۱)
 حجاج بن حجاج الاسلمی راوی مجہول الحال ہے۔ ہذا الرواة (۳۱۰۹) بعض محققین نے شواہد کی وجہ سے حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حجاج بن حجاج اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے پوچھا نبی ﷺ سے اور کہا
 یا رسول اللہ ﷺ کیونکر ادا ہو مجھ سے یعنی میرے ذمہ سے حق دودھ پینے کا سفر مایا آپ ﷺ نے ایک بردہ میں غلام ہو
 یا لونڈی، یعنی ایک بردہ دودھ پلانے والی کو دے دیا تو اس کا حق ادا ہو گیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے اور حاتم بن اسماعیل اور کئی لوگوں نے ہشام سے
 جو عروہ کے بیٹے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے
 نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن ابی حجاج سے انہوں نے
 اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ان لوگوں نے ہشام بن
 عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابوالمزدر ہے اور انہوں نے ملاقات کی جابر بن عبد اللہ سے اور کہا
 انہوں نے یہ جو آپ سے پوچھا ما یذہب عنی مذمة الرضاع اس کے معنی یہی ہیں کہ کون سی چیز ادا کر دیتی ہے تجھ سے ذمام یعنی
 دودھ پلانے کے حق کو تو آپ نے فرمایا جب دے دیا تو نے دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی تو ادا کر دیا تو نے حق اس کا اور
 مروی ہے ابو الطفیل سے کہا انہوں نے میں بیٹھا ہوا تھا نبی ﷺ کے پاس کہ آئی ایک عورت اور بچہ دی آپ ﷺ نے ان کے لیے
 اپنی چادر مبارک کہ بیٹھیں اس پر پھر چلی گئیں تو لوگ کہنے لگے انہیں نے دودھ پلایا ہے نبی ﷺ کو۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

اس لونڈی کے بیان میں جسے آزاد کیا جائے اور اس کا شوہر بھی ہو

(۱۱۵۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا ، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْتَارَتْ

نَفْسَهَا ، وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيَّرْهَا . (اسنادہ صحیح) (الارواء : ۱۸۷۳) صحیح ابی داؤد (۱۹۳۵)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے بریرہ کا شوہر غلام تھا سو مختار کیا اس کو نبی ﷺ نے سو جدا کر لیا اس
 نے اپنے نفس کو یعنی خاوند سے اور اگر خاوندان کا مرد آزاد ہوتا تو آپ بریرہ کو اختیار نہ دیتے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود
 سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بریرہ کا خاوند مرد آزاد تھا سو اختیار دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے۔ ف: حدیث

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کا خاوند غلام تھا۔ اور روایت کی عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے بریرہ کے شوہر کو کہ وہ غلام تھا اور اس کو مغیث کہتے تھے۔ اور ایسا ہی مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے کہتے ہیں اگر ہولونڈی نکاح میں آزاد کے اور پھر لونڈی آزاد ہو تو اس کو اختیار نہیں، اختیار چھی ہے کہ جب وہ غلام کے نکاح میں ہو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے شوہر بریرہ کا حرتھا سو اختیار دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور روایت کی ابووانہ نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بریرہ کے قصے میں کہا اسود نے اور زوج اس کا حرتھا اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

(۱۱۵۵) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (شاذ: بلفظ "حراً" و المحفوظ :

"عبدًا" الارواء (۶/۲۷۶) صحیح ابی داؤد (۱۹۳۷) بعض محققین نے اس کو ابراہیم نخعی مدلس کے متعدد کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں بریرہ کا آزاد تھا شوہر تو اختیار دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے۔

(۱۱۵۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ يَوْمَ أُعْتِقَتْ بَرِيرَةُ. وَاللَّهُ! لَكَأَنِّي بِهِ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَنَوَاحِيهَا، وَإِنَّ دَمُوعَهُ لَتَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ، يَتَرَضَّاهَا لِيَتَخْتَارَهُ، فَلَمْ تَفْعَلْ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ بریرہ کا خاوند غلام حبشی تھا۔ بنی مغیرہ کا جس دن کہ آزاد ہوئیں بریرہ قسم ہے اللہ کی گویا وہ میرے سامنے ہے کہ مدینے کے راستوں اور کناروں میں پڑا رہتا تھا اور آنسواں کے بہتے تھے کہ اس کی داڑھی پر مناتا تھا بریرہ کو کہ پسند کرے اس کو سونہ مانا بریرہ نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن ابی عروہ پوتے ہیں مہران کے اور کنیت ان کی ابوالضر ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ بریرہ اول ایک یہودی لونڈی تھی ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خریدا اور آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تھا آپ نے آزاد ہونے کے بعد بریرہ کو اختیار دیا کہ چاہے اس کے نکاح میں رہے یا فسخ کرے اسے اختیار عتق کہتے ہیں کہ لونڈی کسی کے نکاح میں ہو تو جب آزاد ہو اسے اختیار ہے کہ خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے اور اس میں امام ابوحنیفہ کا قول یہ ہے کہ اسے اختیار ہے خواہ خاوند اس کا حرتھا یا غلام اور تین اماموں کے نزدیک اس کو اختیار جب ہی ہے کہ خاوند اس کا غلام ہو اور اگر دونوں ایک ساتھ آزاد ہوں تو کسی کے نزدیک اختیار نہیں اگر خاوند آزاد کیا جائے تو یہی کو اختیار نہیں خواہ حرتھا یا غلام ہو۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ مختصراً۔



۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفَرَّاشِ

اس بیان میں کہ اولاد صاحبِ فراش کی ہے

(۱۱۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَبْرُ)) . (صحیح)
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لڑکا عورت کے ہم بستر کا یعنی شوہر یا مالک اس کے کا اور زانی کو پتھر۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور عثمان اور عائشہ اور ابو امامہ اور عمرو بن خارجہ اور عبد اللہ بن عمر اور براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ زہری نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اسی پر عمل ہے۔



۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فَتُعْجِبُهُ

اس بیان میں کہ مرد کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے پسند آئے

(۱۱۵۸) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً، فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ، وَقَالَ : ((إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَقْبَلْتُ، أَقْبَلْتُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا)) . (صحیح) (الصحيحه : ۲۳۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا ایک عورت کو پھر داخل ہوئے اپنی بی بی زینب رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اور باہر نکل کر فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے شیطان کی صورت میں پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی عورت کو اور اس کو اچھی معلوم ہو تو چاہیے کہ صحبت کرے اپنی بی بی کے سے کہ اس کے بی بی پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے۔ یعنی فرج۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ہشام بن ابی عبد اللہ رفیق ہیں دستوائی کے اور بیٹے ہیں سنبر کے۔



۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

بیوی پر شوہر کے حق کے بیان میں

(۱۱۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَوْ كُنْتُ أَمِيرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا)) . (حسن صحيح) الارواء (۵۶-۵۵/۷) الآداب (۱۷۸) الصحيحة (۱۲۰۳) ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر میں حکم کرتا کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا تو حکم کرتا عورت کو کہ اپنے مرد کو سجدہ کرے۔

فائدہ: اس باب میں معاذ بن جبل اور سراقہ بن مالک بن جعشم اور عائشہ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ اور طلق بن علی اور ام سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اس سند سے یعنی محمد بن عمرو کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔



(۱۱۶۰) عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ، وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنَوُّرِ)) . (صحيح) (المشكاة: ۳۲۵۷، سلسلہ احادیث الصحيحة: ۱۲۰۲) ترجمہ: روایت ہے طلق بن علی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس وقت بلائے کوئی اپنی بیوی کو جماع کے واسطے تو فوراً حاضر ہو اور اگر چہ وہ تنور پر ہو یعنی روٹی پکاتی ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۱۱۶۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتْ الْجَنَّةَ)) . (ضعيف عند الالبانی) التعليق الرغيب (۷۳/۳) سلسلہ احادیث الضعيفة (۱۴۲۶) بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو عورت مر جائے اور اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو داخل ہوگی وہ جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا

شوہر پر بیوی کے حق کے بیان میں

(۱۱۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ)) . (حسن صحيح) الصحيحة (۲۸۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب مومنوں میں کامل ترین ایمان میں وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں، اور سب میں بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہوں۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۱۶۳) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ وَوَعَظَ، فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً فَقَالَ: ((الْأَوْسَوُصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ، إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبِينَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ، وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا، إِلَّا إِنْ لَكُمْ عَلَى نِسَاءٍ كُمْ حَقًّا، وَلِنِسَاءٍ كُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا، فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَاءٍ كُمْ: فَلَا يُوطِئَنَّ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ، وَلَا يَأْذَنَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ، إِلَّا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ)) .

(حسن) الارواء (۱۹۹۷-۲۰۰۰) الآداب (۱۵۶)

ترجمہ: روایت ہے سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ وہ حاضر تھے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پس تعریف کی اللہ کی آپ نے اور ثنا کی اس پر اور نصیحت کی اور سمجھایا لوگوں کو سو ذکر کیا راوی نے حدیث میں ایک قصہ اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے خبردار ہوا اچھی طرح خیر خواہی کرو عورتوں کی اس لیے کہ وہ قید ہیں تمہارے نزدیک تم ان پر کچھ اختیار نہیں رکھتے سوائے اس کے یعنی صحبت وغیرہ کے مگر یہ کہ وہ کچھ بے حیائی کریں کھلی ہوئی یعنی شرارت سوا گرایا کریں تو دور کردوان کا بستر اور ایسا ماروان کو کہ ہڈی نہ ٹوٹے یعنی بہت مارنے مارو سوا اگر کہنا مانیں تمہارا تو نہ ڈھونڈوان پر تکلیف دینے کی راہ۔ آگاہ ہو تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونوں پر بات چیت کرنے کو نہ

بٹھائیں ایسوں کہ تم راضی نہیں ان سے اور گھر میں نہ آنے دیں ان کو جن سے تم راضی نہیں آگاہ ہو اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ بخوبی پہنچاؤ ان کو روٹی کپڑا ان کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا عَوَانٌ عِنْدَكُمْ یعنی وہ قید ہیں تمہارے ہاتھوں میں۔



۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِنْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَذْبَارِهِنَّ

اس بیان میں کہ عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

(۱۱۶۴) عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ : أَتَى أَعْرَابِيَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُونُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ ، وَ يَكُونُ فِي الْمَاءِ قَلَّةٌ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ ، وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنْ الْحَقِّ)) . (ضعیف عند الالبانی) (المشكاة : ۳۱۴، ۱۰۰۶) اس میں عیسیٰ بن حطان راوی ضعیف ہے۔ بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ : روایت ہے علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ بعض آدمی ہم میں کا جنگل میں ہوتا ہے اور اس سے ایک بھسکی نکل جاتی ہے اور پانی کی قلت بھی ہوتی ہے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پائے تم میں سے کوئی تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دبر میں صحبت نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کچھ سچی بات سے شرماتا نہیں۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور خزیمہ بن ثابت اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی بن طلق کی حسن ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتا میں علی بن طلق کی نبی ﷺ سے کوئی حدیث سوائے اس کے اور نہیں جانتا میں کہ یہ حدیث طلق بن علی عسیمی کی ہو گویا انہوں نے تجویز کیا کہ طلق بن علی کوئی اور صحابی ہیں آپ ﷺ کے ان کے سوا اور روایت کی ہے وکیع نے بھی یہ حدیث۔



(۱۱۶۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبْرِ)) . (اسنادہ حسن) (المشكاة : ۳۱۹۵)

ترجمہ : روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ رحمت کی نگاہ سے اس

مرد کو جو جماع کرے کسی عورت سے یا مرد سے پیچھے سے۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(۱۱۶۶) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي

أَعْمَاجِهِنَّ)) . (ضعیف عند الالبانی) (ضعیف ابی داؤد : ۲۶) شیخ بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پائے کوئی تم میں سے پھسکی (ہوا خارج ہو) تو وضو کرے

اور (خبردار) صحبت نہ کرو عورتوں کے پیچھے سے۔



۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الزَّيْنَةِ

اس بیان میں کہ عورتوں کا بناؤ سنگھار کر کے نکلنا منع ہے

(۱۱۶۷) عَنْ مِمْوْنَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزَّيْنَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا)) .

(ضعیف) (سلسلہ احادیث الضعیفہ : ۱۸۰۰) اس میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے میمونہ رضی اللہ عنہا سے جو بیٹی ہیں سعد کی اور وہ خدمت کرنے والی تھیں نبی ﷺ کی کہا انہوں نے فرمایا

رسول اللہ ﷺ نے مثال اترانے والی کی سنگھار کر کے اپنے شوہر کے سوا اور لوگوں کے لیے ایسی ہے جیسے اندھیرا

قیامت کے دن کہ اس میں روشنی بالکل نہیں۔

فائلا : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ ازروئے حافظہ کے ضعیف ہیں

اور وہ سچے ہیں۔ اور روایت کی ان سے شعبہ اور ثوری نے اور روایت کی یہی حدیث بعض نے موسیٰ بن عبیدہ سے اور

مرفوع نہ کیا اس کو۔

۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْغَيْرَةِ

غیرت کے بیان میں

(۱۱۶۸) عَنْ أَبِي بُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ اللَّهَ يُغَارُ، وَالْمُؤْمِنُ يُغَارُ،

وَالْغَيْرَةُ لِلَّهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ بہت غیرت رکھتا ہے اور اللہ کو غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جو حرام ہے اس پر۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابوسلمہ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابی کر رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور جراح صواف کے بیٹے ہیں ابی عثمان کے اور ابی عثمان کا نام میسرہ ہے اور جراح کی کنیت بلبلوت ہے ثقہ کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے روایت کی ہم سے ابوعیسیٰ نے انہوں نے ابوبکر عطا سے انہوں نے علی بن عبداللہ مدنی سے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے جال جراح صواف کا سو کہا یحییٰ نے وہ بہت دانا اور ہوشیار ہیں۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا

اس بیان میں کہ عورت کا اکیلے سفر کرنا درست نہیں

(۱۱۶۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَجُزُّ لِمَرْأَةٍ تَوَكُّفٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا، يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا، إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوْهَا وَأَخُوْهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا))۔

(صحیح) الارواء (۵۶۸) صحیح ابی داؤد (۱۵۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ کسی ایسے سفر میں جائے جو تین دن کا ہو یا زیادہ مگر جب حلال ہے کہ اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا کوئی اور محرم۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی عورت ایک رات اور دن کا مگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں عورت کے سفر کرنے کو مگر محرم کے ساتھ اور اختلاف ہے علماء کا اس عورت میں جو طاقت رکھتی ہو حج کی اور اس کا کوئی محرم نہ ہو تو آیا وہ حج کرے یا نہیں۔ تو کہا بعض علماء نے اس پر حج واجب نہیں اس لیے کہ محرم بھی راستے کی ضروری چیزوں میں داخل ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ حج اسی پر واجب ہے کہ جس کو راہ کی طاقت ہو مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا کا مضمون یہی ہے۔ ترجمہ کہتے ہیں کہ جب عورت کے ساتھ محرم نہ ہو تو اس کی طاقت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعض علماء نے اگر راہ میں امن ہو تو وہ نکلے حج کے قافلے کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی کا۔



(۱۱۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَ مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ)) .

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۶۶۸) صحیح ابی داؤد (۱۵۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عورت سفر نہ کرے ایک رات اور دن کے راستے تک مگر اس کے ساتھ محرم ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى الْمُغِيبَاتِ

اس بیان میں کہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے

(۱۱۷۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّا كُمْ وَالِدُ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَفَرَأَيْتَ الْحُمُومَ ؟ قَالَ : ((الْحُمُومُ : الْمَوْتُ)) .

(اسنادہ صحیح) (غایۃ المرام : ۱۸۱)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے تو کہا ایک شخص نے انصار سے یا رسول اللہ ﷺ کیا تجویز کرتے ہیں آپ حمومیں؟ فرمایا حموتو موت ہے۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے حموشہر کے عزیزوں کو بولتے ہیں اور مراد اس جگہ میں شوہر کے باپ اور بیٹوں کے سوا اور عزیز واقارب اس کے ہیں کہ ان سے پردہ ضرور ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ حموتو موت ہے یہ تشبیہ ہے یعنی جیسے موت سے پرہیز کرنا چاہیے ویسے ہی عورت کو شوہر کے بھائیوں اور عزیزوں سے پردہ اور پرہیز کرنا ضرور ہے۔ اس باب میں عمر اور جابر اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے وہ ایسی بات ہے کہ مروی ہے نبی ﷺ کہ آپ ﷺ نے فرمایا خلوت میں نہیں رہتا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر تیسرا اس میں شیطان ہوتا ہے یعنی جب عورت اور مرد تنہا ایک مکان میں ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ شیطان شہوت انگیزی کرنے کو موجود رہتا ہے اور حموزوج کے بھائیوں کو بولتے ہیں گویا آپ ﷺ نے حرام کہا اس کو کہ زوج کے بھائی عورت کے ساتھ تنہا ایک مکان میں ہوں غرض یہ کہ ان سے پردہ ضرور ہے۔



۱۷۔ بَابُ: [التحذیر من ذلك لجریان الشیطان مجری الرم]

شیطان کے خون کی طرح رگوں میں دوڑنے کی وجہ سے

غیر محرم عورتوں کے ساتھ خلوت سے خبردار کرنا

(۱۱۷۲) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَلْجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ)) قُلْنَا: وَمِنْكَ؟ قَالَ: ((وَمِنِّي) وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ، فَأَسْلَمُ)).

(اسنادہ صحیح) (صحیح ابی داؤد : ۱۳۳، ۱۳۴، تحریج فقہ السیرة : ۶۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ داخل ہواں عورتوں کے گھروں میں جن کے شوہر نہیں ہیں گھر میں اس لیے کہ شیطان رواں ہوتا تمہارے ایک ایک کے بدنوں میں جیسا خون رواں ہوتا ہے کہا ہم نے اور آپ ﷺ کے بدن میں بھی فرمایا مجھ میں بھی لیکن اللہ نے مدد کی میری اس پر کہ وہ اسلام لایا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض نے مجالد بن سعید میں ان کے ضعف حافظ کے سبب سے اور سنا میں نے علی بن خشرم سے کہتے تھے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے یہ جو آپ نے فرمایا وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ یعنی اللہ نے میری مدد کی اس پر کہ میں اس کے شر سے بچا رہتا ہوں کہا سفیان نے اس لیے کہ شیطان تو اسلام نہیں لاتا یعنی غرض یہ ہے کہ جس نے فَأَسْلَمُ بفتح میم روایت کیا ہے اس نے تو یہ معنی لیے ہیں کہ وہ شیطان اسلام لایا یعنی تابعدار ہو گیا شرع کا نافرمان نہ رہا مگر سفیان نے فَأَسْلَمُ کالفاظ ضم میم روایت کیا ہے اس کے معنی یہی ہیں کہ شیطان کے شر سے بچا رہتا ہوں۔ اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا لَا تَلْجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ تو مغیبة اس عورت کو کہتے ہیں جس کا خاوند غائب ہو یعنی کہیں سفر کو گیا ہو اور مغیبات اس کی جمع ہے۔



۱۸۔ بَابُ: [استشراف الشیطان المرأة إذا خرجت]

شیطان کا عورت کو جب وہ گھر سے نکلے جھانکنا

(۱۱۷۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ)).

(صحیح عند الالبانی) (المشكاة : ۳۱۰۹، الارواء : ۲۷۳، التعليق علی ابن خزيمة : ۱۶۸۵) بعض محققین نے

اس کو قنادہ دلس کے معنی کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت کو پردہ ضرور ہے پھر جب نکلتی ہے تو تاکتا ہے اس کو شیطان یعنی تاکہ فتنے میں ڈالے اس کے سبب سے لوگوں کو۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۹۔ بَابُ [الوعید للمرأة علی إیذاء المرأة زوجها] .

عورت کے لیے اپنے خاوند کو تکلیف دینے پر وعید

(۱۱۷۴) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا، إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ: لَا تُؤْذِيهِ، قَاتَلْتُ اللَّهَ، فَإِنَّمَا هُوَ جَنْدَلٌ ذَخِيلٌ، يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَ قَلْبَ إِيْنَا)).

(صحیح) (الصحيح) (۱۷۳) آداب الزفاف (۱۷۸)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں تکلیف دیتی ہے کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اس کی حوروں بڑی آنکھوں والیوں میں سے یعنی جو جنت میں ملنی ہے نہ تکلیف دے تو اس کو تجھ پر اللہ کی مار ہو اس لیے کہ وہ تو تیرے نزدیک غریب سا فر ہے تھوڑے دن میں تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آئے گا۔

فائلا : یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور روایت اسماعیل بن عیاش کی شام کے لوگوں سے اچھی ہے یعنی جو حدیثیں اسماعیل شامیوں سے روایت کرتے ہیں وہ بہتر ہیں اور جو اہل حجاز اور اہل عراق سے روایت کرتے ہیں وہ منکر ہیں۔





ابواب الطلاق واللعان

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱۱) طلاق اور لعان کے بیان میں (التحفة ۹)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ

سنت کے مطابق طلاق دینے کے بیان میں

(۱۱۷۵) عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ : هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ؟ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا. قَالَ : قُلْتُ :

فَيَعْتَدُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ ؟ قَالَ : قَمَّةٌ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَمَقَ ؟ (إسناده صحيح) الارواء الغليل (۱۲۷/۷)

ترجمہ: روایت رحہ یونس بن جبیر سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسئلہ اس شخص کا کہ طلاق دیا اس نے اپنی بیوی کو حائضہ حیض میں سو کہا عبد اللہ نے تو نہیں جانتا عبد اللہ بن عمر کو کہ اس نے طلاق دیا تھا اپنی بیوی کو کہ جب وہ حیض میں تھی سو پوچھا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سو حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے کہ رجعت کرے اس سے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا میں نے آپ ﷺ سے گئے اس طلاق کو بھی ایک طلاق فرمایا آپ ﷺ نے: چپ رہو بھلا دیکھو تو اگر وہ عاجز ہو یا دیوانہ ہو جائے وہ طلاق کیوں نہ گنا جائے اگر دیوانہ ہو جائے تو اس طلاق سے بھی جدائی ہو جائے گی۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے طلاق تین قسم ہے احسن اور حسن کہ جس کو کسی بھی کہتے ہیں اور بدعی، احسن تو یہ ہے، ایک طلاق دے اس طہر

میں کہ جس میں جماع نہ کیا ہو اور چھوڑ دے اس کو کہ عدت گزر جائے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقیں دے تین طہروں میں کہ جماع نہ کیا ہو اس میں اگر وہ عورت مدخول بہا یعنی اس سے صحبت کر چکا ہو اور غیر مدخول بہا میں ایک طلاق حسن ہے اگر حیض میں ہو اور صغیرہ یعنی نابالغ لڑکی اور حاملہ جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی طلاق سی یہ ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق دی جائے اور جائز ہے ان کو طلاق دینی بعد جماع کے بھی۔ بدعی یہ ہے کہ تین طلاقیں یا دو طلاقیں ایک دفعہ یا ایک طہر میں دے کہ رجعت نہ ہو اس کے بیچ میں اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اس طہر میں کہ جماع کیا ہو اس میں اور اسی طرح طلاق دینی اس کو حیض میں یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے اس سے رجعت کرنا جیسا اس حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما میں مذکور ہے کہ کذافی شرح مشکوٰۃ اور یہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ چپ رہو یعنی اس بات کے پوچھنے کی کیا حاجت ہے وہ طلاق بھی خواہی غواہی گنا جائے گا۔

(۱۱۷۶) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ. فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُطْلِقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا)). (صحيح) الارواء (۱۲۷/۷ و ۱۳۰) صحيح ابی داؤد (۱۸۹۴)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ طلاق دیا انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے حکم کراس کو کہ رجعت کرے اس سے پھر طلاق دے اس کو جب وہ پاک ہو حیض سے یا حاملہ ہو۔

فائدہ: حدیث یونس بن جابر کی جو اوپر مذکور ہوئی جو مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی حدیث سالم کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق سنت یہی ہے کہ طلاق دے آدمی طہر میں کہ جس میں جماع نہ کیا ہو اور بعض نے کہا ہے کہ جب ایک طلاق دے ایک طہر میں تو وہ بھی سنت ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور بعض نے کہا سنت جہی ہوگا کہ جب ایک طلاق دے اور یہی قول ہے ثوری اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ حاملہ کو جب چاہے طلاق دے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا حاملہ کو ہر مہینے ایک طلاق دے۔



بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

آدمی کے اپنی بیوی کو البتہ کہہ کر طلاق دینے کے بیان میں

(۱۱۷۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَّانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ: ((مَا أَرَدْتُ بِهَا؟)) قُلْتُ: وَاحِدَةً قَالَ: ((وَاللَّهِ؟)) قُلْتُ: وَاللَّهِ قَالَ: ((فَهُوَ مَا أَرَدْتُ)). (ضعيف) الارواء (۲۰۶۳) المشكاة (۳۲۸۲) اس میں عبداللہ بن علی بن یزید ضعیف راوی ہے۔ اور علی

بن یزید بن رکانہ مستور ہے۔ بعض محققین کہتے ہیں اس میں زبیر بن سعید لیں الحمد یث ہے۔ تقریب (۱۹۹۵)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن یزید بن رکانہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور کہا میں نے طلاق دیا اپنی بیوی کو البتہ کہہ کر یعنی یوں کہا طالق البتہ یعنی تجھ پر طلاق ہے یا تو مطلقہ ہے البتہ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا ارادہ کیا تو نے اس قول سے میں نے کہا ایک طلاق کا فرمایا: قسم ہے اللہ کی؟ کہا میں نے قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ ﷺ نے تو وہ وہی ہے جتنا تو نے ارادہ کیا یعنی ایک ہی پڑا۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس طلاق میں جس میں لفظ البتہ کہے۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب سے انہوں نے بھی طلاق البتہ کو ایک ہی قرار دیا اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے اس کو تین طلاق قرار دیا اور بعض علماء نے کہا یہ نیت پر مرد کے موقوف ہے اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک ہے اور اگر تین کی نیت کی تو تین ہیں اور اگر نیت کی دو طلاق کی تو بھی ایک ہے۔ اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا، اور مالک بن انس نے کہا طلاق البتہ میں اگر وہ عورت ایسی ہے کہ اس سے محبت ہو چکی ہے تو تین ہیں۔ اور شافعی نے کہا اگر ایک کی نیت کی تو طلاق ایک ہی ہے اور اس کو اختیار ہے رجعت کا اور اگر نیت کی دو تو دو ہیں اور اگر نیت کی تین کی تو تین ہیں۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي: أَمْرِكَ بِيَدِكَ

اپنی عورت سے یہ کہنے کے بیان میں کہ تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے

(۱۱۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ عَنْ عَلِيٍّ: نَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: نَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ: لِأَبِي أَيُّوبَ: هَلْ عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا قَالَ فِي: [أَمْرِكَ بِيَدِكَ]: إِنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ؟ قَالَ: لَا إِلَّا الْحَسَنَ. ثُمَّ قَالَ: أَلَلَّهِمْ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ)) قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُ كَثِيرًا مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: نَسِئِي. (اسنادہ ضعیف) ابی داؤد (۳۷۷) لکنہ عن الحسن قوله: صحيح] اس کی سند قنادہ راوی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی نے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں نے حماد بن زید سے کہا حماد نے پوچھا اس نے ایوب سے تم کس کو جانتے ہو کہ اس نے کچھ کہا ہو [امرك بيدك] (کہ تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے) کے باب میں کہ اس سے تین طلاقیں پڑتی ہیں سوائے حسن کے، ایوب نے کہا میں کسی کو نہیں جانتا سوائے حسن کے پھر کہا اے اللہ تیری بخشش ہے، یہ روایت پہنچی مجھ کو قنادہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں کثیر سے جو مولیٰ ہیں بنی سمرہ کے وہ

روایت کرتے ہیں ابوسلمہ سے وہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے تین طلاقیں، نہیں کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر سے جو مولیٰ ہیں ابن مسرہ کے سو پوچھی میں نے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے پھر گیا میں قتادہ کے پاس سو خبر دی ان کو تو کہا قتادہ نے کثیر بھول گئے تھے پہلے انہوں نے یہ روایت مجھ سے بیان کی تھی اب ان کو یاد نہ رہی۔

فائدہ: اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں حماد بن زید سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو کہا انہوں نے روایت کی ہم سے سلیمان بن حرب نے انہوں نے حماد بن زید سے یہی حدیث اور یہ موقوف ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو مرفوع نہ جانا انہوں نے یعنی یہ آپ کا قول نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور علی بن نصر حافظ ہیں صاحب حدیث ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے امرک بیدک میں سو کہا بعض علمائے صحابہ نے کہ انہیں میں عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود ہیں کہ اس میں ایک طلاق ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علمائے تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے اور کہا عثمان بن عفان اور زید بن ثابت نے کہ اس میں اختیار عورت کا ہے جو چاہے عورت حکم کرے یعنی جب شوہر نے اس سے کہا کہ تجھے اپنے کام کا اختیار ہے تو عورت اگر اس کے جواب میں کہے کہ میں نے ایک طلاق اپنے لیے پسند کیا تو ایک ہی پڑے گا اور اگر دو کہے تو دو اور تین کہے تو تین، اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ جب خاوند نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجھے اختیار ہے اپنے کام کا اور اس نے تین طلاق دے لیے اپنے کو اور انکار کیا زوج نے اور کہا کہ میں نے تجھے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو قسم لی جائے گی زوج سے اور اسی کا قول معتبر ہوگا قسم کے ساتھ اور اہل کوفہ کا مذہب حضرت عمر اور عبداللہ کے قول کے موافق ہے یعنی اس میں ایک طلاق کا عورت کو اختیار ہے۔ اور مالک بن انس نے کہا کہ عورت جو پسند کرے وہی معتبر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا مگر اسحاق ابن عمر کے قول کی طرف گئے یعنی جو اوپر مذکور ہوا۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ

بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے بیان میں

(۱۱۷۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْتَرَنَاهُ. أَفَكَانَ طَلَاغًا؟ (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۹۱۳) روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے اختیار دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے یعنی طلاق کا اور آپ ﷺ کے پاس رہنے کا تو اختیار کیا ہم نے آپ کے پاس رہنے کو تو کیا یہ طلاق تھوڑی ہی ہو۔ یعنی آپ نے جو اختیار دیا اور ہم نے آپ ﷺ کو پسند کیا اس سے طلاق نہیں پڑا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی الفضل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور

اختلاف ہے علماء کا خیار میں سورایت ہے کہ عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے اپنے نفس کا تو وہ ایک طلاق بائن اپنے تئیں دے سکتی ہے اور مروی ہے یہ بھی ان سے کہ وہ ایک طلاق رجعی دے سکتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے پسند کرتی ہے یا اپنے نفس کو اور اختیار دیا اس کو دونوں باتوں کا اور اس نے اختیار کیا اپنے زوج کو تو بھی ایک طلاق پڑا اور اگر اس نے اختیار کیا اپنے نفس کو تو تین طلاق پڑے اور اکثر علماء اور فقہا صحابہ اور جوان کے بعد تھے، عمر اور عبداللہ کے قول کی طرف گئے ہیں جو ابھی عنقریب مروی ہوا اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا مگر احمد بن حنبل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف گئے ہیں۔



۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُطَلَّقةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنَى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

اس بیان میں کہ جس عورت کو تین طلاق دی گئی ہوں اس کا نان و نفقہ

اور رہائش شوہر کے ذمہ نہیں

(۱۱۸۰) عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ : قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ : طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا سُكْنَى لَكَ وَلَا نَفَقَةَ)). قَالَ مُغِيرَةُ : فَذَكَرْتُهُ لِأَبِرَاهِيمَ فَقَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَا نَدْعُ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ : لَا نَذَرِي أَحْفِظْتُ أَمْ نَسِيتُ وَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ. (صحيح) الروض النضير (۸۳۶) صحيح ابی داؤد ۱۹۷۶ - ۱۹۸۰ - ۱۹۸۲۔

ترجمہ: روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دیا مجھ کو میرے شوہر نے نبی ﷺ کے زمانے میں، سو فرمایا نبی ﷺ نے نہ تیرے لیے گھر واجب ہے نہ روٹی کپڑا یعنی تیرے شوہر پر۔ کہا مغیرہ نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا ابراہیم سے تو کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں چھوڑتے ہم اللہ کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت ایک عورت کے قول سے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ اس نے یاد رکھا آپ کے فرمودے کو یا بھول گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ تو دہلاتے تھے تین طلاق والی کو روٹی اور کپڑا اور مکان رہنے کو یعنی عدت تک۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے کتاب اللہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول میں یہ آیت مراد ہے: أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وَجْدِكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مکان دو ان کو جہاں سے تم رہتے ہو اپنے مقدور کے موافق۔



۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا طَلَّاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

اس بیان میں کہ نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی

(۱۱۸۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ، وَلَا عَقْدٌ لَهُ فِي مَا لَا يَمْلِكُ ، وَلَا طَلَّاقٌ لَهُ فِي مَا لَا يَمْلِكُ)) .

(حسن صحیح) الارواء (۱۷۵۱، ۲۰۶۹) الروض لا ۵۷) صحیح ابی داود (۱۹۰۰)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نذر نہیں ابن آدم کے جس کا وہ مالک نہیں اور عقد نہیں اس میں کہ جس کا وہ مالک نہیں اور طلاق نہیں اس میں جس کا وہ مالک نہیں۔

فائدہ: اس باب میں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ سب سے اچھی ہے اس باب میں اور یہی قول ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے۔ اور مروی ہے ایسا ہی علی بن ابی طالب اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعید بن جبیر اور علی بن حسین اور شرح اور جابر بن زید سے اور کتنے فقہاء تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعی۔ اور مروی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا اگر کسی قبیلہ یا شہر کی طرف نسبت کر کے کہے تو طلاق واقع ہو جاتا ہے مثلاً اگر کہے کہ فلان قبیلہ یا فلان شہر کی عورت سے اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے تو اس پر طلاق واقع ہوتا ہے یعنی بعد نکاح کے اور مروی ہے ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہما سے کہ انہوں نے کہا جب طلاق کو موقت کرے تو واقع ہوتا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا کہ انہوں نے کہا اگر نام لے کسی عورت کا مقرر کر کے مثلاً کہے ہندہ سے اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے یا وقت مقرر کرے یعنی یوں کہے کہ اگر میں نکاح کروں کل یا پرسوں کسی سے تو اس پر طلاق ہے یا یوں کہے کہ اگر نکاح کروں میں فلان قبیلہ کی عورت سے یا فلان شہر کی عورت سے تو جب وہ نکاح کرے گا ان عورتوں سے اس پر طلاق پڑ جائے گا اور ابن مبارک نے اس میں تشدد کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر کسی نے ایسا کیا تو میں یہ بھی نہیں کہتا کہ وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے اور مروی ہے کہ کسی نے عبد اللہ بن مبارک سے پوچھا حکم اس شخص کا کہ قسم کھائی اس نے طلاق کے ساتھ یعنی کہا کہ میں جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق ہے پھر خواہش ہوئی اس کو نکاح کی تو آیا اس کو نکاح کرنا جائز ہے یعنی نکاح جس عورت سے کرے گا اس پر طلاق واقع ہوگا یا نہیں اور جائز ہے اس کو عمل کرنا ان فقہاء کے قول پر جنہوں نے اجازت دی ہے اس نکاح کی تو ابن مبارک نے جواب دیا کہ اگر وہ شخص قبل اس بلا کے ان کے قول کو حق جانتا تھا جنہوں نے رخصت دی ہے اس کو نکاح کی تو جائز ہے اب بھی اس کو عمل کرنا ان کے قول پر جو شخص پہلے سے ان کے قول کو پسند نہ کرتا تھا تو اس کو اس بلا میں مبتلا ہونے کے بعد بھی اس پر عمل کرنا جائز نہیں اور احمد نے کہا اگر اس نے نکاح کر لیا تو میں حکم نہیں کرتا کہ وہ اپنی بیوی کو چھوڑ دے۔ اور اسحاق نے کہا کہ میں رخصت دیتا ہوں عورت منسوبہ سے نکاح کرنے کی بدلیل

حدیث ابن مسعودؓ کے اور عورت منسوبہ کا بیان اور پر گزرا اور نہیں کہتا میں کہ حرام ہے اس پر عورت اس کی، اور وسعت دی اسحاق نے غیر منسوبہ عورت میں۔

۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ طَلَّاقَ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ

اس بیان میں کہ لونڈی کی دو طلاقیں ہی ہیں

(۱۱۸۲) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((طَلَّاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ)) . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: وَحَدَّثَنَا وَأَبُو عَاصِمٍ وَحَدَّثَنَا مَظَاهِرُ بِهِذَا. (اسنادہ ضعیف) الارواء (۲۰۶۶) ضعیف ابی داؤد (۳۸۷) اس میں مظاہرہ بن اسلم راوی ضعیف ہے۔ (تقریب ۶۷۲۱)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لونڈی کی دو ہی طلاق ہیں اور عدت اس کی دو ہی حیض ہیں یعنی دو طلاق میں وہ باندہ ہو جاتی ہے جیسے حرہ تین طلاق میں کہا محمد بن یحییٰ نے اور بیان کی ہم سے یہ حدیث ابو عاصم نے انہوں نے مظاہرہ سے اسی طرح۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی غریب ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر مظاہرہ بن اسلم کی روایت سے اور مظاہرہ کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی سوائے اس کے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث کی رو سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت کا اعتبار عورت سے ہے یعنی اگر عورت حرہ ہے تو تین طلاقیں ہیں اور تین حیض میں اس کی عدت پوری ہوتی ہے اور اگر لونڈی ہے تو دو طلاقیں ہیں باندہ ہو جاتی ہے اور عدت اس کی دو حیض میں پوری ہو جاتی ہے۔ اور امام شافعی کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت دونوں میں اعتبار شوہر کا ہے۔



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلَّاقِ امْرَأَتِهِ

دل میں طلاق کا خیال کرنے کے بیان میں

(۱۱۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَجَاوَزَ اللَّهُ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا، مَا لَمْ تَكَلِّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ)) . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۲۰۶۲) صحیح ابی داؤد (۱۹۱۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے درگزر کیا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے جو دلوں میں خیال آئے جب تک منہ سے نہ نکالے اس کو یا عمل نہ کرے اس پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب آدمی اپنے دل میں خیال کرے طلاق کا تو کچھ نہیں پڑتا جب تک منہ سے نہ کہے۔

۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْجَدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

اس بیان میں کہ طلاق ہنسی اور مذاق میں بھی واقع ہو جاتی ہے۔

(۱۱۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ)). (صحیح) ارواء النلیل (۱۸۲۶) صحیح ابی داؤد (۱۹۰۴) التعلیق علی التنکیل (۵۰/۲) مشکاة المصابیح (۳۲۸۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ اس میں سچ مچ کہنا اور خوش طبعی سے کہنا دونوں برابر ہیں ایک نکاح، دوسرے طلاق، تیسرے رجعت۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور عبدالرحمن بیٹے ہیں حبیب کے وہ بیٹے ہیں اور ک کے وہ بیٹے ہیں مالک کے اور وہ میرے نزدیک یوسف بن ماکہ ہیں۔



۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

خلع کے بیان میں

(۱۱۸۵) عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مُعَوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ: أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ. أَوْ أَمَرَتْ. أَنْ تَعْتَدَ بِحَيْضَةٍ. (اسنادہ صحیح) التعلیق علی الروضہ الندیہ (۶۲/۲) صحیح ابی داؤد (۱۹۳۱)

ترجمہ: روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ انہوں نے خلع کیا اپنے شوہر سے نبی ﷺ کے زمانے میں سو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے یا حکم کی گئیں وہ کہ عدت بیٹھے ایک حیض تک۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ربیع بنت معوذ کی صحیح یہی ہے کہ ان کو حکم کیا گیا ایک حیض تک بیٹھنے کا۔

(۱۱۸۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَعْتَدَ بِحَيْضَةٍ. [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ثابت بن قیس کی بی بی نے خلع کیا اپنے شوہر سے نبی ﷺ کے زمانے میں، سو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے کہ عدت بیٹھے ایک حیض تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علماء کا خلع والی عورت کی عدت میں تو اکثر اہل علم صحابہ وغیرہم کہا ہے کہ عدت خلع والی عورت کی مطلقہ کے برابر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عدت خلع والی عورت کی ایک حیض ہے۔ اور کہا اسحاق نے اگر کوئی اختیار کرے اس مذہب کو یعنی ایک حیض کی عدت ہونے کو تو یہ مذہب قوی ہے۔



۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُخْتَلَعَاتِ

خلع لینی والی عورتوں کے بیان میں

(۱۱۸۶) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الْمُخْتَلَعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ)) .

(صحیح) (الصحيحه : ۶۳۳، المشكاة : ۳۲۹۰، التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خلع کرنے والی عورتیں تو منافق ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس کی اسناد کچھ قوی نہیں اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو عورت خلع کرے اپنے شوہر سے بغیر عذر کے تو خوشبو نہ سونگھے گی جنت کی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عورت کہ مانگے اپنے زوج سے طلاق بغیر عذر اور ضرورت کے سو حرام ہے اس پر جو جنت کی۔ یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں ابو قلابہ سے وہ ابی اسماء سے وہ ثوبان سے اور روایت کیا اس کو بعض نے ایوب سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کیا۔

(۱۱۸۷) عَنْ ثَوْبَانَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ، فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)) .

(صحیح) (ارواء الغلیل (۲۰۳۵) مشكاة (۳۲۷۹) صحیح ابی داؤد (۱۹۲۸)

ترجمہ: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت مانگے اپنے خاوند سے طلاق بغیر عذر اور ضرورت کے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَاءِ

عورتوں کی خاطر داری کے بیان میں

(۱۱۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهَا كَسَرَتْهَا

وَإِنْ تَرَكْتُهَا اسْتَمْتَعَتْ بِهَا عَلَى عَوَجٍ)) (صحیح) (التعلیق الرغیب: ۷۳، ۷۲/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عورت پسلی کی ہڈی کی سی ہے اگر تو سیدھا کرنے چلے تو اس کو توڑ دے گا اور اگر رہنے دے اس کو ویسے تو فائدہ اٹھائے اس کے ٹیڑھے پن پر یعنی اس کی بد مزاجی پر صبر کرے تو نباہ ہو اور نہیں تو جدائی کی نوبت آئے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ذر اور سمرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ أَبُوهُ أَنْ يُطَلِّقَ زَوْجَتَهُ

اس شخص کے بیان میں جسے اس کا باپ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو

(۱۱۸۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا، فَأَمَرَنِي أَنْ أَطْلُقَهَا فَأَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقْ امْرَأَتَكَ))

(حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۹۱۳)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا تھی میرے پاس ایک بی بی کہ میں اسے چاہتا تھا اور میرے باپ اسے برا جانتے تھے، سو حکم کیا مجھ کو کہ طلاق دوں اسے، سو نہ مانا میں نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا نبی ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے اے عبد اللہ بیٹے عمر کے طلاق دے اپنی بی بی کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہم نہیں جانتے اس کو مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے۔

۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةَ طَلَاقَ أُخْتِهَا

اس بیان میں کہ عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے

(۱۱۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا، لِنُكْفَى مَا فِي إِيَّانِهَا))

(صحیح) ابی داؤد (۱۸۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ پہچانتے ہیں اس حدیث کو نبی ﷺ تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا نہ طلب کرے عورت طلاق اپنے سوت کی تاکہ انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے۔
فائدہ: اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْمَعْتُوهِ

پاگل کی طلاق کے بیان میں

(۱۱۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ، إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ))، (ضعيف جدًا) (الارواء: ۲۰۴۲) (اس میں عطاء بن عجلان راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب طلاق پڑ جاتی ہیں مگر طلاق معتوہ کا یعنی جس کی عقل جاتی رہی ہو۔

فائدہ: اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر عطاء بن عجلان کی روایت سے اور وہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث یعنی حدیثوں کو بھول جایا کرتے تھے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق معتوہ یعنی دیوانے کا کہ جس کی عقل نہ رہی ہو، نہیں پڑتا مگر ایسا دیوانہ کبھی کبھی ہوش میں آتا ہو اور وہ طلاق دے ہوش کی حالت میں تو البتہ طلاق پڑتا ہے۔



۱۶۔ بَابُ [نزول قوله: الطلاق مرتان]

ارشاد باری تعالیٰ: ”طلاق دو مرتبہ ہے“ کا سبب نزول

(۱۱۹۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا، وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَحَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ، وَإِنْ طَلَّقَهَا مِائَةً مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ، حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لِمَرْأَتِهِ: وَاللَّهِ لَا أُطَلِّقُكَ فَبَيَّيْنَتْنِي، وَلَا أُؤْيِكَ أَبَدًا، قَالَتْ: وَكَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: أُطَلِّقُكَ، فَنُكِّلْنَا هَمَّتْ عِدَّتُكَ أَنْ تَنْقَضِيَ، رَاجِعْتُكَ، فَذَهَبَتْ الْمَرْأَةُ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا. فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ. فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ. حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَإِمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ۲۲۹]. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا، مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ

لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ. (ضعيف عند الالبانى) مؤطا مالك (٥٨٨/٢) طبرى (٤٧٨٣، ٤٧٨٤) الحاكم ٢٧٩/٢ (٢٨٠) الواحدى (١٥٣) بيهقى (٣٣٣/٧) بعض محققين کے نزدیک اس کی سند حسن ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے لوگ زمانہ جاہلیت میں ایسے تھے کہ شوہر طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو جتنی چاہتا تھا اور پھر وہ اسی کے پاس رہتی تھی جب رجعت کر لیتا تھا عدت میں سواگر طلاق دے چکا ہو اس کو ایک یا زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا قسم ہے اللہ کی نہ تو میں ایسا طلاق دوں گا تجھ کو کہ تو جدا ہو جائے مجھ سے اور نہ ملوں گا تجھ سے کبھی اس نے کہا یہ کیونکر ہوگا شوہر نے کہا میں طلاق دوں گا تجھ کو پھر جب تمہاری پرہوگی عدت تیری تو رجعت کروں گا تجھ سے یعنی اسی طرح بعد رجعت کے پھر طلاق دوں گا۔ پھر عدت تمام ہونے کے قریب رجعت کروں گا اسی طرح ہمیشہ کرتا رہوں گا سو گئی وہ عورت یہاں تک کہ داخل ہوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور خبر دی ان کو اس بات کی سوچ رہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہاں تک کہ آئے نبی ﷺ سو خبر دی آپ کو پس چپ رہے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ اتری یہ آیت قرآن مجید کی الطَّلَاقِ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ یعنی طلاق دوم مرتبہ ہے اور بعد اس کے رکھ لینا عورت کو دستور کے موافق یا رخصت کر دینا ہے اس کو یعنی تیسرا طلاق دے کر یا اس طرح کہ رجعت نہ کرے یہاں تک کہ عدت تمام ہو جائے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر سرے سے حساب رکھا لوگوں نے طلاق کا آئندہ کے لیے جس نے طلاق دیا تھا اس نے بھی اور جس نے نہیں دیا تھا اس نے بھی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو کریب محمد بن علاء نے کہا روایت کی ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اسی حدیث کے معنوں کے مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور یہ زیادہ صحیح ہے یعنی بن شمیم کی روایت سے۔



۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَقِّفِ عَنْهَا زَوْجَهَا تَضَعُ

اس حاملہ کے بچہ جننے کے بیان میں جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو

(۱۱۹۳) عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعْلَكٍ قَالَ: وَضَعْتُ سُبُعَةَ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةِ وَعَشْرَيْنَ يَوْمًا، أَوْ خَمْسَةَ وَعَشْرَيْنَ يَوْمًا، فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلنِّكَاحِ فَأُنْكِحَ عَلَيْهَا ذَلِكَ، فذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ أَجَلُهَا)). (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۹۹۶)

ترجمہ: روایت ہے ابی السناہل بن بعلک سے کہا وضع حمل کیا سمیعہ نے اپنے خاوند کے مرنے کے تیس دن یا پچیس دن بعد پھر جب نفاس سے پاک ہو چکیں تو زینت کی نکاح کے لیے، سو اعتراض کیا ان پر لوگوں نے سو ذکر کیا گیا اس کا

نبی ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے اگر نکاح کرے وہ تو کیا ہوا اس کی عدت تو پوری ہو چکی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند۔ اور اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے، حدیث ابی السائب کی مشہور ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اسود کی کوئی روایت ابی السائب سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتے ہم کہ ابوالسائب زندہ رہے ہوں بعد نبی ﷺ کے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جس حاملہ کا خاوند مر گیا ہو تو وہ جب وضع حمل کرے تبھی اس کو نکاح کرنا جائز ہے اور اگرچہ عدت اس کی یعنی عدت کے دن پورے نہ ہوئے ہوں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے کہ پوری کرے دونوں مدتوں کے اخیر کی مدت یعنی اگر چار مہینے دس دن گزر جائیں اور وضع حمل نہ ہو تو وضع حمل تک نکاح نہ کرے اور عدت ہی سمجھے اور اگر چار مہینے دس دن کے قبل وضع حمل ہو جائے تو چار مہینے دس دن تک پورے مگر پہلا قول صحیح ہے یعنی زن حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے۔



(۱۱۹۴) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَذَكَّرُوا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا الْحَامِلُ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَعْتَدُ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ. وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: بَلْ تَحِلُّ حِينَ تَضَعُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا مَعَ ابْنِ أَبِي أُحْيَى يُعْنَى: أَبَا سَلَمَةَ. فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: قَدْ وَضَعْتُ سُبُعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِبَيْسَرٍ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ. (صحيح) (الارواء: ۲۱۱۳) صحيح ابی داؤد (۱۱۹۶)

ترجمہ: روایت ہے سلیمان ابن یسار سے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ان سب نے ذکر کیا اس عورت کا جو حاملہ ہو اور اس کا خاوند مر گیا ہو اور وضع حمل کرے سو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ پوری کرے دونوں مدتوں میں سے اخیر کی مدت کو اور اس کی تفصیل ابھی گزری۔ اور کہا ابوسلمہ نے بلکہ حلال ہو جاتا ہے اس کو نکاح کرنا اسی وقت جب کہ وضع حمل کرے اور کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں پس کہلا بھیجا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جو بی بی ہیں نبی ﷺ کی سو فرمایا انہوں نے وضع حمل کیا سیعہ اسمیہ نے اپنے شوہر کے مرنے کے تھوڑے دنوں بعد سو مسئلہ پوچھا رسول اللہ ﷺ سے تو حکم دیا آپ نے انہیں نکاح کرنے کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ الْمَتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کے بیان میں

(۱۱۹۵) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ : قَالَتْ زَيْنَبُ : دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانُ ابْنُ حَرْبٍ . فَدَعَتْ بِطَيْبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خُلُوقٍ أَوْ غَيْرُهُ ، فَدَهَنْتُ بِهِ حَارِيَّةَ ، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضِيهَا ، ثُمَّ قَالَتْ : وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)) .

(صحيح) (الارواء : ۲۱۱۴) صحيح ابی داؤد (۱۹۹۰، ۱۹۹۱)

ترجمہ: روایت ہے حمید بن نافع سے وہ روایت کرتے ہیں زینب بنت ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی ان کو ان تینوں حدیثوں کی۔ کہا حمید نے کہا زینب نے داخل ہوئی میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس جو بی بی ہیں نبی ﷺ کی جب وفات پائی ان کے باپ ابوسفیان بن حرب نے سومنگائی ام حبیبہ نے خوشبو کہ اس میں زردی تھی خلوق کی اور خلوق ایک خوشبو کی ہے عرب کی کہ مرکب ہوتی ہے زعفران وغیرہ سے یا زردی سے کسی اور چیز کی سو لگائی ایک لڑکی کے پھر لگائی اپنے گالوں پر پھر فرمایا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے: قسم ہے اللہ کی مجھے کچھ خوشبو کی حاجت نہیں مگر اتنا ہے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حلال نہیں اس عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

فائدہ: اس باب میں فریجہ بنت مالک بن سنان سے بھی روایت ہے جو بہن ہے ابوسعید خدری کی اور حفصہ بنت عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث زینب کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ وغیرہم کا کہ جس کا شوہر مر جائے وہ خوشبو اور زینت سے پرہیز کرے اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ مترجم کہتا ہے عدت وفات شوہر کی ایام جاہلیت میں اس طرح مروج تھی کہ جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا وہ ایک مکان تیرہ و تار یک میں اکیلی رہتی تھی اور خوشبو اور زینت سے پرہیز کرتی تھی۔ جب ایک سال اسی حال سے گزر جاتا تھا وہ اس گھر سے نکلتی تھی اور ایک گدھایا بکری یا کوئی طائر اس کے پاس لاتے تھے اور وہ اس سے اپنی فرج رگرتی اور عدت اپنی تمام کرتی تھی پھر اونٹ کی میٹھی اس کو دیتے تھے کہ وہ اسے پھینکتی تھی۔

(۱۱۹۶) قَالَتْ زَيْنَبُ : فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا ، فَدَعَتْ بِطَيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ، ثُمَّ قَالَتْ : وَاللَّهِ مَا لِي فِي الطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ

عَشْرُ)). (صحیح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: کہا زینب نے پھر داخل ہوئی میں زینب بنت جحش کے پاس جب کہ وفات پائی ان کے بھائی نے سومنگائی انہوں نے بھی خوشبو اور لگائی پھر فرمایا تم ہے اللہ کی مجھے حاجت نہیں خوشبو کی مگر میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین راتوں سے زیادہ مگر خاوند پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

(۱۱۹۷) قَالَتْ زَيْنَبُ: وَ سَمِعْتُ أُمِّي، أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ ابْنَتِي تُوفِّي عَنْهَا زَوْجَهَا. وَقَدْ اشْتَكَيْتُ عَيْنَيْهَا، أَفَنُكْحِلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا))، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: ((لَا))، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)) وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ)).

[اسنادہ صحیح] [المصدر نفسه]

ترجمہ: کہا زینب نے اور سنا میں نے اپنی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں آئی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا اس نے یا رسول اللہ ﷺ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں سو کیا سرمہ لگاؤں میں اس کے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں دو مرتبہ یا تین مرتبہ۔ وہ آپ سے پوچھتی تھی اور آپ منع کرتے تھے پھر فرمایا اب تو عدت چار مہینے دس دن ہیں اور اس سے پہلے تو ایک عورت تم میں تھی جاہلیت میں کہ پھینکتی تھی اونٹ کی میٹھی سال بھر کے بعد۔



۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ

اس کے بیان میں جس نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لی

(۱۱۹۸) عَنْ سَلَمَةَ بِنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ، قَالَ: ((كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ)).

[صحیح عند الالبانی] [المصدر نفسه] بعض محققین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ البتہ حدیث نمبر (۱۲۰۰) صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمہ بن صخر بیاضی سے کہ نبی ﷺ سے پوچھا کہ جو ظہار کرنے والا کہ صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ دینے کے تو فرمایا آپ ﷺ نے اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا جو صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ کے تو اس پر دو کفارے ہیں اور یہی قول ہے عبد الرحمن بن مہدی کا۔

(۱۱۹۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، قَدْ ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي قَدْ ظَاهَرْتُ مِنْ امْرَأَتِي فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أَكْفُرَ؟ فَقَالَ: ((مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ، يَرْحِمُكَ))

اللہ ؟)) قَالَ : رَأَيْتُ خَلَخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ : ((فَلَا تَقْرُبُهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِهِ)) . (صحیح) (ارواء (۱۷۹/۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد آیا نبی ﷺ کے پاس کہ اس نے ظہار کیا تھا اپنی عورت سے اور پھر صحبت کر بیٹھا اس سے سو کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کر بیٹھا میں اس سے قبل کفارہ دینے کے سو فرمایا آپ ﷺ نے کس نے مستعد کیا تجھ کو اس پر رحمت کرے اللہ تجھ پر عرض کیا اس نے دیکھی میں نے پازیب اس کی چاند کی روشنی میں فرمایا اب اس کے نزدیک نہ جابج تک تو نہ کرے جو حکم دیا تجھ کو اللہ نے یعنی جب تک کفارہ نہ دے لے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الظَّهَارِ

ظہار کے کفارے کے بیان میں

(۱۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرِ الْأَنْصَارِيِّ، أَحَدَ بَنِي بَيَاضَةَ، جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهَرِ أُمِّهِ حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا مَضَى نِصْفُ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أُعْطِيَ رَقَبَةً)) قَالَ : لَا أَجِدُهَا قَالَ : ((فَصَمَّ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ)) قَالَ : لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ : ((أَطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا)) . قَالَ : لَا أَجِدُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفِرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو : ((أُعْطِيَ ذَلِكَ الْعَرَقُ . وَهُوَ مِثْلُ يَأْخُذُ خُمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا . إِنْ أَطْعَمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا)) . (صحیح) (ارواء الغلیل (۲۰۹۱) صحیح ابی داؤد (۱۹۱۷)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمن نے کہ کہ سلمان بن صخر انصاری نے جو اولاد میں ہیں بیاضہ کے انہوں نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ رمضان گزرنے تک پھر جب گزر گیا آدھا رمضان صحبت کر بیٹھے اس سے ایک رات سوائے رسول اللہ ﷺ کے پاس سوڑ کر کیا اس کا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آزاد کر تو ایک غلام کہا مجھے نہیں ملتا۔ فرمایا آپ ﷺ نے روزے رکھ دو مہینے تک پے درپے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا فرمایا کھانا کھلا ساٹھ مسکینوں کو کہا اس نے میں نہیں پاتا کہ کھلاؤں ان کو سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فروہ بن عمرو سے کہ دو اس کو یہ نوکرا جسے عرب میں عرق کہتے ہیں اور اس میں پندرہ صاع یا سولہ پیانے ہیں کہ ساٹھ آدمیوں کا کھانا ہوتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور سلیمان بن صخر سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا کفارہ ظہار کے باب میں اور اس باب میں خولہ بنت اخبہ سے روایت ہے اور وہ بی بی ہیں اوس بن صامت کی۔



۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِيلَاءِ

ایلاء کے بیان میں

(۱۲۰۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : أَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَسَائِهِ وَحَرَمٍ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِينِ كَفَّارَةً.

(ضعیف) (الارواء : ۴۷۵۲) اس کی سند مسلمہ بن علقمہ کی وجہ سے ضعیف ہے نیز مرسلایہ حدیث محفوظ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے ایلاء کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کر لی اپنے اوپر صحبت وغیرہ ان کی پھر حلال کیا آپ ﷺ نے جس کو حرام کر لیا تھا اپنے نفس پر اور قسم کا کفارہ دیا۔

فائدہ: اس باب میں ابی موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث مسلمہ بن عقیل کی جو مروی ہے داؤد سے روایت کیا اس کو علی بن مسہر وغیرہ نے داؤد سے انہوں نے شعی سے کہ نبی ﷺ نے ایلاء کیا آخر حدیث تک مرسلہ اور اس میں یہ نہیں ہے کہ مسروق عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث سے مسلمہ کے اور ایلاء اسے کہتے ہیں کہ آدمی قسم کھائے کہ صحبت نہ کرے گا اور ہاتھ نہ لگائے گا اپنی بیوی کو چار مہینے تک یا زیادہ اور اختلاف ہے اہل علم کا جب گزر جائیں چار مہینے سو بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا ہے جب گزر جائیں چار مہینے تو وہ قاضی کے پاس کھڑا کیا جائے کہ رجوع کرے اپنی بیوی سے اور یا طلاق دے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا جب چار مہینے گزر جائیں تو ایک طلاق بائن خود بخود پڑ جاتی ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔ مترجم کہتا ہے ایلاء لغت میں مطلق قسم ہے اور معنی شرعی اوپر گزرے اور ایلاء کرنے والے کو مولیٰ کہتے ہیں اور مدت ایلاء حرہ کے لیے چار مہینے اور لونڈی کے واسطے دو مہینے ہیں۔ پھر اگر اس کے بیچ میں صحبت کی کفارہ قسم کا ادا کرے اور نہیں تو بعد چار مہینے کے حنفیہ کے نزدیک اس عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جاتا ہے اور لفظ ایلاء کے یہ ہیں: قسم ہے اللہ کی میں تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا جماع نہ کروں گا تجھ سے مل کر غسل جنابت نہ کروں گا۔ سو ان سے سب سے بعد صحبت کے کفارہ ہے قسم کا اور اگر یوں کہا کہ میں اگر تجھ سے صحبت کروں تو مجھ پر ایک حج ہے یا میرا غلام آزاد ہے یا میری لونڈی حرہ ہے اور پھر صحبت کی تو دوائے قسم اس پر لازم ہے یعنی حج کرے اور لونڈی غلام آزاد ہو گیا۔ کذا فی الدر مختار۔



۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اللَّعَانِ

لعان کے بیان میں

(۱۲۰۲) عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ مُضْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَيْفَرَقَ بَيْنَهُمَا؟ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ، فَقُمْتُ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي: إِنَّهُ قَائِلٌ، فَسَمِعَ

كَلَامِي فَقَالَ: ابْنُ جُبَيْرٍ اَدْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةً. قَالَ: فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلِ لَهْ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَتْلَاعَيْنِ، أَيْفَرَّقَ بَيْنَهُمَا؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ! نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَانَ بْنُ فُلَانٍ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ إِنْ تَكَلَّمَ، تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ، وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ، قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ. فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدْ ابْتُلِيتُ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي فِي سُورَةِ النُّورِ ﴿۹﴾ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ ﴿[النور: ۶، ۷، ۸، ۹] حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ، فَدَعَى الرَّجُلَ فَتَلَا الْآيَاتِ عَلَيْهِ، وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا، ثُمَّ نُسِي بِالْمَرْأَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا، وَأَخْبَرَهَا: أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا صَدَقَ، قَالَ: فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، وَالْخَامِسَةَ: أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ نُسِي بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ، وَالْخَامِسَةَ: أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. (صحيح) صحيح ابی دائود (۱۹۵۵)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن جبیر سے کہا انہوں نے پوچھا مجھ سے کسی نے مسئلہ لعان کرنے والی عورت اور مرد کا جب معصوب بن زبیر کی سلطنت تھی اور پوچھا کیا جدائی کر دی جائے لعان کرنے والے جو وخصم میں سو مجھے معلوم نہ ہوا کہ کیا کہوں میں سو میں اپنی جگہ سے اٹھ کر آیا عبد اللہ بن عمر کے گھر تک اور اجازت چاہی میں نے اندر آنے کی سولوگوں نے کہا وہ تو قیلولہ کرتے ہیں سو نبی عبد اللہ بن عمر نے میری بات اور کہا اے ابن جبیر آؤ تم کسی کام ہی کو آئے ہو گے پھر داخل ہوا میں اور وہ لیٹے ہوئے تھے ایک موٹی چادر بچھائی ہوئی پر جو اونٹ پر ڈالی جاتی ہے سو کہا میں نے اے ابا عبد الرحمن کیا لعان والی جو وخصم جدا کر دیئے جائیں؟ انہوں نے کہا سبحان اللہ ہاں جدا کر دیئے جائیں اور پہلے جس نے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلاں تھا فلاں نے شخص کا بیٹا کہ وہ آیا نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ بھلا دیکھئے تو اگر کوئی ہم میں سے دیکھے اپنی عورت کو زنا میں تو کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات ہے اور چپ رہے تو بڑی مشکل ہے۔ کہا راوی نے پھر چپ ہو رہے رسول اللہ ﷺ اور جواب نہ دیا اس کو پھر جب تھوڑے دن ہو گئے اس کے بعد آیا وہ نبی ﷺ کے پاس اور عرض کیا جو مسئلہ میں نے پوچھا تھا اسی میں مبتلا ہوں۔ سوا تاریں اللہ تعالیٰ یہ آیتیں جو سورہ نور میں ہیں وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ سے آخر آیات تک اور پڑھی آپ ﷺ نے یہاں تک کہ ختم کیا سب آیتوں کو سو بلا یا اس آدمی کو اور اس کے سامنے پڑھیں وہ آیتیں اور سمجھایا اس کو اور عذاب آخرت یاد دلایا اس کو اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت

665

لِحَقِّهِمْ فَفَتَلَوْهُ قَالَتْ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْ لِي مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ)) قَالَتْ: فَأَنْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ نَادَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ أَمْرَبِي فَنُودِيْتُ لَهُ فَقَالَ: ((كَيْفَ قُلْتِ؟)) قَالَتْ: فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي قَالَ: ((أَمْكُثِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ)). قَالَتْ: فَأَعْتَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَتَبَعَهُ وَقَضَى بِهِ.

(اسنادہ صحیح) غایۃ المرام (۲۰) الروض النضیر (۵۱۱، ۸۹۰) ((احادیث البیوع))
 ترجمہ: روایت ہے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے جس کا نام ننب ہے وہ بیٹی ہیں کعب بن عجرہ کی کہان ننب نے کہ فریہ بنت مالک بن سنان کہ بہن ہیں ابی سعید خدری کی انہوں نے خبر دی ننب کو کہ وہ آئیں رسول اللہ ﷺ کے پاس پوچھتی تھیں کہ چلے جاویں اپنے اقربا کے پاس جو قبلہ بنی خدرہ میں تھے کہ خاوند ان کے نکلے تھے اپنے غلاموں کو ڈھونڈنے کو پھر جب پہنچے کنارہ قدوم میں کہ وہ ایک مقام ہے مدینے سے چھ میل پر وہ غلام ان کو ملے اور انہیں مار ڈالا یعنی ان کے شوہر کو سو پوچھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ میں پھر چلی جاؤں اپنے اقربا میں اس لیے کہ میرے شوہر نے نہیں چھوڑا کوئی مکان کہ ان کا مملوک ہو اور نہ کچھ خرچ چھوڑ گئے کہ فریہ نے پھر فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ہاں چلی جا اپنے اقرباء میں کہا انہوں نے پلٹی میں یہاں تک کہ جب پہنچی میں حجرے میں یا مسجد میں پکارا مجھ کو رسول اللہ ﷺ یا حکم کیا میرے پکارنے کا کہ میں پکاری گئی پھر فرمایا کیا کہا تھا تم نے میں نے دوبارہ عرض کیا ان پر قصہ جو ذکر کیا تھا اپنے خاوند کا فرمایا آپ ﷺ نے تورہ اپنے گھر میں جب تک پوری ہو مدت یعنی عدت کی کہ فریہ نے پھر عدت کی میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن کہا انہوں نے پھر جب خلیفہ ہوئے عثمان تو پیغام بھیجا میری طرف اور پوچھا مجھ سے اسی گھر میں عدت کرنے کا حال سو خبر دی میں نے ان کو اور تا بعداری کی انہوں نے اسی کی اور فتویٰ دیا اسی پر یعنی جس عورت کا خاوند مر جائے وہ جس گھر میں ہو اسی میں عدت پوری کرے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے سو ذکر کی حدیث اسی کے ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں عدت بیٹھنے والی نہ نکلے اپنے خاوند کے گھر سے جب تک پوری نہ ہو عدت اس کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عورت جہاں چاہے عدت کرے اگر چہ اس کے خاوند کا گھر نہ ہو مگر پہلا قول صحیح ہے۔





ابواب البيوع

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ۱۲) خرید و فروخت کے بیان میں (التحفة ۱۰)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

شبهات کو چھوڑ دینے کے بیان میں

(۱۲۰۵) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنٌ، وَ بَيْنٌ، ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ، لَا يَدْرِي كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ أَمِنَ الْحَلَالِ هِيَ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ، فَمَنْ تَرَكَهَا، اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ فَقَدْ سَلِمَ، وَمَنْ وَاقَعَ شَيْئًا مِنْهَا، يُوشِكُ أَنْ يُوَاقَعَ الْحَرَامَ، كَمَا أَنَّهُ مَنْ يَرْغَى حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ، أَلَا وَإِنْ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمَى الْآ وَ إِنْ حِمَى اللَّهِ

مَحَارِمُهُ)). (صحيح) غايۃ المرام (۲۰) الروض النضير (۵۱۱، ۸۹۰)) (احادیث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے یعنی ظاہر ہے اور ان دونوں کے بیچ میں شبہ کی چیزیں ہیں کہ نہیں جانتے ان کو اکثر لوگ کہ وہ حلال ہیں یا حرام ہیں، سو جس نے چھوڑ دیا شبہ کی چیزوں کو اپنے دین کے پاک کرنے اور آبرو بچانے کو تو وہ سلامت رہا، اور جو پڑا شبہ کی چیزوں میں تو

نے چھوڑ دیا شیعہ کی چیزوں کو اپنے دین کے پاک کرنے اور آبرو بچانے کو تو وہ سلامت رہا، اور جو پڑا شیعہ کی چیزوں میں تو قریب ہے کہ گر پڑے حرام میں جیسا کہ وہ چرواہا جو چراتا ہے سرکاری رمنہ کے گرد تو خوف ہوتا ہے یہ کہ چرنے لگیں اس کی بکریاں رمنہ میں، آگاہ ہو کہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہے آگاہ ہو کہ ہر رمنہ اللہ کا اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کبج سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شععی سے انہوں نے نعمان بن بشر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے معنوں کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے شععی سے انہوں نے نعمان بن بشر سے۔



۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الرَّبَا

سو دکھانے کے بیان میں

(۱۲۰۶) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكِلَ الرَّبَا وَمُوكِلَهُ وَشَاهِدِيهِ وَكَاتِبِيهِ.

(صحیح) الارواء الغلیل (۱۸۴/۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے بیاج لینے والے اور دینے والے کو اور گواہوں کو اور لکھنے والے کو یعنی جو تمسک یا کوئی کاغذ سود کے متعلق لکھے۔

فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث عبد اللہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيظِ فِي الْكَذْبِ وَالزُّورِ وَنَحْوِهِ

جھوٹ اور جھوٹی گواہی کی مذمت کے بیان میں

(۱۲۰۷) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكِبَارِ قَالَ: ((الْشَّرُّ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ الزُّورِ)). (صحیح) غایۃ المرام (۲۷۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے کبیرہ گناہوں کے باب میں فرمایا کہ وہ شریک کرنا ہے اللہ کے ساتھ یعنی صفات خاصہ کسی مخلوق کے لیے ثابت کرنا اور ناراض کرنا ماں باپ کا اور مار ڈالنا کسی جان کا ناحق اور جھوٹی بات۔

فائدہ: اس باب میں ابوبکرہ اور ایمن بن خرم اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّجَارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ

تاجروں اور نبی ﷺ کے خاص ان کا نام لینے کے بیان میں

(۱۲۰۸) عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عَرَزَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نُسَمِّي السَّمَايَةَ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ! إِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْإِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ، فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ)).

(صحیح) المشكاة المصابيح: (۲۷۹۸) الروض النضير (۸۴۰) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے قیس بن ابی عرزہ سے کہا نکلے ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ اور ہم کو لوگ سمسارہ کہتے تھے اور سمسارہ جمع ہے سمسار کی اور سمسار دلال کو کہتے ہیں جو بالغ اور مشتری کے بیچ میں گفتگو کرتا ہے پھر فرمایا آپ ﷺ نے اے گروہ تاجروں کے! البتہ شیطان اور گناہ دونوں پیش آتے ہیں خرید و فروخت میں یعنی اس میں جھوٹ بولنا اچھی چیز کو برا کہنا اکثر ایسی خلاف باتوں کا اتفاق ہوتا ہے سو تم ملادیا کرو اپنی خرید و فروخت کو صدقہ کے ساتھ یعنی تاکہ اس کا کفارہ ہو جائے۔

فائدہ: اس باب میں براء بن ہازب اور رفاعہ سے روایت ہے۔ حدیث قیس بن ابی عرزہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی یہ حدیث منصور نے اعمش اور حبیب بن ابی ثابت نے اور کئی لوگوں نے ابو وائل سے انہوں نے قیس بن ابی عرزہ سے اور ہم کوئی روایت قیس کی رسول اللہ ﷺ سے نہیں جانتے سواس کے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے قیس بن ابی عرزہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۲۰۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ، مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصَّدِيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ)). (ضعیف) (غایۃ المرام: ۱۶۷، احادیث البیوع) ضعیف الجامع (۴۵/۱۰) اس میں ابو حمزہ میمون ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تاجر سچا امانت دار نبیوں اور صدیقیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہے یعنی قیامت کے دن میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابو حمزہ سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے یعنی ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو حمزہ سے اور ابو حمزہ کا نام عبد اللہ بن جابر رضی اللہ عنہ ہے اور وہ شیخ ہیں بصرہ کے رہنے والے۔



(۱۲۱۰) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ بْنِ رَفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى، فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُونَ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ)) فَاسْتَحَابُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَفَعُوا أَعْنَاقَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَجَارًا، إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَتَزَوَّدَ)).

(اسنادہ ضعیف عند الالبانی) البانی نے ضعیف الجامع (۶/۱۱۰) میں ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے اسماعیل بن عبد بن رفاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اسماعیل کے دادا سے کہ وہ نکلے نبی ﷺ کے ساتھ عید گاہ کو سودیکھا لوگوں کو کہ خرید و فروخت کرتے ہیں سو فرمایا آپ ﷺ نے اے گروہ تاجروں کے سو سننے لگے وہ رسول اللہ ﷺ کی بات اور بلند کیں اپنی گردنیں اور آنکھیں آپ ﷺ کی طرف تو فرمایا آپ ﷺ نے تاجر لوگ اٹھائے جائیں گے قیامت کے دن گنہگار مگر جو ذرا اللہ سے یعنی اللہ کے خوف سے مال میں خیانت نہ کی، اور نیکی کی اور خوش معاملگی کی لوگوں سے خرید و فروخت میں اور سچ بولا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یوں ہی کہتے ہیں اسماعیل بن عبد اللہ بن رفاعہ بھی۔



۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى سَلْعَةٍ كَاذِبًا

اس کے بیان میں جو سودے پر جھوٹی قسم کھائے

(۱۲۱۱) عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ))، قُلْنَا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَدْ حَابَبُوا وَخَسِرُوا، قَالَ: ((الْمَنَانُ، وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ، وَالْمُنْفِقُ سَلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ)).

(اسنادہ صحیح) الارواء الغلیل (۹۰۰) غایۃ المرام (۱۷۰) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف چشمِ رحمت نظر نہیں کرے گا قیامت کے دن اور نہ ان کو پاک کرے گا یعنی گناہوں سے اور ان کو دکھ کی مار ہے کہا ہم نے کون لوگ ہیں وہ یا رسول اللہ ﷺ کہ وہ تو محروم ہو گئے اور نقصان میں پڑ گئے، فرمایا آپ ﷺ نے: ایک تو احسان جتانے والا، دوسرا تکبر کی راہ سے اپنی ازار نٹنے سے نیچے لٹکانے والا، اور تیسرا اپنی چیز جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والا۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور ابوامامہ اور امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ذر کی حسن ہے صحیح ہے۔

۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّبَكِيرِ بِالتَّجَارَةِ

صبح سویرے تجارت کے لیے جانے کے بیان میں

(۱۲۱۲) عَنْ صَحْبِ الْغَامِدِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا)). قَالَ : وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا، بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ إِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَأُتِيَ وَكَثُرَ مَالُهُ. (صحیح دون قولہ ”وكان اذا بعث سرية: الخ“ فانه ضعيف.

الروض النضير : ۴۹۰ . صحیح ابی داود : ۲۳۴۰ ، احادیث البیوع . الضعیفة : ۴۱۷۸)

ترجمہ: روایت ہے صخر غامدی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یا اللہ برکت دے میری امت کو سویرے سویرے جانے میں۔ کہا راوی نے اور رسول اللہ ﷺ جب بھیجتے کسی چھوٹے لشکر کو یا بڑے لشکر کو تو روانہ کرتے اس کو اول دن میں۔ اور صخر جو راوی اس حدیث کے ہیں وہ مرد تاجر تھے تو جب بھیجتے تھے اپنے گماشتوں کو تو روانہ کرتے ان کو اول دن میں سوا میر ہو گئے اور بہت ہو گیا ان کا مال۔

فائدہ: اس باب میں علی اور بریدہ اور ابن مسعود اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حدیث صخر غامدی کی حسن ہے اور ہم نہیں جانتے صخر غامدی کی کوئی اور حدیث سوا اس کے کہ مروی ہو نبی ﷺ سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان ثوری نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ فِي الشَّرَاءِ إِلَى أَجَلٍ

کسی چیز کو معینہ مدت تک ادھار خریدنے کے جائز ہونے کے بیان میں

(۱۲۱۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَوْبَانِ قَطْرِيَّانِ غَلِيظَتَانِ فَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزْمٌ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ : لَوْ بَعَثْتُ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى مَيْسَرَةٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي أَوْ يَدْرَاهِمِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ لِلَّهِ وَأَدَاهُمْ لِلْإِمَانَةِ)). (صحیح) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ کے بدن مبارک پر دو کپڑے تھے قطر کے بنے ہوئے قطر ایک قریہ ہے وہ گاڑھے تھے پھر جب بیٹھتے تھے آپ اور پسینہ آتا تھا تو گراں ہو جاتے وہ آپ ﷺ پر سو آیا کچھ کپڑا

شام کی طرف سے فنانے یہودی کے پاس سو کہا کاش کہ آپ ﷺ کسی کو اس کے پاس بھیجیں اور اس سے دو کپڑے خریدیں اس وعدے پر کہ جب ہم کو میسر ہوگا تو قیمت دے دیں گے سو آپ نے کہلا بھیجا اس کے یہاں، سو اس نے کہا میں سمجھ گیا جو وہ ارادہ رکھتے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ دبا رکھیں میرے کپڑے بھی اور روپیہ بھی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ بولا وہ خوب جانتا ہے کہ میں ان سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور ادا کرنے والا ہوں امانت کا۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور انس اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے سنا میں نے محمد بن فراس بصری سے کہتے تھے سنا میں نے ابوداؤد طیالسی سے پوچھی شعبہ سے کسی نے یہ حدیث سو کہا انہوں نے نہ بیان کروں گا یہ حدیث جب تک کہ تم کھڑے ہو کر حرمی بن عمارہ کے سر میں بوسہ نہ لو۔ کہا راوی نے اور حرمی اس وقت وہاں قوم میں موجود تھے اس سے فقط حرمی کی تعظیم منظور تھی کہ وہ راوی تھے اس حدیث کے۔

(۱۲۱۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تُوَفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ بِعِشْرَيْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ.

(صحیح) ارواء الغلیل (۲۳۱/۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا وفات پائی نبی ﷺ نے اور زرہ آپ ﷺ کی گروی تھی بیس صاع غلے پر کہ قرض لیا تھا آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں کے لیے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



(۱۲۱۵) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْرٍ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رُهِنَ لَهُ دِرْعٌ مَعَ يَهُودِيٍّ بِعِشْرَيْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُولُ: مَا أُمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ صَاعٌ تَمْرٍ وَلَا صَاعٌ حَبٍّ، وَإِنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لَتَسْعُ نِسْوَةٌ.

(صحیح) الارواء (۲۳۱/۵) مختصر السمائل المحمدیہ (۲۸۷)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے کہا لے گیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس روٹی جو کی اور چربی سڑی ہوئی اور البتہ گروی تھی ان کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے پر کہ لیا تھا آپ ﷺ نے گھر والوں کے لیے، اور بے شک میں نے سنا ایک دن انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے شام تک نہ رہا آل محمد ﷺ کے پاس ایک صاع کھجور اور نہ ایک صاع کسی غلے کا اور البتہ ان کے نزدیک اس دن نو پیسیاں تھیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كِتَابَةِ الشَّرْوَطِ

خرید و فروخت کی شرطیں لکھنے کے بیان میں

(۱۲۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ثَنَا عَبْدُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرْبِيسِيِّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ لِي الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوَذَةَ: أَلَا أَقْرُوكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا: هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوَذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً، لَأَدَاءٍ وَلَا غَائِلَةٍ وَلَا خِيَنَةٍ، يَبِيعُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ.

(اسنادہ حسن) (متکاة المصابیح (۲۸۷۲)) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عباد بن لیث کپڑے بیچنے والے یعنی بزاز نے انہوں نے روایت کی عبد المجید بن وہب سے کہا عبد المجید نے کہا مجھ سے عدا بن خالد بن ہوذہ نے کیا پڑھوں تم پر ایک کتاب کہ لکھ دی تھی مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے؟ کہا عبد المجید نے (میں نے کہا: ہاں، سو نکالی عدا نے ایک کتاب کہ اس میں لکھا تھا هَذَا مَا اشْتَرَى..... اخیر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں یہ بیع نامہ ہے اس چیز کا کہ خریدی عدا بن خالد ہوذہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے، خرید آپ سے غلام یا لونڈی یعنی راوی کو شک ہے کہ غلام کہا یہ لونڈی اس شرط پر کہ وہ بیمار بھی نہ ہو اور چوری کی نہ ہو اور حرام کی نہ ہو چنانچہ مسلمان کا مسلمان کے ہاتھ یعنی بائع اور مشتری دونوں مسلمان ہیں۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے کہ بیمار سے مراد وہ بیماری ہے جس سے لونڈی غلام کی قیمت گھٹ جائے اور مشتری کو اختیار ہو اس کے پھیر دینے کا اور غلام سے مراد چوری ہے یعنی وہ غلام یا لونڈی چوری کی نہ ہو کہ جب چوری ظاہر ہوگی تو مالک اس کو لے جائے گا اور خریدنے والے کا روپیہ قیمت ضائع ہوگا۔ اور غیبہ حرام کو بولتے ہیں جیسے طیب حلال کو بولتے ہیں یعنی وہ غلام ایسے لوگوں میں کا نہ ہو جن کا غلام بنانا درست نہیں جیسے ذمی یا مستامن کہ دار الحرب سے پناہ لے کر دار السلام میں آیا ہو۔ اور صحیح بخاری میں ہے کہ قتادہ نے کہا غلام سے مراد زنا ہے یا چوری یا بھاگنا یعنی وہ غلام زانی اور چور اور بھگوا نہ ہو یا خود چوری کا نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عباد بن لیث کی روایت سے اور روایت کی ان سے یہ حدیث کئی اہل حدیث نے۔



۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَكْيَالِ وَالْمِيزَانِ

ماپنے اور تولنے کے بیان میں

(۱۲۱۷) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ : ((إِنَّكُمْ قَدْ وَلَّيْتُمْ أَمْرَيْنِ، هَلَكَتْ فِيهِ الْأُمَمُ السَّالِفَةُ قَبْلَكُمْ)) . (ضعیف والصحيح موقوف) (المشكاة: ۲۸۹۰، التحقيق الثاني، (احادیث البیوع) بعض محققین کہتے ہیں سخت ضعیف ہے حسین بن قیس راوی متروک ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ماپنے اور تولنے والوں کو کہ تم ایسے کام کے متولی ہوئے ہو کہ ہلاک ہوئی ہیں اس میں اگلی امتیں یعنی ماپنے اور تولنے میں جب کمی بیشی کی تو اگلی امتیں ہلاک ہو گئیں۔
فائدہ: اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حسین بن قیس کی روایت سے اور حسین بن قیس ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہی حدیث سند صحیح سے موقوفاً ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيدُ

نیلام اور ہراج کے بیان میں

(۱۲۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ جِلْسًا وَقَدْحًا، وَقَالَ : ((مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْجِلْسَ وَالْقَدْحَ ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ أَخَذَتْهُمَا بِدِرْهَمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ؟ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ؟)) فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ، فَبَايَعَهُمَا مِنْهُ . (ضعیف عند الالبانی) إرواء الغلیل (۱۲۸۹) تخريج مشكاة المصابيح (۲۸۷۳) ((أحادیث البیوع)) اس میں عبد اللہ حنفی راوی مجہول ہے۔ بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے نیچی ایک چادر اور ایک پیالہ اس طرح کہ فرمانے لگے کہ کون خریدتا ہے اس چادر اور پیالے کو؟ سو کہا ایک شخص نے میں نے لیا ان دونوں کو ایک درہم میں سو فرمایا نبی ﷺ نے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے، کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے، سودیئے ایک آدمی نے دو درہم تو بیچ ڈالا ان دونوں چیزوں کو آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے جلس اس موٹی چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈال دی جاتی ہے، کہ اس کو عرق گیر کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے اس کو مگر اخضر بن عجلان کی روایت سے اور عبد اللہ حنفی جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا

انس سے وہ ابو بکر حنفی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید یعنی نیلام کرنے میں غنیمت کے مال یا موتی کے مال کو۔ اور روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی لوگوں نے اہل حدیث سے اخضر بن عجلان سے۔



۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمَدْبَرِ

مدبر کو بیچنے کے بیان میں

(۱۲۱۹) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهُ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّحَّاسِ قَالَ جَابِرٌ: عَبْدًا قَبِيضًا مَاتَ عَامَ الْأَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

(صحیح) (الارواء: ۱۲۸۸، احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے انصار میں سے مدبر کیا تھا اپنے غلام کو یعنی اس سے کہا تھا کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے، سو وہ مالک مر گیا اور کوئی مال نہ چھوڑ گیا سو اس غلام کو سو بیچا اس کو نبی ﷺ نے اور خریدا اس کو نعیم بن انحام نے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ غلام قبلی تھا یعنی فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام مرا پہلے سال میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی سلطنت کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کہ کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور منع کیا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے مدبر کے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلْقَى الْبُيُوعِ

بیچنے والوں کے استقبال کی کراہت کے بیان میں

(۱۲۲۰) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلْقَى الْبُيُوعِ.

(صحیح) (الارواء: ۱۳۱۷) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا شہر کے باہر جا کر قافلے جو غلہ وغیرہ بیچنے کو لائے ان سے خریدنے کو جب تک وہ خود شہر میں لا کر نہ بیچیں۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔



(۱۲۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَلَقَّى الْجَلْبُ، فَإِنْ تَلَقَّاهُ إِنْسَانٌ فَابْتِئَاعَهُ، فَصَاحِبُ السَّلْعَةِ فِيهَا

بِالْخِيَارِ، إِذَا وَرَدَ السُّوقُ. (صحيح الارواء (۱۳۱۷)) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ کوئی شخص کسی قافلہ سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے باہر ملے اور اگر ملا بھی کوئی اور خرید ا کچھ تو صاحب مال مختار ہے جب وہ بازار میں شہر کے وارد ہو چاہے اپنی چیز رکھے اور چاہے مشتری سے پھیر لے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایوب کی روایت سے۔ اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کیا ہے اہل علم نے شہر کے باہر جا کر قافلہ جو بیچنے کی چیزیں لایا ہو اس سے ملنے کو اور اس میں ایک مکر ہے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہم سے ہمارے لوگوں کا۔ مترجم کہتا ہے جب کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہے تو بعض لوگ ایک دو منزل آگے جا کر اس سے مل کر شہر کا بھاؤ غلط بتا کر کچھ سستا خرید لیتے ہیں، پھر وہ شہر میں آ کر پچھتا تا ہے کہ اگر میں یہاں لاتا تو زیادہ نفع کما تا اس کو آپ ﷺ نے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ قافلہ جب بازار میں آوے تو دیکھے کہ ہمارا مال سستا بک گیا تو اس کو اختیار ہے چاہے مشتری سے پھیر لے چاہے چھوڑ دے۔ اور بعض لوگ قافلہ والوں سے شہر کے باہر جا کر پہلے سے خرید لیتے تھے اور وہی چیز پھر شہر لا کر بہت گراں کر کے بیچتے ہیں کہ اگر وہ قافلہ خود آ کر بیچتا تو اس سے ارزاں بیچتا اس سے اس لیے کہ منع فرمایا اس میں شہر والوں کا نقصان ہے اور نفع عام میں خلل ڈالتا ہے اور اسی طرح سے منع فرمایا ہے گاؤں کے لوگ جو شہر میں لا کر کچھ سستا بیچ جاتے ہیں کوئی شخص ان سے یہ نہ کہے کہ تم کیوں جلدی بیچتے ہو میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بطور مناسب خوب گراں کر کے چند روز میں بیچ رکھوں گا کہ اس میں شہریوں کا نقصان ہے جیسا حدیث میں آتا ہے۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ

اس بیان میں کہ کوئی شہری دیہاتی کی چیز فروخت نہ کرے

(۱۲۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ)).

(صحيح) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے (اور قہمہ نے اس روایت میں کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے): نہ بیچے شہر والا باہر والے مسافر کی کوئی چیز اور وجہ اس کی اوپر ابھی گزری۔
فائدہ: اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمرو بن عوف سے بھی روایت ہے جو دادا ہیں کثیر بن عبد اللہ کے اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔



(۱۲۲۳) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ، يَرْزُقِ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ بیچ دے کوئی شہر والا مسافر گاؤں والے کی چیز کو بلکہ وہ اپنی چیز آپ بیچ لے، چھوڑ دو آدمیوں کو اللہ تعالیٰ رزق دے بعض کو بعض سے۔

فائدہ: حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی اس باب میں بھی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور رخصت دی ہے بعض نے اس کی کہ خرید لے شہر والا باہر والے کی چیز کو۔ اور شافعی نے کہا اچھا نہیں کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور اگر بیچا تو بیچ جائز ہے۔



۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ، عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

محاقلہ اور مزابنہ کے حرام ہونے کے بیان میں

(۱۲۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. (صحیح) (الارواء: ۲۳۵۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیچ سے۔

فائدہ: اس باب میں عمر ابن عباس اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور محاقلہ اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص کھیت کو گہیوں کے عوض میں بیچے یعنی ایک شخص کہے کہ سون گہیوں یا کم بیش مجھ سے لے لو اور اس کھیت کا غلہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو یہ بیچ جائز نہیں اس لیے کہ وہ نہیں جانتے کہ کھیت میں کتنا غلہ نکلے گا تو اس میں دھوکا ہے۔ اور دھوکے کی بیچ درست نہیں اور اسی طرح سے بیچ ان کھجوروں کی جو درخت میں لگی ہیں اس کے عوض میں جو زمین پر ہیں جائز نہیں کہ اس میں بھی دھوکا ہوگا۔ اور اس کو مزابنہ کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں مزابنہ اور محاقلہ کو۔



(۱۲۲۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ: أَنَّ زَيْدًا أَبَا عِيَّاشٍ، سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالْأُسْلُتِ، فَقَالَ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْبَيْضَاءُ، فَتَنَهَى عَنْ ذَلِكَ، وَقَالَ سَعْدٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسْأَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطْبِ، فَقَالَ لِمَنْ حَوْلُهُ: ((أَيْنَقُصُ الرُّطْبُ إِذَا بَيْسَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، فَتَنَهَى عَنْ ذَلِكَ. (صحیح)

ارواء الغلیل (۱۳۵۲) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن یزید سے کہ زید ابو عیاش نے پوچھا سعد سے مسئلہ گہیوں کے خریدنے کا جو کے عوض میں، سو پوچھا انہوں نے کوئی اس میں سے افضل ہے تو کہا زید نے بیضاء یعنی گندم افضل ہے یعنی قیمت میں زیادہ ہے سو منع کیا سعد نے اس بیع سے اور کہا سعد نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ ان سے پوچھا تھا کوئی شخص مسئلہ تمر خریدنے کا رطب کے بدلے سو پوچھا رسول اللہ ﷺ نے اپنے گرد والے لوگوں سے کیا رطب جب سوکھے تو وزن میں کم ہو جاتا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں سو منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس بیع سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبد اللہ سے جو بیٹے یزید کے ہیں انہوں نے زید ابو عیاش سے کہا پوچھا ہم نے سعد سے پھر ذکر کی حدیث مانند اسی حدیث کے سو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور ہمارے لوگوں کا۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

اس بیان میں کہ پھل پکنے شروع ہونے سے پہلے بیچنا درست نہیں

(۱۲۲۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ. (صحیح) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جب تک کہ خوش رنگ نہ ہو اور وہ قریب پکنے کے ہوتے ہیں۔

فائدہ: اور اس باب میں انس اور عائشہ اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابوسعید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حرام کہتے ہیں پھلوں کے بیچنے کو قبل پکنے اور گدہ ہونے کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔



(۱۲۲۷) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةُ، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُسْتَرِيَ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ: عَنْ أَنَسٍ، وَعَائِشَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ. (صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا بالوں کے بیچنے سے یعنی گھيوں کے ہوں یا جو غیرہ کی۔ جب تک وہ سفید نہ ہو جائیں اور سفید جب ہوتے ہیں کہ دانہ ان کے اندر پک جاتا ہے، اور منع فرمایا بیچنے سے جب تک کہ آفت سے یعنی اولے پالے سے بچنے کا یقین نہ ہو۔ اور یقین بھی بچنے کا پکنے کے قریب ہوتا ہے منع کیا بائع کو بیچنے سے اور مشتری کو خریدنے سے۔

(۱۲۲۸) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ. (صحيح عند الالباني) الارواء الغليل (۵/۲۰۹ء ۱۳۶۶) المشكاة (۲۸۶۲) ((احاديث البيوع)) بعض محققين کہتے ہیں اس میں حمید الطویل مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو قبل سیاہ ہو جانے کے اور وہ قریب پکنے کے سیاہ ہوتا ہے اور منع فرمایا تمام دانوں اور غللوں کے بیچنے سے جب تک سخت نہ ہو جائیں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ

اونٹنی کے بچے کا بچہ فروخت کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۲۲۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ. (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ منع فرمایا نبی ﷺ نے حاملہ اونٹنی کے بچے کے حمل پیدا ہونے کی مدت پر کوئی چیز بیچنے سے۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایام جاہلیت میں لوگ بیچ کرتے تھے اور قیمت دینے کی مدت یہ ٹھہراتے تھے کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پھر دوبارہ بچہ جنے جب قیمت دیں گے۔ اور یہی معنی کہے ہیں امام مالک اور شافعی نے اور جو ان کے تابع ہیں اور ابن عمر جو راوی ہیں اس حدیث کے انہوں نے بھی یہی معنی بیان کیے اور بعض نے کہا یہ بیچ کسی اور چیز کی نہیں ہے بلکہ خود اونٹنی جو حاملہ ہوتی تھی تو عرب کہتے تھے یہ اونٹنی جو بچہ جنے گی وہ بچہ جو جنے گا اس کو ہم نے ابھی بیچا یہ بھی منع ہے۔ اس لیے کہ یہ بیچ ہے شے معدوم کی اور یہی تفسیر ہے اہل لغت کی اور یہی کہا احمد اور اسحاق نے اور یہ قریب ہے

از روئے لغت کے بھی۔ اس باب میں عبد اللہ بن عباس اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور جبل الجبلہ سے مراد اونٹنی کے بچے کا بچہ ہے کہ اس کا بیچنا منسوخ ہے اہل علم کے نزدیک کہ وہ بیع غرر ہے یعنی دھوکے کی بیع ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔



۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ

دھوکے کی بیع کے حرام ہونے کے بیان میں

(۱۲۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَاةِ.

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۲۹۴) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس بیع سے کہ جس میں دھوکہ ہو یعنی شمن میں دھوکا ہو یا بیع میں کہ ان دنوں میں کوئی بھی مبہم وغیر معین ہو اور منع کیا کنکری مارنے کی بیع سے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابوسعید اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں بیع غرر کو یعنی جس بیع میں کسی طرح کا دھوکہ ہو۔ اور امام شافعی نے فرمایا بیع غرر میں داخل ہے مچھلی جو دریا کے اندر ہو اس کا بیچنا قبل پکڑنے، اور بھاگے ہوئے غلام کا بیچنا اور پرند جانوروں کا کہ ہوا میں اڑ رہے ہوں ان کا بیچنا اور اسی طرح اور بیوع کہ جس میں بائع قادر نہ ہو بیع کے سوچنے پر۔ اور کنکری کی بیع کے معنی یہ ہیں کہ بائع مشتری سے بولے کہ جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو بیع واجب ہوگئی میرے اور تیرے درمیان میں اور یہ مشابہ ہے بیع منابذہ کے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ بائع تھان پھینک دے مشتری کے پاس اور بیع واجب ہو جائے اور منبذہ اور منابذہ بھینکنے کو کہتے ہیں اور یہ سب بیوع ایام جاہلیت کی تھیں۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث منع کیا رسول اللہ ﷺ نے بیع غرر سے یہ ایک بڑا کلیہ ہے اور اصل اصول فقہ کا اور معجزہ ہے آنحضرت ﷺ کا اور اُوْتُبْتُ جَوَّامِعِ الْكَلِمِ میں اشارہ اسی کی طرف ہے اور سینکڑوں مسئلے اس حدیث سے نکلتے ہیں کہ بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ ایک ہزار مسئلہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اور تفصیل اس کی فقہ میں مذکور ہے۔



۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

اس بیان میں کہ ایک بیع میں دو بیعتیں کرنا منع ہے

(۱۲۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ.

(اسنادہ صحیح) (مشکاة المصابیح: ۲۸۶۸، الارواء: ۱۴۹/۵)

ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہنا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے اور تفصیل اس کی آگے ہے۔
فائدہ: اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور تفسیر کی ہے اس کی بعض علماء نے اس طرح کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ کپڑا میں تیرے ہاتھ نقد دس روپے کو اور قرض بیس روپیہ کو بیچنا ہوں اور ایک بات پر توڑ نہ کر لے اور اگر ایک بات پر اس نے توڑ کر لیا اور دوسری بات کو چھوڑ دیا تو کچھ مضائقہ نہیں بیع جائز ہے جب کہ ایک ہی بات پر فیصلہ ہو جائے۔ اور شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک بیع میں دو بیع کرنے کو جو نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں اپنا گھڑ تیرے ہاتھ بیچتا ہوں۔ اتنے روپیہ کے عوض میں اس اقرار پر کہ تو اپنا غلام اتنے روپیہ کو میرے ہاتھ فروخت کر دے پھر جب تو نے غلام کا بیچنا قبول کر لیا تو میں نے بھی گھر کا بیچنا اپنے اوپر لازم کر لیا اور یہ بیع اس لیے ناجائز ہے کہ واقع ہوئی ہے بیع بغیر ثمن معلوم کے اور نہیں جانتا بیع اور مشتری کہ کس پر واقع ہوئی اس کی بیع یعنی دونوں کی اس شرط میں ایک منفعت مجہول ہے اس کو غلام میں اور اس کو مکان میں اور یہ جہالت خلل جواز بیع ہوئی اگرچہ ظاہر میں قیمت دونوں کی متعین معلوم ہوتی ہے۔



۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ

اس بیان میں کہ اس چیز کا بیچنا منع ہے جو خود اس کے اپنے پاس نہ ہو

(۱۲۳۲) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ الرَّجُلُ يَسْأَلُنِي مِنَ الْبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي أَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوقِ ثُمَّ أُبِيعُهُ؟ قَالَ: ((لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ)).

(اسنادہ صحیح) (ارواء الغلیل (۱۲۹۲) الروض النضیر (۲۹۶) ((احادیث البیوع)) مشکاة (۲۸۶۸)

ترجمہ: روایت ہے حکیم بن حزام سے کہنا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور کہا آتے ہیں میرے پاس بعض مرد اور کہتے ہیں بیچو وہ چیز جو میرے پاس نہیں کیا میں خرید لاؤں ان کے لیے اور پھر بیچوں ان کے ہاتھ؟ آپ نے فرمایا کبھی نہ بیچ وہ چیز جو تیرے پاس نہیں۔

(۱۲۳۳) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُبَيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي. (صحیح) [انظر ماقبله]
 ترجمہ: روایت ہے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ میں بیچوں وہ چیز جو میرے پاس نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے اپنے باپ سے یہاں تک کہ ذکر کیا عبد اللہ بن عمرو کا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَا يَحِلُّ سَلْفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحٌ مَالَهُ يَضْمَنُ وَلَا بَيْعٌ مَالَيْسَ عِنْدَكَ یعنی حلال نہیں سلف اور نہ بیع اور نہ دو شرطیں ایک بیع میں اور حلال نہیں نفع اس کا جس کا یہ ضامن نہیں اور نہ بیچنا اس چیز کا جو تیرے پاس نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ کہا اسحاق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے کیا معنی ہیں سلف کے اور بیع کے اور اس سے منع کرنے کے تو انہوں نے کہا وہ یہ ہے کہ آدمی کسی کو کوئی چیز قرض دے یعنی کوئی چیز اس کے ہاتھ روپیہ کی دور روپیہ کی بیچ ڈالے اور وہ اس طبع سے لے لے کہ مجھ کو روپیہ قرض ملتا ہے اور احتمال ہے کہ معنی ہوں کہ کوئی شخص کسی کو قرض دے کسی چیز کی قیمت میں اور کہے اگر یہ روپیہ تجھ سے ادا نہ ہو سکے گا تو یہ چیز تیری میں لے لوں گا کہ میرے ہاتھ بک گئی۔ اسحاق نے کہا ایسا ہی کہا میں نے احمد سے کہ درست نہیں بیچنا اس چیز کا جس کا آپ ضامن نہیں۔ احمد نے کہا یہ حکم میرے نزدیک اور کسی چیز کا نہیں سوا غلے کے یعنی اس کی بیچ جائز نہیں جب تک قبضہ نہ ہو یعنی ضمان سے قبضہ مراد ہے۔ کہا اسحاق نے ایسا ہی کچھ یہ حکم شامل ہے ہر چیز کو جو تولی جاتی ہے یا ماپ کر بیچی جاتی ہے یعنی اس کی بیچ قبل قبض کے جائز نہیں۔ اور کہا احمد نے جب کہا کسی نے یہ کپڑا میں نے تیرے ہاتھ بیچا اور میرے ذمہ پر ہے اس کا سلوا دینا اور دہلا دینا یہ ایک بیع میں دو شرطیں ہوئیں یہ بھی جائز نہیں اور اگر کہے میں بیچنا ہوں یہ کپڑا تیرے ہاتھ اور میں خود اس کو کسی دوں گا تو کچھ مضائقہ نہیں یہ جائز ہے یا کہے میں یہ کپڑا بیچتا ہوں اور میں خود اس کو دو دوں گا تو یہ بھی جائز ہے، کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ یہ ایک شرط ہے ایسا ہی کچھ کہا ہے اسحاق نے یعنی مؤلف رحمہ اللہ کو اسحاق کے ان اقوال میں شک ہے۔ حدیث حکیم بن حزام کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور روایت کی ایوب سختیانی اور ابوالبشر نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے۔ اور روایت کی یہ حدیث عوف اور ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ حدیث مرسل ہے۔ روایت کی ہے ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اور عبیدہ بن عبد اللہ اور کئی لوگوں نے انہوں نے کہا کہ روایت کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم سے کہا انہوں نے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ بیچوں میں جو چیز میرے پاس نہ ہو۔ اور

روایت کی کتب نے یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور اس میں یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں اور روایت عبدالصمد کی زیادہ صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے یحییٰ بن ابی کثیر نے یہی حدیث یعلیٰ بن حکیم سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے عبداللہ بن عصمہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے آدمی وہ چیز کہ اس کے پاس نہیں۔



(۱۲۳۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ، وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ، وَلَا رِبْحٌ مَا لَمْ يُضْمَنْ، وَلَا بَيْعٌ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ)) .

(حسن صحیح) ارواء الغلیل (۱۳۷/۵) ((البیوع)) الصحیحہ (۱۲۱۲) المشکاۃ (۲۸۷۰)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں حلال سلف اور بیع اور نہ دو شرطیں ایک بیع میں اور حلال نہیں نفع اس میں جس کا یہ ضامن نہیں اور نہ بیچنا اس چیز کا جو تیرے پاس نہیں۔



(۱۲۳۵) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي.

(صحیح) (انظر الحديث (۱۲۳۲-۱۲۳۳))

ترجمہ: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ بیچوں میں وہ چیز جو میرے پاس نہ ہو۔



۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبْتِهِ

ولاء کے بیچنے ہبہ کرنے کی کراہت کے بیان میں

ولاء اس حق کو بولتے ہیں جو مالک کو بسبب آزاد کرنے غلام کے ثابت ہوتا ہے اور اس آزاد کرنے والے کو مولیٰ بولتے ہیں جب غلام مر جائے اور اس کا کوئی عصہ از روئے نسب کے نہ ہو تو اس کا ترکہ اسے آزاد کرنے والے کہ پہنچتا ہے اور وہی حالت حیات میں اس کا ولی اور نکاح اور بعد وفات کے جنازے کی نماز کا ولی قرار دیا جاتا ہے۔ انتہی المترجم

(۱۲۳۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبْتِهِ.

(صحیح) ((احادیث البيوع)) صحیح ابی داؤد (۲۵۹۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبداللہ بن دینار کے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور روایت کی ہے یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ منع فرمایا آپ ﷺ نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے اور اس حدیث میں وہم ہے۔ وہم کیا ہے اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی نے اور عبد اللہ بن نمیر نے اور کئی لوگوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن سلیم کی روایت سے۔



۲۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

جانور کے عوض جانور بطور قرض بیچنے کی کراہت کے بیان میں

(۱۲۳۷) عَنْ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً.

(اسنادہ صحیح) ((احادیث البیوع)) المشكاة (۲۸۲۲) التحقیق الثانی۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے جانور کو جانور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور سنا حسن کا بھی سمرہ سے صحیح ہے یعنی ثابت ہے محدثین کے نزدیک ایسا ہی کہا ہے علی بن مدینی نے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے جانور کے عوض قرض بیچنے میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور رخصت دی ہے بعض اہل علم صحابہ وغیرہم نے جانور کے تئیں جانور کے عوض قرض بیچنے کے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا۔

(۱۲۳۸) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحَيَوَانُ اثْنَانِ بَوَاحِدٍ، لَا يَصْلُحُ نَسَاءً وَلَا بَأْسًا بِهِ يَدًا بِيَدٍ)). (صحیح عند الالبانی) ((احادیث البیوع)) سلسلة الأحادیث الصحيحة (۲۳۱۶) بعض متقیین کہتے ہیں اس میں جان بدلس وضعیف ہے اور ابواثریر بھی بدلس ہے، سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو جانوروں کا ایک جانور کے بدلے بیچنا قرض درست نہیں ہاں اگر اسی وقت ہاتھوں ہاتھ لے تو کچھ مضائقہ نہیں۔



۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي شَرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

دو غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدنے کے بیان میں

(۱۲۳۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْهَجْرَةِ، وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَبْدٌ، فَجَاءَ سَيِّدُهُ

يُرِيدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((بَعْنِيهِ))، فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يُبَاعِ أَحَدًا بَعْدَ، حَتَّى يَسْأَلَهُ : ((أَعْبَدُ هُوَ ؟)) . (صحیح) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے آیا ایک غلام اور بیعت کی اس نے نبی ﷺ سے ہجرت کی اور خبر نہ تھی نبی ﷺ کو کہ وہ غلام ہے پھر آیا مالک اس کا چاہتا ہوا کہ اس کو لے جائے سو فرمایا آنحضرت ﷺ نے بچ اس کو میرے ہاتھ سو خرید لیا اس کو آپ نے دو غلام سیاہ دے کر پھر نہ بیعت کرتے تھے کسی سے جب تک پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں۔
فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دو غلام دے کر ایک غلام خریدنے میں اگر ہاتھوں ہاتھ لے اور اختلاف ہے قرض لینے میں۔



۲۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْجُنْطَةَ بِالْجُنْطَةِ مَثَلًا بِمِثْلِ وَكَرَاهِيَةِ التَّفَاضُلِ

اس بیان میں کہ گندم کے بدلے گندم برابر لینی چاہیے اور کمی بیشی جائز نہیں

(۱۲۴۰) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الدَّهَبُ بِالذَّهَبِ مَثَلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مَثَلًا بِمِثْلٍ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مَثَلًا بِمِثْلٍ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مَثَلًا بِمِثْلٍ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مَثَلًا بِمِثْلٍ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مَثَلًا بِمِثْلٍ، فَمَنْ زَادَ أَوْ زَادَ فَقَدْ أَرَبَىٰ بَيْعُوا الدَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ، يَدًا بِيَدٍ، وَيَبْعُوا الْبُرَّ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ، وَيَبْعُوا الشَّعِيرَ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ)) . (صحیح) (الروض النضر (۷۲۹)) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پیو یا خرید و سونا سونے کے عوض میں برابر برابر یعنی وزن، اور چاندی چاندی کے برابر یعنی وزن میں کھجور، اور عوض میں کھجور کے برابر یعنی کیل میں اور اسی طرح گھیوں عوض میں گھیوں کے برابر برابر اور نمک عوض میں نمک کے برابر برابر اور جو عوض میں جو کے برابر برابر، بر سوجس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود کا معاملہ کیا پیو سونے کو چاندی کے عوض میں جتنا چاہا ہو یعنی سونے کے عوض میں چاندی اگر لی جائے یا چاندی کے عوض میں سونا تو وزن برابر ہونا کچھ ضرور نہیں مگر شرط یہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ ہو یعنی قرض درست نہیں اور اسی طرح پیو گھیوں کھجور کے عوض میں جتنی چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں مگر کیل میں کم و بیش ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور پیو جو کو کھجور کے عوض میں جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار نہ ہو۔

فائدہ: اس باب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث خالد سے اسی اسناد سے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا يَبْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيرِ كَيْفَ شِئْتُمْ

بَدَأُ بَيْدًا یعنی پیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ۔ یعنی قرض درست نہیں۔ اور روایت کی بعض نے یہ یعنی پیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جتنا چاہو، ہاتھوں ہاتھ۔ یعنی قرض درست نہیں۔ اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث خالد سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابو الاشعث سے انہوں نے عبادہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث۔ اور زیادہ کیا اس میں کہا خالد نے کہا ابو قلابہ نے پیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جس طرح چاہو۔ سو ذکر کیا آخر حدیث تک اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں درست نہیں بیچنا گیہوں کا گیہوں کے عوض میں مگر برابر برابر اور جو کا جو کے عوض میں مگر برابر برابر پھر جب مختلف ہوں قسمیں تو مضائقہ نہیں کی اور زیادتی میں یعنی مثلاً سو سیر گیہوں دوسیر جو کے عوض میں لے یا تین سیر گیہوں ایک سیر خر کے عوض لے تو درست ہے مگر ہاتھوں ہاتھ لینا چاہیے ادھار درست نہیں دونوں چیزیں ادھار ہوں یا ایک چیز درست نہیں اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا شافعی نے دلیل اس بات کی کہ قرض لینا اس میں درست نہیں یہ قول ہے آپ کا کہ فرمایا آپ ﷺ نے پیچو جو کے عوض میں گیہوں کو جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں کہ ایک قوم نے علماء سے کہا ہے کہ گیہوں جو کے عوض میں بیچنا درست نہیں مگر جب برابر ہو یعنی ماپ میں دونوں برابر ہوں گویا کہ ان کے نزدیک گیہوں اور جو ایک ہی جنس ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور پہلا قول صحیح ہے یعنی درست ہونا اس بیع کا۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث میں چھ چیزوں کے ربا کا ذکر ہے۔ سونا، چاندی، گیہوں، جو، کھجور اور نمک اور باقی اور چیزوں کو جیسے لوہا چونا اور اقسام دانوں کے ان کے علماء نے اس پر قیاس کیا ہے مگر اختلاف اس میں ہے کہ ربا کی علت کیا ہے۔ امام مالک نے کہا علت ربا کی ان چھ چیزوں میں ثمنیت ہے سونے چاندی میں اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزوں میں سو جس میں قوت مدخر ہوگا یا ثمنیت ہوگی اس میں ربا حرام ہے یعنی کمی بیشی اس کے لینے میں جائز نہیں پس ان کے نزدیک ترکاری اور میوہ اور کھانے کی چیزیں کہ ذخیرہ نہیں ہوتیں ان میں ربا یعنی کم وزیادہ لینا دو کے بدلے ایک لینا درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک ربا کی علت ثمنیت ہے۔ سونے چاندی میں اور صرف قوت ہونا باقی چار چیزوں میں اذخار شرط نہیں یعنی یہ ضرور نہیں کہ وہ چیز جمع بھی کی جاتی ہو اور برسوں رکھی جاتی ہو صرف قوت ہونے سے ربا لازم آتا ہے تو ان کے نزدیک ترکاری میوے اور ادویات میں کم و بیش لینا ربا ہے برابر لینا درست ہے اور لوہے اور تانبے اور پتیل اور اڑدہات اور چونا اور ان کی مانند اور چیزوں میں ان کے نزدیک ربا نہیں مثلاً ایک پیانہ چونے کا دو پیانے چونے کے بدلے لینا دینا درست ہے اسی طرح سے لوہا تانبا سیر بھر لینا دوسیر دینا دوسیر بھر لینا سیر بھر دینا درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک ربا کی علت قدر الجنس ہے اور مراد قدر سے کیل اور وزن ہے یعنی ماپنا اور تولنا پھر ربا کی علت سونے چاندی میں وزن ہے۔ سور با جاری ہوگا ہر وزنی چیز میں مانند تانبے اور لوہے وغیرہما کے یعنی اس میں کم و بیش لینا ایک جنس کا درست نہیں مثلاً یہ جائز نہیں کہ دوسیر تانبا ایک سیر تانبے کے عوض میں لے یا دوے اور باقی چار چیزوں میں ربا کی علت کیل ہے پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز میں مانند چونے اور اشنان وغیرہما کے یعنی

جو چیز کہ ماپ کر نیچی جاتی ہے اور کیلی اور وزنی ہونا جس کا حدیث میں آیا ہے وہ تو بدل نہیں سکتا مثلاً سونا چاندی شرع میں وزنی ہے۔ سو اس کا حکم وزن کا ہے اگرچہ عرف میں خلاف اس کے جاری ہو اور گہیوں جو کھجور نمک یہ شرع میں کیلی ہیں اگرچہ عرف میں کیلی نہ ہوں سو جب یہ چیزیں لین دین میں ہم جنس ہوں تو اعتبار وزن اور کیل کا ہے مثلاً سونے کو سونے کے ساتھ بیچنے میں وزن برابر چاہیے اور اسی طرح چاندی کو چاندی کے ساتھ وزن برابر چاہیے کتنی بڑھتی وزن میں درست نہیں اور چار باقی چیزوں میں کیل کا اعتبار ہے، اگرچہ عرف میں رواج ان چیزوں میں کیل کا نہ ہو اور جس میں کیلی اور وزنی ہونا حدیث میں نہیں آیا اس میں اعتبار عرف کا ہے۔ اگر عرف میں وہ وزنی ہے تو وزن میں برابر چاہیے اور اگر کیلی ہے تو کیل میں مثلاً چوننا عرف میں کیلی ہے جب چونے سے بڑھتا ہے تو زیادتی کی کیل میں درست نہیں اور لوہا تانبا کہ عرف میں وزنی ہے جب لوہا لوہے سے یا تانبا تانبے سے بدلیں تو کمی بیشی وزن میں نہ چاہیے نہیں تو رہا ہوگا۔ ایک ذنا فی شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی۔



۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّرْفِ

صرافے کے بیان میں

(۱۲۴۱) عَنْ نَافِعٍ قَالَ : انْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَنَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : قَالَ سَمِعْتُهُ اذُنَايَ هَاتَانِ يَقُولُ : ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، لَا يُشَفُّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ)) . (صحیح) (الارواء : ۱۸۹/۵ ، احادیث البیوع)
ترجمہ: روایت ہے نافع سے کہا انہوں نے کیا میں اور ابن عمر ابو سعید کی طرف روایت کی انہوں نے ہم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا کہ سنا ہے میرے ان کانوں نے فرماتے تھے نہ بیچو سونے کو سونے کے بدلے مگر برابر یعنی وزن میں اور نہ بیچو چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر نہ بڑھایا جائے کوئی اس میں کا دوسرے پر اور نہ بیچو اس میں سے کچھ قرض عوض میں نقد کی یعنی لین دین دونوں ایک ہی وقت میں ہو جائے یہ نہ ہو کہ ایک چاندی دے دے دوسرا چاندی دینے کا وعدہ کل پر رکھے یا دونوں طرف سے قرض ہو یعنی قول و قرار ہو جائے لین دین کی کچھ مدت ٹھہرے یہ بھی درست نہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور ابو ہریرہ اور ہشام بن عامر اور براء اور زید بن ارقم اور فضالہ بن عبید اور ابو بکرہ اور ابن عمر اور ابو الدرداء اور بلال رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے مگر جو مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ کہتے تھے کچھ مضائقہ نہیں اس میں کہ بیچا جائے سونا بدلے سونے کے۔ کتنی بڑھتی اور چاندی بدلے چاندی کے کتنی بڑھتی جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رہا تو جب ہے کہ یہ معاملہ

قرض ہو، اور ایسا ہی کچھ مروی ہے ان کے بعض اصحاب سے بھی اور مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ پھر بھی گئے اپنی اس بات سے جب سنی انہوں نے حدیث نبی ﷺ کی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور پہلا قول صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ صرافی میں کسی کا اختلاف نہیں یعنی سب کا مذہب وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔



(۱۲۴۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَيْعِ، فَأَبِيعُ بِالذَّنَانِيرِ فَأَخْذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَأَبِيعُ بِالْوَرِقِ فَأَخْذُ مَكَانَهَا الذَّنَانِيرَ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِنْ بَيْتٍ حَفْصَةَ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ : ((لَا بَأْسَ بِهِ بِالْقِيَمَةِ)) . (اسنادہ ضعیف عند الالبانی) الارواء الغلیل (۱۳۲۶) ((احادیث البیوع)) .

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے میں اونٹ بیچتا تھا بقیع کے بازار میں سو بیچتا تھا اونٹ کو عوض میں دیناروں یعنی اشرفیوں کے یعنی قیمت اس سے ٹھہراتا تھا اور لیتا تھا دیناروں کے عوض میں چاندی اور کبھی بیچتا تھا اونٹ چاندی کے بدلے اور لیتا تھا میں اس کے عوض میں دینار سو آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ان کو نکلتے پایا میں نے حصہ کے گھر سے سو پوچھا میں نے آپ ﷺ سے اس حکم کا، سو فرمایا آپ ﷺ نے کچھ مضائقہ نہیں قیمت ٹھہرانے میں یعنی قیمت دینار سے ٹھہرا کر اس کے بدلے درہم لینا یا درہم ٹھہرا کر دینار لینا اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

فائدہ : اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر سماک بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوف اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر لے سونا چاندی دے کر اور چاندی سونا دے کر اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے اس کو نادرست بھی کہا ہے۔



(۱۲۴۳) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ : أَقْبَلْتُ أَقُولُ : مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ - وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ أَتَيْنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : كَلَّا وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرَقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)) . (صحیح) الارواء (۱۳۴۷) الروض النضیر (۷۲۹) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے کہا آیا میں بازار میں اور کہا میں نے کون صراف ہے کہ درہم دیتا ہے یعنی میں اسے دینار دوں وہ مجھے درہم دے، سو کہا طلحہ بن عبید اللہ نے اور وہ عمر بن خطاب کے پاس تھے دکھاؤ ہم کو اپنا سونا یعنی دینار وغیرہ پھر لوٹ کر ہمارے پاس آؤ جب تک ہمارا نوکر آ جائے تو ہم تم کو چاندی یعنی درہم دیں، سو فرمایا عمر بن خطاب نے کبھی ایسا نہ ہوگا قسم ہے اللہ کی یا تو تم دے دو اس کی چاندی یعنی درہم ابھی یا نہیں تو پھر دو اس کا سونا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے چاندی سونے کے بدلے لینا بیاج ہے مگر ادھر لے ادھر دے یعنی ادھار درست نہیں اور گیہوں گے کہ بد لے رہا ہے مگر ادھر لے ادھر دے، اور جو بدلے جو کے بیاج ہے مگر ادھر لے ادھر دے اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر جو ادھر دے ادھر لے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور آپ نے جو فرمایا: ہاء و ہاء اس کے معنی ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں سودا نقد ضرور ہے۔ مترجم: ایک چیز بیچنا اسی کے عوض میں مثلاً چاندی چاندی کے عوض میں تین طرح ہوتا ہے دونوں وزنی ہوں یا دونوں کیلی اور دونوں موجود ہوں یعنی نقد دوسرے یہ کہ دونوں موجود نہ ہوں طرفین سے معاملہ قرض پر ہو۔ تیسرے یہ کہ ایک طرف نقد ہو ایک طرف قرض سو پہلی صورت درست ہے بشرطیکہ دونوں کیلی میں برابر ہوں اگر کیلی ہیں اور وزن میں اگر وزنی ہیں اور دو صورتیں اخیر کی جائز نہیں اگرچہ برابر ہوں دونوں جنس۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ۔



۲۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي ابْتِيَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّائِيْرِ وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ

بیوند کاری کے بعد کھجور کے درخت اور مال دار غلام خریدنے کے بیان میں

(۱۲۴۴) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ ابْتِىَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّرَ فَشَمَرَتْهَا لِلَّذِي بَاْعَهَا، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتِىَاعُ، وَمَنْ ابْتِىَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاْعَهُ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتِىَاعُ)). (صحيح) ارواء الغليل (۱۳۱۴)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس نے خرید کیے کھجور کے درخت بعد بیوند کرنے کے تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے بیچا مگر یہ کہ خریدنے والا پھل کی بھی شرط کرے درخت کے ساتھ خرید کے وقت اور جس نے خرید غلام کو اور اس کے پاس مال بھی ہے تو وہ مال اسی کا ہے جس نے غلام بیچا مگر یہ کہ خریدنے والا اس مال کی بھی شرط کرے بیچ کے وقت۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی مروی ہے کئی سندوں سے

زہری سے وہ روایت کرتے ہیں سالم سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے خرید اکھجور کا درخت بعد پیوند کرنے کے تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے وہ درخت بیچا مگر جب کہ خریدار پھل کی بھی شرط کرے اور جس نے بیچا کوئی غلام تو مال اس غلام کا بائع کا ہے مگر جب خریدنے والا مال کی بھی شرط کرے اور مروی ہے نافع سے وہ روایت کرتے ابن عمر سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے بیچا کوئی غلام اور اس کے پاس مال ہے تو مال بائع کا ہے مگر جب شرط کر لے مشتری ایسی ہی روایت کی عبید اللہ بن عمرو غیرہ نے نافع سے دونوں حدیثیں اور روایت کی بعض نے یہ حدیث نافع سے انہوں نے نبی ﷺ سے بھی اور روایت کی عکرمہ بن خالد نے ابن عمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے سالم کی حدیث کی مانند اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد اور اسحاق کا محمد نے کہا حدیث زہری کی سالم سے جو مروی ہے ان کے باپ کے واسطے نبی ﷺ سے وہ زیادہ صحیح ہے۔



۲۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

اس بیان میں کہ بیچنے اور خریدنے والے کو جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں اختیار ہے (۱۲۴۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا)) . قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَهُوَ قَاعِدٌ، قَامَ لِيَجِبَ لَهُ الْبَيْعُ .

(اسنادہ صحیح) إرواء الغلیل (۱۵۴/۵) الروض النضیر (۵۴۱) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے سنائیں نے رسول اللہ کو فرماتے تھے بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا اختیار کی شرط کر لیں یعنی اس صورت میں بعد تفریق بھی اختیار رہے گا کہہ راوی نے عبد اللہ بن عمر جب خریدتے کوئی چیز تو کھڑے ہو جاتے کہ بیع واجب ہو جائے اور خیار باقی نہ رہے۔

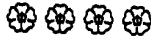


(۱۲۴۶) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا، بُوْرِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكُنَمَا مُحِقَّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا)) .

(اسنادہ صحیح) (الارواء : ۱۲۸۱، احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر دونوں سچ بولے یعنی نرخ میں غلط اظہار نہ کیا اور کھول دیا بائع نے عیب و صواب بیع کا اور مشتری نے حال دشمن وغیرہ کا برکت دی جائے گی ان کی بیع میں اور اگر جھوٹ بولے اور چھپایا مٹائی جائے گی برکت ان کی بیع کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور سمرہ اور ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اور سوا ان کے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا کہ جدا ہونا بدوں سے مراد ہے نہ کلام سے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ جدائی کلام کی مراد ہے یعنی بیع و شراء کے الفاظ جب تک تمام نہ ہوں جب تک خیار ہے بعد اس کے نہیں اور آپ کی حدیث میں یہی مراد ہے اور پہلا قول صحیح ہے اس لیے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جو راوی حدیث ہیں وہ خود بھی چاہتے ہیں کہ بیع لازم ہو جائے اور خیار نہ رہے تو چلنے لگتے تاکہ خیار جاتا رہے اور راوی خوب جانتا ہے اپنی روایت کو اور ایسا ہی مروی ہے ابو ہریرہ اسلمی سے کہ ان کے پاس فیصلہ چاہا دو شخصوں نے بیع حق گھوڑے کے کہ اس کی بیع کی تھی انہوں نے ایک کشتی میں تو فرمایا ابو ہریرہ نے تم کو اختیار ہے اس لیے کہ بائع اور مشتری کشتی میں ہوں تو جدا نہیں ہو سکے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بائع اور مشتری کو خیار ہے جب تک جدا نہ ہوں اور ظاہر کہ کشتی میں افتراق بالابدان نہیں ہو سکتا اور افتراق بالکلام ممکن ہے اور بعض علماء کا مذہب یہی ہے کہ افتراق بالکلام مراد ہے یعنی اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے ثوری کا اور ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس سے اور ابن مبارک سے کہ انہوں نے فرمایا کیسے رد کروں میں اس مذہب کو اور حدیث رسول اللہ ﷺ کی اس باب میں صحیح ہے سو قوی کہا انہوں نے اس مذہب کو یعنی تفرق سے تفرق بالابدان مراد ہے اور یہ جو آپ نے استنفا فرمایا اور ارشاد کیا لَا يَبِيعُ الْمَخْيَارِ مطلب اس کا یہ ہے کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہے مگر بیع خیار میں یعنی جب بائع نے مشتری کو اختیار دیا اور مشتری نے بیع کو اختیار کر لیا تو پھر مشتری کو اختیار نہیں کہ اس بیع کو فسخ ورد کر دے اگرچہ جدا بھی نہ ہوئے ہوں ایسی تفسیر کی ہے اس کی شافعی نے اور لوگوں نے اور حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مقوی ہے تفرق بالابدان کو جو مروی ہے آنحضرت ﷺ سے۔



(۱۲۴۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا أَنْ تَكُونَا صَفْقَةَ خِيَارٍ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةً أَنْ يَسْتَفِيلَهُ)).

(حسن صحیح) (الارواء: ۱۳۱۱)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں مگر یہ کہ ہوئے بیع خیار کی اور حلال نہیں ان دونوں کو کہ جلدی چھوڑ دے اپنے ساتھی کو اس خوف سے کہ وہ بیع کو فسخ کر دے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور معنی اس کے یہی ہیں کہ جدا نہ ہوں اس خوف سے کہ بیع فسخ ہو اور اگر فرقت کلام کی مراد ہوتی تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ بنتے کہ اس میں یہ بات کہی نہیں جاسکتی کہ جدا نہ ہونا چاہیے اس خوف سے کہ بیع کا اقالہ نہ ہو۔

۱۔ اقالہ کہتے ہیں بیع توڑ دینے کو اور لی ہوئی چیز پھیر دینے کو۔

۲۷۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي خِيَارِ الْمُتَبَايِعِينَ

فروخت کرنے اور خریدنے والے کے اختیار کے بیان میں

(۱۲۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ يَبِعٍ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ)) .

(اسنادہ حسن صحیح) (الارواء : ۱۲۵/۵، ۱۲۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ جدا ہوئیں بائع اور مشتری بعد بیع کے مگر آپس کی خوشی سے۔

فائل: مترجم کہتا ہے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اعتبار فرقت بالابدان کا ہے نہ فرقت بالقول کا اس لیے منع کرنا جدا ہونے سے بعد بیع کے اس سے نہیں مراد ہو سکتی مگر جدائی بدنی کہ وہ اختیاری ہے اور بعد بیع کے باقی ہے اور جدائی قولی بعد بیع کے ہو چکی اس سے منع کرنا نہیں ہو سکتا۔ انتہی۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۲۴۹) عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ . (اسنادہ حسن عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس

کی سند ابوالثریر مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر سے کہ نبی ﷺ نے اختیار دیا ایک اعرابی کو بعد بیع کے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۲۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُخَدَعُ فِي الْبَيْعِ

اس کے بیان میں جو سودے میں دھوکا کھا جائے

(۱۲۵۰) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عَقْدَتِهِ ضُعْفٌ، وَكَانَ يُبَايِعُ وَإِنَّ أَهْلَهُ أَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا : يَا

رَسُولَ اللَّهِ! أَحْجُرْ عَلَيْهِ، فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَنَهَاةً، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَلَى الْبَيْعِ،

فَقَالَ : ((إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ : هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ)) . (اسنادہ صحیح) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد کی خرید و فروخت میں ضعف تھا یعنی اکثر خرید و فروخت میں دھوکا کھا جاتا تھا اور

ہمیشہ چیزیں خریدتا تھا تو گھروالے اس کے آئے نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ اس کو روک دیجیے یعنی منع

کردیجیے بیع سے پس بلایا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور منع کیا بیع سے تو عرض کیا اس نے کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو صبر

نہیں آتا بغیر خرید و فروخت کے تو فرمایا آپ ﷺ نے جب تو خریدے یا بیچے تو کہہ دے لیکن دین ہے اور فریب نہیں معلوم ہوا کو خسارے کے سودے میں خیار نہیں۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ روک دینا اور منع کرنا چاہیے مرد کو خرید و فروخت سے جب کہ ضعیف العقل ہو کہ دھوکا کھا جاتا ہو۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا حرباً منع کو بیع سے روکنا درست نہیں۔ مترجم کہتا ہے یہ شخص جن سے آپ نے فرمایا جان بن مقد بن عمرو انصاری ہیں اور دو بیٹے ان کے بچے اور واسع حاضر ہوئے جنگ احد میں اور عمران کی ایک سوتیلی برس کی تھی اور کسی قلعہ کی لڑائی میں وہ آپ کے ساتھ تھے سوان کے سر میں ایک پتھر لگا اور اس سے ان کی زبان اور عقل میں فتور آ گیا مگر بالکل عقل نہیں گئی۔ اور دارقطنی نے کہا ہے کہ وہ نابینا تھے۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا خلا بتمہ سو خاء کو زیر ہے اور لام میں تشدید نہیں اور اس کے بعد الف ہے الف کے بعد ہائے مفتوح ہے مگر جب کچھ خرید و فروخت کرتے تھے لاخیابتمہ کہتے تھے اور اس میں بعد خاء کے بجائے لام کے یائے مفتوح ہے۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ اشع تھے اور اشع عرب میں اس کو کہتے ہیں جو لام کی جگہ یے بولتا ہے اور خلا بتمہ کے معنی خدایت کے ہیں تقدیر لا خلا بتمہ کی یہ ہے لَا تَحِلُّ لَكَ خَدِيعَتِي یعنی تجھ کو میرے ساتھ مکر کرنا جائز نہیں کہ میں ناواقف ہوں یا سمجھ نہیں رکھتا یا یہ تقدیر ہے لَا يُلْزِمُنِي خَدِيعَتُكَ یعنی تیری خدایت مجھ پر لازم نہیں ہوگی۔ یعنی مجھے اختیار ہے کہ اس بیع میں کسی طرح کا نقصان دیکھوں گا تو پھیر دوں گا گویا اس لفظ سے خیار خیار عیب ثابت کرنا منظور ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں تو بعض نے کہا یہ حکم اسی کے لیے خاص تھا اب کوئی ایسا نہیں کر سکتا کہ جو شخص اب دھوکا کھا جائے اور غبن میں پڑ جائے تو اس کو خیار نہیں کہ بیع کو پھیر دے غبن یعنی نقصان تھوڑا ہو یا بہت اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا اور بھی لوگوں کا کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو خریدے اور بعد کو معلوم ہو کہ وہ دس روپے کی تھی اور اس نے بیس کو خریدی تو مشتری کو اختیار نہیں کہ پھیر دے اور امام مالک سے بھی صحیح تر روایت تو یہی ہے اور بغدادی مالکی لوگوں نے کہا ہے کہ جو شخص ایسا دھوکا کھا جائے کہ تین روپیہ کی چیز چار روپیہ کو خرید لے تو اسے اختیار ہے پھیر دینے کا اسی حدیث کی دلیل سے جب کہ مقدار نقصان کا ثلث قیمت کے برابر ہوئے یعنی مثلاً تین روپیہ کی چیز چار کو خریدے اور اگر مقدار نقصان ثلث سے کم ہے تو اختیار نہیں تو صحیح وہی پہلا مذہب ہے یعنی مغبون کو اختیار نہیں اس لیے کہ آپ نے بھی ان صحابی کے لیے کچھ خیار ثابت نہیں کیا یعنی نہیں فرمایا کہ جب تو ایسا کہے گا تو تجھے اختیار ہے کہ چاہے بیع کو رکھے یا پھیر دے اور اگر اس حدیث سے خیار ثابت بھی ہو تو خاص انہی صحابی کے لیے ہوگا۔ ہر مغبون کو کیونکہ حاصل ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جو متقاضی عموم ہو یہ سب مضمون نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے۔



۲۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَصْرَاةِ

دودھ روکا ہوا جانور خریدنے کے بیان میں

(۱۲۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ اشْتَرَى مَصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا حَلَبَهَا، إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ)). (صحیح) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا نبی ﷺ نے جس نے خریدی ایسی گائے یا بکری کہ جس کا دودھ بچنے والے نے کئی دن سے نہیں دوا تھا کہ اس کے تھن خوب بڑے بڑے ہو گئے تھے کہ خریدار جانے کہ بہت دودھ دیتی ہے، سو لینے والے کو اختیار ہے جب دودھ دو ہے اس کے پھیر دینے کا اور جب پھیرے تو اسکے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے دے یعنی اس دودھ کے عوض میں جو اس نے دوا تھا۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔



(۱۲۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ اشْتَرَى مَصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ)) مَعْنَى ((لَا سَمْرَاءَ)) لَا بُرَّ. (صحیح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے جو خریدے دودھ رکی ہوئی گائے یا بکری اس کو اختیار ہے تین دن تک سوا گر پھیرے تو پھیر دے اس کے ساتھ ایک صاع غلے کا کہ سمرانہ ہو یعنی گہیوں نہ ہو۔ یعنی کوئی اور غلے سے دے دے گہیوں کچھ ضرور نہیں کہ عرب میں گراں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنی اہل حدیث کا انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔ مترجم کہتا ہے اسی مضمون کی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے چنانچہ صحیحین میں ہے مگر اس میں مصراۃ کی جگہ مُحَفَّلَةٌ آیا ہے اس کے بھی معنی وہی ہیں اور صاع لکھنؤ کے سیر سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہے۔ اور امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے جو اوپر مذکور ہوا کذا فی شرح مشارق۔



۳۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّائِبَةِ عِنْدَ الْبَيْعِ

جانور بچتے وقت سواری کی شرط لگانے کے بیان میں

(۱۲۵۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بَعِيرًا، وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى أَهْلِهِ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے راستے میں ایک اونٹ بیچا نبی ﷺ کے ہاتھ اور شرط کر لی کہ وہ سوار ہوگا اس پر اپنے گھر تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کہ ایک شرط جائز ہے بیع میں یعنی دو شرطیں جائز نہیں اور قول یہی ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ایک شرط بھی جائز نہیں اور بیع صحیح نہیں ہوتی اگر اس میں شرط ہو۔



۳۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانے کے بیان میں

(۱۲۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَبِنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ، إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ، نَفَقَتُهُ)). (صحيح) إرواء الغلیل (۱۴۰۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سواری پر چڑھے جب وہ سواری رہن ہو اور دودھ والی گائے بکری کا دودھ پیا جائے وہ رہن ہو اور جس پر سواری کرے یا اس کا دودھ پیوے اس کے ذمہ پر اس کا دانہ گھاس ہے یعنی راہن ہو یا مرتہن۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر عامر شعی کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف یعنی انہی کا قول ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ جائز نہیں نفع اٹھانا شئی مرہونہ سے بالکل۔



۳۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي شَرَاءِ الْقَلَادَةِ وَفِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ

ایسا ہار خریدنے کے بیان میں جس میں سونا اور جواہرات ہوں

(۱۲۵۵) عَنْ فُضَّالَةَ بِنِ عُبَيْدٍ قَالَ: اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قَلَادَةً بَاثْنِي عَشَرَ دِينَارًا، فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ، فَفَضَّلْتُهَا، فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنِي عَشَرَ دِينَارًا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تَبَاْعُ حَتَّى تَفْضَلَ)). (صحيح) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عید سے کہا انہوں نے خرید میں نے خیر کی فتح کے دن ایک بار بارہ دینار کو کہ اس میں سونا بھی تھا اور کچھ جواہر بھی جڑے تھے سو اس کو توڑ کر جدا جدا کیا میں نے اور پایا اس میں سونا بارہ دینار سے زیادہ سوڈ کر کیا میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا ایسی جڑ و چیزیں سونے چاندی کی نہ بیچے جائیں بغیر توڑے اور جدا کیے۔

فائدہ: روایت کی تفسیر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابو شجاع سے انہوں نے سعید بن پزید سے اسی اسناد سے اس حدیث کی مانند- ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جائز نہیں کسی تلوار یا کمر بند کا بیچنا کہ جس میں چاندی جڑی ہو روپوں کے عوض میں جب تک جدا نہ کر لی جائے اور الگ الگ کر کے اس کو جدا نہ تو لیں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے اس کی اجازت بھی دی ہے صحابہ وغیرہم سے۔



۳۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ

لوڈی یا غلام بیچتے وقت ملکیت کی شرط لگانے پر وعید کے بیان میں

(۱۲۵۶) عَنْ عَائِشَةَ : اِنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاسْتَرْطَوْا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اَشْتَرِيْهَا ، فَاِنَّمَا

الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطِيَ الثَّمَنَ ، اَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ)) . (صحیح) الارواء (۱۳۰۸) الروض التنبیہ (۷۸۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کے خریدنے کا اور بریرہ کے مالکوں نے شرط کی کہ حق ولاء ہمارے واسطے رہے سو فرمایا نبی ﷺ نے خرید لو اس کو اور بے شک ولاء تو اسی کو پہنچے گی جو قیمت دے یعنی خریدنے والے کی ہے بیچنے والے کو نہیں مل سکتی اگرچہ وہ شرط بھی کر لے۔ یا یہ فرمایا کہ جو مالک ہو نعمت کا یعنی ولاء اسی کی ہے جو مالک ہو آزاد کرنے کا۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور کہا یعنی مؤلف نے منصور بن معتمر کی کنیت ابو عتاب ہے روایت کی ہم سے ابو بکر عطاء نے جو بصرے کے ہیں انہوں نے علی بن مدینی سے کہا علی نے: سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے جب تجھے حدیث پہنچے منصور سے تو دونوں ہاتھ تیرے خیر سے بھر گئے پھر نہ ارادہ کرتو کسی غیر کا پھر فرمایا یحییٰ نے میں کسی کو اثبت نہیں پاتا ان لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ابراہیم نخعی اور مجاہد سے منصور سے زیادہ اور خبر دی مجھ کو محمد بن عبد اللہ بن ابی الاسود سے کہا انہوں نے کہا عبد الرحمن بن مہدی نے منصور کو فد کے سب راویوں سے زیادہ اثبت ہیں۔



۳۴۔ بَابُ الشَّرَاءِ وَالْبَيْعِ الْمَوْقُوفِينَ

وقف شدہ مال کی خرید و فروخت

(۱۲۵۷) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِي لَهُ أَصْحِيَّةً بِدَيْنَارٍ، فَاشْتَرَى أَصْحِيَّةً فَأَرْبَحَ فِيهَا دِينَارًا فَاشْتَرَى أُخْرَى مَكَانَهَا فَجَاءَ بِالْأَصْحِيَّةِ وَالْدَيْنَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((صَحَّ بِالشَّاةِ، وَتَصَدَّقُ بِالْدَيْنَارِ)).

(ضعیف) (أحادیث البیوع) اس میں حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے اور سامع کی صراحت نہیں ہے۔ روایت ہے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھیجا کہ ایک قربانی کا جانور خرید لائیں ساتھ ایک دینار کے تو انہوں نے ایک جانور خریدا اور فائدہ اٹھایا اس میں ایک دینار کا یعنی ایک دینار کا ایک جانور خرید کر دو دینار کو بیچا، آپ ﷺ کے پاس ایک جانور اور ایک دینار لے کر حاضر ہوئے سو فرمایا آپ ﷺ نے جانور کو ذبح کر اور دینار کا صدقہ دے دے۔

فائدہ: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور میرے نزدیک حکیم بن حزام سے کچھ سنا نہیں حبیب بن ابی ثابت نے۔

(۱۲۵۸) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ: دَفَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا لِأَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ، فَبِعْتُ إِحْدَاهُمَا بِدَيْنَارٍ، وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالْدَيْنَارِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرْتُ لَهُ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ فَقَالَ لَهُ: ((بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي صَفْقَةِ يَمِينِكَ))، فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ إِلَى كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ، فَيَرْبُحُ الرَّبْحَ الْعَظِيمَ، فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَالًا. (صحيح) (أحادیث البیوع) (الارواء الغلیل (۱۲۸۷))

ترجمہ: روایت ہے عروہ باریقی سے کہا انہوں نے دیا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک دینار کہ خرید لاؤں میں ایک بکری سو خریدیں میں نے اس سے دو بکریاں اور بیچی اس میں سے ایک بکری ایک دینار کو اور لایا نبی ﷺ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار اور مذکور ہوا آپ کے آگے حال اس بکری کا جو گزر رہا تھا، سو فرمایا آپ ﷺ نے برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے داہنے ہاتھ کو خرید و فروخت میں۔ پھر بعد اس کے وہ جاتے تھے کناسہ کو کوفہ کی طرف کہ ایک موضع ہے کوفہ کے قریب اور نفع کمالات تھے وہاں سے بہت سا سوکوفہ میں سب لوگوں سے زیادہ مال والے تھے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے احمد بن سعید نے انہوں نے حبان سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے زبیر بن خریث سے

انہوں نے ابی لبید سے، سوڈ کر کی حدیث اسی کے مانند اور بعض اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق اور بعض نے اس حدیث سے تمسک نہیں کیا انہیں میں ہیں شافعی اور سعید بن زید بھائی ہیں حماد بن زید کے اور ابولبید کا نام لما زہ ہے۔



۳۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَكَاتِبِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي

اس مکاتب کے بیان میں جس کے پاس اتنا مال ہو جو وہ ادا کر سکے

(۱۲۵۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَصَابَ الْمَكَاتِبُ حَدًّا أَوْ مُبْرَأًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ)) . وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يُؤَدِّي الْمَكَاتِبُ بِحِصَّةِ مَا، أَدَّى دِيَّةَ حُرٍّ، وَمَا بَقِيَ دِيَّةَ عَبْدٍ)) .

(صحیح) (الارواء: ۱۷۲۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوگا اس حساب سے کہ جتنا آزاد ہو چکا ہے اور فرمایا نبی ﷺ نے کہ دیت دیا جائے مکاتب دیت آزاد کے موافق اس حصے کی کہ ادا کر چکا ہے یعنی اپنی زر کتاب سے اور دیت غلام کی موافق ہے اس کے کہ باقی ہے اس پر یعنی زر کتابت سے۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے کہ دیت دیا جائے مکاتب دیت آزاد کی یعنی مثلاً آدھا بدل کتابت کسی مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اس کو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اس غلام کے وارثوں کو اور اس کے مالک کو آدھی قیمت غلام کی مثلاً کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اس کی سودرہم تھی پس ادا کیے اس نے پانچ سودرہم بعد ازاں وہ مارا گیا تو غلام کے وارثوں کے لیے وہی پانچ سودرہم آدھی دیت آزاد کی ہے اور اس کے مالک کو پچاس درہم دے کہ آدھی قیمت اس کی ہے اور اسی طرح اگر ادا کر چکا تھا آدھا روپیہ کتابت کا پھر اس غلام کا باپ مر گیا اور وہ باپ آزاد تھا اور اس کا کوئی وارث بھی نہ تھا سو اس مکاتب بیٹے کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب اس کے آدھے مال کا اور مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں کہ جس سے مالک اس کا کہے کہ تو اتنا مال ادا کرے تو آزاد ہے۔ ف: اس باب میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی خالد حذاء نے عکرمہ سے انہوں نے علی سے انہیں کا قول اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور کہا اکثر علمائے صحابہ وغیرہم نے مکاتب غلام ہے جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی رہے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

(۱۲۶۰) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَقُولُ: ((مَنْ

كَاتَبَ عَبْدُهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ، فَأَذَاهَا إِلَّا عَشْرَةَ أَوْاقٍ. أَوْ قَالَ. عَشْرَةَ دَرَاهِمَ عَجَزَ، فَهُوَ رَقِيقٌ)).
(اسنادہ حسن) ارواء الغلیل (۱۶۷۴) المشكاة (۳۳۹۹ - ۳۴۰۱)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا انہوں نے سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ خطبہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے جو اپنے غلام سے کہے کہ تو سواوقیہ ادا کر دے تو آزاد ہے اور اس نے ادا کیے سب گردس اوقیہ یا فرمایا آپ نے کہ باقی رہے اس پر دس درہم پھر عاجز ہو گیا یعنی نہ دے سکا وہ زر باقی تو پھر وہ غلام ہی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا اور جو سوالان کے ہیں کہ مکاتب کا حکم غلام ہی کا ہے اور وہ غلام ہے جب تک اس پر کچھ رقم کتابت باقی ہے۔ اور روایت کی حجاج بن ارطانے عمرو بن شعیب سے اسی کی مانند۔



(۱۲۶۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبٍ إِحْدُكُنَّ مَا يُودِّي، فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ)). (اسنادہ ضعیف عند الالبانی) ارواء الغلیل (۱۷۶۹) تخریج مشکاة المصابیح (۳۴۰۰) اس میں بھان مولانا سلمہ محمول راوی ہے۔ بعض محققین کے نزدیک اس کی سند حسن ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تمہارے مکاتب کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ ادا کر دے تو آزاد ہو جائے تو اس سے پردہ کرنا چاہیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ چھپنا اس غلام مکاتب سے کہ جس کے پاس رقم کتاب موجود ہو ازراہ تورع اور پرہیزگاری کے ہے اور کہا انہوں نے کہ آزاد نہیں ہوتا غلام جب تک ادا نہ کرے رقم کتابت کی اگرچہ اس کے پاس رقم کتابت موجود ہو۔



۳۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا أَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهُ مَتَاعَهُ

اس بیان میں کہ جب کسی کا قرض دار مفلس ہو جائے اور قرض دینے والا اس کے پاس اپنا مال پائے
(۱۲۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرِئٍ أَفْلَسَ، وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا، فَهُوَ أَوْلَىٰ بِهَا مِنْ غَيْرِهِ)). (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۴۴۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مفلس ہو گیا اور پائے کوئی اپنی چیز بعینہ اس کے پاس تو وہ مالک زیادہ مستحق ہے اس کا بہ نسبت اور لوگوں کے۔

فائدہ : اس باب میں سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے وہ شخص بھی شریک ہے اور سب قرض خواہوں کے ساتھ یعنی اپنی چیز سالم نہیں لے سکتا سب قرض داروں کے برابر اس کا بھی حصہ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔



۳۷۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الذَّمِّيِ الْخَمْرَ يَبِيعُهَا لَهُ

اس بیان میں کہ مسلمانوں کے لیے ذمی کو شراب بیچنے کے لیے دینا منع ہے
(۱۲۶۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لَيْتِيمٌ۔ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ، وَقُلْتُ : إِنَّهُ لَيَتِيمٌ فَقَالَ : ((أَهْرِيقُوهُ))۔

(صحیح) (المشکوۃ : ۳۶۴۸، التحقيق الثانی) يشهد له الحديث الآتي (۱۲۹۳)

ترجمہ : روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے ہمارے پاس شراب تھی ایک یتیم کی پھر جب اتری سورہ مائدہ اور اس میں شراب کی حرمت مذکور ہے تو پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور کہا میں نے وہ ایک یتیم کی ہے فرمایا آپ ﷺ نے بہاد واس کو۔

فائدہ : اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو سعید کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اسی کے قائل ہیں بعض اہل علم کہ کہتے ہیں حرام ہے کہ شراب کا سرکہ بناویں اور برا سمجھا ہے اس واسطے کہ مسلمان کے گھر میں شراب رہے اور سرکہ بنا کر یعنی سرکہ بنانے کی اگر اجازت دی جائے تو لوگ گھر میں شراب رکھا کریں گے اور رخصت دی ہے بعض نے شراب کی سرکہ میں جو خود بخود سرکہ ہو جائے۔

۳۸۔ بَابُ أَذِ الْأَمَانَةِ إِلَى مَنْ ائْتَمَنَكَ

جس نے تجھے امانت دی ہے اس کی امانت واپس لوٹا

(۱۲۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَذِ الْأَمَانَةِ إِلَى مَنْ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ))۔

(صحیح) (المشکوۃ : ۲۹۳۴، الصحیحۃ : ۴۲۳۰، الروض النضیر : ۱۶) بعض محققین کہتے ہیں اس میں شریک قاضی مدلس اور قیس بن ربیع ضعیف ہے۔

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا نبی ﷺ نے ادا کر اس کی امانت کو جس نے تجھے امین ٹھہرایا اور نہ خیانت کر اس کی جس نے تجھ سے خیانت کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ جب کسی پر کسی کا قرض ہو اور

قرض دار چلا گیا تو قرض خواہ کو جائز نہیں کہ اس کا روپیہ دہا رکھے اور جائز کہا ہے اس کو بعض علماء نے تابعین سے اور یہی قول ہے ثوری کا اور کہا ثوری نے اگر اس کے روپیہ کسی پر ہیں اور اس شخص کی اشرفیاں اس کے ہاتھ میں آئیں تو لینا درست نہیں۔ ہاں اگر اس کے روپیہ ہاتھ آئے تو موافق اپنے قرض کے رکھ لینا درست ہے۔

۳۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ

اس بیان میں کہ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنا ضروری ہے

(۱۲۶۵) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ : ((الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ، وَالذَّيْنُ مَقْضِيٌّ)) . (صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۶۱۰، ۶۱۱) الارواء (۱۴۱۲)
 روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے منائیں نے نبی ﷺ فرماتے تھے حجۃ الوداع کے خطبہ میں مانگے کی چیز آخر میں پھیر دینی ہے یعنی اس کے مالک کو اور ضامن کو ڈانڈ دینا ضرور ہے قرض واجب الادا ہے۔

فائدہ: اس باب میں صفوان بن امیہ اور سمرہ اور انس سے روایت ہے۔ حدیث ابو امامہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے بواسطہ ابو امامہ کے اور سند بھی سوا اس سند کے۔

(۱۲۶۶) عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذْتَ حَتَّى تُؤَدِّيَ)) . قَالَ فَتَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ : هُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، يَعْنِي الْعَارِيَةَ .

(اسنادہ ضعیف) ارواء الغلیل (۱۵۶۱) یہ حسن بصری اور قتادہ کی تالیس کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہاتھ پر لازم ہے اس کا ادا کرنا جو لیا ہے اس نے یعنی قرض ہو یا عاریت کہا ﷺ قتادہ نے پھر بھول گئے حسن اس روایت کو اور یوں کہنے لگے وہ امین ہے تیرا یعنی جس کو عاریت دی ہے اور نہیں ڈانڈ اس پر یعنی جس کو عاریت دی ہو کوئی چیز اور تلف ہو جائے۔ تو عاریت لینے والا ضامن نہیں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کے یہی مذہب ہیں اور کہتے ہیں کہ مانگے کی چیز لینے والا ضامن ہوتا ہے۔ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مانگے کی چیز لینے والا ضامن نہیں اور اگر عاریت ضائع ہو جائے تو اس پر جرمانہ نہیں ہاں اگر خلاف کرے صاحب امانت کا یعنی مالک جس طرح کہہ دے اس طرح نہ رکھے اور ضائع ہو تو اس پر البتہ جرمانہ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق۔

۴۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِحْتِكَارِ

غلے کی ذخیرہ اندوزی کے بیان میں

(۱۲۶۷) عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَضْلَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ

((فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّكَ تَحْتَكِرُ، قَالَ : وَ مَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ، وَإِنَّمَا رَوَى عَنْ سَعِيدٍ

بْنِ الْمُسَيَّبِ إِنَّهُ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتِ وَالْعِنَطَةَ وَنَحْوَ هَذَا. (صحيح) ((احادیث البیع))

ترجمہ: روایت ہے معمر بن عبد اللہ سے جو بیٹے ہیں نسلہ کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے غلہ بند کر کے زیادہ گرانی کا انتظار رو ہی کرتا ہے جو گنہگار ہے۔ تو کہا محمد بن ابراہیم نے جب سنی میں نے یہ حدیث سعید سے تو کہا میں نے ان سے اے ابو محمد تم تو احتکار کرتے ہو، کہا سعید نے معمر بھی احتکار کرتے تھے۔ اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ معمر احتکار کرتے تیل اور چارہ کا یعنی غلہ کا احتکار نہیں کرتے تھے کہ ممنوع ہے۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے کہ شرح مشارق میں مرقوم ہے کہ ابن ماجہ میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ جو گرانی میں غلہ بند کرے گا اللہ اس کو کوڑھی اور محتاج کر ڈالے گا۔ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے چالیس دن قحط میں غلہ بند کیا وہ اللہ سے جدا ہوا۔ اور اللہ اس سے جدا ہوا۔ قحط میں اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چاروں مذہب میں نہایت حرام ہے اس واسطے کہ خلافت کی بدخواہی ہے اور جس نے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے جمع کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہ ہو تو درست ہے اناج کی سوداگری منع نہیں جیسا عوام میں مشہور ہے بلکہ قحط میں اور گرانی بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہے سوائے اناج اور قوت کے اور شے میں احتکار درست ہے۔ تمام ہوا مضمون مشارق کی شرح کا اور تیل اور چارہ اور جو چیز کہ قوت انسان کی نہیں اس میں احتکار درست ہے۔ اور راوی نے یہ گمان کیا کہ مطلق احتکار ہر چیز میں منع ہے اس لیے اعراض کیا۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور علی اور ابو امامہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث معمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام ہے احتکار غلے میں اور رخصت دی ہے بعض نے غلے میں اور چیزوں میں احتکار کرنے کی۔ اور ابن مبارک نے کہا کچھ مضائقہ نہیں روٹی اور چمڑے کے احتکار میں اور جو ایسی چیز ہو۔

۴۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ

باب : محفلات بیچنے کے بیان میں

(۱۲۶۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّودَ، وَلَا تَحْسِلُوا، وَلَا يَنْفَقُ بَعْضُكُمْ

لِبَعْضٍ)) (حسن) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سبقت نہ کرو بازاروں پر یعنی قافلہ وغیرہ جو غلہ بیچنے کو لاتا ہو۔ اس سے بازار میں آنے سے پیشتر کچھ نہ خریدو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور جانور دودھ والے کا دودھ نہ روکو کہ اس کے سبب

۱۔ محفلات جمع ہے محفلہ کی اور محفلہ اس گائے بکری کو کہتے ہیں جس کے مالک نے کئی دن سے اس کا دودھ نہ دیا ہو۔ اور تھن اس کے پھول گئے ہوں کہ خریدار اس کو بہت دودھ دینے والی سمجھ کر جلد لے لے اور اسی کو مصراۃ بھی کہتے ہیں جیسا اوپر مذکور ہے۔

سے خریدار دھوکا کھائے، اور جھوٹے خریدار بن کر کسی کی چیز کو زیادہ داموں کو نہ بکواد کہ جس کو لاڑ ہی اپن کہتے ہیں۔
فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے۔ اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں دودھ روکے ہوئے گائے بکری کے بیچنے کو اور اسی کو مصراۃ بھی کہتے ہیں یہ ایک مکر اور فریب ہے۔



۴۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالُ الْمُسْلِمِ

جھوٹی قسم کے ذریعے سے کسی مسلمان کا مال غصب کرنے کے بیان میں

(۱۲۶۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ)). فَقَالَ الْأَشْعَثُ: فَيَ، وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ، كَانَ يَمِينِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَيْكَ بَيِّنَةٌ؟)) فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: ((أَحْلِفْ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْنًا يَحْلِفُ فَيَذْهَبَ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا...﴾ [آل عمران: ۷۷]، (صحيح) الروض النضير (۲۴۰، ۲۴۱) ابن ماجه حديث (۲۳۲۳)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے قسم کھائی کسی چیز پر اور وہ اس میں جھوٹا ہے اس لیے کہ مارے اس قسم ہے مال کسی مسلمان شخص کا جب وہ ملے گا اللہ سے تو اللہ اس پر غصے ہوگا۔ سو کہا اشعث نے یہ حدیث آپ ﷺ نے میرے مقدمہ میں فرمائی تھی قسم ہے اللہ کی میرے اور ایک یہودی کی شرکت میں ایک زمین تھی سو وہ مکر گیا میری زمین کے حصہ سے سو لے گیا میں اسے نبی ﷺ کے پاس اور فرمایا مجھ سے نبی ﷺ نے کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں سو فرمایا آپ ﷺ نے یہودی سے قسم کھا، سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ اب تو قسم کھالے گا اور داب لے گا میرا مال سوا تیری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ سے آخر آیت تک۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے پوری آیت یوں ہے إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْعِلَاقَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ یعنی جو لوگ خرید کرتے ہیں اللہ کے قرار پر اور اپنی قسموں پر تھوڑا مال ان کو کچھ حصہ نہیں آخرت میں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ اور نہ نگاہ کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ سنوارے گا ان کو اور ان کو دکھ کی مار ہے۔ ف: اس باب میں وائل بن حجر اور ابو موسیٰ اور ابو امامہ بن ثعلبہ انصاری اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۴۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ

خرید و فروخت کرنے والوں کے اختلاف کے بیان میں

(۱۲۷۰) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ، فَالْقَوْلُ: قَوْلُ الْبَائِعِ، وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ))۔ (اسنادہ صحیح) (الارواء: ۱۳۲۲، ۱۳۲۴) (احادیث البیوع)

مترجم: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اختلاف ہو جائے بائع اور مشتری کے بیچ میں تو قول معتبر وہی ہے جو بائع کہے اور خریدار کو اختیار ہے یعنی چاہے لے اور چاہے پھیر دے۔

فائدہ: یہ حدیث مرسل ہے کہ عون بن عبد اللہ نے نہیں پایا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور مروی ہے یہ حدیث قاسم بن عبد الرحمن سے وہ روایت کرتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اسی حدیث کو اور یہ بھی مرسل ہے کہا ابن منصور نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے کیا کرے جب اختلاف ہو جائے بائع اور مشتری میں اور گواہی نہ ہوں کسی کے پاس، کہا احمد نے اعتبار اسی کا ہے جو چیز مالک کہے یعنی بائع کا قول معتبر ہے اگر مشتری اس پر راضی ہو تو چیز لے لے نہیں تو پھیرے دے اور اسحاق نے ایسا ہی کچھ کہا ہے کہ قول بائع کا معتبر ہے لیکن اس پر قسم ضرور ہے یعنی جس نے کہا کہ بائع کا قول معتبر ہے تو اسی صورت میں ہے کہ جب وہ قسم کھائے اور اسی طرح مشتری بھی اور مروی ہے ایسا ہی بعض تابعین سے انہیں میں ہیں شریح۔ مترجم کہتا ہے جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو یعنی قیمت میں یا شرط اختیار میں یا ادائے قیمت کی مدت میں یا سوا ان کے اور کسی چیز میں تو معتبر قول بیچنے والے کا ہے یعنی قسم کے ساتھ پھر اگر اس نے قسم کھائی تو مشتری کو اختیار ہے کہ چاہے اس کی قسم کے موافق اس کو خرید کرے یا قسم کھائے کہ میں نے اتنے کو نہیں خریدی اس سے کم بولی ہے پس اگر راضی ہو ایک ان میں سے دوسرے کے کہنے پر تو بہتر نہیں تو قاضی عقد کو فتح کر دے بیچ قائم ہو یا نہ ہو یہ مذہب شافعی کا ہے اور مالک ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں قسم نہ کھائیں بیع کے ہلاک اور ضائع ہونے کے وقت بلکہ جب بیع ضائع ہوگئی ہو تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قول معتبر وہی ہے جو بائع کہے یعنی جب بیع قائم ہو تو بیچنے والے کو قسم دی جائے جب بیچنے والا قسم کھالے تو لینے والے کو اختیار ہوگا جیسا کہ اوپر گزرا۔ یا تو دونوں رد کریں بیع کو اور اگر بیع قائم نہ ہو وقت نزاع کے تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قسم نہ دی جائے بیچنے والے کو یہ مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا ہے ایسا ہی لکھا ہے شرح مشکوٰۃ میں مظہر سے۔



۴۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

ضرورت سے زیادہ پانی بیچنے کے بیان میں

(۱۲۷۱) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ. (صحیح) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ایسا بن عبدالمزنی سے کہا منع کیا نبی ﷺ نے پانی کے بیچنے سے۔

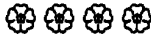
فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور بیہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ حدیث ایسا کی حسن ہے صحیح ہے اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں پانی بیچنے کو اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعض علماء نے پانی بیچنے کی انہیں میں ہیں حسن بصری۔

(۱۲۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ، لِيُْمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ))۔

(صحیح) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے: نہ روکا جائے وہ پانی جو حاجت سے زیادہ ہو اس لیے کہ روکی جائے اس کے سبب سے گھانس۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کسی کا کنواں ہو ایسی زمین میں کہ اس کے گرد گھانس ہو تو وہ اپنے کنوئیں پر جانور کو پانی پلانے سے نہ روکے کہ جب ان کو پانی نہ پینے دے گا تو وہ اپنے جانوروں کو وہاں چرانہ سکیں گے تو پانی روکنے سے گھانس کا روکنا لازم آیا ہے اور یہ منع ہے۔



۴۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ

اس بیان میں کہ نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینا منع ہے

(۱۲۷۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ. (صحیح) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ منع کیا نبی ﷺ نے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینے میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور رخصت دی ہے ایک قوم نے کہ اگر کوئی اس شخص کو جو گائے بکری پر نر کو چھوڑتا ہے بطریق انعام کے کچھ دے تو لینا درست ہے۔



(۱۲۷۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ، فَنَهَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرِمُ، فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكِرَامَةِ.

(صحیح) (المشكاة: ۲۸۶۶، التحقيق الثاني) (احادیث البیوع) إرواء الغلیل (۱۲۹۱)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے بنی کلاب کے قبیلہ سے پوچھا نبی ﷺ سے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی مزدوری لینے سے، منع کیا ان کو آپ نے سو عرض کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم نر کو چھوڑتے ہیں مادہ پر تو انعام دیتے ہیں لوگ ہم کو سوا جازت دی آپ ﷺ نے انعام لینے کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابراہیم بن حمید کے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے۔



۴۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ

کتے کی قیمت کے بیان میں

(۱۲۷۵) عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. (صحيح) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



(۱۲۷۶) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مزدوری چھپنے لگانے والے کی ناپاک ہے اور مہر زنا کا یعنی خرچی ناپاک ہے یعنی حرام ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔

فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث رافع کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک کہ حرام کہتے ہیں کتے کی قیمت کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعض نے شکاری کتے کی قیمت کی۔



۴۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

پچھنے لگانے والے کی اجرت کے بیان میں

(۱۲۷۷) عَنْ ابْنِ مُحَيْصَةَ أَخِي بَنِي حَارِثَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي إِحَارَةِ الْحَجَّامِ فَتَهَا عَنْهَا، فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ: ((اعْلِفْهُ فَأَضْحَكَ وَأَطْعَمَهُ رَقِيقًا)).

(صحیح) (أحاديث البيوع) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۴۰۰) تخريج مشكاة المصابيح (۲۷۷۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن محیصہ سے جو بھائی ہیں بنی حارثہ کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے اجازت چاہی نبی ﷺ سے پچھنے لگانے کی مزدوری کے لیے، سو منع کیا آپ ﷺ نے پھر وہ بار بار پوچھتے رہے اور اجازت چاہتے رہے یہاں تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے اس کی مزدوری اپنے اونٹ کے چارے میں خرچ کر یا کھلا دے اپنے غلام کو۔

فائدہ: اس باب میں رافع بن خدیج اور ابی حنیفہ اور جابر اور سائب سے روایت ہے۔ حدیث محیصہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور کہا احمد نے اگر مانگے مجھ سے کوئی پچھنے لگانے والا یعنی مزدوری اپنی تو نہ دوں میں اس کو اور دلیل لاؤں میں ان حدیثوں کو۔



۴۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

پچھنے لگانے والے کی اجرت کے جائز ہونے کے بیان میں

(۱۲۷۸) عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ؟ فَقَالَ أَنَسٌ: اِخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خِرَاجِهِ وَقَالَ: ((إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةَ))، أَوْ: ((إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ الْحِجَامَةَ)).

(صحیح) (مختصر الشماثل: ۳۰۹، أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے حمید سے کہا انہوں نے پوچھا انس رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پچھنے لگانے والے کی مزدوری کا تو فرمایا انس رضی اللہ عنہ نے پچھنے لگائے رسول اللہ ﷺ نے اور پچھنے لگائے آپ ﷺ کے ابو طیبہ نے پھر حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے ان کو دو صاع غلہ دینے کا اور کہا ان کے مالکوں سے سو کم کر دیا انہوں نے ان کے خراج میں سے۔ اور فرمایا آپ نے سب سے بہتر دوا جو تم کرتے ہو پچھنے لگانا ہے یا فرمایا اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور اجازت دی ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے حجامت کی مزدوری کی اور یہی قول ہے شافعی کا۔



۴۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسَّنُورِ

کتے اور بلی کی قیمت حرام ہونے کے بیان میں

(۱۲۷۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسَّنُورِ.

(اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۹۸۱) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے بوساطت بعض اصحاب ان کے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور اضطراب کیا اعمش کے اوپر اس حدیث کے روایت کرنے میں اور مکروہ کہا ایک قوم نے علماء سے بلی کی قیمت کو اور رخصت دی ہے بعض نے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور روایت کی ابن فضیل نے اعمش سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس سند کے سوا اور سند سے۔

(۱۲۸۰) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْهَرِّ وَثَمَنِهِ.

(اسنادہ ضعیف عند الالبانی) ارواء الغلیل (۲۴۸۷) اس کی سند عمر بن زید کی وجہ سے ضعیف ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بلی کے کھانے سے اور اس کی قیمت سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن زید کو کچھ بڑا شخص نہیں جانتے ہم روایت کی ان سے عبدالرزاق کے سوا اور لوگوں نے بھی۔



۵۰۔ بَابُ: الرخصة في تمن كلب الصيد

شکاری کتے کی قیمت جائز ہونے کے بیان میں

(۱۲۸۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، إِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ. (حسن عند الالبانی) التعليق على الروضة

الندية (۹۴/۲) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابو ہریرہ ام ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے منع کیا آپ نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت کو یعنی اس کو منع نہیں کیا۔

فائدہ: یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ان میں شعبہ بن حجاج نے اور روایت کی گئی جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اس کی اسناد بھی صحیح نہیں۔



۵۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغْنِيَاتِ

اس بیان میں کہ گانے والی لونڈیوں کو بیچنا حرام ہے

(۱۲۸۲) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبِعُوا الْفَيِّنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ، وَلَا خَيْرَ فِي تَجَارَةٍ فِيهِنَّ، وَتَمْنُهُنَّ، حَرَامٌ فِي مِثْلِ هَذَا أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهُوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [لقمان: ۶] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. (ضعيف) (الصحيح: ۲۹۲۲) اس میں علی بن یزید ضعیف ہے۔ تقریب (۴۸۱۷) نیز اس کا شاگرد عبید اللہ بن زحر بھی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ بیچو تم گانے والی عورتوں کو یعنی لونڈیوں کو اور نہ خریدو ان کو اور نہ گانا سکھاؤ اور کچھ بھلائی نہیں ان کی تجارت میں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اس باب میں اتری یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهُوَ الْحَدِيثِ. سے آخر آیت تک۔

فائدہ: اس باب میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوامامہ کی حدیث کو اس طرح ہم نہیں جانتے ہیں اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے علی بن یزید میں اور ضعیف کہا ہے ان کو اور وہ شامی ہیں۔ مترجم کہتا ہے اگرچہ اس حدیث کے لفظوں میں کسی طرح کا ضعف ہو مگر یہ مضمون متواتر المعنی ہے صدہا احادیث و آیات حرمت غنا پر دلالت کرتی ہیں خصوصاً عورتوں کے گانے میں تو بڑا فتنہ ہے اور پوری آیت جو اس حدیث میں وارد ہوئی ہے یوں ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهُوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. یعنی فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ بعض آدمی ایسا ہے کہ کھیل کود کی بات خرید کرتا ہے تاکہ گمراہ کرے اللہ تعالیٰ کی راہ سے بغیر جانے بوجھے اور ٹھہرا دے اس کو یعنی اللہ کی راہ کو ٹھٹھا مسخرے وہی لوگ ہیں ان کو عذاب ہے ذلیل کر دینے والا یعنی دنیا اور آخرت میں بغوی میں ہے کہ کہا مجاہد نے مراد اس سے خریدنا لونڈیوں کا ہے جو گاتی ہوں اور تاویل اس کی یہ ہے کہ يَشْتَرِي لَهُوَ الْحَدِيثِ یعنی خریدتا ہے کھیل کود والوں کو۔ روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حلال نہیں لونڈیوں کو گانا سکھانا اور نہ بیچنا ان کا اور قیمت ان کی حرام ہے۔ اور اسی باب میں اتری ہے یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ كَانُوا يُصَلُّونَ عَلَىٰ آبَائِهِمْ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لِيُخْرِجَ عَنْهُمْ مَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُدْرِكُونَ. اس سے مراد ہے کہ جو لوگ اپنے باپوں کی تعظیم کے لیے دعا کرتے ہیں مگر اللہ کی راہ سے کفر یا گناہ کرتے ہیں تو وہ کاذب ہیں۔

تعالیٰ دو شیطان ایک اس شانے پر اور ایک اس شانے پر سو وہ برابر اس کو مارتے رہتے ہیں اپنے پیروں سے جب تک چپ نہ ہو رہیں مؤلف کہتا ہے یہاں بے شک واضح ہو گیا ہم کو سبب حال آنے کا لہذا ان بے دین کے ساتھ کہ جب وہ اپنی آوازیں ترانہ ہائے مستانہ کے ساتھ بلند کرتے ہیں تو شیاطین اس محفل میں جمع ہو کر سب کو اچھال دیتے ہیں کوئی ناچنے لگتا ہے کوئی کودنے لگتا ہے فی الحقیقت یہ عذاب ذلت کا ہے اس سے بڑھ کر کیا ذلت ہوگی کہ کفار بھی اس پر ہستے ہیں اور آخرت میں اس سے بڑھ کر رسوائی دیکھیں گے۔ اور یہی حدیث جس میں مذکور ہے شیطانوں کے مسلط ہونے کا۔ گانے والی پر۔ اور در مختار میں بھی لائے ہیں۔ اور استدلال کیا ہے اس سے کہ جس محفل میں آلات غنا ہوں وہاں جانا حرام ہے حالانکہ یہ مقام اس تحریر کا نہ تھا مگر اظہار حق کے لیے لکھا گیا۔



۵۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْأَخْوَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي النِّبْعِ

اس بیان میں کہ دو بھائیوں کو یا ماں اور اس کے بچوں کو جدا جدا بیچنا منع ہے (۱۲۸۳) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا، فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ)) . (حسن) (المشكاة: ۳۳۶۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنائیں رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جس نے جدا کر دیا ماں کو اس کے لڑکا لڑکی سے جدا کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دوستوں سے قیامت کے دن۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۱۲۸۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : وَهَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غُلَامَيْنِ أَحْوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَا عَلِيُّ! مَا فَعَلَ غُلَامُكَ؟)) فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : ((رُدُّهُ، رُدُّهُ)) . (ضعیف) (لکن ثبت مختصراً بلفظ آخر فی صحیح ابی داؤد : ۲۴۱۵) تخریج المشكاة (۳۳۶۲) اس میں انقطاع ہے۔ میمون بن ابی شعیب راوی نے کسی صحابی کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے بخشے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے دو غلام کہ بھائی تھے، سو بیچ ڈالا میں نے

ایک کو ان میں سے، سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے: اے علی! کیا ہوا تمہارا غلام؟ سو خبر دی میں نے ان کو، سو فرمایا پھیر لو اس کو پھیر لو اس کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے اس طرح غلاموں اور قیدیوں کے بیچنے کو کہ جدا جدا ہو جائیں یعنی قرابت والے قرابت والوں سے اور رخصت دی ہے بعض نے ان لڑکوں کے جدا کرنے میں جو دارالاسلام میں پیدا ہوئے مگر قول اول اصح ہے یعنی جدائی کسی طرح درست نہیں۔ اور روایت ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے جدا کیا والدہ کو ولد سے تو لوگوں نے اعتراض کیا ان پر کہا انہوں نے میں نے اس کی ماں سے اجازت لی اور وہ جدائی پر راضی ہو گئی تھی۔ مترجم کہتا ہے کچھ بھی ہو مگر آپ نے مطلق جدا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ بہر طور جدا کرنا حدیث کی رو سے اچھا نہیں اور تاویلات کا دروازہ تو بہت بڑا ہے۔



۵۳۔ باب: مَا جَاءَ فِيمَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغْلَهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا
اس بیان میں کہ کوئی شخص غلام خریدے اور اس کے پیشہ کی مزدوری بھی لے چکا ہو

اور پھر اس میں کچھ عیب پائے

(۱۲۸۵) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى: أَنَّ الْخُرَاجَ بِالضَّمَانِ. (حسن) ارواء الغلیل (۱۳۱۵) (احادیث البیوع)
روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کہ منفعت شے کا اس کے لیے ہے جو شخص اس شے کا ضامن ہے یعنی غلام کا خریدنے والا اس کا ضامن ہوا تو منفعت بھی اس کی اسے حلال ہوئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے اور سندوں سے بھی سوائے اس سند کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔ روایت کی ہم سے ابوسلمہ یحییٰ بن خلف نے انہوں نے عمر بن علی سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ فائدہ ہر چیز کا اسی کے لیے ہے جو اس کا ضامن ہو۔ ف: یہ حدیث صحیح غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور غریب سمجھا اس کو محمد بن اسماعیل نے عمر بن علی کی روایت سے۔ اور روایت کی مسلم بن خالد زہنی نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے۔ اور روایت کی یہ جریر نے بھی ہشام سے اور حدیث جریر میں کہا گیا ہے کہ تدلیس ہے اور تدلیس کی اس میں جریر نے نہیں سنی جریر نے یہ حدیث ہشام سے اور کہہ دیا انہوں نے کہ سنی میں نے یہ حدیث ہشام سے اور تدلیس یہی ہے اور تفسیر اس کی کہ فائدہ ہر چیز کا اسی کے لیے ہے جو اس کا ضامن ہو یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اس سے کچھ پیسہ کموایا پھر اس میں کچھ عیب دیکھا اور اس کو پھیر دیا بائع کو تو وہ پیسہ کمایا ہوا اسی مشتری کا ہے اس لیے کہ غلام مر جاتا تو نقصان مشتری کا تھا اسی طرح جتنے مسائل اس صورت کے ہوں گے اس کا یہی حکم ہے کہ نفع اس کو پہنچے گا جو اس کا ضامن ہو۔

(۱۲۸۶) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَىٰ أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ. (حسن) [انظر ماقبله]
 ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ فائدہ ہر چیز کا اسی کے لئے ہے جو اس کا ضامن ہو۔



۵۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِبِهَا

اس بیان میں کہ راہ گزرنے والے کے لیے راستے کے پھل کھانے کی اجازت ہے

(۱۲۸۷) عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً)) . (صحیح عند
 الالبانی) تخریج مشکاة المصابیح حدیث (۲۹۰۴) التحقیق الثانی بعض محققین کہتے ہیں یحییٰ بن سلیم کی عبد اللہ سے روایت ضعیف ہوتی

ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو جائے کسی باغ کے اندر تو کھائے یعنی اس کے پھلوں کو کھانا اسے
 جائز ہے مگر جمع نہ کرے اپنے کپڑے کے کونے میں۔

فائلا: اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عباد بن شریل اور رافع بن عمر اور عبید بن ابی اللہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت
 ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو اس سند سے مگر یحییٰ بن سلیم کی روایت کرنے سے اور رخصت دی
 ہے بعض علماء نے اس پھل کے کھانے کو اور مکروہ سمجھا ہے بعض نے مگر یہ کہ قیمت دے دیوے۔

(۱۲۸۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعْلَقِ، فَقَالَ: ((مَنْ مَّا
 أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ، غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ)) . (حسن عند الالبانی) (الارواء: ۲۴۱۳)
 بعض محققین نے اس کی سند کو ابو جہیر کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ نبی ﷺ سے مسئلہ
 پوچھا لٹکے ہوئے پھلوں کے کھانے کا یعنی جو درخت میں ہوں۔ یا خشک کرنے کے لیے لٹکائے ہوں تو فرمایا
 آپ ﷺ نے جو لے اس میں سے صاحب حاجت یعنی بھوکا جمع نہ کرتا ہوا اپنے کپڑے میں یعنی موافق ضرورت کے
 کھالے تو اس پر الزام نہیں۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے۔



(۱۲۸۹) عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كُنْتُ أُرْمَى نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأَخَذُونِي فَذَهَبُوا بِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: فَقَالَ:

((يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِي نَخْلَهُمْ؟)) قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْجَوْعُ قَالَ : ((لَا تَرْمِ، وَكُلْ مَا وَقَعَ، أَشْبَعَكَ اللَّهُ وَأَرْوَاكَ)) . (ضعیف) ضعیف داؤد (۴۵۳)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن عمرو سے کہا میں ڈھیلے مارتا تھا انصار کے کھجوروں کے درختوں پر سو پکڑ لے گئے مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس، سو فرمایا آپ ﷺ نے: اے رافع کیوں ڈھیلے مارتا ہے تو ان کی کھجوروں کے درختوں پر؟ کہا رافع نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ بھوک کے سبب سے فرمایا آپ ﷺ نے ڈھیلے نہ مارو اور جو گرے یعنی خود سے اسے کھا لو سیر کرے تجھ کو اللہ اور آسودہ کرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



۵۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثَّنِيَاءِ

خرید و فروخت میں استثناء کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۲۹۰) عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَحَافَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالثَّنِيَاءِ، إِلَّا أَنْ تُعْلَمَ. (صحیح) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا محافلہ اور مزابنہ اور مخابره اور ثنیا سے مگر جب کہ اندازہ اور مقدار اس کا معلوم ہو۔ اور تفصیل اس کی آگے آتی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے کہ یونس بن عبید عطاء سے اور وہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے محافلہ ہل سے ہے اور ہل وہ کھیتی ہے کہ نرم نرم درخت اس کے نکلے ہوں اور جڑیں ان کی سخت نہ ہوئی ہوں۔ اور بعض نے کہا ہل وہ زمین ہے کہ جس میں کھیتی ہو اور اس کو قراح بھی کہتے ہیں۔ اور اصطلاح حدیث میں محافلہ زمین کو کھیتی کے لیے غلہ کے عوض میں کرایہ پر دینا ہے اور اسی کو مخابره بھی کہتے ہیں حرث سے اور حرث زراعت کو کہتے ہیں۔ اور بعض نے کہا محافلہ زراعت کے لیے زمین دینا ہے ایک حصہ معین پر مثلاً یوں کہے کہ یہ زمین تم کو زراعت کے واسطے دی اس شرط پر کہ جو اس میں پیدا ہو اس میں ثلث یا ربع مجھے دینا اور اسی کو مخابره بھی کہتے ہیں اور سب نبی کا اس میں یہ ہے کہ اس صورت میں اجرت معین نہیں۔ معلوم نہیں کہ اس زمین میں کتنا پیدا ہو شاید زیادہ ہو اور دینے والے کو ناگوار گزرے اور کم ہو تو زمین والے کو دشوار ہو اور بعض نے کہا محافلہ یہ ہے کہ جو غلہ پھلوں اور بالیوں سے جدا نہ ہو اس کو اسی جنس کے عوض جو بالیوں سے جدا ہے فروخت کرنا اور یہ بھی منع ہے اس لیے کہ اس کا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور اس میں ممکن نہیں کہ ایک میں بالی ہے اور دوسرا خالی اور بعض نے کہا

مخالفت کھیتی کا بیچنا ہے قبل پکنے اور گدرد ہونے کے اور یہ بھی منع ہے اس لیے کہ اس کا اعتبار نہیں کر رہے یا پالا مار جائے اور مزبانہ زمین سے ہے زمین دفع کرنے کو کہتے ہیں اور اسی سے یہ حدیث لَا يُقْبَلُ صَلَوةُ الزَّيْبِيْنِ یعنی قبول نہیں نماز اس کی جو دفع کرنے والا ہو پانچا نے اور پیشاب کا اور اسی سے ”نَافَقَةُ زَيْوْن“ یعنی وہ اونٹنی کہ دودھ دوہنے والے کو دفع کرے اور اپنے پاس آنے نہ دے اور مزابت اصطلاح حدیث میں اسے کہتے ہیں کہ انگور کو انگور کے عوض یا کھجور کو کھجور کے بدلے بیچے اور ایک زمین پر ہے اور دوسری درخت پر مثلاً عمر زید سے کہے کہ یہ سون کھجور جو زمین پر ہے اس کے عوض میں تیرے درخت کی کھجوریں مول لیتا ہوں پس یہ بیع جائز نہیں اس لیے کہ اس میں درخت کے پھل مجہول ہیں اور حالانکہ اس کا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور مخابرہ کی اصل خیر سے ہے کہ خیر کے پھلوں اور کھیتوں کو رسول اللہ ﷺ نے یہود کو نصف پھلوں کے اقرار پر دیا اور پھر جب اس میں نزاع واقع ہونے لگا تو منع کیا یہ سب مضمون ہے ”سجاء الانوار“ کا اور ثنیا بروزن دنیا ایک چیز بیچنا اور اس میں سے تھوڑی غیر معین شے کو کہنا کہ یہ بیع میں داخل نہیں ہاں اس کا کیل و وزن بخوبی معلوم ہو تو البتہ جائز ہے مثلاً کہے کہ سون گہوں تولے ہوئے ہیں میں نے تیرے ہاتھ بیچے مگر اس میں سے پانچواں حصہ نہیں بچا تو جائز ہے اور اگر کہے کہ اس سون میں سے تھوڑے میں لے لوں گا وہ بیع میں داخل نہیں یہ درست نہیں۔



۵۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

غلے کو اپنی ملکیت میں لینے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے

(۱۲۹۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ابْتِئَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَ أَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ. (صحيح) ارواء الغليل (۱۷۶/۵) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو خریدے غلہ تو نہ بیچے اس کو دوسرے کے ہاتھ جب تک قبضہ نہ کر لے اس پر۔ کہنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور میں سب چیزوں کو ایسا ہی جانتا ہوں یعنی ہر چیز پر قبل قبضے کے نہ بیچی جائے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جائز نہیں غلہ بیچنا مشتری کو جب تک قبضہ نہ کر لے اس پر۔ اور بعض نے کہا جائز ہے بیچنا اس چیز کا جو کیلی ووزنی نہیں اور کھانے پینے میں خرچ نہیں ہوتا کہ قبل قبضہ کے بیچے۔ اور اس باب میں نبی سخت فقط علماء کے نزدیک غلہ میں ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔



۵۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۲۹۲) عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلَى خُطْبَةِ بَعْضٍ)) (صحیح) ((احادیث البیوع)) ارواء الغلیل (۱۲۹۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ بیع کرے کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر یعنی جب بیع منعقد ہو چکے تو اب دوسرا شخص اپنی چیز اس سے کم قیمت پر بیچ کر پہلے بائع کی چیز نہ بھروادے اور پیغام نکاح نہ دے کوئی تم میں سے اس عورت کو جسے کوئی پیغام دے گیا ہو اور وہ راضی ہو گئی ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور سرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے قیمت نہ لگائے کوئی شخص بھائی کی قیمت پر یعنی جب ایک نے کچھ قیمت کہی اور بائع راضی ہے اور قریب ہے کہ بیع منعقد ہو جائے اس پر کوئی دوسرا آ کر قیمت نہ بڑھائے۔ اور بعض نے حدیث باب میں یہی کہا ہے کہ مراد بیع سے قیمت لگانا ہے۔



۵۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ

شراب بیچنے کی ممانعت کے بیان

(۱۲۹۳) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِأَيَّتَامٍ فِي حَجْرِي، قَالَ: ((أَهْرِقِ الْخَمْرَ، وَانْكُسِرِ الدَّفَنَ)) (حسن) (المشكاة: ۳۶۵۹، التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے اے اللہ کے نبی! میں نے خریدی تھی شراب ان یتیموں کے لیے جو میری گود میں ہیں یعنی قبل حرمت کے فرمایا آپ ﷺ نے بہادے شرب کو اور توڑ دے مٹھور کو۔ اہل دکن اسے گولی کہتے ہیں اور فارسی میں ٹم۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ثوری نے سدی سے انہوں نے یحییٰ بن عباد سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق ابو طلحہ ان کے نزدیک تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے لیث کی حدیث سے۔



۵۹۔ باب: النهی أن يتخذ الخمر خلاً

شراب کا سرکہ بنانے کی ممانعت

(۱۲۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ خَمْرٍ خَلَا ؟ قَالَ : ((لَا)) . (صحیح)
 ترمذی: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کیا بنایا جائے شراب کا سرکہ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں۔
 فائلا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



(۱۲۹۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً : عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَايِعَهَا وَآكِلَ ثَمَرِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهَا .

(حسن صحیح) غایۃ المرام (۶۰) ((احادیث البیوع))

ترمذی: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے شراب میں دس شخصوں پر: اس کے نکالنے والے پر، اور جو نکلائے، اور پیئے والے پر، اور لے جانے والے پر اور جس کے پاس لے جائیں اس پر، اور پلانے والے پر، اور بیچنے والے پر، اور اس کی قیمت کھانے والے پر، اور اس کے خریدنے والے پر، اور جس کے لیے خریدی جائے اس پر۔

فائلا: یہ حدیث غریب ہے انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور مروی ہے اسی کی مانند عباس اور ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ مترجم کہتا ہے آپ نے ابتدائے اسلام میں جب پہلے پہل شراب حرام ہوئی تو اس سے سرکہ بنانے کو بھی بلکہ جن برتنوں میں شراب رکھی جاتی تھی یعنی جو برتن خاص شراب ہی کے لیے بنائے جاتے تھے ان سب سے منع فرمایا تا کہ اس سے نفرت کاملہ مسلمانوں کو حاصل ہو جائے اور یہ بھی خیال تھا کہ اگر سرکہ بنانے کا حکم کریں گے تو لوگ سرکہ کے بہانے کھلے خزانے شراب کی خرید و فروخت کرتے رہیں گے اور بعض چھپا چھپا کر شراب پیئیں گے پھر جب ان لوگوں کو دیکھا کہ شراب سے مطلق بیزار ہو گئے ہیں تو اس وقت سرکہ بنانے کی اجازت دی تو وہ نہی تنزیہی تھی یا تحریمی بہر حال اجازت کی حدیثیں ناخ ہو گئیں نہی کی حدیثوں کی اور اجازت کی روایتوں سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا نَعْمُ الْإِدَامُ الْحَلُّ یعنی سب سے عمدہ سالن سرکہ ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے اور فرمایا خَيْرُ خَلِّكُمْ خَلُّ خَمْرٍ یعنی تمہارے سب سرکوں میں بہتر شراب کا سرکہ ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے جابر سے مرفوعاً اور شراب کا سرکہ بنانا امام شافعی اور احمد اور غزالی کے نزدیک درست نہیں اور اگر بنائیں تو پاک نہیں ہوتا۔ اور امام مالک سے بھی صحیح روایت یہی ہے اور ایک روایت میں مالک سے جائز ہے اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کا مگر جب کہ خود بخود دے کسی چیز کے ملائے وہ سرکہ ہو جائے تو سب کے نزدیک پاک ہے مگر سمنون مالکی کے نزدیک کہ وہ کہتے ہیں پاک نہیں ہوتا یہی مضمون ہے نووی کا۔

۶۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي احْتِلَابِ الْمَوَاشِي بِغَيْرِ اِذْنِ الْاَرْبَابِ

جانوروں کا ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر دودھ دوہنے کے بیان میں

(۱۲۹۶) عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ، فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيُشْرَبْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا أَحَدٌ فَلْيَصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، فَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيُشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ)) . (اسنادہ صحیح

عند الالبانی) الإرواء (۲۵۲۱) المشكاة (۱۹۵۳) بعض محققین نے اس کو قنادہ دلس کے معنی کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بنت جندب رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب کہ آئے کوئی تم میں کا جانوروں یعنی بکری گایوں میں پس اگر ہوئے اس میں مالک اس کا تو اجازت چاہے اس سے پھر اگر اجازت دے تو دودھ دوہوے اور پیوے اور اگر کوئی نہ ہو اس میں تو تین آوازیں دے پس اگر کوئی جواب دے اس کو تو اس سے اجازت چاہے اور اگر کوئی جواب نہ دے تو شوق سے دوہے اور پیوے مگر ساتھ اٹھانہ لے جائے۔ یعنی پیاس اور بھوک سے زیادہ استعمال جائز نہیں۔

فائلا: اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے حدیث سرہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور علی بن مدینی نے کہا سننا حسن کا سرہ سے صحیح یعنی ثابت ہے اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے حسن کی روایت میں جو سرہ سے مروی ہو اور کہا ہے کہ روایت کرتے تھے سرہ کے صحیفہ یعنی کتاب سے مترجم کہتا ہے مسافر راستہ چلنے والے کو اس قدر تصرف جیسے دودھ پی لینا یا راستے کے پھلوں کا کھلنا جائز ہے اور جس اللہ نے باغ بکریاں وغیرہ عنایت فرمائی ہوں اس کو بھی براہ شکرانے ایسے تصرفات سے روکنا خلاف حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیک نیتی سے اس کو برکت عنایت کرے گا۔



۶۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي بَيْعِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ

مرده جانوروں کی کھالیں اور بتوں کو بیچنے کے بیان میں

(۱۲۹۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْإِخْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ)) فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ شَحُومَ الْمَيْتَةِ؟ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفْنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ؟ قَالَ: ((لَا، هُوَ حَرَامٌ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَاتِلَ اللَّهِ الْيَهُودَ، إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَأَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا))

ثُمَّنَهُ)). (اسنادہ صحیح) إرواء الغلیل (۱۲۹۰) الروض النضیر (۴۴۶) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ ﷺ مکہ ہی میں تھے فرماتے تھے کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار جانور اور سوراہتوں کے بیچنے کو سو عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ بھلا کیا فرماتے ہیں آپ مردار جانوروں کی چربی میں کہ اس سے کشتیوں کو طلا کیا جاتا ہے اور چمڑے چکنے کیے جاتے ہیں اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ کچھ درست نہیں وہ چربی حرام ہے۔ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسی بات میں اللہ کی مار ہو یہود پر کہ جب اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان پر چربیوں کو تو انہوں نے اس کو پکھلایا پھر اس کو پیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک۔ مترجم کہتا ہے یہود نے چربی کو پکھلا کر بیچنا شروع کیا اور گویا ایک حیلہ نکالا اس کے حلال ہونے کا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر حرم کو حرام کیا ہے اور یہ پکھلی ہوئی تو حرم نہیں ہے اس لیے کہ عرب میں پکھلی ہوئی چربی کو ودک بولتے ہیں ایسا حیلہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا ہے وَمَكْرُؤًا وَمَكْرَئُهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ الْمَاكِرِينَ۔ سو اس حدیث سے سب حیلوں کی جڑ کٹ گئی جیسے لوگ مکان رہن لے کر چراغی کا حیلہ کر کے اس میں رہتے ہیں ایسے حیلوں کا انجام اللہ اور رسول کی لعنت ہے۔



۶۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرَّجُوعِ فِي الْهَبَةِ

کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لینے کی کراہت کے بیان میں

(۱۲۹۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ لَنَا مِثْلُ السَّوِّءِ، أَلْعَائِدُ فِي هَبْتِهِ كَأَلْعَلْبِ

يَعُوذُ فِي قَيْئِهِ)). (اسنادہ صحیح) إرواء الغلیل (۱۶۲۲) الروض النضیر (۲۱۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے لیے بری کہاوت نہیں ہے یعنی ہم کو ایسا کام نہیں کرنا چاہیے کہ جس میں بری کہاوت ہو، لوٹا لینے والا چیز دے کر ایسا ہے جیسا کتا کھا جائے اپنی قے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: حلال نہیں کسی کو کہ دے کسی کو کچھ اور پھر لے لے اس سے مگر باپ کو درست ہے کہ جو چیز دے وہ اپنے بیٹے کو تو چاہے پھر لے اس سے: روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہ روایت کرتے تھے ابن عمر سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دونوں پہنچاتے تھے اس حدیث کو

نبی ﷺ تک۔ اور یہ حدیث جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہوئی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اصحاب نبی ﷺ وغیرہم کا کہہ رہے ہیں جس نے کوئی چیز بہہ کر دی اپنے کسی ذی رحم محرم کو تو اس کو درست نہیں پھر اس سے پھیر لینا اور جس نے کوئی چیز غیر ذی رحم محرم کو دی ہے تو اس کو جائز ہے اس کا پھیر لینا مگر جب بہہ بالعرض ہو یعنی اس کے بدلے کچھ لے چکا ہو تو اس کا پھیرنا جائز نہیں اور یہی قول ہے ثوری کا۔ اور شافعی کہتے ہیں حلال نہیں کسی کو چیز دے کر پھیر لینا مگر باپ کو۔ اور استدلال کیا انہوں نے اس حدیث سے جو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہوئی کہ جائز نہیں کسی کو کوئی چیز دے کر پھیر لینا مگر والد کو ولد سے۔

(۱۲۹۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ، يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۶۲۲)

ترجمہ: سیدنا ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات ہیں، وہ دونوں پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی ﷺ تک۔



۶۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخَصَةِ فِي ذَلِكَ

بیع عرایا اور اس کے جائز ہونے کے بیان میں

(۱۳۰۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ لِأَهْلِ الْعَرَايَا أَنْ يَبِيعُوا بِمِثْلِ خَرَصِمَا. (اسنادہ صحیح) الزروض النضیر (۳۱۵) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے (اور تفصیل ان سب کی مترجم کے کلام میں ساتویں باب میں اس سے پہلے گزری) مگر رخصت دی آپ ﷺ نے اہل عرایا کو کہ وہ بیچ لیں اپنے پھلوں کو اس کے برابر کے عوض میں کوئی کر یعنی اندازہ سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ایسا ہی روایت کیا ہے محمد بن اسحاق نے۔ اور روایت کی ایوب اور عبد اللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور اسی اسناد سے مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ آپ نے رخصت دی عرایا میں پانچ وسق سے کم، اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحاق کی حدیث سے۔



(۱۳۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ كَذَا.

(اسنادہ صحیح) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق سے کم میں یا ایسا ہی

فرمایا۔ یعنی راوی کو شک ہے کہ یہی لفظ ہیں حدیث کے یا کچھ فرق ہے۔

(۱۳۰۱) عَنْ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُرْخِصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا خُمْسَ أَوْ سِتِّي، أَوْ فِيمَا ذُوْنَ خُمْسَةِ أَوْ سِتِّي. (صحیح) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن انس سے کہ نبی ﷺ نے رخصت دی ہے عرایا کے بیچنے کی پانچ وقت تک یا پانچ وقت سے کم میں۔



(۱۳۰۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُرْخِصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا. (صحیح) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عرایا کے بیچنے میں کوت کر یعنی اندازے سے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنیٰ ہیں اس سے جو منع فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے محالہ اور مزائد کی بیج سے اور دلیل لائے ہیں اس پر حدیث حضرت زید بن ثابت اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یعنی جو مذکورہ ہوئیں اور کہتے ہیں یعنی شافعی اور احمد اور اسحاق کہ صاحب عرایا کو جائز ہے کہ بیج لے اپنے پھلوں کو جو پانچ وقت سے کم ہوں اور وجہ اس کے جائز ہونے کی بعض علماء کے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے آسانی اور راحت چاہی اس لیے کہ اصحاب عرایا نے شکایت کی کہ ہم کو اتنا میسر نہیں کہ ہم تازہ پھل کھور وغیرہ کو خرید سکیں مگر پرانی کھجوروں سے تو آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی۔ پانچ وقت سے کم میں کہ خرید لیا کریں وہ پرانی کھجوروں سے تازہ پھلوں کو اور کھایا کریں تازہ پھل۔



(۱۳۰۳) عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ: ثَنَا بَشِيرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَ سَهْلَ ابْنَ أَبِي حَضَمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ إِلَّا لِأَصْحَابِ الْعَرَايَا، فَإِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَهُمْ وَ

عَنْ بَيْعِ الْعَنْبِ بِالزَّيْبِ، وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهَا. (صحیح) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے ولید بن کثیر سے کہا انہوں نے بیان کیا ہم سے بشیر بن یسار نے جو مولیٰ ہیں بنی حارثہ کے کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حاتمہ دونوں نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا بیع مزائد سے یعنی تھروں کے عوض میں جو زمین پر ہیں درختوں کا ثمر بیچنے سے مگر صاحب عرایا کے واسطے تو ان کے لیے اجازت دی آپ نے اور منع فرمایا انگور ترکو انگور خشک کے عوض بیچنے سے اور ہر پھل کو بیچنے سے کوت کر یعنی ایک جنس کے پھلوں کو کوت کر بیچنے سے منع فرمایا کہ اگر کیل اور وزن کر کے بیچے تو درست ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس سند سے مترجم کہتا ہے غریۃ بروزن فعیلة عری یعرو سے ہے جس کے معنی ہیں

الگ کرنا اور یہ بمعنی مفصولہ کے ہے یا فاعلۃ کے یا اور عریٰ عری سے اور مصدر اس کا عریان ہے بمعنی کپڑے اتارنے اور ننگا ہونے کے گویا یہ بیج نکل گئی ہے دائرہ حرمت سے جیسا آدمی نکل جاتا ہے کپڑوں سے اور جمع اس کی عرایا ہے اور اصطلاح شرع میں بیج عرایا اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے ایک دو درخت کسی محتاج کو دے اور اس سے کہے کہ اس فصل کے میوے جو اس میں لگیں وہ تیرے ہیں پھر اس شخص کا بار بار آنا صاحب باغ کو ناگوار ہو تو اس سے کہے کہ تو اپنے درخت کے میوے تین وقت یا چار وقت کو بیج ڈال جب یہ میوہ تیار ہوگا تو تجھے اتنے پھل دے دوں گا اور یہ پانچ وقت تک درست ہے اس سے زیادہ میں ایسی بیج درست نہیں اس لیے کہ یہ بیج ایک جنس کی ہے، اسی جنس کے ساتھ مثلاً تمر کی تمر کے ساتھ انگور کی انگور کے ساتھ تو ایسی بیج میں کیل اور وزن دونوں طرف سے برابر ہونا چاہیے حالانکہ اس بیج میں وہ پھل جو صاحب باغ دیتا ہے متعین ہیں وزن کر کے دے یا کیل سے دے اور وہ پھل جو درختوں پر ہیں یعنی اس محتاج کے وہ کوتے ہوئے ہیں اندازہ کیے ہوئے ہیں نہ ناپے نہ تولے اور یہ بیج مزایہ ہے، اور مزایہ درست نہیں مگر انہی درختوں میں جو عاریہ کسی محتاج کو پھل کھانے کو دیئے ہیں، یعنی بیج عرایا میں۔ اور امام مالک سے مروی ہے کہ اس کو عرایا اس لیے کہتے ہیں کہ وہ صاحب باغ درختوں کو مجرد اور ننگا کر دیتا ہے دوسروں کے واسطے یعنی اس کے پھل دوسروں کو دیتا ہے اور وقت ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع میں قریب چار میر غلہ کے ساتا ہے۔



۶۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ

نجش کے حرام ہونے کے بیان میں

مترجم کہتا ہے نجش کے معنی لغت میں جانور وحشی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگانا، اور شرعی معنی اس کے مصنف کے کلام میں ہیں اور مروی ہے کہ نجش کرنے والا سودخور ہے۔

(۱۳۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَقَالَ قُتَيْبَةُ يُلْقِيهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَنَاجَشُوا)) .

(صحیح الروض النضیر (۱۱۷۴، ۱۱۷۵)) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، اور قتیبہ نے اپنی روایت میں کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پہنچاتے ہیں نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے: نجش نہ کرو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نجش حرام ہے اور نجش اسے کہتے ہیں کہ ایسا شخص جو بصارت رکھتا ہو کسی چیز کو خوب اچھا برا پہچاننے کی اور وہ اس چیز کے

بیچنے والے کے پاس آن کر اس سے بھاؤ تاؤ کرنے لگے اور اس چیز کی قیمت اس کی اصل قیمت سے بڑھا کر دینے لگے اور یہ معاملہ مشتری کے سامنے کرے اس ارادہ سے کہ مشتری دھوکا کھا کر اس چیز کو قیمت اصلی سے اور بازار کے بھاؤ سے زیادہ قیمت دے کر خرید لے کہ یہ معاملہ اکثر دلال کیا کرتے ہیں اور اسی طرح پانچ روپیہ کی چیز دس روپیہ میں بکوا دیتے ہیں اور یہ ایک قسم فریب کی ہے۔ شافعی نے کہا اگر کوئی شخص بخش کرے تو وہی گنہگار ہے اور بیع جائز ہے اس لیے کہ بائع بخش کرنے والا نہیں۔



۶۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ

تولنے میں جھکاؤ کے بیان میں

(۱۳۰۵) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: حَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَرًّا مِّنْ هَجَرَ فَجَاءَ نَا النَّبِيُّ ﷺ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلٍ. وَعِنْدِي وَزَانُ يَزُونُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْوَزَانِ: ((زِنْ وَأَرْجِعْ)).

(اسنادہ صحیح) ((أحادیث البیوع)) تخریج مشکاة المصابیح (۲۹۲۴) التحقیق الثانی

ترجمہ: روایت ہے سوید بن قیس سے انہوں نے کہا بیچنے کو لایا میں اور مخرفہ عبدی کپڑا بخر سے (اور وہ کسی مقام کا نام ہے) تو تشریف لائے ہمارے پاس نبی ﷺ اور مول کیا ہم سے ایک پانچا مے کا اور میرے پاس تولنے والا تھا کہ مزدوری پر تولتا تھا، سو فرمایا نبی ﷺ نے اس تولنے والے سے تول اور جھکتی ڈنڈی تول۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، حدیث سوید رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور علماء نے مستحب کہا ہے ذرہ جھکتی ڈنڈی تولنے کو یعنی دیتے وقت۔ اور روایت کی شعبہ نے یہی حدیث سماک سے انہوں نے ابوصفوان سے اور ذکر کیا اسی حدیث کو۔



۶۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرَّفْقِ بِهِ

تنگ دست مقروض کو مہلت دینے اور اس کے ساتھ نرمی کرنے کے بیان میں

(۱۳۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ، أَظْلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ)). (صحیح) (التعلیق الرغیب: ۳۷/۲، احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مہلت دے تنگ دست قرض دار کو یا اس کے قرض میں کچھ چھوڑ دے، جگہ دے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عرش کے سائے نیچے جس دن کہیں سایہ نہ ہوگا سوا اس کے۔

فائدہ: اس باب میں ابوالیسر اور ابو قتادہ اور حذیفہ اور مسعود اور عبادہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن

صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

(۱۳۰۷) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا فَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ فَكَانَ يَأْمُرُ غُلَمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ)).

(اسنادہ صحیح) ((أحادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حساب کیا گیا ایک شخص کا یعنی عالم برزخ میں ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے تھے سونہ پائی اس کی کوئی نیکی مگر اتنی کہ وہ آدمی امیر تھا اور لین دین کرتا لوگوں سے تو حکم دیتا اپنے غلاموں کو کہ معاف کرتے رہو تنگ دست دار سے، سو فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہم کو پہلے سے معاف کرنا چاہیے معاف کر دو اس کو یعنی فرشتوں سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



۶۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَطْلِ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

اس بیان میں کہ مالدار کا قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا ظلم ہے

(۱۳۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ)).

(اسنادہ صحیح) ارو الغلیل (۱۴۱۸) الروض النضیر (۱۱۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دیر لگانا غنی کا ادائے قرض میں یعنی ہوتے ہوئے نہ دینا حیلہ اور حوالہ کرنا ظلم ہے، اور جب کوئی غنی پر حوالہ کر دیا جائے تو چاہیے اس کے پیچھے لگے۔ یعنی جب کوئی قرض دار کسی قرض خواہ سے کہے میرے اوپر جو روپیہ تمہارا ہے وہ فلا نے شخص سے لے لیا تو سو قرض خواہ کو اس کا قبول کر لینا چاہیے اور اس کا پیچھا کرنا چاہیے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور شریذ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور مطلب اس کا یہی ہے کہ جب کسی کو حوالہ دیا جائے کسی غنی کا تو چاہیے اس کے پیچھے لگ جائے اور بعض لوگوں نے کہا جب کسی قرض دار نے کسی غنی پر حوالہ کر دیا اور اس نے قبول بھی کر لیا کہ ہاں میں دوں گا تو وہ قرض دار بری ہو گیا اور پھر اس قرض خواہ کو نہیں پہنچتا کہ اس سے طلب کرے۔ مترجم کہتا ہے مثلاً زید کا قرض عمر پر آتا تھا اور عمر نے کہا جاؤ بکر سے تم لے لو اور بکر غنی بھی ہے اور اس نے قبول بھی کر لیا کہ ہاں میں تجھے دوں گا اب زید کو حق نہیں پہنچتا کہ پھر عمر سے تقاضا کرے اگرچہ بکر سے روپیہ وصول نہ ہوا تھی۔ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور

اس صورت میں جو مذکور ہوئی زید کو محیل کہیں گے یعنی حوالہ کرنے والا اور عمر محال لہ اور بکر محال علیہ۔

اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا ہے جب ہلاک ہو جائے اس کا مال محال علیہ کے مفلس ہو جانے کے سبب سے تو اس کو حق پہنچتا ہے کہ پہلے قرض دار سے تقاضا کرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ کے قول کی دلیل سے کہ انہوں نے فرمایا ہے مال مسلمان کا ہلاکت یعنی ضائع ہونے کے لائق نہیں اور اسحق نے کہا اس قول کا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ سے منقول ہے مطلب یہ ہے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا یعنی جب حوالہ کر دے کوئی شخص کسی کا اور وہ ظاہر میں غنی معلوم ہو یعنی محال علیہ اور پھر بعد دریافت ہو کہ وہ مفلس ہے تو اس قرض خواہ کو پہنچتا ہے کہ اپنے پہلے قرض دار سے تقاضا کر کے اپنا روپیہ اس سے بھرے اور حوالہ کو مفلس شخص کے قبول نہ کرے اس لیے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا۔ مترجم کہتا ہے دیر لگانا غنی کا یعنی جس کو مقدور ہو ایک چیز کی قیمت دینے کا اور پھر وہ نہ دے اور یا قرض دار کو مقدور ہے قرض ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرتا ہے۔ یہ ظلم ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ فق ہے رڈ کی جاتی ہے اس کے سبب سے گواہی اس کی اگرچہ ایک بار ہو۔ اور بعض نے کہا اگر مکرر کرے اور عادت کرے اس کی اور جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کرے یعنی ایک شخص پر قرض ہے کسی کا اور وہ مقدور نہیں رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے تو میری طرف سے ادا کر پس چاہیے قرض خواہ کو کہ اس بات کو جھٹ قبول کر لے تاکہ اس کا مال ضائع نہ ہو۔ کذافی شرع مشکوٰۃ لمولانا قطب الدین۔

(۱۳۰۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا أُحْلَتْ عَلَى مَلِيٍّ، فَاتَّبَعَهُ، وَلَا تَبِعْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ)). (صحیح) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: مال دار کا ٹال منول کرنا ظلم ہے، اور جب تجھے کسی مالدار کا حوالہ دیا جائے تو اس کے پیچھے لگ جا۔ اور تو ایک بیع میں دو بیع نہ کر۔



۶۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَسَةِ

بیع منابذہ اور ملامسہ کے بیان میں

(۱۳۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَسَةِ. (صحیح) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کوئی چیز پھینکوں تو بیع لازم ہوگئی میرے اور تیرے بیچ میں، اور بیع ملامسہ یہ تھی کہ کوئی کہے کہ جب میں کوئی چیز چھو لوں تو بیع واجب ہوگئی اور اگرچہ بیع کو اس نے دیکھا بھی نہ ہو مثلاً بیع تھیلے وغیرہ میں ہو اور یہ یحییٰ جاہلیت کے زمانہ کی تھیں تو آپ نے اس سے منع کر دیا۔ مترجم کہتا ہے منابذہ بند سے ہے، ہنڈ پھینکنے کو کہتے

ہیں، ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب ایک نے ایک چیز کسی کے پاس پھینک دی اور اس نے بھی اپنی چیز اس کے پاس پھینک دی تو یہ بیع ہو گئی اس میں کچھ ایجاب و قبول نہ ہوتا تھا کہ بائع کہے میں نے بیچا اور مشتری کہے میں نے خریدا ایک بچوں کا کھیل تھا آپ نے اس سے منع فرمایا اور ملائمہ لمس سے ہنس چھوٹے کو کہتے ہیں یہ بھی ایام جاہلیت میں تھا کہ جہاں ایک نے دوسرے کی چیز چھو دی رات ہو یا دن پھر نہ اس کو دیکھنا نہ بھالنا نہ کھولنا موندنا آنکھ بند کر کے اس کو لے لینا پڑتا تھا یہ بھی ایک لڑکوں کا آنکھ بچولی ٹھہرا اس کو بھی منع فرمایا۔



۶۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالثَّمَرِ

غلہ اور پھل کی پیشگی قیمت ادا کرنے کے بیان میں

(۱۳۱۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّفُونَ فِي الثَّمَرِ فَقَالَ: ((مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)).

(صحیح) إرواء لغيل (۱۳۷۶) الروض النضير (۴۵۸) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب تشریف لائے رسول اللہ ﷺ مدینے میں لوگ وہاں کے پیشگی روپیہ دیتے تھے پھلوں کے خریدنے کو سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پیشگی روپیہ یوے کسی پھل کے لیے تو چاہیے کہ ان پھلوں کا وزن ا ور کیل مقرر کر لے اور مدت مقرر کرے کہ اتنے سیر گہوں مثلاً یا اتنے کیل چار یا پانچ مہینے میں لوں گا۔

فائدہ: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور عبد الرحمن بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جائز کہتے ہیں پیشگی روپیہ دینے کو، غلہ یا کپڑا وغیرہ لینے کو ان چیزوں میں جس کی حد اور صفت معلوم کر سکیں اور اختلاف ہے پیشگی دینے میں جانور خریدنے کو، سو بعض نے جائز کہا ہے، اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا، اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا پیشگی حیوان کے لیے درست نہیں، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔



۷۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَرْضِ الْمُشْتَرِكِ يُرِيدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيبِهِ

اس بیان میں کہ مشترک زمین میں سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے

(۱۳۱۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيْكٌ فِي حَائِطٍ، فَلَا يَبِيعُ نَصِيبَهُ

مِنْ ذَٰلِكَ حَتَّىٰ يَعْرِضَهُ عَلَىٰ شَرِيكِهِ)) (صحيح) (الإرواء : ۳۷۳/۵، أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو کوئی شریک ہو کسی احاطہ میں یا باغ میں سو نہ بیچے اپنا حصہ اس میں سے جب تک اس شریک کو بتانہ لے۔ یعنی شاید وہ ہی خرید لے تو غیر کے ہاتھ کیوں بیچے۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد متصل نہیں سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے کہہتے تھے کہ سلیمان یشکری نے وفات پائی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حیات میں اور ان سے کچھ سنا نہیں قنادہ نے اور نہ ابوالبشر نے کہا محمد نے ہم نہیں جانتے کہ کسی کو سماع ہو ان میں سے سلیمان یشکری سے ماسوا عمرو بن دینار کے کہ اس نے شاید سنا ہو ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں۔ اور کہا محمد نے قنادہ روایت کرتے ہیں سلیمان یشکری کی کتاب سے اور سلیمان کی ایک کتاب تھی اس میں وہ حدیثیں لکھی تھیں جو مروی تھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سو کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا سلیمان تمہی نے لے گئے صحیفہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا حسن بصری کے پاس سو لے لیا انہوں نے اس کو یا کہا پس رد نہ کیا اس کو، سو لے گئے لوگ اس کو قنادہ کے پاس، سو روایت کی اس سے پھر لائے وہ صحیفہ میرے پاس سو میں نے نہیں روایت کی اس سے روایت کی ہم سے ابو بکر عطار نے انہوں نے علی بن مدینی سے۔



۷۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَخَابِرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

مخابره اور معاومہ کی بیج کے بیان میں

(۱۳۱۳) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمَرْابَةِ، وَالْمَخَابِرَةِ، وَالْمُعَاوَمَةِ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرَائِيَا. (صحيح) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابره اور معاومہ کی بیج سے اور رخصت دی عرایا میں ایسی بیج کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے مترجم کہتا ہے کہ محاقلہ اور مزابنہ اور مخابره کا ذکر اوپر بہ تفصیل ہو چکا ہے اور معاومہ عام سے ہے عام سال کو کہتے ہیں اور بیج معاومہ یہ ہے کہ ایک سال یا دو سال کا میوہ ایک درخت کا بیجنا قبل پیدا ہونے کے اور اس میں دھوکا ہے کہ شاید میوہ پیدا ہو یا نہ ہو یا زیادہ ہو کہ بائع کو اس قیمت پر جو ٹھہری ہو دینا ناگوار ہو یا کم ہو کہ مشتری کو دشوار ہو اس لیے کہ اس کو منع فرمایا گویا یہ بھی بیج غرر میں داخل ہے۔



۷۲۔ باب ماجاء فی التسعیر

قیمتیں مقرر کرنے کے بیان میں

(۱۳۱۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : غَلَا السَّعْرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ! سَعَّرَنَا فَقَالَ : ((إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرِّزَاقُ، وَإِنِّي لَا رَجُوءَ أَنَّ الْفَى رَجَى وَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ)). (صحيح) غايۃ المرام (۳۲۳) الروض النضير (۳۰۵) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ مہنگا ہوا ایک دفعہ بھاؤ غلہ وغیرہ کا زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے، سو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھاؤ مقرر کر دیجیے ہمارے واسطے فرمایا آپ ﷺ نے بھاؤ مقرر کرنے والا وہی اللہ تعالیٰ ہے کہ جو روکنے والا ہے رزق کا مراد اس سے مہنگا ہونا ہے اور وہی کشادہ کرنے والا ہے رزق کا اور رزق دینے والا ہے یعنی اس کے حکم سے کسی بیشی رزق کی اور تنگی کشادگی ہوتی ہے تو بھاؤ مقرر کرنے والا وہی ہے پھر فرمایا آپ نے میں چاہتا ہوں کہ ملوں اپنے رب سے ایسے حال میں کہ نہ ہو مجھ پر مطالبہ اور مظلمہ کسی کا کہ وہ طلب کرتا ہو مجھ سے مظلمہ خون کا اور نہ مال کا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



۷۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْغَشِّ فِي الْبُيُوعِ

اس بیان میں کہ بیع میں دغا بازی کرنا حرام ہے

(۱۳۱۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ مِّنْ طَعَامٍ، فَادْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَتَأَلَّتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا. فَقَالَ : ((يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هَذَا؟)) قَالَ : أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : ((أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ؟)) ثُمَّ قَالَ : ((مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا)).

(اسنادہ صحیح) إرواء الغلیل (۱۳۱۹) تخریج الایمان لابن سلام (۷۱ / ۸۵) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ایک غلے کے ڈھیر پر اور اس میں آپ ﷺ نے ہاتھ ڈالا، سو بچھی آپ ﷺ کی انگلیوں میں تری، سو پوچھا آپ ﷺ نے اے غلہ بیچنے والے یہ تری کیا ہے؟ اس نے کہا مینہ پڑا ہے اس پر یا رسول اللہ ﷺ سو فرمایا آپ ﷺ نے اس کو تونے اوپر کیوں نہ کر دیا یعنی بھیگا ہوا غلہ سب کے اوپر رکھ دیا ہوتا کہ دیکھتے اس کو سب لوگ پھر فرمایا آپ ﷺ نے جو خیانت اور دغا بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابو الحمراء اور ابن عباس اور بریدہ اور ابو بردہ بن نیار اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم سے

روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام ہے دغا کرنا یعنی بیچتے وقت میع کا عیب چھپانا حرام ہے۔



۷۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبُعِيرِ أَوْ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

اونٹ یا اور کوئی جانور قرض کے طور پر لینے کے بیان میں

(۱۳۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِنًا فَأَعْطَاهُ سِنًا خَيْرًا مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ : ((خِيَارُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)) . (صحیح) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا قرض لیا رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ سوا دیا کیا ایک اونٹ بہتر اس اونٹ سے اور فرمایا تم سے جو بہتر ہیں وہ قرض خوب اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابورافع سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی شعبہ اور سفیان نے سلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دیکھتے ہیں اونٹ کے قرض لینے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا اور مکروہ رکھا ہے اسے بعض لوگوں نے۔



(۱۳۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَغْلَطَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا)) . وَقَالَ : ((اشْتَرُوا لَهُ بُعِيرًا، فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ)) . فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ۔ فَقَالَ : ((اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)) . (صحیح) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے تقاضا کیا رسول اللہ ﷺ سے اور سختی کی آپ ﷺ کے اوپر سو قصد کیا اس کا اصحاب نے یعنی اس کے دفع کر دینے کا تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چھوڑ دیا اس کو جس کا حق کسی پر ہوتا ہے تو وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہے اور فرمایا آپ ﷺ نے خرید دیا اس کو ایک اونٹ اور دے دیا اس کو جو اس پر ہوتا ہے تو وہ ایسی اونٹ سے بہتر اونٹ سو فرمایا آپ ﷺ نے خرید دیا اس کو وہی اونٹ، اور دے دیا اس کو اس لیے کہ تم میں جو لوگ نیک ہیں وہ قرض ادا کرنے میں اچھی چیز دیتے ہیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے اسی حدیث کی مانند۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



(۱۳۱۸) عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَكْرًا فَجَاءَ تَهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ : فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَةً : فَقُلْتُ : لَا أَجِدُ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رُبَاعِيًّا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَعْطِهِ إِيَّاهُ ، فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)).

(اسنادہ صحیح) إرواء الغلیل (۱۳۷۱) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابورافع سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہا قرض لیا رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ، پھر آئے آپ ﷺ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ۔ کہا ابورافع نے سو حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ ادا کروں میں اس آدمی کے اونٹ سوغرض کیا میں نے کہ نہیں پاتا میں مگر جوان اونٹ اس سے عمدہ چار دانت والا سوغرمایا رسول اللہ ﷺ نے دے دو اس کو وہی اونٹ اس لیے کہ جو نیک لوگ ہیں تم میں سے وہ قرض ادا کرنے میں اچھی چیز دیتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱۳۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ سَمْعَ الْبَيْعِ، سَمْعَ الشَّرَاءِ، سَمْعَ الْقَضَاءِ)). (صحیح) (الصحيحة : ۸۹۰۹) التعليق الرغيب (۱۸/۳) ((احادیث البیوع)) (الروض النضير (۲۱۱))

بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند یونس بن عبدیلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نرمی اور خوبی سے بچنے کو اور نرمی سے خرید کرنے اور نرمی سے قرض ادا کرنے کو۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث یونس سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

(۱۳۲۰) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((عَفَرَ اللَّهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ، كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ، سَهْلًا إِذَا اشْتَرَى، سَهْلًا إِذَا اقْتَضَى)). (اسنادہ صحیح) التعليق الرغيب (۱۸/۳) ((احادیث البیوع)) (الروض النضير (۲۱۱))

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بخش دیا ایک مرد کہ تم سے پہلے تمہاس لیے کہ وہ آسانی اور نرمی کرتا تھا جب بیچتا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب خریدتا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب تقاضا کرتا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔



۷۵۔ بَابُ : النَّهْيُ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ

اس بیان میں کہ مسجد میں خرید و فروخت کرنا منع ہے

(۱۳۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا : لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ صَلَاةً فَقُولُوا : لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ)).

(صحیح) (المشكاة: ۷۳۳، الارواء: ۱۴۹۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دیکھو تم کسی کو بیچتا ہے یا خریدتا ہے مسجد میں تو کہو اس کو کہ نہ نفع دے اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں، اور جب دیکھو تم کسی کو کہ ڈھونڈتا ہے مسجد میں کوئی چیز اور پکارتا ہے تو کہو نہ پھیرے اللہ تعالیٰ تیری طرف تیری چیز کو۔

فائدہ: حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں خرید و فروخت کو مسجد میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے خرید و فروخت کی مسجد کے اندر بعض اہل علم نے اور ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔





شریعۃ اللہ کے نام سے جو ہماری ہدایت کر رہا ہے

ابواب الاحکام

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱۳) حکومت و قضاء کے بیان میں (التحفة ۱۱)

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْقَاضِي

قاضی کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کے بیان میں

(۱۳۲۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ : اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ : أَوْ تُعَافِيَنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ! قَالَ : فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ وَ قَدْ كَانَ أَبُوكَ يَقْضِي ؟ قَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ : ((مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ ، فَإِلْحَاقِي أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا)) فَمَا أَرْجُوا بَعْدَ ذَلِكَ ؟ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ . (ضعيف) (تحريج المشكاة : ۳۷۴۳ ، التحقيق الثاني ، التعليق الرغيب : ۱۳۲/۲ ، التعليق

على الاحاديث المختارة رقم : ۳۴۸ ، ۳۴۹)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن موهب رضی اللہ عنہ سے کہا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جاؤ اور فیصلہ کرو آدمیوں کے بیچ میں یعنی قاضی ہو کر، عبد اللہ نے کہا کیا مجھ پر رحم کرتے ہو اور معاف رکھتے ہو مجھے اے امیر المؤمنین یعنی معاف

رکھو قاضی بننے سے، کہا عثمان نے تم اس کو کیوں برا جانتے ہو تمہارے باپ! تو قضا کرتے تھے کہا عبد اللہ نے میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو قاضی ہو اور فیصلے کیے اس نے عدل کے ساتھ یعنی موافق حکم اللہ اور رسول ﷺ کے تو گمان ہے اس کا شاید وہ برابر سر ابر سلچھوٹے، سو کہا کیا امید رکھوں میں بھلائی کی اس کے بعد؟ اور اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے پوری روایت رزین کی نافع سے یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ سے اے امیر المؤمنین میں حکم نہ کروں گا دو شخصوں کے بیچ میں بھی یعنی چہ جائے زیادہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تحقیق تمہارے باپ یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تو قضا کرتے تھے۔ ابن عمر نے کہا تحقیق میرے باپ کو اگر مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیتے تھے اور اگر رسول اللہ ﷺ کو مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو جبرائیل رضی اللہ عنہ سے پوچھ لیتے تھے اور میں کسی کو نہیں پاتا کہ اس سے پوچھوں اور سنا ہے میں نے اللہ کے پیغمبر ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو پناہ مانگے اللہ کے ساتھ تو بیشک اس نے بڑی ذات کے ساتھ پناہ مانگی اور سنا میں نے آپ سے فرماتے تھے جو پناہ مانگے اللہ کے ساتھ اس کو پناہ دو اور تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ساتھ اس سے کہ مجھے معاف کرو، پس معاف کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو اور کہا کسی کو اس بات کی خبر نہ دینا یعنی قضا قبول نہ کرنے کی تاکہ اور لوگ بھی شاید قبول نہ کریں۔ اور یہ کارخانہ معطل رہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور میرے نزدیک اس کی اسناد متصل نہیں اور عبد الملک جن سے معتر روایت کرتے ہیں وہ بیٹے جملہ کے ہیں۔

(۱۳۲۲م) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْقَضَاءُ ثَلَاثَةٌ: قَاضِيَانِ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ: رَجُلٌ قَضَى بَغَيْرِ الْحَقِّ فَعَلِمَ ذَلِكَ فَذَلِكَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ لَا يَعْلَمُ، فَأُهْلِكَ حُقُوقُ النَّاسِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ قَضَى بِالْحَقِّ، فَذَلِكَ فِي الْجَنَّةِ)). (صحيح عند الالباني) (الارواء: ۲۶۱۴، المشكاة: ۳۷۳۵) علی زئی کہتے ہیں اس میں اعمش اور شریک قاضی دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: سیدنا ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ان میں سے دو دوزخی ہیں اور ایک جنتی۔ جانتے بوجھتے ناحق فیصلہ کرنے والا دوزخی ہے اور وہ قاضی جو بغیر علم کے فیصلہ کرتا ہے، اس نے لوگوں کے حقوق کو برباد کیا پس وہ دوزخ میں ہے۔ اور وہ قاضی جس نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا تو وہ جنت میں ہے۔



۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وقت مبارک میں مدینہ میں عہدہ قضا پر مامور تھے۔

۲۔ یعنی ثواب تو کجا اگر عذاب سے بچا تو نعمت ہے۔

(۱۳۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وَكَلَّ إِلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أُجْبِرَ عَلَيْهِ، يُنْزِلُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَكًا فَيُسَدِّدُهُ)) .

(اسنادہ ضعیف) سلسلہ الأحادیث الضعیفة (۱۱۵۴) اس میں عبدالاعلیٰ الثعلبی راوی ضعیف ہے
ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے طلب کی قضا سوچ دیا جاتا ہے وہ اس کے نفس کی طرف یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی بنایا جاتا ہے اترتا ہے اس پر ایک فرشتہ کہ اچھی باتیں سکھاتا ہے اور راہ راست بتاتا ہے اس کو۔



(۱۳۲۴) عَنْ خَيْثَمَةَ - وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ فِيهِ شُفْعَاءَ، وَكَلَّ إِلَى نَفْسِهِ، وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ، أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ)) .

(اسنادہ ضعیف) سلسلہ الأحادیث الضعیفة (۱۱۵۴) اس میں عبدالاعلیٰ الثعلبی راوی ضعیف ہے۔
ترجمہ: روایت ہے خثیمہ سے اور وہ بصرہ کے رہنے والے ہیں وہ روایت کرتے ہیں انس بن نبی رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا جو ڈھونڈے عہدہ قضا کا اور اٹھاتا پھرے اس میں سفارشیں وہ چھوڑ دیا جاتا ہے اس کے نفس پر یعنی مدد غیبی نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی کیا جائے اترتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ کہ وہ اسے انصاف کے امور سکھاتا ہے اور راہ حق بتاتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور زیادہ صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے عبدالاعلیٰ سے۔



(۱۳۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ أَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ، فَقَدْ

ذُبِحَ بِغَيْرِ سَكِينٍ)) . (صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۳۷۳۳) التعليق الرغیب (۳/۴۳۱) الروض النضر (۱۱۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عہدہ دار قضا کا یا مقرر کیا گیا قاضی لوگوں کا (یعنی راوی کو شک ہے یہ فرمایا یا وہ) پس ذبح کیا گیا بغیر چھری کے یعنی مظالم عباد میں داخل ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے اس سند سے بھی سوا اس سند کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔



۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي يُصِيبُ وَيُخْطِئُ

اس بیان میں کہ قاضی درست فیصلہ بھی کرتا ہے اور غلط بھی

(۱۳۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ

وَإِذَا حَكَمَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ)) . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۲۵۹۸) الروض النضیر (۶۷۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب حاکم حکم کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے اصابت حق میں اور

ٹھیک پڑتا ہے حکم اس کی رائے کا تو اس کو دو ثواب ہیں یعنی ایک حق دار کے حق پہنچانے کا، دوسرے اجتہاد کا، اور جب

حکم کرتا ہے اور چوک جاتا ہے تو اس کو ایک ثواب ہے یعنی فقط اجتہاد کا۔

فائدہ: مجتہد اپنے اجتہاد میں بہر صورت ثواب پاتے ہیں مگر متاخرین کو ان کے اجتہاد پر بھولنا نہ چاہیے بلکہ خود طلب حق میں

کوشش کرنی چاہیے تاکہ ان کو بھی ثواب حاصل ہو مگر مجتہدین اولین کے حق میں نیک عقیدہ رکھنا لازم ہے اور زبان طعن کی ان

سے باز رکھنی چاہیے۔

مترجم: اجتہاد جہد سے مشتق ہے جہد کے معنی لغت میں کوشش کے ہیں اور اصطلاح شرع میں کوشش کا خراج کرنا ہے قیاس کے

ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں اور جو حال قاضی کا یہاں مذکور ہوا وہی حال ہے تمام مجتہدین شریعت کا، مسائل

اجتہاد یہ ہیں کہ اگر قیاس صائب ہوا تو ان کو دو گنا ثواب ہے اور نہیں تو ایک ثواب مگر جن مسائل میں ان سے خطا ہوئی اور ان

کے اتباع اس پر مطلع ہوئے ان کو ضرور ہے کہ اس میں تقلید ان کی نہ کریں بلکہ خود سعی دل جو امر موافق کتاب و سنت ہو اس کو

قبول فرمائیں مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی پر ضروری ہے کہ ان مقتدیان دین و پیشوایان شرع متین سے عقیدہ نیک رکھیں اور کسی

طرح ان کی خطا کو مورد طعن نہ ٹھہراویں۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَحْكَمُ.

فائدہ: اس باب میں عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس

وجہ سے نہیں جانتے ہم اس کو سفیان ثوری کی روایت سے کہ روایت کرتے ہوں یحییٰ بن سعید سے مگر عبدالرزاق کی سند سے کہ وہ

معمر سے روایت کرتے ہیں وہ سفیان ثوری سے۔



بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي كَيْفَ يَقْضِي؟

اس بیان میں کہ قاضی کیسے فیصلہ کرے

(۱۳۲۷) عَنْ مُعَاذِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ : ((كَيْفَ تَقْضِي؟)) فَقَالَ : أَقْضِي بِمَا

فِي كِتَابِ اللَّهِ - قَالَ : ((فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ ؟)) قَالَ : فَيَسْتَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - قَالَ : ((فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟)) قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي قَالَ : ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ)) .

(ضعیف) (الضعيفة : ۸۸۱) اس میں حارث بن عمرو مجھول راوی ہے اس روایت کو اکثر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔
ترجمہ: روایت ہے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی قاضی بنا کر سو فرمایا کیسے فیصلہ کرے گا تو عرض کیا انہوں نے فیصلہ کروں گا میں اللہ کی کتاب کے موافق فرمایا اگر نہ ہو اللہ کی کتاب میں کہا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے موافق فرمایا اگر نہ ہو سنت رسول اللہ ﷺ میں تو کہا اجتہاد کروں گا میں اپنی رائے سے فرمایا سب تعریف ہے اللہ کو کہ توفیق خیر دی اس نے رسول اللہ کے رسول کو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر اور عبد الرحمن بن مہدی سے دونوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی عون سے انہوں نے حارث سے اس نے کئی مردوں سے اہل حمص کے انہوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی روایت کی مانند۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اس حدیث کی اسناد میرے نزدیک متصل نہیں اور ابوعون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے۔



(۱۳۲۸) عَنْ مُعَاذٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : بَنَحْوِهِ . (انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے معاذ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی روایت کی مانند۔



بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ الْعَادِلِ

عدل کرنے والے امام کے بیان میں

(۱۳۲۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَادْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا . إِمَامٌ عَادِلٌ، وَأَبْعَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ وَأَبْعَدُهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا : إِمَامٌ جَائِرٌ)).

(ضعیف) (الروض النضر : ۳۵۶، ۳۵۷، الضعيفة : ۱۱۵۶، المشكاة : ۳۷۰۴، التحقيق الثاني) اس میں عطیہ بن سعد العوفی الکوفی راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق سب لوگوں میں زیادہ پیارا اللہ تعالیٰ کے نزدیک

قیامت کے دن اور بہت نزدیک بیٹھنے والا اللہ کے پاس حاکم عادل ہے اور سب لوگوں سے زیادہ دشمن اللہ تعالیٰ کا اور اس سے دور بیٹھنے والا حاکم ظالم ہے۔

فائل: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے حدیث ابوسعید کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔



(۱۳۳۰) عَنْ أَبِي أَوْفَى، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجْرُ . فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى عَنْهُ

وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ)) . (اسنادہ حسن) تخریج مشکاة المصابیح (۳۷۴۱) التعلیق الرغیب (۱۳۸/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی تائید اور مدد قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے مگر جب اس نے ظلم کیا اللہ کی مدد الگ ہوگئی اس سے اور ساتھ ہو گیا اس کے شیطان۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عمران بن تظان کی روایت سے۔



۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي لَا يَقْضِي بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ

حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَهُمَا

اس بیان میں کہ قاضی فریقین کے درمیان اس وقت تک فیصلہ نہ کرے

جب تک ان کے بیانات نہ سن لے

(۱۳۳۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ ، فَلَا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى

تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ ، فَسَوْفَ تَذَرِي كَيْفَ تَقْضِي)) قَالَ عَلِيٌّ : فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ .

(حسن عند الالبانی) (الارواء : ۲۶۰۰) علی زئی کہتے ہیں اس میں شریک مدلس اور حش راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے جب ناشر کریں تمہارے پاس

دو شخص تو حکم نہ کر پہلے والے کے لیے کچھ جب تک سن نہ لے اظہار دوسرے کا تو آپ ہی معلوم کرے گا کہ کیا حکم کرنا

چاہیے۔ کہا علی رضی اللہ عنہ نے: پھر اس کے بعد میں ہمیشہ فیصلہ کرتا رہا لوگوں میں۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔



۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِمَامِ الرَّعِيَّةِ

رعیت کے حاکم کے بیان میں

(۱۳۳۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَا مِنْ إِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمُسْكِنَةِ ، إِلَّا أَغْلَقَ اللَّهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمُسْكِنَتِهِ)) . فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ .

(اسنادہ صحیح) (المشكاة : ۳۷۲۸ ، التحقيق الثاني ، الصحيحة : ۶۲۹) صحیح ابی داؤد (۲۶۱۴)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہ کہا انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جو بادشاہ اپنا دروازہ بند کر لے حاجت مند اور محتاجوں اور مسکینوں پر یعنی ان کو نہ آنے دے کہ وہ اپنی حاجات عرض کریں بند کر لے گا اللہ تعالیٰ دروازے آسمان کے اس کی ضرورت اور حاجت اور مسکنت سے۔ یعنی قیامت میں یا دنیا میں، سو مقرر کیا اسی وقت ایک آدمی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سن کر کہ وہ خبر دیتا رہے لوگوں کی حاجتوں کی یاد رکھتا رہے حاجات ان کی۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ حدیث عمرو بن مرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے اور عمر بن مرہ جہنی کی کنیت ابو مریم ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے انہوں نے یزید بن ابی مریم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے قاسم بن خمرہ سے انہوں نے ابی مریم رضی اللہ عنہ سے جو صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اسی حدیث کی مانند معنوں میں۔



(۱۳۳۳) عَنْ أَبِي مَرْيَمَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ ، بِمَعْنَاهُ .

ترجمہ: روایت ہے ابو مریم رضی اللہ عنہ سے جو صحابی ہیں نبی ﷺ کے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند معنوں میں۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانٌ

اس بیان میں کہ قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

(۱۳۳۴) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بُكْرَةَ . قَالَ : كَتَبَ أَبِي إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ)) . (اسنادہ صحیح) إرواء الغلیل (۲۶۲۶) الروض النضیر (۹۲۸)

ترجمہ: روایت عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے کہا لکھا میرے باپ نے عبید اللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے فیصلہ نہ کرنا تم دو آدمیوں کے بیچ میں جب تم غصے میں ہو اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ ہرگز فیصلہ نہ کرے اور نہ حکم دے حاکم دو شخصوں کے بیچ میں یعنی مدعی اور مدعا علیہ میں جب وہ غصہ میں ہو۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوبکر کا نام نفع ہے۔



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي هَذَا يَا الْأَمْرَاءَ

حاکموں کو تحفے دینے کے بیان میں

(۱۳۳۵) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَلَمَّا سِرْتُ، أُرْسِلَ فِيَّ أَتْرَى فَرُدُّتُ فَقَالَ: ((أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ؟ لَا تُصَيِّبَنَّ شَيْئًا بَغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُولٌ، وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لِهَذَا دَعَوْتُكَ، فَأَمُضْ لِعَمَلِكَ)). (ضعیف الاسناد) اس میں داؤد بن یزید ضعیف ہے۔ تقریب (۱۸۱۸)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف قاضی اور تحصیل دار بنا کر پھر جب چلا میں تو بھیجا کسی کو میرے پیچھے کہ میں پھیرا کر آپ کی خدمت میں لایا گیا پھر فرمایا آپ ﷺ نے تجھے معلوم ہے کہ کیوں بھیجا میں نے تیرے بلانے کو پھر فرمایا نہ لینا تم کوئی چیز یعنی تحفہ و ہدایا سے رعایا و برایا کے بغیر میرے حکم کے اس لیے کہ وہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا آئے گا خیانت کی چیز لے کر قیامت کے دن اسی لیے بلایا تھا میں نے تم کو اب جاؤ اپنے کام کو۔

فائدہ: اس باب میں عدی بن عمیرہ اور بریدہ اور مستورد بن شداد اور ابی حمید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ کی حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابواسامہ کی روایت سے کہ وہ داؤد اودوی سے روایت کرتے ہیں۔



۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ

مقامات میں رشوت دینے اور لینے والے کی مذمت کے بیان میں

(۱۳۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ فِي الْحُكْمِ. (صحیح) ارواء

الغلیل (۲۶۲۰) تخريج مشكاة المصابيح (۳۷۶۴) الروض النضير (۵۸۳) التعليق الرغيب (۱۴۳/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور لینے والے کو مقامات میں۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہما بن ابی جدیدہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابوسلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مگر وہ روایت صحیح نہیں ہے اور سنا میں نے عبداللہ بن عبد الرحمن سے کہتے تھے حدیث ابوسلمہ کی جو مروی ہے بواسطہ عبداللہ بن عمرو کے کہا عبداللہ نے لعنت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور لینے والے کو۔ ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



(۱۳۳۷) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ. (صحیح) [المصدر نفسه]
ترجمہ: روایت ہے ابوسلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے لعنت کی اللہ کے رسول ﷺ نے رشوت دینے والے اور لینے والے پر۔



۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَإِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

دعوت اور ہدیہ قبول کرنے کے بیان میں

(۱۳۳۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ، وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ)). (صحیح) (صحیح الجامع، مختصر الشمائل : ۲۹۰)
ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر ہدیہ دیا جائے مجھے ایک کھر بکری کا تو بے شک قبول کر لوں گا میں اور اگر دعوت دی جائے مجھے اس پر تو حاضر ہوں میں۔
فائدہ : اس باب میں علی اور عائشہ اور مغیرہ بن شعبہ اور سلیمان اور معاویہ بن حیدہ اور عبد الرحمن بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ يُقْضَى لَهُ بِشْيءٍ

لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ

اس بیان میں کہ اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تب بھی اس کے لیے وہ مال لینا جائز نہیں
(۱۳۳۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَلَعَلَّ

بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَإِنْ قَضَيْتُمْ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا)).

(صحیح) ارواء الغلیل (۲۶۲۴) سلسلہ الاحادیث الصحیحة (۴۵۶، ۱۱۶۲)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو یعنی انفصال کے لیے اور میں ایک آدمی ہوں یعنی علم غیب نہیں رکھتا اور شاید کہ بعض تم میں سے تیز زبان ہو اور اپنا دعویٰ بیان کرنے میں دوسرے سے سواگر میں دلوادوں تم میں سے اس کے بھائی کا حق تو گویا میں دیتا ہوں اس کو ایک ٹکڑا دوزخ کی آگ کا سونہ لے اس میں سے کچھ۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حسن صحیح ہے۔ مترجم قولہ، سو اگر میں دلوادوں آؤں۔ یعنی بسبب تیز لسانی اور خوش بیانی کسی کے مجھے معلوم ہو کہ حق اسی کا ہے اور حقیقت میں اس کا حق نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ نہ لیوے۔ اور اس حدیث میں تصریح ہے۔ آنحضرت ﷺ علم غیب نہیں جانتے تھے اور قضائے قاضی ظاہر اور باطن نافذ نہیں ہوتی۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدْعَى وَالْيَمِينَ

عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ

اس بیان میں کہ مدعی کے لیے گواہ ضروری ہیں اور مدعا علیہ پر قسم

(۱۳۴۰) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَضْرَمِيِّ: ((أَلَيْكَ بَيِّنَةٌ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَلَيْكَ يَوْمَئِذٍ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ. قَالَ: ((لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ)). قَالَ: فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَدْبَرَ ((لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَا لَكَ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لِيَلْقِيَنَّ اللَّهَ وَهُوَ عَنْ مَعْرِضٍ)). (صحیح) (الارواء: ۲۶۳۲)

ترجمہ: روایت ہے علقمہ بن وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آیا ایک مرد حضرموت سے اور ایک مرد کندہ سے نبی ﷺ کے پاس، سو کہا حضرمی نے یا رسول اللہ ﷺ اس نے چھین لی ہے میری زمین، سو کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس کا کچھ حصہ اس میں نہیں، سو فرمایا نبی ﷺ نے حضرمی سے کیا تیرے پاس گواہ

ہیں؟ اس نے کہا نہیں فرمایا آپ ﷺ نے پھر تجھ کو اس سے قسم لینا پہنچتا ہے یعنی مدعی علیہ سے اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ مرد فاجر ہے پرواہ نہیں رکھتا کسی چیز کی قسم کھانے میں اور پرہیزگار نہیں فرمایا تجھ کو کچھ نہیں پہنچتا اس سے سوا قسم کے۔ کہارادی نے پھر چلا وہ شخص کہ قسم کھائے اس کے لیے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پیٹھ موڑی اس نے اگر قسم کھائی اس نے اس کے مال پر کہ کھالے اس کو ظلم سے تو ملے گا اللہ تعالیٰ سے یعنی قیامت کے دن اور وہ اس سے منہ پھیرنے والا ہوگا۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے۔

(۱۳۴۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ : ((الْبَيْئَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)) . (صحیح) (الارواء : ۲۶۵/۸، ۲۶۷)

ترجمہ : روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے خطبہ میں کہ گواہ لانا مدعی کو ضرور ہے اور قسم کھانا مدعی علیہ کو۔

فائدہ : اس حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے اور محمد بن عبید اللہ عزیزی ضعیف ہیں حدیث میں بسبب ضعف حافظہ کے۔ ضعیف کہا ان کو ابن مبارک وغیرہ نے۔



(۱۳۴۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ . (صحیح) (الارواء : ۲۶۴۱)

ترجمہ : روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قسم مدعی علیہ پر ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے گواہ مدعی کو لانا ضرور ہے اور نہیں تو قسم ہے مدعی علیہ پر۔



۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

اگر اس بیان میں کہ ایک گواہ ہو تو مدعی قسم کھائے گا

(۱۳۴۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِيعَةُ : وَأَخْبَرَنِي ابْنُ لَسْعَدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ .

(صحیح) (الارواء : ۳۰۰، ۳۰۵، التنکیل : ۱۰۶/۲، الروض النضیر : ۹۸۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فیصلہ کر دیا رسول اللہ ﷺ نے اور ثابت کر دیا دعویٰ مدعی کا اس کی قسم سے ایک گواہ کے ساتھ اور خبر دی مجھ کو سعد کے ایک بیٹے نے کہ ہم نے سعد کی کتاب میں پایا کہ نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر۔
فائدہ: اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور سرق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کہ نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر حسن غریب ہے۔



(۱۳۴۴) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. (اسنادہ صحیح) (انظر ماقبلہ)
ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم کے ساتھ۔



(۱۳۴۵) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ: وَقَضَى بِهَا عَلِيٌّ
 فِيْكُمْ. (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا قسم کے ساتھ ایک گواہ سمیت۔ کہار اوئی نے اور فیصلہ کیا اس کے ساتھ علی نے بھی تمہارے درمیان۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح تر ہے اور ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل۔ اور روایت کی عبدالعزیز بن ابی سلمہ اور یحییٰ بن سلیم نے یہی حدیث جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اگر مدعی کے پاس ایک گواہ ہو تو ایک گواہ کے بدلے اس سے قسم لی جائے یہ جائز ہے حقوق اور اموال میں اور قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا انہوں نے جائز نہیں ایک گواہ پر اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کر دینا ہے مگر حقوق اور اموال میں اور بعض لوگوں نے علماء کو فہ وغیرہم سے کہا یہ جائز نہیں کہ مدعی سے ایک گواہ کے بدلے قسم لے کر اس کا دعویٰ اثبات کیا جائے۔ مترجم طیبی نے کہا ہے کہ یہ اختلاف اموال میں ہے اگر اموال کے سوا دعویٰ کسی اور چیز میں ہو تو بالاتفاق فیصلہ یحییٰ و گواہ واحد پر جائز نہیں اور صورت اس کی یہ ہے کہ زید نے عمر پر سو روپیہ کا دعویٰ کیا اور زید کا گواہ ایک ہی ہے تو حاکم اس سے کہے تو نصاب شہادت پورا نہیں لایا پس ایک گواہ جو کم ہے اگر اس کے بدلے تو قسم کھائے کہ میں نے سو روپیہ مدعی علیہ کو دیے ہیں تو تیرا دعویٰ ثابت ہو جائے پس اگر مدعی قسم کھالے تو روپیہ عمر سے دلایا جائے۔ اور امام اعظم کے نزدیک ایک گواہ کے بدلے قسم کھالینا درست نہیں بلکہ ثبوت دعوے کے لیے دو گواہ ضرور ہیں وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گواہ لاؤ دو اپنے مردوں سے سوا اگر نہ ہوں تو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں اور فرمایا گواہ لاؤ دو مرد عادل اپنے میں سے اور خبر واحد سے نسخ کتاب اللہ جائز نہیں اور احتمال ہے کہ شاید

اس حدیث کی مراد یہ ہو کہ فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر یعنی مدعی جب نصاب شہادت پوری نہ کر سکا تو ایک گواہ کا عدم وجود آپ نے برابر جان کر مدعی علیہ سے قسم لے کر فیصلہ کر دیا مگر ظاہر حدیث کی رو سے پہلا مذہب صحیح معلوم ہوتا ہے اور ائمہ ثلاثہ بھی اسی طرف ہیں۔ واللہ اعلم۔



۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتَقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ

مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنے کے بیان میں

(۱۳۴۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا، أَوْ قَالَ : شَقِيبًا، أَوْ قَالَ : شِرْكًَا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيَمَةِ الْعَدْلِ، فَهُوَ عَتِيقٌ وَلَا فَقَدْ عَتَقَ)) مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ : أَيُّوبُ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، يَعْنِي : فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ.

(صحیح) ارواء الغلیل (۳۵۸/۵) (۱۵۲۲)

ترجمہ: روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے آزاد کیا اپنے حصے کو کسی غلام مشترک سے راوی کو شک ہے نصیباً فرمایا یا شقیصاً یا شرکاً اور معنی سب کے ایک ہیں اور اس آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ اس غلام کی قیمت کے برابر پہنچتا ہے بازار کے نرخ سے سو وہ غلام آزاد ہو گیا اور نہیں تو اس غلام میں سے جتنا آزاد ہوا تباہی آزاد ہے یعنی باقی غلام ہے۔ کہا ایوب نے اور کہا نافع نے اس حدیث میں یعنی وہ آزاد ہوا جتنا وہ آزاد ہوا یعنی نافع نے کبھی یعنی کا لفظ بڑھا دیا۔

فائدہ: مترجم: اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی نے ساجھی کے غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اگر مالک معتق مال دار ہے تو اور شریکوں کو قیمت اس کی ان کے حصول کے موافق دے کر اسے پورا آزاد کروادے۔ اور اگر معتق تنگ دست ہے تو اور شریک اس غلام سے اپنے حصے کے موافق روپیہ نہیں کما سکتا بلکہ وہ غلام جتنا آزاد ہوا تباہی آزاد ہے باقی غلام ہے پس اس صورت میں ایک دن اپنے اس شریک کی خدمت کرے جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا اور ایک دن بیٹھا رہے اگر شراکت بالمناصفہ تھی۔

فائدہ: حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے۔ اور روایت کی ہے حدیث سالم نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔



(۱۳۴۷) عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ)) . (صحیح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں بواسطہ اپنے باپ کے نبی ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے جس نے آزاد کیا اپنا حصہ غلام مشترک میں سے اور اس کے پاس اتنا مال ہے کہ پہنچتا ہے غلام کی قیمت کو، سو وہ غلام آزاد ہے، یعنی اس کو چاہیے کہ سب شریکوں کو قیمت ادا کر کے پورا غلام آزاد کر دے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۳۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ قَالَ : شَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ ، فَخَلَّاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ ، قَوْمٌ قِيَمَةُ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتَقْ ، غَيْرَ مُشْفُوقٍ عَلَيْهِ)) . (صحیح) الارواء (۵/۳۵۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کیا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے آزاد کیا ایک حصہ کسی غلام یا لونڈی کا پس ضرور ہے خلاص اس کا اس کے مال سے اگر وہ مال دار ہے اور اگر نہیں ہے اس کے پاس مال تو قیمت کی جائے غلام کی انصاف سے پھر سعی کرالی جائے اس حصہ کے موافق جو آزاد نہیں ہوا بغیر مشقت کے۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن ابی عروبہ سے اسی کی مانند اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے شقیصا فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی ابان بن یزید نے انہوں نے قتادہ سے سعید بن ابی عروبہ کی روایت کی مانند۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعی کرانے کا غلام سے اور اختلاف ہے علماء کا سعایت میں سوتجو یز کی ہے بعض علماء نے سعایت اس غلام سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحق۔ اور کہا ہے بعض علماء نے ایک غلام ساجھے کا ہو دو مردوں میں اور آزاد کر دیا ایک نے ان میں سے اپنا حصہ پس اگر وہ مال دار ہے تو ضامن ہوگا اپنے شریک کے حصے کا اور نہیں تو اس غلام سے جتنا آزاد ہو اس سے سعی کرانا نہیں پہنچتا۔ اور کہتے ہیں ایسا ہی مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد۔



۱۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعُمَرَى

ساری عمر کے لیے کوئی چیز دینے کے بیان میں

امترجم: عمری عمر سے مشتق ہے اور اصطلاح شرح میں عمری اسے کہتے ہیں کہ آدمی کسی کو کوئی گھر دے کہ تم اس میں ساری عمر رہو۔

(۱۳۴۹) عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((الْعُمَرَى جَانِزَةٌ لِأَهْلِهَا، أَوْ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا)) . (صحیح)
 ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عمری نافذ ہے اور وہ گھراسی کا ہے جس کو دیا ہے یا فرمایا کہ میراث ہے اس کے ناطے والوں کو یعنی بعد اس کے مرنے کے پھر وہ گھر مالک اول نہیں لے سکتا بلکہ اس کے وارث لیں گے جس کو دیا ہے۔
 فائدہ: اس باب میں زید بن ثابت اور جابر اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور ابن زبیر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔



(۱۳۵۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمرى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا، لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِثُ)) . (صحیح)
 ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی گھر ساری عمر کو دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہ گھر تیرے رہنے کو ہے اور تیرے وارثوں کے لیے سودہ گھراسی کے لیے ہے جس کو دیا گیا نہیں پلٹتا اس کی طرف جس نے دیا تھا اس لیے کہ اس نے ایسا دیا گھر کہ اس میں حق وارثوں کا ہو گیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی عمر نے اور کئی لوگوں نے زہری سے مالک کی روایت کی مثل اور بعض نے زہری سے روایت کی ہے اور نہیں ذکر کیا اس میں لفظ وَلِعَقِبِهِ کا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ جب مالک نے گھر کے کہہ دیا کہ یہ گھر تیرے لیے ہے تیری زندگی تک اور تیرے وارثوں کے لیے تو وہ اسی کے لیے ہوگا جس کو دیا گیا اور نہیں پھرتا دینے والوں کی طرف اور اگر یہ نہ کہا گیا کہ تیرے وارثوں کے لیے تو وہ پھر آتا ہے دینے والوں کی طرف جب وہ شخص مر جائے جس کو دیا تھا۔ اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ عمری ہو جاتا ہے اسی کا جس کو دیا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ کہتے ہیں جب کس نے گھر کسی کو دیا اور جس کو دیا ہے تو اس کے وارثوں کو وہ گھر ملے گا جس کو دیا گیا تھا اگر چہ دینے والے نے وارثوں کا ذکر نہ کیا ہو۔ یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا۔ مترجم: عمری اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص مکان اپنا کسی کو دے اور کہے کہ یہ مکان میں نے تجھ کو تیری عمر تک دیا ہے اور یہ کہنا تین طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ یہ مکان تیرا ہے جب تک کہ تو زندہ رہے اور جب تو مرے تو تیرے وارثوں اور اولاد کا ہے اس میں علماء کا اتفاق ہے کہ وہ مکان واہب کے ملک سے نکل جاتا ہے اور موہوب لہ کے ملک ہو جاتا ہے اور بعد موت موہوب لہ کے وارثوں کو پہنچتا ہے نہ واہب کے وارثوں کو اور اس کے یعنی موہوب لہ کے وارث نہ ہوں تو داخل بیت المال ہوتا ہے دوسرے یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت تک جمہور کہتے ہیں کہ حکم اس کا حکم اول ہے اور مذہب حنفیہ کا بھی یہی ہے اور ایک قول شافعی کا بھی اسی کے موافق ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس صورت میں وارثوں کو موہوب لہ کے نہیں ملتا بلکہ واہب کی طرف رجوع کرتا ہے تیسرے یہ کہے کہ یہ تیرے لیے ہے تیری عمر تک اور اگر مرے تو میرے ملک ہے اور میرے مالکوں کے۔

صحیح یہ ہے کہ یہ بھی حکم اول رکھتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک یہ شرط یعنی رجوع کی فاسد ہے اور یہ ساتھ شرط فاسد کے فاسد نہیں ہوتا اور صحیح تر قول شافعی کا بھی یہی ہے اور امام احمد کے نزدیک اس طرح کا عمری فاسد ہے بسبب شرط فاسد کے اور امام مالک نے کہا کہ عمری سب صورتوں میں مالک کرنا منافع کا ہے یعنی اصل شے موہب کے ملک سے نکلتی ہی نہیں۔ شرح مشکوٰۃ۔



بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّقْبَى

رقمی کے بیان میں

(۱۳۵۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا. وَالرَّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا)). (صحیح) ارواء الغلیل (۵۳/۶)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عمری اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا ہے اور رقبی اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا ہے اور تفصیل رقبہ کی آگے آتی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی ہے بعض نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ رقبی جائز ہے مثل عمرے کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور فرق کیا ہے بعض علمائے کوفہ وغیرہم نے رقبہ میں، سو جائز کہا ہے عمرے کو، اور ناجائز کہا رقبہ کو اور تفسیر رقبہ کی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ چیز تیری ہے جب تک تو جوے پھرا اگر تو مرے مجھ سے پہلے تو یہ چیز پھر میری ہو جائے گی۔ اور احمد اور اسحاق نے کہا رقبہ مثل عمرے کے ہے اور وہ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹا۔



۱۷۔ بَابُ : مَا ذَكَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول حدیث کے بیان میں

(۱۳۵۲) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((أَصْلَحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا، وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ، إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا)). (صحیح) ارواء الغلیل (۱۳۰۳)

ترجمہ: ہم سے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صلح جاری ہے اور درست ہے مسلمانوں کے درمیان مگر وہ صلح جائز نہیں کہ کسی حرام کو حلال کر دے

یعنی اس کے ارتکاب کا موجب ہو یا کسی حلال کو حرام کر دے یعنی اس کے اجتناب کے واجب کرنے والی ہو اور مسلمانوں کی شرطوں پر رہنا چاہیے مگر وہ شرط کہ حرام کر دے کسی حلال کو یا حلال کر دے کسی حرام کو۔
فائلا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلَى حَائِطٍ جَارِهِ خَشَبًا

ہمسائے کی دیوار پر لکڑی رکھنے کے بیان میں

(۱۳۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغُورَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ، فَلَا يَمْنَعُهُ)) فَلَمَّا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ طَاطُؤًا رُءُوسَهُمْ فَقَالَ: مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَا رَمِيْنَ بَهَا بَيْنَ اكْتَنَافِكُمْ. (صحيح) ارواء الغليل (۱۴۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اجازت چاہے ایک تم سے ہمسایہ اس کا کہ ایک لکڑی گاڑے اس کی دیوار میں یعنی میخ وغیرہ یا چھت کی کڑی شہیر تو منع نہ کرے اس کو۔ پھر جب بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث، جھکائے لوگوں نے سراپے یعنی خجالت سے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کیا ہے مجھ کو دیکھتا ہوں میں تم کو اعراض کرنے والے اس سے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں ماروں گا اس حدیث کو تمہارے شانوں میں۔ یعنی تم سے اس پر عمل کرو اگر چھوڑوں گا۔

فائلا: اس باب میں ابن عباس اور مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور مروی ہے بعض علماء سے کہ انہیں میں ہیں مالک بن انس کہتے ہیں کہ گھر والے کو درست ہے منع کرنا اس سے کہ گاڑے اس کا ہمسایہ لکڑی اس کی دیوار میں مگر پہلا قول صحیح ہے باعتبار حدیث مذکور کے۔



۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى مَا يُصَدِّقُهُ صَاحِبُهُ

قسم دلانے والے کی تصدیق پر قسم واقع ہونے کے بیان میں

(۱۳۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْيَمِينُ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ)).

(صحيح)

ترجمہ: روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم اسی پر واقع ہوتی ہے جس کی تصدیق کرے تیرا صاحب۔
 یعنی قسم لینے والا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ہشیم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی صالح سے اور عبد اللہ بھائی ہیں سہل بن ابی صالح کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق، مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا جب قسم لینے والا ظالم ہو تو نیت قسم کھانے والی کی معتبر ہے اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اس کی نیت معتبر ہے۔ مترجم قولہ: قسم اسی پر ہوتی ہے..... الخ۔ یعنی معتبر قسم میں نیت اسی کی ہے کہ تجھ کو قسم دی اور قسم کھانے والے کی نیت معتبر نہیں اور تو یہ اور تاویل کا اس کے متعلق اعتبار نہیں اور یہ اس صورت میں ہے کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اس کا سبب تو یہ اور تاویل کے یا قسم دینے والا قاضی اور نائب ہو کہ قسم دیتا ہو مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہ ہو تو مضائقہ نہیں تو یہ میں خصوصاً جب ضرورت شرعی ہو جیسے خلیل الرحمن سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے سارہ کے لیے کہ یہ میری بہن ہیں اس تاویل سے کہ سب مسلمان آپس میں بہن بھائی ہیں۔



۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الطَّرِيقِ إِذَا اخْتَلَفَ فِيهِ كَمْ يَجْعَلُ ؟

اس بیان میں کہ جب راستے میں اختلاف ہو جائے تو کتنا مقرر کریں

(۱۳۵۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَذْرُعَ)). (صحیح)
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مقرر کرو راہیں سات گز کی یعنی سات ہاتھ کی۔



(۱۳۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعَ)). (صحیح)
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اختلاف کرو تم راہوں میں تو مقرر کرو اس کو سات ہاتھ۔

فائدہ: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے و کج کی روایت سے، اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث بشیر بن کعب کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے بعض محدثین نے قتادہ سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حدیث غیر محفوظ ہے۔



۲۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَخْيِيرِ الْغُلَامِ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا افْتَرَقَا

جب والدین جدا ہوں تو بچے کو اختیار دینے کے بیان میں

(۱۳۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَ أُمِّهِ. (صحیح) ارواء الغلیل (۲۱۹۲) صحیح ابی داؤد (۱۹۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے اختیار دیا ایک لڑکے کو چاہے باپ کے پاس رہے چاہے ماں کے پاس۔
فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن عمر اور عبد الحمید بن جعفر کے دادا سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور ابو میمونہ کا نام سلیم ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں اختیار دیا جائے لڑکے کو چاہے ماں کے پاس رہے یا باپ کے پاس جب ماں باپ میں لڑائی ہو اس لڑکے کے واسطے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور کہتے ہیں کہ جب تک لڑکا چھوٹا ہے تو ماں اس کی زیادہ مستحق ہے پھر جب سات برس کا ہو جائے تو اس کو اختیار دیا جائے کہ جس کے پاس چاہے رہے۔ ماں کے پاس خواہ باپ کے پاس۔ اور بلال بن ابی میمونہ وہ بیٹے ہیں علی بن اسامہ کے اور وہ مدنی ہیں اور روایت کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے اور مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے۔



بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالٍ وَلَدِهِ

اس بیان میں کہ باپ اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے

(۱۳۵۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ

كَسْبِكُمْ)). (صحیح) احکام الحناظر (۱۷۱) ارواء الغلیل (۶/۶۶) تخریج مشکاة المصابیح (۲۷۷۰)

ترجمہ: روایت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سب سے پاکیزہ مال وہ ہے جو کھاتے ہو تم اپنے ہاتھوں کی مزدوری سے اور اولاد تمہاری بھی تمہاری مزدوری میں داخل ہے۔ یعنی ان کا مال بھی تمہارا ہی ہے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے، اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث عمارہ بن عمیر سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور اکثروں نے کہا روایت ہے ان کی پھوپھی سے انہوں نے روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور اسی پر عمل ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہنا ہے کہ باپ کو بیٹے کے مال پر اختیار ہے لیوے جتنا چاہے۔ اور بعض نے کہا نہ لیوے مگر جب حاجت ہو۔



۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ يُكْسِرُ لَهُ الشَّيْءُ، مَا يُحْكَمُ لَهُ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ

اس بیان میں کہ اگر چیز توڑی جائے تو اسے توڑنے والے کے مال سے کیسے بدلہ دلایا جائے

(۱۳۵۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَهْدَتْ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فِي قَصْعَةٍ، فَضَرَبَتْ عَائِشَةُ

الْقَصْعَةَ بِبِدْهَا، فَأَلْقَتْ مَا فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((طَعَامٌ بِطَعَامٍ، وَإِنَاءٌ بِإِنَاءٍ)).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۰۲۳) الروض النضیر (۹۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے بھیجا کسی بیوی نے نبی ﷺ کے پاس کچھ کھانا ایک پیالے میں تو مارا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ پیالے پر، سو گر گیا جو اس میں تھا، سو فرمایا نبی ﷺ نے کھانے کے بدلے کھانا دینا چاہیے اور پیالے کے بدلے پیالہ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



(۱۳۶۰) عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعَارَ قُصْعَةً فَصَاعَتْ فَصَمِنَهَا لَهُمْ.

(ضعیف الاسناد جدا) اس میں سوید بن عبدالعزیز ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے مستعار منگوا یا ایک پیالہ پس وہ ٹوٹ گیا، سو آپ ﷺ صامن ہوئے اس کے۔ یعنی دیا عوض اس پیالہ کا۔

فائدہ: یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور میرے نزدیک یہ ہے کہ سوید نے اس حدیث سے وہی حدیثیں مراد لیں ہیں جو سفیان ثوری نے روایت کی تھیں جو اوپر گزریں اور ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔



۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

اس بیان میں کہ مرد اور عورت کب بالغ ہوتے ہیں

(۱۳۶۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي، فَعُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ فَقَبِلْنِي. قَالَ نَافِعٌ: وَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ: هَذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے میں پیش کیا گیا رسول اللہ ﷺ پر ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا سو قبول نہ کیا مجھے آپ ﷺ نے یعنی بسبب نابالغ ہونے کے پھر پیش کیا گیا میں آپ ﷺ پر سال آئندہ ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھ کو۔ کہا نافع نے بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے تو انہوں نے کہا یہی حد ہے

یعنی لوگ مجھے حضرت کے پاس لائے کہ آپ ﷺ جہاد میں لے جائیں۔

بالغ اور نابالغ کی۔ پھر لکھ بھیجا انہوں نے اپنے عالموں کو کہ غنیمت سے حصہ دو اس کو جو پندرہ برس کا ہو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ اسی کی مانند۔ اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اس کا کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا اپنے عالموں کو یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی۔ اور ذکر کیا ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہ کہ بیان کیا میں نے اس روایت کو عمر بن عبدالعزیز سے تو کہا انہوں نے یہ حد ہے اولاد وغیرہ اور لڑنے والوں کے درمیان میں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ لڑکا پندرہ برس کا ہو جائے تو اس کا حکم جو ان مردوں کا سا ہے اور اگر محکم ہونے لگا پندرہ برس کے آگے تو اس کا بھی حکم جو ان مردوں کا سا ہے۔ اور کہا احمد اور اسحاق نے بلوغ کی تین علامتیں ہیں یا تو احتلام ہوئے یا پندرہ برس کا ہو جائے اور اگر سن ان کا معلوم نہ ہو تو جب اس کے زیر ناف بال نکل آئیں تو وہ بالغ ہے۔



۲۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً أَبِيهِ

اس کے بیان میں جو اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے

(۱۳۶۲) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نَيَّارٍ وَمَعَهُ لِيَوَاءُ فَقُلْتُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ فَقَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً أَبِيهِ أَنْ آتِيَهُ بِرَأْسِهِ. (صحيح) ارواء الغليل (۲۳۵۱)

ترجمہ: روایت ہے براء رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے گزرے مجھ پر میرے ماموں اور ان کے پاس ایک نیرہ تھا سو میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو تم؟ سو انہوں نے کہا بھیجا ہے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کی طرف کہ اس نے نکاح کیا ہے اپنے باپ کی بیوی یعنی موطوءہ سے اس لیے کہ اس کا سر لاؤں آپ کے پاس۔

فائدہ: اس باب میں قرہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث براء کی حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے۔ اور مروی ہے یہ حدیث اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ اور مروی ہے اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے ماموں سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔



۲۔ یعنی جو پندرہ برس کے ہوں لڑنے والے ہیں ان کو غنیمت کا حصہ ملے اور جو اس سے کم ہوں وہ بچے ہیں ان کا حصہ نہیں۔

۲۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُونُ أَحَدُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْآخَرِ فِي الْمَاءِ

ان دو شخصوں کے بیان میں جن میں سے ایک کا کھیت ان میں پانی سے دور ہو

(۱۳۶۳) عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْفُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ : سَرَحَ الْمَاءُ يَمُرُّ، فَأَبَى عَلَيْهِ، فَاتَّصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ : ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ ارْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ)) فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ : أُنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ ؟ فَتَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ : ((يَا زُبَيْرُ! اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَذْرِ)) . فَقَالَ الزُّبَيْرُ : وَاللَّهِ ! إِنِّي لَا أَحْسِبُ نَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي ذَلِكَ : ﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ . ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴾ [النساء : ۶۵] (الاية) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے انہوں نے حدیث بیان کی ابن شہاب سے کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ان سے کہ ایک مرد انصاری نے جھگڑا کیا زبیر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سنکستان کے پانی کی نالیوں میں کہ جس سے سینچتے تھے کھجور کے درختوں کو، سوانصاری نے کہا چھوڑ دو پانی کو کہ بہتا چلا جائے، سو نہ مانا زبیر نے، سو فریاد لائے رسول اللہ ﷺ کے آگے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زبیر سے پانی دے اے زبیر اپنے کھیت میں پھر چھوڑ دے اپنے ہمسایہ کے لیے۔ سو غصہ ہوا انصاری اور کہا یہ حکم آپ نے اس لیے دیا کہ وہ آپ ﷺ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں یعنی آپ ﷺ نے ان کی رعایت کی، سو متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول اللہ ﷺ کا پھر فرمایا اے زبیر پانی دے تو اپنے کھیت میں پھر روک رکھ پانی کو یہاں تک کہ منڈیر تک پھر جائے۔ سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت اس مقدمہ میں اتری ہے فَلَا وَرَبِّكَ سے تَسْلِيمًا تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک تجھ کو منصف نہ جائیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نہ پائیں اپنے جی میں خفگی تیرے چکوتے سے اور قبول رکھیں مان کر۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے عروہ بن زبیر بن عوام سے کبار تابعین سے ہیں اور سات فقیہ جو مدینے میں سے تھے ان میں یہ بھی تھے اور ماں ان کی اسماء بنت ابی بکر تھیں اور باپ ان کے زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے جن کا نام صفیہ بنت عبد المطلب تھا اور زبیر قدیم الاسلام ہیں سولہ برس کے تھے کہ ان چچا نے ان کو دھویں کا عذاب دیا تا کہ اسلام چھوڑ دیں مگر وہ کب چھوڑتے تھے بلکہ آپ کے ساتھ رہے سب لڑائیوں میں اور عشرہ مبشرہ میں ہیں سو وہ اور انصاری ایک نالے میں سے پانی دیا کرتے تھے اپنے

۱۔ یہ حکم آپ نے اس لیے دیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کا کھیت بلند تھا انصاری کے کھیت سے اور پانی کی طرف بھی قریب تھا۔

کھیتوں کو اور زیر کھیت پانی کے قریب تھا یہ دونوں آپ کے پاس حاضر ہوئے فیصلہ کے لیے پس حضرت نے فرمایا اے زیر تو اپنے کھیت میں پانی دے پھر ہمسایہ کے کھیت پر چھوڑ دے کہ اس کی زمین زیر کی زمین سے نیچی تھی اس انصاری نے کہا کہ آپ ﷺ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں اس لیے آپ ﷺ نے یہ حکم دیا حضرت خفا ہوئے اور زیر سے فرمایا کہ تو اچھی طرح پانی اپنے کھیت میں بھر لے جہاں تک تیرا حق ہے۔ اور بعض نے اس کا اندازہ کیا ہے ٹخنوں تک اور آپ نے ایک امر متوسط ایسا فرمایا کہ دونوں کو آسان تھا پھر جب انصاری نے گستاخی کی تو آپ ﷺ نے زیر سے فرمایا کہ تو حق اپنا پورا لے لے۔ اور آپ کا یہ حکم بھی انصاف سے معاذ اللہ کچھ دور نہیں کہ آپ ﷺ اپنے غصے پر بہت اختیار رکھنے والے تھے دوسرے کو منع ہے کہ جب غصہ ہو تو کچھ حکم نہ دے کہ اس وقت عقل مغلوب ہوتی ہے اور وہ انصاری یقین ہے کہ مومن ہوگا مگر ازراہ غصہ کے ایسی بے ادبی صادر ہوئی اور اس آیت کا شان نزول اگرچہ خاص ہے مگر حکم ساری امت کے تمام قضیوں میں عام ہے کہ جو اختلاف ہو اس میں آپ کے حکم مبارک کو شیخ بنادیں اور اس پر بدل راضی ہوں نہیں تو ایمان سے ہاتھ اٹھاویں دعویٰ مسلمانی سے باز آجائیں۔ یہ مضمون شرح مشکوٰۃ میں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر بن جراح سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اور روایت کی ہے عبد اللہ بن زبیر نے انہوں نے لیث سے۔ اور یونس نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے پہلی حدیث کی مانند۔



۲۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ يُعْتَقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ

اس کے بیان میں جو اپنے غلام اور لونڈیوں اپنی موت کے وقت آزاد کر دے

اور اس کا ان کے سوا کوئی اور مال نہ ہو

(۱۳۶۴) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبِدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ۔ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا قَالَ: ثُمَّ دَعَاهُمْ فَحَزَّاهُمْ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَآرَقَ أَرْبَعَةً۔ (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۶۵۴)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے انصار سے آزاد کیا چھ غلاموں کو اپنی موت کے نزدیک اور اس کا کچھ اور مال نہ تھا سوا ان غلاموں کے پھر یہ خبر پہنچی رسول اللہ ﷺ کو سو آپ ﷺ نے ان کو کچھ سخت و ست کہا پھر بلایا ان غلاموں کو اور ان کے تین حصے کیے یعنی دو غلام الگ الگ کر کے پھر قرعہ ڈالا ان میں اور آزاد کیا ان میں سے دو کو یعنی جن کے نام قرعہ نکلا اور غلام رہنے دیا چار کو۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن حصین کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عمران بن حصین سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ تجویز کرتے ہیں قرعہ ڈالنا ایسے کاموں میں لیکن بعض علماء کے نزدیک اہل کوفہ وغیرہم سے قرعہ ڈالنا کچھ ضرور نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ آزاد ہو جاتا ہے ہر غلام سے تہائی حصہ اور سخی کر لیوے ہر غلام اپنی اپنی قیمت کی دو تہائی میں اور ابوالمہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے یعنی جب آدمی بیمار ہو تو وصیت اس کی ثلث مال سے زیادہ میں نہیں ہو سکتی پھر اگر اس نے غلاموں کو آزاد کر دیا اور کوئی مال اس کے سوائے اور نہ تھا تو وہ غلام اس حدیث کی رو سے تین حصے کیے جاویں اور قرعہ ڈالا جائے جس حصے میں قرعہ نکلے وہ آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک وغیرہ کا۔ اور آپ نے اس کو سخت دست اس لیے فرمایا کہ اس نے تلف کیا قصداً حق وارثوں کا۔ اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لو شہدته قبل ان یدفن لم یدفن فی مقابر المسلمین یعنی اگر میں موجود ہوتا وقت دفن ہونے کے تو یہ دفن نہ ہوتا مسلمانوں کے قبرستان میں یعنی بسبب حق تلفی ورثہ کے۔ معلوم ہوا کہ مردوں کو کچھ بقدر ضرورت امرنا مشروع پر برا کہنا درست ہے تاکہ اور لوگ اس راہ کو اختیار نہ کریں۔



۲۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ مَلَكَذَا رَحِمَ مَحْرَمٌ

اس کے بیان میں جو اپنے کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے

(۱۳۶۵) عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ مَلَكَذَا رَحِمَ مَحْرَمٌ فَهُوَ حُرٌّ)) .

(صحیح) إرواء الغلیل (۱۷۴۶)

ترجمہ : روایت ہے سرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مالک ہو ذی رحم یعنی ناتے دار کا یعنی خریدنے کے سبب سے یا ارث کی جہت سے تو وہ مملوک آزاد ہے۔

فائدہ : اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔ اور روایت کی بعض نے یہی حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمر سے اسی حدیث کا مضمون۔ روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم عی المصری اور کئی لوگوں نے سوائے ان کے کہا سب نے روایت کی ہم سے محمد بن بکر برسانی نے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے قتادہ اور عاصم احوں سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا جو مالک ہونا طے دار محرم کا وہ مملوک آزاد ہے۔ ف: اور کسی کو نہیں جانتے ہم کہ ذکر کیا ہو اس حدیث میں عاصم احوں کی روایت کرنے کا حماد بن سلمہ سے سوائے محمد بن بکر کے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا نبی ﷺ نے فرمایا جو مالک ہونا طے دار محرم کا وہ حر ہے۔ روایت کیا اس کو ضمیرہ بن ربیع نے انہوں نے سفیان کم ثوری سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر

سے۔ اور نہیں متابعت کرتا کوئی ضمیرہ بن ربیع کی اس روایت میں کوئی دوسرا راوی ضمیرہ کی روایت کے موافق بیان نہیں کرتا اور اس حدیث میں اہل حدیث کے نزدیک خطا ہے۔ مترجم کہتا ہے صورت اس کی یہ ہے کہ مثلاً باپ نے بیٹے کو مول لیا کسی اس کے مالک سے یا بیٹے نے باپ کو مول لیا بھائی نے بھائی کو تو بجز دلینے کے وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہ ہے کہ ولادت کے سبب سے قربت رکھتا ہو اس لیے کہ ولادت رحم سے ہوتی ہے اور یہ شامل ہے بیٹے اور باپ اور بھائی اور چچا اور بھتیجے کو اور جو ان کے سوا ہوں اور محرم وہ ہے کہ اس سے نکاح درست نہ ہوں پس چچا کا بیٹا اور مانند اس کے ایسے ناطے دار کو جن سے نکاح درست ہے وہ اس قید سے نکل گئے۔ اور ثوری نے کہا کہ اختلاف ہے علماء کا اقرباء کے آزاد ہونے میں جب کہ ملک میں آئیں تو اہل ظاہر نے کہا ہے کہ آزاد نہیں ہوتا کوئی ان میں سے بجز دملک میں آنے کے بلکہ آزاد کرنا ضرور ہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں بدلا اتنا رسکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا مگر اس طرح کہ پائے اس کو غلام پس خرید کرے اس کو اور آزاد کر دے اس کو یعنی وہ آزاد نہیں ہوتا جب تک بیٹا آزاد نہ کرے۔ اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ حاصل ہوتی ہے آزادی اصول میں اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں اور فروغ میں اگرچہ نیچے درجے کے ہوں بجز دملک کے۔ اور اختلاف کیا ہے ان کے سوا میں، سوشافی اور ان کے علماء نے کہا کہ آزاد نہیں ہوتا سوا ان کے یعنی فروغ اور اصول کے سوا ملک کے ساتھ اور مالک نے کہا کہ آزاد ہو جاتے ہیں بھائی بھی۔ اور ایک روایت مالک سے ہے کہ آزاد ہونے میں سب ذوی الارحام محرم ہے، اور تیسری روایت ان سے امام شافعی کے مذہب کے مانند ہے۔ اور ابو حنیفہ نے کہا آزاد ہو جاتے ہیں سب ذوی الارحام۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ مع تقدیم و تاخیر لفظی۔



۲۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بَغَيْرِ إِذْنِهِمْ

اس کے بیان میں جو کسی کی زمین میں بغیر اجازت کھیتی باڑی کرے

(۱۳۶۶) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بَغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ، وَلَهُ نَفَقَتُهُ)). (صحیح عند الالبانی) ارواء الغلیل (۱۵۱۹) سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۱۴۱/۱) تحت الحدیث (۸۸) علی زئی کہتے ہیں اس میں ابواسحاق مدلس ہے اور عطاء کارافع سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو بودیوے کسی قوم کی زمین میں بغیر اجازت کے تو اس کا کچھ نہیں اس کھیتی میں بلکہ وہ سب زمین والے کا ہے اور جو اس میں سے پیدا ہوا اور بونے والا اپنا خرچ یعنی بیج وغیرہ کی قیمت لے لیوے۔

فائلا: یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابواسحاق کی روایت سے مگر اسی سند سے شریک بن عبد اللہ سے اور اسی

پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا، سو کہا یہ حدیث حسن ہے اور انہوں نے کہا میں اس کو ابو اسحاق کی روایت سے نہیں جانتا مگر شریک کے روایت کرنے سے۔ کہا محمد نے روایت کی ہم سے معقل بن مالک بصری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عقبہ بن اصم نے انہوں نے عطاء سے انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ مترجم کہتا ہے اس بونے والے کو کچھ نہ ملے گا مگر قیمت تخم وغیرہ کی اور جو پیداوار ہو وہ سب زمین والے کی ہوگی اور یہی مذہب ہے احمد کا۔ اور اوروں نے کہا کہ کھیتی تخم والے کی ہوگی اور اس کو خرچہ زمین کا دینا ہے بعض علمائے خفیہ نے اور ابن مالک نے کہا کہ اس پر اجرت زمین کی ہے اور کرایہ اس دن کا جس دن سے کہ اس کے قبضہ میں تھی اس دن تک کہ وہ زمین خالی ہو اور کھیتی سے جو حاصل ہو وہ کھیت والے کا ہے۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ۔ فقیر کہتا ہے ان سب اقوال سے حدیث پر عمل کرنا اولیٰ ہے کہ اس میں بے اجازت تصرف کرنے والے کی معقول سزا ہے اور سد باب ہے کسی کے ملک میں اس کے مالک کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے کی۔



بَابُ: مَا جَاءَ فِي النِّخْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ

ہبہ کرتے وقت سب لڑکوں کو برابر دینے کے بیان میں

(۱۳۶۷) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يُشْهَدُهُ فَقَالَ: ((أَكُلْ وَلَدَكَ قَدْ نَحَلْتَهُ، مِثْلَ مَا نَحَلْتُ هَذَا؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَارْزُدْهُ)). (صحیح) ارواء الغلیل (۱۵۹۸)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہ ان کے باپ نے اپنے کسی بیٹے کو ایک غلام دیا سو آئے نبی ﷺ کے پاس کہ گواہ کریں آپ ﷺ کو اس پر سو آپ ﷺ نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تم نے ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا اس کو دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں فرمایا آپ ﷺ نے پھر اس کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ دوست رکھتے ہیں برابر رکھنا اولاد کو یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ ایسا برابر رکھنا چاہیے کہ بوسوں میں بھی برابر رکھے۔ اور بعض نے کہا ہبہ اور عطیہ میں اولاد ذکر وراثت برابر ہیں۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔ اور بعض نے کہا برابری اولاد میں یہی ہے کہ دو گونا دے لڑکوں کو مثل قسمت میراث کے، اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔



۳۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ

شفعہ کے بیان میں

(۱۳۶۸) عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ)) . (صحيح) (الارواء : ۱۵۳۹)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمسایہ گھر کا زیادہ حق دار ہے گھر کا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے اس باب میں شرید اور ابورافع اور انس سے روایت ہے۔ ف: حدیث سمرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی عیسیٰ بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس روایت کے۔ اور روایت ہے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور صحیح علماء کے نزدیک حدیث حسن کی ہے سمرہ سے اور نہیں جانتے ہم قتادہ کی حدیث انس سے مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت سے اور حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی کی عمرو بن شرید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے اس باب میں حسن ہے۔ اور روایت کی ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے نبی ﷺ سے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں۔ مترجم کہتا ہے شفعہ بضم شین مشتق ہے شفعہ سے کہ لغت میں بمعنی ملانے اور جفت کرنے کے ہے کہ ضد ہے وترکی اور اسی سے ہے شفاعت رسول مختار ﷺ کی گنہگاروں کے واسطے اس لیے کہ آپ کی شفاعت سے مذنبین فائزین کے ساتھ ملیں گے اور یہاں شفعہ ماخوذ بالشفع کو اپنے مالک کے ساتھ ملاتا ہے لہذا اس کا نام شفعہ ٹھہرا اور شرع میں شفعہ عبارت ہے مالک ہو جانے سے زمین کے مشتری پر زبردتی کر کے بعض اس مال کے جو مشتری پر خرید نے میں پڑا ہے اور مشتری کی قید سے ملک بلا عوض سے اختراز ہوا جیسا کہ بہ بلا عوض یا میراث یا صدقہ ہے کہ اس میں شفعہ نہیں اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینوں اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہیں اور امام اعظم کے نزدیک اور صحیح روایت میں امام احمد کے نزدیک ہمسایہ کے لیے بھی ثابت ہے اور حدیثیں شفعہ ہمسایہ کے باب میں وارد ہوئی ہیں اور صحت کو پہنچی ہیں۔ کذا فی غایۃ الاوطار و شرح مشکوٰۃ ملقطا۔



۳۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

غائب کے لیے شفعہ کے بیان میں

(۱۳۶۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ، يُنْتَظَرُ بِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقَهُمَا وَاحِدًا)) . (صحيح) (ارواء الغلیل : ۱۵۴۰)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمسایہ مستحق ہے اپنے قریب کے گھر کا کہ جس میں شفعہ پہنچتا ہے انتظار کیا جائے اس کا یعنی بیچتے وقت بسبب شفعہ کے اگر چہ وہ غائب ہو جب کہ ہوئے راستہ ان دونوں کا ایک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم نہیں جانتے کسی کو کہ روایت کی ہو یہ حدیث سوائے عبد الملک بن ابی سلیمان کے کہ روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے۔ اور کلام کیا ہے شعبہ نے عبد الملک بن ابی سلیمان میں اس حدیث کے سبب سے اور عبد الملک ثقہ ہیں مامون بن اہل حدیث کے نزدیک نہیں جانتے ہم کسی کو کلام کیا ہو ان میں سے سوائے شعبہ کے اس حدیث کے سبب سے۔ اور روایت کی وکیع نے شعبہ سے انہوں نے عبد الملک سے یہی حدیث اور مروی ہے ابن مبارک سے وہ روایت کرتے ہیں سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا عبد الملک بن ابی سلیمان تراویح میں یعنی علم کے حق و باطل کو خوب پہچانتے ہیں۔ اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کے نزدیک کہ آدمی مستحق ہے اپنے شفعہ کا اگر غائب ہو پھر جب وہ آئے تو شفعہ کا دعویٰ کرے اگر چہ جس میں وہ دعویٰ کرتا ہے اس کی بیع میں مدت دراز گزری ہو۔



۳۳۔ بَابُ: إِذَا حُدَّتِ الْحُدُودُ وَوَقَعَتِ السَّهَامُ فَلَا شَفْعَةَ

اس بیان میں کہ جب حدود مقرر ہو جائیں اور حصے الگ ہو جائیں حصے تو پھر شفعہ نہیں

(۱۳۷۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شَفْعَةَ)). (صحيح) ارواء الغليل (۱۵۳۲)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پڑ جائیں حدیں اور پھر جائیں راستے تو پھر شفعہ نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اس کو بعض نے مسند ابوسلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ سے نبی ﷺ کے انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور یہی کہتے ہیں بعض فقہاء تابعین کے مثل عمر بن عبد العزیز کے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا انہیں میں ہیں یحییٰ بن سعید اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور مالک بن انس۔ اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور نہیں تجویز کرتے ہیں شفعہ مگر شریک کے لیے اور کہتے ہیں کہ ہمسایہ کو شفعہ نہیں جب تک کہ وہ شریک نہ ہو۔ اور بعض علمائے صحابہ نے کہا کہ شفعہ ہمسایہ کو بھی ہے اور دلیل لائے ہیں وہ اس پر حدیث مرفوع کہ نبی ﷺ نے فرمایا جار الدار أحق بالدار یعنی ہمسایہ گھر کا زیادہ مستحق ہے گھر کا اور فرمایا الحار أحق بسقبہ یعنی ہمسایہ بہت مستحق ہے بسبب نزدیک ہونے کے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔



۳۴۔ باب: مَا جَاءَ أَنَّ الشَّرِيكَ شَفِيعٌ

اس بیان میں کہ شریک شفعہ کا حق رکھتا ہے

(۱۳۷۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الشَّرِيكَ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ)) .

(منکر عند الالبانی) (الضعیفہ : ۱۰۰۹، ۱۰۱۰) مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شریک کو حق شفعہ پہنچتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی مثل ہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو سوائے ابو حمزہ سمری کے۔ اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی اور مانند اور نہیں ہے اس میں ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہما کا۔ اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے عبد العزیز بن رفیع سے مثل اس کے اور اس میں بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں اور یہ ابو حمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور ابو حمزہ ثقہ ہیں ممکن ہے کہ ابو حمزہ کے سوا کسی اور سے خطا اس روایت میں ہوئی۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے عبد العزیز سے جو بیٹے رفیع کے ہیں انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابی بکر بن عیاش کی حدیث کی مانند۔ اور اکثر علماء نے کہا شفعہ فقط مکانوں اور زمین میں ہے یعنی غیر منقولات میں اور تجویز نہیں کیا انہوں نے شفعہ ہر چیز میں۔ اور بعض علماء نے کہا ہے شفعہ ہر چیز میں ہے اور پہلا قول صحیح ہے۔



۳۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي اللَّقْطَةِ وَصَالَةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

گری پڑی چیز اور گم شدہ اونٹ اور بکری کے بیان میں

ترجمہ کہتا ہے لفظ بضم لام وسكون قاف ہے اور محدثین کے نزدیک بفتح قاف مشہور ہے۔ لغت میں پڑے ہوئے مال کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں وہ پڑا مال ہے کہ پائے اس کو کوئی شخص اور معلوم نہ ہو مالک اس کا۔ اور اٹھالینا لفظ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اس کی تعریف کرنے کا یعنی پہنچوانے کا والا ترک اس کا اولیٰ ہے اور واجب ہے اٹھانا اس کا اگر خوف ہو اس کے ضائع ہونے کا سوا گر چھوڑ دے گا اس کو اور وہ ضائع ہوگا تو گنہگار ہوگا۔

(۱۳۷۲) عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ : فَأَلْقَيْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتَهُ قَالَا : دَعُوهُ فَقُلْتُ : لَا أَدْعُهُ تَأْكُلُهُ السَّبَاعُ لَأَخَذْتَهُ فَلَا

تَسْتَمْتَعَنَّ بِهِ، فَقَدِمْتُ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ وَحَدَّثَنِي الْحَدِيثَ فَقَالَ: أَحْسَنْتَ، وَجَدْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صُرَّةَ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، قَالَ: فَاتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لِي: ((عَرَفْتُهَا حَوْلًا)) فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا فَمَا أَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: ((عَرَفْتُهَا حَوْلًا آخَرَ))، فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: ((عَرَفْتُهَا حَوْلًا آخَرَ))، وَقَالَ: ((أُحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَائِهَا فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَأَخْبِرْكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَادْفَعُهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاسْتَمْتَعُ بِهَا)).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۵۶۸) الروض النضیر (۱۱۶۹) صحیح ابی داؤد (۱۴۹۲-۱۴۹۴)

ترجمہ: روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا نکلا میں یعنی سفر حج میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سو پایا میں نے ایک کوڑا اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا فَاَلْتَقَطْتُ سَوْطًا یعنی پڑایا میں نے ایک کوڑا اسولے لیا میں نے اس کو، اور دونوں رفیقوں نے کہا میرے چھوڑ دو اس کو میں نے کہا میں کبھی نہ چھوڑوں گا کہ درندے کھالیں میں اس کو لے لوں گا اور اپنا کام نکالوں گا اس سے۔ پھر آیا ابی بن کعب کے پاس اور پوچھا میں نے مسئلہ اس کا اور بیان کیا میں نے اس کا سارا قصہ، سوانہوں نے فرمایا خوب کیا تم نے میں نے پائی تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک تھیلی کہ اس میں سو دینار سرخ تھے، کہا ابی نے سولا یا اس کو آپ کے پاس سو فرمایا آپ نے بچو اس کو ایک سال پھر بچو یا میں نے اس کو ایک سال، سونہ پایا میں نے کسی کو بیچنا تھا ہوا اس کو پھر لایا میں اس کو آپ کے پاس پھر فرمایا آپ ﷺ نے پہچان کروا اس کی ایک سال پھر پہچان کروائی میں نے اس کی ایک سال اور پھر لایا میں اس کو آپ ﷺ کے پاس پھر فرمایا آپ ﷺ نے تیسری بار پہچان کروا اس کی ایک سال اور فرمایا بعد ایک سال کے یاد رکھ اس کی گنتی اور اس کی تھیلی کی صورت اور اس کی بندھن کی شکل پھر جب اس کا طالب یعنی مالک آئے اور خبر دے تجھ کو اس کی گنتی کی اور اس کی تھیلی کی صورت کی اور اس کے بندھن کے رنگ و روپ کی تو دے دے اس کو اور نہیں تو اپنے خرچ میں لا۔

فائز: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



(۱۳۷۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ الْخَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ اللَّقْظَةِ؟ فَقَالَ: ((عَرَفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وَكَائِهَا وَوِعَائِهَا وَعِفَافَهَا، ثُمَّ اسْتَفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ)). فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ: ((خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذُّبِّ)). فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجَنَّتَاهُ، أَوْ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ: ((مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاءُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى تَلْقَى رَبَّهَا)).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۵۶۴) صحیح ابی داؤد (۱۱۹۵-۱۱۹۹)

تشریح: روایت ہے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے حکم لفظ کا، سو فرمایا آپ ﷺ نے پہچان کرو اس کی ایک سال تک پھر پہچان رکھو سر بند اس کا اور ظرف اور تھیلی اس کی پھر خرچ کر ڈال اس کو پھر آگر آئے اس کا مالک تو ادا کر دے اس کو۔ سو عرض کیا اس نے یا رسول اللہ ﷺ گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا آپ ﷺ نے لے لے اس کو وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بیٹریے کی۔ یعنی اس کو اٹھانا ضروری ہے نہیں تو بھڑیا کھا جائے گا۔ پھر پوچھا اس نے یا رسول اللہ ﷺ کیا حکم ہے کھوئے ہوئے اونٹ کا؟ کہا راوی نے سو غضب ناک ہو گئے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ سرخ ہو گئے دونوں رخسار آپ ﷺ کے یا سرخ ہو گیا چہرہ مبارک آپ ﷺ کا یعنی راوی کو شک ہے کہ ان کے شیخ نے کیا کہا پھر فرمایا آپ ﷺ نے تجھے کیا کام اس سے حالانکہ اس کے ساتھ موزے اس کے اور مشک اس کی جب تک ملاقات کرے اپنے مالک سے۔

فائدہ: اس باب میں ابی بن کعب اور عبد اللہ بن عمر اور جارد بن معلیٰ اور عیاض بن حماد اور جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور حدیث یزید کی جو مولیٰ ہیں منبعث کے اور روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور انہی پر عمل ہے بعض علمائے کرام کا صحابہ سے نبی ﷺ کے اور سوا ان کے اور روایوں کا کہ رخصت دی ہے انہوں نے لفظ کے خرچ کرنے کی جب پہچان کروائے اس کی ایک سال اور نہ پائے کسی کو کہ اس کو پہچانے۔ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا کہ پہچان کروادے اس کی ایک سال پھر اگر اس مدت میں اس کا مالک آ گیا تو اس کو دے دے نہیں تو صدقہ کر دے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا وہ کہتے ہیں کہ جو بڑی چیز اٹھائے اس کو نفع لینا اس سے جائز نہیں جب کہ غنی ہو۔ اور امام شافعی نے کہا اس سے نفع لے اگر چہ غنی ہو اس لیے کہ ابی بن کعب نے پائی تھی ایک تھیلی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کہ اس میں سودینا سرخ تھے، سو حکم فرمایا ان کو نبی ﷺ نے کہ پہچان اس کی تو انہوں نے نہ پایا جو پہچانتا تو نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا کو کھائیں اس روپیہ کو سو اگر لفظ حلال نہ ہوتا مگر اسی کو کہ جس کو صدقہ حلال ہے نہ درست ہوتا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس لیے کہ علی بن ابی طالب نے ایک دینار پایا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سو سمجھو انے اس کو اور نہ پایا کوئی شخص ایسا کہ پہچانے اور کہے کہ میرا ہے سو حکم کیا نبی ﷺ نے ان کو اس کے کھانے کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ و صدقہ درست نہیں کہ بنی ہاشم ہیں اور بعض علماء نے رخصت دی ہے کہ جب لفظ ادنیٰ چیز ہو تو اس سے نفع لینا جائز ہے اور کچھ پہچانے کی ضرورت نہیں اور بعض نے کہا اگر ایک دینار سے کم ہو تو ایک جمعہ تک چھوڑ دے۔ اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا۔



(۱۳۷۴) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللَّفْظَةِ فَقَالَ: ((عَرَفْتُهَا سَنَةً، فَإِنْ اُعْتَرِفْتُ، فَأَذَّهَا وَإِلَّا فَأَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا وَعَدَدَهَا، ثُمَّ كُلُّهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَذَّهَا)).

(صحیح) ارواء الغلیل (۱۵۶۸) الروض (۱۱۶۹) صحیح ابی داؤد (۱۴۹۲-۱۴۹۴)

ترجمہ: روایت ہے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا پڑی ہوئی چیز سے تو فرمایا پہچان اس کی ایک سال تک پھر اگر پہچانی گئی وہ تو دے دو اس کو اور نہیں تو پہچان رکھ اس کے ظرف اور سر بند اور اس کی کتنی کو پھر کھالے اس کو پھر اگر آئے اس کا مالک تو ادا کر دے اس کو یعنی وہ تجھ پر قرض ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور احمد بن حنبل نے کہا سب سے زیادہ صحیح روایت اس باب میں یہی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ رخصت دی ہے انہوں نے کہ جب ایک سال تک خوب پہچان کر دئے اور نہ ملے کوئی آدمی کہ اس کو پہچانے تو درست ہے اس سے نفع اٹھانا۔ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔



۳۶۔ باب: مَا جَاءَ فِي الْوَقْفِ

وقف کے بیان میں

(۱۳۷۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِحَيْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَصَبْتُ مَالًا بِحَيْرٍ، لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ أَنَفْسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)) فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ: أَنَّهُ لَا يَبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَىٰ وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَابْنِ السَّبِيلِ، وَالضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا، غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَقَالَ: غَيْرُ مُتَأْتِلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَحَدَّثَنِي بِهِ رَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُ قَرَأَهَا فِي قِطْعَةِ أُدِيمٍ أَحْمَرَ غَيْرَ مُتَأْتِلٍ مَالًا.

(صحیح) ارواء الغلیل (۱۵۸۲) صحیح ابی داؤد (۲۵۶۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ملی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کچھ زمین خیبر میں، سو کہا انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو ملا ہے ایسا مال خیبر میں کہ نہیں ملا مجھ کو کوئی مال اس سے نفیس زیادہ میرے نزدیک سو کیا حکم کرتے ہیں مجھ کو اس مال کے لیے؟ فرمایا آپ ﷺ نے اگر چاہو تم روک رکھو اس کی اصل کو تم اور صدقہ کر دو اس کو یعنی اس کے منافع کو، سو صدقہ کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے منافع کو اس طرح کہ نہ بیچی جائے اس کی اصل اور نہ بہہ کی جائے اور نہ ورشہ میں دی۔ اے اور صدقہ دیا جائے جو اس میں سے نکلے فقیروں کو اور اقرباؤں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں

اور مہمانوں یعنی مسافروں کے خرچ میں اور کچھ حرج نہیں جو متولی ہو اس میں زمین کا کہائے اس میں سے موافق دستور کے یا کھلائے کسی دوست کو کہ مال جمع کرنے والا نہ ہو اس میں۔ کہا راوی نے یعنی ابن عون نے پھر ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن میرین سے تو انہوں نے غیر متمول کی جگہ غیر متائل مالا کہا یعنی جمع نہ کرنے والا ہو مال کا۔ ابن عوف نے کہا پھر بیان کی مجھ سے یہ حدیث ایک دوسرے مرد نے کہ اس نے پڑھا تھا اس وقف نامے کو کہ لکھا تھا ایک سرخ چڑے پر اور اس میں بھی یہی لفظ تھا۔ غَيْرُ مُتَائِلٍ مَالًا

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ کہا اسماعیل نے اور میں نے پڑھا ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس اسی وقف نامے کو تو اس میں بھی یہی لفظ تھا غَيْرُ مُتَائِلٍ مَالًا اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم اس میں اگلوں کا کچھ اختلاف کہ وقف کرنا زمین وغیرہ کا جائز ہے۔



(۱۳۷۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٍ، وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ، وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ))۔ (صحیح) (احکام الحناظر: ۱۷۶، الارواء: ۱۹۸۰) **ترجمہ:** روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مر جاتا ہے آدمی تو منقطع ہو جاتے ہیں اس کے سب عمل مگر تین ایک تو صدقہ جو جاری رہے اور دوسرے علم کہ اس سے نفع دین کا حاصل ہوتا رہے اور تیسرے نیک لڑکا جو دعا کرتے رہے اپنے باپ کے لیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے وقف لغت میں جس یعنی بند کرنے اور روکنے کو کہتے ہیں اور اسی لیے مؤقف الحساب اس مقام کو کہتے ہیں جہاں حساب کے لیے لوگ روکے جائیں گے قیامت کے دن اور قرآن کے وقف کو وقف کہتے ہیں کہ قاری وہاں روکا جاتا ہے قرآن سے اور وقف مصدر ہے بمعنی وقوف کے اس لیے کہ اس کی جمع اوقاف آتی ہے۔ اور اصطلاح شرح میں وقف کہتے ہیں کسی مال مکتوم کے روکنے کو تو وقف کرنے والے کے ملک پر اور خیرات کرنا اس کی منفعت کا اگرچہ خیرات فی الجملہ ہو یہ تعریف وقف کی امام اعظم کے نزدیک ہے کہ قول صحیح ان سے یہی ہے کہ ان کے نزدیک وقف جائز ہے لازم نہیں اور وقف کرنے سے وہ چیز واقف کے ملک سے خارج نہیں ہوتی یعنی اس کو اختیار ہے کہ وقف کو باطل کر دے یا جاری رکھے جب تک چاہے اور صاحبین کے نزدیک وقف عبارت ہے عین کے روکنے سے اللہ تعالیٰ کی ملک پر اور اس کی منفعت کے صرف کرنے سے جس پر چاہے اگرچہ وہ شخص غنی ہو جس پر خرچ کرتا ہے پھر جب واقف کی ملک سے خارج ہو تو وقف لازم ہو گیا یعنی واقف کو اختیار اس کے باطل کرنے کا نہیں اور اس کے وارث بھی اس کے ورثہ میں نہ پائیں گے۔ اور اسی قول پر فتویٰ ہے اور حقیقت میں یہ قول اس حدیث کے موافق ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کے باب میں مذکور ہوئی اور محل وقف کا مال مقوم ہے اور کن اس کا لفظ خاص ہے جیسے کہ یہ زمین میری صدقہ موقوفہ دائمی ہے مساکین پر یا اور کچھ اس کے مانند کہے اور

فضائل اس کے بے شمار ہیں۔ چنانچہ اسی میں ہے کہ وہ حدیث جو بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مذکور ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے سات باغ مدینہ میں وقف فرمائے اور ابراہیم علیہ السلام کے اوقاف اب تک باقی ہیں۔ اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اوقاف مشہور ہیں۔ کذافی ترجمہ درالمختار مع تقدیم و تاخیر و زیادة یسیرہ۔



۳۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْعَجْمَاءِ جُرْحُهَا جُبَارٌ

اس بیان میں کہ اگر جانور کسی کو زخمی کر دے تو اس کا قصاص نہیں

(۱۳۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ: وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدُنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ)). (صحيح) الروض النضير (۱۱۰۶، ۱۱۱۴) ارواء الغلیل (۸۱۲) فیترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جانور یعنی گائے بیل وغیرہ کے مارنے کا کچھ بدلہ نہیں اور کنواں کھودنے میں مر جائے یا دب جائے تو کھودوانے والے پر کچھ بدلہ نہیں اور کان کھودوانے والے پر بھی کچھ بدلا نہیں یعنی اگر کوئی کان کھودنے میں چوٹ کھا جائے یا مر جائے تو کھودوانے والے پر الزام نہیں۔ اور دینیہ میں سے اہل جاہلیت کے پانچواں حصہ خیرات دینا ضرور ہے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور عمرو بن عوف مزی اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ روایت کی ہم سے انصاری انہوں نے کہا روایت کی ہم سے معن نے کہا انہوں نے کہ کہا مالک بن انس نے کہ نبی ﷺ نے جو فرمایا الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر جانور کسی کو مارے یا زخمی کرے تو وہ ہدر ہے یعنی اس میں کوئی قصاص نہیں دیتا واجب نہیں ہوتی ہے اور بعض علماء نے اس کی تفسیر کی ہے کہ عجماء وہ جانور ہے کہ بھاگا ہوا اپنے صاحب کے پاس سے اور اس کے بھاگنے کی حالت میں جو چوٹ چھیٹ لگ جائے اس کے صاحب پر کچھ تاوان نہیں اور المعدن جبار کے معنی یہ ہیں کہ جب کوئی شخص کان کھدوائے اور کوئی آدمی اس پر گر پڑے تو اس کھدوانے والے پر کوئی تاوان نہیں اور ایسا ہی کنواں ہے کہ جب اس کو آب کوئی شخص مسافروں وغیرہ کے واسطے کھدوائے اور کوئی اس میں گر پڑے تو اس پر بھی تاوان نہیں اور یہ جو فرمایا کہ رکاز میں پانچواں حصہ ہے رکاز وہ دینیہ ہے جو ایام جاہلیت کا ہو سو پس جو شخص کہ پائے اس کو پانچواں حصہ سلطان کو ادا کرے یعنی بیت المال میں دے اور جو باقی رہے وہ پانے والے کا ہے۔



۳۸۔ باب: مَا ذَكَرَ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ

وہران زمین آباد کرنے کے بیان میں

(۱۳۷۸) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعَرَقِ ظَالِمٍ حَقٌّ))۔

(صحیح) (الارواء : ۱۵۲۰)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جس نے آباد کیا کسی خراب زمین کو جو کسی کے ملک نہ ہو تو وہ زمین اسی کی ہے اور ظالم کے درخت ہونے سے کچھ ظالم کا حق ثابت نہیں ہوتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۱۳۷۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ))۔

(صحیح) (الارواء : ۱۵۵۰)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے آباد کیا زمین خراب کو جو کسی کے ملک میں نہ تھی پس وہ زمین اسی کی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس کو بعض نے ہشام سے جو بیٹے عروہ کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور یہ سب کہتے ہیں کہ آباد کرنا زمین کا بغیر حکم سلطان کے جائز ہے یعنی سلطان کی اجازت کچھ ضرور نہیں۔ اور بعض نے کہا کہ سلطان کی اجازت کے بغیر جائز نہیں کسی زمین غیر مملوک ویران کا آباد کرنا اور اول قول اصح ہے اور اس باب میں جابر اور عمر بن عوف مرنی سے جو دادا ہیں کثیر کے اور سمرہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے ابو موسیٰ محمد بن ثنی نے کہا پوچھا میں نے ابوالولید طیالسی سے مطلب اس حدیث کا لیس لعرق ظالم حق سو فرمایا انہوں نے کہا عرق ظالم سے مراد عاصب ہے کہ زبردستی جو چیز اس کی نہیں ہے وہ لے لیوے۔ ابو موسیٰ نے کہا میں نے کہا اس سے مراد وہ شخص ہے جو غیر کے مملوک زمین میں درخت بوئے تو انہوں نے کہا وہی تو ہے۔ مترجم کہتا ہے موات وہ زمین ہے جس میں نہ زراعت ہو نہ مکان اور نہ کسی کے ملک پر اور آباد کرنا موات کا مکان بنانے سے یا زراعت سے یا درخت باغات لگانے سے یا پین چکی وغیرہ بنانے سے۔ امام اعظم کے نزدیک اس کے آباد کرنے کو اذن لینا امام سے شرط ہے۔ اور امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک اذن کچھ ضرور نہیں دونوں کی دلیل یہی حدیث ہے جو گزری امام کہتے ہیں آپ نے فرمایا جو زمین موات کو آباد کرے وہ اس کی ہے یہی اذن ہے۔ صاحبین کہتے ہیں آپ نے کچھ اذن کی قید نہیں لگائی اس لیے اذن کچھ ضروری نہیں۔



ط ظالم وہی ہے جو غیر کی مملوک زمین میں بغیر اجازت مالک کے کچھ بوئے تو اس کا کچھ حق نہیں ہے بلکہ وہ جو بویا زمین کا مالک لے لے گا۔

۳۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَطَائِعِ

جاگیر دینے کے بیان میں

(۱۳۸۰) عَنْ أَبِيصَ بْنِ حَمَالٍ أَنَّهُ وَقَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَقَطَّعَهُ الْمَلِجَ، فَقَطَّعَ لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَحْلِسِ : أَتَدْرِي مَا قَطَّعْتَ لَهُ ؟ إِنَّمَا قَطَّعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْبَدَّ قَالَ : فَأَنْتَزَعَهُ مِنْهُ قَالَ : وَسَأَلَهُ عَنْ مَا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ ؟ قَالَ : ((مَا لَمْ تَنْلُهُ خَفَافُ الْإِبِلِ)) . فَأَقَرَّ بِهِ قُتَيْبَةُ، وَقَالَ : نَعَمْ .
(حسن) (التعليق على الروضة الندية (۱۳۷/۲))

ترجمہ: روایت ہے ابیص بن حمال سے کہ انہوں نے پیام بھیجا رسول اللہ ﷺ کی طرف کہ مقطع دیں ان کو نمک کی کان، سو آپ ﷺ نے دیا ان کو پھر جب اس نے پیٹھ پھیری یعنی جو پیغام لایا تھا تو ایک شخص نے عرض کیا کیسی چیز آپ ﷺ نے دے دی مقطع میں بے شک آپ ﷺ نے مقطع میں دیا ایسا پانی جو کبھی موقوف اور بند نہیں ہوتا یعنی اس سے بے حد نمک نکلتا ہے۔ کہا راوی نے پھر پھیر لیا اس کو آنحضرت ﷺ نے اس شخص سے اور سوال کیا رسول ابیص نے آنحضرت ﷺ سے کہ کون سی زمین گھیری جائے پیلوں کے درختوں کی یعنی بطریق رمنہ کے۔ فرمایا آپ ﷺ نے وہ کہ نہ پہونچے اس کو پاؤں اونٹوں کے کہا ترندی نے جب سنائی میں نے یہ حدیث قتیبہ کو تو انہوں نے اقرار کیا اس کا اور کہا ہاں روایت کی ہے مجھ سے محمد بن یحییٰ نے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے جو بیٹے ہیں ابو عمر کے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن قیس آربی سے اسی کی مانند۔ اور اس باب میں وائل اور اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابیص کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ ہم جائز جانتے ہیں مقطع یعنی جاگیر کا دینا امام کو یعنی جس کو مناسب جانے جاگیر دے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو جب ایک حکم میں کچھ نقصان نظر آئے تو اس سے رجوع کرنا درست ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہ پہونچے پیر اونٹوں کے یعنی عمارات سے اور چراگاہ سے دور ہو۔



(۱۳۸۱) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرٍ مَوْتٍ .

(صحیح) (التعليق على الروضة الندية : ۱۳۷/۲)

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے جاگیر دی ان کو ایک زمین حضر موت میں۔

فائدہ: کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے نصر نے انہوں نے شعبہ سے اور زیادہ کیا اس میں ان لفظوں کو وبعث معها معاویہ ليقطعها ایہ یعنی اور بھیجا آنحضرت ﷺ نے وائل کے ساتھ معاویہ کو تاکہ دے آویں وہ زمین یعنی ماپ دیں۔
ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۴۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغَرْسِ

درخت لگانے کی فضیلت کے بیان میں

(۱۳۸۲) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَاكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ

أَوْ طَيْرٌ، أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ سِدْقَةٌ))۔ (اسنادہ صحیح) (سلسلہ احادیث الصحیحة : ۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ درخت لگائے یا کھیت بوئے اور کھا جائے اس میں سے کوئی آدمی یا پرندہ چرندہ مگر اس بونے والے کو ثواب ہے صدقہ کا۔

فائدہ: اس باب میں ابویوب اور ام مہشر اور جابر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۴۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمُرَاعَةِ

کھیتی باڑی کرنے کے بیان میں

(۱۳۸۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ تَمْرٍ أَوْ زَرْعٍ.

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۴۷۱) الروض النضر (۴۸۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے عامل کیا اہل خیبر کو یعنی زمین دی ان کو اس اقرار پر کہ جو اس میں سے پیدا ہوا پھل ہو یا غلہ اس میں سے آدھا تم لو یعنی حق اس میں اور آدھا ہم کو دو۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ زمین کو مزارعت پر دینے میں کچھ مضا تقہ نہیں جانتے اس اقرار پر کہ آدھا زمین والے کا ہے اور آدھا بونے جوتنے والے کا یا ٹکٹ یا ربع پر دے۔ اور اختیار کیا ہے بعض نے کہ تخم صاحب زمین دے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور مکروہ کہا بعض علماء نے اس مزارعت کو اور کہا پانی دینے میں کھجور کے ٹکٹ یا ربع پر کچھ مضا تقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا۔ اور بعض نے کہا جو زمین سے پیدا ہوا اس میں سے حصہ ٹھہرا کر زمین دینا درست نہیں جب تک کہ کرایہ زمین کا نقد یعنی روپیہ پیسہ سے نہ ٹھہرا لے یعنی یہ کہے کہ زمین میں نے اتنے روپیہ میں کرایہ پر تجھ کو دی پھر خواہ اس میں کچھ پیدا ہو یا نہ ہو۔



(۱۳۸۴) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ : نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا، إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِنَا أَرْضٌ أَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا أَوْ يَدْرَاهِمَ. وَقَالَ : ((إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِكُمْ أَرْضٌ فَلْيُؤْتِهَا أَخَاهُ أَوْ لِيُزْرِعَهَا)) . (صحيح) (لكن ذكر الدراهم شاذ - الارواء : ۲۹۸/۵، ۳۰۰، غايۃ المرام : ۳۵۵)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا انہوں نے منع کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایسے امر سے کہ ہم کو اس میں نفع تھا وہ یہ ہے کہ جب ہوتی ہم میں سے کسی کی زمین دیتا اس کو بعض بعض خراج اس کے یا بدلے روپوں کے تو فرمایا آپ ﷺ نے جب ہوتی ہم میں سے کسی کی زمین تو مفت دے اپنے بھائی کو یا خود زراعت کرے یعنی کرایہ وغیرہ پر نہ دے۔



(۱۳۸۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يُحَرِّمِ الْمَزَارَعَةَ وَلَكِنْ أَمَرَ أَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے حرام نہیں کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے لیکن حکم کیا کہ نرمی کرے ایک دوسرے پر یعنی کرایہ میں تخفیف کرے یا بالکل نہ لے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ رافع کی حدیث میں اضطراب ہے کہ مروی ہے رافع بن خدیج سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچاؤں سے۔ اور مروی ہے ان سے وہ روایت کرتے ہیں ظہیر بن رافع سے اور وہ بھی ان کے ایک چچاؤں میں سے ہیں۔ اور مروی ہے یہ حدیث ان سے اسانید مختلف سے۔





ابواب الدیات

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ۱۴) دیتوں کے بیان میں (التحفة ۱۲)

مترجم کہتا ہے دیت وہ مال ہے کہ دیا جاتا ہے بدلے نفس کے قتل کرنے کے یا کسی عضو کے ضائع کرنے میں اور دیات اس کی جمع ہے اور دیت یا مغلطہ ہوتی ہے یا مخففہ، مغلطہ سواونٹیاں ہیں چار طرح کی بچیس بنت مخاض، بچیس بنت لبون، بچیس حقہ، بچیس جذعہ یہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہے۔ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک دیت مغلطہ بچیس حقہ، تیس جذعہ، چالیس شیبہ کہ سب حاملہ ہوں اور دیت مغلطہ قتل شبہ عمدہ میں دینا پڑتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے اونٹ دے تو پانچ طرح کے دے تیس ابن مخاض اور تیس بنت مخاض اور تیس بنت لبون اور تیس حقہ اور تیس جذعہ اور یہ لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جو قائم مقام خطا کے ہو اور قتل سبب میں کذا فی شرح مشکوٰۃ۔

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ: كَمْ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ؟

اس بیان میں کہ دیت میں کتنے اونٹ دیے جائیں

(۱۳۸۶) عَنْ حُشَيْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَاةِ عِشْرِينَ ابْنَةً مَخَاضٍ، وَعِشْرِينَ بِنْتِي مَخَاضٍ ذَكُورًا، وَعِشْرِينَ بِنْتِ لَبُونٍ، وَعِشْرِينَ جِذْعَةً، وَعِشْرِينَ حَقَّةً. (ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۴۰۲۰) اس میں حجاج بن ارطاة ضعیف اور بدلس راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے شہف بن مالک سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے قتل خطا کی دیت میں بیس بنت مخاض اور بیس اونٹ زینبی مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس جذعہ اور بیس حقہ۔

فائل: روایت کی ہم سے ابوہشام رفاعی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے اور ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاة سے اسی کے مانند اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے یہ عبد اللہ سے موقوفاً بھی اور بعض علماء کا مذہب یہی ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اجماع ہے تمام علماء کا کہ دیت تحصیل کی جائے تین برس میں ہر سال میں ثلث دیت۔ اور تجویز کیا کہ دیت قتل خطا کی عاقلہ یعنی عصبات قاتل پر ہے سو بعض نے کہا عاقلہ کہتے ہیں جو مرد کے عزیز و قریب ہوں باپ کی طرف سے یعنی رود ہیال کے لوگ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور بعض نے کہا دیت مردوں پر ہے عورتوں اور لڑکوں پر نہیں اگرچہ عصبات ہوں اور ہر شخص اٹھائے یعنی متکفل ہو اس میں سے ربع دینار کا اور بعض نے نصف دینار تک کہا ہے سو اگر اس میں دیت پوری ہوگی تو خیر نہیں تو نظر کی جائے اس قبیلہ اور خاندان سے قریب تر ہوں اور لازم کی جائے ان پر۔



(۱۳۸۷) عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ، فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ حَقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذْعَةً وَأَرْبَعُونَ خِلْفَةً وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ)) وَذَلِكَ لِتَشْدِيدِ الْعَقْلِ. (حسن) ارواء الغلیل (۱۲۹۹)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے قتل کیا کسی کو قصد اتو وہ سپرد کر دیا جائے مقتول کے وارثوں کو چاہیں وہ اس کو قتل کریں اور چاہیں اس سے دیت لیں اور دیت کے تیس حقہ ہیں اور تیس جذعہ اور چالیس اونٹیاں حاملہ اور جس پر وارث صلح کر لیں وہ ان کو دینا پڑے گا۔ اور یہ دیت سخت ہے۔

فائل: حدیث عبد اللہ بن عمرو کی یعنی جو مذکور ہوئی حسن ہے غریب ہے۔



۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

اس بیان میں کہ دیت میں کتنے درہم دیے جائیں

(۱۳۸۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا. (ضعیف عند الالبانی) ارواء الغلیل

(۲۲۴۰) اس میں محمد بن مسلم راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ نے مقرر کی دیت بارہ ہزار درہم۔
فائدہ: روایت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن نے جو بنی مخزوم کے قبیلے سے ہیں انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے مکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں اس کا کہ ابن عباس سے روایت ہے اور ابن عیینہ کی حدیث میں کلام ہے اس سے اور کچھ زیادہ یعنی اس میں کچھ الفاظ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بڑھ کر ہیں اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کیا ہو اس نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مگر محمد بن مسلم نے اور اس حدیث پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے دیت تجویز کی ہے دس ہزار درہم۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور شافعی نے کہا میں دیت نہیں جانتا مگر اونٹوں سے اور وہ سوانٹ ہیں۔



(۱۳۸۹) عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَحْوَهُ - وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا. (ضعيف) [المصدر نفسه]
 ”ترجمہ: روایت ہے مکرمہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور ذکر نہیں کیا اس میں اس کا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اور ابن عیینہ کی حدیث میں کلام ہے اس سے اور کچھ زیادہ۔“



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَوْضُحَةِ

ان زخموں کی دیت کے بیان میں جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے

(۱۳۹۰) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فِي الْمَوْضُحِ خَمْسُ خَمْسٍ)).

(حسن صحیح) ارواء الغلیل (۲۲۸۵ - ۲۲۸۸)

ترجمہ: روایت عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو زخم ایسے ہوں کہ اس میں ہڈیاں کھل گئی ہو تو اس میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ جو زخم ایسا ہو کہ اس میں ہڈی کھل جائے اس میں پانچ اونٹ دیت ہیں۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت کے بیان میں

(۱۳۹۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((دِيَةُ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرَةُ مَنَ الْإِبِلِ لِكُلِّ أَصْبَعٍ)) . (صحيح) (الارواء : ۲۲۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دیت ہاتھ پیر کی انگلیوں کے برابر ہے دس اونٹ دیت میں ہر انگلی کے۔

فائدہ: اس باب میں ابو موسیٰ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے۔ بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔



(۱۳۹۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ)) . يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ .

(صحيح) (ارواء الغلیل (۳۱۷/۷))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: یہ اور یہ دیت میں برابر ہے۔ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا دونوں کی دیت یکساں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے جاننا چاہیے کہ تمام انگلیوں میں دونوں ہاتھ کی یادوں پیر کی پوری دیت لازم آتی ہے۔ یعنی سواونٹ اور ہر انگلی میں اس کا دسواں حصہ ہے یعنی دس اونٹ۔ اور چھنگلیاں انگوٹھے کے برابر ہے اگرچہ انگوٹھے میں دوہی پورے ہیں اور چھنگلیاں تین اور جب کہ ہر انگلی کے دس اونٹ ہوئے تو ہر پور میں انگلیوں کے دس اونٹ کی تہائی ہے اور انگوٹھے کے ہر پور میں پانچ اونٹ ہیں یعنی نصف دس کا کہ اس میں دوہی پورے ہیں۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ۔



۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ

معاف کردینے کے بیان میں

(۱۳۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو السَّفَرِ قَالَ : دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْلَى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هَذَا دَقَّ سِنِّي - فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : إِنَّا سَنَرْضِيكَ وَاللَّحَّ الْأَخْرُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَبْرَمَهُ - فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : شَأْنُكَ بِصَاحِبِكَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ - فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُهُ أَذْنَايَ وَوَعَاةُ قَلْبِي - يَقُولُ : ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةٌ)) . فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ : أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : سَمِعْتُهُ أَذْنَايَ وَوَعَاةُ قَلْبِي - قَالَ : فَإِنِّي أَذْرُهَا لَهُ - قَالَ مُعَاوِيَةُ : لَا جَرَمَ لَا أُخَيِّبُكَ فَأَمَرَ لَهُ بِمَالٍ .

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم (۴۳۸۲) اس میں ابوالسفر کا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔
 ترجمہ: ہم سے ہے ابوالسفر نے بیان کیا کہ انہوں نے اکھاڑ ڈالا ایک مرد قریشی نے دانت ایک مرد انصاری کا، پس فریاد کی اس نے معاویہ سے یا امیر المؤمنین! اس نے اکھاڑ ڈالا دانت میرا، سو حضرت معاویہ نے فرمایا ہم تجھ کو راضی کر دیں گے، یعنی تیری داد دیں گے، اور دوسرے شخص نے یعنی قریشی نے منت سماجت کرنا شروع کی کہ تنگ کر دیا حضرت معاویہ کو، سو کہا معاویہ نے تیرا اختیار ہے تیرے صاحب کو یعنی وہ بخش دے چاہے انتقام لے۔ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ان کے پاس بیٹھے تھے، سو فرمایا ابوالدرداء نے میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ: کوئی مرد ایسا نہیں کہ جس کو زخم لگے بدن میں سو صدقہ دے دے اس کو یعنی معاف کر دے اور انتقام اس کا نہ چاہے مگر بلند کرتا ہے اللہ بسبب اس کے اس کا ایک درجہ اور اتارتا ہے اس سے ایک گناہ۔ سو انصاری نے کہا تم نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے؟ ابوالدرداء نے کہا ہاں سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا میرے دل نے۔ سو انصاری نے کہا میں معاف کر دیتا ہوں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مضائقہ نہیں مگر میں محروم نہ کروں گا تجھ کو۔ پھر حکم دیا اس کو کچھ مال دینے کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور ابوالسفر کو ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کچھ سنا ہوا ابوالدرداء سے، اور ابوالسفر کا نام سعید بن احمد ہے اور ان کو ابن محمد ثوری کہتے ہیں۔



۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ رُضِخَ رَأْسُهُ بِصَخْرَةٍ

اس کے بیان میں جس کا سر پتھر سے پھل دیا گیا ہو

(۱۳۹۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : خَرَجْتُ جَارِيَةً عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ فَأَخَذَهَا يَهُودِيٌّ فَرَضِخَ رَأْسَهَا وَأَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ قَالَ : فَأُدْرِكْتُ وَبِهَا رَمَقٌ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : ((مَنْ قَتَلْتِ؟ أَفَلَان؟)) فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا : لَا - قَالَ : ((فَفُلَان؟)) حَتَّى سَمَى الْيَهُودِيُّ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا : أَيْ نَعَمْ قَالَ : فَأَخَذَ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَضِخَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ .

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۲۵۲) التعليق علی التکبیل (۸۸/۲)

تیر چہ بھیا: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نکلی ایک لڑکی یعنی کہیں جانے کو اور اس کے بدن پر زیور تھے چاندی کے، سو پکڑ لیا اس کو ایک یہودی نے اور کچل دیا اس کا سر یعنی پتھر سے اور لے لیا جو زیور تھا اس کے بدن پر۔ کہا انس رضی اللہ عنہ نے سولوگ اس تک پہنچ گئے کہ اس میں کچھ جان تھی سو لے آئے اس کو نبی ﷺ کے پاس، اور آپ ﷺ نے پوچھا کس نے مارا تم کو کیا فلاں شخص نے مارا اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں پھر فرمایا آپ ﷺ نے فلاں نے مارا اس نے کہا نہیں یہاں تک کہ نام لیا آپ ﷺ نے یہودی کا تو اس نے کہا ہاں اسی نے مارا۔ کہا انس رضی اللہ عنہ نے پھر وہ پکڑا گیا اور اقرار کیا اس نے اس کے مارنے کا، سو حکم کیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور پکلا گیا اس کا سر دو پتھروں کے بیچ میں رکھ کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض علماء نے کہا قصاص نہیں مگر جب تلوار سے مارے۔ مترجم کہتا ہے قتل کی پانچ قسمیں ہیں ① عمد ② شبہ عمد ③ خطا ④ جاری مجرا ⑤ قتل سبب۔ قتل عمد: یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ عضو جدا ہو جائے خواہ وہ ہتھیار کی قسم سے ہو یا تیز چیز مثل پتھر یا لکڑی یا کھپانچ یا شعلہ آگ کا ہو، اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد وہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ غالباً اس سے قتل کیا جاتا ہو اور اس قتل سے آدمی گنہگار ہوتا ہے اور قصاص لازم آتا ہے فقط مگر یہ کہ معاف کر دیں یا وارث راضی ہو جائیں دیت پر اور اس پر کفارہ نہیں، اور اوپر کی حدیث میں جو قصاص مذکور ہوا تو اس قسم کا تھا امام اعظم کے قول کے مطابق کہ یقین ہے کہ اس نے بڑے پتھر سے سر پکلا ہوگا۔ اور یہ شبہ عمد: یہ ہے کہ قصداً مارے سوا ان چیزوں کے جو ذکر ہوئیں اور چیزوں سے اور اس قتل سے بھی گنہگار ہوتا ہے اور دیت مغلطہ عاقلہ پر لازم آتی ہے جس کا بیان ابتدائے باب میں گزرانہ قصاص مگر اس میں بھی جان سے مارنے سے کم میں یعنی زخمی کرنے میں قصاص آتا ہے اور قتل خطا کی دو قسمیں ہیں: ایک خطا قصد میں ہوتی ہے۔ جیسے ایک شخص کو تیر مارا شکار سمجھ کر یا حربی کا فرگمان کر کے اور حقیقت میں وہ مسلمان تھا۔ اور دوسرے خطا فعل میں ہوتی ہے یعنی وہ یہ کہ تیر مارتا تھا شانہ پر مگر لگ گیا ایک آدمی کے۔ اور جاری مجری خطا کی: یہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہوا کود پڑا کسی پر اور اس کو مار ڈالا ان دونوں میں یعنی قتل خطا اور جاری مجرا خطا میں کفارہ بھی لازم آتا ہے، اور دیت عاقلہ پر اور گناہ بھی ہوتا ہے بسبب ترک اختیار کے۔ اور قتل کے سبب یہ ہے: کہ ایک شخص نے کناں کھدوایا کوئی پتھر رکھا غیر کے، ملک میں بغیر اس کے اذن کے اور اس سے کوئی آدمی ہلاک ہو گیا یعنی کنوئیں میں گر کر مر گیا، ٹھوکر لگی اس پتھر کی اور مر گیا، سو اس سے دیت آتی ہے عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمیں جو کہ قتل کی پہلے مذکور ہوئیں اس سے محروم ہوتا ہے قاتل میراث سے مقنول کے، اور نجویں قسم سے قتل کے محروم نہیں ہوتا کذا فی شرح مشکوٰۃ۔



۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَشْدِيدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

مومن کے قتل پر سخت وعید کے بیان میں

(۱۳۹۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَزَوَالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ)).

(اسنادہ صحیح) (غایۃ المرام: ۴۳۹)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک ساری دنیا کا مٹ جانا کمتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مرد مومن کے قتل سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن اسحق نے انہوں نے یحییٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اسی کے مانند۔ اور مرفوع نہیں کیا اس حدیث کو اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن عدی کی روایت سے اور اس باب میں سعد اور ابن عباس اور ابوسعید اور ابو ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص کی اسی طرح روایت کی سفیان ثوری نے یحییٰ بن عطاء سے موقوفاً اور یہ زیادہ صحیح ہے مرفوع روایت سے۔



۸۔ بَابُ: الْحُكْمُ فِي الدِّمَاءِ

خون کے فیصلے کے بیان میں

(۱۳۹۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (۱۷۴۸)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پہلے جو فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں بندوں کے خون کا ہوگا۔

فائدہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے مرفوعاً اور بعض نے اعمش سے روایت کی مگر مرفوع نہیں کیا اس کو۔ روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلے پہل جو حکم کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں تو بندوں کے خون کا۔ روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلے پہل جو حکم اور فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ یعنی قیامت میں تو بندوں کے خون کا ہوگا۔



(۱۳۹۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يَقْضَىٰ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدَّمَاءِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۷۴۸)

ترجمہ: عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جو فیصلہ کیا جائے گا (قیامت میں) بندوں کے درمیان تو وہ خون کا ہوگا۔

(۱۳۹۸) عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ: ثَنَا أَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكْبَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ)). (صحیح عند الالبانی) (الروض النضیر: ۹۲۵، التعليق الرغیب: ۲۰۲/۳) بعض محققین کہتے ہیں اس میں یزید الرقاشی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے یزید رقاشی سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالحکم بجلی نے کہا سنا میں نے ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے دونوں ذکر کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمام لوگ آسمان و زمین کے شریک ہو جائیں ایک مومن کے خون میں تو سب کو اوندھا ڈال دے اللہ تعالیٰ دوزخ میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔



۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ يُقَادُّ مِنْهُ أَمْ لَا ؟

اس بیان میں کہ جو اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو وہ قصاص میں مارا جائے یا نہیں؟

(۱۳۹۹) عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقِيدُ الْآبَ مِنْ ابْنِهِ وَلَا يُقِيدُ الْإِبْنَ مِنْ أَبِيهِ. (اسنادہ ضعیف) (الارواء: ۲۷۲/۷) اس میں منشی بن صباح راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس تو وہ قصاص دلاتے تھے باپ کو بیٹے سے اور نہیں قصاص دلاتے تھے بیٹے کو باپ سے۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم سراقہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور اس کی اسناد صحیح نہیں۔ اور روایت کی ہے اسماعیل بن عیاش نے منشی بن صباح سے اور منشی بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں۔ اور مروی ہے یہ حدیث ابو خالد احمر سے انہوں نے روایت کی حجاج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور مروی ہے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسل بھی۔ اور اس روایت میں اضطراب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب مار ڈالے باپ اپنے بیٹے کو تو وہ اس کے عوض میں قتل نہ کیا جائے اور جو زنا کی تہمت لگائے اپنے بیٹے کو تو باپ پر حد قذف بھی ماری نہ جائے۔

(۱۴۰۰) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)) .

(صحیح عند الالبانی) إرواء الغلیل (۲۲۱۴) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حجاج بن ارطاة مدلس اور ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ قصاص میں نہ مارا جائے باپ بیٹے کے۔



(۱۴۰۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)) .

(حسن عند الالبانی) إرواء الغلیل (۲۳۲۷، ۲۷۱/۷) بعض محققین کہتے ہیں اس میں اسماعیل بن مسلم ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: نہ ماری جائیں حدیں مسجدوں میں، اور نہ مارا جائے کوئی باپ بدلے میں بیٹے کے۔

فائدہ: اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے اس اسناد سے مگر اسماعیل بن مسلم کی روایت سے۔ اور اسماعیل بن مسلم کی میں کلام کیا ہے بعض علماء نے ان میں بسبب قلت حافظہ کے۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَخْذِي ثَلَاثِ

تین صورتوں کے علاوہ مسلمان کا خون حلال نہیں

(۱۴۰۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَخْذِي ثَلَاثِ : الثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ

الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)) . (اسنادہ صحیح) إرواء الغلیل (۲۱۹۶) ظلال الجنة (۶۰)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے: حلال نہیں خون کرنا کسی کا جو گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود

نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور میں پیغمبر ہوں اس کا مگر تین سببوں سے: ایک تو شادی شدہ زنا کرنے والے کا، اسے رجم

ضرور ہے، اور دوسرے قاتل کا بعوض مقتول کے تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین اسلام کو اور جدا ہونے والا جماعت سے

اہل اسلام کے۔

فائدہ: اس باب میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے۔



۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهِدًا

ذمی کو قتل کرنے والے کے بیان میں

(۱۴۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَرُوحَ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ، وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)) .

(صحیح) التعلیق الرغیب (۴/۴۰) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۲۳۵۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: آگاہ ہو کہ جس نے مارڈالا ذمی کو کہ اس کو پناہ تھی اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی تو اس نے توڑ ڈالا اللہ کی پناہ کو، اور نہ سوگتھے گا وہ خوشبو جنت کی کہ آتی ہے میدان قیامت میں ستر برس کی راہ سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو بکرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔



(۱۴۰۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَرَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (ضعيف الاسناد) اس میں ابوسعید قابل حجت نہیں اور ابوبکر بن عیاش ضعیف اور مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے دیت دلوائی کی عامر کے دو شخصوں کی جو مقتول ہوئے تھے مسلمانوں کی دیت کے برابر اور وہ دونوں ذمی تھے یعنی ان سے اقرار تھا صلح کا نبی ﷺ سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور ابوسعید بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ

اس بیان میں کہ قصاص لینے اور معاف کرنے میں مقتول کے ولی کو اختیار ہے

(۱۴۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : ((وَمَنْ قَتَلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ : إِمَّا أَنْ يَغْفُوَ وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَ)) .

(صحیح) ارواء الغلیل (۴/۲۴۹، ۲۵۸، ۲۱۹۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو کہ پر تو کھڑے ہوئے

آنحضرت ﷺ لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور شاکی اس کی اس پر پھر فرمایا جس کا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اس مقتول کے ولی کو دو باتوں کا اختیار ہے: یا عفو کر دے، یا قاتل کو قتل کرے۔ یعنی قصاص میں۔
فائدہ: اس باب میں وائل بن حجر اور انس اور ابو شریح خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۱۴۰۶) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ. مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيهَا دَمًا وَلَا يَعْصِدَنَّ فِيهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَ خَصَّ مُتَرَخِّصًا. فَقَالَ: أَجَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَإِنَّ اللَّهَ أَحَلَّهَا لِي وَلَا يُحِلُّهَا لِلنَّاسِ وَإِنَّمَا أَجَلْتُ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ثُمَّ إِنَّكُمْ مَعْشَرُ خَزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الرَّجُلَ مِنْ هَذَا يَوْمٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ: إِمَّا أَنْ يَقْتُلُوا أَوْ يَأْخُذُوا بِالْعَقْلِ)).

(صحیح) (الارواء: ۲۲۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو شریح کعبی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حرمت اور تعظیم و تکریم کی جگہ ٹھہرایا ہے مکہ کو اور نہیں ٹھہرایا اس کو حرمت کی جگہ لوگوں نے سو جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ شانہ پر اور پچھلے دن یعنی قیامت پر تو نہ بہائے اس میں خون یعنی کسی کو قتل نہ کرے اور نہ اکھاڑے اس میں کوئی درخت، سو کسی نے اگر اپنے لیے رخصت نکالی یعنی قتل وغیرہ کی اس دلیل سے کہ کہا اس نے رخصت دی تھی رسول اللہ ﷺ کو بھی یعنی پس مجھے بھی ویسی ہی رخصت ہے پھر فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک مجھے رخصت دی اللہ تعالیٰ نے اور کسی آدمی کو رخصت نہیں دی اور مجھ کو بھی رخصت دی اور حلال کیا قتل و قح وہاں ایک گھڑی میں دن کی، پھر مکہ ایسا ہی حرام ہے قیامت کے دن تک، پھر تم نے اے گروہ بنی خزاعہ کے قتل کیا اس میں مرد کو بنی ذیل سے اور میں اس کی دیت دلاتا ہوں، سو جس کا کوئی مارا جائے آج کے بعد اس کے لوگ اختیار رکھتے ہیں دو امروں کا یا قتل کریں قاتل کو قصاص میں یا دیت لیں۔

فائدہ: حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے شیبان نے بھی یہ حدیث یحییٰ بن ابوکثیر سے اسی کے مثل۔ اور مروی ہے ابو شریح خزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ((مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَلَهُ أَنْ يَقْتُلَ أَوْ يَعْفُو أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ)) یعنی: جس کا کوئی شخص مارا جائے تو اس کو اختیار ہے کہ قاتل کو قتل کرے یا معاف کر دے یا دیت لے۔ اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا۔ یعنی کہتے ہیں کہ ولی مقتول کو اختیار ہے چاہے قصاص لے۔ یا دیت لے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔



(۱۴۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَفَعَ الْقَاتِلُ إِلَى وَلِيِّهِ فَقَالَ الْقَاتِلُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَمَّا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ))، فَخَلَّى عَنْهُ الرَّجُلُ قَالَ : وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ قَالَ : فَخَرَجَ يُحَرِّثُ نِسْعَتَهُ قَالَ : فَكَانَ يُسَمَّى : ذَا النِّسْعَةِ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے مار ڈالا ایک شخص نے کہ کسی کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور سونا گیا قاتل مقتول کے ولی کو، سو کہا قاتل نے یا رسول اللہ ﷺ! قسم ہے اللہ کی میں نے قصداً نہیں مارا اس کو، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آگاہ ہوا کہ اگر یہ سچا ہے اور پھر تو نے اس کو قصاص میں مارا تو داخل ہوگا تو دوزخ میں۔ پس چھوڑ دیا اس مرد نے یعنی ولی نے مقتول کے اس قاتل کو اور بندھا ہوا تھا ایک تسمے میں۔ کہا راوی نے پھر نکلا وہ قاتل کھینچتا ہوا اپنے تسمے کو اور نام ہو گیا اس کا ذال النسعة یعنی صاحب تسمے کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَثَلَةِ

ہاتھ، پیر، ناک اور کان وغیرہ کاٹنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۴۰۸) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ صَاهٍ فِي خَاصَّةٍ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ : ((اعْزُوا بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ، اعْزُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثِلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلَيْدًا)) وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل ۱۲۴۸/۷' ۲۹۲

ترجمہ: روایت ہے سلیمان بن ابوبریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا: رسول اللہ ﷺ جب بھیجتے کسی کو سردار کر کے کسی لشکر پر تو وصیت کرتے خاص اس کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور جو لوگ کہ ساتھ اس کے ہوں ان سے نیکی کرنے کی اور فرماتے: جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اس سے جو انکار کرے اللہ کا، جہاد کرو اور غنیمت کے مال سے کچھ نہ چراؤ، اور عہد شکنی نہ کرو، اور کسی کے ہاتھ پیر ناک کان نہ کاٹو، اور کسی لڑکے نابالغ کو نہ مارو۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ اور ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور شداد بن اوس اور سمرہ اور مغیرہ اور یعلیٰ بن مرہ اور ابی ایوب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور حرام کہا ہے علماء نے ہاتھ پیر ناک کاٹنے کو۔



(۱۴۰۹) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ وَلْيُحَدِّثْ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ)) .

(صحیح) إرواء الغلیل (۲۲۳۱) الروض النضیر (۳۵۵) صحیح ابی داؤد (۲۵۰۶)

ترجمہ: روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے احسان کرنا ہر چیز پر پھر جب قتل کرو تو آسانی سے قتل کرو کہ جلد جان نکل جائے، اور جب ذبح کرو تو خوبی سے ذبح کرو اور تیز کر لے ہر کوئی تم میں سے اپنی چھری، یعنی ذبح کرتے وقت، اور راحت دے اپنے ذبیحہ کو۔ یعنی جلد تیز چھری سے ذبح کرے کہ زیادہ تکلیف نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوالاعث کا نام شراحیل بن آدہ ہے۔



۱۴۔ باب: ماجاء فی دية الجنین

حمل گرا دینے کی دیت کے بیان میں

(۱۴۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بَغْرَةَ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ : أَنْعُطِي مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهْلْ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطْلُ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلَى فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ)) . (اسنادہ صحیح) إرواء الغلیل (۲۲۰۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے حمل گرانے والی کو ایک بردہ دینے کا اس عورت کو جس کا حمل گرا ہے، بردہ غلام ہو یا لونڈی، سو کہا اس نے جس پر حکم کیا آپ نے بردہ دینے کا کیا آپ دیت دلاتے ہیں اس کی جس نے پیانا کھانا نہ آواز دی نہ پکارا پیدا ہوتے وقت سوائے کا خون تو ضائع ہے، یعنی اس کا بدلا کچھ نہ دینا چاہیے، سو فرمایا نبی ﷺ نے: یہ تو باتیں کرتا ہے شاعروں کی، ضرور جنین کی دیت میں ایک بردہ دینا چاہیے غلام ہو یا لونڈی۔

فائدہ: اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک۔ اور بعض نے کہا غرہ سے مراد غلام یا لونڈی ہے یا مراد پانچ سو درہم ہیں۔ اور بعض نے کہا مراد گھوڑا ہے یا خچر۔



(۱۴۱۱) عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ أَمْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرْبَتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْلَاهُمَا الْآخَرَى بِحَجَرٍ أَوْ عُمُودٍ فَسَطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فِي الْجَنِينِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ .

(اسنادہ صحیح) (الارواء : ۲۲۰۶)

تَنْزِيحًا: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ دو عورتیں آپس میں سوتیں تھیں، سو مارا ایک نے دوسری کو ایک پتھر یا ایک میخ خیمہ کی پس گر گیا اس کے پیٹ کا بچہ، سو حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بچہ کے عوض میں ایک بردہ یعنی ایک غلام یا ایک لونڈی، اور دلوا یا وہ عورت کے عصبات سے۔

فائدہ: حسن نے کہا اور روایت کی ہم سے زید بن حباب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے یہی حدیث۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

اس بیان میں کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے

(۱۴۱۲) عَنِ الشَّعْبِيِّ نَسَا أَبُو حَظِيْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لَعَلِّي: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَاءُ فِي بَيْضَاءَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ۔ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: فِيهَا الْعَقْلُ وَفِكَائِكَ الْأَسِيرُ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ۔ (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۲۲۰۹) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ تحت الحدیث (۴۶۰)

تَنْزِيحًا: روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اے امیر المؤمنین! کوئی چیز تمہارے پاس سیاہی سے لکھی ہوئی ہے سفید کاغذ وغیرہ پر سو کتاب اللہ یعنی قرآن کے؟ انہوں نے کہا: قسم ہے اس اللہ کی جس نے چیر نکالا دانے کو اور پیدا کر دیا ردحوں کو میں نہیں جانتا کچھ مگر جو سمجھ اللہ تعالیٰ نصیب کرے کسی مرد مسلمان کو قرآن کے سمجھنے کی اور جو اس صحیفے میں ہے۔ میں نے کہا کیا ہے اس صحیفے میں؟ کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے: اس میں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آزاد کرنے کا ذکر ہے اور یہ کہ نہ مارا جائے کوئی مسلمان کافر کے بدلے میں۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں قتل کیا جائے کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں۔ اور بعض علماء نے کہا مسلمان قتل کیا جائے قصاص میں ذمی کے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔



۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْكُفَّارِ

کافروں کی دیت کے بیان میں

(۱۴۱۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ))،

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((دِيَّةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَّةِ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ)) .

(اسنادہ حسن صحیح) ارواء الغلیل (۲۲۰۸)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ نہ قتل کیا جائے کوئی مسلمان قصاص میں کسی کافر کے۔ اور اسی سند سے یہ بھی حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دیت کافر کی برابر ہے آدھی دیت مسلمان کے۔

فائدہ: اور اختلاف ہے علماء کا یہود اور نصاریٰ کی دیت میں۔ سب بعض علماء کا مذہب اس حدیث کے موافق ہے جو مروی ہوئی ہے نبی ﷺ سے۔ اور کہا عمر بن عبدالعزیز نے دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی آدھی دیت کے برابر ہے۔ اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے کہا دیت یہودی اور نصرانی کی چار ہزار درہم ہے اور دیت مجوسی کی آٹھ سو درہم ہے اور اسی کے قائل ہیں امام مالک اور امام شافعی اور اسحاق۔ اور کہا بعض علماء نے: دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ

اس شخص کے بیان میں جو اپنے غلام کو مار ڈالے

(۱۴۱۴) عَنْ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ)) .
(ضعیف عند الالبانی) تخریج مشکاة المصابیح (۳۴۷۳) اس میں قتادہ اور حسن بصری دونوں مدلس راوی ہیں بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے قتل کیا اپنے غلام کو ہم بھی اس کو قتل کریں گے اور جس نے ناک کان کاٹی اپنے غلام کی ہم بھی اس کی ناک کان کاٹیں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور بعض علمائے تابعین کا یہی مذہب ہے انہیں میں ہیں ابراہیم ثعلبی۔ اور بعض نے کہا حراور عبد میں قصاص نہیں جان کے مارنے میں نہ زخمی کرنے میں۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح کا۔ اور بعض نے کہا جب قتل کرے کوئی اپنے غلام کو تو اس کے عوض میں نہ مارا جائے اور جب کسی غیر کے غلام کو قتل کرے تو اس کے عوض میں مارا جائے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔

۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ هَلْ تَرِثُ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا

اس بیان میں کہ کیا عورت کو اپنے شوہر کی دیت میں سے ورثہ ملے گا؟

(۱۴۱۵) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ : الدِّيَّةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا

شَيْئًا - حَتَّى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سَفْيَانَ الْكَلَابِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِثَ امْرَأَةً أَشِيمَ

الضَّبَابِيَّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا. (صحیح) صحیح ابی داؤد ارواء الغلیل (۲۶۴۹-۲۵۹۹-۲۶۰۰) التحقیق الثانی

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے، اور وارث نہیں ہوتی عورت اپنے ورثہ کی دیت سے کسی شے کی۔ یہاں تک کہ خردی ان کو ضحاک بن سفیان نے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خط لکھا کہ ورثہ دو اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت سے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔



۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ

قصاص کے بیان میں

(۱۴۱۶) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا عَصَى يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ نَيْتَاهُ فَأَخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَعِصُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعِصُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ))؛ فَانْزَلَ اللَّهُ

تَعَالَى: ﴿وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ﴾ [المائدة: ۴۵] (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے کاٹ کھایا ہاتھ ایک مرد کا تو کھینچا اس نے اپنا ہاتھ پس گر گئے اگلے دو دانت کاٹنے والے کے، سو بھگڑتے ہوئے وہ نبی ﷺ کے پاس آئے، سو فرمایا آپ ﷺ نے کاٹ کھاتا ہے ایک تم میں سے اپنے بھائی کو جیسا کاٹتا ہے اونٹ، نہیں ہے دیت تیرے لیے یعنی گرے ہوئے دانتوں کی۔ سواتاری اللہ نے یہ آیت [والجروح قصاص] یعنی زخموں کا بدلہ دینا چاہیے۔

فائدہ: اس باب میں یعلیٰ بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی روایت ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں۔ حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے۔



۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

اس بیان میں کہ جس پر قتل وغیرہ کی تہمت ہو اسے قید کرنا چاہیے

(۱۴۱۷) عَنْ يَهُزَّ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُّهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ.

(حسن) (المشكاة: ۳۷۸۵)

ترجمہ: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ قید کیا نبی ﷺ نے ایک شخص کو کسی تہمت کے سبب سے پھر چھوڑ دیا اس کو ثبوت براءت کے بعد۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث بہز کی جو مروی ہے ان کے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں ان کے دادا سے حسن ہے۔ اور مروی ہے اسماعیل بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے یہی حدیث اور یہ بہت پوری روایت ہے اور اس سے دراز تر ہے۔



۲۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

اس بیان میں کہ جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے

(۱۴۱۸) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)).
(اسنادہ صحیح) احکام الجنائز (ص ۴۲ و ۴۱) ارواء لغلیل (۷۰۸) تخریج مشکاة المصابیح (۳۵۲۹)
الروض النضیر (۵۸۶، ۳۲۹)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جو مارا جائے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو عامر عقدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبد العزیز بن عبد المطلب نے انہوں نے عبد اللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: جو قتل کیا جائے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔ اور رخصت دی ہے بعض علماء نے اس کی کہ آدی لڑے اپنی جان و مال بچانے کے لیے۔ ابن مبارک نے کہا اپنا مال بچانے کو لڑے اگرچہ دودرہم ہوں۔ یہی مذہب ہے جمہور اہل علم کا۔



(۱۴۱۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)).

(اسنادہ صحیح) (الاحکام: ۴۱، الارواء: ۱۵۲۸)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جو قتل کیا جائے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے۔



(۱۴۲۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ - قَالَ سُفْيَانٌ وَ أَنَسِيُّ عَلَيْهِ خَيْرًا - قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ)) . (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے (کہا سفیان نے اور تحریف کی ان کی بہت سی عبداللہ نے) کہا ابراہیم نے سنائیں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کا مال کوئی ناحق چھیننے کا ارادہ کرے اور وہ لڑے اور مارا جائے تو شہید ہے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی روایت کے۔



(۱۴۲۱) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)) .

(صحيح) (الاحکام : ۴۲)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن زید سے کہا سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو مارا جائے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنی جان بچانے کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنے دین کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنے گھر والوں کو بچانے کے لیے وہ شہید ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے ابراہیم بن سعد سے اسی کے مانند۔ اور یعقوب، ابراہیم کے بیٹے ہیں وہ سعد کے بیٹے ہیں وہ عبدالرحمن کے بیٹے وہ عوف زہری کے بیٹے۔



۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ

قسامت کے بیان میں

مترجم کہتا ہے: قسامت بالفتح لغت میں مصدر ہے قسم کی مانند یعنی قسم کھانا خواہ ایک آدمی قسم کھائے یا زیادہ اور اصطلاح شرع میں قسم ہے اللہ کے نام کی سبب مخصوص اور عدد مخصوص کی جہت سے مخصوص شخص پر بنا بروجہ مخصوص کے۔ اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ جب کوئی مقتول کسی محلہ یا قریہ میں یا اس کے متصل ایسا پایا جائے کہ قاتل اس کا معلوم نہ ہو تو پچاس آدمیوں سے اس محلہ کی قسم لی جائے کہ ہر ایک اس میں یوں کہے کہ واللہ میں نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ اس کا قاتل مجھے معلوم ہے۔ اور شرط قسامت یہ ہے کہ وہ قسم کھانے والے مرد عاقل بالغ آزاد ہوں، تو عورت اور مجنون اور صغیر اور غلام پر قسم لازم نہیں آتی، اور یہ بھی شرط ہے کہ میت پر قتل کا اثر موجود ہو اور حکم قسامت کا یہ ہے کہ دیت واجب ہوتی ہے تین برس کے اندر اور شروع ہونا قسامت کا ثابت ہے احادیث صحیح اور اجماع سے۔ کذا فی الطحطاوی مختصرًا۔



(۱۴۲۲) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ أَنَّهُمَا قَالَا: خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ بْنُ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ بَنِي زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَاكَ ثُمَّ إِنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا قَدْ قُتِلَ فَذَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هُوَ وَخُوَيْصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرُ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبِيهِ۔ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((كَبِيرُ الْكَبِيرِ)) فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَّرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ : ((أَتُحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ)) قَالُوا : كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ؟ قَالَ : ((فَتَبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا؟)) قَالُوا : وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطَى عَقْلَهُ۔ (صحيح) ارواء الغليل (۱۶۴۶)

ترجمہ: روایت ہے کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حشمہ سے دونوں نے کہا کہ عبد اللہ اور محیصہ دونوں نکلے سفر میں پھر جب پہنچے خیبر کو جدا ہو گئے وہ دونوں بعض راہوں میں وہاں کے، پھر محیصہ نے پایا عبد اللہ بن سہل کو ایک جگہ مقتول قتل کیا تھا ان کو کسی نے، سو آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ بھی اور حویصہ بن مسعود اور عبد الرحمن بھی اور عبد الرحمن بن سہل سب قوم میں چھوٹے تھے سوارادہ کیا انہوں نے کلام کرنے کا یعنی اپنا حال اور دعویٰ بیان کرنے کا اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بڑائی رکھو بڑے کی پس وہ چپ ہو رہے اور کلام کیا ان کے دونوں ساتھیوں نے یعنی حویصہ بن مسعود اور محیصہ نے پھر بولے عبد الرحمن بھی ان دونوں کے ساتھ، اور ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے قتل ہونا

عبدالرحمن بن سعد کا، سو کہا ان سے آپ ﷺ نے: کیا کھاتے ہو تم پچاس قسمیں یعنی اس مضمون کی کہ فلاں نے قتل کیا تاکہ مستحق ہو جاؤ تم صاحب اپنے کے، یا فرمایا: قتل اپنے کے۔ کہا انہوں نے ہم کیونکر قسمیں کھائیں کہ وہاں حاضر نہ تھے فرمایا آپ ﷺ نے پھر بری ہو جائیں گے تم سے یہود پچاس قسمیں کھا کر یعنی تمہاری تہمت سے پاک ہو جائیں گے۔ کہا انہوں نے کیونکر قبول کریں ہم قسمیں قوم کفار کی؟ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا یہ معاملہ، دے دی دیت اس کی یعنی بیت المال سے (اور ایک روایت میں ہے اپنے پاس سے)۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن خلیل نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے کھل بن ابو حثمہ اور رافع بن خدیج سے اسی حدیث کی مانند معنوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا قسامت میں۔ اور تجویز کیا ہے بعض فقہائے مدینہ نے قصاص کو قسامت سے اور بعض علمائے کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا اور واجب ہوتی ہے دیت۔





ابواب الحدود

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ۱۵) حد اور سزاؤں کے بیان میں (التحفة ۱۳)

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

ان کے بیان میں جن پر حد واجب نہیں

(۱۴۲۳) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ : عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَشُبَّ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَعْقِلَ)) .

(صحیح) إرواء الغلیل (۲۹۷) تخریج مشکاة المصابیح (۳۲۸۷ - ۳۲۸۸)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اٹھایا گیا قلم تین شخصوں سے یعنی تین شخصوں پر تکلیف شرعی نہیں: ایک سونے والا یہاں تک کہ جاگے، اور لڑکا یہاں تک کہ بالغ ہو، اور مجنون یہاں تک کہ اس کو عقل آئے۔

فائدہ: اس باب میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔ اور بعض لوگوں نے اس میں یہ کلمہ بھی ذکر کیا ہے وَعَنِ الْغُلَامِ حَتَّى يَحْتَلِمَ یعنی تکلیف شرعی نہیں لڑکے پر جب تک جوان نہ ہو۔ اور ہم نہیں جانتے کہ حسن نے کچھ سنا ہو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے۔ اور مروی ہے یہ

حدیث عطاء بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ظبیان سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اسی روایت کی مانند اور روایت کیا ہے اس کو اعش سے انہوں نے ابو ظبیان سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔



۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي دَرءِ الْحُدُودِ

حدود ساقط کرنے کے بیان میں

(۱۴۲۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اَدْرَاوُا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ)) .

(ضعیف) (المشكاة : ۳۵۷۰، الارواء : ۲۳۵۵) اس میں یزید بن ابی ذیاد راوی ضعیف ہے۔ میزان الاعتدال (۴/۳۲۵)

کتاب الضعفاء للبخاری (۴۱۵) تقریب (۷۷۱۶)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دفع کرو اور ساقط کرو حدود کو مسلمانوں سے جہاں تک تم سے ہو سکے پھر اگر ہو سکے مجرم کی کوئی شکل رہائی کی تو چھوڑ دو اس کو اس لیے کہ امام خطا کار کو اگر بخش دے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ خطا کار کو عذاب کرے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے یزید بن زیاد سے محمد بن ربیعہ کی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اس کو۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی محمد بن ربیعہ کی روایت سے کہ وہ یزید بن زیاد دمشق سے روایت کرتے ہیں اور وہ زہری سے اور وہ عروہ سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے یزید بن زیاد سے اسی کے مانند اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ اور روایت وکیع کی صحیح تر ہے اور مروی ہے اسی کی مانند کئی صحابیوں سے نبی ﷺ کے کہ انہوں نے بھی اسی کی مانند کہا۔ اور یزید بن زیاد دمشق ضعیف ہیں حدیث میں اور یزید بن ابی ذیاد کو فی ان سے ثابت تر اور مقدم زیادہ ہیں۔



۱۔ یعنی تعلیم تلقین کرو کہ شاید توبہ مانگے یا نشہ میں ہے یا زنا سے بوسہ وغیرہ مراد لیتا ہے۔

۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السِّرِّ عَلَى الْمُسْلِمِ

مسلمان کے عیب چھپانے کے بیان میں

(۱۴۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الْآخِرَةِ ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سِتْرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)) . (اسنادہ صحیح) صحیح الترغیب (۱/۳۱/۶۸) التعليق

الترغیب (۵۲/۱) تخریج العلم (۱۷/۱۱۳) صحیح ابی داؤد (۱۳۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے کھول دی کوئی مصیبت دنیا کی کسی مسلمان سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس سے ایک مصیبت آخرت کی مصیبتوں سے، اور جو عیب چھپائے مسلمان کا، عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔

فائدہ: اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابوعوانہ کی روایت کی مانند۔ اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا اعمش نے روایت کیچنی مجھ کو ابوصالح سے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو نبی ﷺ سے ابوعوانہ کی مانند۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث عبید بن اسباط بن محمد نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے اعمش سے یہی حدیث۔



(۱۴۲۶) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ)) . (اسنادہ صحیح) (الصحيحه : ۵۰۴)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان بھائی ہے مسلمان کا تو چاہیے کہ ظلم نہ کرے اور ہلاکت میں نہ ڈالے اس کو اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مشغول ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہے اور جس نے کھول دی کسی مسلمان سے کوئی سختی کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک سختی قیامت کے دن کی سختیوں میں سے، اور جس نے پردہ ڈھانپا یعنی عیب چھپایا کسی مسلمان کا، اللہ تعالیٰ پردہ ڈھانپ دے گا اس کا قیامت کے دن۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔



۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ

حدوں میں تلقین کرنے کے بیان میں

(۱۴۲۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ : ((أَحَقُّ مَا بَلَغْنِي عَنْكَ ؟)) قَالَ : مَا بَلَغَكَ عَنِّي ؟ قَالَ : ((بَلَغْنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ)) قَالَ : نَعَمْ فَشَهِدْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. (صحيح) (الإرواء : ۳۵۰/۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ماعز سے جو بیٹے مالک کے تھے: کیا سچ ہے: زنا تمہاری پہنچی ہے مجھ کو؟ پوچھا انہوں نے کیا خبر میری پہنچی ہے آپ کو؟ فرمایا آپ نے مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تم نے زنا کیا فلان قبیلے کی لونڈی سے انہوں نے کہا ہاں پھر اقرار کیا چار بار، سو حکم دیا آپ نے ان کو اور سنگسار کیے گئے وہ۔

فائدہ: اس باب میں سائب بن یزید سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک بن حرب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسل اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا۔

۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي دَرءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ

اس بیان میں کہ جب معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو اس سے حد ساقط ہو جاتی ہے

(۱۴۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ مَا عِزُّ الْأَسْلَمِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشَّقِ الْأَخَرِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشَّقِ الْأَخَرِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَسْتَدُّ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيٌ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ قَدْ كَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ فَرَّحَيْنِ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((فَهَلَا تَرَكُمُوهُ)).

(حسن صحيح) ارواء الغلیل (۳۵۳/۸) تخریج مشکاة المصابیح (۳۵۶۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے آئے ماعز اسلمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا انہوں نے زنا کیا ہے پس منہ پھیر لیا ان کی طرف سے آپ نے پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا کہ زنا کیا ہے اس نے پھر منہ پھیر لیا ان کی طرف سے آپ نے پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ بے شک اس نے زنا کیا ہے پھر حکم کیا

یعنی جو اقرار نہ کرتا ہو اس کو ایسی باتیں کھانا کہ حد اس پر واجب نہ ہو۔

آپ ﷺ نے چوتھی بار پھر لے گئے ان کو پتھریلی زمین کی طرف پھر مارے گئے وہ پتھروں سے پھر جب ان کو پتھر لگے تو بھاگے دوڑتے ہوئے یہاں تک کہ پہنچے ایک شخص کے نزدیک کہ اس کے پاس اونٹ کی ڈاڑھ کی ہڈی تھی، سو مارا ان کو اس سے اور مارا لوگوں نے بھی یہاں تک کہ وفات پائی، سو ذکر کیا اس کا رسول اللہ ﷺ سے کہ وہ بھاگے تھے جب چوٹ کھائی انہوں نے پتھر کی اور مزہ چکھا موت کا، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اس کو یعنی جب وہ بھاگا تھا تو اس کو چھوڑ دینا لازم تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ سے جو بیٹے عبد اللہ کے ہیں وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔

(۱۴۲۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزَّانَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبْلَكَ جُنُونٌ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((أَخْصَنَتْ؟)) قَالَ: نَعَمْ. فَأَمَرَ بِهِ فُرْجِمَ فِي الْمِصْلَى. فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُذِرَكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرًا، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ. (صحيح) (الارواء: ۷/۳۵۳)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ ایک شخص قبیلہ بنی اسلم کا آیا نبی ﷺ کے پاس اور اقرار کیا زنا کا اور منہ پھیر لیا آپ نے اس سے پھر اقرار کیا اس نے پھر منہ پھیر لیا آپ نے اس سے یہاں تک کہ گواہی دی اس نے اپنے اوپر چار بار سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تجھ کو جنون ہے؟ اس نے کہا نہیں فرمایا آپ ﷺ نے کیا تو محض ہو چکا ہے اس نے کہا ہاں سو حکم کیا اس کو پھر پتھر مارے گئے۔ اسے عید گاہ میں پھر جب لگے اس کو پتھر بھاگا وہ پھر پکڑ لیا گیا اور پتھروں سے مارا گیا یہاں تک کہ مر گیا، سو فرمایا اس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے کلمہ خیر اور نماز جنازہ نہیں پڑھی اس پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ اقرار کرنے والا زنا کا جب اقرار کرے اپنی ذات پر زنا کا

- ۱۔ اسی سے حنفیہ کہتے ہیں چار بار اقرار چار مجلسوں میں ضرور ہے اور ان کے ہر بار پھر کر آنے سے چار مجلسیں بدلی گئیں۔
- ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو اقرار زنا کا کرے وہ جب بھاگے تو چھوڑ دینا لازم ہے اس لیے کہ بھاگنا اس کے حق میں اپنے اقرار سے رجوع کرنا ہے اور جس پر گواہی سے زنا ثابت ہو اور وہ بھاگے تو اس کو نہ چھوڑنا چاہیے۔
- ۳۔ کہ افشاء گناہ کرتا ہے اور اپنے قتل پر باعث ہوتا ہے تو بہ کرنی چاہیے۔ اس میں اشارہ ہے کہ اقرار بخون کا باطل ہے۔
- ۴۔ اس میں اشارہ ہے کہ امام پوچھ لیوے شرطیں رجم کی۔
- ۵۔ محسن وہ عاقل بالغ مسلمان ہے کہ کوئی کرچکا ہو ساتھ نکاح صحیح کے۔
- ۶۔ یا جہاں نماز جنازہ پڑھتے ہوں۔
- ۷۔ نووی نے کہا کہ مرد کو کھڑا کر کے حد ماریں اور عورت کو بٹھا کر اور گڑھا کھودنا عورت کے لیے اور اس میں بٹھا کر حد مارنا جائز ہے کہ اس میں ستر زیادہ ہے۔

چار بار تو ماری جائے اس پر حد۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض علماء نے کہا جب ایک بار اقرار کرے تو اس پر حد ماری جائے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور دلیل ان کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد کی حدیث ہے کہ دو مرد جھگڑا لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس سو ایک نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے بیٹے نے زنا کیا اس کی عورت سے، اور یہ حدیث بہت دراز ہے اور فرمایا یعنی اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے: صبح کو جاے انیس اس عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے تو پتھر مار اس کو۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ اگر چار بار اقرار کرے تو پتھر مارنا یعنی اگر چار بار اقرار ضرور ہوتا تو آپ یہی فرماتے۔ مترجم کہتا ہے: جو شخص رجم سے مارا جائے اس پر نماز جنازہ پڑھنے میں اختلاف ہے اور بعض روایتوں میں آنحضرت ﷺ کا نماز پڑھنا بھی میا ہے اور بعض میں نہ پڑھنا بھی مروی ہے اور یہی وجہ اختلاف ہے۔ اور مکروہ جانا امام مالک نے۔ اور امام احمد نے کہا کہ نماز نہ پڑھے اس پر امام اور اہل فضیلت۔ اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی وغیرہما کہتے ہیں کہ نماز پڑھی جائے اس پر اور ان پر جو اہل لا الہ الا اللہ ہیں اہل قبلہ سے اگر چہ فاسق اور محدود ہوں اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی اسی طرح آیا ہے۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ شریف۔



۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَشْفَعَ فِي الْحُدُودِ

اس بیان میں کہ حدود میں سفارش کرنا مکروہ ہے

(۱۴۳۰) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهْمُهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَحْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟)) ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَآيَمَ اللَّهُ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)). (صحيح) ارواء الغليل (۲۳۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ قریش کو فکر ہوئی ایک عورت محزومیہ کی جس نے چوری کی تھی، سو کہنے لگے کون بات کرے رسول اللہ ﷺ سے اس کی سفارش کے لیے؟ سو کہا ان لوگوں نے کوئی جرأت رکھتا ہے اس امر کی مگر اسامہ بیٹے زید کے جو دوست ہیں رسول اللہ ﷺ کے۔ پھر شفاعت کی اسامہ نے آپ سے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا شفاعت کرتا ہے تو حد میں اللہ تعالیٰ کی حدوں سے؟ پھر کھڑے ہوئے آنحضرت ﷺ اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ بے شک ہلاک ہوئے وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے جب چوری کرتا تھا ان میں کوئی شریف اس کو چھوڑ دیتے تھے اور جب چوری کرتا ان میں کوئی غریب قائم کرتے تھے اس پر حد اور تم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چوری کرے

تو بے شک کاٹوں میں ہاتھ اس کا۔

فائدہ: اس باب میں مسعود بن عجماء سے روایت ہے اور ان کو ابن اعجم بھی کہتے ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَحْقِيقِ الرَّجْمِ

رجم کے ثابت ہونے کے بیان میں

(۱۴۳۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ وَرَجِمْتُ وَلَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَجِيءَ أَقْوَامٌ فَلَا يَعِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَكْفُرُونَ بِهِ. (صحيح) (الارواء : ۵۰۴/۸)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا رجم کیا رسول اللہ ﷺ نے اور رجم کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اور رجم کیا میں نے یعنی زانی محسن کو، اور اگر میں مکروہ نہ جانتا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ زیادہ کرنے کے تو لکھ دیتا رجم کی آیت میں اس لیے کہ میں ڈرتا ہوں کہ آئیں کچھ قومیں اور نہ پاویں رجم کو کتاب اللہ میں پس منکر ہو جائیں اس سے۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عمر رضی اللہ عنہ سے۔



(۱۴۳۲) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيْمَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَرَجِمْنَا بَعْدَهُ وَأَنَا خَائِفٌ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُولَ قَائِلٌ : لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيُضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةِ أَنْزَلَهَا اللَّهُ - أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَيْنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوْ الْاعْتِرَافُ. (صحيح) (ارواء الغليل (۲۳۳۸)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے تحقیق اللہ نے بھیجا محمد ﷺ کو حق کے ساتھ اور اتاری ان پر کتاب اور اس میں جو اتارا ان پر آیت رجم بھی تھی اور رجم کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے اور رجم کیا ہے ہم نے ان کے بعد اور میں ڈرتا ہوں کہ جب زمانہ دراز لوگوں پر گزر جائے تو کوئی کہنے والا کہنے لگے کہ ہم تو آیت رجم کی نہیں پاتے کتاب میں اللہ

تعالیٰ کے اور گمراہ ہو جائیں ایسے فرض چھوڑ دینے کے سبب سے کہ اس کو اتارا ہے اللہ تعالیٰ نے، آگاہ ہو کہ بے شک رجم ضرور ہے اس پر جو زنا کرے جب وہ محسن ہو اور جو کھڑا ہو جائیں اس پر گواہ یا ہوئے حمل یعنی اس عورت کو کہ جس کا شوہر نہ ہو یا خود وہ اقرار کر لے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيْبِ

اس بیان میں کہ رجم صرف شادی شدہ پر ہے

(۱۴۳۳) عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشَيْبِلٍ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا وَقَالَ: أُنْشِدُكَ اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَمَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ: أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَذَنْ لِي فَأَتَكَلَّمُ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَزْنِي بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقَيْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَرَعَمُوا أَنَّ عَلَى ابْنِي جِلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قِصِينَ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدْ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جِلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِبُ عَامٍ وَاعْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمَهَا)) فَغَدَى عَلَيْهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. (صحيح) ارواء الغليل (۱۴۶۴)

ترجمہ: روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ سنا انہوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شیبلی رضی اللہ عنہم سے کہ وہ سب تھے نبی ﷺ کے پاس کہ آئے دو مرد لڑے ہوئے اور کھڑا ہوا ایک آپ کے پاس ان میں سے اور عرض کیا کہ قسم دیتا ہوں میں آپ کو یا رسول اللہ ﷺ اس بات پر کہ فیصلہ کرو آپ ہمارے بیچ میں کتاب اللہ کے موافق، اور بول اٹھا مدعی اس کا اور وہ تھا اس سے زیادہ سمجھ دار ہاں یا رسول اللہ ﷺ فیصلہ کیجیے ہمارے بیچ میں موافق کتاب اللہ کے اجازت دیجیے مجھ کو کہ میں بیان کروں، بے شک میرا بیٹا مزدوری کرتا تھا اس کے یہاں تو زنا کیا اس کی بیوی کے ساتھ، سو خردی مجھ کو لوگوں نے کہ میرے بیٹے پر رجم ہے، سو بدلہ دیا میں نے اس کا سو بکریاں اور ایک غلام پھر ملا میں کئی لوگوں سے جو اہل علم تھے، سو کہا انہوں نے کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے باہر نکال دینا اور رجم تو اس کی بیوی پر ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک حکم کروں گا تمہارے درمیان موافق

کتاب اللہ کے: سو بکریاں اور غلام تو اپنا پھیر لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے نکال دینا اور صبح کو جاتو اے انیس اس کی بیوی کے پاس اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو رجم کر اس کو۔ پھر صبح کو گئے وہ اس عورت کے پاس اور اقرار کیا اس نے زنا کا اور پھر مارے اس کو۔

روایت کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے معنوں کی مانند۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مالک کی حدیث کے ہم معنی۔

فائدہ: اس باب میں ابو بکر اور عبادہ بن صامت اور ابی ہریرہ اور ابو سعید اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور ہزأل اور بریدہ اور سلمہ بن محقق اور ابو ہریرہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں ابو ہریرہ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی ہے اسی اسناد سے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: ((إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا فَإِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِصَفِيرٍ)) ”یعنی جب زنا کرے لوٹڈی تو کوڑے مارو اس کو پھر اگر زنا کرے چوتھی بار تو بیچ ڈالو اس کو اگرچہ وہ ایک خفیر کے عوض میں بکے“ اور خفیر بالوں کی رسی کہہتے ہیں۔ اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے کہ انہوں نے کہا ہم تھے نبی ﷺ کے پاس۔ ایسے ہی روایت کی ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد اور شبل سے۔ اور ابن عیینہ کی حدیث میں وہم کیا ہے اس میں سفیان بن عیینہ نے شریک کر دیا ایک حدیث کے لفظوں کو دوسری حدیث میں صحیح وہی ہے جو روایت کی زبیدی اور یونس بن یزید اور زہری کے بھیجے نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ”جب زنا کیا لوٹڈی نے“ آ خر حدیث تک۔ اور زہری نے جو روایت کی ہے عبید اللہ سے انہوں نے شبل بن خالد سے انہوں نے عبد اللہ بن مالک سے جو بنی اوس کے قبیلے سے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ: ”جب زنا کرے لوٹڈی“ آ خر حدیث تک۔ اور یہ صحیح ہے اہل حدیث کے نزدیک اور شبل بن خالد نے نہیں پایا نبی ﷺ کو۔ اور روایت کی ہے شبل نے عبد اللہ بن مالک اوسی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ صحیح ہے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور مروی ہے ان سے کہ انہوں نے کہا روایت ہے شبل بن سے اور وہ خطا ہے حقیقت میں ان کا نام شبل بن خالد ہے، اور ان کو شبل بن خلید بھی کہتے ہیں۔



(۱۴۳۴) عَنْ عَبْدِ بَنِ الصَّامِتِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا: الثَّيْبُ بِالثَّيْبِ جُلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جُلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ)).

(صحیح) ارواء الغلیل (۲۳۴۱)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لے لو مجھ سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کی یہ سبیل کر دی ہے کہ جب زنا کرے ثیب ثیب سے تو سو کوڑے مارنا ہے، پھر پتھروں سے مار ڈالنا اور بکر جو بکر سے زنا کرے تو سو سو کوڑے اور ایک سال وطن سے نکال دینا۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ کے نزدیک انہیں میں ہیں علی بن ابی طالب اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود وغیرہم کہ کہتے ہیں ثیب یعنی محسن پہلے کوڑے کھائے بعد رجم کیا جائے۔ اور اسی طرف گئے ہیں بعض علماء۔ اور یہی قول ہے اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ نے کہا انہیں میں ہیں ابو بکر اور عمر وغیرہما کہ محسن زانی پر فقط رجم ہے کوڑے مارنا کچھ ضرور نہیں۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے اسی کے مانند کئی حدیثوں میں ماعز رضی اللہ عنہ کے قصہ وغیرہ میں کہ آپ نے حکم کیا فقط رجم کا اور انہیں حکم کیا کوڑے مارنے کا رجم سے پیشتر اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا۔



۹۔ باب: منہ

دوسرا باب اسی بیان میں

(۱۴۳۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالزَّنى وَقَالَتْ : إِنِّي حُبْلَى. فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ وَلَيْهَا فَقَالَ : ((أَحْسِنِ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَأَخْبِرْنِي)). فَفَعَلَ فَأَمَرَهَا بِهَا فَشَدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرَجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَحِمَتَهَا ثُمَّ تُصَلِّي عَلَيْهَا؟ فَقَالَ : ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتُ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ)). (صحیح) ارواء الغلیل (۲۲۳۳)

ترجمہ: روایت عمران بن حصین سے کہ ایک عورت نے قبیلہ جہینہ سے اقرار کیا نبی ﷺ کے نزدیک زنا کا اور عرض کیا کہ میں حاملہ ہوں، سو بلایا نبی ﷺ نے اس کے ولی کو اور فرمایا اس کو اچھی طرح رکھ پھر جب یہ جن لے اپنا بچہ تب خبر دینا مجھ کو اس نے ایسا ہی کیا پس حکم دیا آپ نے کہ باندھے گئے اس پر کپڑے اس کے پھر حکم کیا آپ ﷺ نے اس پر پتھر مارنے کا سو پتھروں

سے ماری گئی پھر نماز جنازہ پڑھی آپ نے اس پر، کہا ان سے عمر بن خطاب نے یا رسول اللہ ﷺ! پتھروں سے مارا اس کو پھر نماز پڑھتے ہیں آپ اس پر؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے ایسی قبول ہوئی اس کی توبہ اگر تقسیم کی جائے ستر شخصوں پر اہل مدینہ کے تو سب کو پہنچ جائے۔ یعنی سب اس کے سبب سے بخش دیئے جائیں اور اس سے بہتر تو کوئی چیز پاتا ہے کہ اس نے اپنی جان دے دی اللہ کی راہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور جمہور علماء کا یہی مسلک ہے کہ رجم کے گنہگار پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔



۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي رَجْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کو رجم کرنے کے بیان میں

(۱۴۳۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً. (صحیح) ارواء الغلیل (۱۲۵۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شریک سے انہوں نے سماک سے جو بیٹے حرب کے ہیں انہوں نے جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور جابر اور ابن ابی اوفی اور عبد اللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے جابر بن سرہ کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہتے ہیں کہ جب مقدمہ اپنا پیش کریں یہود و نصاریٰ مسلمان حاکموں کے پاس تو ان حاکموں کو لازم ہے کہ فیصلہ کر دیں ان کا کتاب و سنت اور حکام مسلمین کے موافق۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا ان پر حد نہ ماری جائے زنا میں اور پہلا قول صحیح ہے یعنی حد مارنا چاہیے کتاب و سنت کے موافق۔



(۱۴۳۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً. (صحیح)

ترجمہ: جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو۔



۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّفْيِ

زانی کو جلا وطن کرنے کے بیان میں

(۱۴۳۸) عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ.

(صحیح) (الارواء : ۲۳۴۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے زانی محسن کو سو کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا یعنی وطن سے نکال دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی غریب ہے۔ اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے عبد اللہ بن ادریس سے اور مرفوع کیا اس کو۔ اور روایت کی بعض نے عبد اللہ بن ادریس سے یہ حدیث انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زانی غیر محسن کو سو کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث ابوسعید اشج نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے اور ایسی ہی مروی ہے یہ حدیث ابن ادریس کی روایت کے سوا جو عبید اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی کی مانند اور ایسی ہی روایت کی محمد بن اسحق نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور نہیں ذکر کیا اس میں آپ کے کوڑے مارنے کا۔ اور جلا وطن کرنے کا اور صحیح روایت میں آیا ہے جلائے وطن کرنا رسول اللہ ﷺ کا زانی غیر محسن کو۔ روایت کیا ہے اس کو ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت وغیرہم نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے نبی ﷺ کے انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور علی اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود اور ابوذر رضی اللہ عنہم وغیرہم اور ایسا ہی مروی ہے کئی لوگوں سے فقہائے تابعین وغیرہ سے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْحُدُودَ كَفَّارَةٌ لِأَهْلِهَا

اس بیان میں کہ حدود جن پر نافذ ہوں ان کے گناہ ہوں کا کفارہ ہیں

(۱۴۳۹) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ. قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((تُبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُسْرِقُوا بِاللَّهِ وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا)) قَرَأَ عَلَيْهِمُ آيَةَ: ((فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ

یعنی آخرت میں پھر اس کا مواخذہ نہیں۔

ذَلِكَ شَيْئًا فَمَوْقَبٌ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذْبَةٌ وَإِنْ شَاءَ غَفْرَةٌ)). (صحيح) (الارواء : ٢٣٣٤)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے تھے ہم نبی ﷺ کے پاس تو فرمایا آپ ﷺ نے بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ نہ شریک کرو اللہ کا کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو۔ پھر بڑھی ہم پر آیت فَمَنْ وَفَى سے آخرت تک پھر فرمایا جس نے پورا کیا اپنے اس اقرار کو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس نے کیا اس میں کوئی گناہ پس بدلا دیا گیا یعنی دنیا میں حد ماری گئی وہ اس کا کفارہ ہے اور جس نے کیا اس میں سے کوئی گناہ اور ڈھانپ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے سزوہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے چاہے عذاب کرے اس کو چاہے بخش دے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور جریر بن عبد اللہ اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور امام شافعی نے فرمایا نہیں سنی میں نے اس باب میں کہ حدود کفارہ ہو جاتی ہیں اپنے لوگوں کے لیے کوئی حدیث اس سے اچھی۔ اور امام شافعی نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں جو شخص کوئی گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کو چھپا دے تو چاہیے کہ وہ بھی پردہ پوشی کرے اور توبہ کر لے ایسی کہ سوائے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہ ہو۔ اور ایسا ہی مروی ہے ابو بکر اور عمر سے کہ ان دونوں نے حکم کیا اپنے عیب چھپانے کا۔

۱۳۔ باب: مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْإِمَاءِ

لوٹڈیوں پر حد قائم کرنے کے بیان میں

(۱۴۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا زَنَّتْ أَمَةٌ أَحَدَكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلَاثًا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَبِيعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرِ)) (اسنادہ صحیح) (ارواء الغلیل (۲۳۲۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب زنا کرے کسی کی لوٹڈی تم میں سے تو کوڑے مارے اس کو تین بار اللہ کی کتاب کے موافق، سوا اگر پھر زنا کرے یعنی چوتھی بار تو بیچ ڈالو اس کو اگر چہ ایک بالوں کی رسی کے عوض بکے۔

فائدہ: اس باب میں زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے کہ وہ عبد اللہ بن مالک اوسی سے روایت کرتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کہ حد مارے آدمی اپنے مملوک یعنی غلام لوٹڈی غلام کو اور بادشاہ کی اس میں کچھ حاجت نہیں۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض نے کہا کہ اس کو بادشاہ کے سپرد کرے اور آپ حد نہ مارے، اور پہلا قول صحیح ہے۔

۱۔ یعنی سوائے شرک کے اس کی کچھ حد بھی شرع میں مقرر نہیں اور وہ بخشا بھی نہیں جاتا۔

(۱۴۴۱) عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ : خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى أَرْقَائِكُمْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَنْتٌ فَأَمَرَنِي أَنْ أُجْلِدَهَا فَاتَيْتُهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثَةُ عَهْدٍ بِنَفْسٍ، فَحَشِشْتُ إِنَّ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا - أَوْ قَالَ تَمُوتُ - فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ : ((أَحْسَنْتَ)) . (صحيح) (الارواء : ۳۶۰/۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو عبد الرحمن سلمی سے کہا خطبہ پڑھا علی رضی اللہ عنہ نے اور کہا اے آدمیوں! حدیں جاری کرو اپنی لونڈی غلاموں پر جو محسن ہوں یا نہ ہوں، اور ایک لونڈی نے رسول اللہ ﷺ کے زنا کیا تو حکم کیا مجھ کو آنحضرت ﷺ نے کہ کوڑے ماروں میں اس کو سوا آیا میں اس کے پاس گیا اور اس کو نیا نفاس آیا تھا یعنی وضع حمل کے بعد، سوڈرا میں کہ اگر کوڑے ماروں میں اس کو تو قتل کروں میں اس کو یا یہ مر جائے، یعنی راوی کو شک ہے کہ اُقتلہا کہا یا تَمُوتُ سو گیا میں رسول اللہ ﷺ اور ذکر کیا اس کا ان سے تو فرمایا آپ ﷺ نے: خوب! کیا تو نے یعنی نفاس میں حد نہ ماری۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّكَرَانِ

نشہ کرنے والے کی حد کے بیان میں

(۱۴۴۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ أَرْبَعِينَ - قَالَ مِسْعَرٌ : أَظُنُّهُ فِي الْخَمْرِ - (ضعيف الاسناد) اس میں زید العمی راوی کو حافظ ابن حجر نے ضعیف قرار دیا ہے۔ تقریب (۲۱۳۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حد ماری جوتیوں سے چالیس جوتیاں، کہا مسعر نے جو راوی اس حدیث کے ہیں گمان کرتا ہوں میں کہ یہ حد شراب کی ہے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور عبد الرحمن بن اظہر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سائب بن عباس اور عقبہ بن حارث سے روایت ہے۔ حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور ابو الصدیق ناجی کا نام مکبر بن عمرو ہے۔



(۱۴۴۳) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَضْرَبَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ الْأَرْبَعِينَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ : كَأَخْفِ الْحُدُودِ : ثَمَانِينَ، فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ. (صحيح) (الارواء : ۲۳۷۷) صحيح الجامع (۴۸۵۰)

۱۔ یعنی ایک بار زنا کرے تو کوڑے مارے پھر زنا کرے تو پھر مارے اس طرح چوتھی بار چ ڈالے۔

۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ نساء اور بیمار اور حاملہ کو بعد صحت اور وضع حمل کے حد مارنا چاہیے۔

تیسرے: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کے پاس لائے ایک مرد کو کہ اس نے شراب پی تھی تو مارا اس کو دو چھڑیوں سے بھجور کی جس کے پتے توڑ ڈالے تھے چالیس چھڑیوں کے قریب ماریں، اور ایسا ہی کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ کیا لوگوں سے تو کہا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سب حدود سے ہلکی حد اسی (۸۰) کوڑے ہیں، سو اسی کا حکم دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔

فائدہ: حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حد مست کی اسی (۸۰) کوڑے ہیں۔



۱۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ وَ مَنَعَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ

اس بیان میں کہ جو شراب پیے تو اسے کوڑے مارو اور چوتھی مرتبہ پینے پر اسے قتل کر دو

(۱۴۴۴) عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ

فَاقْتُلُوهُ)) . (صحيح) التعليق الرغيب (۱۸۷/۴) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۳۶۰)

تیسرے: روایت ہے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس شراب پی تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر پی چوتھی بار تو اس کو قتل کرو۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور شریذ اور شریل بن اوس اور جریر اور ابی رمد بلوی اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے معاویہ کی حدیث ایسے ہی روایت کی ثوری نے بھی انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہے ابن جریج اور معمر سے۔ وہ روایت کرتے ہیں سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور سنائیں نے محمد سے۔ کہتے تھے حدیث ابو صالح کی جو مروی ہے بواسطہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے اس باب میں زیادہ صحیح ہے ابو صالح کی حدیث سے جو بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے مروی ہے اور یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اس کے بعد ایسا ہی مروی ہے محمد بن اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابن منکدر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شراب پیے اس کو کوڑے مارو پھر اگر چوتھی بار پیے تو اس کو قتل کرو۔ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے پھر لائے نبی ﷺ کے پاس اس کے بعد ایک آدمی کو جس نے شراب پی تھی چوتھی بار تو اس کو مارا یعنی کوڑوں سے اور قتل نہیں کیا۔ اور ایسے ہی روایت کی زہری نے قبیصہ بن ذائب سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند اور مرفوع ہو گیا قتل اور پہلے رخصت تھی اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا نہیں جانتے ہم اختلاف کسی کا نہ اگلوں میں نہ پچھلوں میں اور ان روایتوں میں سے کہ قوی کرتی ہیں اس مذہب کو یعنی قتل نہ کرنے کو۔ یہ بھی روایت ہے کہ مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا يَجِلُّ

ذَمُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِذْنِ ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالنَّبِيِّ الزَّائِي وَالنَّارِ لَكَ (لِدِينِهِ)). ”یعنی حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور تحقیق کہ میں رسول اللہ کا ہوں مگر تین باتوں میں: ایک تو جان بدلے جان کے دوسرے محسن زانی تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین حق کو۔



۱۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَيْفِ تَقْطَعُ يَدَ السَّارِقِ ؟

اس بیان میں کہ کتنی قیمت کی چیز میں چور کے ہاتھ کاٹے جائیں

(۱۴۴۵) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. (اسنادہ صحیح) (الارواء : ۲۴۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ ہاتھ کاٹتے تھے چوتھائی دینار کے عوض میں یا اس سے زیادہ۔

فائدہ: حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عمرہ سے وہ روایت کرتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی۔ اور روایت کیا اس کو بعض نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے موقوفاً۔



(۱۴۴۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَجْنٍ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ.

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۸/۶۲ و ۲۴۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ کاٹا رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ ایک شخص کا ایک ڈھال چرانے کے سبب سے کہ اس کی قیمت تین درہم تھی۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ام ایمن رضی اللہ عنہن سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ کا انہیں میں ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ ہاتھ کاٹا انہوں نے پانچ درہم کے عوض میں۔ اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ کاٹے جائیں پانچ درہم کے عوض میں اور اسی پر عمل ہے بعض فقہائے تابعین کا۔ اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں ہاتھ کاٹنا چاہیے چوتھائی دینار میں اور جو اس سے زیادہ ہو اور مروی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ نہ کاٹنا چاہیے مگر ایک دینار یا دس درہم کے عوض میں اور وہ حدیث مرسل ہے کہ روایت کیا اس کو قاسم بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔ اور قاسم نے نہیں سنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہتے ہیں کہ قطع یعنی ہاتھ کاٹنا لازم نہیں ہوتا دس درہم سے کم میں۔



۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَغْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ

چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکانے کے بیان میں

(۱۴۴۷) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحْيِزٍ قَالَ : سَأَلْتُ فَضَالَهَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَغْلِيْقِ الْيَدِ فِي عُقْبِ السَّارِقِ؟ أَمِنْ السَّنَةِ هُوَ؟ قَالَ : أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقَطَعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِقَتْ فِي عُقْبِهِ.

(اسنادہ ضعیف) (المشكاة : ۳۶۰۵، التحقیق الثانی) اس میں حجاج بن ارطاة راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن محیریز سے کہ پوچھا میں فضالہ بن عبید سے کہ ہاتھ لٹکانا گلے میں چور کے سنت ہے یا نہیں یعنی بعد کاٹنے کے تو انہوں نے کہا کہ لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو اور کاٹا گیا ہاتھ اس کا پھر حکم کیا اس کو آپ نے کہ لٹکا دیا جائے وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے عمر بن علی مقدمی کہ وہ روایت کرتے ہیں حجاج بن ارطاة سے۔ اور عبدالرحمن بن محیریز بھائی ہیں عبداللہ بن محیریز شامی کے۔



۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهَبِ

خیانت کرنے والے، اچکے اور ڈاکو کے بیان میں

(۱۴۴۸) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهَبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قُطْعٌ)).

(اسنادہ صحیح) (ارواء الغلیل (۲۴۰۳))

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: نہیں ہے خیانت کرنے والے پر اور ڈاکو اور اچکے پر ہاتھ کاٹنا۔ یعنی ان کی اور سزائیں ہیں ہاتھ کاٹنا ان کی سزائیں نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ اور مروی ہے مغیرہ بن مسلم سے وہ روایت کرتے ہیں ابوالزبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے۔ ابن جریج کی حدیث کی مانند۔ اور مغیرہ بن مسلم وہ بصری ہیں بھائی ہیں عبدالعزیز قسمی کے، ایسا ہی کہا علی بن مدینی نے۔ مترجم کہتا ہے خیانت یہ ہے کہ جو مال اپنے پاس امانت ہو اس میں سے چرایوے اور اس میں قطع لازم نہیں اس لیے کہ وہ مال محروم نہیں اور اختلاس کہتے ہیں ظاہر میں ایک بارگی کوئی چیز لے بھاگے کو فارسی میں اسے ربودن کہتے ہیں ہندی میں اچک لے جانا اس میں بھی قطع نہیں بسبب مال محروم نہ ہونے کے اور نہب اور انتہاب زبردستی لوٹ لینے کو بولتے ہیں اور اس میں چوری کے معنی کہ چھپا کر لے لے، پائے نہیں جاتے اس لیے اس میں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں ہے اس واسطے کہ اصل ہاتھ

کاٹنے کے باب میں یہ آیت ﴿السَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾ یعنی چوٹا اور چوٹی کے ہاتھ کاٹو اور سرقہ یعنی چوری اسی کو کہتے ہیں کہ مال محروزی میں سے چھپ کر لے لے۔



۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ

اس بیان میں کہ پھلوں اور کھجور کے خوشوں پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

(۱۴۴۹) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ)) . (اسنادہ صحیح) إرواء الغلیل (۷۳/۸)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن یحییٰ بن حبان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا واسع بن حبان سے کہ رافع بن خدیج نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے: ہاتھ کاٹنا نہیں ہے جو پھل درختوں پر ہو اس کے چرانے میں اور اسی طرح کھجور کے گاہوں میں۔ یعنی بسبب نہ ہونے مال محروزی کے۔

فائدہ: ایسا ہی روایت کیا ہے بعض نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے انہوں نے رافع سے انہوں نے نبی ﷺ سے لیث بن سعد کی روایت کی مانند۔ اور روایت کی مالک بن انس نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ سے جو بیٹے ہیں حبان کے انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں واسع بن حبان کا۔



۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنْ لَا يُقْطَعَ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ

اس بیان میں کہ جہاد میں کسی چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے

(۱۴۵۰) عَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ)) .

(اسنادہ صحیح) (مشكاة المصابيح: ۳۶۰۱)

ترجمہ: روایت ہے بسر بن اڑطہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ: فرماتے تھے کہ ہاتھ نہ کاٹے جائیں جہاد میں (یعنی چوروں کے)۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی ابن لہیعہ کے سوا اور لوگوں نے اسی اسناد سے اسی کی مانند اور بعض نے بسر بن ابوارطہ بھی کہا ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک انہی میں ہیں اوزاعی کہ کہتے ہیں قائم نہ کی جائیں حدیں جہاد میں جب دشمن کا

مقابلہ ہو اس لحاظ سے کہ شاید نہ مل جائے وہ شخص جس کو حد ماری جائے دشمنوں کے ساتھ پھر جب نکل آئے۔ امام دارالحرب سے اور داخل ہو دارالاسلام میں تو جس پر حد واجب ہوئی ہو اس پر حد جاری کرے ایسا ہی کہا ہے اوزاعی نے۔



۲۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

اس کے بیان میں جو اپنی بیوی کی لونڈی سے

(۱۴۵۱) عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: رُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ: لَا قُضِيْنَ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَئِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ لَا جُلْدَ لَهُ مِائَةً، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ. (ضعیف) اس کی سند میں اضطراب ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حبیب بن سالم سے کہ لایا گیا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مرد کہ زنا کیا تھا اس نے اپنی بی بی کی لونڈی سے پس فرمایا انہوں نے میں فیصلہ کروں گا اس کا رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے موافق اگر اس عورت نے بخش دی ہو یہ لونڈی اس مرد کو تو کوڑے ماروں گا میں اس کو سوا گرنہ بخش دی ہو وہ عورت اس کو تو پتھر ماروں گا میں اس کو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے کہا روایت کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابو بکر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اسی کی مانند اور اس باب میں سلمہ بن محقق سے بھی روایت ہے اسی کی مانند نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے سنا میں نے محمد نے کہتے تھے نہیں سنی قتادہ نے حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی ہے انہوں نے خالد بن عرفطہ سے اور ابو بکر نے بھی نہیں سنی حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی انہوں نے خالد بن عرفطہ سے اور اختلاف کیا علماء نے اس مرد کے باب میں جو صحبت کرے اپنی بیوی کی لونڈی سے، سومروی ہے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نبی ﷺ کے کہ انہیں میں ہیں علی اور ابن عمر کہ اس شخص پر رجم ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پر حد نہیں لیکن تعزیر ہے اور احمد اور اسحاق کا مذہب نعمان بن بشیر کی روایت کے موافق ہے جو نبی ﷺ سے مروی ہے۔



(۱۴۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: نَحْوَهُ. [انظر ماقبله]

ترجمہ: بیان کیا ہم سے علی بن حجر نے کہا بیان کیا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابو بکر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح۔



۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا اسْتَكْرِهَتْ عَلَى الزَّانَا

اس عورت کے بیان میں جس کے ساتھ زبردستی زنا کیا جائے

(۱۴۵۳) عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَكْرِهَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهَا الْحَدَّ، وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا، وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا. (ضعيف) (المشكاة: ۳۵۷۱) ارواء الغلیل (۳۴۱/۷) اس میں حجاج بن ارطاة ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ زبردستی زنا کی گئی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پس دور کردی رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے حد اور قانم کی اس پر جس نے اس سے زنا کیا تھا۔ اور نہیں ذکر کیا روای نے کہ مقرر کیا ہو آپ نے اس عورت کے لیے کچھ مہر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد متصل نہیں اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی سنائیں نے محمد سے کہتے تھے عبد الجبار بن وائل بن حجر نے نہیں سنا کچھ اپنے باپ سے اور نہ ملاقات کی ان سے بلکہ کہتے ہیں بعض لوگ کہ وہ پیدا ہوئے اپنے باپ کے مرنے کے کئی مہینے بعد اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں جس پر زبردستی کی جائے اس پر حد نہیں آتی۔



(۱۴۵۴) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ، فَتَلَقَّهَا رَجُلٌ فَتَحَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا، فَصَاحَتْ، فَانْطَلَقَ وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، وَمَرَّتْ بِعَصَايَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا، وَأَتَوْهَا فَقَالَتْ: نَعَمْ هُوَ هَذَا فَاتَّوَا بِهٖ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا صَاحِبُهَا، فَقَالَ لَهَا: ((أَذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ))، وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا، وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا: ((ارْجُمُوهُ))، وَقَالَ: ((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقَبِلَ مِنْهُمْ)).

حسن: دون قولہ: "ارجموا" والارجح انه لم يرحم. (المشكاة: ۳۵۷۲)

ترجمہ: روایت ہے علقمہ بن وائل کندی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک عورت نکلے نبی ﷺ کے زمانے میں نماز کا ارادہ رکھتی تھی سولما اس سے ایک مرد اور ڈھانپ لیا اس کو اور پوری کی حاجت اپنی اس سے اور وہ چیخی اور وہ شخص چلا گیا اور گزرا گیا اس کے پاس سے ایک مرد سوا اس عورت نے کہا اس مرد نے میرے ساتھ ایسا کیا اور گزری اس پر سے ایک جماعت مہاجرین کی تو کہا اس عورت نے کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا کیا یعنی زنا کیا۔ پس دوڑے وہ لوگ اور پکڑ لیا اس مرد کو کہ گمان کیا تھا اس عورت نے کہ زنا کیا اس سے، سولائے اس کو اس عورت کے پاس اور کہا اس نے یہ وہ یہ وہی ہے

یعنی اس شخص مظنون کو کہ وہ حقیقت میں زانی نہ تھا، سو پکڑ لائے اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس، سو جب حکم فرمایا آپ ﷺ نے رجم کیا جائے، کھڑا ہوا اس عورت کا زنا کرنے والا کہ جس نے زنا کیا تھا اس سے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں ہوں عورت کا زنا کرنے والا کہ جس نے زنا کیا تھا اس عورت سے، سو فرمایا آپ ﷺ نے اس عورت سے جا تو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تھو کہ یعنی اس لیے کہ تو مجبور تھی اور فرمایا اس مرد سے کہ جس پر گمان کیا تھا کچھ بہتر قول یعنی اس کی تسلی کی اور فرمایا اس مرد کو جس نے زنا کیا تھا اس سے پھر مارو اس کو۔ اور فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک تو بہ کی اس نے ایسی کہ اگر ویسی توبہ کریں تمام شہر والے تو قبول کی جائے ان سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سنا ہے اپنے باپ سے اور وہ بڑے بیٹے ہیں عبد الجبار بن وائل سے اور عبد الجبار بن وائل نے نہیں سنا اپنے باپ سے۔



۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ

اس کے بیان میں جو جانور سے بدکاری کرے

(۱۴۵۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ)). (حسن صحیح) فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ؟ فَقَالَ: مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ شَيْئًا وَلَكِنْ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَرِهَ أَنْ يُوَكَّلَ مِنْ لَحْمِهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا، وَقَدْ عَمِلَ بِهَا ذَلِكَ الْعَمَلُ. (حسن) ارواء الغلیل (۱۴/۸ - ۱۵ و ۲۳۵۲) الارواء (۲۳۴۸) التعلیق الرغیب (۱۹۹/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کو پاؤ تم لوگ وطن کی اس نے چار پائے سے تو قتل کرو اس کو اور اس جانور کو۔ اور پوچھا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا وجہ ہے چار پائے کے قتل کی یعنی وہ توبہ قصور ہے اور غیر مکلف، سو کہا انہوں نے نہیں سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی کوئی وجہ لیکن گمان کرتا ہوں میں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکروہ رکھا کہ گوشت کھائیں اس سے یا اس سے کچھ فائدہ لیں اور اس کے ساتھ ایسا برا فعل کیا گیا ہو۔

فائدہ: اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے کہ وہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباس سے وہ نبی ﷺ سے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے وہ البورزین سے وہ ابن عباس سے کہ انہوں نے فرمایا: جو وطنی کرے چار پائے سے اس پر حد نہیں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان ثوری نے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔



۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَدِّ اللُّوْطِيِّ

لواطت کرنے والے کی سزا کے بیان میں

(۱۴۵۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ فَأَقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ)) . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۲۳۵۰) تخريج مشكاة المصابيح (۳۵۷۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو پاؤ تم عمل کرتا ہے قوم لوط کا سا یعنی لواطت کرتا ہے تو قتل کرو فاعل اور مفعول کو۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ اور اس حدیث کو ہم اسی طرح جانتے ہیں کہ مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی سند سے۔ اور روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سے سو اس میں یہ لفظ ہیں کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ملعون ہے جو عمل کرے قوم لوط کا۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں قتل کا اور ذکر کیا اسی میں کہ ملعون ہے جو جماع کرے چار پائے سے یعنی گائے بکری سے۔ اور مروی ہے یہ حدیث عاصم بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے جو بیٹے ہیں ابوصالح کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ مگر اس روایت میں کچھ گفتگو ہے اور ہم نہیں جانتے کسی کو جو روایت کرتا ہو سہیل بن ابی صالح سے سوائے عاصم بن عمر عمری کے اور عاصم بن عمرو ضعیف ہیں روایت میں از روئے حافظہ کے اور اختلاف ہے علماء کا لوطی کی سزا میں، سو بعض نے اس پر رجم تجویز کیا ہے محسن ہو یا غیر محسن اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا، اور بعض نے کہا علمائے تابعین اور فقہاء میں سے انہیں میں ہیں حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح وغیرہم کہ حد لوطی کی ایسی ہے جیسے حد زانی کی۔ اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔



(۱۴۵۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ أَخُوفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي : عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ)) . (حسن عند الالبانی) التعلیق الرغیب (۱۹۷/۳ - ۱۹۸) تخريج مشكاة المصابيح (۳۵۷۷) (التحقیق الثانی) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن عقیل کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے کہ انہوں نے سنا جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سب سے زیادہ خوف کی چیز جس سے میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر عمل ہے لوط علیہ السلام کی قوم کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور اس کو ہم اسی ایک سند سے جانتے ہیں یعنی مروی ہے عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب سے وہ روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ سے۔



۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُرْتَدِّ

مرتد کے بیان میں

(۱۴۵۸) عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ : لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ، رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ)) وَلَمْ أَكُنْ لِأَحَرِّقَهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ))، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ : صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(صحیح) ارواء الغلیل (۲۴۷۱) تخریج الایمان لابن سلام (۸۶/۸۹)

ترجمہ: روایت ہے عکرمہ سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے جلادیا ایک قوم کو کہ مرتد ہو گئی تھی اسلام سے، سو یہ خبر پہنچی ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تو کہا انہوں نے اگر میں ہوتا تو قتل کرتا ان کو رسول اللہ ﷺ کے قول کے موافق کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو بدل ڈالے اپنا دین اسلام تو اس کو قتل کرو، اور میں ان کو ہرگز نہ جلاتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: نہ عذاب کرو تم اللہ کے عذاب خاص سے، سو یہ خبر پہنچی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور کہا انہوں نے سچ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مرتد کے باب میں یعنی اس کو قتل کرنا چاہیے۔ اور اختلاف ہے عورت میں جو مرتد ہو جائے اسلام میں سوا یک گروہ نے علماء سے کہا ہے کہ وہ بھی قتل کی جائے۔ اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا اور ایک گروہ نے کہا انہیں میں سے کہ قید کی جائے اور قتل نہ کی جائے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ کا اور اہل کوفہ کا۔



۲۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ شَهَرَ السَّلَاحَ

اس کے بیان میں جو مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے

(۱۴۵۹) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)).

(صحیح) تخریج الایمان لابن سلام (۷۱/۸۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابن الزبیر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۲۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّاحِرِ

جادوگر کی حد کے بیان میں

(۱۴۶۰) عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبُةٌ بِالسَّيْفِ)). (ضعیف) (الضعيفة :

۱۴۴۶، المشكاة : ۳۵۵۱، التحقیق الثانی) اس میں اسماعیل بن مسلم الکی ضعیف ہے۔ التقریب (۷۵/۱)

ترجمہ: روایت ہے جندب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حد جادوگر کی مار ڈالنا ہے تلوار سے۔

فائلا: اس حدیث کو، ہم نہیں پہچانتے مرفوع مگر اسی سند سے اور اسماعیل بن کی ضعیف ہیں حدیث میں از روی حفظ کے اور اسماعیل بن مسلم عبد بصری کو کعب نے ثقہ کہا ہے۔ اور مروی ہے یہ روایت حسن سے بھی اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے جندب سے موقوفاً اور عمل اس حدیث پر بعض علماء کا ہے صحابہ نبی ﷺ کے اور ان کے سوا اوروں کا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا۔ اور شافعی نے کہا جادوگر قتل کیا جائے اگر ایسا جادو کرے کہ اس سے حد کفر کو پہنچے ورنہ ضرر نہیں۔



۲۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهِ ؟

اس بیان میں کہ جو غنیمت کا مال چرا لے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

(۱۴۶۱) عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ وَجَدْتُ مَوْهَ غَلٍّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُحْرِقُوا مَتَاعَهُ)) ، قَالَ

صَالِحٌ : فَدَخَلْتُ عَلَى مُسْلِمَةَ وَمَعَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ فَحَدَّثْتُ سَالِمَ بِهِذَا الْحَدِيثِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُحْرِقَ مَتَاعُهُ ، فَوَجَدَ فِي مَتَاعِهِ مُصْحَفًا ، فَقَالَ سَالِمٌ : بَعْ هَذَا وَتَصَدَّقْ بِشَمْنِهِ .

(اسنادہ ضعیف) (المشكاة : ۳۶۳۳، التحقیق الثانی، تحقیق المختارة : ۱۹۱، ۱۹۴) ضعیف ابی داؤد۔

(۴۶۸) اس میں صالح بن محمد بن زائدہ راوی ضعیف ہے۔ ہدایۃ الرواة (۳۵۶۰) ضعیف الجامع الصغیر (۷۱۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جس کو پاؤ تم کہ چوری کی اس نے جہاد کے مال میں یعنی غنیمت میں تو جلا دو اس کا اسباب۔ صالح نے کہا جو راوی اس حدیث کے ہیں کہ داخل ہوا میں مسلمہ کے پاس اور ان کے ساتھ سالم بن عبد اللہ بھی تھے، سو پایا ایک شخص کو کہ اس نے چوری کی تھی غنیمت کے مال میں، سو بیان کی سالم نے یہی حدیث تو حکم کیا مسلمہ نے تو جلایا گیا اسباب اس کا اور پایا اس کے سامان میں ایک قرآن تو کہا سالم نے اس کو ہدیہ کر ڈالو اور خیرات کر دی اس کی قیمت۔

فائلا: یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد

اور اسحاق کا اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا کہا انہوں نے روایت کی ہے یہ حدیث صالح نے جو بیٹے ہیں محمد بن زبیر کے اور کنیت ان کی ابو واقد لیشی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں۔ اور کہا محمد نے: اور مروی ہے کئی روایتوں میں رسول اللہ ﷺ سے مال غنیمت کے چرانے والے کا مگر اس میں حکم نہیں اس کے مال و اسباب جلا دینے کا، اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔



۲۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقُولُ لِلْآخِرِ يَا مُحَنَّتُ

اس کے بیان میں جو کسی کو پیچڑا کہہ کر پکارے

(۱۴۶۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: يَا يَهُودِي فَأَضْرِبُوهُ عَشْرِينَ وَإِذَا قَالَ: يَا مُحَنَّتُ. فَأَضْرِبُوهُ عَشْرِينَ، وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مُحَرَّمٍ فَأَقْتُلُوهُ)). (ضعیف)

(المشكاة: ۳۶۳۲، التحقیق الثانی) اس میں ابراہیم بن اسماعیل راوی ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع الصغیر (۶۱۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی مسلمان کو کہے اے یہودی، تو مارو اس کو بیس کوڑے اور جب کہے کسی کو اے محنت تو مارو اس کو بیس کوڑے اور جو صحبت کرے ناتے والی محرم عورت سے یعنی جس سے نکاح حرام ہے تو اس کو قتل کرو۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پیچانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن اسماعیل ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہ نبی ﷺ سے کئی سندوں سے۔ روایت کیا اس کو براء بن عازب نے قرہ بن ایاس مزینی سے کہ ایک مرد نے نکاح کیا اپنے باپ کی جو رو سے تو حکم کیا نبی ﷺ اس کے قتل کا۔ اور اسی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا یعنی شافعیہ کا کہ کہتے ہیں صحبت کرے ناتے والے محرم سے تو اس کو قتل کرنا چاہیے۔ اور امام احمد نے کہا جس نے نکاح کیا اپنی ماں سے وہ قتل کیا جائے۔ اور اسحاق نے کہا جو صحبت کرے اپنی ناتے والی محرم سے وہ قتل کیا جائے۔



۳۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّغْزِيرِ

تغزیر کے بیان میں

(۱۴۶۳) عَنْ أَبِي بُرْكَدَةَ بْنِ نِسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ

جَلْدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللَّهِ)). (صحیح) ارواء الغلیل (۲۰۳۲ و ۲۱۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو بردہ بن نیار سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ مارے جائیں دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد میں حدود اللہ سے۔

فائدہ: روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے بکیر سے، سو خطا کی اس میں اور کہا روایت ہے عبدالرحمن بن جابر بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور یہ روایت خطا ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی لیث بن سعد نے اور اس میں یوں ہے کہ روایت کی عبدالرحمن بن جابر نے جو بیٹے ہیں عبد اللہ کے ابو بردہ بن نیار سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور یہ روایت غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر بکیر بن اشج کی روایت سے اور اختلاف ہے علماء کا تعزیر میں اور سب سے بہتر جو مروی ہے تعزیر کے باب میں یہ حدیث ہے۔





(المعجم ۱۶) شکار کے مسائل کے بیان میں (التحفة ۱۴)

بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ

اس بیان میں کہ کتے کا کون سا شکار کھایا جائے اور کون سا نہ کھایا جائے

(۱۴۶۴) عَنْ عَائِذِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيَّ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّا أَهْلُ صَيْدٍ قَالَ: «إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَأَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ» قُلْتُ: إِنْ قَتَلَ؟ قَالَ: «وَأِنْ قَتَلَ» قُلْتُ: إِنَّا أَهْلُ رَمْيٍ قَالَ: «مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ فَوْسُكَ فَكُلْ» قَالَ: قُلْتُ: إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَمْرُ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ آيَتِهِمْ قَالَ: «فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا» (صحيح) ارواء الغليل (۳۷) صحيح ابی داؤد (۲۵۴۴-۲۵۴۶)

ترجمہ: روایت ہے عائد اللہ بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے سنا ابو ثعلبہ خثنی سے کہ کہا انہوں نے کہا میں نے یا رسول اللہ! ہم شکار والے لوگ ہیں، سو فرمایا جب تو چھوڑے اپنا کتا اور یاد کرے اس پر نام اللہ کا اور وہ کتا روک رکھے شکار کو تیرے لیے یعنی خود نہ کھانے لگے تو اس کو کھا میں نے کہا اگر چہ وہ کتا مار ڈالے شکار کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر مار ڈالے۔ کہا راوی نے کہا ہم تیرے

مارنے والے لوگ ہیں فرمایا آپ ﷺ نے جو پھیر لائے تجھ پر کمان وہ کھالے یعنی جو تیرے تیر سے مرے۔ کہا راوی نے کہا میں نے ہم سفر والے لوگ ہیں گزر کرتے ہیں یہود و نصاریٰ پر اور مجوس پر اور نہیں پاتے ان کے برتنوں کے سوا، فرمایا: اگر نہ پاؤ تم ان کے سوا اور برتن تو اس کو دھو لو اور پانی سے اور پھر اس میں کھاؤ پیو۔

فائدہ: اس باب میں عدی بن حاتم سے روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور عائد اللہ ابودریس خولانی ہیں۔

(۱۴۶۵) عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نُرْسِلُ كَلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ: ((كُلُّ مَا أُمْسَكْنَ عَلَيْكَ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ قَتَلْنَ، مَا لَمْ يَشْرُكْهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا)). قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نُرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ: ((مَا خَزَقَ فُكْلٌ وَمَا أَصَابَ بَعْرُضُهُ فَلَا تَأْكُلْ)). (صحيح) ارواء الغليل (۲۵۵۱) صحيح ابی داؤد (۲۵۳۷-۲۵۴۳)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور کہا یا رسول اللہ! ہم چھوڑتے ہیں اپنے شکاری کتے سکھائے ہوئے کو فرمایا آپ ﷺ نے کھا تو اس شکار کو کہ جس کو روک رکھا ہے اس نے تیرے لیے، کہا میں نے یا رسول اللہ! اگر وہ کتا اس شکار کو مار ڈالے؟ فرمایا آپ ﷺ نے اگرچہ مار ڈالے یعنی جب بھی کھانا درست ہے جب تک کہ نہ شریک ہو اس شکار کے قتل میں دوسرا کتا بے سکھایا ہوا، کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! ہم تیرا رتے ہیں ساتھ معروض کے فرمایا آپ ﷺ نے: جو تیر کی نوک سے شکار پھٹ جائے وہ کھالے اور جو تیر کی چوڑاں لگ کر مرے اسے نہ کھا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منقول سے اسی روایت کی مانند مگر اس میں یہ لفظ: وسئل عن المِعْرَاضِ اور سوال کیا گیا آپ سے معروض کے مارے ہوئے شکار کا۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمُجُوسِيِّ

مجوسی کے کتے سے شکار کرنے کے بیان میں

(۱۴۶۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نُهِنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمُجُوسِيِّ.

(ضعیف) اس میں حجاج بن ارطاة ضعیف وندلس ہے۔ اس کو شیخ البانی، بومیری اور بعض محققین نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیے گئے ہم کلب مجوسی کے شکار سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ رخصت نہیں دیتے ہیں

کلب مجوسی کے شکار میں اور قاسم بن ابی برزہ وہ قاسم بن نافع کی ہیں۔

۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبَزَاةِ

باز کے شکار کے بیان میں

(۱۴۶۷) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْبَزَاةِ؟ فَقَالَ: ((مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فُكْلٌ)). (منکر) اس میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔ وضعہ الجہور مجمع الزوائد (۴/۲۱۶)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے باز کے شکار کو؟ تو فرمایا جو روک لے تیرے لیے وہ کھا۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مجالد کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں شعی سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ نہیں دیکھتے ہم باز کے اور صقور کے شکار میں کچھ مضائقہ۔ اور مجالد نے کہا بزاۃ وہ پرندہ ہے کہ شکار کرتے ہیں اس سے اور وہ داخل ہے جوارح میں جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ﴾ تو انہوں نے کہا مراد جوارح سے کتے اور پرندے ہیں کہ جن سے شکار کیا جائے اور رخصت دی ہے علماء نے باز کے شکار کی اور اس میں سے اگر وہ کھا بھی جائے تو درست ہے اور کہا کہ اس کی تعلیم فقط یہی ہے کہ وہ حکم قبول کرے یعنی جب چھوڑیں شکار پر تو جائے۔ اور مکروہ ہے اس کو بعض نے اور کہا اکثر فقہاء نے کہا ہے اس کا شکار کھانا درست ہے اگرچہ وہ اس میں سے کچھ کھا بھی جائے۔



بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ

اس بیان میں کہ آدمی شکار کو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جائے

(۱۴۶۸) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُرْمِي الصَّيْدَ فَاجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي؟ قَالَ: ((إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَفِ فِيهِ أَثَرُ سَبْعِ فُكْلٍ)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۵۳۹)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ! میں تیر مارتا ہوں شکار کو اور پاتا ہوں میں اس میں دوسرے دن اپنا تیر؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جب جانے تو کہ تیرے ہی تیر نے مارا ہے اس کو اور نہ دیکھے تو اس میں اثر کسی درندے کا تو اسے کھالے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ اور روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبہ نے ابوبشر اور عبد الملک بن میسرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عدی بن حاتم سے اور دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ اور اس باب میں ابوشلبہ ششی سے بھی روایت ہے۔

۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهُ مَيْتًا فِي الْمَاءِ

اس بیان میں جو شکار کو تیر مارے اور پھر اسے پانی میں مرا ہوا پائے

(۱۴۶۹) عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : عَنْ الصَّيْدِ ؟ فَقَالَ : ((إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَأَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ ، فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ ، إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي : الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ ؟)) . (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۵۴۰)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ ﷺ نے جب تو مارے شکار کو تو یاد کر اس پر نام اللہ کا سوا گر پائے تو اس کو، مرا ہوا تو کھا لے مگر یہ کہ جب پائے تو اسے پانی میں گرا ہوا سونہ کھا اس کو، کہ تو نہیں جانتا کہ پانی نے اسے قتل کیا یا تیرے تیر نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكَلْبِ يَأْكُلُ مِنَ الصَّيْدِ

اس شکار کے بیان میں جس میں سے کتا کھا لے

(۱۴۷۰) عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعْلَمِ ؟ قَالَ : ((إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ الْمُعْلَمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ)) قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَرَأَيْتَ إِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابُ أُخْرَى ؟ قَالَ : ((إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلَى غَيْرِهِ)) قَالَ : سُفْيَانُ كَرِهَ لَهُ أَكْلُهُ .

(اسنادہ صحیح) (الارواء : ۲۵۴۶) صحیح ابی داؤد (۲۵۳۸-۲۵۴۳)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کتے کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ ﷺ نے: جب چھوڑے تو اپنا سکھایا ہوا کتا اور یاد کرے اس پر نام اللہ تعالیٰ کا تو کھا جو روک رکھے وہ تیرے لیے، سو اگر اس کتے نے اس شکار سے کچھ لیا تو نہ کھا اس لیے کہ اس نے اپنے واسطے شکار پکڑا، عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ بھلا دیکھے تو اگر مل جائے ہمارے کتوں میں دوسرا کتا، یعنی شکار مارنے میں دوسرا کتا بھی کسی کا ایسا شریک ہو جائے کہ اس پر نام نہ لیا ہو اللہ تعالیٰ کا؟ آپ نے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے اپنے کتے کو چھوڑتے وقت اور نہیں ذکر کیا تو نے نام اللہ تعالیٰ کا دوسرے کتے پر۔ یعنی اس شکار کا کھانا درست نہیں۔ کہا سفیان ثوری نے جو راوی حدیث کے ہیں اس کا کھانا درست نہیں۔

فائدہ: اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ نبی ﷺ وغیرہم کا شکار اور ذبیحہ کے بیان میں کہ جب گرجائے پانی میں تو نہ کھائے اور بعض نے کہا ذبیحہ کا حلقوم جب کٹ جائے اور پانی میں گر پڑے اور مرے تو اس کا کھانا درست ہے۔ اور یہی قول ابن مبارک کا ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہتے کہ شکار میں کہ جب وہ شکار کو کھا جائے سوا کثر اہل علم نے کہا ہے جب کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو اس کا کھانا درست نہیں۔ اور یہی قول ہے سفیان اور عبد اللہ بن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور رخصت دی ہے بعض علماء نے صحابہ نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اور علماء نے اس کے کھانے کی اگرچہ کتا اس میں سے کھالے۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

معراض سے شکار کے بیان میں

(۱۴۷۱) عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: ((مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، مَا أَصَبْتَ بِعَرَضِهِ فَهُوَ وَقِيدٌ)) (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۵۴۳)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے نبی ﷺ سے معراض کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ ﷺ نے: جو مارے تو اس کی نوک سے تو کھا اس کو اور جو مارے تو اس کو چوڑاں سے تو وہ وقید ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے زکریا سے انہوں نے شعی سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مترجم کہتا ہے معراض کے معنی کو بعض نے کہا وہ بھاری لاشی ہے کہ اس کے کنارے میں نوک دار لو ہالگا ہوتا ہے اس کو پھینک کر شکار مارتے ہیں تو جو نوک سے مرے اس کو مذبوح اور حلال فرمایا اور جو لاشی کے زور سے مرے لو ہے کی تیزی سے نہ کٹے تو اس کو وقید فرمایا۔ اور یہی معنی معراض کے صحیح ہیں۔ اور ہر دی نے کہا وہ ایسا تیر ہے کہ اس میں گانے بھی نہیں اور پر بھی نہیں اور بعض نے کہا وہ ایک لکڑی ہے کہ دونوں گوشے اس کے پتے ہوتے ہیں اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے جب اس کو پھینکو تو سیدی جاتی ہے غرض بہر نوع جو شکار کہ اس کی تیزی سے مذبوح ہو جائے اور خون بہہ جائے وہ حلال ہے اور جو چوٹ سے مرے وہ حرام ہے۔



۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

پتھر سے ذبح کرنے کے بیان میں

(۱۴۷۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهِ صَادَ أُرْبَابًا أَوْ اثْنَتَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَتَعَلَّقَهُمَا حَتَّى لَقِيَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِمَا . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے ان کی قوم سے شکار کیا ایک یا دو خرگوشوں کو اور ذبح کیا ان کو پتھر سے اور لٹکا لیا ان دونوں کو یہاں تک کہ ملاقات کی رسول اللہ ﷺ سے اور پوچھا آپ ﷺ سے، سو حکم کیا آپ نے اس کے کھانے کا۔

فائدہ: اس باب میں محمد بن صفوان اور رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور رخصت دی ہے بعض نے اہل علم سے پتھر سے ذبح کرنے کی اور نہیں تجویز کیا خرگوش کھانے میں کچھ مضائقہ۔ اور یہی قول ہے اکثر علماء کا اور مکروہ کہا بعض نے خرگوش کو اور اختلاف ہے اصحاب شعی کا اس حدیث کی روایت میں۔ سوروایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعی سے انہوں نے محمد بن صفوان سے۔ اور روایت کی عاصم احوال نے شعی سے انہوں نے صفوان بن محمد سے یا محمد بن صفوان سے اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے۔ اور روایت کی جابر جھفی نے شعی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے جیسے روایت قنادہ کی ہے شعی سے اور احتمال ہے کہ شعی نے روایت کی ہو ان دونوں سے کہا محمد بخاری رحمہ اللہ نے حدیث شعی کی جو جابر سے مروی ہے وہ غیر محفوظ ہے۔



بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْمَصْبُورَةِ

اس بیان میں کہ بندھے ہوئے جانور کو تیر سے مار کر کھانا مکروہ ہے

(۱۴۷۳) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْمُحْتَمَةِ، وَهِيَ الَّتِي تُصَبَّرُ بِالنَّبْلِ.

(اسنادہ صحیح) (سلسلہ احادیث الصحیحة : ۲۳۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مجسمہ کے کھانے سے اور مجسمہ وہ جانور ہے کہ اس کو باندھ کر تیر ماریں یہاں تک کہ مر جائے یعنی اس کو نشانہ بنائیں۔

فائدہ: اس باب میں عرباض بن ساریہ اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابو درداء رضی اللہ عنہ کی غریب ہے۔

(۱۴۷۴) عَنْ وَهَبِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعُرْبَاضِ - وَهِيَ ابْنُ سَارِيَةَ عَنْ أَبِيهَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْمُحْتَمَةِ، وَعَنِ الْخَلِيسَةِ وَأَنْ تَوَطَّأَ الْجُبَالِي حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هُوَ الْقَطْعِيُّ سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ عَنِ الْمُحْتَمَةِ فَقَالَ : أَنَّ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوْ الشَّيْءُ فَيُرْمَى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ فَقَالَ : الذُّبُّ أَوْ السَّبْعُ يُدْرِكُهُ الرَّحْلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ

يَذْكُهَا . (صحيح) [الاخليس - الصحيحة : ٢٣٨/٤، ٢٣٩ - و (١٦٧٣) (٢٣٥٨) (٢٣٩١)، الارواء : ٢٤٨٨، صحيح ابى داؤد (١٨٨٣ و ٢٥٠٧)] اس میں ام حبیہ مجہول راویہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے وہب بن ابی خالد سے کہا روایت کی مجھ سے ام حبیبہ بن عباس بن ساریہ نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا خیر فتح ہونے کے دن ہر جانور دانت والے درندے سے اور ہر پرندے والے پرندے سے اور پالے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔ اور منع فرمایا مجسمہ کے کھانے سے اور خلیہ کے کھانے سے۔ اور منع فرمایا اس سے کہ وطی کی جائے حاملہ عورتوں سے جب تک وہ جن نہ لے جو ان کے پیٹوں میں ہے۔ کہا محمد بن یحییٰ نے اور وہ قطعی ہیں اور سوال کیا گیا ابو عاصم سے کہ مجسمہ کیا ہے تو کہا وہ جانور پرندہ ہے یا کوئی اور چیز کہ سامنے رکھی جائے اور اس کو تیر یا پتھر ماریں۔ یعنی اس کو نشانہ بنائیں۔ اور پوچھا ان سے کہ خلیہ کیا ہے تو کہا: خلیہ وہ جانور ہے کہ جس کو بھیڑیے یا کسی اور درندے نے پکڑا ہوا اور کوئی آدمی اس کو دیکھ کر اس سے چھین لے اور وہ جانور قبل ذبح کے مر جائے۔

(١٤٧٥) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَّخَذَ شَيْءٌ فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا.

(صحيح) غايۃ المرام (٣٨٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ مقرر کی جائے وہ چیز کہ جس میں جان ہو نشانہ یعنی جاندار چیز کو نشانہ نہ بنایا جائے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٠ - بَابُ: مَا جَاءَ فِي ذِكْوَةِ الْجَنِينِ

جانور کے پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے کے بیان میں

(١٤٧٦) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ذِكْوَةُ الْجَنِينِ ذِكْوَةُ أُمِّهِ)).

(صحيح) الروض النضير (٥١٤، ٥١٥) صحيح ابى داؤد (٢٥١٦) الارواء (٢٥٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حلال کرنا بچہ شکم کا یہی ہے کہ اس کی ماں حلال کی جائے یعنی جب کوئی جانور حلال کیا اور اس کے پیٹ سے بچہ نکلا تو اس کو دوبارہ حلال کرنا کچھ ضروری نہیں۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابوامامہ اور ابوالدرداء اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مردی ہے کئی سندوں سے ابوسعید سے۔ اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا۔ اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابوداک کا نام جبر بن نوف ہے۔

۱۔ خلیہ یعنی مخلوسہ اختلاس سے اور اختلاس کہتے ہیں چھیننے کو یعنی وہ جانور کہ درندے سے چھینا گیا ہو۔

۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِي نَابٍ وَ ذِي مَخْلَبٍ

ہر کچلی اور پنچے سے شکار کرنے والے جانور کے حرام ہونے کے بیان میں

(۱۴۷۷) عَنْ أَبِي نُعْلَبَةَ الْحَشَنِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ -

(اسنادہ صحیح) إرواء الغلیل (۲۴۸۵)

ترجمہ: روایت ہے ابی نعلبہ حشنی سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے مانند شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن اور کئی لوگوں نے کہا ان سب نے روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوداؤد ریس خولانی کا نام عائد بن عبد اللہ ہے۔

(۱۴۷۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرِ الْحُمْرَ الْإِنْسِيَّةَ، وَلُحُومَ الْبِغَالِ، وَكُلِّ ذِي

نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ . (اسنادہ صحیح) (الارواء: ۱۳۸/۸)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا حرام کیا رسول اللہ ﷺ نے یعنی جس دن خیبر فتح ہوا پہلے ہوئے گدھوں کا گوشت اور گوشت خجروں کا اور ہر کچلی والا جانور درندہ اور چنگل سے پکڑنے والا پرندوں میں کا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور عرابض بن ساریہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے۔

(۱۴۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَّمَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ . (حسن صحیح) إرواء الغلیل (۱۳۹/۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے حرام فرمایا ہر کچلی والا جانور درندوں میں سے مثل شیر اور کتے کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء وغیرہم سے اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔



۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيْتٌ

اس بیان میں کہ زندہ جانور کا جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے

(۱۴۸۰) عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُحِبُّونَ أَسِمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ الْيَابِ الْغَنَمِ،

نَقَالَ: ((مَا قُطِعَ مِنَ الْبُهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ)). (صحیح) غایۃ المرام (۴۱) صحیح ابی داؤد (۲۵۴۶)

خاتمہ : روایت کی ابراہیم بن یعقوب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو الفطر نے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دبینار سے اسی کے مانند۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مکرر زید بن اسلم کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ اور ابو قتیبہ لیشی کا نام حارث بن عوف ہے۔



اس بیان میں کہ حلق اور لبہ میں ذبح کرنا چاہیے

الضَّرُورَةُ. (ضعيف) ارواء الغليل (۲۵۳۵) ضعيف ابی داؤد (۴۹۰) ابی العشر اء اور اس کا والد دونوں مجھول راوی ہیں

ترجمہ: روایت ہے ابو العشاء سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ! کیا حلال نہیں ہوتا جانور جب تک حلق اور لبہ میں ذبح نہ کرے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے اگر نیزہ مار دے تو اس کے ران میں تو بھی کفایت کرتا ہے تجھ کو۔ کہا احمد بن منیع نے کہا زید بن ہارون نے یہ حکم ضرورت کے وقت کا ہے۔

فائدہ : اس باب میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ابو العشر اء سے ان کے باپ سے اس حدیث کے سوا اور اختلاف ہے نام میں ابو العشر اء کے سوبعض نے کہا ہے ان کا نام اسامہ بن قہطم ہے اور کہتے ہیں کہ یسار بن برزہ اور بعض کہتے ہیں ابن بلز اور بعض کہتے ہیں عطار د۔



١٤ - بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْوَزْعِ

چھپکلی کو مارنے کے بیان میں

(١٤٨٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ وَزْعَةً بِالضَّرْبَةِ الْأُولَى كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ

كَانَ لَهُ كَذًا وَكَذَا حَسَنَةً. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو قتل کرے چھپکلی کو پہلی چوٹ میں ہوگا اس کو اتنا ثواب پھر اگر مارا اس کو دوسری چوٹ میں تو ہوگا اس کو اتنا ثواب یعنی پہلے سے کم پھر اگر مارتیسری چوٹ میں تو ہوگا اس کو ثواب اتنا اتنا یعنی دوسری چوٹ سے بھی کم۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور سعد اور عائشہ اور ام شریک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ

سانپوں کو مارنے کے بیان میں

(۱۴۸۳) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ، فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبْلَ». (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جس کی پشت پر دو نقطے سیاہ ہوں اور قتل کرو اس سانپ کو جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے، گویا وہ دم کترا ہے اس لیے کہ یہ دونوں اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو اور گرا دیتے ہیں حمل کو۔ یعنی ان کے دیکھتے ہی آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور حاملہ کا حمل گر جاتا ہے بسبب زہر کے جو ان میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابو ہریرہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابولبابہ سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا بعد اس فرمانے کے پتے سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں اور ان کو کوامر کہتے ہیں یعنی بستیوں میں رہنے والے۔ اور مروی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خطاب سے بھی۔ اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا سانپوں میں سے اس سانپ کا مارنا بھی مکروہ ہے کہ وہ پتلا اور سفید رنگ کا ہوتا ہے جیسے چاندی اور چلنے میں سیدھا چلتا ہے مڑتا نہیں۔



(۱۴۸۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِيُؤْتِيَكُمْ عَمَارًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَأَ لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَاقْتُلُوهُ». (صحیح) (الضعيفة تحت الحديث: ۳۱۶۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ ہیں سوان کو آگاہ کر دو تین بار، سو اگر پھر ان میں سے کوئی نکلے تو اس کو قتل کرو۔

فائل: ایسی ہی روایت کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے یہی حدیث صفی سے انہوں نے ابوسعید سے۔ روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث صفی سے انہوں نے سائب سے جو مولیٰ ہیں ہشام بن زہرہ کے ابوسعید سے اور اس روایت میں ایک قصہ بھی ہے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے معن نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے مالک نے اور یہ روایت عبید اللہ بن عمر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور روایت کی محمد بن عجلان نے صفی سے مالک کی روایت کی مانند۔



(۱۴۸۵) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ أَبُو لَيْلَى قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا: إِنَّا نَسْتَلِكَ بِعَهْدِ نُوحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذِينَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوها)). (ضعیف) (سلسلة الاضعیفة: ۱۵۰۸) اس میں عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا انہوں نے کہ کہا ابولیلیٰ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب نکلے سانپ گھر میں تو اس سے کہو ہم تجھ سے چاہتے ہیں اس اقرار کی رو سے جو نوح علیہ السلام سے تھا اور اس اقرار کی رو سے جو سلیمان بن داؤد علیہ السلام سے تھا کہ تو ہم کو نہ ستا پھر اگر وہ دوبارہ نکلا تو اس کو قتل کرو۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے روایت ثابت بنانی مگر اس سند سے ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے۔



۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْكِلَابِ

کتوں کو مارنے کے بیان میں

(۱۴۸۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ لَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا، فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بِهِيمٍ)). (صحیح عند الالبانی) (المشكاة: ۴۱۰۲، التحقیق الثانی-

غایۃ المرام: ۱۴۸) صحیح ابی داؤد (۲۵۳۵) بعض محققین نے اس کو حسن بصری مدلس کے معنی کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے اللہ کے پیدا کیے ہوئے گروہوں میں سے تو حکم کرتا میں ان کے سب کے مار ڈالنے کا، سو مارو اس میں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو۔

فائل: اس باب میں جابر اور ابن عمر اور ابو رافع اور ابویوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور بعض روایتوں میں ہے کہ کلب اسود بہیم شیطان ہے اور کلب اسود بہیم وہی کالا کتا ہے کہ جس میں کہیں سفیدی نہ ہو۔ اور بعض علماء نے مکروہ کہا ہے کلب اسود بہیم کے شکار کرو۔

بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا مَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ

اس بیان میں کہ جو کتا پالے اس کے اجر میں کمی ہوتی ہے

(۱۴۸۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا أَوْ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَاوٍ، وَلَا

كَلْبٌ مَاشِيَّةٌ، نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ فَيْرَاطَانِ)) . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۵۳۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے پالا کتیا رکھا، راوی کو شک ہے کہ اُقتنی فرمایا اتَّخَذَ، کہ نہیں ہے وہ دوڑنے والا یعنی شکار پر اور نہ جانوروں کی حفاظت کرنے والا، گھٹایا جائے گا اس کی نیکیوں کا

ثواب ہر ایک دن میں دو دو قیراط۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن مغفل اور ابو ہریرہ اور سفیان بن ابی الزبیر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: ((أَوْ كَلْبٌ زُرْعٌ)) یعنی ”یا کتا کھیت کی حفاظت کرنے والا“ یعنی اس کا پالنا بھی جائز ہے۔



(۱۴۸۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبٌ صَيْدٍ أَوْ كَلْبٌ مَاشِيَّةٌ قَالَ : قِيلَ لَهُ أَنَّ أَبَاهُ رِيَّةً كَانَ يَقُولُ : ((أَوْ كَلْبٌ زُرْعٌ)) فَقَالَ : أَنَّ أَبَاهُ رِيَّةً لَهُ زُرْعٌ . (صحیح) (الرواء: ۲۵۴۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کتوں کے مارنے کا مگر شکار کا کتا اور جانوروں کی حفاظت کا کتا۔ کہا راوی نے کہا گیا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے اَوْ كَلْبٌ زُرْعٌ بجائے اَوْ كَلْبٌ مَاشِيَّةٌ کے یعنی کتا کھیت کا کہ اس کا مارنا بھی ضرور نہیں تو فرمایا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کھیت تھے۔ یعنی اس لیے انہوں نے کھیت کا کتا روایت کیا۔



(۱۴۸۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبٌ مَاشِيَّةٌ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زُرْعٌ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ فَيْرَاطٌ)) . (صحیح) غایۃ المرام (۱۴۸) صحیح ابی داؤد (۲۵۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پالے کتا مگر کتا چرائی کا یا کتا شکار کا، یا کھیت کا یعنی اس کے سوا جو کتا پالے، گھٹتے جاتے ہیں اس کے ثواب حسنت ہر دن میں ایک قیراط۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے عطاء بن رباح سے کہ انہوں نے رخصت دی کتا پالنے کی اگرچہ آدمی کے پاس ایک بکری بھی ہو۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحاق بن منصور نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حجاج بن محمد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے۔

(۱۴۹۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ: إِنِّي لَمِمَّنْ يَرْفَعُ أَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: ((لَوْ لَا أَنَّ الْكَلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَا مَرُثَ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ، وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلِّ يَوْمٍ قَيْرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ حَرْبٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ)).

(صحیح عند الالبانی) غایۃ المرام (۱۴۸-۱۴۷) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حسن بصری مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔
ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے میں ان لوگوں میں تھا جو شاخیں اٹھا رہے تھے درخت کی رسول اللہ ﷺ کے منہ سے اور آپ ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے سو فرمایا آپ ﷺ نے: اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے سب گروہوں میں سے یعنی جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں تو البتہ میں حکم کرتا ان کے قتل کا، سو قتل کرو اس میں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو اور کوئی گھروالے ایسے نہیں کہ باندھیں کتے کو مگر گھٹتے جائیں گے ان کے عملوں میں سے ہر دن میں ایک قیراط مگر کتا شکار کا یا کھیت یا بکریوں کی حفاظت کا یعنی تین کتے پالنا جائز ہے باقی سب حرام ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے۔



۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الذَّكْوَةِ بِالْقَصْبِ وَغَيْرِهِ

بانس وغیرہ سے ذبح کرنے کے بیان میں

(۱۴۹۱) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ أَوْ ظَفَرٌ وَسَاخَدْتُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظَّفَرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم مقابلہ کریں گے دشمن سے کل کے روز اور نہیں ہے ہمارے پاس چھری یعنی ذبح کرنے کی، سو فرمایا نبی ﷺ نے: جو خون بہا دے اور نام لیا جائے اللہ تعالیٰ کا اس پر اسے کھاؤ جب تک کہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو یعنی دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو اور میں اب بیان کرتا ہوں تم سے اس کا حال سو دانت وہ تو ہڈی ہے اور ناخن وہ تو چھری ہے حبشیوں کی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے سفیان ثوری سے۔ کہا سفیان نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے عباہ بن رفاعہ سے انہوں نے سنا رافع سے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک نہیں تجویز کرتے ہیں یہ کہ ذبح کیا جائے کوئی ذبیحہ دانت سے اور نہ کسی ہڈی سے۔



۱۹۔ باب: ماجاء فی البعیر والبقر والغنم إذا نَزَّ فصار

وحشیا یرمی بسهم أم لا

باب: اس بیان میں کہ جب اونٹ گائے اور بکری بھاگ جائیں

اور وحشی ہو جائیں تو انہیں تیر مارا جائے یا نہیں؟

(۱۴۹۲) عَنْ رَافِعٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَدَدَ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَأَفْعَلُوا بِهِ هَكَذَا)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۵۱۲)

ترجمہ: روایت ہے رافع سے کہا ہم تھے نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں سو بھاگا ایک اونٹ قوم کے اونٹوں میں سے اور ان لوگوں کے پاس گھوڑے بھی نہ تھے کہ اس پر سوار ہو کر پکڑ لیں سو مارا اس کو ایک مرد نے تیر سو روک دیا اللہ تعالیٰ نے اس اونٹ کو سوفرمایا رسول اللہ ﷺ نے ان چار پالیوں میں بعض بھگوڑے ہوتے ہیں مثل وحشی جانوروں کے سو جو ایسا کام کرے ان میں سے یعنی بھاگے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو یعنی اسے تیر مار لیا جس طرح قادر ہو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عباہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا سے جورافع بن خدیج ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت کی عباہ نے اپنے باپ سے اور صحیح تر ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک اور ایسے ہی روایت کی یہ حدیث شعبہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے سفیان کی روایت سے۔





(المعجم ۱۷) قربانی کے مسائل کے بیان میں (التحفة ۱۵)

بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأُضْحِيَّةِ

قربانی کی فضیلت کے بیان میں

(۱۴۹۳) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا عَمِلَ آدَمِيُّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ

إِهْرَاقِ الدَّمِ، أَنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِقُرُونِهَا أَشْعَارُهَا وَأَطْلَافُهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ

أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطَيَّبُوا بِهَا نَفْسًا)). (ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (۱۴۷۰) التعليق الرغيب (۱۰۱/۲)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں کیا آدمی نے کوئی عمل نحر کے دن زیادہ دوست

اللہ کے نزدیک خون بہانے سے یعنی قربانی ذبح کرنے سے اور جانور قربانی کا آئے گا قیامت کے دن اپنے سینگوں اور

بالوں اور کھروں سمیت، اور خون گرتا ہے اللہ تعالیٰ کے آگے مکان قبولیت میں اس سے پہلے کہ زمین پر گرے، سو خوش

دل ہوتا اس بشارت سے۔ (بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوالمثنیٰ سلیمان بن یزید ضعیف ہے۔ تقریب (۸۳۳)

فائدہ: اس باب میں عمران بن حصین اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے

ہم اس کو ہشام بن عروہ کی روایت سے گمراہی سند سے اور ابوالہشبی کا نام سلیمان بن یزید ہے۔ اور روایت کی ہے ان سے ابن ابی ندیک نے۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اضمیہ کی فضیلت میں کہ اس کے کرنے والے کو ہر بال میں ایک نیکی ہے۔ اور بعض روایت میں بقرونها ہے۔ (ضعیف جدًا) (المشکاة: ۱۴۷۶)



۴۔ باب: مَا جَاءَ فِي الْأُضْحِيَّةِ بِكَبْشَيْنِ

دومینڈھوں کی قربانی کرنے کے بیان میں

(۱۴۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ذَنبَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفَاحِهِمَا. (صحیح) ارواء الغلیل (۱۱۳۷ و ۲۵۳۶) صحیح ابی داؤد (۳۴۹۱)
 ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے دو مینڈھوں سینک والوں ابلق کی، ذبح کیا ان کو اپنے ہاتھ سے اور نام لیا اللہ تعالیٰ کا یعنی بسم اللہ اللہ اکبر، اور پیر رکھا اس کے پہلویا گلے پر وقت ذبح کے۔
 فائدہ: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابویوب رضی اللہ عنہ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۔ باب مَا جَاءَ فِي الْأُضْحِيَّةِ مَا لَمْ يَنْ مِيت

فوت شدہ کی طرف سے قربانی کرنے کے بیان میں

(۱۴۹۵) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ: أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ، فَقِيلَ لَهُ؟ فَقَالَ: أَمَرَنِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ: فَلَا أَدْعُهُ أَبَدًا.

(ضعیف الاسناد) اس میں شریک راوی ضعیف اور اس کا والد ابی الحسناء مجہول راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ہمیشہ قربانی کرتے تھے دو مینڈھوں کی، ایک نبی ﷺ کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے سولوگوں نے ان سے کہا کہ کیوں ایسا کرتے ہیں آپ تو جواب دیا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو یعنی نبی ﷺ نے اس امر کا، پس نہ چھوڑوں گا میں اسے کبھی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے میت کی طرف

سے قربانی کرنے کی اور نہیں کہا بعض نے قربانی کرنا میت کی طرف سے اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا میرے نزدیک یہ بہت خوب ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دے اور قربانی نہ کرے اور اگر اس کی طرف سے قربانی کی تو خود اس میں سے نہ کھائے کچھ بھی اور صدقہ دے دے اس کا سب گوشت وغیرہ۔



۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

جن جانوروں کی قربانی مستحب ہے ان کے بیان میں

(۱۴۹۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ضَخِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَ فَحَبِلَ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ، وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ)).

(اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة المصابیح حدیث (۱۳۶۶) صحیح ابی داؤد (۲۴۹۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے ایک مینڈھے نر کی کہ کھاتا تھا وہ سیاہی میں یعنی اس کا منہ سیاہ تھا اور چلتا تھا وہ سیاہی میں یعنی چاروں پیر سیاہ تھے اور دیکھتا تھا وہ سیاہی میں یعنی آنکھوں کے کنارے سیاہ تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حفص بن غیاث کی روایت سے۔



۵۔ بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

ان جانوروں کے بیان میں جن کی قربانی درست نہیں

(۱۴۹۷) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهُ قَالَ: ((لَا يَضْحَى بِالْعُرْجَاءِ بَيْنَ ظَلْعَيْهَا، وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيْنَ عَوْرَتَيْهَا، وَلَا بِالْمَرْبُطَةِ بَيْنَ مَرْضَتَيْهَا، وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِي لَا تَنْقِيْ))). (اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة المصابیح حدیث (۱۴۶۵)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مرفوع کرتے ہیں وہ اس روایت کو کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ نہ قربانی کی جائے لنگڑے جانور کی کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اس کا اور نہ کافی کی کہ ظاہر ہو کا نا پن اس کا اور نہ بیمار کی ظاہر ہو بیماری اس کی اور نہ اس قدر دہلی کی کہ اس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابن ابوزائدہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان بن عبد الرحمن سے

انہوں نے عبید بن فیروز سے انہوں نے براء سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند اور ہم معنی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید بن فیروز کی روایت سے انہوں نے روایت کی براء سے۔ اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کے نزدیک۔



۶۔ باب: مَا يَكْرَهُ مِنَ الْأَضَاحِي

جن جانوروں کی قربانی ناپسندیدہ ہے

(۱۴۹۸) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضْحِيَ بِمُقَابِلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ.

(اسنادہ ضعیف) ارواء الغلیل (۳۶۳/۴) تخریج مشکاة المصابیح (۴۶۰/۱) اس میں ابی اسحاق راوی مدلس ہے۔
ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خوب دیکھ لیں ہم آنکھ کو اور کان کو یعنی تاکہ اس میں کچھ نقص نہ ہو اور حکم دیا اس کا کہ قربانی نہ کریں ہم اس کی جس کا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ شرقاء اور نہ خرقاء۔

فائدہ: روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مثل اسی روایت کے اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ بھی قَالَ: الْمُقَابِلَةُ مَا قُطِعَ طَرَفُ أُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةُ: مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْأُذُنِ. وَالشَّرْقَاءُ: الْمَشْقُوقَةُ: وَالْخَرْقَاءُ الْمَشْقُوبَةُ [انظر ماقبله] یعنی کہا راوی نے کہ مقابلہ وہ جانور ہے کہ جس کا ایک کنارہ کان کا کٹا ہوا ہو، اور مدابره وہ ہے کہ کان کی جانب سے کچھ کٹا ہو، اور شرقاء وہ ہے کہ جس کا کان چرا ہو، اور خرقاء وہ ہے کہ جس کا کان چھدا ہو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور شریح بن نعمان صاندی کوفہ کے رہنے والے ہیں اور شریح بن حارث کندی یعنی قبیلہ بنی کندہ کے کوفہ کے رہنے والے ہیں کہ کنیت ان کی شریح بن امیہ ہے اور شریح بیٹے ہانی کے وہ بھی کوئی ہیں اور ہانی کو صحبت بھی ہے یعنی رسول مطہر شافع محشر ﷺ کی اور تینوں شریح جن کی تفصیل اوپر مذکور ہوئی اصحاب ہیں امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے۔



۷: بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّانِ فِي الْأَضَاحِي

اس بیان میں کہ بھیڑ میں سے جذع کی قربانی درست ہے

(۱۴۹۹) عَنْ أَبِي كَبَاشٍ قَالَ: جَلَبْتُ غَنَمًا جُذُعًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقَيْتُ أَبَاهُ رِيَّةً فَسَأَلْتُهُ،

فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((نِعْمَ أَوْ نِعِمَّتِ الْأُضْحِيَّةُ الْجَذْعُ مِنَ الضَّانِّ)) قَالَ : فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ. (ضعيف) (الضعيفة : ٦٤، المشكاة : ١٤٦٨، الارواء : ١١٤٣) اس میں ابی کباش اور کدما

راوی دونوں مجھول ہیں

ترجمہ: روایت ہے ابی کباش سے کہا سوداگری کو لایا دینے میں چھ چھ مہینے کے سوکھوٹے ہو گئے وہ یعنی نہ بکے، سولاقات کی میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور پوچھا میں نے تو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: کیا خوب ہے قربانی جذع کی بھیڑوں میں سے۔ کہا راوی نے پھر جلدی جلدی خرید لے گئے ان کو لوگ۔ راوی کو شک ہے کہ نِعْمَ الاضحیۃ فرمایا یا نعمت الاضحیۃ معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور ام ہلال بنت ہلال سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور جابر اور عقبہ بن عامر سے اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی غریب ہے مروی ہے یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی، اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جذع بھیڑ سے درست ہے قربانی میں۔



(۱۵۰۰) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَفْقِسُهَا فِي أَصْحَابِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ أَوْ جَذْعٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : ((ضَحَّ بِهِ أَنتَ)).

(صحیح) (ارواء الغلیل (۴/۳۵۷) صحیح ابی داؤد (۲۴۹۳)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیں ان کو بکریاں کہ بانٹ دیں اس کو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں قربانی کے لیے، سو باقی رہ گئی اس میں سے ایک عتود یا ایک جدی، سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے: اس کی تم قربانی کر دو۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے عتود اس بکری کو کہتے ہیں کہ قوی ہو جائے اور ایک سال اس پر گزر جائے اور جمع اس کی اعتدہ ہے اور جدی جو بکری کا بچہ ہونے کا مادہ اور چھ مہینے کا ہو۔

ف: وکیع نے کہا جذع چھ مہینے کا بچہ ہے یا سات مہینے کا۔ یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی اس سند کے سوا عقبہ بن عامر سے کہ انہوں نے کہا تقسیم کی نبی ﷺ نے قربانیاں اور باقی رہ گیا ایک جذع، سو میں نے پوچھا نبی ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے: اس کی تم قربانی کرو۔ روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے اور ابی داؤد نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے شام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے بچہ بن عبد اللہ سے جو بیٹے ہیں بدر کے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث۔

۸۔ باب: مَا جَاءَ فِي الْإِشْتِرَاكِ فِي الْأَضْحِيَّةِ

قربانی میں شریک ہونے کے بیان میں

(۱۵۰۱) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى، فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيرِ عَشْرَةً. (صحیح) الروض النضیر (۶۱۳) تخريج مشكاة المصابيح (۱۶۴۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے ہم تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں اور آگئی عید قربان تو شریک ہو گئے گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی۔

فائدہ: اس باب میں ابویوب اور ابواشد اسلمی سے بھی روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے داوا سے۔ اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے۔



(۱۵۰۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَّةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

(اسنادہ صحیح) تخريج مشكاة المصابيح (۶۱۳) صحیح ابی داؤد (۲۴۹۸ - ۲۵۰۰)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے ذبح کیا ہم نے قربانی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا اونٹ دس آدمیوں کو بھی کفایت کرتا ہے اور سند پکڑی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے۔



۹۔ باب: فِي الضَّحِيَّةِ بَعْضَاءُ الْقَرْنِ وَالْأَذْنِ

سینگ ٹوٹے اور کان کٹے جانور کے بیان میں

(۱۵۰۳) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، قُلْتُ: فَإِنْ وَلَدَتْ؟ قَالَ: أَذْبَحُ وَلَدَهَا مَعَهَا، قُلْتُ: فَأَلْعَرَجَاءُ. قَالَ: إِذَا بَلَغَتِ الْمَنَسِكَ. قُلْتُ: فَمَكْسُورَةُ الْقَرْنِ. فَقَالَ: لَا بَأْسَ أَمْرُنَا أَوْ أَمْرُنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْأَذْنَيْنِ.

(اسنادہ حسن) الارواء (۳۶۲/۴ و ۳۶۴) التعليق على صحيح ابن خزيمة (۲۹۱۵) تخريج الاحاديث المختارة (۳۸۸)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے گائے کافی ہے سات آدمیوں کی طرف سے کہا حجیہ نے کہا میں نے اگر وہ بچہ جنے بعد اس کے قربانی کے لیے اس کو خریدایا مقرر کیا تو فرمایا ذبح کر اس بچے کو بھی ساتھ اس کے۔ کہا میں نے: اور عرجاء یعنی لنگڑی کہا درست ہے اگر پہنچ سکے قربانی کی جگہ تک کہا میں نے سینگ ٹوٹے ہوئے کہا کچھ مضائقہ نہیں اس میں حکم کیے گئے ہیں ہم یا حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خوب دیکھ لیں ہم دونوں آنکھوں کو یعنی کافی اور اندھی نہ ہو اور خوب دیکھ لیں کانوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے۔



(۱۵۰۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُضْحَى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ. قَالَ قَتَادَةُ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: الْأَعْضَبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ. (ضعيف) إرواء الغلیل (۱۱۴۹) تخريج مشكاة المصابيح حديث (۱۴۶۴) التعليق على صحيح ابن خزيمة (۲۹۱۳) تخريج الاحاديث المختارة (۳۸۳) البابي کہتے ہیں اس کی سند حمزہ بن کلب کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بعض محققین نے اس کو حسن کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ قربانی کرے سینگ ٹوٹے اور کان کٹنے کی کہا قتادہ نے ذکر کیا میں نے اس کا سعید بن مسیب سے تو کہا انہوں نے ٹوٹا وہی مانع ہے جو آدھے سینگ تک پہنچا ہو اس سے زیادہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزَى عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

اس بیان میں کہ ایک بکری ایک گھر والوں کی طرف سے کافی ہے

(۱۵۰۵) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبَا يُؤُبَ: كَيْفَ كَانَتْ الصَّحَابَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُضْحِي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعَمُونَ حَتَّى تَبَاهِيَ النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرَى. (صحيح) إرواء الغلیل (۱۱۴۲)

ترجمہ: روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہتے تھے پوچھا میں نے ابویوب سے کیونکر ہوتی تھیں قربانیاں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں؟ تو کہا انہوں نے ایک آدمی قربانی کرتا تھا ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے، سو

خود بھی کھاتے تھے اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے یہاں تک کہ فخر کرنے لگے سو ہو گئی جیسے تو دیکھتا ہے یعنی بہت جانور قربانی کرنے لگے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمارہ بن عبد اللہ وہ مدینی ہیں۔ اور روایت کی ہے ان سے مالک بن انس نے۔ اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا، اور دلیل ان کی وہی حدیث ہے کہ قربانی کی نبی ﷺ نے ایک بھیڑ کی اور فرمایا یہ اس کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی میری امت میں سے۔ اور بعض علماء نے کہا کہ نہیں کافی ہے ایک بکری مگر ایک آدمی کو۔ اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مبارک کا اور سوا ان کے اور علماء کا۔



۱۱۔ باب: الرلیل علی أَنَّ الْأُضْحِیَّةَ سُنَّةٌ

قربانی کے سنت ہونے کی دلیل

(۱۵۰۶) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأُضْحِیَّةِ أَوْاجِبَةٌ هِيَ؟ فَقَالَ: ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ، فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: أَتَعْقِلُ؟ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ.

(ضعیف) (المشكاة: ۱۴۷۵، التحقیق الثانی) اس میں حجاج بن ارطاة ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ : روایت ہے جملہ بن سکیم سے کہ ایک مرد نے پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حال قربانی کا کہ واجب ہے یا نہیں؟ تو کہا انہوں نے: قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے اور مسلمانوں نے۔ پھر پوچھا اس نے دوبارہ کیا تو کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تو سمجھتا نہیں؟ قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے اور قربانی کی مسلمانوں نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ قربانی واجب نہیں لیکن سنت ہے رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے مستحب ہے کہ آدمی اسے ادا کرے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا۔



(۱۵۰۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِیْنَةِ عَشَرَ سِنِينَ يُضَحِّي.

(ضعیف) (انظر ما قبلہ) اس میں حجاج بن ارطاة ضعیف اور مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ : روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ مدینے میں دس برس قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ قربانی عید کی نماز کے بعد کرنی چاہیے

(۱۵۰۸) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ: ((لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ)) قَالَ: فَقَامَ خَالِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا يَوْمُ اللَّحْمِ فِيهِ مَكْرُوهٌ، وَإِنِّي عَجَلْتُ بِهِ نُسُكِي لِأَطْعِمَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ جِيرَانِي. قَالَ: ((فَأَعِدْ ذَبْحَكَ بَآخِرَ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عِنْدِي عَنَاقٌ لَبَسَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ، أَفَأَذْبَحُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَهُوَ خَيْرٌ فَسَيَكْفِيكَ وَلَا تُجْزِي جَذْعَةً بَعْدَكَ)) . (صحيح) (الارواء: ۲۴۹۵) (صحيح ابی داؤد (۲۴۹۵-۲۴۹۶))

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ ﷺ نے نحر کے دن سو، فرمایا: ہرگز نہ کرے ذبح کوئی تم میں سے جب تک عید کی نماز نہ پڑھ لے۔ کہا براء نے: کھڑے ہو گئے ماموں میرے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ ایسا دن ہے کہ گوشت سے اس دن نفرت ہوتی ہے یعنی بسبب کثرت کے تو اسی لیے جلدی ذبح کی میں نے قربانی اپنی کہ کھلا دوں اپنے گھر والوں کو اور اپنے محلہ کے لوگوں کو یا اپنے ہمسائے کے لوگوں کو۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے: پھر دوبارہ ذبح کرو دوسری قربانی۔ سو کہا میرے ماموں نے یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک ہی بکری ہے ایک سال سے کم کی دودھ دیتی ہوئی کہ بہتر ہے میرے نزدیک گوشت کھانے کی دو بکریوں سے کیا اس کو ذبح کروں؟ آپ ﷺ نے: فرمایا ہاں وہ تمہاری قربانیوں سے بہتر ہے اور نہیں درست ہے جذعہ قربانی میں کسی کو بعد تیرے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور جندب اور عویر بن اشقر اور ابن عمر اور ابو زید انصاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ قربانی نہ کرے شہر کے اندر جب تک نماز عید کی نہ پڑھ لے امام اس مقام کا۔ اور رخصت دی ہے بعض علماء نے گاؤں والوں کو ذبح کرنے کی جب فجر طلوع ہو جائے۔ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اجماع ہے علماء کا کہ جائز نہیں جذعہ یعنی چھ مہینے سے زیادہ بکری کا بچہ قربانی میں اور جائز ہے جذعہ اگر دنبہ کا ہو۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْأَضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

اس بیان میں کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے

(۱۵۰۹) عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمٍ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ)) .

(صحيح) (الارواء: ۱۱۵۵)

بخاری: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ کھائے کوئی تم میں سے گوشت اپنی قربانی کا تین دن سے زیادہ۔
فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے۔ اور یہ حکم یعنی منع اس کا نبی ﷺ کی طرف سے ابتداء میں تھا بعد اس کے اجازت ہوئی اب جب تک چاہے گوشت رکھے۔



۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ فِي أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثِ

تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت کے بیان میں

(۱۵۱۰) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيْتَسِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلَى مَنْ لَا طَوْلَ لَهُ، فَكُلُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَأَطِيعُوا وَأَدَّخِرُوا)).

(صحیح) (الارواء: ۴/ ۳۶۸، ۳۶۹) صحیح ابی داؤد (۲۵۰۴)

بخاری: روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تم کو منع کرتا تھا قربانیوں کے گوشت سے کہ تین دن سے زیادہ گوشت نہ رکھو اس لیے کہ کشادگی کریں طاقت والے لوگ بے طاقت والوں پر، سو اب کھاؤ تم جس طرح چاہو تم اور کھلاؤ اور جمع کرو۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور نبیہ اور البوسعید اور قتادہ اور انس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے۔ علمائے صحابہ وغیرہم کا۔

(۱۵۱۱) عَنْ عَائِشَةَ بِنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ؟ قَالَتْ: لَا. وَلَكِنْ قُلٌّ مَنْ كَانَ يُضْحِي مِنَ النَّاسِ فَاحَبَّ أَنْ يُطْعِمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ يُضْحِي وَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ عَشْرَةِ أَيَّامٍ)). (ضعیف - بهذا السياق : واصله فی صحیح مسلم - الارواء: ۴/ ۳۷۰)

بخاری: روایت ہے عائشہ بن ربیعہ سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے ام المؤمنین سے کہ کیا رسول اللہ ﷺ منع کرتے تھے قربانیوں کے گوشت کھانے سے؟ تو کہا انہوں نے: نہیں مگر اتنا تھا کہ قربانی کرنے والے لوگ کم تھے تو آپ نے چاہا کہ ان کو بھی کھلا دیں جنہوں نے قربانی نہیں کی اور ہم اٹھا رکھتے تھے ایک وسعت کو، سو کھاتے تھے اس کو دس دن کے بعد۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ام المؤمنین وہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں بیوی نبی ﷺ کی۔ اور یہ حدیث ان سے کئی سندوں سے مروی ہے۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

فرع اور عتیرہ کے بیان میں

(۱۵۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ)) وَالْفَرَعُ: أَوَّلُ النَّتَاجِ كَانَ

يُنتُجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ)). (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۱۸۰) صحیح ابی داؤد (۲۵۲۰-۲۵۲۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ فرع ہے نہ عتیرہ ہے۔ یعنی اسلام میں۔ اور فرع وہ پہلا بچہ ہے جانور کا کہ پیدا ہوتا تھا کافروں کے یہاں اور وہ اپنے بتوں کے لیے اس کو ذبح کرتے تھے۔

فائدہ: اس باب میں نیشہ اور مخمف بن سلیم سے روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عتیرہ وہ جانور ہے کہ ذبح کرتے تھے اس کو رجب میں اس مہینے کی تعظیم کے واسطے اس لیے کہ وہ پہلا مہینہ ہے حرام کے مہینوں میں سے۔ اور حرام کے مہینے: رجب ہے اور ذوالقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم۔ اور مہینہ حج کے: شوال ہے اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے۔ ایسا ہی مروی ہے بعض اصحاب نبی ﷺ سے۔



۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کے بیان میں

(۱۵۱۳) عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَسَأَلُوهَا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَأُخْبِرَتْهُمْ

أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً.

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۱۶۶)

ترجمہ: روایت ہے یوسف بن ماہک سے کہ وہ آئے حفصہ بنت عبد الرحمن کی بیٹی کے پاس اور پوچھا ان سے مسئلہ عقیقہ کا، تو خبر دی انہوں نے کہ خبر دی ان کو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریوں کا کہ سن میں برابر ہوں اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری کا۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور سلیمان بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور حفصہ یہ بیٹی ہیں عبد الرحمن کی اور وہ بیٹے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے۔



(۱۵۱۴) عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ : ((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذِكْرَانَا كُنَّ أُمَّ أُنَاثًا)) .

(صحیح) (الارواء : ۳۹۱/۴) ارواء الغلیل (۳۹۰/۴ - ۳۹۱) صحیح ابی داؤد (۲۵۲۳ - ۲۵۲۶) **ترجمہ:** روایت ہے ام کرز رضی اللہ عنہا سے کہ پوچھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حکم عقیقہ کا تو فرمایا آپ ﷺ نے: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کچھ نقصان نہیں ہے تم کو نہ ہو یا مادہ۔ **فائدہ:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۵۱۵) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا ، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى)) . (صحیح) (الارواء الغلیل (۱۱۷۱) صحیح ابی داؤد (۲۵۲۹) **ترجمہ:** روایت ہے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ہر لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو بہاؤ اس کی طرف سے خون یعنی جانور ذبح کرو اور دور کرو اس سے تکلیف کی چیزوں کو یعنی بال موٹہ و ناخن کتر دو۔ **فائدہ:** روایت کی ہم سے حسن نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابن عیینہ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان احوال سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔



بَابُ : الْأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ

بچہ کے کان میں اذان دینے کے بیان میں

(۱۵۱۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ - حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ - بِالصَّلَاةِ .

(صحیح) (الضعيفة : ۴۹۳/۱ ، الطبعة الجديدة) رقم (۳۲۱) اس میں عاصم بن عبد اللہ راوی ضعیف ہے۔ **ترجمہ:** روایت ہے عبد اللہ بن ابی رافع سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اذان دی آپ ﷺ نے حسن بن علی کے کان میں، جب جنیں ان کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، جیسے اذان ہوتی ہے نماز کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے عقیقہ کے باب میں کئی سندوں سے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ: لڑکے کی طرف سے دو مکریاں کافی ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک مکری۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے یہ بھی کہ آپ ﷺ نے عقیقہ کیا حسن بن علی سے ایک مکری کا اور بعض علماء کا۔ یہی مذہب ہے۔



۱۷۔ باب: خیر الأضحیۃ الكبش

بہترین قربانی مینڈھے کی ہے

(۱۵۱۷) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْأَضْحِيَّةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ)).

(ضعیف) تخريج مشكاة المصابيح (۱۶۴۲) التعليق الرغيب (۱۰۳/۲) اس کی سند عفیر بن معدان کی وجہ سے

ضعیف ہے تقریب (۴۶۲۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ! سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بہترین قربانی کے جانوروں میں مینڈھا ہے اور بہتر سب کفنوں میں حلہ ہے یعنی ایک ازار اور ایک چادر قمیص کے سوا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور عفیر بن معدان ضعیف ہیں حدیث میں۔



۱۸۔ باب: الأضحیۃ فی کل عام

ہر سال قربانی کرنے کے بیان میں

(۱۵۱۸) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: كُنَّا وَفُوقًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَافَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ،

عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَضْحِيَّةٌ وَعَتِيرَةٌ، هَلْ تَذَرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ؟ هِيَ: الَّتِي تُسَمُّونَهَا

الرَّجَبِيَّةَ)) (صحیح عند الالبانی) تخريج مشكاة المصابيح (۱۴۷۸) التحقیق الثانی (صحیح ابی داود (۲۲۸۷) بعض

محققین کہتے ہیں ضعیف ہے۔ اور ملہ مجہول الحال ہے۔

ترجمہ: روایت ہے محف بن سلیم سے کہا کھڑے تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ عرافات میں اور سنا میں نے کہ فرماتے تھے: اے آدمیوں! ہر گھروالے ہر سال میں قربانی ہے اور عتیرہ ہے، تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ عتیرہ وہ ہے جس کا نام تم رجبیہ رکھتے ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابن عوف کی روایت سے۔ مترجم: رجبیہ وہ جانور ہے کہ رجب میں ذبح کرتے تھے کفار بتوں کی تعظیم کے لیے اور اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے لیے اور وہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا۔

(۱۵۱۹) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزَيْنِهِ شَعْرَهُ فَضَّةً فَوَزْنَتْهُ)) فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضُ دِرْهَمٍ. (حسن عند الالبانی)

(الارواء: ۱۱۷۵) بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے محمد بن اسحاق مدلس ہے اور سند میں انقطاع ہے محمد بن علی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے: عقیقہ کیا رسول اللہ ﷺ نے حسن کا ایک بکری کا اور فرمایا: اے فاطمہ! مونڈ واؤ اس کا سر اور صدقہ دو اس کے بالوں کے برابر چاندی تول کر۔ سو تو لا انہوں نے بالوں کو سو اس کا وزن ہوا ایک درہم کے برابر یا کچھ اس سے کم۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ متصل نہیں کہ ابو جعفر محمد بن علی نے نہیں پایا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو۔



(۱۵۲۰) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن ابوبکر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا پھر اترے اور مگائے دو مینڈھے پھر ذبح کیا ان کو یعنی عید قربان میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



۲۰۔ باب: مَا يَقُولُ إِذَا ذَبَحَ

ذبح کرتے وقت کیا پڑھے

(۱۵۲۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْأَضْحَى بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ فَأَتَى بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ: ((بِسْمِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحَّ مِنْ أُمَّتِي)). (اسنادہ صحیح) (الارواء: ۱۱۳۸) صحیح ابی داؤد (۲۵۰۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے حاضر ہوا میں نبی ﷺ کے ساتھ عید قربان کے دن عید گاہ میں پھر جب پورا کر چکے آپ خطبہ اترے اپنے منبر سے اور لایا گیا ایک دنبہ تو ذبح کیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا: بسم اللہ واللہ اکبر..... سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ: ذبح کرتا ہوں میں اس کو ساتھ نام اللہ کے اور اللہ

بہت بڑائی والا ہے یہ قربانی ہے میری طرف سے اور اس کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی میری امت سے۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور عمل اسی پر ہے علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم کا نبی ﷺ کے اور سوا ان کے لوگوں کا کہ آدمی جب ذبح کرے تو یہی کہے بسم اللہ اللہ اکبر۔ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا۔ اور مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کو کہتے ہیں کہ سماع نہیں ہے جابر رضی اللہ عنہ سے۔



۲۱۔ باب: من العقیقۃ

عقیقہ کے متعلق

(۱۵۲۲) عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْغُلَامُ مَرَّتَيْنِ بِعَقِيقَتِهِ يُدْبِحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُسَمَّى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ)). (صحیح) إرواء الغلیل (۱۱۶۵) تخريج مشكاة المصابيح (۴۱۵۳) صحیح ابی داود (۲۵۲۷)
ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لڑکا رہن ہے اپنے عقیقہ کے ساتھ چاہیے کہ ذبح کیا جائے جانور عقیقہ کا اس کی طرف سے ساتویں دن اور نام رکھا جائے اور سراس کا مونڈا جائے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا روایت کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے جو بیٹے ہیں جناب کے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ اور کہتے ہیں مستحب ہے کہ ذبح کیا جائے جانور عقیقہ کا لڑکے کی طرف سے ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودھویں دن اور اگر اس دن بھی میسر نہ ہو تو اکیسویں دن۔ اور کہتے ہیں کہ درست نہیں جانور عقیقہ میں مگر وہی جانور جو قربانی میں درست ہے یعنی جیسے قربانی کے جانور میں شرطیں ہیں ویسی ہی اس میں بھی ہوں۔



۲۲۔ باب: ترك أئذ الشعر لمن أراد أن يضحي

قربانی کا ارادہ رکھنے والا بال نہ کاٹے

(۱۵۲۳) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ)). (صحیح) إرواء الغلیل (۱۱۶۳) صحیح ابی داود (۲۴۸۸)
ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جس نے دیکھا چاند ذی الحجہ کا اور

ارادہ رکھتا ہے قربانی کرنے کا تو نہ مونڈے اپنے بال اور نہ کاٹے اپنے ناخن۔ یعنی جب تک قربانی نہ کرے۔
فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ سند میں اس حدیث کے عمرو بن مسلم ہے روایت کی ہے ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی لوگوں نے اور مروی ہے یہ حدیث سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے سوا اور سند سے اسی کی مانند۔ اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل تھے سعید بن مسیب اور اسی حدیث کی طرف گئے ہیں احمد اور اسحاق۔ اور رخصت دی ہے بعض علماء نے بال مونڈنے اور ناخن تراشنے کی۔ اور کہا ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور حجت پکڑی ہے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے قربانی مدینہ سے اور پرہیز نہیں کرتے تھے کسی چیز سے کہ جس سے محرم پرہیز کرتا ہے۔





(المعجم ۱۸) قسموں اور نذروں کے بیان میں (التحفة ۱۶)

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ

اس بیان میں کہ گناہ و نافرمانی میں نذر ماننا درست نہیں

(۱۵۲۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ)) .

(صحیح) ارواء الغلیل (۲۰۹۰) تخریج مشکاة المصابیح (۲۴۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نذر منعقد نہیں ہوتی گناہ کے امور میں اور کفارہ اس کا کفارہ قسم کا ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور جابر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے اس لیے کہ زہری نے نہیں سنی یہ حدیث ابوسلمہ سے اور سنائیں نے محمد سے کہتے تھے کہ روایت کی انہوں نے کئی لوگوں سے انہیں میں ہیں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابوسلمہ سے وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے۔ کہا محمد نے حدیث تو یہی ہے یعنی یہ حدیث صحیح تر ہے روایت کی ہم سے ابواسامعیل محمد بن اسماعیل بن یوسف ترمذی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ایوب بن سلیمان نے جو بیٹے ہیں بلال کے انہوں نے کہا روایت کی مجھ

سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اور عبد اللہ بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن ارقم سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((لَا تَذَرُ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَكَفَّارَتِهِ كَفَّارَةً يَمِينٍ)) یعنی ”نذر درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی بات میں اور کفارہ اس کا کفارہ یمین کا ہے۔“ یہ حدیث غریب ہے، اور زیادہ صحیح ہے ابی صفوان کی حدیث سے جو یونس سے مروی ہے اور ابوصفوان کی ہیں۔ نام ان کا عبد اللہ بن سعید ہے۔ اور روایت کی ان سے حمید نے اور کئی لوگوں نے جو حدیث کے بڑے علماء میں سے ہیں۔ اور کہا بعض علماء نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے نبی ﷺ کے سوا ان کے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام کی جس میں نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی اور کفارہ اس کا کفارہ یمین کا ہے اور یہی قول ہے۔ احمد اور اسحاق کا اور انہوں نے حجت پکڑی ہے زہری کی حدیث سے جو مروی ہے ابوسلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور کہا بعض علماء نے صحابہ سے نبی ﷺ کے اور سوا ان کے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام میں کہ جس میں نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی اور کچھ کفارہ بھی نہیں اس کا۔ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی رحمہم اللہ کا۔

(۱۵۲۵) عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يُونُسَ التِّرْمِذِيِّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَذَرُ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَكَفَّارَتِهِ كَفَّارَةً يَمِينٍ)) (صحیح) [صحیح بما قبلہ]

ترجمہ: بیان کیا ہم سے ابواسامعیل محمد بن اسماعیل بن یوسف ترمذی نے انہوں نے کہا بیان کیا ہم سے ایوب بن سلیمان بن بلال نے انہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اور عبد اللہ بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن ارقم سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: نذر درست نہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی بات میں، اور کفارہ اس کا کفارہ یمین کا ہے۔



۲۷۔ باب مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ

جو نذر مانے کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو وہ اس کی اطاعت کرے

(۱۵۲۶) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يُعْصِه))

(صحیح) ارواء الغلیل (۹۶۷)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جو نذر کرے اللہ تعالیٰ کی

فرمانبرداری کی تو چاہیے کہ فرمانبرداری کر لے اس کی یعنی پورا کرے اپنی نذر کو اور جو نذر کرے اللہ تعالیٰ کی۔ نافرمانی کی تو نافرمانی نہ کرے اس کی یعنی نذر پوری نہ کرے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے طلحہ بن عبد الملک ایللی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر نے قاسم بن محمد سے۔ اور یہی قول ہے بعض علمائے صحابہ کا نبی ﷺ سے اور سوان کے اور لوگوں کا۔ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا کہتے ہیں کہ نافرمانی نہ کرے اللہ تعالیٰ کی، اور کہتے ہیں کفارہ یمین کا نہیں اگر اس شخص نے نذر مانا ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔



۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا نَذَرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

اس بیان میں کہ جو چیز آدمی کے اختیار میں نہیں اس کی نذر نہیں ہوتی

(۱۵۲۷) عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ)) .

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۲۵۷۵)

ترجمہ : روایت ہے ثابت بن ضحاک سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا بندے پر وہ نذر واجب نہیں ہوتی جو اس کے اختیار میں نہیں۔

فائدہ : اس باب میں عبد اللہ بن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

غیر معین نذر کے کفارہ کے بیان میں

(۱۵۲۸) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((كَفَّارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ كَفَّارَةُ يَمِينٍ)) .

(ضعیف) (وہو صحیح دون قولہ ”لم یسم“ م الارواء : ۲۵۸۶) جس کا نام نہ لیا ہو“ کے الفاظ کے علاوہ صحیح ہے۔

بعض محققین کہتے ہیں اس میں محمد بن یزید مولیٰ المغيرة مجہول ہے۔ تقریب (۶۳۹۸)

ترجمہ : روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : کفارہ اس نذر کا کہ جس کا نام نہ لیا ہو : کفارہ قسم کا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے نام نہ لیا یعنی اتنا ہی کہا اگر یہ مراد میری برائے تو مجھ پر نذر ہے۔

۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

اس کے بیان میں جو کسی کام کی قسم کھائے پھر اس کے بجائے دوسرے کام کو بہتر جانے

(۱۵۲۹) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنِ اتَّعَلَّكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلَّتْ إِلَيْهَا، وَإِنْ اتَّعَلَّكَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنَتْ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتُكْفَرْ عَنْ يَمِينِكَ».

(صحیح) (الارواء: ۱۶۶/۷ و ۲۶۸/۸، صحیح ابی داؤد: ۲۶۰۱)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے عبدالرحمن مت مانگ حکومت کو اس لیے کہ اگر آئے تیرے پاس حکومت تیرے مانگنے سے تو سوچ دیا گیا تو اسی کی طرف، یعنی تائید غیبی نہ ہوگی، اور اگر آئے تیرے پاس بغیر مانگے تو مدد کیا جائے گا تو اس کے اوپر یعنی اللہ کی طرف سے، اور جب قسم کھائے تو کسی کام پر پھر دیکھے تو اس سے بہتر دوسرا کام تو کراس کام کو یعنی جو بہتر ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا۔

فائدہ: اس باب میں عدی بن حاتم اور ابو الدرداء اور انس اور عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ اور ام سلمہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكُفَّارَةِ قَبْلَ الْحَنْثِ

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کے بیان میں

(۱۵۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفَرْ عَنْ يَمِينِهِ وَيُفْعَلْ».

(صحیح) (الارواء: ۲۰۸۴، الروض النضر: ۱۰۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے قسم کھائی کسی کام پر پھر دیکھا اس سے بہتر دوسرا کام تو چاہیے کہ کفارہ دے دے اپنی قسم کا پھر کرے وہ کام یعنی جو بہتر نظر آیا۔

فائدہ: اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اصحاب نبی ﷺ وغیرہم سے کہتے ہیں کہ کفارہ قبل حنث کے ادا کر دینا بھی کافی ہے۔ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ادا کفارہ قبل حنث جائز نہیں۔ اور سفیان ثوری نے کہا: اگر کفارہ دے بعد حنث کے تو مستحب ہے میرے نزدیک اگر قبل حنث دے تو بھی جائز ہے۔

۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

قسم میں ان شاء اللہ کہنے کے بیان میں

(۱۵۳۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَا حَنْتَ عَلَيْهِ)) . (صحيح) ارواء الغليل (۲۵۷۱) تخريج مشكاة المصابيح (۳۴۲۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قسم کھائے کسی کام پر اور کہے انشاء اللہ پس اس پر حنث نہیں آتا یعنی انشاء اللہ کہنے سے قسم منعقد نہیں ہوتی کہ اس کے خلاف معصیت ہو یا کفارہ آئے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث عبید اللہ بن عمرو وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ مرفوع کی ہو یہ روایت سوا ایوب سختیانی کے۔ اور کہا اسماعیل بن ابراہیم نے کہ ایوب کبھی اس روایت کو مرفوع کرتے تھے اور کبھی مرفوع نہ کرتے تھے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی ﷺ وغیرہم کے کہتے ہیں کہ انشاء اللہ جب ملایا جائے قسم کے ساتھ تو حنث نہیں آتا اس پر۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اوزاعی کا اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

(۱۵۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ : إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَمْ يَحْنَثْ)) . (صحيح) ارواء الغليل (۲۵۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: جس نے قسم کھائی اور کہا انشاء اللہ وہ حنث نہ ہوگا۔

فائدہ: پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا ہے، خطا کی اس میں عبد الرزاق نے مختصر کیا اس کو معمر کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن طاؤس سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ: سلیمان بن داؤد رضی اللہ عنہ نے کہا طواف کروں گا میں آج کی رات ستر بیویوں پر یعنی جماع کروں گا ان سے پھر جنے گی ہر ایک عورت ایک لڑکا، پھر طواف کیا انہوں نے ان پر اور نہ جنی ان سے کوئی عورت مگر ایک کہ وہ جنی نصف لڑکا، پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر فرماتے سلیمان رضی اللہ عنہ انشاء اللہ تو ویسا ہی ہوتا جیسا کہ انہوں نے کہا تھا۔ اسی طرح روایت کی عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت اپنی طول کے ساتھ اور ذکر کیا اس میں ستر عورتوں کا۔ اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجہوں سے نبی ﷺ سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ: کہا سلیمان بن داؤد نے: میں طواف کروں گا آج کی رات سو عورتوں پر۔ آخر حدیث تک۔

۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللَّهِ

اس بیان میں کہ غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے

(۱۵۳۳) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ: وَأَبِي وَأَبِي فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَاءِكُمْ)) فَقَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا.

(صحیح) (ارواء الغلیل (۲۵۶۰) تخريج المختارة (۱۹۵-۱۹۷)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ سنا نبی ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ کہتے تھے کہ قسم ہے میرے باپ کی، فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپ دادوں کی۔ کہا عمر رضی اللہ عنہ: قسم ہے اللہ کی پھر قسم نہ کھائی میں نے باپ کی بعد اس کے نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے۔
فائدہ: اور اس باب میں ثابت بن ضحاک اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور قتیلہ اور عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا ابو عبیدہ نے مطلب ان کے قول کا ولا آثراً کا یہ ہے کہ نہیں نقل کی میں نے قسم باپ کی کسی اپنے غیر سے اس لیے کہ عرب کہتے ہیں آثرۃ عن غیری یعنی نقل کرتا ہوں آپ ﷺ اس بات کو اپنے غیر سے۔

(۱۵۳۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، لِيَحْلِفَ حَالِفٌ بِاللَّهِ أَوْ لَيْسَ سَكْتُ)).

(صحیح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پایا عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ ایک قافلہ میں تھے اور وہ قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو اس سے کہ قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی چاہیے کہ قسم کھائے اللہ تعالیٰ کی یا چپ رہے یعنی سوا اللہ کے اور کسی کی قسم نہ کھائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَنْ مَنْ حَطَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ

اس بیان میں کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے یقیناً شرک کیا

(۱۵۳۵) عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَا وَالْكَعْبَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا يُحْلِفُ بِغَيْرِ اللَّهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ)).

(صحیح) (الارواء: ۲۵۶۱، الصحيحة: ۲۰۴۲)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن عبیدہ سے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سنا ایک مرد کو قسم کھاتے ہوئے کعبہ کی، تو کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے: قسم نہ کھانی چاہیے سو اللہ تعالیٰ کے اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے: جو کھائے قسم غیر اللہ کی بے شک اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے اور تفسیر اس حدیث کی بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ فرمانا آپ ﷺ کا: فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ تغلیظاً ہے۔ اور حجت اس باب میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ہے کہ نبی ﷺ نے سنا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو قسم کھاتے تھے اپنے باپ کی اور فرمایا کہ: بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو باپ دادوں کی قسم کھانے سے۔ یعنی اس روایت میں باپ کی قسم کو شرک نہ فرمایا۔ پس حدیث مذکور میں شرک کا اطلاق تنبیہا کیا گیا اور اسی طرح حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: جو شخص کہہ بیٹھے اپنی قسم میں کہ قسم ہے لات وعزیٰ کی تو اس کو چاہیے کہ کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ یعنی اس سے ثابت ہوا کہ اطلاق شرک کا غیر اللہ کی قسم پر تنبیہا ہے۔ اور اسی طرح جو مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ریا شرک ہے۔ اور تفسیر کی بعض اہل علم نے اس آیت مبارکہ کی: ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾ اور کہا کہ مراد شرک سے ریا ہے۔ یعنی یہ بھی فرمانا تنبیہا ہے۔



۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ يَخْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيعُ

اس کے بیان میں جو پیدل چلنے کی قسم کھائے لیکن نہ چل سکے

(۱۵۳۶) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَذَرْتُ امْرَأَةً أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ، فَسُئِلَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا، مُرُوهَا فَلْتَرْكَبْ)). (حسن صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نذر کی ایک عورت نے کہ چل کر جائے بیت اللہ تک سو پوچھا رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس کے چلنے سے، حکم کرو اس کو کہ سوار ہو کر جائے۔

فائلا: اس باب میں ابو ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے۔

(۱۵۳۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيرٍ يَتَهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، فَقَالَ: ((مَا بَالُ هَذَا؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَذَرْنَا بِمَشْيِي، قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْلِيبِ هَذَا نَفْسَهُ)) قَالَ: فَأَمْرَةٌ أَنْ يَرْكَبَ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ گزرے رسول اللہ ﷺ ایک بڑے بوڑھے پر کہ چلا جاتا تھا اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں، سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا حال ہے اس کا؟ کہا لوگوں نے: نذر کی ہے اس نے اے رسول اللہ ﷺ چلنے کی، فرمایا آپ ﷺ نے: اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس کے عذاب کرنے سے اپنے نفس کو۔ کہا راوی نے: پھر حکم کیا اس کو کہ سوار ہو جائے۔
فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن ثنیٰ نے انہوں نے ابی عدی سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مثل اس کے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ایک مرد کو۔ آخر حدیث تک۔ یہ حدیث صحیح ہے، اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا، کہتے ہیں کہ: جب نذر کرے عورت کہ پیدل چلے تو چاہیے کہ سوار ہو جائے اور ایک بکری قربانی کرے۔



۱۱۔ بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ النَّذْرِ

نذر ماننے کی کراہت میں

(۱۵۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَنْذِرُوا، فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ)) . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۲۰۸/۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نذر مت کرو اس لیے کہ نذر نہیں کام آتی ہے آگے تقدیر کے کچھ یعنی بنظر تبدیل تقدیر نذر کرنا بے سود ہے بلکہ نکالا جاتا ہے بحیلہ نذر بخیل سے کچھ مال۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مکروہ کہا انہوں نے نذر کو۔ اور فرمایا عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے کہ معنی کراہت نذر کے یہ ہیں کہ جب نذر کی آدمی نے ساتھ طاقت الہی کے اور وفا کی وہ نذر تو اسے اجر ہے وفا کا مگر نذر کرنا مکروہ تھا اور اگر نذر کی معصیت کی تو اس میں تو وفادارست ہی نہیں۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي وَفَاءِ النَّذْرِ

نذر کو پورا کرنے کے بیان میں

(۱۵۳۹) عَنْ عُمَرَ قَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْحَاجِلِيَّةِ، قَالَ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی تھی کہ اعتکاف کروں گا میں ایک رات مسجد الحرام

میں ایام جاہلیت میں، تو فرمایا آپ ﷺ نے: پوری کرو اپنی نذر۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور گئے ہیں اس حدیث کی طرف بعض اہل علم کہا ہے انہوں نے کہ جب آدمی مشرف بالاسلام ہو اور اس پر نذر طاعت ہے یعنی ایسے کام کی نذر ہے کہ اس میں اطاعت الہی ہو تو ضرور ہے کہ اسے پورا کرے۔ اور کہا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی ﷺ سے اور سوان کے اور علماء نے کہ اعتکاف نہیں ہوتا مگر ساتھ روزے کے۔ اور بعض نے کہا اہل علم سے کہ نہیں واجب محکف پر روزہ مگر جب وہ اپنے اوپر واجب کرے۔ یعنی اگر نذر میں روزہ کا بھی ذکر کیا ہے تو ضرور ہے ورنہ کچھ ضرور نہیں اور حجت پکڑی انہوں نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی کہ انہوں نے نذر کی تھی رات کے اعتکاف کی جاہلیت میں اور حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے پورا کرنے کا یعنی حکم روزہ کا نہ دیا آپ ﷺ نے فقط اعتکاف کو فرمایا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ کی قسم کیسی تھی؟

(۱۵۴۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَثِيرًا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهَذِهِ الْيَمِينِ: ((لَا وَمَقْلَبَ الْقُلُوبِ)). (صحيح) الظلال الحنة (۲۳۴) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۰۹۰)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اکثر تھے رسول اللہ ﷺ کہ قسم کھاتے تھے ساتھ اس قسم کے لا و مقلب القلوب، یعنی قسم ہے دلوں کے بدلنے والے کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً

غلام آزاد کرنے والے کے ثواب کے بیان میں

(۱۵۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ مِنْهُ بِكُلِّ عَصْوٍ مِنْهُ عَصْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتِقَ فَرَجَهُ بِفَرَجِهِ)).

(صحيح) (الارواء: ۱۷۴۲، الروض النضير: ۳۵۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے: جس نے آزاد کی ایک گردن مومنہ آزاد

کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کو اس کے ایک ایک عضو کے بدلے دوزخ کی آگ سے یہاں تک کہ آزاد کرے گا فرج اس کا عوض میں اس کے فرج کے۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور عمرو بن عبد اللہ اور ابن عباس اور وائلہ بن اسقع اور ابوامامہ اور کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابن ہاد کا نام یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد ہے اور وہ مدینی ہیں اور ثقہ ہیں۔ اور روایت کی ان سے مالک بن انس اور بہت سے لوگوں نے اہل علم سے۔



۱۵۔ بَابُ : فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهُ

جو شخص اپنے خادم کو طمانچہ مارے اس کا بیان

(۱۵۴۲) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مِقْرَانَ الْمُزَنِيِّ قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَبْعَةَ إِخْوَةٍ مَالَنَا خَادِمًا إِلَّا وَاحِدَةً فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ : أَنْ نَعْتَظَهَا. (صحیح)

ترجمہ : روایت ہے سوید بن مقرن مزنئی سے کہا دیکھا ہم نے اپنے کو کہ ہم سات بھائی تھے اور کوئی خادم ہمارا نہ تھا اگر ایک، پھر طمانچہ مارا ہم سے ایک نے اس کو، سو حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آزاد کر دیں ہم اس کو۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حصین بن عبد الرحمن سے اور ذکر کیا بعض نے اس حدیث میں کہ طمانچہ مارا اس باندی کے منہ پر۔



۱۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بَغَيْرِ مِلَّةٍ إِلَّا سَلَامٌ

دین اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھانے کی کراہت کا بیان

(۱۵۴۳) عَنْ ثَابِتِ بْنِ الصَّخَّاکِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ)) . (صحیح) إرواء الغلیل (۲۰۷۵)

ترجمہ : روایت ہے ثابت بن سخاک سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے جھوٹی مثلاً کہا کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو میں نصرانی ہوں پس وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اس نے کہا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اختلاف کیا ہے اہل علم سے اس مسئلہ میں کہ جس نے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے مثلاً اس نے کہا اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی تو پھر کیا اس نے یہ کام تو کہا بعض نے کہ اس نے بہت

بڑی خطا کی مگر اس پر کفارہ نہیں۔ اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور مالک بن انس کا اور اسی طرف گئے ہیں ابو عبیدہ۔ اور کہا بعض نے اصحاب نبی ﷺ سے اور تابعین وغیرہم سے کہ اس پر کفارہ ہے۔ اور یہی قول ہے سفیان اور احمد اور اسحاق کا۔



۱۷۔ باب: مَا جَاءَ فِيمَنْ نَذَرُ أَنْ يَحْجَّ مَا شَاءَ

اس کے بیان میں جس نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی

(۱۵۴۴) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشِقَاءِ أَخِيكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَحْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)). (ضعيف) إرواء الغلیل (۲۵۹۲) اس میں عبید اللہ بن زحر راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ (ﷺ) میری بہن نے نذر کی ہے کہ جائے بیت اللہ تک ننگے پاؤں بغیر چادر کے تو فرمایا نبی ﷺ نے البتہ اللہ تعالیٰ کچھ نہ کرے گا تیری بہن کی بدبختی کے ساتھ یعنی اللہ کو کیا پرواہ ہے پس چاہیے کہ سوار ہو جائے اور چادر اوڑھے اور تین روزے رکھے یعنی بعض اس نذر کے۔

فائلا: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔



۱۸۔ باب: زَكَرَ مَا يُلْغِي الْحَلْفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى

غیر اللہ کی قسم اٹھالینے پر اُسے ختم کر دینے کا بیان

(۱۵۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ: تَعَالَى أَقَامِرْتُ فَلْيَتَصَدَّقْ)). (صحیح) إرواء الغلیل (۲۵۶۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، جو شخص قسم کھائے اور اپنی قسم میں کہے قسم ہے لات و عزلی کی پس چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ، اور جو کہے کسی شخص سے آؤ جو اکیلے ہم تجھ سے تو چاہیے کہ صدقہ دے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو المغیرہ وہ خولانی حمصی ہیں اور نام ان کا عبد القدوس ہے اور بیٹے ہیں حجاج کے۔



۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے نذر پوری کرنے کا بیان

(۱۵۴۶) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَذْرِ كَانَ عَلَى امِّهِ تَوَفَّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَقْضِيهِ عَنْهَا)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے حکم اس نذر کا کہ تھی ان کی ماں پر اور وہ وفات کر گئی تھیں قبل ادا کرنے کے، سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ تم ادا کرو ان کی طرف سے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ أُعْتِقَ

غلام آزاد کرنے والے کی فضیلت کا بیان

(۱۵۴۷) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَ فِكَائُهَا مِنَ النَّارِ، يُجْزَى كُلُّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ، وَأَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ عَتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتْمَا فِكَائُهُ مِنَ النَّارِ، يُجْزَى كُلُّ عَضْوٍ مِنْهُمَا عَضْوًا مِنْهُ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَائُهَا مِنَ النَّارِ، يُجْزَى كُلُّ عَضْوٍ مِنْهَا عَضْوًا مِنْهَا)) .

(صحیح) الروض النضير (۳۵۳) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۲۶۱۱) التعليق الرغیب (۶۱/۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ وغیرہ اصحاب نبی ﷺ سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: جو شخص آزاد کرے ایک مرد مسلمان کو ہوگا چھوڑا اس کا دوزخ سے فدیہ ہو جاوے گا ہر عضو اس غلام کا اس کے عضو کے بدلے میں، اور جو شخص مرد مسلمان آزاد کرے دو عورتیں مسلمان ہوں گی وہ دونوں چھوڑائی اس کی دوزخ سے فدیہ ہو جائے گا ہر عضو ان کا بدلے میں اس کے، ہر عضو کے اور جو مسلمان آزاد کرے ایک عورت مسلمان کو ہو جائے گی وہ چھوڑائی اس کی دوزخ سے فدیہ ہو جائے گا ایک ایک عضو اس کا بدلے میں اس کے ایک ایک عضو کے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔





شروع اللہ کے نام سے جو مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب السیر

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱۹) سیر کے بیان میں (التحفة ۱۷)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

قتال سے پہلے دعوت دینے کے بیان میں

(۱۵۴۸) عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ: أَنَّ حَيْشًا مِنَ الْحَيُوشِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ أَمِيرُهُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَاصِرُوا قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ، فَقَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ: دَعُونِي أَدْعُوهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: يَدْعُوهُمْ فَاتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ فَارِسِي تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيعُونِي فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِي لَنَا، وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَا، وَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا دِينَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ، وَأَعْطَوْنَا الْحِزْبَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ۔ قَالَ: وَرَطَنَ إِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَأَنْتُمْ غَيْرُ مُحْمُودِينَ وَإِنْ أَبَيْتُمْ نَابَذْنَكُمْ عَلَى سَوَاءٍ قَالُوا مَا نَحْنُ بِالَّذِي تُعْطِي الْحِزْبَةَ وَلَكِنَّا نَقَاتِلُكُمْ۔ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ؟ قَالَ: لَا، فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَى مِثْلِ هَذَا ثُمَّ قَالَ: انْهَدُوا إِلَيْهِمْ، قَالَ: فَتَنَهَدْنَا إِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذَلِكَ الْقَصْرَ (ضعيف. الارواء: ۵/ ۸۷) (ابی البختري نے سلمان فارسی کو نہیں دیکھا اس لیے منقطع ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے ابو البختری سے کہ ایک لشکر نے مسلمانوں کے لشکروں سے کہ امیر اس کے سلمان فارسی کو نہیں دیکھا تھے محاصرہ کیا ایک

قلعہ کا فارس کے قلعوں میں سے، پس کہا لوگوں نے اے ابا عبد اللہ اور یہ کنیت ہے سلمان کی کیا نہ دہاوا کریں ہم ان پر، فرمایا انہوں نے چھوڑ دو مجھ کو کہ میں دعوت کروں ان کو جیسا کہ سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ دعوت کرتے تھے ان کی یعنی کافروں کی پس آئے ان کے پاس سلمان اور کہا ان سے تحقیق میں ایک آدمی ہوں تم میں سے رہنے والا فارس کا دیکھتے ہو تم عرب کو کہ اطاعت کرتے ہیں میری پس اگر اسلام لائے تم پس تمہارے لیے مثل ہے اس چیز کے کہ ہمارے لیے ہے یعنی حصہ شنائم اور فتنے سے اور تم پر ہے مثل اس کے کہ ہم پر ہے اور اگر انکار کیا تم نے اور نہ قبول کیا تم نے مگر دین اپنا چھوڑ دیں گے ہم تم کو اسی دین پر اور دو ہم کو جز یہ ہاتھ سے اور تم ذلیل ہو۔ کہا راوی نے بیان کیا سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ مضمون ان سے فارسی میں اور یہ بھی کہا کہ تم اچھے نہیں یعنی بصورت عدم قبول ایمان کے اور اگر نہ مانو گے تم تو لڑیں گے ہم تم سے تم کو آگاہ کر کے۔ جواب دیا انہوں نے کہ نہیں ہم ایسے کہ جز یہ دیں لیکن لڑتے ہیں ہم تم سے۔ پھر کہا مسلمانوں نے اے ابا عبد اللہ! کیا نہ دہاوا کریں ہم ان پر؟ کہا انہوں نے نہیں کہا راوی نے پھر بلایا ان کو سلمان نے اسلام کی طرف تین دن مثل اسی کے پھر حکم دیا کہ دھاوا کرو ان پر۔ کہا راوی نے پھر دہاوا کیا ہم نے ان پر اور فتح کیا اس قلعہ کو۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور نعمان بن مقرن اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے۔ اور حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عطاء بن سائب کی روایت سے۔ اور سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے کہتے تھے ابو الخثری نے نہیں پایا سلمان رضی اللہ عنہ کو اس لیے کہ نہیں پایا انہوں نے علی کو، اور سلمان انتقال کر چکے تھے قبل علی کے اور گئے ہیں بعض اہل علم صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کی طرف، اور تجویز کیا انہوں نے کہ دعوت دی جائے قبل قتال کے۔ اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا کہا انہوں نے اگر پیشتر سے کر دی جائے ان کو دعوت تو بہتر ہے اور سبب ہے ان کے ڈرنے کا۔ اور کہا بعض علماء نے کہ اس زمانے میں دعوت کی حاجت نہیں۔ اور کہا احمد نے نہیں جانتا میں آج کے دن کسی کو کہ ضرور ہو اس کو دعوت۔ یعنی سب لوگ جان گئے ہیں کہ اہل اسلام اس لیے لڑتے ہیں لہذا دعوت ضرور نہیں۔ اور کہا امام شافعی نے کہ لڑائی شروع نہ کی جائے دشمن سے جب تک کہ دعوت نہ کر لیں مگر یہ کہ وہ خود آپڑیں مسلمانوں پر قبل دعوت کے اس صورت میں اگر دعوت نہ کی تو کچھ مضائقہ نہیں اس لئے کہ پہلے پہنچ چکی ہے ان کو دعوت۔



۲۔ باب النہی عن الإغارة إذا رأى مسجد أو سمع أذاناً

جب مسجد دیکھے اور آذان سنے تو حملہ نہ کرے

(۱۵۴۹) عَنْ عِصَامِ الْمُزَنِيِّ - وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ - قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَوْ سَرِيَّةً يَقُولُ لَهُمْ: ((إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا)).

(إسناده ضعيف) اس میں ابن عسّام راوی ضعیف ہے اس کے حالات نہیں ملتے ضعیف ابی داؤد (۴۵۴)

ترجمہ: روایت ہے عمام مزیؓ سے اور ان کو صحبت تھی رسول اللہ ﷺ کی کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ ﷺ جب بھیجے کسی چھوٹے لشکر کو فرماتے ان سے کہ جب دیکھو تم مسجد یا سنو تم آواز مؤذن کی یعنی کسی قریہ میں پس نہ قتل کرو وہاں کسی کو۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مروی ہے ابن عیینہ سے۔



۳۔ بَابُ : فِي الْبَيَاتِ وَالْعَارَاتِ

شب خون مارنے اور حملہ کرنے کے بیان میں

(۱۵۵۰) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِئَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ أَتَاهَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بَلِيلَ لَمْ يُغَرِّ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبَحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ. وَافَقَ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ الْخَمِيسَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اَللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبْتُ خَيْبَرَ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْدَرِينَ)) (صحیح)

ترجمہ: روایت سیدنا انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت نکلے خیبر کی طرف پہنچے وہاں رات کو اور تھے آپ جب پہنچتے کسی قوم پر رات کو نہ لوٹتے ان کو یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر جب صبح ہوئی نکلے یہود پہاڑہ اور ٹوکراہ اپنے لے کر پھر جب دیکھا انہوں نے آپ ﷺ کو کہا برابر آگئے محمدؐ (قسم ہے اللہ کی برابر آگئے محمدؐ) ساتھ لشکر لے کر۔ سو کہا رسول اللہ ﷺ نے: اللہ اکبر، یعنی اللہ بڑی بزرگی والا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق کہ جب ہم اترے ہیں آنگن میں کسی قوم کے پس بری ہے صبح ڈرائے گیوں کو۔

(۱۵۵۱) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بَعْرَصَتِهِمْ ثَلَاثًا .

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۴۱۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو طلحہؓ سے کہ نبی ﷺ تھے جب غالب آتے کسی قوم پر ٹھہرتے ان کے میدان میں تین دن تک۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور حدیث حمید کی جو مروی ہے انسؓ سے یعنی جو اس کے اوپر مروی ہوئی حسن ہے۔ صحیح ہے اور تحقیق رخصت دی ایک قوم نے اہل علم سے لوٹ کی رات کو اور شب خون کی۔ اور مکروہ کہا اس کو بعض نے۔ اور کہا احمد اور اسحاق نے کچھ مضائقہ نہیں شب خون میں دشمن پر رات کے وقت اور مراحمیس سے جو حدیث میں وارد ہوا ہے لشکر ہے یعنی چونکہ لشکر کے پانچ حصے ہوتے ہیں مقدمہ جو آگے چلے اور میمنہ جو دائیں طرف اور میسرہ جو بائیں طرف ہوا اور ساقہ جو پیچھے آئے اور قلب جو درمیان میں ہو جہاں سردار رہتا ہے اس لیے عرب بڑے لشکر کو حمیس کہتے تھے۔



۴۔ بَابُ: فِي التَّخْرِيقِ وَالتَّخْرِيبِ

کافروں کے گھر جلانے اور تباہ کرنے کے بیان میں

(۱۰۰۲) عَنْ أَبِي عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ، وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا فَايَمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْرِىَ الْفَاسِقِينَ﴾.

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۳۵۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے جلادینے کھجور کے درخت بنی نضیر کے اور کٹوا ڈالے، اور یہ معاملہ یومیرا میں گزر رہا تھا پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿مَا قَطَعْتُمْ.....﴾ یعنی جو کٹ ڈالو گے کوئی درخت کھجور کا یا چھوڑ دیا اس کو قائم اور پر جڑوں ان کی کے پس حکم سے اللہ تعالیٰ کے اور اس لیے کہ ذلیل کرے اللہ فاسقوں کو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور گئی ہے ایک قوم اہل علم سے اس طرف اور کہا کچھ مضائقہ نہیں درختوں کے کاٹنے میں اور قلعوں کے خراب کرنے میں یعنی بوقت جہاد۔ اور مکروہ کہا بعض نے اس کو، اور یہی قول ہے اوزاعی کا۔ اور کہا اوزاعی نے اور منع کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھل والے درخت کے کاٹنے سے اور مکانوں کے ویران کرنے سے۔ اور عمل کیا اس پر مسلمانوں نے بعد ان کے۔ اور کہا شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں آگ لگانے میں اور درخت اور پھل کاٹنے میں دشمن کے ملک میں۔ اور احمد نے کہا کہ بعض جگہ اس کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بے ضرورت آگ نہ لگائی جائے۔ اور کہا اسحاق نے آگ لگانا سنت ہے جب کافر اس سے ذلیل ہوں۔



۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْغَنِيمَةِ

غنیمت کے بیان میں

(۱۰۰۳) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَنِي عَنِ الْأَنْبِيَاءِ)) أَوْ قَالَ: ((أُمِّي عَلَى الْأَمَمِ وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ)). (اسنادہ صحیح . المشكاة : ۴۰۰۱ - تحقيق الثابتي . الارواء : ۱۵۲، ۲۸۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی مجھ کو پیغمبروں پر یا فرمایا میری امت کو امتوں پر اور حلال کیں ہمارے لیے غنیمتیں۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابوذر اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور سیار کو سیار مولیٰ بنی معاویہ کہتے ہیں روایت لیتے ہیں ان سے سلیمان بنی اور عبد اللہ بن بکر اور کنی لوگ۔

☆ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتِّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كُلِّهَا وَخَتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ)) . (صحیح - الارواء : ۲۸۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دی گئیں مجھے پیغمبروں پر چھ فضیلتیں: پہلی یہ کہ دیا گیا میں جوامع الکلم، دوسرے یہ کہ مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے یعنی کافروں کے دل میں میرا رعب ڈالا گیا، تیسرے حلال کی گئیں میرے لیے غنیمتیں، چوتھے بنائی گئی میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاک کرنے والی یعنی بوقت تیمم کے، پانچویں بھیجا گیا میں تمام خلق کی طرف، چھٹی ختم کئے گئے میرے ساتھ انبیاء۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مراد جوامع الکلم سے وہ حدیثیں ہیں کہ جن کے لفظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت ہوں۔



۶۔ بَابُ : فِي سَهْمِ الْخَيْلِ

گھوڑے کے حصے کے بیان میں

(۱۰۰۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَسَمَ فِي النَّفْلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ .

(صحیح) متفق علیہ۔ صحیح ابی داود (۲۴۴۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کیا غنیمت کو اور دو حصے دیے گھوڑے کے اور ایک حصہ دیا مرد کو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے سلیم بن اخضر سے مانند اسی کے اس باب میں مجمع بن جاریہ اور ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا۔ اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوذاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور اسحاق کہ سوار کو تین حصے ملیں دو گھوڑے کے اور ایک سوار کا اور واسطے پیدل کے ایک حصہ۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّرَايَا

لشکروں کے بیان میں

(۱۰۰۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ،

وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ)) . (ضعیف - الصحيحة : ۴۸۶ - الطبعة الجديدة) امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ مرسل ہے۔ بعض محققین نے اس کو زہری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بہترین صحابہ چار ہیں۔ یعنی خلفائے راشدین۔ اور بہترین لشکر جو چار سو ہیں اور بہترین فوج بڑی چار ہزار ہیں اور مغلوب نہ ہوں گے بارہ ہزار بسبب قلت کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں مرفوع کیا اس کو کسی بڑے محدث نے سوا جریر بن حازم کے۔ اور روایت کی یہ حدیث زہری نے نبی ﷺ سے مرسلہ۔ اور روایت کی یہ جہان بن عتري نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی لیث بن سعد نے عقیل سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلہ۔



۸۔ بَابُ: مَنْ يُعْطَى الْفَيْءُ؟

اس بیان میں کہ مال غنیمت کن کو دیا جاتا ہے؟

(۱۵۵۶) عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُوا بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَتَبْتُ إِلَيْكَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ، فَكَانَ يَغْزُو بِهِنَّ قَيْدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحَذِّينَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَأَمَّا يُسْهِمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ. (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۴۳۸)

ترجمہ: روایت ہے یزید بن ہرمز سے کہ نجدہ حروری نے لکھا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اور پوچھا کہ آیا تھے رسول اللہ ﷺ جہاد کرتے عورتوں کو ساتھ لے کر اور حصہ لگاتے ان کے لیے بھی؟ سو جواب لکھا ان کی طرف ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ تم نے جو لکھا طرف میری اور پوچھا مجھ سے کہ آیا تھے رسول اللہ ﷺ جہاد کرتے تھے ان کو ساتھ لے کر تو تھے رسول اللہ ﷺ کہ جہاد کرتے ان کو ساتھ لے کر پس وہ خدمت اور علاج کرتیں بیماروں کا اور کچھ ملتا تھا ان کو غنیمت سے بطریق انعام کے، لیکن مقرر نہیں کیا ان کے لیے حصہ۔

فائدہ: اس باب میں انس اور ام عطیہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔ اور بعض نے کہا ہے عورت اور لڑکی کو بھی حصہ دینا چاہیے۔ اور یہی قول ہے اوزاعی کا، کہا اوزاعی نے حصہ لگایا نبی ﷺ نے لڑکوں کا خیر میں۔ اور حصہ مقرر کیا اماموں نے مسلمانوں کے ہر مولود کے لیے جو پیدا ہوا ارض حرب میں اور کہا اوزاعی نے حصہ لگایا نبی ﷺ نے عورتوں کا خیر میں، اور تمسک کیا اس کے ساتھ مسلمانوں نے بعد آپ ﷺ کے، روایت کیا ہم سے یہ قول اوزاعی کا علی بن خشرم نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے، اور یہ جو انہوں نے کہا: یحذین من الغنیمۃ، مراد اس سے یہ ہے کہ بطریق انعام عورتوں کو کچھ ملتا تھا۔



۹۔ بَابُ : هَلْ يُسْهِمُ لِلْعَبْدِ؟

کیا غلام کو حصہ دیا جائے گا؟

(۱۵۵۷) عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ : شَهِدْتُ خَبِيرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُونَا فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَنِي فَقُلْتُ السَّيْفُ فَإِذَا أَنَا أَجْرُهُ فَأَمَرَنِي بِشَيْءٍ مِّنْ خُرْنِي الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقِيَّةً كُنْتُ أَرْفِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَنِي بِطَرَحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا. (صحيح) صحيح أبي داود (۲۴۴۰)

ترجمہ: روایت ہے عمیر مولیٰ ابی اللحم سے کہا حاضر ہوا میں خبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ انہوں نے شفاعت کی میری رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا انہوں نے کہ میں غلام ہوں۔ کہا عمیر نے پھر حکم کیا آپ ﷺ نے انکائی گئی میری تلوار اور میں اسے کھینچتا تھا یعنی بسبب دراز ہونے پر تلے کے اور کوتاہی قامت کے، پھر حکم کیا آپ نے میرے لیے کچھ اسباب خانگی کا یعنی مال غنیمت سے اور عرض کیا میں نے آپ ﷺ کے سامنے ایک منتر کہ میں جھاڑتا تھا اس سے دیوانوں کو سو حکم کیا مجھ کو، اس میں سے کچھ چھوڑ دینے کا اور کچھ یاد رکھنے کا۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کہ کہتے ہیں کہ حصہ نہ لگائیں غلام کا لیکن کچھ دیں اس کو بطریق انعام کے۔ اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ هَلْ يُسْهِمُ لَهُمْ

ذمی اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں تو کیا ان کو حصہ دیا جائے گا؟

(۱۵۵۸) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ حَتَّى إِذَا تَكَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرِ لِحَقِّهِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ يَذْكُرُ مِنْهُ جُزْءَةٌ وَنَجْدَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ((تَوْمُنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ؟)) قَالَ : لَا، قَالَ ((ارْجِعْ فَلَنْ أُسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ)) وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا.

(صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۱۰۱) صحيح أبي داود (۲۴۴۲)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے بدر کی طرف اور جب پہنچے حرۃ الوبر میں کہ نام ہے ایک مقام کا ملا آپ ﷺ سے ایک مرد مشرکوں میں سے کہ مشہور تھی اس کی لیلیٰ اور شجاعت تو فرمایا اس سے نبی ﷺ نے ایمان لاتا ہے تو اللہ اور اس کے رسول پر؟ اس نے کہا نہیں، فرمایا آپ ﷺ نے۔ پھر جا میں مد نہیں لیتا مشرک سے۔ اور اس حدیث میں اور بھی بیان ہے اس سے زیادہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ کہتے ہیں کہ حصہ نہ دیا جائے مشرک کو مال غنیمت سے اگرچہ وہ لڑائی میں شریک ہو مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ میں دشمن سے اور بعض اہل علم نے کہا حصہ دیا جائے اگر وہ حاضر ہو قتال میں مسلمانوں کے ساتھ۔ اور مروی ہے زہری سے کہ نبی ﷺ نے حصہ دیا ایک قوم کو یہود سے کہ لڑے تھے وہ آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہو کر۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے زہری سے۔ نوٹ : زہری کو روایت کو بعض محققین نے ارسال کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

(۱۵۵۹) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبِئْسَ النَّفَرُ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ خَبِيرٌ فَاسْتَمَعْنَا مَعَ الْيَمِينِ افْتَحُوْهَا. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۴۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جماعت میں اشعریوں کے خیر میں پس حصہ لگایا ہمارے لیے بھی آپ ﷺ نے ساتھ ان لوگوں کے جنہوں نے فتح کیا تھا اس کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہا ہے اوزاعی نے جو کہ ملے مسلمانوں سے قبل تقسیم غنیمت کے اس کا بھی حصہ لگایا جائے۔

۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِنْتِفَاعِ بِآيَةِ الْمَشْرِكِينَ

مشرکین کے برتن استعمال کرنے کے بیان میں

(۱۵۶۰) عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ. فَقَالَ ((أَنْقَوْهَا غَسَلًا

وَاطْبُخُوا فِيْهَا)) وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبْعٍ وَذِي نَابٍ. (صحیح) ارواء الغلیل (۳۷) صحیح ابی داؤد (۲۵۴۴-۲۵۴۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ثعلبہ خشنی سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ ﷺ مجوس کی ہانڈیوں سے یعنی اسے استعمال کریں یا نہ کریں فرمایا آپ ﷺ نے صاف کرو اس کو دھو کر پھر پکاؤ اس میں۔ اور منع فرمایا ہر درندے ذی ناب کے کھانے سے۔

فائدہ : اور مروی ہے یہ حدیث اور کئی سندوں سے بھی ابو ثعلبہ سے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے ابو ثعلبہ سے اور ابو قلابہ کو سامع نہیں ابی ثعلبہ سے سو اس کے کہ روایت کی یہ حدیث بواسطہ ابی السماء کے ابو ثعلبہ سے۔

☆ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَائِدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ يَقُولُ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ قَوْمَ أَهْلِ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِي آيَتِهِمْ قَالَ : ((إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيْهَا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاعْسِلُوْهَا وَكُلُوا فِيْهَا)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوداؤد نے سامعین نے ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس

۱۔ کچلی والا جو دانتوں سے پھاڑ کر کھائے۔

اور کہا میں نے یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ ایسی قوم کی زمین میں ہیں اہل کتاب سے کہ کھاتے ہیں ہم ان کے برتنوں میں، فرمایا آپ ﷺ نے: اگر پاؤ تم ان کے سوا اور برتن تو مت کھاؤ ان کے برتنوں میں اور اگر نہ پاؤ اور برتن تو دھولو اس کو اور کھاؤ اسی میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۔ بَابُ: فِي النَّفْلِ

نفل کے بیان میں

(۱۵۶۱) عَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْفِلُ فِي الْبَدَأِ الرَّبْعَ، وَفِي الْقُفُولِ الثَّلَاثَ.

(ضعیف الإسناد) لکن له شاهد فی ((صحیح ابی داؤد (۲۴۵۵)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نفل دیتے تھے چوتھائی حصہ غنیمت کے مال سے ابتدائے جہاد میں اور تہائی حصہ لوٹنے کے وقت میں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور حبیب بن مسلمہ اور معن بن یزید اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور حدیث عبادہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی السلام سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اصحاب نبی ﷺ کے۔

☆ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَبْعَةَ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّوْبَا يَوْمَ أُحُدٍ.

(حسن الإسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے نفل میں لے لی تلوار اپنی ذوالفقار دن بدر کے اور اسی کا حال دیکھا خواب میں دن احد کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ ہم اسی سند سے جانتے ہیں مروی ہونا اس کا ابو الزناد سے اور اختلاف ہے اہل علم کا نفل میں خمس غنیمت سے۔ سو کہا مالک بن انس نے نہیں پہنچا ہم کو کہ رسول اللہ ﷺ نے نفل دیا ہو ہر جہاد میں مگر نفل دیا ہے آپ ﷺ نے بعض میں اور یہ مفوض ہے رائے پر امام کے کہ اول و آخر میں جہاد کے جیسا مناسب جانے نفل دے۔ کہا ابن منصور نے پوچھا میں نے احمد سے کہ نبی ﷺ نے نفل دیا جب نکلے جہاد کو چوتھائی بعد خمس کے اور جب لوٹے تب دی تہائی بعد خمس کے، تو فرمایا انہوں نے کہ نکالتے تھے غنیمت سے پانچواں حصہ پھر دیتے تھے نفل مابقی سے اور نہیں تجاوز کرتے تھے اس سے یعنی ثلث سے۔ اور ابن مسیب نے کہا نفل خمس میں سے ہے۔ اور اسحاق نے بھی ایسا ہی کہا۔ مترجم کہتا ہے نفل مال غنیمت ہے اور تفصیل مال غنیمت میں سے کسی کو سہام سے کچھ زیادہ دینا ہے، امام کو جائز ہے اگر مصلحت دیکھے تو کسی کو غنیمت سے زیادہ دے۔ اور آنحضرت ﷺ بھی بعض غازیوں کو نفل سے سرفراز فرماتے تھے مگر اس میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ تفصیل اصل غنیمت سے دی جائے یا خمس خمس سے۔ خطابی نے کہا

اصل روایات دال ہیں اس پر کہ اصل غنیمت سے ہے۔ اتنی۔ اور اصح شافعیہ کے نزدیک یہ ہے کہ خمس انھس سے دی جائے۔ اور مالک نے کہا نفل نہیں مگر خمس سے۔ اور اوزاعی اور احمد اور ابو ثور نے کہا اصل غنیمت سے دی جائے۔ کذا فی مسک الختام۔ اور عبادہ کی روایت میں جہاں ابتدائے جہاد اور لوٹنا مذکور ہے مراد اس سے یہ ہے کہ جب ایک ٹکڑا لشکر کا ابتدائے جنگ میں دشمنوں پر جا گرتا اور دشجاعت دیتا ان سے آپ ﷺ ربع غنیمت کا وعدہ فرماتے بطور نفل کے اور تین ربع سب لشکر پر تقسیم فرماتے، اور جب لشکر مقابلہ عدو سے لوٹا اس وقت میں جو گردو بارہ دشمن پر جا کر مار دھاڑ کرتا اس کو ثلث غنیمت عنایت فرماتے اور باقی میں انہیں شریک کرتے اس لیے کہ مقابلہ دشمن کا بعد رجوع لشکر کے زیادہ دشوار ہے اور امید مدد کی بھی اپنے لشکر سے نہیں ہے کہ وہ لوٹ چکا ہے۔



۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ قُتِلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ

اس بیان میں کہ جو کسی کافر کو قتل کرے تو اس کا سامان اسی کے لیے ہے

(۱۵۶۲) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ

سَلْبُهُ)) وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ . (صحيح - الارواء : ۵ / ۵۲ ، ۵۳) صحيح ابی داؤد (۲۴۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے قتل کیا کسی مقتول یعنی کافر کو اور اس کے لیے اس پر کوئی گواہ بھی ہے پس اس کے لیے ہے سامان اس مقتول کا۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فانلاق: روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور اس باب میں عوف بن مالک اور خالد بن ولید سے اور انس سے اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو محمد کا نام نافع ہے اور وہ مولیٰ ہیں ابو قتادہ کے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے۔ اور یہی قول ہے اوزاعی اور شافعی اور احمد کا۔ اور کہا بعض علماء نے کہ امام نکالے سلب میں سے خمس کو یعنی قاتل کو سلب کامل نہ دے۔ اور ثوری نے کہا نفل یہی ہے کہ امام لڑائی میں کہہ دے کہ جو چھین لائے کافروں سے وہ اس کا ہے یا جو مارے کافروں کو اس کے لیے ہے سامان اس کا اور امام کا یہ حکم دینا جائز ہے اور اس میں خمس نہیں۔ اور اسحاق نے کہا سلب قاتل کا ہے مگر جب کہ بہت سی چیز ہو اور امام تجویز کرے کہ اس میں سے خمس لے، جیسا کیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے۔ مترجم کہتا ہے مراد سلب سے سواری ہے کپڑے ہتھیار اور جو کچھ کافر مقتول کے پاس ہو۔ اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ سلب کا مستحق کون ہے، امام شافعی وغیرہ کا مذہب ہے کہ مستحق اس کا قاتل ہے خواہ امام کہے یا نہ کہے اور یہ حکم سب لڑائیوں میں ہے۔ اور ابو حنیفہ اور مالک نے کہا مستحق نہیں قاتل سلب کا بجز قتل کے بلکہ وہ سب مجاہدوں کا حق ہے بمنزلہ غنیمت کے مگر یہ کہ حاکم عیش حکم دے کہ جو مارے کافر کو وہ اس کا سلب لے لے مگر یہ مذہب ضعیف ہے، بل میں کہا ہے کہ یہ قول موافق اُدلہ نہیں ہے اور اختلاف ہے کہ سلب سے خمس لیا جائے شافعی کے اس میں دو قول ہیں صحیح قول ان کے اصحاب کے

نزدیک یہی ہے کہ خُسر نہ لیا جائے اور یہی ظاہر احادیث ہے۔ اور یہی قول ہے احمد کا اور ابن منذر وغیرہ کا اور مکحول اور مالک اور اوزاعی نے کہا خُسر لیا جائے اور شافعی کا بھی ایک قول ضعیف یہی ہے۔ خلاصہ مافی النووی ومسک الختام۔



۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقَسِّمَ

تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی خرید و فروخت کی کراہت

(۱۵۶۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقَسَّمَ. (صحیح عند الالبانی۔ المشكاة: ۴۰۱۵، ۴۰۱۶۔ التحقيق الثاني) الارواء الغلیل (۱۲۹۳) ((احادیث البیوع)) بعض محققین

کہتے ہیں اس میں محمد بن ابراہیم الباہلی مجہول ہے۔ تقریب (۵۷۰۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کی چیزیں خریدنے سے یہاں تک کہ تقسیم ہو۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ وُطْءِ الْحَبَالِي مِنَ السَّبَايَا

قید میں آنے والی حاملہ عورتوں سے مباشرت کرنے کی کراہت

(۱۵۶۴) عَنْ عِرْبَابِ بْنِ سَارِيَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُوْطَأَ السَّبَايَا حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ. (صحیح۔ انظر الحديث ۱۴۷۴)

ترجمہ: روایت ہے عریب بن ساریہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ جماع کیا جائے قیدی عورتوں سے یہاں تک کہ جنین وہ جوان کے پیٹوں میں ہے۔

فائدہ: اس باب میں روبیع بن ثابت سے بھی روایت ہے اور حدیث عریب کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے۔ اور اوزاعی نے کہا کہ جب کوئی شخص لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ وطی نہ کی جائے حاملہ سے جب تک وہ نہ جنے۔ اور کہا اوزاعی نے کہ آزاد عورتوں کے لیے تو جاری ہے سنت کہ ان کو حکم ہے عدت کا۔ اور کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ علی بن خشرم نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے۔ مترجم کہتا ہے یہ حکم تو حاملہ کا ہے اور غیر حاملہ اگر قید میں آئے تو استبراء ایک حیض سے ضرور ہے بعد ایک حیض کے جماع کرے۔ چنانچہ سنن میں مرفوعاً مروی ہے کہ حلال نہیں کسی مرد کو جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ جماع کرے کسی عورت قیدی میں سے جب تک کہ اس کو پاک نہ کر لے یعنی ساتھ ایک

حیض کے۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْمُشْرِكِينَ

مشرکین کے کھانے کے حکم میں

(۱۵۶۵) عَنْ هَلْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ: ((لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ

صَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ)) (حسن) حلیاب المرأة المسلمة (۱۸۲)

ترجمہ: روایت ہے ہلب سے کہا پوچھا میں نے نبی ﷺ سے حکم طعام نصاریٰ کا، تو فرمایا آپ ﷺ نے: شک نہ ڈالے تیرے سینے میں وہ کھانا جس میں مشابہت کی تو نے نصرانیت کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا محمود نے اور عبید اللہ بن موسیٰ نے روایت کی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے قبیصہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ اور روایت کی محمود اور وہب نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے مری بن قطری سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ رخصت ہے طعام اہل کتاب کی۔ مترجم کہتا ہے اجماع ہے جواز طعام میں حریوں کے جب تک اہل اسلام دار الحرب میں ہوں کہ بقدر ضرورت کھالیں اور اس میں اذن امام بھی ضرور نہیں، اور حلال ہیں ذبائح اہل کتاب کے، اور اجماع ہے اس پر۔ نہیں خلاف کیا اس پر ہمارا مگر شیعوں نے اور مذہب ہمارا اور جمہور کا اباحت اس کی ہے خواہ وہ نام لیں اللہ کا یا نہ لیں۔ اور ایک قوم نے کہا حلال نہیں مگر یہ کہ نام لیں اللہ کا، مگر جو ذبح کریں نام پر مسیح کے یا اوپر کینیت ان کے کہ پس وہ حرام ہے۔ اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مجاہدین علماء کا۔ اتنی مافی النوی۔ فقیر کہتا ہے جب ذبائح اہل کتاب کے حلال ہیں تو عجب ہے ان پر جو مسلمانوں کے ذبائح سے جو بنام اللہ ذبح ہوتے ہیں محترز رہیں، ہاں البتہ جو بنام اولیاء یا بہ نیت نذران کی کے ذبح ہوں وہ البتہ حرام ہے۔



۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ

قیدیوں کے درمیان جدائی ڈالنے کی کراہت

(۱۵۶۶) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ

بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ)) (حسن) المشكاة: (۳۳۶۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو جدائی ڈالے درمیان لڑکے اور اس کی ماں کے جدائی ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان قیامت کے دن۔

فائدہ : اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی ﷺ سے، اور سوان کے مکروہ رکھتے تھے جدائی ڈالنے کو درمیان لڑکے اور اس کی ماں کے قیدلوں میں، اور درمیان لڑکے اور اس کے باپ کے، اور درمیان بھائیوں کے، یعنی تقسیم اور بیچ وغیرہ میں۔

۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسَارِيِّ وَالْفِدَاءِ

قیدیوں کو قتل کرنے اور فدیہ لے کر چھوڑنے کے بیان میں

(۱۵۶۷) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ جَبْرَائِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: خَيْرُهُمْ۔ يَعْنِي أَصْحَابَكَ۔ فِي أَسَارِي بَدْرٍ، الْقَتْلُ أَوْ الْفِدَاءُ عَلَى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَاتِلٌ مِثْلُهُمْ) قَالُوا: الْفِدَاءُ وَيُقْتَلُ مِنَّا. (صحیح عند الابانی۔ المشكاة: ۳۹۷۳۔ التحقيق الثاني۔ الارواء: ۵/ ۴۸، ۴۹) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ہشام بن حسان اور سفیان ثوری دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جبرائیل اترے مجھ پر اور کہا اختیار دو تم اپنے اصحاب کو اساری بدر کے قتل اور فدیہ میں، اور اگر اختیار کریں فدیہ کو تو قتل کیے جائیں گے سال آئندہ مثل ان اساری کے۔ کہا انہوں نے اختیار کیا ہم نے فدیہ لے کر چھوڑ دینا کافروں کا اور قتل کیے جائیں ہم میں سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابو بزرہ اور جابر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے ثوری کے، نہیں جانتے ہم مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے ابو اسامہ نے ہشام سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی ابن عون نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل۔ اور ابو داؤد و حنفی کا نام عمر بن سعد ہے۔

(۱۵۶۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. (صحیح) ترجمہ: روایت ہے عمر بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے فدیہ دیا دو مردوں کا مسلمانوں سے ساتھ ایک مرد سے مشرکوں کے۔ یعنی ایک مشرک دے کر دو مسلمان چھڑا لیے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عمر ابو قلابہ کی کنیت ابوالمہلب ہے، اور نام ان کا عبد الرحمن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید الجرمی ہے۔ اور عمل اسی روایت پر ہے نزدیک اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جس کو چاہے مفت چھوڑ دے اور جس کو چاہے قتل کرے اور جس کو چاہے کچھ مال لے کر چھوڑ دے۔ اور بعض علماء نے قتل ہی کو اختیار کیا ہے فدا پر۔ اور ازواجی نے کہا کہ خبر بخشی مجھ کو کہ یہ آیت منسوخ ہے ﴿فَأَمَّا مِنَّا بُدْءٌ وَآمَّا فِدَاءٌ﴾ اور نسخ اس کی آیت قتال ہے ﴿فَأَقْضُوا لَهُمْ حَيْثُ يُقْفَتُوهُمْ﴾ روایت کی ہم سے یہ بات ازواجی کی ہناد نے انہوں نے ابن

مبارک سے۔ انہوں نے اوزاعی سے کہا اسحاق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے جب قید ہوں قیدی قتل کیے جائیں، یا فدیہ دیے جائیں فرمایا انہوں نے اگر قدرت پائیں کفار فدیہ دینے پر تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور اگر قتل کیے جائیں تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ کہا اسحاق نے خون بہانا میرے نزدیک اولیٰ ہے، مگر یہ کہ ہو معروف اور طمع کریں اس میں اکثر لوگ۔



۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ

عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

(۱۵۶۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ، وَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ. (إسناده صحيح) إرواء الغلیل (۱۲۱۰) صحيح أبي داود (۲۳۹۴) **ترجمہ:** روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک عورت ملی بعض لڑائیوں میں رسول اللہ ﷺ کو قتل ہوئی پس برا جانا رسول اللہ ﷺ نے اس کے قتل کو، اور منع فرمایا عورتوں اور لڑکوں کے قتل سے۔

فائدہ: اس باب میں بریدہ اور ربیعہ سے بھی روایت ہے۔ اور ان کو ربیعہ بن ربیعہ کہتے ہیں۔ اور روایت ہے اسود بن سریج اور ابن عباس اور صعب بن جثامہ سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض صحابہ وغیرہم کے کہ حرام کہتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے قتل کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔ اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے شب خون کی اور عورتوں اور لڑکوں کو شب خون میں قتل کرنے کی۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ رخصت دی ہے ان دونوں نے شب خون میں۔

(۱۵۷۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ خَلَيْنَا أَوْ طَعْنَا نِسَاءَ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادَهُمْ قَالَ: ((هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ)). (إسناده حسن) صحيح أبي داود (۳۳۹۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے خبر دی مجھ کو صعب بن جثامہ نے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ بے شک گھوڑوں ہمارے نے روند ڈالا بہت سی عورتوں اور لڑکوں کو مشرکوں سے، فرمایا آپ ﷺ نے: وہ اپنے باپ دادوں کی قسم سے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے خلاصہ باب یہ ہے کہ قصد عورت اور بچوں کو نہ مارے اور اگر شب خون یا دھاوے میں بغیر قصد کے قتل ہو جائیں تو مضائقہ نہیں آخر وہ بھی مشرکوں میں سے ہیں۔



۲۰۔ باب النہی عَنِ الْإِحْرَاقِ بِالنَّارِ

آگ میں جلانے کی ممانعت

(۱۰۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْثٍ فَقَالَ : ((إِنْ وَجَدْتُمْ فَلَانًا وَفَلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ ((إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فَلَانًا وَفَلَانًا بِالنَّارِ ، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَأَقْتُلُوهُمَا)) .

(إسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر میں، سو فرمایا انہوں نے اگر پاؤ تم فلا نے فلا نے مردوں کو قریش سے تو جلا دو ان کو آگ سے، پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہم نے ارادہ کیا نکلنے کا: میں نے حکم کیا تھا تم کو کہ جلا تا تم نے فلا نے فلا نے کو آگ میں، اور آگ ایسی ہے کہ نہیں عذاب کرتا ساتھ اس کے مگر اللہ تعالیٰ، پس اگر پاؤ ان دونوں کو تو قتل کرو ان کو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور حمزہ بن عمر واسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے۔ اور ذکر کیا محمد بن اسحاق نے درمیان سلمان بن یسار اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک مرد کا اسی اسناد میں۔ اور روایت کی کئی شخصوں نے مثل روایت لیث کے۔ اور حدیث لیث بن سعد کی اشباہ اور اصح ہے۔



۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْغُلُولِ

خیانت کرنے کے بیان میں

(۱۰۷۲) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيٌّ مِنْ ثَلَاثٍ : الْكِبَرِ وَالْغُلُولِ وَالذَّنِّ ، دَخَلَ الْجَنَّةَ)) .

(اسناده صحيح) ((احادیث البیوع)) المشكاة (۲۹۲۱) التحقیق الثانی۔ سلسلۃ الأحادیث الصحیحہ (۲۷۸۵)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو مرد اور وہ پاک ہے تکبر اور غلول اور قرض سے داخل ہو جنت میں۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے۔

(۱۰۷۳) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيٌّ مِنْ ثَلَاثٍ : الْكُنْزِ وَالْغُلُولِ وَالذَّنِّ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) . هَكَذَا قَالَ سَعِيدُ الْكَنْزِ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ فِي حَدِيثِهِ الْكِبَرِ وَلَمْ

يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ مُعَدَّانَ وَرِوَايَةُ سَعِيدٍ أَصَحُّ. (شاذ بهذه اللفظة - الصحيحة : ٢٧٨٥) اس میں کنز کا لفظ صحیح نہیں۔
اس میں قنادہ مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

بخاری: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کی روح جدا ہوئی بدن سے اور وہ پاک ہے تین چیزوں سے کنز اور غلول اور قرض سے داخل ہوا جنت میں۔ ایسا ہی کہا سعید نے لفظ کنز کا۔ اور ابو عوانہ نے اپنی حدیث میں لفظ کبر کا۔ اور نہیں ذکر کیا معدان کا اور روایت سعید کی صحیح ہے۔

(١٥٧٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَبِلَ يَارَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ فَلَانًا قَدْ اسْتَشْهَدَ قَالَ : ((كَلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بَعَاءَةً قَدْ عَلَّمَهَا)) قَالَ : ((قُمْ يَا عُمَرُ فَنَادِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ)) ثَلَاثًا۔

(اسنادہ صحیح)

بخاری: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ تحقیق کہ فلاں شخص شہید ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر گز نہیں میں نے دیکھا اس کو آگ میں، یعنی دوزخ کے، بسبب ایک عبا کی کہ چرایا اس کو مال غنیمت سے، پھر فرمایا آپ ﷺ نے کھڑے ہو عمر اور پکار تین بار کہ نہیں داخل ہوں گے جنت میں مگر مؤمن لوگ۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے غلول غنیمت کے مال میں سے کچھ چرانا ہے۔ اور کنز وہ مال ہے کہ باوصف کامل ہونے نصاب کے اس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔

۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

عورتوں کے جہاد میں جانے کے بیان میں

(١٥٧٥) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأَمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ يَسْقِيْنَ الْمَاءَ، وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحَى . (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (٢٢٨٤)

بخاری: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ جہاد میں ساتھ رکھتے ام سلیم اور چند عورتوں کو ان کے ہمراہ انصار سے کہ پلاتی تھیں پانی اور علاج کرتی تھیں زخمیوں کا۔

فائلا: اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي قُبُولِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

مشرکوں کے ہدیے قبول کرنے کے بیان میں

(١٥٧٦) عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّ كِسْرَى أَهْدَى لَهُ فَقَبِلَ وَأَنَّ الْمُلُوكَ أَهْدَوْا إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ .

(ضعیف جدًا - التعليق على الروضة الندية : ١٦٣ / ٢) اس میں ثویر بن ابی فاختہ ضعیف ہے۔ تاریخ الکبیر (١٨٣ / ٢)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کے پاس ہدیہ بھیجا کسریٰ نے، پس قبول کیا آپ ﷺ نے۔ اور بادشاہ ہدیہ بھیجتے تھے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ قبول کرتے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ثور بیٹے ہیں ابی فاخثہ کے نام ان کا سعید بن علاقہ ہے، اور کنیت ان کی جہم ہے۔

۲۴۔ بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

مشرکوں کے ہدیے قبول کرنے کی کراہت

(۱۵۷۷) عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ: أَنَّهُ أَهْلَى لِلنَّبِيِّ ﷺ هَدِيَّةٌ أَوْ نَاقَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أُسْلِمْتُ؟)) فَقَالَ:

لَا قَالَ: ((فَأَنَّى نُهَيْتُ عَنْ زُبْدِ الْمُشْرِكِينَ؟)). (حسن، صحيح) المصدر نفسه (۱۶۴/۲)

ترجمہ: روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ انہوں نے ہدیہ بھیجا نبی ﷺ کو کچھ ہدیہ یا کوئی اونٹ، راوی کو شک ہے، سو فرمایا نبی ﷺ نے: کیا اسلام لایا تو؟ کہا عریاض نے: نہیں، فرمایا آپ ﷺ نے: میں منع کیا گیا ہوں مشرکین کے ہدیوں سے۔ یعنی ان کے قبول سے۔

فائدہ: کہا ابو یعلیٰ نے: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور معنی اِنِّیْ نُهَيْتُ عَنْ زُبْدِ الْمُشْرِكِينَ کے یہ ہیں کہ منع کیا گیا ہوں مشرکوں کے ہدایا قبول کرنے سے۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ قبول کرتے تھے ہدایا مشرکین کے۔ اور مذکور ہے حدیث میں کراہیت اس کی اور احتمال ہے کہ شاید پہلے قبول کرتے ہوں پھر منع فرمایا اس سے۔ مترجم کہتا ہے عیاض بکسر اول و تخفیف تحتانیہ تسمی مجاشی صحابی ہیں کہ بعد اس قصہ کے جو مذکور ہوا مشرف باسلام ہوئے، اور لصرہ میں رہے اور سنہ پچاس تک زندہ رہے۔ خطاب نے کہا ہے شاید یہ حدیث منسوخ ہو اس لیے کہ قبول کرنا ہدایا مشرکین کا بہت احادیث میں وارد ہوا ہے۔ اور شاید ہدیہ عیاض کا اس لیے واپس کیا کہ ان کو رغبت ہو اسلام کی اور نفرت ہو شرک سے۔ اور اکید ردومہ اور مقفوس کے ہدایا آپ ﷺ نے قبول فرمائے ہیں۔ اور بیہقی نے کہا اخبار قبول ہدایا میں اصح اور اکثر ہیں۔ انتہی ما قال فی المرقات مختصراً۔



۲۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ

سجدہ شکر کے بیان میں

(۱۵۷۸) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ أَمْرٌ فَسَرَّ بِهِ فَخَرَّ لِلَّهِ سَاجِدًا.

(حسن) ارواء الغلیل (۴۷۴) الروض (۷۲۴) صحيح ابی داؤد (۲۴۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کو آئی خوشخبری کسی کام کی اور خوش ہوئے آپ ﷺ اس سے پس گر پڑے

آپ ﷺ سجدے میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے روایت سے بکار بن عبدالعزیز کی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ تجویز کیا انہوں نے سجدہ شکر کو۔ مترجم کہتا ہے اسی طرف گئے ہیں شافعی اور احمد اور کہتے ہیں کہ سجدہ شکر مشروع ہے بخلاف مالک اور ابوحنیفہ کے، اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ طہارت شرط ہے سجدہ شکر میں یا نہیں تو بعضی اشتراط طہارت کے قائل ہیں قیاساً علی الصلوٰۃ، اور بعضی عدم اشتراط کے اس لیے کہ یہ نماز نہیں۔ وہ والا قرب اور سفر السعادت میں ہے کہ عادت آنحضرت ﷺ کی تھی کہ جب نعمت تازہ یا دفع عذاب کی خبر سنتے سجدہ شکر بجالاتے۔ انتہی مانی مسک الختام۔



۲۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ

عورت اور غلام کے امان دینے کے بیان میں

(۱۵۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذَ لِلْقَوْمِ - يَعْنِي تَجِيرُ - عَلَى الْمُسْلِمِينَ)) . (اسناد حسن۔ المشكاة : ۳۹۷۸ - التحقيق الثاني -)

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے: تحقیق کہ عورت لیتی ہے واسطے قوم کے یعنی پناہ مراد اس سے یہ کہ پناہ دلواتی ہے مسلمانوں سے۔

فائدہ : اس باب میں ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

☆ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهَا قَالَتْ : أَحْبَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَاسِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((قَدْ آمَنَّا مِنْ أَمْنِ)) . (صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۰۴۹) صحیح ابی داؤد (۲۴۶۸)

ترجمہ : روایت ہے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے پناہ دلوائی میں نے اپنے شوہر کی قربت والوں میں سے دو شخصوں کو، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے امن دی ہم نے جس کو امن دی تو نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ جائز کہا ہے انہوں نے عورت کے امان دینے کو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ جائز کہا ہے انہوں نے عورت اور غلام کی امان دینے کو۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے جائز رکھا امان کو غلام کے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ عقیل بن ابی طالب کا اور ان کو ام ہانی کے مولیٰ بھی کہتے ہیں اور نام ان کا یزید ہے۔ اور روایت کی انہوں نے علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ذمہ مسلمانوں کا واحد ہے چلتا ہے ساتھ اس کے ادنے ان کا۔ اور مراد اس کی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ جس نے امن دی مسلمانوں میں سے کسی شخص کو پس وہ جائز ہے اور رعایت اس کی سب کو ضرور ہے۔

۲۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْعَدْرِ

عہد شکنی کے بیان میں

(۱۵۸۰) عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ يَقُولُ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ أَهْلِ الرُّومِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيرُ فِي بِلَادِهِمْ، حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى دَابَّةٍ أَوْ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا عَدْرَ وَإِذَا هُوَ عُمَرُو بْنُ عَبْسَةَ فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحِلُّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتَّى يَمُضِيَ أَمْدُهُ أَوْ يُنْبَذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ)) قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ . (صحيح) صحيح أبي داود (۲۴۶۴)

ترجمہ: روایت ہے سلیم بن عامر سے کہتے تھے وہ کہ درمیان معاویہ رضی اللہ عنہ کے اور اہل روم کے صلح تھی اور یہ چلے ان کے شہروں میں اس ارادہ سے کہ جس وقت تمام ہمدت صلح کی لوٹیں ان کو پس ناگہاں ایک مرد آیا دابہ یا فرس پر۔ یعنی راوی کو شک ہے کہ دابہ کہا یا فرس وہ کہتا تھا اللہ اکبر تم کو وفا ضرور ہے نہ عہد شکنی۔ پھر دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے پوچھا ان سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سبب اس کا فرمایا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس کا اور کسی قوم کے درمیان عہد ہو تو نہ توڑے عہد کو اور نہ شدت کرے اس میں، یعنی کچھ تغیر نہ کرے، یہاں تک کہ گزر جائے مدت اس کی یا پھینک دے وہ عہد ان کی طرف برابر، یعنی ان کو آگاہ کر دے، کہ ہمارے تمہارے درمیان اب صلح نہیں تاکہ علم صلح میں دونوں برابر ہو جائیں۔ پھر لوٹے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ قبل انقضائے مدت صلح کے چلے تھے اس لیے کہ فوراً بوقت اتمام مدت ان کو لوٹیں حضرت عمرو بن عبسہ کو یہ امر بھی ناپسند ہوا۔



۲۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

اس بیان میں کہ ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا

(۱۵۸۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ)).

(صحيح) صحيح أبي داود (۲۴۶۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے ہر عہد شکن کے لیے گاڑا جائے گا ایک نیزہ قیامت کے دن۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے علی عبد اللہ بن مسعود اور ابو سعید خدری اور انس رضی اللہ عنہم سے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النُّزُولِ عَلَى الْحُكْمِ

کسی کے فیصلے پر پورا اترنے کے بیان میں

(۱۵۸۲) عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوا أَكْحَلَهُ أَوْ أَبْجَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَتَرَكَهُ، فَزَفَقَهُ الدَّمُ فَحَسَمَهُ أُخْرَى، فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ: اللَّهُمَّ، لَا تَخْرِجْ نَفْسِي حَتَّى تُفَرِّعَ عَيْنِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَسْتَمْسِكَ عِرْفُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحَكَمَ أَنَّ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَتُسْتَحْيٰ نِسَاؤُهُمْ وَيَسْتَعِينُ بِهِمُ الْمُسْلِمُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَصَبْتُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ)) وَكَانُوا أَرْبَعِمِائَةٍ، فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَقَ عِرْفُهُ فَمَاتَ. (صحيح - الإرواء: ۵ / ۳۸، ۳۹)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تیرا لگا جنگ احزاب میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے اور کٹ گئی رگ اکل ان کی یا اُجھل، پس داغ دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے آگ سے، سو سو جگیا ان کا ہاتھ پھر چھوڑ دیا، سو بسنے لگا خون، پھر دوبارہ داغ اس کو پھر سو جگیا ان کا ہاتھ پھر جب دیکھا انہوں نے یہ حال یعنی یقین ہوا موت کا کہا یا اللہ نہ نکال جان میری یہاں تک کہ ٹھنڈی کر آ نکھیں میری بنی قریظہ سے یعنی ان کا ہلاک دیکھ لوں پس رک گئی ان کی رگ اور نہ پڑا اس میں سے ایک قطرہ یہاں تک کہ اترے وہ حکم پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پس پیغام بھیجا آپ نے ان کی طرف یعنی بلایا اور حکم کیا سعد نے کہ قتل کیے جائیں مردان کے اور زندہ رکھی جائیں عورتیں ان کی مدد ہو مسلمانوں کو۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پایا تم نے حکم اللہ کا ان کے باب میں۔ یعنی جو حکم اللہ تعالیٰ کا تھا وہی تم نے حکم دیا۔ اور تھے بنی قریظہ چار سو پھر جب فارغ ہوئے آپ ان کے قتل سے کھل گئی سعد رضی اللہ عنہ کی رگ اور مر گئے وہ۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۵۸۳) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اقْتُلُوا شَيْوْخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرَّهُمْ)) وَالشَّرُّ: الْعِلْمَانُ الَّذِينَ لَمْ يُبْتِئُوا. (إسناده ضعيف - المشكاة: ۳۹۵۲ - التحقيق الثاني) ضعيف ابی داود (۲۵۹) اس کی سند قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ قتل کرو شیوخ مشرکین کو اور زندہ چھوڑ دو ان کے لڑکوں کو، مرد اس سے وہ ہیں جن کے زیر ناف کے بال نہ نکلے ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور روایت کیا حجاج بن ارطاة نے قتادہ سے مانند اس کے۔

(۱۵۸۴) عَنْ عَطِيَّةِ الْقُرَظِيِّ، قَالَ : غُرِضْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ قَرْيَظَةَ فَكَانَ مَنْ أُنْبِتَ قُتِيلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِيَ سَبِيلُهُ، فَكُنْتُ مَنْ يُنْبِتُ فَخُلِيَ سَبِيلِي. (صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۳۹۷۴ - التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے عطیہ قرظی سے کہا کہ سامنے لائے گئے ہم رسول اللہ ﷺ کے دن قریظہ کے اور حکم یہ تھا کہ جس کے موئے زہار نکلے ہوں قتل کیا جائے اور جس کے نہ نکلے ہوں وہ چھوڑ دیا جائے۔ پھر میں ان میں سے تھا کہ جن کے زہار نہ نکلے تھے پس چھوڑ دیا مجھ کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے ان کے نزدیک نکلنا موئے زہار کا علامت بلوغ ہے اگرچہ معلوم نہ ہوا احتلام اور سن اس کا۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔



۳۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَلْفِ

حلف دینے کے بیان میں

(۱۵۸۵) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ : ((أَوْفُوا بِحَلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ - يَعْنِي الْإِسْلَامَ - إِلَّا شِدَّةً، وَلَا تُحْدِثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ)).

(اسنادہ حسن - المشكاة : ۳۹۸۳ - التحقیق الثانی -)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے خطبہ میں: کہ پورا کرو حلف ایام جاہلیت کی اس لیے کہ وہ نہ بڑھائے گی یعنی اسلام میں مگر مضبوطی اور نئی حلف اب نہ کرو اسلام میں۔

فائدہ: اس باب میں عبدالرحمن بن عوف اور ام سلمہ اور جبیر بن معتم اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور قیس بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے مترجم کہتا ہے عرب میں دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے اس بات پر حلف کرتی کہ ہم تمہاری مدد کریں گے لڑائی میں اور تم ہماری اور ایک دوسرے کا حلیف کہتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا جس کی قسم سابق کی ہو وہ اس کا حق ادا کرے کہ اس میں اسلام کی مضبوطی اور نیک نامی ہے کہ اہل اسلام وفائے عہد کے ساتھ مشہور ہوں گے اور اب بعد اسلام کے تازہ حلف کسی سے نہ کرے۔



بَابُ : فِي أَخْذِ الْجَزِيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ

مجوسی سے جزیہ لینے کے بیان میں

(۱۵۸۶) عَنْ بَحَّالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَى مَنَاذِرَ، فَجَاءَ نَاكِتَابُ عُمَرَ أَنْظَرُ

مَجُوسَ مَنْ قَبْلَكَ فَخُذْ مِنْهُمْ الْجِزْيَةَ، فَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَنِي: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ. (صحیح - الإرواء : ۱۲۴۹)

ترجمہ: روایت ہے، بجالہ بن عبدہ سے کہا انہوں نے تمہیں کاتب جزاء بن معاویہ کا منازر میں کہ نام ہے ایک مقام کا، پھر آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا، لکھا انہوں نے نظر کرو مجوس کو جو تمہاری طرف ہیں پس لو ان سے جزیہ اس لیے کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے خبر دی مجھ کو کہ رسول اللہ ﷺ نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے کہ نام ہے ایک مقام کا۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



(۱۵۸۷) عَنْ بَجَالَةَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَأْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى أَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ. وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا. (صحیح - انظر ما قبله)
 ترجمہ: روایت ہے بجالہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں لیتے تھے مجوس سے جزیہ یہاں تک کہ خبر دی ان کو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہ نبی ﷺ نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے۔ اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



(۱۵۸۸) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ الْبَحْرِيِّينَ وَأَخَذَهَا عُمَرُ مِنْ فَارِسَ وَأَخَذَهَا عُثْمَانُ مِنَ الْفُرْسِ. وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا؟ فَقَالَ هُوَ مَا لَكَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.
 (مرسل - الإرواء : ۹۰ / ۵)
 ترجمہ: حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین کے مجوس سے جزیہ لیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فارس سے لیا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرس سے لیا۔ اور میں نے محمد سے اس بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ مالک عن الزہری عن النبی ﷺ (مرسل) ہے۔



۳۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَحِلُّ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ

ذمیوں کے مال میں سے جو حلال ہے اس کے بیان میں

(۱۵۸۹) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَاهُمْ يُضَيِّقُونَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا

عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا)) . (صحيح) ارواء الغليل (۲۵۲۴)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ ہم گزرتے ہیں ایک قوم پر کہ وہ نہیں ضیافت کرتی ہماری اور نہ ادا کرتی ہے جو کچھ ہمارا حق ہے ان پر یعنی مہمانداری کا اور نہ ہم ان سے لیتے ہیں، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر نہ مانیں وہ مگر یہ کہ لو تم ان سے زبردستی، پس لے لو جب بھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے بھی یہ حدیث۔ اور مراد اس حدیث کی یہ ہے کہ صحابہ نکلتے تھے جہاد کو پس گزرتے تھے ایک قوم پر اور نہ پاتے تھے ایسا کھانا کہ خرید لیں اس کو قیت دے کر، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر وہ انکار کریں کھانے کے بھیجنے سے بھی اور نہ دیں تم کو مگر زبردستی تو لے لو زبردستی۔ ایسا ہی مروی ہے بعض حدیث میں اسی تفسیر سے۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ وہ حکم کرتے تھے مانند اس کے یعنی جب نہ بھیجے کوئی قوم کھانا تو زبردستی لے لیں ان سے مجاہد۔



۳۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْهَجْرَةِ

ہجرت کے بیان میں

(۱۵۹۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا هَجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ، وَإِذَا اسْتَفْرُغْتُمْ فَانْفِرُوا)) . (صحيح) ارواء الغليل (۱۱۸۷) صحيح أبي داود (۲۱۴۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن: نہیں ہجرت بعد اس فتح کے لیکن جہاد ہے اور بیت اور جب طلب کیے جاؤ تم جہاد کے لیے تو کوچ کرو۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے اسی کے مانند۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث میں خطاب ہے اہل مکہ کو کہ بعد فتح کے دار الحرب نہ رہا بلکہ دار الاسلام ہو گیا اب ہجرت فرض نہیں جیسے پہلے تھی اور ہجرت واجب ہے دار الحرب سے اگر آدمی مامون نہ ہو اپنے دین پر ورنہ مستحب ہے اور باقی ہے استحباب اس کا قیامت تک واسطے دور رہنے کے کفار سے، اور واسطے جہاد اور حصول صحبت نیک اور تحصیل علم کے اور کبھی برسمیل کفایہ فرض ہوتی ہے ایک گروہ پر مسلمانوں کے واسطے حصول تفقہ فی الدین کے، جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ﴾ الآية۔



۳۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ سے بیعت کرنے کے بیان میں

(۱۵۹۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ [الفتح : ۱۸] قَالَ جَابِرٌ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ يُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ. (اسنادہ صحیح عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند یحییٰ بن ابی کثیر کی تالیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔
ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے تفسیر میں آیت مذکورہ کے یعنی اللہ تعالیٰ راضی ہوا مؤمنوں سے جب کہ بیعت کرتے تھے وہ تجھ سے نیچے درخت کے۔ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے بیعت کی ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اوپر نہ بھاگنے کے، نہیں بیعت کی ہم نے اوپر موت کے۔

فائلا : اس باب میں سلمہ بن اکوع اور ابن عمر اور عبادہ اور جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث عیسیٰ بن یونس سے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے۔ کہا یحییٰ نے کہا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوسلمہ کا یعنی جیسا پہلی سند میں ہے نام ابوسلمہ کا بعد یحییٰ کے۔



(۱۵۹۲) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ : قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ : عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ؟ قَالَ : عَلَى الْمَوْتِ . (اسنادہ صحیح)
ترجمہ: روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کس پر بیعت کی تم نے رسول اللہ ﷺ سے دن حدیبیہ کے؟ کہا انہوں نے: اوپر موت کے۔
فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۵۹۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَيَقُولُ لَنَا ((فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ)). (صحیح ابی داؤد (۲۶۰۶))
ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھے ہم بیعت کرتے رسول اللہ ﷺ سے حکم سننے اور فرمانبرداری پر، پس فرماتے تھے آپ ﷺ ہم سے جہاں تک ہو سکے تم سے۔ یعنی اطاعت بقدر استطاعت ہے۔
فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۵۹۴) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمْ يُبَايِعْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ، إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفَرَّ. (صحیح)
 ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں بیعت کی ہم نے رسول اللہ ﷺ سے موت پر بلکہ بیعت کی ہم نے ان سے نہ بھاگنے پر۔
 فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی دونوں حدیثوں کے صحیح ہیں۔ اور ایک قوم نے بیعت کی آپ ﷺ سے موت پر اور کہا تھا کہ ہم لڑیں گے آپ ﷺ کے سامنے یہاں تک کہ قتل کیے جائیں، اور ایک قوم نے بیعت کی اور کہا ہم نہ بھاگیں گے۔

۳۵۔ بَابُ: فِي نَكْثِ الْبَيْعَةِ

بیعت توڑنے کے بیان میں

(۱۵۹۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفْ لَهُ)). (صحیح) ((احادیث البیوع)) صحیح الترغیب (۹۵۵)
 ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین شخص ہیں کہ نہ کلام کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لیے دھک کی مار ہے۔ ایک وہ مرد کہ بیعت کی اس نے کسی امام سے، پھر اگر دیا امام نے اس کو تو پوری کی بیعت اور نہ دیا تو پوری نہ کی یعنی غرض اس کی۔ بیعت سے دنیا بھی اگر ملی اطاعت کی ورنہ نہیں۔
 فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے مصنف نے دو شخصوں کا ذکر نہ کیا اختصار ایک ان میں کا وہ ہے کہ اس کے پاس پانی ہے حاجت سے زیادہ اور نہ دیا اس نے مسافر کو، دوسرا وہ کہ بیچ ڈالے کسی کے ہاتھ کوئی چیز جھوٹی قسم کھا کر۔

۳۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ الْعَبْدِ

غلام کے بیعت کرنے کے بیان میں

(۱۵۹۶) عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِعَيْنِهِ)) فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَ حَتَّى يَسْتَلَّهُ أَعْبَدُ هُوَ)). (اسنادہ صحیح)
 ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا ایک غلام پس بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کی اور نہ جانتے تھے نبی ﷺ اس کو کہ وہ غلام ہے سو آیا مالک اس کا، تب فرمایا نبی ﷺ نے: بیچو اس کو پھر خرید اس کو دو غلام کا لے دے کر اور پھر کسی سے بیعت نہ لی جس تک نہ پوچھا اس سے کہ کیا وہ غلام ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن زبیر کی (مترجم) خریدنا آپ ﷺ کا اس غلام کو بطریق تبرع تھا کہ اس کی ہجرت میں خلل نہ آئے۔



۳۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ

عورتوں کے بیعت کرنے کے بیان میں

(۱۵۹۷) عَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ تَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا ((فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ)) قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِأَنْفُسِنَا، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَايَعْنَا قَالَ سَفِيَانُ: تَعْنِي صَافِحْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا قَوْلِي لِمَائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لَامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ)).

(صحیح) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۵۲۹)

ترجمہ: روایت ہے امیمہ بنت رقیقہ سے کہا بیعت کی میں نے رسول اللہ ﷺ کی ساتھ کئی عورتوں کے، سو فرمایا ہم سے اطاعت اس میں ضرور ہے جو تم سے ہو سکے اور جس کی تمہیں طاقت ہو، کہا میں نے اللہ و رسول ہم پر زیادہ مہربان ہے ہم سے ہماری جانوں پر پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ (ﷺ) بیعت لیجیے ہم سے۔ کہا سفیان نے یعنی مصافحہ کیجیے ہم سے۔ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قول میرا سو عورتوں کو برابر ہے قول میرے کے ایک عورت کو۔ یعنی قول ہی سے بیعت لینا عورتوں سے کافی ہے مصافحہ کی ضرورت نہیں۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور عبد اللہ بن عمر اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے محمد بن منکدر کے۔ اور روایت کی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور کئی لوگوں نے محمد بن منکدر سے مانند اس کے۔



۳۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ أَصْحَابِ أَهْلِ بَدْرٍ

بدروالوں کی تعداد کے بیان میں

(۱۵۹۸) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ كَعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ ثَلَاثُمِائَةٍ وَثَلَاثَةٌ عَشَرَ رَجُلًا. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے براء سے کہا انہوں نے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ بدری لوگ جنگ بدر میں برابر گنتی طاوت والوں کے تھے یعنی جنہوں نے نہر سے عبور کیا تھا تین سو تیرہ آدمی۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور تحقیق روایت کی ثوری وغیرہ نے ابی اسحاق سے۔



۳۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخُمْسِ

خمس کے بیان میں

(۱۵۹۹) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ فِدَ عَبْدُ الْقَيْسِ ((أَمْرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا خُمْسَ مَا غَنِمْتُمْ)).

(صحیح) مختصر البخاری (۴۰) الايمان لابن ابی عبیدہ (۱/۵۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عبدالقیس کے قاصدوں کو حکم کرتا ہوں میں تم کو کہ ادا کرو پانچواں حصہ غنیمت سے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے تنبیہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مانند اس کے۔ مترجم کہتا ہے پانچواں حصہ غنیمت کے مال سے جو نکالا جائے وہ یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر اور آنحضرت ﷺ کی قرابت والوں پر تقسیم ہوا اور قرابت والے سب پر مقدم کیے جائیں اور جو لوگ کہ ان میں سے غنی ہوں ان کا حق اس خمس میں نہیں ہے۔ اور ذکر اللہ تعالیٰ کا آیت ﴿وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ میں تبرکاً ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک حصہ آنحضرت ﷺ کا بعد وفات کے جاتا رہا۔ اور امام شافعی کے نزدیک مال غنیمت کے پانچ حصے کریں ایک حصہ آپ ﷺ کا اور وہ خلیفہ کو ملے گا اور ایک حصہ خاص ذی القربی کا یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا غنی ہوں یا فقیر اور چار حصہ جو بعد خمس کے باقی رہیں وہ غازیوں پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو حنیفہ کے نزدیک دو حصہ۔ اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک تین حصہ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز اور مالک اور شافعی اور ثوری اور لیث اور احمد اور اسحاق اور ابو عبیدہ اور ابن جریر رضی اللہ عنہما کا مذہب شافعی کے موافق ہے اور پوری روایت عبدالقیس کے وفد کی بخاری میں مذکور ہے اور مشکوٰۃ کی کتاب الايمان کے فصل اول میں بھی مذکور ہے۔



۴۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّهْبِ

لوٹ مار کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۱۶۰۰) عَنْ رَافِعٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرْعَانِ النَّاسِ فَتَعَحَّلُوا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطْبَحُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَى النَّاسِ، فَمَرَّ بِالْقُدُورِ فَأَمَرِيهَا فَأُكْفِفَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاءٍ. (صحيح) صحيح أبي داود (۲۵۱۲)

ترجمہ: روایت ہے رافع سے کہا تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں پس آگے بڑھ گئے جلد باز لوگ اور جلدی لیا انہوں نے غنیمت سے اور پکانے لگے یعنی قبل تقسیم کے اور رسول اللہ ﷺ آدمیوں کے پیچھے تھے، سوگزرے آپ ﷺ ہانڈیوں پر اور حکم کیا کہ اوندھا ڈالی گئیں پھر تقسیم کی ان میں سو برابر کیا ایک اونٹ دس بکریوں کے۔

فائدہ: اور روایت کی سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عباہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے۔ اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اپنے باپ کا روایت کی ہم سے یہ حدیث محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے اور یہ اصح ہے اور عباہ بن رافع کو سماع ہے اپنے دادا رافع بن خدیج سے۔ اس باب میں ثعلبہ بن حکم اور انس اور ابو یحیٰی اور ابو الدرداء اور عبد الرحمن بن سمرہ اور زید بن خالد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو یوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۱۶۰۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا)).

(صحيح - المشكاة : ۲۹۴۷ - التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو نہب کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے انس رضی اللہ عنہ کے۔ مترجم کہتا ہے نہب کے معنی لغت میں اچک لے جانا ہے، اور یہاں اخذ مال مشترک غنیمت سے قبل تقسیم کے مراد ہے۔



۴۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کو سلام کرنے کے بیان میں

(۱۶۰۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ، وَإِذَا لَقِيتُمْ

أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاصْطَرَوْهُ إِلَى أَصْبَقِهِ)). (اسنادہ صحیح - الصحیحة : ۷۰۴ - الارواء : ۱۲۷۱)
 تفسیر: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ابتداء نہ کرو یہود و نصاریٰ سے ساتھ سلام کے، اور جب ملاقات کرو کسی ایک کی ان میں سے راہ میں تو بے قرار کرو اس کو تنگ راہ میں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور انس اور ابی بصرہ غفاری صحابی نبی ﷺ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تم خود ان سے سلام نہ کرو بلکہ جواب دو جیسا آگے آتا ہے کہا بعض اہل علم نے سب اس کا یہ ہے کہ سلام میں ابتداء کرنا تعظیم ہے اور مامور ہیں اہل اسلام ساتھ ذلیل کرنے ان کے سے اور اسی طرح جب ملے کوئی ان میں کا راہ میں تو راستہ نہ خالی کرے ان کے واسطے اس لیے کہ اس میں تعظیم ہے۔



(۱۶۰۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنْ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدَهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ: أَلَسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْهِ)) . (اسنادہ صحیح - الارواء : ۱۱۲/۵)

تفسیر: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یہود و نصاریٰ جب سلام کرتا ہے تم میں سے کسی پر تو کہتا ہے السام علیک پس جواب میں کہہ علیک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم السام علیک کے معنی موت ہو تجھ پر، یہود و عدوت سے مسلمانوں کو ایسا کہتے تھے آپ نے فرمایا تم بھی وہی کہہ دیا کرو یعنی تجھی پر۔



۴۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَقَامِ بَيْنَ أَظْهَرِ الْمُشْرِكِينَ

مشرکوں میں رہنے کی کراہت

(۱۶۰۴) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى خَنْعَمَ، فَأَعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُودِ فَاسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلُ فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنُصْفِ الْعُقْلِ وَقَالَ : ((أَنَا بَرَاءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهَرِ الْمُشْرِكِينَ)) ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلِمَ قَالَ : ((لَا تَرَاءَى يَا نَارَاهُمَا)) . (صحیح - دون الإمبر)

بنصف العقل : الارواء : ۱۲۰۷) صحیح ابی داؤد (۲۳۸۸) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابو معاویہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔
 تفسیر: روایت ہے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ایک لشکر طرف خشم کی پس پناہ چاہی بعض لوگوں نے ساتھ جدے کے پس جلدی کی مسلمانوں نے ان کے قتل میں پھر پختی یہ خبر نبی ﷺ کو اور حکم کیا آپ ﷺ نے ان کے لیے نصف دیت کا اور کہا آپ ﷺ نے میں بیزار ہوں اس مسلمان سے کہ رہے مشرکوں کے درمیان میں کہا یا رسول اللہ (ﷺ)

کیوں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ضرور ہے کہ مسلمان مشرک سے اتنی دور رہے کہ دکھائی نہ دے ایک کو آگ دوسرے کی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عبدہ انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے مثل حدیث ابو معاویہ کے اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا اور یہ صحیح تر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے سمرہ سے اور اسماعیل کے اکثر اصحاب نے کہا ہے کہ روایت ہے اسماعیل سے انہوں نے روایت کی قیس بن ابی حازم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ایک لشکر اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا۔ اور روایت کی حماد نے حجاج بن ارطاة سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے ابی معاویہ کی حدیث کی مانند۔ اور سنائیں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے کہتے تھے حدیث صحیح قیس کی ہے نبی ﷺ سے مرسل۔ اور روایت کی سمرہ بن جندب رحمہ اللہ نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے مت ساتھ رہو مشرکوں کے اور مت اکٹھا ہو ساتھ ان کے اس لیے کہ جو رہا ان کے ساتھ اور اکٹھا ہوا ان کے ساتھ وہ مثل ان کے ہے۔ مترجم کہتا ہے ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں کہا ہے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ لازم ہے مسلمانوں کو کہ دور رکھے منزل اپنی منزل مشرکین سے، یعنی حریوں سے اور ایسی جگہ نہ اترے کہ ایک کو دوسرے کی آگ نظر آئے اس لیے کہ اس صورت میں وہ بھی ان کے ساتھ معدود ہوگا۔ اور مقرر ہو چکا ہے کہ ہجرت دار الحرب سے واجب ہے اور جب مسلمان ان میں مقیم ہو تو ان کی تکثیر سواذکی اور اگر کوئی لشکر غازیوں کا ان کا قصد کرے اور ان کے فرود گاہ پر پہنچ جائے اور دیکھنا آگ کا اس کو مانع جہاد ہو اس لیے کہ عرب مقدار لشکر کا آگ سے معلوم کرتے تھے پس اس محذور عظیم کے سبب سے اقامت اور مساکنت کفار کے ساتھ منع ہوئی اتنی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذَا مِثْلُهُمْ﴾ یعنی نہ بیٹھو ساتھ ان کے یہاں تک کہ وہ مشغول ہوں اور باتوں میں اس لیے کہ تحقیق تم اس وقت انہی کے مثل ہو۔ اور سنائی میں ہے: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ مُشْرِكٍ عَمَلًا بَعْدَ مَا أَسْلَمَ أَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ۔ مسک الختام مختصراً۔

(۱۶۰۵) حَدَّثَنَا هَنَادٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: عَنْ جَرِيرٍ. وَهَذَا أَصَحُّ. وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ. بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: بیان کیا ہم سے ہناد نے انہوں نے عبدہ انہوں نے اسماعیل بن خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے مثل حدیث ابو معاویہ کے، اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اور اس باب میں سمرہ رحمہ اللہ سے بھی روایت ہے۔

۴۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکالنے کے بیان میں

(۱۶۰۶) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ»۔ (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر میں زندہ رہا انشاء اللہ تعالیٰ نکال دوں گا یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے۔ پھر بعد وفات حضرت ﷺ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نکال دیا۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۶۰۷) عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا خَرَجَنَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا)). (صحيح - الصحيحة : ۱۱۳۴) ((صحيح ابی داود))
 ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے خردی مجھ کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے البتہ میں نکال دوں گا یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے اور نہ چھوڑوں گا میں اس میں مگر مسلمان۔



۴۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

باب: نبی ﷺ کے ترکہ کے بیان میں

(۱۶۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَرِيكَ قَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي قَالَتْ فَمَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي؟! فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا نُورَثُ)) وَلَكِنْ أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُولُهُ وَأَنْفَقَ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلَيْهِ. (صحيح - مختصر الشامل المحمدية : ۳۳۷)
 ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ آئیں سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اور فرمایا کون وارث ہوگا تمہارا؟ کہا ابو بکر نے میرے گھر والے اور میری اولاد کہا سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے پھر ہے کہ میں وارث نہ ہوں اپنے باپ کی؟ سو کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے نہیں وارث ہوتا ہمارا کوئی، لیکن روٹی کپڑا دوں گا میں جس کو رسول اللہ ﷺ دیتے تھے اور خرچ دوں گا میں جس کو رسول اللہ ﷺ دیتے تھے۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ مرفوع کیا ہے اس کو صرف حماد بن سلمہ اور عبد الوہاب بن عطاء نے، دونوں روایت کرتے ہیں محمد بن عمر سے انہوں نے روایت کی ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی آنحضرت ﷺ سے۔



(۱۶۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَتْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ تَسْأَلُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَا : سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِنِّي لَا أُوْرَثُ)) قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَكَلُمُكُمْ أَبَدًا فَمَاتَتْ وَلَا تُكَلِّمُهُمَا. (صحيح)

: عَلِيُّ بْنُ عِيسَى مَعْنَى لَا أَكَلُمُكُمَا تَعْنِي: فِي هَذَا الْمِيرَاثِ أَبَدًا، أَنْتُمَا صَادِقَانِ. (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں، اُن سے رسول اللہ ﷺ سے اپنی وراثت مانگتی تھیں۔ اُن دونوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”میری وراثت نہ ہوگی۔“ وہ بولیں اللہ کی قسم میں تم دونوں سے کبھی بات نہ کروں گی، پس وہ فوت ہو گئیں اور اُن دونوں سے بات نہ کی۔ (صحیح) علی بن عیسیٰ کہتے ہیں: میں تم دونوں سے کبھی بات نہ کروں گی یعنی میراث کے متعلق کبھی بھی تم دونوں نے سچ کہا طریق سے عن ابی بکر الصدیق عن النبی ﷺ بھی مروی ہے۔



(۲۶۱۰) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ: أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَنْتَعِلُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نُورُثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً))؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتُ أَنْتَ وَهَذَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنْ ابْنِ أُخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أُبَيْهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً)) وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ. (صحيح - مختصر الشمال: ۳۴۱)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن اوس بن حدثنان سے کہا داخل ہوا میں پاس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور داخل ہوئے ان کے پاس عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم پھر آئے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما ٹکرا کر تے ہوئے، سو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم دیتا ہوں میں اس اللہ کی جس کے حکم سے ٹھیرا ہے آسمان اور زمین کیا جانتے ہو تم کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو چھوڑا ہم نے صدقہ ہے؟ کہا سب حاضرین نے ہاں، فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر جب وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی کہا ابوبکر نے میں خلیفہ ہوں رسول اللہ ﷺ کا پھر آئے تم اور یہ ابوبکر کے پاس طلب کرنے لگے تم میراث اپنے بھتیجے کی اور طلب کرنے لگے یہ میراث اپنی بی بی کی ان کے باپ سے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہم نے جو چھوڑا ہے صدقہ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ سچے تھے اور سیدھی راہ پر حق کے تابع تھے۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مالک بن انس کی روایت سے۔ مترجم کہتا ہے باقی قصہ بروایت بخاری رضی اللہ عنہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس مال سے یعنی فک وغیرہ سے نفقہ اپنی

ازواج کا موافق ایک سال کے لئے لیتے تھے اور باقی صلاح اور مصالح مؤمنین میں خرچ کرتے تھے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی بعد وفات آنحضرت ﷺ کے اسی طرح خرچ کرتے رہے اور میں اسی طرح کرتا ہوں اگر تم دونوں موافق عادت رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر کے خرچ کرنے کا وعدہ کرو اور تصرف مالکانہ اس پر نہ سمجھو تو اس کا متولی تم کو کروں جب یہ دونوں راضی ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو سوئپ دیا پھر انہوں نے چاہا کہ وہ آپس میں ان دونوں کے تقسیم ہو جائے تاکہ ہر ایک حصے پر بخوبی متصرف ہو، حضرت عمر نے فرمایا: لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ۔ یعنی اس حکم سابق کے سوا میں دوسرا حکم نہ دوں گا اگر تم دونوں اس کے تکفل سے عاجز ہو تو پھر مجھے پھر دو یہ خلاصہ مضمون ہے بخاری رحمہ اللہ کا اور اس میں ایک اشکال ہے وہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ اگر جانتے تھے کہ آپ نے فرمایا: لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ۔ تو پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس طلب میراث کو کیوں حاضر ہوئے اور ابو بکرؓ کی زبان سے یہ حدیث سنی تھی تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کیوں حاضر ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ سیدہ فاطمہ اور علی اور عباس رضی اللہ عنہم سے ہر ایک نے یہ خیال کیا لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ کا حکم بعض افراد کے ساتھ خاص ہے جمیع افراد ترکہ کو شامل نہیں۔ خطاب نے کہا کہ ایک اور اشکال یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر کہ مصارف صدقات میں اسے صرف کریں وہ مال حضرت علیؓ اور عباسؓ کو تفویض کر دیا اور انہوں نے حدیث مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ کی بخوبی سن لی اور مہاجرین کی گواہی اس حدیث پر پہنچ گئی پھر دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کیوں حاضر ہوئے، خلاصہ جواب یہ ہے کہ مقصود ان کا اس بار آنے سے تصرف مالکانہ نہ تھا بلکہ یہ چاہتے تھے کہ اگر یہ تقسیم ہو جائے تو ہر ایک اپنے حصہ کی تدبیر اور حفاظت بآسانی کرے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس تقسیم کو بھی گوارا نہ کیا اور نہ چاہا کسی طرح اس پر تقسیم کا لفظ آئے کہ ایسا نہ ہو بعد چند مدت کے اس تقسیم کے سبب سے لوگ اسے میراث اور ترکہ سمجھ لیں چنانچہ ابوداؤد میں مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں بھی اسے حالت اولیٰ پر باقی رکھا اور کچھ تغیر نہ کیا یہ صریح دلیل ہے ان کی رضا کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر اور مندرجہ ہو گئے اس ہماری تقریر سے اکثر اعتراضات باطلہ فرقہ شیعہ شنیعہ کے الحمد لله علی ذلك۔



۴۔ باب : مَا جَاءَ مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ:

إِنَّ هَذِهِ لَا تُغْزَى بَعْدَ الْيَوْمِ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ آج کے بعد اس میں جہاد نہیں کیا جائے گا (۱۶۱۱) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ الْبَرَصَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُولُ: ((لَا تُغْزَى هَذِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ)). (صحیح - الصحیحہ : ۲۴۲۷)

بخاری رحمہ اللہ: روایت ہے حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتح مکہ کے دن فرماتے تھے نہ جہاد کیا جائے گا اس پر آج کے دن کے بعد قیامت کے دن تک۔ یعنی کبھی ایسا نہ ہوگا کہ یہ مسکن کفار اور دار الحرب ہو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سلیمان بن صرد اور مطیع سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ یعنی یہ حدیث زکریا بن ابی زائدہ کی شععی سے جو ابھی مذکور ہوئی نہیں جانتے ہم اس کو مکرر اس روایت سے۔



۴۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي سَاعَةِ النَّبِيِّ يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ

اس وقت کے بیان میں جس میں قتال کرنا مستحب ہے

(۱۶۱۲) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مِقْرَنٍ قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتِلَ، فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتِلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ أَمْسَكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرُ ثُمَّ يُقَاتِلُ. قَالَ وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذَلِكَ تَهَيُّجُ رِيَاخِ النَّصْرِ وَيَدْعُوا الْمُؤْمِنُونَ لِيُجُوشَهُمْ فِي صَلَوَتِهِمْ. (ضعيف - المشكاة : ۳۹۳۴ - التحقيق الثاني) (قائد مدلس ہے نیز اس کی نعمان بن مقرن سے ملاقات ثابت نہیں لہذا سند میں انقطاع ہے۔)

بخاری رحمہ اللہ: روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہا انہوں نے جہاد کیا میں نے نبی ﷺ کے ساتھ پھر جب نکلتی صبح ٹھہر جاتے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوتا پھر جب نکل آتا آفتاب لڑتے پھر جب دوپہر ہوتی ٹھہر جاتے یہاں تک کہ ڈھلتا آفتاب پھر لڑتے عصر تک پھر ٹھہر جاتے یہاں تک کہ پڑھ لیتے عصر پھر لڑتے اور فرماتے تھے اس وقت یعنی بعد عصر کے چلتی ہے ہوا مدد الہی کی اور دعا کرتے مؤمن اپنے لشکروں کے لیے نمازوں میں۔

فائدہ: اور مروی ہے یہ حدیث نعمان بن مقرن سے اور اسناد سے کہ وہ اس سے زیادہ اصل ہے۔ اور قائد نے نہیں پایا نعمان بن مقرن، کو وفات پائی نعمان نے خلافت میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے۔ روایت کی ہم سے حسن بن خلاد نے انہوں نے عفان اور جاج سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے ابو عمران جونی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے معقل بن یسار سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھیجا نعمان بن مقرن کو ہرمز کی طرف پھر ذکر کی حدیث طویل۔ سو کہا نعمان نے حاضر ہوا میں ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پس جب اول نہار میں نہ لڑتے انتظار کرتے زوال شمس کا اور ہوا مدد اور نزول نصر کا۔

ف:۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور علقمہ بن عبد اللہ بھائی ہیں بکر بن عبد اللہ مزی کے۔



(۱۶۱۳) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَلَّالِ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مُهَالٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍاءُ الْحَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ مُعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ النُّعْمَانَ بْنَ مِقْرَنٍ إِلَى الْهُرْمُزَانَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ، فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ مِقْرَنٍ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَضَرَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهْبِ الرِّيحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ.

(صحیح - المشكاة : ۳۹۳۳ - التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے معقل بن یسار سے کہ عمر بن خطاب نے بھیجا نعمان بن مقرن کی ہرمز کی طرف پھر طویل حدیث ذکر کی۔ تو کہا نعمان نے حاضر ہوا میں ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پس جب آپ شروع دن میں نہ لڑتے تو انتظار کرتے زوال شمس کا اور ہوا نے مدد اور نزول نصر کا۔



۴۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الطَّيْرَةِ

بدفالی کے بیان میں

(۱۶۱۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الطَّيْرَةُ مِنَ الشَّرِّ، وَمَا مِنَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ)). (صحیح) (سلسلة الأحاديث الصحيحة (۴۳۰) غاية المرام (۳۰۳))

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بدفالی پر عمل کرنا شرک ہے اور نہیں کوئی ہم میں سے جس کو خیال نہ آئے بدفالی کا مگر اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے اس کو ساتھ توکل کے۔

فائلا : کہا ابو یسیٰ نے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے کہ سلیمان بن حرب کہتے تھے کہ میرے نزدیک ”وَمَا مِنَّا.....“ قول عبد اللہ بن مسعود کا ہے۔ اور اس باب میں سعد اور ابی ہریرہ اور حابس تمیمی اور عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر سلمہ بن کہیل کی روایت سے۔ اور روایت کی شعبہ نے بھی سلمہ سے یہ حدیث۔



(۱۶۱۵) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عُدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَأُحِبُّ الْفَالَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْفَالُ قَالَ: ((الْكَلِمَةُ الطَّيْبَةُ)). (صحیح) (ظلال الحنة (۵۶۹) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۷۸۶))

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ عدوی نہ طیرہ: نہ بدفالی اور دوست رکھتا ہوں میں نیک فال کو۔ کہا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہے فال نیک؟ فرمایا کوئی بات اچھی۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۶۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَنْ يَسْمَعَ يَا رَاشِدُ، يَا نَجِيحُ. (صحيح عند الألبانی۔ الروض النضير: ۸۶) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند حمید الطویل کی بدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی ﷺ دوست رکھتے تھے جب نکلتے تھے کسی اپنے کام کو کہ سنیں یا راشد یا نجیح۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم عدوی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا عرب کا عقیدہ باطل تھا کہ جب کھلی والا اونٹ اچھے اونٹوں میں آ جاتا ہے تو سب کو کھلی ہو جاتی ہے، اور آدمیوں میں بھی ایسا ہی تھا ہند کے حتماء چمک کھلی ہیضہ میں ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہیں اور بہ تتبع نصاریٰ طرح طرح کے ظلم اس عقیدہ باطلہ کے سبب جاری ہوتے ہیں اور راشد راہ یافتہ اور صحیح مراد کو پہنچا ہوا آپ ان ناموں سے نیک فال لیتے تھے اور بد فالی کو شرک فرماتے تھے جیسے ہند کے حتماء میں عقیدہ ہے کہ جب گھر سے نکلے اور بلی سامنے آگئی یا خالی مشک یا کسی نے چھینکا تو لوٹ آئے اور سمجھے کہ اگر اس وقت جائیں گے تو بے انجام مرام گھر آئیں گے۔

۴۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقِتَالِ

قتال کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی وصیت

(۱۶۱۷) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى حَيْشٍ أَوْ صَاهُ فِي خَاصَّةٍ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ: ((اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ، وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَعْدُوا وَلَا تُثْمَلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ حِصَالٍ أَوْ حِلَالٍ آيَتُهَا أَجَابُوكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ وَادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَخْبِرْهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَإِنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُوا كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِي عَلَى الْأَعْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَجَاهِدُوا فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُنْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ، وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا لَوْهُمْ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتَصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا أَوْ نَحْوَ هَذَا.

(اسنادہ صحیح) الارواء (۱۲۴۷ و ۲۹۲/۷) الروض النضير (۱۶۷)

تیسرے صحابہ: روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ ﷺ جب بھیجتے کسی امیر کو کسی لشکر پر وصیت کرتے خاص اس کے نفس کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور ہمراہ کے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی اور فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے لڑو اللہ کی راہ میں مارو اس کو جو منکر ہو اللہ کا اور غنیمت میں چوری نہ کرو اور اقرار نہ توڑو اور مسئلہ نہ کرو اور قتل نہ کرو بچوں کو، پھر جب مقابل ہو تم اپنے دشمن کے مشرکوں سے تو بلاؤ ان کو تین خصلتوں کی طرف۔ راوی کو شک ہے کہ خلال فرمایا یا خصال۔ اگر وہ ایک کو بھی مان لیں ان تینوں میں سے تو قبول کران سے اور باز رہ ان کے قتل اور قلع سے، بلا ان کو اسلام کی طرف اور اٹھ آنے کی اپنے گھروں سے مہاجرین کے گھروں کی طرف، اور خبر دے ان کو اگر وہ یہ کریں (کہا راوی نے) تو ہے واسطے ان کے جو ہے واسطے مہاجرین کے یعنی حصہ مال غنیمت اور فتنے سے اور ہے ان پر جو ہے مہاجرین پر یعنی تائید دین سے، اور اگر وہ تحول سے انکار کریں بعد اسلام کے تو خبر دے ان کو کہ ہوئیں گے وہ مانند گنوار مسلمانوں کے جاری ہوگا ان پر جو جاری ہوگا گنواروں پر نہ ہوگا حصہ ان کا غنیمت اور فتنے میں مگر یہ کہ وہ جہاد کریں پھر اگر اسلام سے بھی انکار کریں تو مدد مانگ اللہ سے ان کے ہلاک پر اور لڑان سے اور جب گھیرے تو کسی قلعہ کو اور وہ ارادہ کریں کہ تو دے ان کو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی تو مت دے ان کو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اور دے ان کو پناہ اپنی اور اپنے ساتھ والوں کی اس لیے کہ اگر تم توڑو پناہ اپنی اور اپنے ہمراہ والوں کی یعنی نقض عہد کرو بہتر ہے اس سے کہ توڑو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اسی طرح جب گھیرے تو کسی قلعہ والوں کو اور ارادہ کریں وہ کہ اتریں اوپر حکم اللہ کے تو نہ اتار ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر لیکن اتار ان کو اپنے حکم پر اس لیے کہ تو نہیں جانتا کہ پہنچے تو اللہ کے حکم کو ان کے باب میں یا نہیں اور اسی کے مانند اور کچھ فرمایا۔

فائدہ: اس باب میں نعمان بن مقرن سے بھی روایت ہے۔ حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابواحمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ سے مانند روایت مذکور کے، اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ یعنی وسط حدیث میں ”فَإِنْ أَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمْ الْجَزِيَّةَ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعْنِ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ“ یعنی اگر وہ انکار کریں اسلام سے تو لو ان سے جزیہ اور اگر وہ انکار کریں جزیہ سے بھی تو مدد مانگو اللہ سے ان پر یعنی اور لڑو۔ مترجم: یہ تیسری خصلت ہے جو روایت سابقہ میں مذکور نہیں ہوئی تھی۔ اتمی۔ اس طرح روایت کی وکیع وغیرہ اور لوگوں نے سفیان سے اور روایت کی محمد بن بشار کے سوا اور لوگوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے اور ذکر کیا اس میں امر جزیہ کا۔



(۱۶۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُغَيِّرُ إِلَّا عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ، وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَمَسَمَعَ رَجُلًا يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ: ((عَلَى الْفِطْرَةِ)) فَقَالَ:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ : ((خَرَجْتُ مِنَ النَّارِ)) . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۳۲۶۸)
 ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ نہ لوٹتے تھے مگر نماز صبح کے وقت پھر آگرسن لی آپ ﷺ نے
 اذان ٹھہر جاتے تھے ورنہ لوٹ لیتے تھے، اور کان لگایا ایک دن تو سنا کہ ایک مرد کہتا تھا اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر، سو فرمایا
 آپ ﷺ نے: ہے تو فطرت اسلام پر، پھر کہا اس نے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فرمایا آپ ﷺ نے: نکلا تو دوزخ کی
 آگ سے۔

فائدہ: کہا حسن نے روایت کی ہم سے ولید نے انہوں نے حماد سے اسی سند سے مثل اسی روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔





ابواب فضائل الجہاد

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۲۰) جہاد کے فضائل کے بیان میں (التحفة ۱۸)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ

جہاد کی فضیلت کے بیان میں

(۱۶۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ: ((إِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ)) قَرَدُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: ((لَا تَسْتَطِيعُونَهُ)) فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَثَلُ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتَرُ مِنْ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) . (صحيح - الصحيحة : ۲۸۹۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا چیز برابر ہے جہاد کے؟ یعنی ثواب واجریں۔ فرمایا آپ ﷺ نے: تم طاقت نہیں رکھتے اس کی پھر دوبارہ پوچھا آپ ﷺ سے یا سہ بارہ، ہر بار آپ ﷺ فرماتے تھے تم اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر فرمایا تیسری بار میں: مثال مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند اس روزہ دار اور نمازی کی ہے کہ نہیں قصور

کرتا نماز میں اور نہ روزہ میں یہاں تک کہ پھرے مجاہد فی سبیل اللہ۔

فائدہ: اس باب میں شفا اور عبداللہ بن حبشی اور ابو موسیٰ اور ابوسعید اور ام مالک رضی اللہ عنہا بہرہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی نبی ﷺ سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کئی سندوں سے۔

(۱۶۲۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَغْنَى ((يَقُولُ اللَّهُ [عَزَّوَجَلَّ] الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِي هُوَ عَلَى ضَمَانٍ إِنْ قَبَضْتُهُ أَوْ رُتِنَتْهُ الْجَنَّةُ وَإِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِأَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ)) .

(اسنادہ صحیح۔ التعلیق الرغیب : ۱۷۸ / ۲)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یعنی فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ مجاہد میرے راہ میں ہے اس کی ضمانت پر ہے اگر قبض کروں میں اس کی روح وارث کروں اس کو جنت کا اور اگر پھیر لے جاؤں اس کو یعنی اس کے گھر کی طرف پھیر لے جاؤں ساتھ اجرا و غنیمت کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔



۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

جہاد کرنے والے کی موت کی فضیلت کے بیان میں

(۱۶۲۱) عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((كُلُّ مَيِّتٍ يُحْتَمُّ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَيَأْمَنُ فَتْنَةَ الْقَبْرِ)) وَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ : ((الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ)) . (صحیح - المشكاة : ۳۴ - التحقیق الثانی :

۳۸۲۳ - التعلیق الرغیب : ۱۵۰ / ۲ - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۵۴۹) صحیح ابی داود (۱۲۵۸)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید سے وہ روایت کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا: مہر کر دی جاتی ہے ہر میت کے عمل پر یعنی تمام ہو جاتے ہیں اور بڑھتے نہیں مگر جو مرے مرابط اللہ کی راہ میں، پس بڑھائے جاتے ہیں اس کے لیے عمل اس کے قیامت کے دن تک اور امن میں رہتا ہے وہ فتنہ قبر سے۔ اور سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے: مجاہد وہ ہے جو مجاہدہ کرے اپنے نفس سے۔ یعنی طاعت الہی میں صبر اور نفس کی پیروی نہ کرے اور یہ جہاد اکبر ہے۔

فائدہ: اس باب میں عقبہ بن عامر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث فضالہ بن عبید کی حسن ہے صحیح ہے۔



۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۱۶۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ زَحَرَ حَهُ اللَّهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ

خَرِيفًا)) أَحَدُهُمَا يَقُولُ سَبْعِينَ وَالْآخَرُ يَقُولُ : أَرْبَعِينَ . (صحیح - باللفظ الاول - التعليق الرغیب : ۶۲/۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں، دور کر دے گا اللہ

تعالیٰ اس کو آگ سے دوزخ کی ستر برس کی مسافت تک۔ ایک راوی کہتا ہے ستر برس دوسرا چالیس برس۔ یعنی عرودہ اور

سلیمان بن یسار دونوں نے گنتی میں اختلاف کیا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور ابو الاسود کا نام محمد بن عبدالرحمن بن نوفل اسدی ہے اور وہ مدینی ہیں اس باب

میں ابی سعید اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

(۱۶۲۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ

ذَلِكَ الْيَوْمَ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)) .

(صحیح) التعليق الرغیب (۶۲/۲) التعليق علی ابن خزيمة (۲۱۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: نہیں روزہ رکھتا ہے کوئی بندہ ایک دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں

مگر دور کرتا ہے وہ دن دوزخ کی آگ اس کے منہ سے ستر برس کی مسافت تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۶۲۴) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ

خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) . (حسن صحیح - سلسلة الاحادیث الصحيحة : ۵۶۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو روزہ رکھے ایک دن کا اللہ کی راہ میں بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے

اور دوزخ کے درمیان میں خندق ایسے جیسے آسمان و زمین۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے ابو امامہ کی روایت سے۔



۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت میں

(۱۶۲۵) عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَتْ

لَهُ سَبْعُمَا مِائَةِ ضِعْفٍ)) . (اسنادہ صحیح - المشكاة : ۳۸۲۶ - التعلیق الرغیب : ۱۵۶/۲)

ترجمہ: روایت ہے خرم بن فاتک سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے خرچ کیا کچھ نقد و جنس اللہ تعالیٰ کی راہ میں لکھا جاتا ہے اس کے لیے اس کا سات سو گنا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے رکیں بن ربیع کی۔



۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جہاد میں خدمت کرنے کی فضیلت میں

(۱۶۲۶) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيّ: أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((خِدْمَةُ عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ ظِلُّ قُسْطَاطٍ، أَوْ طَرُوقَةٌ فَحُلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)).

(اسنادہ حسن - التعلیق الرغیب : ۱۵۸/۲)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا دینا غلام کا اللہ کی راہ میں یا سایہ خیمہ کا یا اونٹنی جو ان اللہ کی راہ میں۔

فائدہ: اور مروی ہے معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسلہ، اور خلاف کیا گیا زید پر بعض اسناد میں اس حدیث کے، اور روایت کی ولید بن جمیل نے یہ حدیث قاسم ابی عبد الرحمن سے انہوں نے امامہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، ہم سے یہ حدیث زیاد بن ایوب نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ولید بن جمیل سے انہوں نے قاسم ابی عبد الرحمن سے انہوں نے ابو امامہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: افضل صدقوں میں کا سایہ خیمہ کا ہے اللہ کی راہ میں دینا خادم کا ہے اللہ کی راہ میں یا دینا اونٹنی کا ہے اللہ کی راہ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور وہ صحیح تر ہے میرے نزدیک معاویہ بن صالح کی روایت سے۔

(۱۶۲۷) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ قُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْبِئَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ طَرُوقَةٌ فَحُلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). (حسن) [انظر ما قبله]

ترجمہ: ابو امامہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: افضل صدقوں میں خیمہ کا سایہ اور اللہ کی راہ میں خادم کا دینا ہے یا اونٹنی کا دینا اللہ کی راہ میں۔



۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

غازی کا سامان تیار کرنے کی فضیلت میں

(۱۶۲۸) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا،

وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا)) . (صحيح) الروض النضير (۳۲۲) التعليق الرغيب (۹۶/۲)

ترجمہ: روایت ہے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو تیاری کر دے غازی کی یعنی ہتھیار وغیرہ دے اللہ کی راہ میں سو اس نے بھی جہاد کیا اور جو خلیفہ رہے غازی کا اس کے گھر والوں میں یعنی خبر گیری ان کی کرے اس نے بھی جہاد کیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے سو اس کے روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو تیاری کر دے غازی کی اللہ کی راہ میں یا خلیفہ ہو اس کا اس کے گھر والوں میں پس اس نے جہاد کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے حرب سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے، تیاری کی غازی کی اللہ کی راہ میں اس نے جہاد کیا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبد الملک سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

(۱۶۲۹) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا)) . (صحيح بما قبله)

ترجمہ: زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تیاری کی غازی کی اللہ کی راہ میں یا خلیفہ ہوا اس کا اس کے گھر والوں میں پس اس نے جہاد کیا۔

(۱۶۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ . [إسناده صحيح]

ترجمہ: ہم سے بیان کیا محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے انہوں نے عطاء، زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح

(۱۶۳۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ

غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا)) . (صحیح) [انظر ماقبله بحديث]

ترجمہ: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تیاری کر دے کسی غازی کی (بہتیار وغیرہ دے دے) اللہ کی راہ میں تحقیق اس نے جہاد کیا اور جو خلیفہ ہو غازی کے گھر والوں میں اس نے بھی جہاد کیا۔



بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اس کی فضیلت کے بیان میں جس کے قدم جہاد میں گرد آلود ہوں

(۱۶۳۲) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَلْحَقَنِي عَبَّيَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ أُبَشِّرُ فَإِنَّ خُطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ)) . (اسنادہ صحیح - الارواء: ۱۱۸۳)

ترجمہ: روایت ہے یزید بن ابی مریم سے کہا کہ مجھ کو عبایہ بن رفاعہ ملے اور میں جاتا تھا جمعہ کی نماز کو، سو کہا بے شک تمہارے یہ قدم ہیں اللہ کی راہ میں سنا میں نے ابابیس سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کے گرد آلود ہوں دونوں قدم اللہ کی راہ میں پس وہ حرام ہیں آگ پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور ابو عبس کا نام عبد الرحمن بن جبیر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابو بکر سے اور ایک مرد صحابی سے نبی ﷺ کے۔ اور یزید بن ابی مریم ایک مرد ہیں شامی۔ روایت کی ان سے ولید بن مسلم اور یحییٰ بن حمزہ اور کئی لوگوں نے شام کے اور یزید بن ابی مریم کوئی ہیں ان کے باپ اصحاب نبی ﷺ سے ہیں اور نام ان کے باپ کا مالک بن ربیعہ ہے۔



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الثُّغْبَارِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جہاد کے غبار کی فضیلت کے بیان میں

(۱۶۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُلْجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَذُخَانُ جَهَنَّمَ)) .

(صحیح - المشكاة: ۳۸۲۸ - التعليق الرغيب: ۱۶۶/۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ روایا خوف سے اللہ کے یہاں تک کہ لوٹ جائے دودھ تھن میں، اور نہ جمع ہوگا غبار اللہ کی راہ کا اور دھواں جہنم کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور محمد بن عبد الرحمن مولیٰ ہیں آل طلحہ مدینی کے۔

۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اس کے بیان میں جو اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو

(۱۶۳۴) عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ شُرْحَبِيلَ بْنَ السَّمْطِ قَالَ : يَأْكَعُبُ بِنُ مَرَّةً حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْدَرُ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ)) . (صحیح - الصحیحة : ۱۲۴۴ - المشكاة : ۴۴۵۹ - التحقیق الثانی) بعض متفقین

کہتے ہیں انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سالم بن ابی الجعد کا سر جیل سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے سالم بن ابی الجعد سے کہ شرحبیل بن سبط نے کہا اے کعب بن مرہ روایت کرو ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ سے اور بجز زیادت و نقصان سے، کہا انہوں نے سنائیں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو بوڑھا ہوا اسلام میں اس کے لیے ایک نور ہوگا قیامت کے دن۔ پھر جو جہاد میں بوڑھا ہو تو اس کا کیا کہنا۔

فائدہ: اس باب میں فضالہ بن عبید اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث کعب بن مرہ کی حسن ہے۔ اسی طرح روایت کی اعمش نے عمرو بن مرہ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث منصور سے بروایت سالم بن ابی الجعد اور داخل کیا گیا درمیان سالم اور کعب کے ایک مرد اس اسناد میں اور کبھی کعب بن مرہ کو مرہ بن کعب بہزی بھی کہتے ہیں اور مشہور صحابی رسول اللہ ﷺ کے مرہ بن کعب بہزی ہیں۔ اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے بہت حدیثیں۔

(۱۶۳۵) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ)) . (اسنادہ صحیح - التعلیق الرغیب : ۱۷۱ / ۲)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو بوڑھا ہوا اسلام میں اس لیے ایک نور ہوگا قیامت کے دن۔ پھر جو جہاد میں بوڑھا ہو تو اس کا کیا کہنا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور حیوہ بن شریح بیٹے ہیں یزید حمصی کے۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ مِنْ ارْتَبَاطِ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت میں

(۱۶۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ، الْخَيْلُ لثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ بَسْتُ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَهْدِيهَا لَهُ، هِيَ لَهُ أَجْرٌ لَا يَغِيبُ فِي بَطُونِهَا شَيْئًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرًا)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: گھوڑوں کی پیشانی میں بندھی ہے خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین قسم کے ہیں ایک آدمی کے لیے اجر ہیں اور دوسرے پردہ پوشی اور تیسرے وزر یعنی عذاب و گناہ پس جو گھوڑا کہ اجر ہے وہ وہ ہے کہ لیا اس کو اللہ کی راہ میں اور تیار کیا اس کو اسی واسطے، سو وہ اس کے لیے اجر ہے نہیں ڈالتا وہ اپنے پیٹ میں کوئی چیز یعنی دانہ چارہ وغیرہ مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے اجر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی مالک نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ مترجم کہتا ہے اور وہ دو گھوڑوں کا ذکر مصنف نے یہاں نہیں فرمایا بنظر اختصار کے پہلا اس میں کا جو سبب ہے پردہ پوشی یعنی اس کے عیب ڈھانپنے کا وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اس کو اللہ کی راہ میں اور نہ بھولا حق اللہ کا اس کی سواری میں یعنی دوست آشنا سے مواسات بھی کی پس وہ سبب ہے مالک کے ستر کا اور جو زر عذاب ہے وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اس کو فخر اور ریا کے واسطے پس وہ اس پر بار ہے۔



۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الرَّمِيِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جہاد میں تیر اندازی کی فضیلت میں

(۱۶۳۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَيَدْخُلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ الْجَنَّةِ: صَانِعُهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيُ بِهِ، وَالْمُمِدُّ بِهِ قَالَ أَرْمُوا وَارْكَبُوا وَلَا تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مَنْ أَنْ تَرْكَبُوا. كُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمِيَهُ بِقَوْسٍ وَتَادِيئَةٍ، فَرَسَهُ وَمَلَأَعْبَتَهُ أَهْلَهُ، فَإِنَّهُمْ مِنَ الْحَقِّ)) . (ضعیف) تخریج فقہ السیرۃ (۲۲۵) ضعیف ابی داؤد ۲۳۲۱ ۴۳۳ البانی کہتے ہیں اس کا آخری جملہ ”جس سے مسلمان مرد کھیلتا ہے“ آخر تک صحیح ہے۔ سلسلہ الأحادیث الصحیحة (۳۱۵)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے ایک تیر میں تین شخصوں کو جنت میں بنانے والا اس کا کہ ثواب چاہتا ہے اس کے بنانے میں اور خیر اور تیر پھینکنے والا اور ٹھانے والا۔ پھر فرمایا: تیر پھینکو اور سواری سیکھو اور اگر تیر پھینکو گے تو پیارا ہے میرے نزدیک سواری سے ہر چیز کہ جس سے کھیلتا ہے مرد مسلمان باطل ہے مگر تیر پھینکنا اس کا کمان سے اور ادب سکھانا اس کا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اس کا اپنی بیوی سے پس یہ تینوں حق میں داخل ہیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوالسلام سے انہوں نے عبد اللہ بن ازرق سے انہوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ اور اس باب میں کعب بن مرہ اور عمرو بن عبسہ اور عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(۱۶۳۸) عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلٌ مُحَرَّرٌ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو نَجیح سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے مارا ایک تیر اللہ کی راہ میں پس اس کو ثواب ہے برابر ایک غلام آزاد کرنے کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو نَجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے اور عبد اللہ بن ازرق وہ عبد اللہ بن زید ہے۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَرْسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت میں

(۱۶۳۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ : عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ حَشَايَةِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) . (صحیح - المشكاة : ۳۸۲۹ - التعلیق الرغیب : ۱۵۳/۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے دو آنکھیں کبھی نہ لگے گی ان کو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی ہے اللہ تعالیٰ کے خوف سے دوسری وہ کہ رات کاٹی اس نے پہرہ دیتے ہوئے اللہ کی راہ میں۔

فائدہ: اس باب میں عثمان اور ابی ریحانہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے شعیب بن زریق کے۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الشَّهِيدِ

شہید کے ثواب میں

(۱۶۴۰) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِنْ أَرَوَّاحَ الشَّهْدَاءِ فِي طَيْرٍ خُضِرَ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرَةِ الْجَنَّةِ أَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ)) . (اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۹۹۵۴) التعلیق الرغیب

(۱۹۲/۲) تخريج شرح العقيدة الطحاوية (۴۷۸)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ارواح شہداء کی سبز چڑیوں کے اندر رہے جو لٹکاؤں جاتی ہیں پھلوں میں جنت کے یا درختوں میں۔ راوی کو شک ہے کہ پھل کہا یا درخت۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۶۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((عُرِضَ عَلَى أَوَّلِ ثَلَاثَةِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: شَهِيدٌ، وَغَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيهِ)). (ضعيف - التعليق الرغيب: ۱/ ۲۶۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: عرض کیے گئے میرے اوپر تین شخص جو جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہیں ایک شہید، دوسرا پرہیز کرنے والا حرام سے بچنے والا شہادت سے، تیسرا وہ بندہ جو اچھی عبادت بجالاوے اللہ کی اور خدمت اپنے آقاؤں کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

(۱۶۴۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيئَةٍ))، فَقَالَ جَبْرِيلُ إِلَّا الدِّينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِلَّا الدِّينَ)).

(صحیح - الارواء: ۱۱۹۶ - غایۃ المرام: ۳۵۱ - تخریج مشکلة الفقر: ۶۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قتل ہونا اللہ کی راہ میں کفارہ ہو جاتا ہے ہر گناہ کا۔ کہا جبریل نے مگر قرض کا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مگر قرض کا۔

فائدہ: اس باب میں کعب بن عجرہ اور ابو ہریرہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم ابو بکر کی روایت سے مگر اسی شیخ کی روایت سے۔ اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ سے حال اس حدیث کا سو نہ پہچانا انہوں نے اس کو۔ اور کہا یعنی ابو عیسیٰ نے گمان کرتا ہوں میں کہ محمد بن اسماعیل نے ارادہ کیا ہوا اس حدیث کا جو مروی ہے حمید سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں کوئی اہل جنت سے کہ دوست رکھتا ہو لوٹنا طرف دنیا کے مگر شہید۔ یعنی بسبب اس کرامت کے کہ دیکھتا ہے وہ شہادت میں۔

(۱۶۴۳) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ يُحِبُّ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَ أَنْ لَهُ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا، إِلَّا الشَّهِيدُ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ، فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيَقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ مرے اور اللہ کے نزدیک اس کے لیے خیر ہو پھر دوست رکھے لوٹنا دنیا کی طرف اگرچہ ہو اس کی ساری دنیا اور جو کچھ ہے اس میں مگر شہید کو دوست رکھتا ہے لوٹنا دنیا میں بسبب اس بزرگی شہادت کے کہ دیکھتا ہے پس وہ دوست رکھتا ہے کہ لوٹے دنیا میں اور مارا جائے دوبارہ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الشَّهْدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کے ہاں شہداء کی فضیلت کے بیان میں

(۱۶۴۴) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الشَّهْدَاءُ أَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدٌ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسَ إِلَيْهِ أَغْنِيَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَكَذَا)) وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى وَقَعَتْ قَلْنُسُوتهُ، قَالَ فَلَا أَدْرِي قَلْنُسُوتهُ عَمَرٌ أَرَادَ أَمْ قَلْنُسُوتهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدٌ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَانَتْ مَاضِيَةً بِشَوْكٍ طَلَحَ مِنَ الْجُنُبِ آتَاهُ سَهْمٌ غَرِبَ فَقَتَلَهُ، فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ، وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالثَةِ، وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ، فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ)). (ضعيف - المشكاة: ۳۸۵۸ - التحقيق الثاني -

الضعيفة: ۲۰۰۴) اس میں ابو یزید الخولانی کو حافظ نے تقریب میں مچھول کیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے شہداء چار ہیں: پہلا وہ مرد مؤمن اچھے ایمان والا کہ ملا دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یعنی یقین کیا ثواب کا یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ ایسا بلند رتبہ ہے کہ اٹھائیں گے لوگ اس کی طرف آنکھیں اپنی قیامت کے دن اس طرح، اور بلند کیا آپ ﷺ نے سراپنا یہاں تک کہ گر گئی ٹوپی آپ ﷺ کی راوی کہتا ہے نہیں جانتا میں کہ ٹوپی عمر رضی اللہ عنہ کی گری یا رسول اللہ ﷺ کی۔ اور دوسرا وہ مرد مؤمن اچھے ایمان والا کہ ملا دشمن سے گویا ماری گئی جلد اس کی ساتھ کانٹے طرح کے جبن سے آیا اس پر تیراز غیبی سوار ڈالا اس کو پس وہ دوسرے درجہ میں ہے اور تیسرا وہ مؤمن کہ ملائے اس نے نیک عمل اور بد، ملاقات کی دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ تیسرے درجہ میں ہے اور چوتھا مرد مؤمن کہ اسراف کیا اس نے اپنی جان پر یعنی بہت گنہگار تھا ملا دشمن سے پھر تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا اور وہ چوتھے درجہ میں ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عطاء بن دینار کی روایت سے اور سنائیں نے محمد سے فرماتے تھے کہ روایت کی سعید بن ابی ایوب نے یہ حدیث عطاء بن دینار سے انہوں نے اشیاخ خولان سے اور انہیں ذکر کیا اس میں ابو یزید کا اور کہا عطاء بن دینار میں کچھ مضائقہ نہیں۔ مترجم طلح ایک درخت ہے کانٹے دار اور مارے جلد اس کی ساتھ کانٹے طرح کے یعنی پھڑک رہی ہے کھال اس کی اور کھڑے ہو رہے ہیں روئیں اس کے مارے خوف کے اور تیر غیبی یعنی اس کا مارنے والا معلوم نہیں اور حاصل تقسیم یہ ہے کہ مجاہد یا تو متقی شجاع ہے اور وہ درجہ اول میں ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور وہ دوسرے درجہ میں ہے یا شجاع ہے غیر متقی پھر اگر نیکی اور بدی دونوں اس میں ہیں تو درجہ ثالث ہے اور اگر فاسق سرف ہے تو وہ چوتھے درجہ میں ہے۔

۱۵۔ باب: مَا جَاءَ فِي غَزْوِ الْبَحْرِ

سمندر میں جہاد کے بیان میں

(۱۶۴۵) عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فُطْعِمَتْهُ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عِبَادَةِ بَنِي الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَاقْطَعَتْهُ وَجَلَسَتْهُ تَقْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ نَجْعَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِرَّةِ، أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) نَحْوَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ. قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ)) فَارَكَبْتُ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ .

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۲۴۹ - ۲۲۵۰)

ترجمہ: روایت ہے اسحاق بن عبد اللہ سے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ داخل ہوتے تھے ام حرام بنت ملحان کے گھر میں اور وہ کھلاتی تھی ان کو کھانا اور وہ نکاح میں تھیں عبادہ بن صامت کے پس داخل ہوئے آنحضرت ﷺ ایک روز پس انہوں نے کھانا کھلایا اور روک رکھا آپ ﷺ کو اور جوئیں دیکھنے لگیں آپ ﷺ کے سر مبارک کی پس سو گئے آنحضرت ﷺ اور پھر جاگے اور ہنسنے لگے کہا حرام نے پوچھا میں نے کس چیز نے ہنسیا آپ کو اے اللہ کے رسول، فرمایا آپ ﷺ نے چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے یعنی خواب میں کہ جہاد کرنے والے ہیں اللہ کی راہ میں سوار ہیں بیچ دریا کے یعنی جہازوں پر بادشاہ ہیں اور تختوں کے یا فرمایا مثل بادشاہوں کے ہیں تختوں پر، کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے کہ کر دیوے اللہ تعالیٰ مجھے ان میں پس دعا کی آپ ﷺ نے ان کے لیے پھر رکھا سر مبارک اور سو گئے پھر جاگے اور ہنسنے پھر کہا میں نے کس نے ہنسیا آپ کو یا رسول اللہ ﷺ کہا چند لوگ میری امت کے عرض کیے گئے میرے اوپر کہ جہاد کر رہے ہیں وہ اللہ کے راہ میں پھر فرمایا ویسا ہی جیسا فرمایا تھا پہلی بار یعنی تشبیہ دی ان کو ساتھ بادشاہوں کے پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں کر دے، فرمایا آپ ﷺ نے: تم پہلے گروہ میں ہو۔ پھر سوار ہوئیں ام حرام رضی اللہ عنہا دریا میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پس گر گئیں اپنے جانور پر سے جب کہ نکلیں دریا سے اور شہید ہو گئیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ام حرام بنت ملحان بہن ہیں ام سلیم کی خالہ ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی۔

بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يُقَاتِلُ رِيَاءً وَلِلدُّنْيَا

اس کے بیان میں جو دکھاوے اور دنیا کے لیے لڑے

(۱۶۴۶) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ : ((مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) .

(صحیح) التعلیق الرغیب (۲/۱۸۰) صحیح ابی داود (۲۲۷۳-۲۲۷۴)

ترجمہ: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ ﷺ اس مرد سے کہ لڑتا ہے واسطے اظہار شجاعت کے یا واسطے حمیت کے یا واسطے ریا کے سو کون ان میں سے اللہ کی راہ میں ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جو لڑے خاص اس لیے کہ ہو جائے کلمہ اللہ کا بلند پس وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۶۴۷) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَالْإِلَى رِسُولِهِ فَهَاجَرَتْهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رِسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهَاجَرَتْهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)) .

(صحیح) ارواء الغلیل (۲۲) صحیح ابی داود (۹۱)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ثواب عملوں کا موقوف ہے نیت پر اور آدمی کو وہی ملتا ہے جو نیت کی پھر جس کی ہجرت ہوئے واسطے اللہ کے اور اس کے رسول کے پس ہجرت اس کی ہے طرف اللہ کے اور طرف رسول اس کے اور جس کی ہجرت ہوئے واسطے دنیا کے کہ لیوے اس کو یا واسطے کسی عورت کے کہ نکاح کرے اس سے پس ہجرت اس کی اسی کے لیے ہے جس کے لیے ہجرت کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے اور سفیان ثوری اور کئی اماموں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے یحییٰ بن سعید کے۔



۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعُدُوِّ وَالرَّوَّاحِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جہاد میں صبح اور شام چلنے کی فضیلت میں

(۱۶۴۸) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَعْدُوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) .

وَلَقَابُ قَوْسٍ أَحَدُكُمْ أَوْ مَوْضِعُ يَدِهِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَا ضَاءَ ثَمَّ بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) . (صحیح) ارواء الغلیل (۱۱۸۲)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں یا شام کو چلنا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اور موافق ایک کمان تمہاری کے یا موافق ایک ہاتھ کے جگہ جنت سے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اور اگر ایک عورت جنت کی عورتوں سے نکل آئے طرف زمین کے تو چمک جائے جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور بھر جائے خوشبو سے اور اوڑھنی جو اس کے سر پر ہے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس کے اندر ہے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۶۴۹) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَذْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) . (صحیح) ارواء الغلیل (۱۱۸۲)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اس کے اندر ہے اور جگہ ایک کوڑا رکھنے کی جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے۔
فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابی ایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۶۵۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَذْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) . (صحیح - الارواء: ۴/۵، ۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں اور ایک شام کو چلنا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس کے اندر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابو حازم جنہوں نے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کوئی ہیں اور نام ان کا سلیمان ہے اور مولیٰ ہیں غرہ اشجعیہ کے۔



(۱۶۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِشُعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ فَأَعَجَبَتْهُ لَطِيفُهَا، فَقَالَ: لَوْ اعْتَرَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشَّعْبِ وَلَكِنْ أَفْعَلَ حَتَّى أَشْتَاوَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ،

فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : ((لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاحِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا ، أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ، وَيَدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ أَغْرُؤًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقٍ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) . (حسن - التعليق الرغيب : ۱۷۴ / ۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گزرے ایک مرد اصحاب نبی ﷺ سے ایک گھائی میں پہاڑ کی کہ اس میں ایک چھوٹا چشمہ تھا ٹھیکے پانی کا، سو بہت پسند آیا ان کو بسبب لطافت کے، سو کہا انہوں نے کاش کہ میں جدا ہو کر آدمیوں سے رہا کرتا اس گھائی میں اور نہ کروں گا ایسا جب تک نہ پوچھ لوں رسول اللہ ﷺ سے پھر ذکر کیا آپ ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے مت کر یعنی اعتزال و خلوت خلق سے اس لیے کہ ایک بار کھڑے ہونا تمہارے ایک کا اللہ کی راہ میں افضل ہے اس کی نماز پڑھنے سے اپنے گھر میں ستر برس تک کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم کہ بخش دے تم کو اللہ تعالیٰ اور داخل کرے جنت میں، جہاد کرو اللہ کی راہ میں جوڑا اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہوگی اس کے لیے جنت۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَئْيُ النَّاسِ خَيْرٌ؟

اس بیان میں کہ کون لوگ بہتر ہیں؟

(۱۶۵۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((الَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ؟ رَجُلٌ مُمَسِّكٌ بَعَنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ يُوَدِّي حَقَّ اللَّهِ فِيهَا، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطَى بِهِ)). (صحيح - الصحيحة : ۲۵۵ - التعليق الرغيب : ۱۷۳ / ۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا نہ خبر دوں میں تم کو بہترین مردم کے؟ بہتر سب سے وہ مرد ہے کہ پکڑی ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ میں، کیا نہ خبر دوں میں اس کو جو درجہ میں مرد اول کے قریب ہے کہ جدا ہو گیا خلق سے اپنی بکریاں لے کر ادا کرتا ہے حق اللہ تعالیٰ کے بیچ اس کے، کیا نہ میں خبر دوں تم کو بدترین مردم کی؟ بدترین مردم وہ ہے کہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ کے نام سے اور نہیں دیا جاتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔ اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجوہوں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔



۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ

اس کے بیان میں جو شہادت کی دعا مانگے

(۱۶۵۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهِ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ)) . (صحیح) التعلیق الرغیب (۱۶۹/۲) صحیح ابی داود (۱۳۶۰)
 ترجمہ: روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مانگے اللہ سے شہادت اپنے سچے دل سے پہنچا دے گا اسے اللہ تعالیٰ مرتبوں پر شہیدوں کے اگر چہ مرے پچھونے پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سہل بن حنیف کی روایت سے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمن بن شریح کی روایت سے اور روایت کی یہ عبداللہ بن صالح نے عبدالرحمن بن شریح سے اور عبدالرحمن بن شریح کی کنیت ابا شریح ہے اور وہ اسکندری ہیں۔ اور اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۱۶۵۴) عَنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ أَعْطَاهُ اللَّهُ أَجْرَ الشَّهِيدِ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مانگے اللہ تعالیٰ سے قتل ہونا اس کی راہ میں سچے دل سے دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ثواب شہید کا۔
 فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالنَّائِجِ وَالْمُكَاتِبِ وَعَوْنِ اللَّهِ إِيَّاهُمْ

مجاہد، مکاتب اور ناکح کرنے والے پر مدد الہی کے بیان میں

(۱۶۵۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((ثَلَاثَةٌ، حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمْ: الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْمُكَاتِبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ، وَالنَّائِجُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَا)) .

(حسن) غایۃ المرام (۲۱۰) تخریج مشکاة المصابیح (۳۰۸۹) التعلیق الرغیب (۶۸/۳ - ۶۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر براہ فضل کے حق ہے ان کی مدد کرنا

مجاہد اللہ کی راہ میں اور مکتبہ کا ارادہ رکھتا ہے اداے زر کتابت کا اور نکاح کرنے والا کہ چاہتا ہے پرہیز گاری۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



۲۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ کی راہ میں زخمی ہونے والے کی فضیلت میں

(۱۶۵۶) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ - فُوقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نُكِبَ نُكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ، لَوْ أَنَّهَا الرِّعْفَانُ وَرِيحُهَا كَالْمُسْلِ))

(صحیح) تخریج مشکاھ المصابیح (۳۸۲۵) التعلیق الرغیب (۱۶۹/۲۶) صحیح ابی داؤد (۲۲۹۱)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مرد مسلمان لڑے اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہو اس کے لیے جنت، اور جس کو ایک زخم لگا اللہ کی راہ میں یا کوئی چوٹ کھائی پس وہ آئے گا قیامت کے دن بڑے سے بڑا زخم لے کر جیسا دنیا میں تھا، رنگ اس کا زعفران کا سا اور خوشبو اس کی مشک کی سی ہوگی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۶۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ - إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِّ، وَالرِّيحُ رِيحُ الْمُسْلِمِ)) . (صحیح) ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں زخمی ہوتا اللہ کی راہ میں کوئی اور اللہ جواب جانتا ہے جو زخمی ہو اس کی راہ میں مگر آئے گا قیامت کے دن رنگ اس کا ہوگا خون کا سا اور خوشبو مشک کی سی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔



۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟

اس بیان میں کہ کون سا عمل افضل ہے؟

(۱۶۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ وَأَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ: ((إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) قِيلَ: ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ قَالَ: ((الْجِهَادُ، سَنَامُ الْعَمَلِ)) . قِيلَ: ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ؟

يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ ((ثُمَّ : حَجَّ مَبْرُورٌ)). (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کون سا عمل افضل ہے فرمایا آپ ﷺ نے: ایمان لانا اللہ اور اس کے رسول پر پھر پوچھا پھر کون سا فرمایا جہاد کو ہاں ہے نیکوں کا پوچھا پھر کون سا یا رسول اللہ ﷺ (فرمایا حج مقبول۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے۔



۲۳۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ أَنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ

اس بیان میں کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے

(۱۶۵۹) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ))، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَأَى الْهَيْئَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأْ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، وَكَسَرَ حَفَنَ سَيْفِهِ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ .
 (صحيح - الارواء : ۷/۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تحقیق جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں سو کہا ایک مرد نے قوم میں سے کہ میلا کچھ لیا تھا تم نے سنا ہے یہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں، کہا راوی نے پھر گیا وہ اپنے لوگوں میں اور کہا میں تمہیں سلام کرتا ہوں اور توڑ ڈالا میان اپنی تلوار کا پھر مارا اس سے کافروں کو یہاں تک کہ قتل ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور ابو عمران جوئی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔ اور ابی بکر بن موسیٰ کا نام احمد بن حنبل نے عمری عام کہا۔



۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟

اس بیان میں کہ کون سا آدمی افضل ہے؟

(۱۶۶۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : ((رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ((ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَتَّقِي رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)) .

(صحيح - التعليق الرغيب : ۱۷۳/۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کون سا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا وہ شخص کہ جہاد

کرے اللہ کی راہ میں، پوچھا پھر کون؟ کہا مومن کہ جو کسی گھائی میں ہو گھائیوں سے کہڑتا ہوا اپنے رب سے اور بچاتا ہو لوگوں کو اپنے شر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۵۔ باب: فِي ثَوَابِ الشَّهِيدِ

شہید کے اجر کے بیان میں

(۱۶۶۱) عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيَجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُسَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ)).

(صحیح - احکام الجنائز: ۳۵، ۳۶ - التعليق الرغیب: ۱۹۴/۲ - الصحیحہ: ۳۲۱۳)

ترجمہ: روایت ہے مقدم بن معدیکرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شہید کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھ باتیں ہیں بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ پہلے ہی خون کرنے میں یعنی اس کے بدن سے اور دکھائی جاتی ہے بیٹھک اس کی جنت سے اور بچایا جاتا ہے قبر کے عذاب سے اور بے خوف رہتا ہے فزع اکبر سے اور رکھا جاتا ہے اس کے سر پر وقار کا تاج کہ ایک یا قوت اس کا بہتر ہے ساری دنیا سے جو کچھ اس میں ہے اور بیاہ دیا جاتا ہے بہتر بی بیوں بڑی آنکھ والیوں گوریوں سے، اور شفاعت قبول کی جاتی ہے اس کی ستر قرابت والوں میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے۔

(۱۶۶۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسْرُهُ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا غَيْرَ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا يَقُولُ: حَتَّى أَقْتَلَ عَشْرَ مَرَاتٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِمَّا يَرَى مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مِنَ الْكِرَامَةِ)). (صحیح)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی نہیں ہے اہل جنت سے کہ چاہتا ہو لوٹنا دنیا میں سوا شہید کے اور نہ دوست رکھتا ہے کہ لوٹے طرف دنیا کی اور کہتا ہے یہاں تک کہ قتل کیا جاؤں میں دس بار اللہ تعالیٰ کی راہ بسبب اس کے کہ دیکھتا ہے وہ اس بزرگی کو کہ دی اسے اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے معنی میں۔



(۱۶۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. [اسنادہ صحیح]

ترجمہ: بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے وہ انس بن مالک سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس طرح اس معنی کے مثل۔



۲۶۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمُرَابِطِ

پہرہ دینے والے کی فضیلت میں

(۱۶۶۴) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرْوُحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْعُدُوَّةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطٍ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ثور اسلام پر گھوڑے باندھنا اور حدود کی حفاظت کرنا ایک دن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس پر ہے اور ایک شام کو چلنا کہ چلتا ہے بندہ اللہ کی راہ میں یا صبح کو چلنا ساری دنیا سے بہتر ہے اور اس سے جو زمین پر ہے اور ایک کوڑے کی جگہ تمہارے ایک کی جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو زمین پر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۶۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكَدَّرِ قَالَ: مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرْحَيْلَ بْنِ السَّمْطِ وَهُوَ فِي مُرَابِطٍ لَهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ يَا ابْنَ السَّمْطِ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ)) وَرُبَّمَا قَالَ: ((خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَمَنْ مَاتَ فِيهِ وَقِيَ فِتْنَةُ الْقَبْرِ، وَنُيْمَ لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ)).

(اسنادہ صحیح - الارواء: ۱۲۰۰)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا گزرے سلمان فارسی شرمیل پر اور وہ اپنے مرابط میں تھے اور بارگزر اٹھا ان پر اور ان کے ساتھ والوں پر یعنی مرابط میں رہنا، سو کہا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کیا بیان نہ کروں میں تم سے ایک حدیث سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے؟ کہا شرمیل نے ہاں کہا سلمان نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے پہرہ ایک دن کا اللہ کی راہ میں افضل ہے اور کبھی کہا بہتر ہے سارے مہینے روزے رکھنے سے اور رات کو نماز پڑھنے سے اور جو مر گیا اسی حالت میں بچایا جائے گا قبر کے فتنہ سے اور بڑھائے جائیں گے اس کے عمل قیامت کے دن تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۶۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ اللَّهَ أَثَرُ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثُلْمَةٌ)). (ضعیف) التعليق الرغيب (۲/۲۰۰) تخريج مشكاة المصابيح (۳۸۳۵) التحقيق الثاني۔ اس کی سند ابی رافع اسماعیل بن رافع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ تقریب (۳۴۲) کہتے ہیں جمہور نے اسے ضعیف کہا ہے۔ مجمع الزوائد (۸/۶۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو ملے اللہ سے بغیر جہاد کے اثر کے ملے گا وہ اس سے اور اس میں ایک سوراخ ہوگا یعنی نقصان دین میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے مسلم کی روایت سے کہ وہ اسماعیل بن رافع سے روایت کرتے ہیں اور اسماعیل کو ضعیف کہا ہے بعض اہل حدیث نے۔ سنا میں نے محمد بخاری رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے اسماعیل ثقہ ہیں مقارب الحدیث اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی حدیث کی اسناد متصل نہیں، محمد بن منکدر نے نہیں پایا سلمان کو۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں مکحول سے وہ شرمیل بن سبط سے وہ سلمان سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔



(۱۶۶۷) عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ: إِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةً تَفْرِقُكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْوَهُ لِيخْتَارَ أَمْرُو لِنَفْسِهِ مَا بَدَأَ لَهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((رِبَاطٌ يَوْمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِي مَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ)) . (اسنادہ حسن۔ التعليق الرغيب: ۲/۱۵۲۔ التحقيق الثاني۔ التعليق على الاحاديث المختارة (۳۰۵، ۳۱۰))

ترجمہ: روایت ہے صالح سے جو مولیٰ میں عثمان بن عفان کے کہنا میں نے عثمان سے اور وہ منبر پر تھے یعنی خطبہ پڑھتے تھے فرماتے

تھے میں چھپاتا تھا تم سے ایک حدیث کہ سنی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس لیے چھپاتا تھا کہ تم جدا ہو جاؤ گے مجھ سے پھر پیچھے سوچا میں نے کہ میں بیان کر دوں وہ تم سے اور آدمی کر لے اپنے واسطے وہ ہی جو اس کی سمجھ میں آئے، سنائیں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے پہرا دینا ایک دن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ہزار دن سے ہزار منزلوں میں یعنی مکانوں میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے، کہا محمد نے ابوسالح مولیٰ عثمان کا نام ترکان ہے۔

(۱۶۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقُرْصَةِ)) . (حسن صحيح عند الالباني) التعليق الرغيب (۱۹۲/۲) سلسلة الاحاديث

الصحيحة (۹۶۰) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند محمد بن عثمان دلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں پاتا ہے شہید صدمہ قتل کا مگر اتنا جتنا پاتا ہو ایک تم میں سے صدمہ چوئی کے کاٹنے کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(۱۶۶۹) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَآثَرَيْنِ: قَطْرَةٌ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَقَطْرَةٌ دَمٍ تَهَرَّاقَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الْآثَرَانِ: فَآثَرٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَآثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللَّهِ)) . (اسنادہ حسن - المشكاة : ۳۸۳۷ - التعليق الرغيب : ۱۸۰ / ۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: سب سے پیارے اللہ کے نزدیک دو قطرے اور دو اثر ہیں پہلا قطرہ آنسو کا جو اللہ کے خوف سے نکلے، دوسرا قطرہ خون کا جو اللہ کی راہ میں بہے، اور پہلا اثر وہ اثر ہے کہ پچنے اللہ کی راہ میں یعنی چوٹ چپٹ وغیرہ، اور دوسرا اثر جو پچنے اللہ کے کسی فرض ادا کرنے میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔





(المعجم ۲۱) جہاد کے بیان میں (التحفة ...)

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الْعُذْرِ فِي الْقَعْدِ

اہل عذر کے جہاد سے بیٹھ رہنے کی رخصت میں

(۱۶۷۰) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((اَتَّوْنِي بِالْكَفِّفِ أَوْ اللَّوْحِ فَكُنْتُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ)) وَعُمَرُ بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ خَلَفَ ظَهْرَهُ فَقَالَ : هَلْ لِي رُحْصَةٌ؟ فَتَزَلَّتْ ﴿ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ ﴾ . (صحیح - دون قولہ او اللوح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس شانہ شتر یا تختی لاؤ پس لکھوایا: لَا يَسْتَوِي الاية اور عمرو بن ام مکتوم پیچھے تھے آنحضرت ﷺ کے، سو پوچھا کیا میرے لئے رخصت ہے پس اترایا لفظ: غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے سلیمان تمی کے وہ روایت کرتے ہیں ابواسحاق سے۔ اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابواسحاق سے یہ حدیث: مترجم: پوری آیت یہ ہے: ﴿ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ﴿ یعنی برابر نہیں بیٹھے والے مسلمان جن کو بدن کا نقصان نہیں اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے، اور جان سے اللہ نے بڑائی دی ہے لڑنے والے کو اپنے مال اور جان سے ان پر جو بیٹھے ہیں درجہ میں۔

ف: جب یہ آیت اتری غُیرُ اُولٰٓئِی الضَّرَرِ کا لفظ نہ تھا، عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے جب پوچھا کہ میں نابینا ہوں مجھے ترک جہاد کی رخصت ہے یا نہیں تب یہ لفظ بھی اتر ا اور اس میں رخصت مذکور ہوئی۔



۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ خَرَجَ إِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ أَبْوِيَهُ

اس کے بیان میں جو اپنے والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جائے

(۱۶۷۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: ((الَلَّكَ وَالِدَانِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ)). (صحیح) التعلیق الرغیب (۲۱۳/۳)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اجازت مانگتا تھا جہاد کی پوچھا آپ ﷺ نے: کیا تیرے ماں باپ ہیں؟ کہا ہاں، فرمایا پس انہیں کی خدمت میں کوشش کر۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمیٰ کی ہیں اور نام ان کا سائب بن فروخ ہے۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ سَرِيَّةً وَحْدَهُ

ایک مرد کو بطور سر یا بھیجنے کے بیان میں

(۱۶۷۲) عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنُ قَيْسٍ بْنُ عَدِيٍّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. (صحیح) صحیح ابی داود (۲۳۵۹)

ترجمہ: روایت ہے حجاج بن محمد سے کہا انہوں نے کہا ابن جریج نے تفسیر میں آیت مذکورہ کی کہ کہا عبد اللہ بن حذافہ نے کہ بھیجا ان کو رسول اللہ ﷺ نے اکیلا بطور سر یا کے فردی اس کی ان کو یعلیٰ بن مسلم نے انہوں نے روایت کی سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، اور سر یا وہ چھوٹی ٹکڑی ہے جو بڑے لشکر سے جدا کر کے بھیجی جائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن جریج کی۔

۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ

آدمی کے اکیلے سفر کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۱۶۷۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ)) يَعْنِي وَحْدَهُ. (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۶۱)
ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ جانتے جو میں جانتا ہوں تنہائی کے نقصان سے تو نہ چلتا کوئی سوار اکیلا رات کو۔

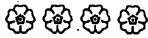
(۱۶۷۴) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الرَّاکِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاکِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ)) . (اسنادہ حسن - الصحیحة: ۶۴ - المشکاۃ: ۳۹۱۰)
ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں ان کے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک سوار یعنی رات کا چلنے والا ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار لشکر ہے۔
فائدہ: حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو گمراہی سند سے یعنی عاصم کی روایت سے اور وہ بیٹے ہیں محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمرو کے۔ اور حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے۔



۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْكَذِبِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

لڑائی میں جھوٹ اور فریب کی رخصت میں

(۱۶۷۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحَرْبُ خُدْعَةٌ)) . (صحیح) الروض النضیر (۳۷۰) صحیح ابی داود (۲۳۷۰)
ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لڑائی میں فریب جائز ہے۔
فائدہ: اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور اسماء بنت یزید اور کعب بن مالک اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَمْ غَزَا

نبی اکرم ﷺ کے غزوات کی تعداد میں

(۱۶۷۶) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ : تَسْنَعُ عَشْرَةَ فَقُلْتُ : كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ وَأَيَّتَهُنَّ كَانَ أَوَّلَ؟ قَالَ : ذَاتُ الْعُسَيْرَاءِ أَوْ الْعُسَيْرَاءِ . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو اسحاق سے کہا تھا میں بازو میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے سو کسی نے ان سے پوچھا کتنے جہاد کیے نبی ﷺ نے؟ کہا انیس، میں نے پوچھا تم نے کتنوں میں رفاقت کی؟ کہا سترہ میں، کہا پہلا ان میں کون سا غزوہ تھا؟ کہا انہوں نے ذات العسیراء ایذا ذات العسیراء راوی کو شک ہے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّغْيِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت صف بندی اور لشکر کی ترتیب کے بیان میں

(۱۶۷۷) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : عَبَّانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَدْرٍ لَيْلًا .

(ضعیف الاسناد) اس میں محمد بن حمید رازی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کھڑا کر دیا ہم کو اپنے مقامات مناسبہ پر رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر میں رات سے۔

فائدہ: اس باب میں ابویوب سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے حال اس حدیث کا تو نہ پہچانا انہوں نے اس کو اور کہا محمد بن اسحاق کو سماع ہے عکرمہ سے اور جب کہ دیکھا میں نے ان کو تو وہ اچھا جانتے تھے محمد بن حمید رازی کو پھر ضعیف کہنے لگے ان کو۔



۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت دعا کے بیان میں

(۱۶۷۸) عَنْ أَبِي أَبِي أَوْفَى قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - يَدْعُو عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ

مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعِ الْحِسَابِ، أَهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْ لَهُمْ)) . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۳۶۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی اوفی سے کہا انہوں نے سنا میں نے یعنی نبی ﷺ کو فرماتے تھے اور بدعا کرتے تھے کفاروں کے لشکروں پر ان لفظوں سے یا اللہ تارنے والے کتاب کے جلد حساب کرنے والے شکست دے ان لشکروں کو اور پیر پھسلا دے ان کے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأُلُويَةِ

لشکر کے چھوٹے جھنڈوں کے بیان میں

(۱۶۷۹) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلَوْاءُهُ أَبْيَضُ.

(حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۰۰) صحيح ابى داؤد (۲۳۳۴)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے مکہ میں اور نیزہ آپ کا سفید تھا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے یحییٰ بن آدم کی وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث سونہ جانی انہوں نے مگر روایت سے یحییٰ بن آدم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے شریک سے وہ روایت کرتے ہیں عمار سے وہ ابو زبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ داخل ہوئے آپ مکہ میں اور آپ ﷺ پر عمامہ سیاہ تھا۔ کہا محمد نے وہ یہی حدیث ہے اور دھن ایک بطن ہے بجیلہ کے قبیلہ سے اور عمار دہنی بیٹے ہیں معاویہ دہنی کے اور کنیت ان کی ابو معاویہ ہے اور وہ کوئی ہیں ثقہ ہیں نزدیک اہل حدیث کے۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّايَاتِ

لشکر کے بڑے جھنڈوں کے بیان میں

(۱۶۸۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ

عَازِبٍ أَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمْرَةٍ. (صحیح - دون قولہ مربعہ)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے یونس بن عبید نے جو مولیٰ ہیں محمد بن قاسم کے کہا بھیجا مجھ کو محمد بن قاسم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی طرف تاکہ پوچھوں میں کیسا تھا جھنڈا رسول اللہ ﷺ کا فرمایا براء نے سیاہ تھا پھر اس کا چوکور ایک چادر خطوں والی سے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور حارث بن حسان اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابو زبیر کے اور ابو یوب ثقفی کا نام اسحاق بن ابراہیم ہے۔ اور روایت کی ہے عبید اللہ بن موسیٰ نے بھی۔

(۱۶۸۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ رَايَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَوْدَاءَ وَلَوْاءُهُ أَبْيَضُ.

(حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۰۰) صحيح ابى داؤد (۲۳۳۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے تھا روایت نبی ﷺ کا سیاہ اور لوا آپ کا سفید۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

مترجم: رایت نشان ہے لشکر کا اور اسے ام الحرب کہتے ہیں کہ افواج اسی کے نیچے لڑتی ہیں اور وہ لوا سے بڑا ہوتا ہے۔

۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشُّعَارِ

شعار (خفیہ الفاظ کے استعمال) کے بیان میں

(۱۶۸۲) عَنْ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ، عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((إِنْ بَيَّتَكُمْ الْعَدُوُّ فَقُولُوا: حَمَّ لَا يُنْصَرُونَ)). (صحيح - المشكاة : ۳۹۴۸ - التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے مہلب بن ابوسفہ سے انہوں نے روایت کی کسی ایسے شخص سے کہ سنا اس نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے اگر آجائے رات کو تمہارے اوپر دشمن تو پرول تمہارا رحم لا ینصرون ہے۔

فائدہ: اس باب میں سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور ایسی ہی روایت کی بعض نے ابواسحاق سے مثل روایت ثوری کے اور روایت کی گئی ہے ان سے اس طرح بھی کہ روایت ہے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مرسل۔



۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی شمشیر کی صفت کے بیان میں

(۱۶۸۳) عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ حَنِيفًا.

(ضعیف - مختصر الشمائل المحمدية : ۸۸) اس میں عثمان بن سعد راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن سیرین سے کہا انہوں نے بنائی میں نے اپنی تلوار سمرہ کی تلوار پر اور بنائی سمرہ نے اپنی تلوار رسول اللہ ﷺ کی تلوار پر اور تھی تلوار آپ ﷺ کی بنی حنیف کی جو ایک قبیلہ ہے عرب میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کا تب میں، اور ضعیف کہا حافظہ کی طرف سے۔



۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت روزہ افطار کرنے کے بیان میں

(۱۶۸۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظُّهْرَانِ فَاذَنَّا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَأَمَرَنَا

بِالْفِطْرِ فَأَفْطَرْنَا أَجْمَعُونَ. (صحیح) صحیح ابی داود (۲۰۸۱)
 ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ اپنے نبی ﷺ مراظر ان میں جس سال مکہ فتح ہوا اور خبر دی ہم کو آپ ﷺ نے دشمن کے مقابلہ کی تو حکم کیا افطار کا پس افطار کیا ہم سب نے۔
 فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ عِنْدَ الْفَرَجِ

گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنے کے بیان میں

(۱۶۸۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ، فَقَالَ: ((مَا كَانَ مِنْ فَرَجٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)). (صحیح) ارواء الغلیل (۲۴۴۸)
 ترجمہ: بیان کیا ہم سے انس نے بن مالک نے کہا سوار ہو گئے نبی ﷺ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر کہ اسے مندوب کہتے تھے پھر فرمایا کہ نہ تھی کچھ گھبراہٹ اور پایا ہم نے اس کو سبک رومانہ دریا کے۔
 فائدہ: اس باب میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۶۸۶) عَنْ أَنَسِ قَالَ: كَانَ فَرَجٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ، فَقَالَ ((مَا رَأَيْنَا مِنْ فَرَجٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)). (صحیح - انظر ما قبله)
 ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ تھی مدینہ میں کچھ گھبراہٹ سوانگ لیا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ہمارا ایک گھوڑا کہ اسے مندوب کہتے تھے پھر فرمایا نہ دیکھی ہم نے کچھ گھبراہٹ اور پایا اس گھوڑے کو تیز رومانہ دریا کے۔
 فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۶۸۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، قَالَ: وَلَقَدْ فَرَجَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا قَالَ: فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرِيٍّ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ، فَقَالَ ((لَمْ تَرَاعُوا لَمْ تَرَاعُوا)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَجَدْتُهُ بَحْرًا)) يَعْنِي الْفَرَسَ.

(صحیح - انظر الحديث : ۱۶۸۵)

ترجمہ: روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی ﷺ بہترین مردم اور بخئی زیادہ لوگوں سے اور بہادر زیادہ سب لوگوں سے کہا اور ایک

رات گھبرائے اہل مدینہ کسی دشمن کی خبر سن کر اور سنی لوگوں نے ایک آواز پھر ملے ان کو رسول اللہ ﷺ سوار تھے ایک گھوڑے پر ابوطحہ کے ننگی پیٹھ اور لٹکائے تھے آپ ﷺ اپنی تلوار کو اور فرماتے تھے لوگوں سے مت ڈرو مت ڈرو پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میں نے پایا اس کو چال میں مانند دریا کے یعنی گھوڑے کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یہ کمال شجاعت تھی آپ ﷺ کی کرا کیلے آپ ﷺ جس طرف دشمن کا خوف تھا ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے اول چلے گئے اور لوگ مدینہ کے جب ہوشیار ہو کر ادھر کا قصد کیا آپ ﷺ لوٹ آئے اور ان کی تسکین فرمائی اور وہ گھوڑا نہایت اڑیل تھا آپ ﷺ کی برکت سے بحر رواں ہو گیا، سبحان اللہ یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنے کے بیان میں

(۱۶۸۸) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: قَالَ قَالَ لَنَا رَجُلٌ أَفَرُّتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا عَمْرَةَ؟ قَالَ لَا، وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ وَلَّى سَرْعَانَ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنَ النَّبْلِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَعْلَتِهِ، وَأَبُو سَفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخِذَ بِلِحَامِهَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ)). (صحیح - مختصر الشمال: ۶۰۹)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا اس سے ایک شخص نے کیا بھاگ گئے تھے تم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اے ابا عمارہ کہا انہوں نے نہیں قسم ہے اللہ کی پیٹھ نہیں موڑی رسول اللہ ﷺ نے لیکن پیٹھ موڑی بعضے جلد باز لوگوں نے کہ مقابلہ کیا ان سے کفار ہوازن نے ساتھ تیروں کے اور رسول اللہ ﷺ اپنے خنجر پر تھے اور ابوسفیان اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ یہ کڑ کا فرماتے تھے ”انا النبی.....“ یعنی میں نبی ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں اور میں پوتا ہوں عبدالمطلب کا۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: خلاصہ جواب براء کا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو سردار تھے لشکر کے انہوں نے جب پیٹھ نہ موڑی تو اصحاب کے بھاگنے کا اعتبار نہ رہا اور وہ ذرا ہٹ کر پھر آپ سے آئے اور قرآن عظیم الشان میں صاف اللہ تعالیٰ نے ان کے اس پیچھے ہٹنے کو بھی معاف فرمایا پھر کیا جائے اعتراض ہے۔



(۱۶۸۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمَوْلِيَتَانِ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ. (صحیح الاسناد)

بُخَارِی: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا دیکھا ہم نے اپنے تائیں یعنی اصحاب کو کہ دونوں گروہ پیٹھ موڑنے والے تھے اور نہ تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو آدمی بھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبید اللہ کی روایت سے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔



۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي السُّيُوفِ وَحَلِيَّتِهَا

تلوار اور اس کی زینت کے بیان میں

(۱۶۹۰) عَنْ مَرْيَدَةَ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ دَعْبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ: كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً.

(ضعیف - مختصر الشرائع المحمدية: ۸۷ - الارواء: ۳۰۶/۳) اس میں ہو در او میجھول ہے۔

بُخَارِی: روایت ہے مزیدہ سے کہا داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن لکھنؤ میں اور ان کی تلوار پر سونا چاندی لگا ہوا تھا کہا طالب نے پوچھا میں نے مزیدہ سے چاندی کو کہا انہوں نے قبیعہ آپ ﷺ کی تلوار میں چاندی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی ہمام نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی بعض نے قتادہ سے انہوں نے سعید بن ابی الحسن سے کہا تھی قبیعہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی پاندی سے۔ مزجم: قبیعہ ٹوپی ہے قبضہ تلوار کی اور اس حدیث سے زینت ہتھیار کی چاندی سے جائز ہوئی۔

(۱۶۹۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ.

(صحیح - الارواء: ۸۲۲ - مختصر الشرائع: ۸۵، ۸۶) صحیح ابی داؤد (۲۳۲۶ - ۲۳۲۸)

بُخَارِی: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے کہ قبیعہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی چاندی تھی۔



۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدَّرْعِ

زرہ کے بیان میں

(۱۶۹۲) عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دِرْعَانِ يَوْمَ أُحُدٍ فَهَضَّ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَوْجَبَ طَلْحَةُ)).

(حسن - المشكاة: ۶۱۱۲ - مختصر الشرائع: ۷۸۹) صحیح ابی داؤد (۲۳۳۲)

ترجمہ: روایت ہے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہاتے تھے نبی ﷺ پر دو زہریں احد کے دن سوڑنے لگے پھر پریس نہ چڑھ سکے پھر بیٹھ گئے طلحہ آپ ﷺ کے نیچے اور چڑھے نبی ﷺ یہاں تک کہ سیدھے ہو گئے آپ ﷺ پھر پر، پھر سنا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے تھے کہ واجب ہوئی طلحہ کے لیے۔ یعنی جنت یا شفاعت۔

فائل: اس باب میں صفوان بن امیہ اور سائب بن یزید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔



۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَغْفِرِ

خود کے بیان میں

(۱۶۹۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمَغْفِرُ فَقِيلَ لَهُ: ابْنُ حَظَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكُعْبَةِ، فَقَالَ ((اَقْتُلُوهُ)). (صحیح) مختصر شمائل (۹۱) صحیح ابی داؤد (۲۴۰۶)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا داخل ہوئے نبی ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ میں اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود تھا کسی نے آپ ﷺ سے کہا کہ ابن حطل لپٹا ہوا ہے کعبہ شریف کے پردوں میں، فرمایا آپ ﷺ نے: قتل کرو اس کو۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم کسی بڑے شخص کو کہ روایت کی اس نے یہ حدیث سوائے مالک کے کہ انہوں نے روایت کی زہری سے۔



۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کی فضیلت میں

(۱۶۹۴) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ باریقی سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: خیر بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت کے دن تک یعنی اجر اور غنیمت۔

فائل: اس باب میں ابن عمر اور ابوسعید اور جریر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اسماء بنت یزید اور مغیرہ بن شعبہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عروہ بیٹی ہیں ابی الجعد باریقی کے اور ان کو عروہ بن الجعد کہتے ہیں۔ کہا احمد بن حنبل نے مطلب

اس حدیث کا یہ ہے کہ جہاد ہر ایک کے ساتھ قیامت تک باقی ہے۔ مترجم: گھوڑوں سے بڑی تائید ہے مجاہدوں کو، اللہ تعالیٰ والعدایات میں ان کی قسم کھاتا ہے اور ثواب جہاد اور مال غنیمت گویا ان کے موئے پیشانی میں معلق ہے۔



۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ

پسندیدہ گھوڑوں کے بیان میں

(۱۶۹۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ)) .

(حسن صحیح۔ المشكاة : ۳۸۷۹۔ التعليق الرغیب : ۲/ ۱۶۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ افرمایا رسول اللہ ﷺ نے: برکت گھوڑوں کی سرخ رنگ گھوڑوں میں ہے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر شیبانی کی روایت سے۔ مترجم: اشقر وہ گھوڑا ہے کہ جس میں سرخی صاف ہو اور اس کے ایال اور دم بھی سرخ ہوں اور اگر ایال اور دم سیاہ ہوئے تو وہ کمیت ہے۔



(۱۶۹۶) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَذْهَمُ الْأَقْرَحُ الْأَرْتَمُ، ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلُقُ الْيَمِينِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ الشَّيْءِ)) .

(صحیح) التعليق الرغیب (۲/ ۱۶۲) تخریج مشکاة المصابیح (۳۸۷۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بہتر گھوڑوں میں سیاہ رنگ ہیں جن کی پیشانی اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو پھر چمک لیاں یعنی جن کی چاروں پہر اور پیشانی سفید ہو پھر اگر سیاہ رنگ نہ ہوں تو کمیت اسی صورت کا یعنی سیاہی سرخی ملی ہوں یا دم اور ایال اس کے سیاہ ہوں اور باقی سرخ ہوں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے وہب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حبیب سے مانند اسی روایت کے معنوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔



(۱۶۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ : حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ : نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ .

ترجمہ: ہم سے محمد بن بشار نے روایت کی انہوں نے وہب بن جریر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حبیب سے مانند اسی روایت کے معنوں میں۔

۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

نا پسندیدہ گھوڑوں کے بیان میں

(۱۶۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَرِهَ الشَّكَالَ فِي الْخَيْلِ . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۲۹۵)

ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ مکروہ کہتے تھے شکال کو گھوڑوں میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ شعبہ نے عبد اللہ سے انہوں نے ابو زرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ اور ابو زرہ بیٹے ہیں عمرو بن جریر کے نام ان کا ہرم ہے روایت کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے جب بیان کرے تو مجھ سے حدیث تو بیان ابو زرہ سے اس لیے کہ انہوں نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث پھر پوچھی میں نے ان سے کئی برسوں بعد وہی حدیث تو نہ چھوڑا انہوں نے ایک حرف یعنی ایسے قوی الحافظ تھے۔



۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرِّهَانِ وَالسَّبَقِ

گھوڑوں کی شرط اور دوڑ کے بیان میں

(۱۶۹۹) عَنْ أَبِي عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَسَى الْمُضْمَرِّ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفِيَاءِ إِلَى ثَنِيَةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا

سِتَّةَ أَمْيَالٍ ، وَمَا لَمْ يُضْمَرْ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ ثَنِيَةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ وَكُنْتُ فِيمَنْ

أَجْرَى ، فَوَلَّيْتُ بَنِي قُرَيْشٍ جَدَارًا . (صحیح) ارواء الغلیل (۱۰۰۱) الصحیحة (۲۱۳۳) صحیح ابی داؤد (۲۳۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مضمر گھوڑے دوڑائے حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک اور دونوں میں چھ

میل کا فاصلہ ہے اور جو غیر مضمر گھوڑے تھے ان کو دوڑایا ثنیۃ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک اور دونوں میں ایک میل کا

فاصلہ تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بھی ان میں تھا جنہوں نے گھوڑے دوڑائے تھے سو کو دو گیا میرا گھوڑا ایک دیوار مجھے لے کر۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

ثوری کی روایت سے۔



(۱۷۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خَفٍّ أَوْ حَافِرٍ)) .

(اسنادہ صحیح) الارواء (۱۵۰۶) المشکاف (۳۸۷۴) الروض النضیر (۱۱۷۷) صحیح ابی داؤد (۲۳۱۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سبق نہیں ہے مگر تیر میں یا اونٹ میں یا گھوڑے میں۔
فائدہ: مترجم: مضمر وہ گھوڑے ہیں جن کو ضاریہ سے تیار کیا ہو، اور ضاریہ ہے کہ پہلے گھوڑے کو خوب دانہ چارہ دے کر فربہ کرنا پھر بتدریج دانہ چارہ کم کرنا کہ لاغر ہو جائے اور قوت غذائی سابق باقی رہے اور وہ نہایت تیز رو ہوتا ہے اور سبق وہ مال ہے کہ سابق کو یعنی وہ سوار کہ شرط میں آگے بڑھ جائے اس کو ملے اور شرط مال کی انہیں تین میں درست ہے۔



۲۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْزَى الْحُمْرُ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑی پر گدھے چھوڑنے کی کراہت میں

(۱۷۰۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَمْنَا ذُوْنَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بَنَلْتُ: أَمْرًا أَنْ تُسَبِّغَ الْوُضُوءَ، وَإِنْ لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ، وَأَنْ لَا نُنْزَى حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ. (صحيح الاسناد)
 ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ ﷺ بندہ مامور کسی چیز میں خاص نہ کیا، ہم کو اور لوگوں سے مگر تین چیزوں میں حکم کیا، ہم کو کہ وضو پورا کریں اور زکوٰۃ مال کی نہ کھائیں اور گھوڑی پر گدھا نہ چھوڑیں۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ثوری نے جہضم سے یہی حدیث سو کہا انہوں نے روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور سنائیں نے محمد سے کہتے تھے حدیث ثوری کی غیر محفوظ ہے اور وہم کیا ہے اس میں ثوری نے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی اسماعیل بن علیا نے اور عبد الوارث بن سعید نے ابی جہضم سے انہوں نے عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعویٰ شیعہ کا باطل ہے اور رسول اللہ ﷺ نے کوئی چیز امت سے چھپا کر اہل بیت کو نہیں بتائی ورنہ ابن عباس ایسا نہ فرماتے اور وضو پورا کرنا اگرچہ سب کو ضرور ہے مگر اہل بیت کو پر ضرور اور گھوڑی پر اگر گدھے بہت چھوڑے جائیں گے تو گھوڑوں کی قلت ہوگی اور جہاد میں تکلیف ہوگی۔



۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِفْتَا حِ بِصَعَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ

فقراء مومنین سے دعائے خیر کرانے کا بیان

(۱۷۰۲) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَبْغُونِي ضَعْفَائِكُمْ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضَعْفَائِكُمْ)). (صحيح - الصحيحة : ۷۷۹ - التعليق الرغيب : ۲۴ / ۱) صحيح أبي داود (۲۳۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو الدرداء سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے ڈھونڈو مجھ کو اپنے ضعیفوں میں اس لیے کہ تم کو رزق ملتا ہے اور مدد ملتی ہے بسبب ضعیفوں کے تمہارے یعنی ان پر رحم کرنے کے سبب سے تم کو برکت اور فتح ہوتی ہے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانے کی کراہت کے بیان میں

(۱۷۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ)) . (صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۴/ ۴۹۴) صحیح ابی داؤد (۲۳۰۳)
 ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ساتھ نہیں ہوتے فرشتے ان رفیقوں کے جن میں کتا اور گھنٹی ہو۔
فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: بعض اوقات منظور ہوتا ہے کہ لشکر دشمن پر اچانک جا پڑے اور ان کو خبر نہ ہو اس وقت گھنٹی یا گھنگر مغل مقصود ہوتے ہیں یہ بھی ایک وجہ کراہت کی ہے اور سوا اس کے اور بھی کچھ حکمت ہوگی۔ واللہ اعلم۔



۲۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

جنگ کا امیر مقرر کرنے کے بیان میں

(۱۷۰۴) عَنْ الْبَرَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَأَمَرَ عَلَى أَحَدَهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ)) قَالَ: فَافْتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً، فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِسَيِّءٍ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) قَالَ قُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ، فَسَكَتَ.

(ضعیف الاسناد) اس میں ابی اسحاق السبئی مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے براء سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا دو لشکروں کو اور امیر کیا ایک پر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اور فرمایا جب لڑائی ہو تو علی رضی اللہ عنہ امیر ہے کہہ راوی نے فتح کیا علی (رضی اللہ عنہ) نے ایک قلعہ اور لی اس میں سے ایک لونڈی سو خط، بھیجا امیر سے ساتھ خالد نے نبی ﷺ کی طرف چغلی کھائی اس میں حضرت علی کی، سوا یا میں آنحضرت ﷺ کے

پاس اور پڑھا آپ ﷺ نے خط سوبدل کیا آپ ﷺ کا رنگ مبارک یعنی بسبب غصے کے پھر فرمایا کیا دیکھتا ہے تو اس شخص میں کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اور دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول ﷺ اس کو، عرض کیا میں نے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے غصے سے اور اس کے رسول ﷺ کے غصے سے اور میں تو فقط پیغام لانے والا ہوں پس چپ رہے آپ ﷺ۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حوض بن جواب کی روایت سے اور معنی بشیء بہ کے معنی چغل خوری ہے۔



۲۷۔ بَابُ مَا حَاجَّاءَ فِي الْإِمَامِ

امام کے مسئلہ ہونے کے بیان میں

(۱۷۰۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأَكْلُكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، إِلَّا فِكْلُكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۶۰۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہونے والا ہے اس کی رعیت سے پس وہ امیر جو لوگوں پر حاکم ہے چرواہا ہے اور اس سے سوال ہونے والا ہے اس کی رعیت سے اور مرد چرواہا ہے اوپر گھر والوں اپنے کے اور اس سے، پوچھ ہونے والی ہے ان کی، اور عورت چرانے والی ہے اپنے شوہر کے گھر میں اور وہ اس سے پوچھی جائے گی، اور غلام چرانے والا ہے اپنے آقا کے مال کو اور وہ اس سے پوچھا جائے گا، آگاہ ہو تحقیق ہر ایک تم میں سے چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی غیر محفوظ ہے۔ اور حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غیر محفوظ ہے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن بشار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے بریدہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ خبر دی مجھ کو اس روایت کی محمد بن ابراہیم بن بشار نے کہا محمد نے اور روایت کی کتنے لوگوں نے سفیان سے انہوں نے بریدہ بن ابی بردہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل اور یہ صحیح تر ہے کہا محمد نے اور روایت کی اسحاق بن ابراہیم نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ پوچھنے والا ہے ہر چرواہے سے حال اس کا کہ جس کو چرایا اس نے سنائیں نے محمد سے کہتے تھے یہ غیر محفوظ ہے کہ صحیح یہ ہے کہ روایت ہے معاذ بن ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ نبی ﷺ سے مرسل۔

۲۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ

امام کی اطاعت کے بیان میں

(۱۷۰۶) عَنْ أُمِّ الْخُصَّيْنِ الْأَحْمَسِيَّةِ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ بَرْدٌ قَدْ نَفَعَ بِهِ مَنْ تَحْتَ إِبْطِهِ قَالَتْ فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى عَضَلَةٍ عَضِدَهُ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! اتَّقُوا اللَّهَ وَإِنْ أُمِرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا أَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللَّهِ)) .

(صحیح) الظلال الحنة (۱۰۶۲ و ۱۰۶۳)

ترجمہ: روایت ہے ام حصین سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع میں اور آپ ﷺ پر ایک چادر تھی کہ اسے لپٹے ہوئے تھے آپ ﷺ اپنی بغل کے نیچے سے، کہا ام حصین نے اور میں نظر کرتی تھی آپ ﷺ کے بازو کی بوٹی پر کہ وہ پھڑکتی تھی سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے آدمیوں! ڈرو اللہ سے اور اگر حاکم کیا جائے تم پر ایک غلام حبشی چھوٹے کان والا یا کن کٹا تو سنو اس کی بات اور مانو اس کا حکم جب تک قائم کرے تمہارے لیے کتاب اللہ کی یعنی موافق قرآن کے حکم دے۔

فائل: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عمر بن العاص بن ساریہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہے کئی وجہوں سے ام حصین رضی اللہ عنہا سے۔

۲۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

اس بیان میں کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں

(۱۷۰۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بات سنا اور حکم ماننا مرد مسلمان پر واجب ہے خواہ دوست رکھے یا مکروہ جانے جب تک کہ حکم نہ کیا جائے ساتھ معصیت کے، پھر اگر حکم کیا گیا ساتھ معصیت کے تو پھر بات سنا اور اطاعت ضرور نہیں۔

فائل: اس باب میں علی اور عمران بن حصین اور حکم بن عمرو غفاری سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ،

وَالضَّرْبِ وَالْوَسْمِ فِي الْوُجْهِ

جانوروں کو لڑانے، مارنے اور منہ داغنے کی کراہت کے بیان میں

(۱۷۰۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ . (ضعیف - غایۃ المرام : ۳۸)

ضعیف ابی داؤد (۴۴۳) اس میں اعمش راوی مدلس ہے اور ابی یحییٰ القنات ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کے لڑانے سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن ثنیٰ نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابویحییٰ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ منع فرمایا آپ ﷺ نے جانوروں کے لڑانے سے اور انہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا، اور کہا جاتا ہے یہ صحیح تر ہے قطبہ کی روایت سے۔ اور روایت کی یہ حدیث شریک نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور اس باب میں طلحہ اور جابر اور ابوسعید اور عکراش بن زویب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ (ضعیف) غایۃ المرام (۳۸) ابویحییٰ القنات راوی ضعیف ہے (۱۷۰۹) انظر السابق.

(۱۷۱۰) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ. (صحيح - الارواء: ۲۱۸۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا: منہ پر داغ دینے اور مارنے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَمَتَى يُفْرَضُ لَهُ

بالغ ہونے کی حد اور مال غنیمت کا حصہ دینے کے وقت کے بیان میں

(۱۷۱۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: غُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي، ثُمَّ غُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ فَقَبِلْنِي قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ: هَذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ. (صحيح - انظر ما قبله) ارواء الغلیل (۱۱۸۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ سامنے لائے مجھے رسول اللہ ﷺ کے ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا، سو قبول نہ کیا مجھ کو پھر سامنے لائے مجھے سال آئندہ میں ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا، سو قبول کیا مجھ کو جہاد کے لیے اور مال غنیمت دینے کو۔ کہا نافع نے پھر بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے، سو کہا انہوں نے یہ حد ہے چھوٹے بڑے کی، پھر لکھ بھیجا انہوں نے حصہ دو غنیمت سے اس کو جو پہنچا ہو پندرہ برس کو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبید اللہ سے مانند اسی روایت کے معنی میں مگر اس میں اتنا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا ہذا حد ما بین الذریۃ والمقاتلۃ۔ یعنی یہ حد ہے چھوٹوں اور لڑنے والوں کے درمیان اور انہیں ذکر کیا اس میں کتاب حصہ غنیمت کا۔ حدیث اسحاق بن یوسف کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سفیان ثوری کی روایت سے۔

۳۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

شہید کے قرض کے بیان میں

(۱۷۱۲) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفُرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَكْفُرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الَّذِينَ فَإِنَّ جَبْرِيلَ قَالَ لِي ذَلِكْ)). (صحيح - الارواء: ۱۱۹۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے ان کے درمیان یعنی خطبہ پڑھنے پھر نصیحت کی ان کو اور فرمایا کہ جہاد اللہ کی راہ میں اور ایمان سب عملوں سے افضل ہے، سو کھڑا ہوا ایک شخص اور عرض کیا اس نے یا رسول اللہ ﷺ خبر دو مجھ کو کہ اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کفارہ ہوگا میرے گناہوں کا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہاں اگر قتل ہو تو اللہ کی راہ میں اور تو صابر ہو طالبِ ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا تم نے کہا اس نے خبر دیجیے مجھ کو کہ اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کفارہ ہوگا میرے سب گناہوں کا؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہاں جب تو صابر ہو اور طالبِ ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا بخشے جائیں گے تیرے سب گناہ مگر قرض، خبر دی مجھے جبریل نے۔

فائدہ: اس باب میں انس اور محمد بن جحش اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ اور روایت کی یحییٰ بن سعید اور کئی لوگوں نے مانند اس کے سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابوقتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور یہ صحیح تر ہے سعید مقبری کی حدیث سے جو مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔



۳۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الشُّهَدَاءِ

شہیدوں کو دفن کرنے کے بیان میں

(۱۷۱۳) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: شُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجَرَاحَاتُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: ((أَخْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الْإِثْنَيْنِ وَالْثَلَاثَةَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ وَقَدْ مَوَّأَ أَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا)) فَمَاتَ أَبِي فَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيَّ رَجُلَيْنِ. (صحيح - الاحكام: ۱۴۲ - ۱۴۳) تخريج مشكاة المصابيح (۱۷۰۳) ارواء الغليل (۷۴۳)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عامر سے کہا شکایت کی گئی رسول اللہ ﷺ کے آگے زخموں سے احد کے دن اور فرمایا آپ ﷺ نے کھودو یعنی قبر اور وسیع کرو یعنی اچھی بناؤ اور دفن کرو دو یا تین کو ایک قبر میں اور آگے کرو یعنی قبلہ کی طرف جسے قرآن زیادہ یاد ہو پھر وفات پائی میرے والد نے بھی پس آگے کیا ان کو دو شخصوں کے۔

فائدہ: اس باب میں خباب اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی سفیان وغیرہ نے یہ حدیث ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ہشام بن عامر سے انہوں نے ابوالدہما سے کہ نام ان قرنہ بن بھیس ہے۔



۳۴۔ باب: مَا جَاءَ فِي الْمَشْوَرَةِ

مشورہ کرنے کے بیان میں

(۱۷۱۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيءَ بِالْأَسَارَى، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارَى؟)) فَذَكَرَ قِصَّةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ طَوِيلَةً. (اسنادہ ضعیف - الارواء: ۵/ ۴۷ - ۴۸) اس میں ابو عبیدہ کا اپنے والد عبد اللہ سے سماع ثابت نہیں۔ نیز اس میں اعش بدلس کا معنی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہا جب ہو بدر کا دن اور لائے قیدیوں کو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اپنے اصحاب سے کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے باب میں۔ اور ذکر کیا قصہ طویل۔

فائدہ: اس باب میں عمر بن ابی ایوب اور انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابو عبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو زیادہ مشورہ لیتے ہوئے اپنے اصحاب سے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر۔ مترجم: خلاصہ قصہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن جب قیدی آئے اور آپ ﷺ نے اصحاب سے مشورہ لیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ قوم آپ کی ہے ان کو باقی رکھو اور نرم دلی کرو ان پر اور ان سے فدیہ لو کہ ہم کو اور قوت ہو کفار پر اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انہوں نے جھٹلایا آپ ﷺ کو اور نکالا آپ ﷺ کو آگے کیجیے ان کو کہ گردنیں ماریں ہم ان کی اور حکم دیجیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ گردن مارے عقیل کی اور اسی طرح مجھے حکم دیجیے کہ میں اپنے فلاں عزیز کی گردن ماروں، اس لیے کہ یہ سردار ہیں کافروں کے۔ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک جنگل سوکھی لکڑیوں کا دیکھئے اس میں انہیں ڈال کر آگ لگا دیجیے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا قطع رحم کیا تو نے غرض آپ چپ ہو رہے اور لوگ آپس میں کہنے لگے دیکھئے آپ کس کی عرض قبول کریں۔ فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ نرم کرتا ہے بعضے دلوں کو یہاں

تک کہ وہ مثل دودھ کے ہو جاتے ہیں اور سخت کرتا ہے بعضے دلوں کو یہاں تک کہ وہ مثل پتھروں کے ہو جاتے ہیں، اے ابوبکر! مثال تیری مثل ابراہیم کے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی ﴿فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ اور مثل عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انہوں نے عرض کی ان تعذبهم فإنهم عبادك و ان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم اور مثال تیری اے عمر مانند نوح کے ہے کہا انہوں نے ﴿رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَيَّ الْأَرْضَ مِنَ الْكُفْرَيْنَ ذِيَارًا﴾ اور مانند موسیٰ علیہ السلام کے کہ کہا انہوں نے ﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَيَّ أَمْوَالَهُمْ وَاشْدُدْ عَلَيَّ قُلُوبَهُمْ﴾ یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آج کل تم تک دست ہو پس نہ چھوڑو ان میں سے کسی کو مگر فدیہ لے کر یا مار دو گرونیں ان کی۔ عرض کیا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مگر سہیل بن بیضاء کی یا رسول اللہ اس لیے کہ میں نے سنا اس کو ذکر کرتا تھا اسلام کا، سوچ رہا ہے رسول اللہ ﷺ پھر مجھے ایسا ذکر معلوم ہوا کہ اگر آسمان سے پتھر برستے تو بھی اتنا خوف نہ ہوتا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا مگر سہیل بن بیضاء یعنی اس کے مستثنیٰ ہونے کو قبول فرمایا۔ کہا ابن عباس نے کہا عمر بن خطاب نے کہ پسند کی رسول اللہ ﷺ نے رائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور نہ پسند کی رائے میری پھر جب دوسرا دن ہوا تو میں آیا تو دیکھا رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ بیٹھے رو رہے ہیں عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ خبر دیجیے مجھ کو اپنے رونے کی اور اپنے صاحب یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رونے کی کہ کس نے رلایا آپ ﷺ کو پھر مجھے اگر رونا آئے تو روؤں ورنہ رونے کی صورت بناؤں، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں روتا ہوں اس عذاب کو دیکھ کر جو بسبب فدیہ لینے کے تیرے لوگوں پر آیا اور قریب ہو گیا تھا وہ عذاب اس درخت سے اشارہ کیا آپ ﷺ نے ایک درخت کا جو بہت قریب تھا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُفْخِجَ فِي الْأَرْضِ﴾. (الایہ) بغوی۔



۳۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا تَقَادِي جِنْفَةَ الْأَسِيرِ

اس بیان میں کہ کافر قیدی کی لاش فدیہ لے کر نہ دی جائے

(۱۷۱۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ الْمُشْرِكِينَ أَرَادُوا أَنْ يَشْتَرُوا جَسَدَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَبَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبِيعَهُمْ إِيَّاهُ. (ضعيف الاسناد) اس میں محمد ابن ابی لیلیٰ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ مشرکین نے چاہا خرید لیویں لاش ایک شخص کی مشرکوں میں سے، سوا نکار کیا نبی ﷺ نے اس کے بیچنے سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے حکم کے، اور روایت کی یہ حجاج بن ارطاة نے بھی حکم سے۔ اور کہا احمد بن حسن نے سنائیں نے احمد بن حنبل سے فرماتے تھے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث قابل احتجاج نہیں۔ کہا محمد بن اسماعیل نے ابن ابی

لیلیٰ صدوق ہیں لیکن نہیں معلوم ہوتا صحیح حدیثیں ان کی سقیم سے اور میں ان سے کچھ روایت نہیں کرتا اور ابن ابی لیلیٰ صدوق ہیں فقیہ میں اور اکثر وہم کر جاتے ہیں اسناد میں۔ روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے عبداللہ بن داؤد سے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے فقہاء ہمارے ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شرمہ ہیں۔ (صحیح مقطوع)



۳۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الرَّحْفِ

جہاد سے بھاگنے کے بیان میں

(۱۷۱۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حِيصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا، ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ الْفِرَارُونَ، قَالَ : ((بَلْ أَنْتُمُ الْعُكَّارُونَ وَأَنَا فِتْنَتُكُمْ)) . (ضعیف - الارواء : ۱۲۰۳) اس میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا بھیجا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹے لشکر میں پس شکست کھا کر آ گئے ہم مدینہ میں اور چھپ رہے ہم یعنی بسبب شرم کے اور کہا ہم نے ہلاک ہوئے ہم پھر آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا ہم نے یا رسول اللہ ﷺ ہم بھگوڑے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے نہیں بلکہ تم پیچھے ہٹ کر مارنے والے ہو اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن ابی زیاد کی روایت سے اور معنی خاص الناس حیصۃ کے یہ ہیں کہ بھاگے لوگ لڑائی سے اور آپ نے فرمایا بَلْ أَنْتُمُ الْعُكَّارُونَ تو عکاروں جمع ہے عکار کی، اور عکارا سے کہتے ہیں کہ جو لوٹ کر اپنے امیر کے پاس آ جائے تاکہ اس سے مدد لے کر پھر لڑے اور ارادہ بھاگے کا نہ رکھتا ہو۔ مترجم وَاَنَا فِتْنَتُكُمْ جو آپ نے فرمایا فِتْنَةً اس جماعت کو کہتے ہیں کہ لشکر کے پیچھے مستعد رہے کہ جب لشکر پر ہزیمت ہو تو اس کی مدد کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿أَوْ مُتَحَيِّزِينَ إِلَى فِتْنَةٍ﴾ آپ نے اس قول سے ان کی تسکین فرمادی اور تسلی کی سجان اللہ یہ آپ ﷺ کی خوش خلقی تھی۔



۳۷۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الْقَتِيلِ فِي مَقْتَلِهِ

مقتولوں کو ان کی قتل گاہوں میں دفن کرنے کے بیان میں

(۱۷۱۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا، فَقَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهَا)) . (صحیح الاحکام (۱۴ و ۱۳۸) تخریج فقہ السیرۃ (۲۹۰))

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا جب کہ ہوا دن احد کا آئی میری پھوپھی میرے باپ کو لے کر تاکہ دفن کریں ہماری

ہڑواڑ میں، سوپکارا پکارنے والے نے رسول اللہ ﷺ کے کہ پھیر لے جاؤ مقتولوں کو ان کی قتل گاہوں میں یعنی ان کو وہیں دفن کرو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَلَقُّي الْعَائِبِ إِذَا قَدِمَ

آنے والے کے استقبال کے بیان میں

(۱۷۱۸) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقُّوْنَهُ إِلَى نَبِيَّةِ الْوُدَاعِ، قَالَ السَّائِبُ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غَلَامٌ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سائب بن یزید سے کہا کہ جب آئے رسول اللہ ﷺ تبوک سے نکلے لوگ آپ ﷺ کے لینے کو نبیہ الوداع تک، کہا سائب نے اور میں بھی نکلا ساتھ لوگوں کے اور میں لڑکا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۴۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْفَيْءِ

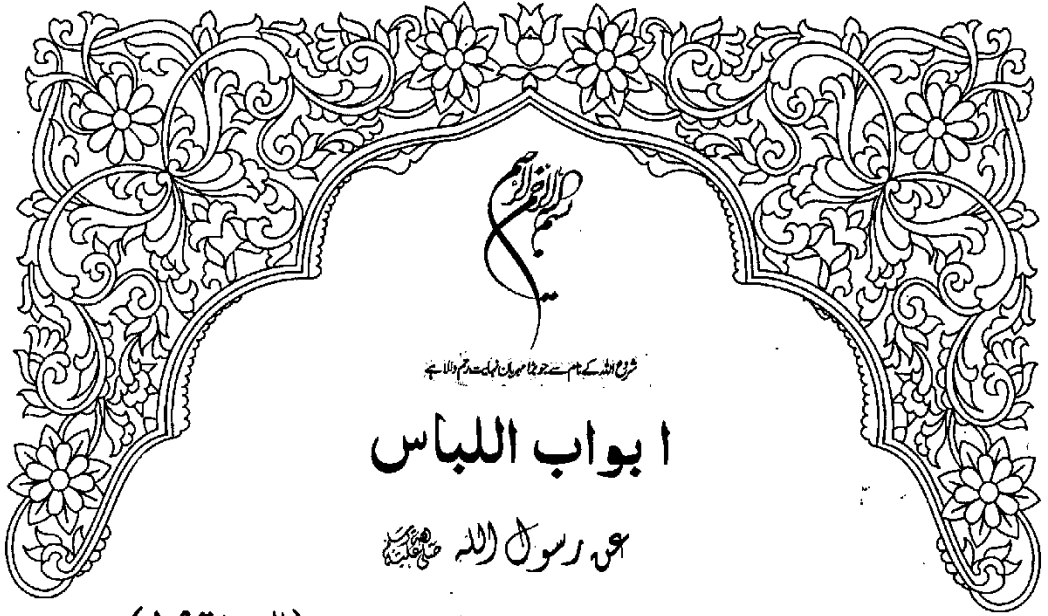
فئے کے بیان میں

(۱۷۱۹) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَأَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسَّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ. (صحیح - مختصر الشرائع : ۳۴۱) صحیح ابی داؤد (۲۶۲۶-۲۶۲۷)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن اوس بن الحدثنان سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ اموال بنی نضیر کے ان میں سے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بطور فئے کے دیا تھا اپنے رسول ﷺ کو اور نہیں دوڑائے تھے اس پر مسلمانوں نے اپنے گھوڑے اور نہ اپنے اونٹ، سو وہ سب خالصہ تھا رسول اللہ ﷺ کا اور تھے آپ کے نکالتے تھے اس میں سے خرچہ اپنے گھر والوں کا ایک سال کا اور باقی خرچ کرتے تھے گھوڑوں میں جو سامان تھا اللہ کی راہ کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: فئے وہ مال ہے جو حاصل ہو مسلمانوں کو اموال کفار سے بغیر حرب و جہاد کے۔





(المعجم ۲۲) لباس کے بیان میں (التحفة ۱۹)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

مردوں پر ریشم اور سونے کے حرام ہونے میں

(۱۷۲۰) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((حُرْمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى

ذُكُورِ أُمَّتِي وَأَحِلُّ لِنَائِهِمْ)) . (صحيح) الارواء (۲۷۷) آداب الزفاف ۲۴۶ / الطبعة الجديدة (غاية العرام ۷۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حرام کیا گیا پہننا ریشمی کپڑوں کا اور سونے کا اور مردوں امت میری

کے اور حلال کیا گیا ان کی عورتوں پر۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور علی اور عقبہ بن عامر اور ام ہانی اور انس اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عمر اور عمران بن حصین اور عبد اللہ بن

زبیر اور جابر اور ابوریحانہ اور ابن عمر اور براء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۷۲۱) عَنْ عُمَرَ: أَنَّهُ خَطَبَ بِالْحَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ أَصْبُعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا جا بیہ میں کہ نام ہے مقام کا اور کہا منع کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑے سے یعنی مردوں کو مگر بقدر دو انگشت کے یا تین یا چار کے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخَصَةِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ

ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننے کی رخصت کے بیان میں

(۱۷۲۲) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَّيَا الْقَمَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما دونوں نے شکایت کی جوڑوں کی نبی ﷺ کے پاس ایک جہاد میں، پس اجازت دی آپ ﷺ نے ریشمی کرتوں کی۔ کہا راوی نے اور دیکھا میں نے کرتوں کو ان کے بدنوں پر۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



۳۔ بَابُ مَسِّ الْحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ بُسْ

ریشم کو بغیر پہنے چھونا

(۱۷۲۳) حَدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ: قَدِمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ فَبَكِيْ وَقَالَ: إِنَّكَ لَشَبِيهٌ بِسَعْدٍ، وَإِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلَ، وَإِنَّهُ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جَبَّةً، مِنْ دِيْبَاجٍ مَنْسُوجٍ فِيهَا الذَّهَبُ، فَلَبَسَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ أَوْقَعَدَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمُسُونَهَا، فَقَالُوا مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ نَوْبًا قَطُّ. فَقَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَرَوْنَ)). (صحیح)

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا وائد بن عمرو بن سعد بن معاذ نے کہا کہ آئے انس بن مالک رضی اللہ عنہ پس گیا میں ان کے پاس سو پوچھا انہوں نے تو کون ہے کہا میں نے میں وائد بن عمرو ہوں، کہا وائد نے پھر روئے انس رضی اللہ عنہ اور کہا تمہاری صورت ملتی ہے سعد

سے اور سعد بہت بڑے آدمیوں میں تھے اور دراز قد اور انہوں نے بھیجانی ﷺ کی طرف ایک جبر ریشمی کہ اس میں سونا بنا ہوا تھا سو پہنا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور چڑھے منبر پر پھر بیٹھے یا کھڑے ہوئے یعنی راوی کو شک ہے سولوگ اس کو چھونے لگے اور کہنے لگے ہم نے نہیں دیکھا آج کی مانند کوئی کپڑا کبھی، سو فرمایا آپ ﷺ نے: کیا تعجب کرتے ہو اس میں بے شک رومال سعد کے جنت میں اس سے بہترین ہیں جسے تم دیکھتے ہو۔

فائدہ: اس باب میں اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: وہ جب بالکل ریشم کا نہ تھا بلکہ ریشم کے تار اور اسی طرح کچھ دور دور سونے کے تار بنے تھے۔



۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لیے سرخ کپڑے کے جواز میں

(۱۷۲۴) عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ : مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَةٍ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بَعِيدٌ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ . (صحيح) مختصر الشرائع للمحمدية (۳)

ترجمہ: روایت ہے براء رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے کسی لمبے بالوں والوں کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے بال تھے کہ لگتے تھے شانوں میں دور تھے دونوں شانے ان کے نہ تھے آپ ﷺ کوتاہ قد اور نہ لمبے۔

فائدہ: اس باب میں جابر بن سرہ اور ابو رومہ اور ابی جحیفہ سے بھی یہ روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: دور تھے دونوں شانے ان کے یعنی سینہ جوڑا تھا اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر وسعت صدر اور فراخ حوصلگی کے جرأت اور بہادری کے اور لمبہ وہ بال ہیں جو شانوں سے لگیں اس سے زیادہ آپ ﷺ کے بال دراز نہ ہوتے اور سرخ جوڑے سے مراد یہ ہے کہ دو چادریں تھیں یعنی کہ اس میں خطوط سرخ اور سیاہ ہوتے ہیں نہ یہ کہ بالکل سرخ تھا اور قد آپ ﷺ کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے تو سب سے بلند نظر آتے آنحضرت ﷺ۔



۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُعْصَفِرِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لیے کسم کارنگ مکروہ ہونے کے بیان میں

(۱۷۲۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بُسِّ الْقَسِّيِّ وَالْمُعْصَفِرِ . (اسنادہ صحيح) غاية المرام

(۷۹) الروض النضير (۷۱۰) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۳۹۵)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کے رنگے ہوئے سے۔ یعنی مردوں کے لیے۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْفِرَاءِ

پوستین پہننے کے بیان میں

(۱۷۲۶) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ السَّمَنِ وَالْجُبَنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ : ((الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ)) . (حسن)

عندالالبانی (غایۃ المرام (۳۰۲) تخریج المشکاة (۴۲۸) بعض محققین کہتے ہیں اس میں سیف بن ہارون راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمان سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے گھی اور پنیر اور پوستین کو، سفرمایا: حلال وہی ہے جو حلال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں، اور حرام وہی ہے جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں، اور جس سے وہ چپ ہو رہا وہ معاف ہے۔

فائدہ: اس باب میں مغیرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور روایت کی سفیان وغیرہ نے سلیمان بنی سے انہوں نے ابی عثمان سے انہوں نے سلمان سے انہیں کا قول اور گویا کہ حدیث موقوف اصح ہے۔

۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

مردار جانوروں کی کھالوں میں جب دباغت ہو، اس کے بیان میں

(۱۷۲۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ : مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِيهَا : ((أَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبِغْتُمُوهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ)) . (اسنادہ صحیح) ابن ماجہ (۳۶۰۹ - ۳۶۱۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ مرگئی ایک بکری، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اس کے لوگوں سے کیوں نہ نکال لی تم نے کھال اس کی کہ بعد دباغت کے کام میں لاتے تم اس کو۔

فائدہ: اس باب میں سلمہ بن محقق اور میمونہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق کہ مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں میمونہ سے اور بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے، اور سنائی میں نے محمد سے کہ صحیح کہتے تھے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جو نبی ﷺ سے مروی ہے۔ اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی میمونہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتے تھے کہ شاید ابن عباس رضی اللہ عنہما

نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کی ہو اور انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور مروی ہوئی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بغیر واسطہ میمونہ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔



(۱۷۲۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهَّرَ)) .

(اسنادہ صحیح - المصدر نفسه) غایۃ المرام (۲۸) الروض النضیر (۴۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو چڑا کہ دباغت کیا گیا پاک ہو گیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور کہا ہے کہ کھالیں مردہ جانوروں کی جب دباغت کی جائیں پاک ہو جاتی ہیں۔ اور کہا امام شافعی نے جو کھال دباغت دی جائے پاک ہو جاتی ہے مگر کھال کتے اور سوری اور مکروہ رکھا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی ﷺ سے اور سوان کے اور علماء نے درندوں کی کھالوں کو اور بہت برا کہا ہے اس کے پہننے کو اور اس میں نماز پڑھنے کو اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا آپ نے جو فرمایا کہ اہاب مدبوغ پاک ہے مراد اس سے حلال جانور کی کھال ہے۔ یہی تفسیر کی ہے نصر بن شمیل نے بھی، اور کہا مراد اس سے وہ ہی جانور ہے جس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ اور مکروہ کہا ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور حمیدی نے نماز پڑھنا درندوں کی کھالوں میں۔



(۱۷۲۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ : آتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ .

(صحیح) الارواء (۳۸) الروض النضیر (۴۷۷، ۴۷۸) ((قیام رمضان))

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عکیم سے کہا کہ خط آیا رسول اللہ ﷺ کا ہمارے پاس کہ نفع نہ لو مردہ کی کھالوں سے اور نہ پٹھوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے عبد اللہ بن عکیم سے بواسطہ ان کے شیوخ کے اور اس پر عمل نہیں اکثر اہل علم کا۔ اور مروی ہے یہ حدیث عبد اللہ بن عکیم سے اس طرح بھی کہ آئی میرے پاس کتاب رسول اللہ ﷺ کی ان کی وفات کے دو ماہ پیشتر یعنی باقی وہی مضمون ہے جو اوپر گزارشات میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہ احمد بن حنبل اسی حدیث کی طرف جاتے تھے یعنی جلودمیہ کے استعمال کو منع فرماتے تھے اس لیے کہ اس روایت میں مذکور ہے کہ دو ماہ قبل وفات آپ نے یہ حکم دیا اور فرماتے تھے یہ اخیر حکم ہے نبی ﷺ کا یعنی اور حکم منسوخ ہیں یہ ناخ ہے، پھر چھوڑ دی احمد نے یہ حدیث بسبب اس اضطراب کے جو اس کی اسناد میں ہے کہ روایت کی بعض نے۔ اور کہا روایت ہے عبد اللہ بن عکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اشیاخ جہینہ سے۔



۸۔ بَابُ : فِي كَرَاهِيَةِ جَرِّ الْإِزَارِ

تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی کراہت میں

(۱۷۳۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ)) . (اسنادہ صحیح) غایۃ المرام (۹۰) الروض النضیر (۵۵۸)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نظر نہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف جو لٹکائے ازار اپنی تکبر کے راہ سے۔

فائدہ: اس باب میں حذیفہ اور ابوسعید اور ابو ہریرہ اور سمرہ اور ابو ذر اور عائشہ اور وہیب بن معقل رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔



۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي جَرِّ ذِيُولِ النِّسَاءِ

عورتوں کے دامنوں کے بیان میں

(۱۷۳۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذِيُولِهِنَّ؟ قَالَ: ((يُرْخِضْنَ شِبْرًا)) فَقَالَتْ: إِذَا تَنَكَّشَفَ أَقْدَامُهُنَّ، قَالَ: ((فَتُرْخِضْنَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ)) . (اسنادہ صحیح) ابن ماجہ (۳۵۸۰-۳۵۸۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے لٹکایا اپنا کپڑا تکبر سے نہ نظر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن، سو عرض کی ام سلمہ نے عورتیں کیا کریں اپنے دامنوں کو؟ کہا: لٹکادیں ایک بالشت، انہوں نے عرض کی کہ کھل جائیں گے قدم ان کے، فرمایا لٹکائیں ایک ہاتھ نہ بڑھائیں اس سے زیادہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس حدیث میں رخصت ہے عورتوں کو ازار لٹکانے کی اس میں اُن کا ستر بخوبی ہے۔



(۱۷۳۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا . (اسنادہ صحیح) ابن ماجہ (۳۵۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے اندازہ کر دیا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے نطاق کا ایک بالشت۔

فائدہ: اور روایت کی بعض نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصُّوفِ

صوف (اون) پہننے کے بیان میں

(۱۷۳۳) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَ إِزَارًا غَلِيظًا، فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

فِي هَذَيْنِ . (صحیح) مختصر: الشَّامِلُ الْمُشْتَمِلُ عَلَيْهِ (۹۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو بردہ سے کہا کہ نکالی ہماری طرف ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر موٹی صوف کی اور ایک تہبند موٹی اور کہا کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے انہی دو کپڑوں میں۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۷۳۴) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((كَانَ عَلَى مُوسَى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءً صُوفٍ وَجُبَّةٌ صُوفٍ وَكُمَّةٌ صُوفٍ وَسَرَاوِيلُ صُوفٍ، وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدٍ حِمَارٍ مَيِّتٍ)) .

(ضعیف جدا - سلسلہ احادیث الضعیفة : ۴۰۸۲) اس میں حمید الاعرج راوی ضعیف ہے تقریب (۱۵۶۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس دن کلام کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ان پر تھی ایک چادر صوف کی اور ایک جبہ اور ایک ٹوپی اور ایک سراویل صوف کی اور جوتیاں ان کی مردہ گدھے کی کھال سے تھیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو گر حمید اعرج کی روایت سے، اور حمید بیٹے ہیں علی اعرج کے اور منکر الحدیث ہیں اور حمید بن قیس اعرج مکی رفیق مجاہد کے ثقہ ہیں۔ اور کہہ ٹوپی ہے چھوٹی۔



۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ

سیاہ عمامہ کے بیان میں

(۱۷۳۵) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا داخل ہوئے نبی ﷺ مکہ میں فتح کے دن اور آپ ﷺ پر عمامہ سیاہ تھا۔

فائدہ: اس باب میں عمرو بن حرث اور ابن عباس اور کانہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۱۲۔ بَابُ سَدْلِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتْفَيْنِ

باب: دونوں شانوں کے درمیان عمامہ لٹکانے کے بیان میں

(۱۷۳۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْدِلُ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: رَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ.

(اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحہ: ۷۱۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تھے نبی ﷺ جب عمامہ باندھتے لٹکاتے شملہ اپنے عمامہ کا دونوں شانوں کے درمیان۔ کہا نافع نے اور تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما لٹکاتے شملہ اپنا دونوں شانوں کے درمیان۔ کہا عبید اللہ نے اور دیکھا میں نے قاسم اور سالم رضی اللہ عنہما کو دونوں ہی ایسا کرتے تھے۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور نہیں صحیح روایت علی کی من قبیل اسناد۔ مترجم: عمامہ باندھنا سنت ہے احادیث متعددہ اس کی فضیلت میں وارد ہوئیں ہیں مروی ہے کہ دو رکعت عمامہ سے بہتر ہے ستر رکعت بلا عمامہ سے اور چھوڑنا شملہ کا افضل ہے رسول اللہ ﷺ کبھی چھوڑتے تھے اور کبھی بغیر شملہ کے باندھتے اور کبھی شملہ کو گردن میں لپیٹ لیتے کہ تعنیک کی صورت یہی ہے اور کبھی ایک شملہ کو کھونس لیتے اور ایک کو لٹکا دیتے اور اکثر شملہ آپ ﷺ کا پس پشت لٹکتا اور کبھی آپ ﷺ دو شملہ بھی لٹکاتے درمیان دونوں شانوں کے اور کبھی جانب راس لٹکاتے اور جانب چپ لٹکا بدعت ہے۔ اور اقل مقدار شملہ کی چار انگلی ہے اور اکثر ایک دست اور تطویل اس کی نصف پشت سے زیادہ بدعت ہے اور داخل اسبال اور شامل اسراف ممنوع ہے اور اگر بطریق تکبر اور خیلاء کے ہو تو حرام ہے و لا اکروہ خلاف سنت ہذا قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ القول اور تعنیک یہ ہے کہ ایک بیچ عمامہ کا گردن کے نیچے سے لیوے کہ یہ بھی سنت ہے۔ اور امام مالک سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ایک جماعت کو مسجد میں کہ اگر پانی مانگتے وہ اللہ سے تو پانی دیئے جاتے وہ سب کے سب تعنیک کیے ہوئے تھے اور اکثر تابعان سنت بھی اس زمانہ میں اس سے غافل ہیں۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھی کی کراہت کے بیان میں

(۱۷۳۷) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسْنِيِّ،

وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعْصَفَرِ. (اسنادہ صحیح) تقدم مختصراً (۱۷۲۵)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے اور قسی کے پہننے سے اور رکوع

اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے سے۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۷۳۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ.

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۷۱۰) آداب الزفاف (۱۲۵)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہتے ہیں کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگٹھی پہننے سے۔

فائلا : اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابو ہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عمران کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوالتلیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔ مترجم: قسی منسوب ہے طرف قس کے کہ نام ہے ایک قریہ کا ساحل بحر پر وہ کپڑا وہیں بنتا تھا یہاں مطلق ریشمی کپڑا مراد ہے اور انہی اس کی مخصوص برجال ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ منسوب ہے طرف قز کے کہ ایک قسم ہے ابریشم کی اور زے اس کی سین سے بدل ہوگئی۔



۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَّةِ

چاندی کی انگٹھی کے بیان میں

(۱۷۳۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَضَّةً حَبَشِيًّا.

(اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل المحدثہ (۷۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تھی انگٹھی آپ ﷺ کی چاندی کی اور نگیں اس کا حبشی تھا۔

فائلا : اس باب میں ابن عمر اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ قِصِّ الْخَاتِمِ

چاندی کے نگیں کے بیان میں

(۱۷۴۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ فَضَّةً مِنْهُ. (اسنادہ صحیح - مختصر الشمائل : ۷۳)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تھی انگٹھی آپ ﷺ کی چاندی کی اور نگیں اس کا چاندی سے۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔



۱۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِينِ

دائے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بیان میں

(۱۷۴۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهِ فِي يَمِينِهِ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ اتَّخَذْتُ هَذَا الْخَاتَمَ فِي يَمِينِي)) ثُمَّ بَدَّهَ وَبَدَّ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ.

(اسنادہ صحیح - مختصر الشرائع : ۸۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے بنائی انگوٹھی سونے کی اور پہنا اس کو دائے ہاتھ میں، پھر بیٹھے اوپر منبر کے اور فرمایا میں نے پہنی تھی اپنے دائے ہاتھ میں۔ پھر پھینک دی آپ ﷺ نے وہ اور پھینک دی لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں یعنی جو سونے کی تھیں۔

فائدہ: اس باب میں علی اور جابر اور عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس اور عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث نافع سے انہوں نے روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مانند اسی کے اسی سند سے، اور نہیں ذکر کیا اس میں دائے ہاتھ میں پہننے کا۔



(۱۷۴۲) عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا إِحَالَهُ إِلَّا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ. (حسن صحیح - الارواء: ۳/۳۰۳، ۳۰۴ - مختصر الشرائع: ۸۰)

ترجمہ: روایت ہے صلت بن عبد اللہ بن نوفل سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہ انگوٹھی پہنتے اپنے دائے ہاتھ میں اور مجھے یہی خیال ہے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت ﷺ کو انگوٹھی پہننے اپنے دائے ہاتھ میں۔

فائدہ: کہا محمد بن اسماعیل نے حدیث محمد بن اسحاق کی جو مروی ہے صلت بن عبد اللہ بن نوفل سے حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۷۴۳) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا. (صحیح موقوف عند الالبانی - مختصر الشرائع المحمدیہ: ۸۲) بعض محققین کہتے ہیں منقطع ہے محمد بن علی الباقی نے حسن و حسین کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ تھے حسن اور حسین انگوٹھی پہنتے بائیں ہاتھ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۷۴۴) عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: رَأَيْتُ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ .

(اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل المحمدیہ (۷۸) الاواء (۳۰۲-۳۰۳)

ترجمہ: روایت ہے حماد بن سلمہ سے کہادیکھا میں نے ابن ابی رافع کو کہ انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں پھر پوچھا میں نے ان سے تو انہوں نے کہادیکھا میں نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہ انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں اور کہا آنحضرت ﷺ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ میں۔

فائدہ: کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے ان سب سے جو مروی ہیں نبی ﷺ سے اس باب میں۔



۱۷۔ باب: مَا جَاءَ فِي نَقَشِ الْخَاتَمِ

انگوٹھی پر نقش بنانے کے بیان میں

(۱۷۴۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ فَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: ((لَا تُنْقَشُوا عَلَيْهِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے بنوائی ایک انگوٹھی چاندی کی اور نقش کروایا اس میں محمد رسول اللہ پھر فرمایا کہ اور کوئی یہ نقش نہ کروائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مراد آپ ﷺ کی اس فرمانے سے نقش نہ کروایا ہے کہ منع کیا آپ ﷺ نے کہ کوئی محمد رسول اللہ اپنی مہر پر نہ کھدوائے۔



(۱۷۴۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ. (اسنادہ ضعیف)

تخریج مشکاة المصابیح (۳۴۳) ضعیف ابی داود (۴) مختصر الشمائل المحمدیہ (۷۵) اس میں ابن جریر مدلس

ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔ طبقات المدلسین (۳/۸۳)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب جاتے بیت الخلاء میں اپنی انگوٹھی اتارے جاتے اس لیے کہ اس میں اللہ کا نام تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۱۷۴۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قُلْتُ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولٌ سَطْرٌ، وَاللَّهُ سَطْرٌ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھا نقش رسول اللہ ﷺ کی مہر کا تین سطر، محمد (ﷺ) ایک سطر میں اور رسول ایک میں اور اللہ ایک سطر میں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۱۷۴۸) عَنْ أَنَسِ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولٌ سَطْرٌ، وَاللَّهُ سَطْرٌ. [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھا نقش رسول اللہ ﷺ کی مہر کا تین سطروں میں محمد (ﷺ) ایک سطر میں اور رسول ایک سطر میں، اور اللہ ایک سطر میں۔



۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصُّورَةِ

تصویروں کے بیان میں

(۱۷۴۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصُّورَةِ فِي الْبَيْتِ، وَنَهَى أَنْ يُصْنَعَ ذَلِكَ.

(صحیح - الصحیحہ : ۴۲۴)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تصویر رکھنے سے گھروں میں اور منع کیا اس کے بنانے سے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابن طلحہ اور عائشہ اور ابو ہریرہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۷۵۰) عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُوذُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حَنِيفٍ، قَالَ: فَدَعَا أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ: لِمَ تَنْزِعُهُ؟ قَالَ لِأَنَّ فِيهَا تَصَاوِيرَ، وَقَدْ قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتُ، قَالَ سَهْلٌ: أَوَلَمْ يَقُلْ: إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنَّهُ أَطِيبَ لِنَفْسِي. (صحیح - غایۃ المرام : ۱۳۴)

ترجمہ: روایت ہے عید اللہ سے کہ داخل ہوئے وہ ابوطلحہ انصاری کے پاس عیادت کو، سو پایا ان کے نزدیک سہل بن حنیف کو کہا عید اللہ نے پھر بلایا ابوطلحہ نے ایک آدمی کو کہ نکال لے وہ چادر جو ان کے نیچے بچھی تھی، سو کہا سہل نے کیوں نکالتے ہو؟ کہا طلحہ نے: اس میں تصویریں ہیں اور نبی ﷺ نے تصویروں کے باب میں جو فرمایا ہے وہ تمہیں معلوم ہے، کہا سہل نے آپ نے یہ بھی تو کہا ہے مگر جو رقم ہو کپڑے کی کہا انہوں نے کہ ہاں یعنی آپ نے اس کی اجازت دی ہے مگر میرے دل کو بھی بھاتا ہے یعنی میں چاہتا ہوں کہ عزیمت پر عمل کروں کہ رخصت سے بہتر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَصُورِينَ

تصویر بنانے والوں کے بیان میں

(۱۷۵۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَهُ اللَّهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا، يَعْنِي الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا، وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ يَقْرُونَ بِهِ مِنْهُ صُبٌّ فِي أُذُنِهِ الْآنَ لَتُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ)). (صحیح - غایۃ المرام: ۱۲۰، ۴۲۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے کوئی تصویر بنائی اللہ تعالیٰ عذاب کرے گا اس کو قیامت کے دن یہاں تک کہ پھونکے وہ اس میں یعنی روح اور کبھی پھونکنے والا ہے نہیں۔ یعنی اس طرح کبھی عذاب سے چھوٹنے والا نہیں۔ اور جس نے کان لگائے کسی قوم کی بات پر اور وہ اس سے بھاگتے ہوں ڈالا جائے گا اس کے کان میں سیسہ پھلا ہوا قیامت کے دن۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابو ہریرہ اور ابو جحیفہ اور عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخُضَابِ

خضاب کے بیان میں

(۱۷۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((غَيْرُ وَالشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ)). (صحیح - جلیباب المرأة: ۱۸۹ - الصحیحة: ۸۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: صورت بدل دو بڑھاپے کی اور مشابہت مت کرو یہود کی۔ یعنی وہ کبھی خضاب نہیں کرتے تم کرو۔

فائدہ: اس باب میں زیر اور ابن عباس اور جابر اور ابو ذر اور انس اور ابو رمثہ اور جہدہ اور ابوالطفیل اور جابر بن سمرہ اور ابو جحیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے۔



(۱۷۵۳) عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَاءُ وَالْكَتَمُ)).

(صحیح) غایۃ المرام (۱۰۷) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۵۰۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بہتر شے کہ بدلتے ہو اس سے صورت بڑھاپے کی مہندی اور نیل کے پتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاسود دلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔



۲۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ

لمبے بال رکھنے کے بیان میں

(۱۷۵۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ حَسَنَ الْجِسْمِ، أَسْمَرَ اللَّوْنُ، وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبِطٍ إِذَا مَشَى يَتَكَفَّأُ. (صحیح - مختصر الشمائل: ۲۰۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ میانہ قد نہ بہت لمبے اور نہ بہت کوتاہ، سڈول بدن گندم گون بال ان کے نہ بالکل گھونگر یا لے نہ سیدھے یعنی متوسط جب چلتے پیر اٹھا کر چلتے جیسے کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور براء اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابوسعید اور وائل بن حجر اور جابر اور ام ہانی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی حمید کی روایت سے۔



(۱۷۵۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَذَوْنُ الْوُفْرَةِ. (حسن صحیح) ابن ماجہ (۶۰۴) مختصر الشمائل (۲۲) صحیح ابی داؤد (۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کہ تھی میں غسل کرتی اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے، اور آپ ﷺ کے بال

جمہ سے اوپر اور وفرہ سے کم تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے فرمایا نہاتی تھی میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں بالوں کا کہ جمہ سے اوپر تھے، اور فقط ذکر کیا ہے اس کا عبدالرحمن ابوالزناد نے اور وہ ثقہ ہیں حافظ ہیں۔ مترجم: جمہ وہ بال ہیں سر کے جو کندھوں میں لگتے ہوں اور وفرہ وہ ہیں جو کانوں کی لو سے لگیں اور لمہ جمہ سے ذرا کم ہیں اور مراد حدیث یہ ہے کہ بال آپ ﷺ کے وفرہ سے لمبے اور جمہ سے چھوٹے تھے، اور یہ اکثر حال ہے کبھی اس سے کم و بیش بھی ہوتے۔



۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ، عَنِ التَّرْجُلِ إِلَّا غَبَاً

ہر روز کنگھی کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۷۵۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّرْجُلِ إِلَّا غَبَاً. (صحیح عند الالبانی۔ سلسلہ

احادیث الصحیحہ : ۵۰۱) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ہشام بن حسان مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے روز کنگھی کرنے سے مگر ایک دن بیچ کر کے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ہشام سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِكْتِحَالِ

سرمہ لگانے کے بیان میں

(۱۷۵۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِكْتَحِلُوا بِالْإِثْمِدِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنِيبُ الشَّعْرَ))

وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مُكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ، ثَلَاثَةٌ فِي هَذِهِ وَثَلَاثَةٌ فِي هَذِهِ. (صحیح

عند الالبانی۔ دون قولہ ”وزعم“ مختصر الشمائل : ۴۲) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عباس بن منصور ضعیف و مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سرمہ لگاؤ اشمہ اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے

پلکوں کو، اور کہا انہوں نے کہ نبی ﷺ کی ایک سرمہ دانی تھی کہ اس سے سرمہ لگاتے تھے آپ ﷺ ہر رات میں تین تین

سلائی اس آنکھ میں اور تین سلائی اس آنکھ میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے اور محمد بن یحییٰ نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے عباد بن منصور سے۔ اور اس باب میں جابر بن عبد اللہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس لفظ سے مگر عباد بن منصور کی روایت سے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: لازم کرو تم گانا اشد کا، اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے پلکوں کو۔ مترجم: اشد بکسر ہمزہ وسکون ثاء مثلثہ وکسر میم نام ہے سرمہ سنگ کا اور کل بضم کاف بھی اسی کو کہتے ہیں (قاموس) ابوداؤد میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا اشد مروح کے لگانے کا سونے کے وقت اور مروح وہ اشد ہے کہ خوشبو کیا ہو ساتھ مشک کے۔ اور مروی ہے کہ چشم راست میں تین بار اور چپ میں دو بار لگاتے، اور ابتداء اور ختم دونوں چشم راست پر فرماتے اس طرح کہ پہلے دو میل چشم راست میں لگاتے، اور پھر دو میل چشم چپ میں لگاتے اور پھر ایک میل چشم راست میں اور اس میں رعایت فضیلت یحییٰ بن بھی ہے ان دونوں طریقوں میں ایثار حاصل ہے جیسا کہ فرمایا ہے من اکتحل فلیوتر یعنی طریق اول میں جو مؤلف نے ذکر کیا اس طرح پر کہ ہر آنکھ میں تین بار، اور طریق ثانی اس طرح پر پانچ بار ہوا کذا نقل الشیخ من سفر السعادة۔



۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ، عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ

وَالِإِحْتِبَاءِ بِالثُّوبِ الْوَاحِدِ

اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی نہی کے بیان میں

(۱۷۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسَتَيْنِ: الصَّمَاءِ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. (صحیح) [متفق علیہ]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو پہناؤں سے: ایک صماء اور دوسرے یہ کہ احتباء کرے آدمی ساتھ ایک کپڑے کے کہ اس کے فرج پر اس میں سے کچھ نہ ہو۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوسعید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی گئی ہے یہ کئی سندوں سے نبی ﷺ سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے۔ مترجم: صماء یہ ہے کہ بڑی چادر کو لے کر آدمی اپنے کندھوں پر سے دونوں کوٹنے لٹکا دے پھر داہنی طرف کا کوٹنا بائیں شانے پر اور بائیں طرف کا داہنے شانے پر ڈال کر اپنے ہاتھ وغیرہ اعضاء اس طور پر لپیٹے گویا صحرا صماء ہو گیا، اور صحرا صماء اس پتھر کو کہتے ہیں جس میں خرق و صدع نہ ہو، اور یہ تفسیر صماء کی باعتبار اہل لغت کے ہے۔ اور فقہاء کے نزدیک صماء یہ ہے۔ کہ لپیٹ لیوے آدمی ایک کپڑا اپنے اوپر اور ایک طرف سے اٹھا کر اس کے دونوں کنارے ایک شانہ پر رکھ لیوے اور بعض عورت اس کے کھل جائے اور صورت

اول مکروہ ہے اس لیے کہ بعض ضرورت کے واسطے ہاتھ نکالنا چاہے تو نہیں نکال سکتا اور صورت ثانی میں اگر کشف عورت ہے تو حرام ہے ورنہ مکروہ ہے۔ اور احتباء یہ ہے کہ آدمی اکڑوں بیٹھ کر چوتز مین پر رکھے اور کسی کپڑے کو گھٹنوں اور سر پر لپیٹ لے یہ اس صورت میں مکروہ ہے کہ سو ایک کپڑے کے اور کوئی کپڑا اس کے ستر پر نہ ہو تو سامنے سے اسے عورت نظر آئے گی، اور اگر دوسرا کپڑا اس کے ستر پر ہے تو مکروہ نہیں۔



۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

(مصنوعی) بالوں کے جوڑ لگانے کے بیان میں

(۱۸۵۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)) قَالَ يَافِعُ : الْوَاشِمَةُ فِي اللَّثَةِ . (صحيح) التعليق الرغيب (۱۱۴/۳) غایۃ المرام (۹۳)
تفسیر صحیحہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ لعنت کی آنحضرت ﷺ نے واصلہ اور مستوصلہ اور واشمہ اور مستوشمہ کو۔ کہا یافع نے اور شمش لثہ میں ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور اسماء بنت ابی بکر اور معقل بن یسار اور ابن عباس اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ مترجم: باستقرار روایات معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کی لعنت سات عورتوں کے واسطے آئی ہے چار جو حدیث بالا میں مذکور ہوئی ہیں تین یہ ہیں نامصات متفلجات للحسن واصلہ وہ عورت ہے جو بالوں میں جوڑ لگوائے، اور مستوصلہ جو جوڑ لگواوے، اور واشمہ وہ جو گدنا گوندے اور مستوشمہ جو گدوائے، اور ناصمہ وہ جو پیشانی کے بال چنے تاکہ ماتھا چوڑا نظر آئے، اور متمصہ جو اپنے بال چنوائے، اور مشغلہ جو اپنے دانتوں میں ریت کر سوراخ بڑھائے، کہ یہ فعل عورتیں خوبصورتی کے لیے کرتی ہیں کہ کم سن نظر آئیں، اور حسن کی قید مشغلات میں جو ہے اشارہ ہے اس طرف کہ حرام ہے یہ فعل واسطے حصول حسن کے اور واسطے کسی ضرورت یا بیماری کے ہو تو مضاائقہ نہیں۔



۲۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ

ریشمی زین پوش کی نہی میں

(۱۷۶۰) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ .

(صحيح) - آداب الزفاف : ۱۲۵ - المشكاة : ۴۳۵۸ - التحقیق الثانی - الصحیحة : ۲۳۹۶

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زین پوشوں پر سوار ہونے سے۔
فائدہ: اس باب میں علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث براء رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے اشعث بن ابی شعثاء سے مانند اس کے۔ اور اس حدیث میں قصہ ہے۔ مترجم: میاثر جمع ہے میثر کی بکسر میم و سکون یا تے تختانی و فتح ثانی مثلثہ اور رائے مہملہ ایک فرش ہے چھوٹا سا مثل مابش و سادہ کے روئی یا پشم سے بھرا ہوا کہ واسطے نرمی کے اس کو زمین یا پیٹ پالان شتر پر ڈالتے ہیں اور بعض حریر سرخ سے بناتے ہیں اور بعض جلد سباع سے، اور مراد نبی سے اس حدیث میں نبی ریشمی کی ہے یا سرخ کی جیسے دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے لَا أَرَكُبُ الْأَرْجَوَانَ یعنی آپ نے فرمایا میں سوار نہیں ہوتا ہوں ار جوان پر۔ اور ار جوان سے مراد میثرہ ہے اکثر علماء کے نزدیک کہ اصل اس کی ارغوان ہے اور وہ ایک درخت ہے کہ شگوفہ اس کا سرخ رنگ ہے مراد اس سے مطلق سرخ رنگ ہے، یا نبی وارد ہوئی بسبب جلد ہونے کے، جیسے دوسری روایت میں ہے نَهَى عَنْ رُكُوبِ النَّمُورِ یعنی منع فرمایا چیتوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے یا بیٹھنے سے۔



۲۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے بستر کے بیان میں

(۱۷۶۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشَوُهُ لَيْفٌ .

(صحیح) مختصر الشمائل المحمدیہ (۲۸۲، ۲۸۳) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۱۰۳)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھا بچھونا رسول اللہ ﷺ کا جس پر آپ سوتے تھے چمڑے کا بھرتی اس میں تھی پوست خرما کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس باب میں سیدہ حفصہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



۲۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقُمُصِ

قمیصوں کے بیان میں

(۱۷۶۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ النَّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقَمِيصُ .

(صحیح) مختصر الشمائل المحمدیہ (۴۶) تخریج مشکاة المصابیح ۴۳۲۸۔ الحقیق الثانی۔

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ بہت پیارا کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ کو کرتا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ ہم جانتے ہیں اس کو فقط روایت سے عبدالمؤمن بن خالد کے وہ متفرد ہوئے اس کے ساتھ اور وہ مروزی ہیں۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث ابوتیمیلہ سے انہوں نے ابو مؤمن سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور سنائیں نے محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے حدیث ابن بریدہ کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے صحیح ہے اور مذکور ہے اس میں ابوتیمیلہ کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے۔ روایت کی ہم سے زیاد بن ایوب نے انہوں نے ابوتیمیلہ سے انہوں نے عبدالمؤمن سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا سب کپڑوں سے پیارا تھا آنحضرت ﷺ کو کرتا۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالمؤمن بن خالد سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ سب کپڑوں سے زیادہ پیارا آپ ﷺ کو کرتا تھا۔ روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی الجعفی نے انہوں نے عبدالمصمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب پہننے کرتا شروع کرتے اپنی داہنی طرف سے۔ اور روایت کی کئی شخصوں نے یہ حدیث شعبہ سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو، اور مرفوع کیا فقط عبدالمصمد نے۔



(۱۷۶۳) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقَمِيصُ : ((۱)) .

[صحیح] [انظر الذي قبله]

ترجمہ: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں آپ کو سب کپڑوں سے پیاری قمیص تھی۔



(۱۷۶۴) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : قَالَتْ : كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقَمِيصُ .

[صحیح] [انظر الذي قبله]

ترجمہ: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سب کپڑوں سے زیادہ پیاری قمیص تھی۔



(۱۷۶۵) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ : كَانَ كُمُ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الرَّسْغِ .

[[اسنادہ ضعیف عند الالبانی] مختصر الشمائل : ۴۷ - الضعیفة : ۳۴۵۷ (اس میں شمر بن حوشب راوی ضعیف ہے) بعض محققین

نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکین انصاریہ سے کہا انہوں نے کہ تمہیں باہیں رسول اللہ ﷺ کی گٹوں تک۔



(۱۷۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبَسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمِائِمِهِ.

(صحیح - المشكاة : ۴۳۰ - التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کپڑا پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۹۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے اس کے بیان میں

(۱۷۶۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَحْدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً، ثُمَّ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ)). (صحیح - المشكاة : ۴۳۴۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہاتھے آنحضرت ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے اس کا نام لیتے جیسے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر فرماتے یا اللہ تیرے ہی لیے ہے تعریف تو نے پہنایا مجھے یہ، مانگتا ہوں میں تجھ سے خیر اس کی اور خیر اس کام کی جس کے لیے یہ بنا، اور پناہ مانگتا ہوں میں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لیے یہ بنا۔

فائلا: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے ہشام نے انہوں نے قاسم بن مالک مزی سے انہوں نے جریر سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے۔



۳۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْجُبَّةِ وَالْخُفَيْنِ

جبہ اور موزے پہننے کے بیان میں

(۱۷۶۸) عَنِ الْمُغِيرَةِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةً الْكُمَيْنِ.

(صحیح - مختصر الشمال : ۵۷) صحیح ابی داؤد (۱۳۹ - ۱۴۰)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پہنا جبہ رومیہ تنگ باہوں کا۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۷۶۹) عَنْ الْمُخَبَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَهْلَى دِحْبَةُ الْكَلْبِيِّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا. (صحیح - مختصر الشماثل: ۵۹) وَقَالَ إِسْرَاءُ بِلُّ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ: وَجَبَةُ فَلَبِسَهُمَا حَتَّى تَخْرَقَا لَا يَذَرِي النَّبِيُّ ﷺ أَذْكِيَّ هُمَا أَمْ لَا.

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ ہدیہ بھیجا دحبہ کلبی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جوڑا موزے کا پھر پہنا آپ ﷺ نے۔ اور کہا اسرا ئیل نے اپنی روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں عامر سے کہ بھیجا انہوں نے ایک کرتہ بھی پھر پہنا آپ ﷺ نے یہاں تک کہ پھٹ گئے وہ دونوں اور آپ ﷺ نہ جانتے تھے کہ وہ جانور مذبوح کی کھال کے تھے یا غیر مذبوح کے۔ [بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند جابر الجعفی کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابواسحاق جو روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعیبی سے وہ ابواسحاق شیبانی ہیں۔ اور نام ان کا سلیمان ہے اور حسن بن عیاش بھائی ہیں ابوبکر بن عیاش کے۔ مترجم: بخت حقاء ہیں جو آنحضرت ﷺ کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں سبحان اللہ عقائد صحابہ کس قدر پاکیزہ تھے کہ وہ کہتے ہیں کہ آپ کو اپنے موزوں کا بھی حال معلوم نہ تھا کہ جلد مذبوح کے ہیں یا غیر مذبوح کے۔



۳۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي شَدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

سونے کے دانت باندھنے کے بیان میں

(۱۷۷۰) عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ قَالَ: أَصِيبَ أَنْفِي يَوْمَ الْكَلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ أَنْفًا مِنْ وَرَقٍ فَأَتَنَنْ عَلَى، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ. (حسن - المشكاة: ۴۴۰۰ - التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے عرفجہ بن اسعد سے کہا کٹ گئی میری ناک دن کلاب کے ایام جاہلیت میں، سو بنائی میں نے ایک ناک چاندی کی اور وہ بدبودار ہو گئی اور حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ بنا لوں میں ایک ناک سونے سے کہ اس میں بدبو نہیں آتی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے ربیع بن بدر سے اور محمد بن یزید واسطی سے انہوں نے ابی الاشبہ سے مانند اس روایت کے۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت ہے عبدالرحمن بن طرفہ کے۔ اور روایت کی سلم بن زریر نے عبدالرحمن بن طرفہ سے مانند حدیث ابی الاشبہ کے جیسے روایت کی انہوں نے عبدالرحمن بن طرفہ سے۔ اور کہا ابن مہدی نے سلم بن زریں سے اور وہ ہم ہے اور زریر براء مہستتیں اصح ہے، اور مروی ہے کئی لوگوں سے کہ باندھے انہوں نے دانت اپنے سونے سے، اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔ مترجم: کلاب ایک پانی کا نام ہے درمیان کوفہ اور بصرہ کے ایام جاہلیت میں وہاں لڑائی ہوتی تھی اس میں عرفجہ کی ناک کٹ گئی تھی۔

۳۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ

درندوں کی کھال کی نہی کے بیان میں

(۱۷۷۰) عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ .

(اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحة : ۱۰۱۱ - المشكاة : ۵۰۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا درندوں کی کھال بچھانے سے۔
فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا درندوں کی کھالوں سے۔ اور ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اس نے کہا ہو روایت ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے سوائے سعید بن ابی عروبہ کے۔ اور روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید رشک سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ منع فرمایا آپ ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے اور یہ صحیح تر ہے۔



(۱۷۷۱) عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ وَهَذَا أَصَحُّ . (صحیح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: ابوالملیح سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا اور یہ صحیح تر ہے۔



۳۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے نعل مبارک کے بیان میں

(۱۷۷۲) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَهُمَا قِبَالَانِ .

(اسنادہ صحیح - مختصر الشمائل : ۶۰، ۶۲)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے کہتے ہیں میں نے انس بن مالک سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے جوتے کیسے تھے؟ تو انہوں نے کہا آپ کے جوتوں کے دو تھے۔



(۱۷۷۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قِبَالَانِ . (اسنادہ صحیح - مختصر الشمائل : ۶۰، ۶۲)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک سے کہ آنحضرت ﷺ کی نعلوں میں دو تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: جزری نے کہا ہے آنحضرت ﷺ کی نعل مبارک میں کہ جسے اہل ہند تلے یا چپل کہتے

ہیں اس میں دو تے تھے ایک تمہ اگوٹھے اور اس کے پاس انگلی کے بیچ میں رہتا، اور دوسرا بیچ کی اور اس کی پاس کی انگلی میں رہتا، اسی طرح دونوں نعل میں اور اسے شراک اور زمام نعل بھی کہتے ہیں۔



۳۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

ایک جوتے کے ساتھ چلنے کی کراہت کے بیان میں

(۱۷۷۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُعْلَمَ جَمِيعًا

أَوْ لِيُخْفِيَهُمَا جَمِيعًا)) . (اسنادہ صحیح) مختصر الشرائع للمحمدیہ (۶۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ چلے کوئی تم میں سے ایک نعل پہن کر بلکہ چاہیے دونوں نعل پہن کر چلے یا ننگے پاؤں چلے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



۳۵۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ

اس بیان کی کراہت میں کہ کوئی شخص کھڑے ہوئے جوتا پہنے

(۱۷۷۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ . (صحیح عند الالبانی) تخریج مشکاة

المصابیح (۴۴۱۵) سلسلة الأحادیث الصحيحة (۷۱۹) بعض محققین کہتے ہیں سخت ضعیف ہے۔ اس میں حارث بن بہان متروک ہے تقریب (۱۰۵۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوئے نعل پہننے سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی عبید اللہ بن عمرو رقی نے یہ حدیث معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور دونوں حدیثیں صحیح نہیں ہیں نزدیک اہل حدیث کے۔ اور حارث بن بہان ان کے نزدیک حافظ نہیں۔ اور قتادہ کی حدیث انس رضی اللہ عنہ سے تو ہم ہرگز نہیں جانتے۔ روایت کی ہم سے ابو جعفر سمعانی نے انہوں نے سلیمان بن عبید اللہ رقی سے انہوں نے عبید اللہ بن عمرو سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھڑے کھڑے نعل پہننے کو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ کہا محمد بن اسماعیل نے نہیں صحیح یہ حدیث اور نہ حدیث معمر کی جو مروی ہے عمار سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔



(۱۷۷۶) عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ. (صحيح عند الالبانى) [انظر ماقبله]
بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند قدادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا۔



۳۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

ایک جوتے سے چلنے کی اجازت کے بیان میں

(۱۷۷۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

(منکر - مشکاة المصابيح: ۴۴۱۶) اس میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کبھی چلتے تھے نبی ﷺ ایک نعل پہن کر۔

فائدہ: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ چلیں ایک نعل پہن کر۔ [بعض محققین نے اس کو سفیان بن عیینہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے] اور یہ صحیح تر ہے۔ ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے عبد الرحمن بن قاسم سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے۔



(۱۷۷۸) انظر السابق. [اسناد ضعیف]

۳۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ بِأَيِّ رَجُلٍ يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ

جوتی پہلے کس پیر میں پہنے اس کے بیان میں

(۱۷۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّمَالِ، فَلْتَكُنِ الْيَمْنَى أَوْ لَهَا تَنْعَلُ وَآخِرُهُمَا تَنْزَعُ)).

(اسنادہ صحیح) الروض النضر (۱۰۵۳) مختصر الشمائل المحمدیہ (۶۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی نعل پہنے تم میں کا تو شروع کرے دائیں پیر سے اور جب اتارے تو شروع کرے بائیں پیر سے کہ داہنا پیر پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں پیچھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْقِيعِ الثُّوبِ

کپڑوں میں پیوند لگانے کے بیان میں

(۱۷۸۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا أَرَدْتَ اللِّحْوَوقَ بِيْ فَلَْيُكْفِلِكَ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاِكِبِ، وَآيَاتٍ وَمُجَالِسَةِ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تُسْتَخْلِقِيْ ثَوْبًا حَتَّى تَرْقِيعِيْهِ)) . (ضعیف جدا - سلسلہ احادیث الضعیفہ : ۱۲۹۴ - التعليق الرغیب : ۹۸ / ۴ - المشكاة : ۴۳۴۴ - التحقیق الثانی) اس میں صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔ تقریب (۲۸۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا مجھ سے آنحضرت ﷺ نے اگر چاہے تو مجھ سے ملنا تو کفایت کر دنیا سے سوار کے توشہ کے برابر اور بیچ تو امیروں کے ساتھ بیٹھنے سے اور پرانا نہ جان کسی کپڑے کو جب تک پیوند نہ لگالے تو اس میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر صالح بن حسان کی روایت سے۔ سنائیں نے محمد سے فرماتے تھے صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔ اور صالح بن ابی الحسان کہ روایت کی ان سے ابن ابی ذئب نے ثقہ ہیں اور مراد وَآيَاتِكَ وَمُجَالِسَةِ الْأَغْنِيَاءِ سے یہ ہے کہ جیسا مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو دیکھے ایسے شخص کو کہ فضیلت رکھتا ہے اس سے صورت میں اور رزق میں تو چاہیے کہ دیکھ لے اپنے سے کم کو تو یقین ہے کہ حقیر نہ ہو اس کی نظر میں نعمت اللہ کی۔ اور مروی ہے عون بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے صحبت میں رہا میں اغنیاء کے پس نہ دیکھا میں نے کسی کو زیادہ غمگین اور فکر مند اپنے سے دیکھا تھا میں اوروں کی سواری بہتر اپنی سواری سے، اور اوروں کے کپڑے بہتر اپنے کپڑوں سے پھر صحبت میں رہا فقراء کے تو راحت پائی میں نے۔



۳۹۔ بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ

نبی ﷺ کا مکہ میں داخل ہونا

(۱۷۸۱) عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ : قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ عَدَائِرَ . (صحیح عند الالبانی) مختصر الشمائل المحمدیہ (۲۳) بعض محققین نے اس کو ابن ابی نجیح مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔ ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام ہانی سے ﷺ کہ آئے رسول اللہ ﷺ یعنی مکہ میں اور آپ ﷺ کی چار چوٹیاں تھیں۔ فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔



☆ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ : قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ صَفَائِرَ.

(صحیح عند الالبانی۔ قال بعض الناس ضعیف۔ انظر ما قبله) مختصر الشرائع المحمدیہ (۲۳)

ترجمہ: ام ہانیؓ سے روایت ہے کہتی ہیں کہ آئے رسول اللہ ﷺ مکہ سے اور آپ کی چار چوٹیاں تھیں۔ صفائر کے معنی بھی چوٹی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور عبد اللہ بن ابی نجر کی ہیں، اور ابو نجر کا نام یسار ہے۔ کہا محمد نے نہیں جانتا میں مجاہد کو کہ سماع ہو ام ہانیؓ سے۔



۴۰۔ بَابُ كَيْفَ كَانَتْ كِمَامُ الصَّحَابَةِ

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ٹوپیاں کیسی تھیں

(۱۷۸۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا كُبْشَةَ الْأَنْمَارِيَّ يَقُولُ : كَانَتْ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ بَطْحًا (ضعیف - المشكاة : ۴۳۳) اس میں عبد اللہ بن بسر راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۳۲۳)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہا میں نے ابو کبشہ انماري سے وہ کہتے تھے کہ تھیں ٹوپیاں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی چوڑی ملی ہوئیں سروں سے نہ اونچی تھیں بانہیں ان کی چوڑی ڈھیلی۔

فائدہ: یہ حدیث منکر ہے۔ اور عبد اللہ بن بسر بصری ضعیف ہیں نزدیک اہل حدیث کے۔ ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے اور مراد بطح سے وسیع ہے۔ مترجم: کمام جمع ہے کمہ کی جیسے قباب جمع ہے قبر کی تو مراد اس سے ٹوپیاں مدور ہیں، اور اگر جمع ہے کم کی تو مراد اس سے بانہیں ہیں۔



۴۱۔ بَابُ فِي مَبْلَغِ الْإِزَارِ

تہبند کی جگہ کے بیان میں

(۱۷۸۳) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْضَ لِسَاقِي أَوْ سَاقِيهِ وَقَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَيْتَ فَاَسْفَلَ فَإِنْ أَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ .

(اسنادہ صحیح) الروض النضر (۲۷۶) مختصر الشرائع المحمدیہ (۹۹) الصحیحہ (۱۷۶۵، ۳۳۶۴)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ پکڑی آنحضرت ﷺ نے بوٹی میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کی اور فرمایا یہ موضع ازار کا ہے پھر اگر

تیراجی نہ مانے یعنی زیادہ لٹکائے تو اس سے نیچے پھرا کر تیراجی نہ مانے تو ملامتہند کو ٹخنوں تک یعنی اس سے نیچے نہ کر۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے ابواسحاق سے۔



۴۲۔ بَابُ الْعَمَائِمِ عَلَى الْقَلَانِسِ

عماموں کا ٹوپیوں پر رکھنا

(۱۷۸۴) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ ﷺ فَصَرَغَهُ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ رُكَانَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ، الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ)). (ضعيف - المشكاة: ۴۳۴۰ - الارواء: ۱۵۰۳) اس میں ابوالحسن عسقلانی اور ابن رکانہ دونوں مجہول ہیں۔
ترجمہ: روایت ہے ابو جعفر بن محمد بن رکانہ سے وہ روایت کرتے اپنے باپ سے کہ رکانہ نے کشتی کی آنحضرت ﷺ سے توبخ ڈالا اس کو آنحضرت ﷺ نے۔ رکانہ نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ فرق ہمارے اور مشرکوں میں عماموں کا ٹوپیوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور اسناد اس کی کچھ قائم نہیں، اور نہیں جانتے ہم ابوالحسن العسقلانی کو، اور نہ ابن رکانہ کو مطلب یہ ہے کہ مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر۔ کذافی شرح مشکوٰۃ وغیرہ۔



۴۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ

لوہے کی انگوٹھی کے بیان میں

(۱۷۸۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ: ((مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ)) ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرِ فَقَالَ: ((مَالِي أَحَدٌ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ))؟ ثُمَّ أَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: ((مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ))؟ قَالَ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ؟ قَالَ: ((مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّمَهُ مِثْقَالًا)). (ضعيف عند الإلباني - المشكاة: ۴۳۹۶ - آداب الزفاف: ۱۲۸) عبد اللہ بن مسلم راوی خراب حافظ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا آیا ایک مرد آنحضرت ﷺ کے پاس اور اس پر انگوٹھی تھی لوہے کی فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہے میں دیکھتا ہوں تجھ پر زیور دوزخیوں کا، پھر آیا وہ اس پر تھی انگوٹھی پیتل کی فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہے میں پاتا ہوں تجھ سے یو بتوں کی، پھر آیا وہ اور اس پر انگوٹھی تھی سونے کی، پھر فرمایا آپ ﷺ نے کیا

ہے مجھے پاتا ہوں میں تجھ پر زبور جنت کا زبور دنیا میں پہننا کیا ضرور ہے، پوچھا اس نے کس کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا آپ ﷺ نے چاندی کی اور مثقال پوری نہ کر یعنی اس سے کم ہو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور عبد اللہ بن مسلم کی کثیت ابو طیبہ ہے اور وہ مروزی ہیں۔



۴۴۔ بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّخْتُمِ فِي أَصْبُعَيْنِ

شہادت اور بیچ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی کراہت کے بیان میں

(۱۷۸۶) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمَيْثِرَةِ الْحُمْرَاءِ وَأَنَّ الْبَسَّ خَاتِمِي فِي هَذِهِ

وَفِي هَذِهِ، وَأَشَارَ إِلَى السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى. (صحیح - بلفظ: فی هذه أو هذه شك عاصم - الضعيفة: ۵۴۹۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑے اور سرخ زین پوش سے اور اس میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا طرف سبابہ اور بیچ کی انگلی کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابن ابی موسیٰ ابو بردہ بن ابی موسیٰ ہیں، نام ان کا عامر ہے۔



۴۵۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَحَبِّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

سب سے پیارا کپڑا جو رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا اس کے بیان میں

(۱۷۸۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُهَا الْجَبْرَةَ .

(اسنادہ صحیح - مختصر الشمائل المحمدية: ۵۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا بہت پیارا رسول اللہ ﷺ کو کپڑا جسے آپ ﷺ پہنتے تھے حمرہ تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

مترجم: حمرہ چادر خط دار ہے کہ رنگ برنگ کے خطوط اس میں ہوتے ہیں۔





(المعجم ۲۳) کہانوں کے بیان میں (التحفة ۲۰)

۱۔ باب: مَا جَاءَ عَلَى مَا كَانَ يَأْكُلُ النَّبِيُّ ﷺ
اس بیان میں کہ نبی ﷺ کس پر کھانا کھاتے تھے

(۱۷۸۸) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَيَوَانٍ وَلَا سُكَّرَ حَتَّى وَلَا خُبْزَ لَهُ مُرَقَّقٌ، قَالَ: فَقُلْتُ

لِقَتَادَةَ: فَعَلَى مَا كَانَ يُأْكَلُونَ قَالَ: عَلَى هَذِهِ السُّفْرِ. (صحيح) مختصر الشَّعَائِلِ المَحْمَدِيَّة (۱۲۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ انہیں کھانا نبی ﷺ نے خوان پر اور چھوٹی تشریوں میں اور نہ پکا کی گئی آپ ﷺ کے لیے چپاتی

تھی، پھر کہا میں نے قتادہ سے کس پر کھاتے تھے؟ فرمایا انہوں نے انہیں دسترخوانوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ کہا محمد بن بشار نے یونس جو مذکور ہیں یونس اسکاف ہیں۔ اور روایت کی ہے عبدالوارث

نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔



۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ

خرگوش کے کھانے کے بیان میں

(۱۷۸۹) عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أَتَفَحْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَلْفَهَا، فَادْرَكْتُهَا فَاخْذَلْتُهَا، فَاتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمِرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِيَ بِفَحْدِهَا أَوْ بَوْرِكِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَكَلَهُ قَالَ: قُلْتُ: أَكَلَهُ؟ قَالَ: قِيلَ: (استاده صحیح) ارواء الغلیل (۲۴۹۵)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن زید سے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ پیچھا کیا ہم نے ایک خرگوش کا مرالظہران میں کہ نام ایک مقام کا ہے قریب مکہ کے، سو دوڑے اصحاب آنحضرت ﷺ کے اس کے پیچھے اور میں نے پایا اس کو اور پکڑ لیا پھر اس کو ابو طلحہ کے پاس لایا سو ذبح کیا اس کو پھر سے اور بھیجا میرے ساتھ سرین اس کا یا ران اس کی نبی ﷺ کی طرف، سو کھایا آپ ﷺ نے راوی کہتا ہے میں نے۔ پوچھا اپنے شیخ سے کیا کھایا اس کو؟ کہا قبول کیا اس کو۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن صفی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ اکل۔ خرگوش میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اور بعض نے مکروہ کہا ہے خرگوش کو اس لیے کہ اس کو خون آتا ہے یعنی حیض کا۔ مترجم کہتا ہے مگر عمل حدیث پر اولیٰ ہے اور حلت اس کی بحديث ثابت ہے۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبِّ

گودہ کھانے کے بیان میں

(۱۷۹۰) عَنِ ابْنِ عَمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ: ((لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ)). (صحیح) ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ سے کسی نے پوچھا گودہ کے کھانے کو، فرمایا آپ ﷺ نے میں اسے نہیں کھاتا اور اسے حرام بھی نہیں کہتا۔

فائدہ: اس باب میں عمار اور ابوسعید اور ابن عباس اور ثابت بن ودیع اور جابر اور عبد الرحمن بن حنبلہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اختلاف کیا اہل علم نے گودہ کے کھانے میں، سو رخصت دی ہے بعض اہل علم نے اصحاب وغیرہم سے اور مکروہ کہا بعض نے۔ اور مروی ہوا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا انہوں نے کھائی گئی گودہ دسترخوان پر آنحضرت ﷺ کے اور چھوڑ دی آپ ﷺ نے بسبب نفرت طبعی کے یعنی نہ بسبب حرمت شرعی کے۔ مترجم غرض اس کی حلت میں کسی طرح شک نہیں آپ ﷺ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اس لیے ہم کو اچھی نہیں معلوم ہوتی، باقی اصحاب نے آپ ﷺ کے دسترخوان پر کھائی ہے۔

۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبُعِ کفتار (بجو) کھانے کے بیان میں

(۱۷۹۱) عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ : قُلْتُ لِجَابِرِ الضَّبُعِ ضَبُعٌ هِيَ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ قُلْتُ أَكَلَهَا قَالَ : نَعَمْ، قَالَ قُلْتُ : أَقَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ : نَعَمْ . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۰۵۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی عمار سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ چرغ شکار ہے؟ کہا ہاں یعنی اس کے مارنے سے محرم پر جنایت آتی ہے، کہا میں نے کیا کھاؤں میں؟ کہا انہوں نے ہاں، پوچھا میں نے کیا فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے؟ کہا: ہاں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض اہل علم اسی طرف اور کہا انہوں نے چرغ کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور مروی ہے آنحضرت ﷺ سے ایک حدیث کراہت میں چرغ کے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔ اور بعض نے اہل علم سے مکروہ کہا اس کو، اور یہی قول ہے ابن مبارک کا۔ کہا یحییٰ بن سعید قطان نے اور روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن ابی عمار سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے قول ان کا۔ حدیث ابن جریج کی اصح ہے۔ یعنی جوابتداء باب میں مذکور ہوئی۔ مترجم: نفع ایک مشہور جانور ہے فارسی میں اسے کفتار اور ہندی میں ہنڈار اور چرغ کہتے ہیں۔



(۱۷۹۲) عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ حَزْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ : ((وَأَيُّكُمْ أَكَلَ الضَّبُعَ أَحَدًا)) وَ سَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذَّنْبِ فَقَالَ : ((أَوْ يَأْكُلُ الذَّنْبَ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ؟)) .

(اسنادہ ضعیف) بوضیری کہتے ہیں اس میں عبدالکریم راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۳۱۵۶)

ترجمہ: روایت ہے خزیمہ بن حزر سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے چرغ کے کھانے کو فرمایا آپ ﷺ نے: چرغ بھی کوئی کھاتا ہے۔ پھر پوچھا میں نے بھیڑیے کے کھانے کو، فرمایا آپ ﷺ نے: بھیڑیا بھی کوئی نیک آدمی کھاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسماعیل بن مسلم کی روایت سے کہ وہ عبدالکریم ابی امیہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے اسماعیل اور عبدالکریم میں اور عبدالکریم بیٹے ہیں قیس کے وہ بیٹے ہیں ابی الخارق کے۔ اور عبدالکریم بن جزری ثقہ ہیں۔



۱۔ ایک جنگلی جانور ہے جس کے منہ میں دانتوں کی بجائے ایک ہی ہڈی ہے جس کی شکل شاہت، کفتار جیسی ہے۔

۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کا گوشت کھانے کے بیان میں

(۱۷۹۳) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

(صحیح - الارواء: ۸/۱۳۸)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کھلایا ہم کو آنحضرت ﷺ نے گھوڑوں کا گوشت اور منع کیا گدھوں کے گوشت سے۔
فائدہ: اس باب میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسے ہی غروی ہے کئی شخصوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت ابن عیینہ کی اصح ہے یعنی جوابدائی باب میں ہے۔ اور سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے کہ سفیان بن عیینہ حفظ ہیں حماد بن زید سے۔



۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

پالتو گدھوں کے گوشت کے بیان میں

(۱۷۹۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ زَمَنَ خَبِيرٍ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

(صحیح) ارواء الغلیل (۳۱۷/۶) الروض (۷۰۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے عورتوں کے متعہ سے جب خیر فتح ہوا تھا اور پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمن اور حسن سے کہ دونوں بیٹے ہیں محمد بن علی کے۔ کہا زہری نے پسندیدہ تر ان دونوں میں حسن بن محمد ہیں۔ اور کہا غیر سعید بن عبدالرحمن نے روایت ہے ابن عیینہ سے اور تھے پسندیدہ تر ان دونوں میں عبداللہ بن محمد۔



(۱۷۹۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَرَّمَ يَوْمَ خَبِيرٍ، كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ

وَالْمُجَنَّمَةِ وَالْحِمَارَ الْإِنْسِيَّ. (حسن صحیح - الصحیحة: ۳۵۸، ۲۳۹۱ - الارواء: ۲۴۸۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا خیر کی فتح کے دن ہر کچلی والے تیز دندان درندے سے اور ہر

مجثمہ سے اور پلے ہوئے گدھوں سے۔

فائدہ: کچلی والے جانور سے وہ جانور مراد ہے کہ جو دانت شکاری رکھتا ہو اور اس کے تیز دانت مانند نشتر کے ہوں اور اس سے چیر پھاڑ کر کھائے مثل شیر گرگ، چیتا، بلی کے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ جس کو باندھ کر ہدف بنائیں اور تیر لگائیں یعنی ذبح نہ کریں۔ انتہی قول المترجم۔

ف: اس باب میں علی اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفیٰ اور انس اور عرابض بن ساریہ اور ابو ثعلبہ اور ابن عمر اور ابو سعید خدریؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے محمد بن عمرو سے یہ حدیث اور ذکر کیا اس میں فقط اتنا کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہر ذی ناب سے درندوں میں سے۔



۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ فِي آيَةِ الْكُفَّارِ

کفار کے برتنوں میں کھانے کے بیان میں

(۱۷۹۷) عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ عَنْ قُدُورِ الْمَحْجُوسِ فَقَالَ ((أَنْقَوْهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوا فِيهَا)) وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبْعٍ ذِي نَابٍ. (اسنادہ صحیح) ومغنی برقم (۱۵۶۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ثعلبہ سے کہا کسی نے پوچھا آنحضرت ﷺ سے محجوس کی ہانڈیوں کو فرمایا آپ ﷺ نے: صاف کرو ان کو دھو کر اور پکاؤ ان میں، اور منع فرمایا ہر جانور درندہ کچلی والے سے۔

فائدہ: یہ حدیث مشہور ہے ابو ثعلبہ کی روایت سے۔ اور روایت کی گئی ان سے کئی سندوں سے سوا اس سند کے۔ اور ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور ان کو جرہم بھی کہتے ہیں اور ناشب بھی۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو قلابہ سے انہوں نے روایت کی ابی اسماء الرجبی سے انہوں نے ابو ثعلبہ سے۔



(۱۷۹۸) عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُشْنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا بَارِضُ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَطْبُخُ فِي قُدُورِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي آيَتِهِمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوا بِالْمَاءِ))، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا بَارِضُ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمَكْلَبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَقَتَلَ فُكُلٌ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مَكْلَبٍ فَذَكِّي فُكُلٌ، وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَقَتَلَ فُكُلٌ)).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۳۷) صحیح ابی داؤد (۲۵۴۴ - ۲۵۴۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو قلابہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابواسماء سے وہ ابو ثعلبہ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ ہم ایک ملک میں ہیں یہود و نصاریٰ کے کہ پکاتے ہیں ان کی ہانڈیوں میں اور پیتے ہیں ان کے برتنوں میں، فرمایا آپ ﷺ نے اگر نہ پاؤ تم سوا اس کے تو دھولاس کو پانی سے۔ پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم ایک ملک میں ہیں کہ وہاں شکار بہت ملتا ہے پھر کیا کریں ہم فرمایا آپ ﷺ نے جب چھوڑے تو اپنا کتا سدھایا ہوا ہوا اور لے لو تا نام اللہ کا پھر مارے وہ تو کھا اسے۔ یعنی ذبح کی ضرورت نہیں۔ اور اگر سدھایا ہوا نہ ہو تو ذبح کر لے جس کو وہ پکڑے پھر کھا اور جب مارے تو اپنے تیرے اور نام لے تو اس پر اللہ کا پھر قتل ہو وہ جانور تو کھا۔ یعنی ضرورت ذبح کی نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: مروی ہے عدی سے کہ انہوں نے عرض کیا ہم شکار کرتے ہیں ساتھ معراض کے فرمایا آپ ﷺ نے: جو پھٹ جائے اس کے لگنے سے اسے کھاؤ اور جو اس کے چوڑان کے لگنے سے مرے اسے مت کھا کہ وہ وقید ہے متفن علیہ۔ اور معراض ایک تیر ہوتا ہے چھوٹا کہ اس کے بال و پر نہیں ہوتا، اور وقید وہ جانور ہے جو غیر محدود چیز سے مثل لاشی وغیرہ کے مرے اور اس میں اتفاق ہے کہ جب شکار کرے معراض سے اور شکار اس کی تیزی کی طرف سے قتل ہو تو پاک ہے اور اگر اس کے عرض کی طرف سے مرے تو ناپاک ہے۔ اور کہا ہے فقہاء نے حلال نہیں جو مارا جائے گولی سے مطلقاً بنظر حدیث مذکور کے اور مکحول اور اوزاعی وغیرہما فقہائے شام نے کہا کہ حلال ہے جو مرے معراض سے اور گولی سے۔ (مرقات)



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْفَارَةِ تَمُوتُ فِي السَّمَنِ

چوہے کے بیان میں جو گھی میں مرجائے

(۱۷۹۸) عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمَنِ فَمَاتَتْ فَسِيلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((الْقَوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَكُلُوهُ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین ميمونہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک چوہا گر گیا گھی میں پھر پوچھا کسی نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے پھینک دو اس کو جو گرد اس کے ہے یعنی گھی سے پھر کھاؤ باقی کو۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی عبید اللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ سوال کیا آپ ﷺ سے کسی نے اور ذکر نہیں کیا اس میں ميمونہ کا اور روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ميمونہ رضی اللہ عنہا سے صحیح تر ہے۔ اور مروی ہے معمر سے روایت کی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور یہ روایت غیر محفوظ ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے فرماتے تھے حدیث معمر کی زہری سے جو مروی ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اس میں خطا ہے اور صحیح روایت زہری کی ہے عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے۔



۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ بِالشَّمَالِ

بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی نہی کے بیان میں

(۱۷۹۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)). (صحیح - الصحیحہ : ۱۲۳۶)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ کھائے کوئی تم میں کا اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیوے بائیں ہاتھ سے اس لیے کہ شیطان کھاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتھ سے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور عمر بن ابی سلمہ اور سلمہ بن اکوع اور انس بن مالک اور حصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی طرح روایت کی مالک اور ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے ابوبکر بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ اور روایت کی معمر نے اور عقیل نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور روایت مالک اور ابن عیینہ کی صحیح تر ہے۔



(۱۸۰۰م) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَلَا يَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)). (صحیح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھائے تو داہنے ہاتھ سے اور پئے تو بھی داہنے ہاتھ سے۔ بلاشبہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ بَعْدَ الْأَكْلِ

کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کے بیان میں

(۱۸۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي أَيْتِهِنَّ الْبُرْكَهَ)). (صحیح - الروض النضر : ۱۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جب کھائے تم میں کا کوئی تو چاہیے کہ چاٹ لیوے انگلیاں اپنی

اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کس میں برکت ہے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور کعب بن مالک اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سہیل کی روایت سے۔



۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي اللَّقْمَةِ تَسْقُطُ

گرے ہوئے لقمہ کے بیان میں

(۱۸۰۲) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ

لْيُطْعِمَهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ)) . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۹۷۰، ۱۹۷۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب کھائے کوئی کھانا اور گر پڑے اس کا ایک نوالہ تو چاہیے کہ دور کر دے جس میں اس کو شک ہے پھر کھالے اسے اور نہ چھوڑ دے اسے شیطان کے لیے۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۱۸۰۳) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعَنَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ: ((إِذَا مَا وَقَعَتْ لُقْمَةٌ

أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَاكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ)) وَأَمَرَنَا أَنْ نُسَلِّتَ الصَّحْفَةَ، وَقَالَ:

((إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَنِي فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةِ)) . (اسنادہ صحیح - مختصر الشمائل : ۱۲۰)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ تھے جب کھانا کھاتے چائے اپنی تینوں انگلیوں کو اور فرماتے جب گر پڑے کسی کا لقمہ تو دور کرے اس سے جو بھر گیا ہو اور کھالے اس کو اور نہ چھوڑے اس کو شیطان کے لیے۔ اور حکم کیا ہم کو کہ پونچھ لیں ہم

رکابی کو اور فرماتے تم نہیں جانتے کس کھانے میں تمہارے لیے برکت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۸۰۴) عَنْ أُمِّ عَاصِمٍ - وَكَانَتْ أُمُّ وَلَدٍ لِسَيِّدِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا نَبِيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي

قُصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ فِي قُصْعَةٍ ثُمَّ لَحَسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقُصْعَةُ)) .

(اسنادہ ضعیف) تخریج مشکاة المصابیح (۴۲۱۸) اس میں معلى بن راشد راوی ضعیف ہے۔ بعض محققین کہتے ہیں اس میں ام عامر راویہ مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام عامر سے کہ ام ولد ہیں وہ سنان کی کہا آئے ہمارے پاس نبیشتہ الخیر اور ہم کھانا کھاتے تھے ایک پیالہ میں

سودھیت بیان کی ہم سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کھائے کسی برتن میں پھر پونچھ لے یعنی چاٹ لے مغفرت مانگتا ہے اس کے لیے وہ برتن۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر معلیٰ بن راشد کی روایت سے۔ اور روایت کی یزید بن ہارون اور کئی اماموں نے معلیٰ بن راشد سے یہ حدیث۔



۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مِنْ وَسْطِ الطَّعَامِ

کھانے کے درمیان سے کھانے کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۰۵) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْبُرْكَهَ تَنْزِيلُ وَسْطِ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا

مِنْ وَسْطِهِ)) . (استادہ صحیح) الارواء (۲/۱۹۸۰) التعلیق الرغیب (۱۱۹/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کہ برکت نازل ہوتی ہے کھانے کے بیچ سے، سو کھاؤ کناروں سے اور نہ کھاؤ بیچ سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے معروف ہے فقط روایت سے عطاء بن سائب کے۔ اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے۔ اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصْلِ

لہسن اور پیاز کھانے کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۰۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ - قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّومُ ثُمَّ قَالَ - الثُّومُ

وَالْبَصْلُ وَالْكُرَّاثُ، فَلَا يَقْرُبُنَا فِي مَسَاجِدِنَا)) . (استادہ صحیح - الارواء : ۵۴۷)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کھائے، راوی نے پہلے لہسن کہا پھر کہا لہسن اور پیاز! رگندنا، سوزدیک نہ آئے ہماری مسجدوں کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور ابو ہریرہ اور ابویوب اور ابوسعید اور جابر بن سمرہ اور قرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔



(۱۸۰۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ: نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا آتَى أَبُو أَيُّوبَ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ كَرَّ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «(فِيهِ الثُّومُ)». فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحْرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: «(لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ)».

(اسنادہ صحیح - الارواء : ۲۵۱۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ اترے رسول اللہ ﷺ ابو ایوب کے مکان پر اور جب کھانا کھاتے تو آپ ﷺ بھیجتے تھے بقیہ اس کا ابو ایوب کے پاس سو بھیجا ایک دن آپ ﷺ نے ایک کھانا اور نہیں کھایا تھا اس میں سے آنحضرت ﷺ نے پھر جب آئے ابو ایوب آنحضرت ﷺ کے پاس، اور ذکر کیا انہوں نے اس کا تو فرمایا نبی ﷺ نے اس میں لہسن ہے، سوغرض کی انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ کیا حرام ہے وہ، فرمایا: نہیں لیکن میں اسے مکروہ کہتا ہوں بسبب بواس کی کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثُّومِ مَطْبُوحًا

پکا ہوا لہسن (کھانے) کی رخصت کے بیان میں

(۱۸۰۸) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوحًا. (اسنادہ صحیح عند الالبانی - الارواء :

۲۵۱۲) بعض محققین نے اس کو ابی اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا منع ہے کھانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔

فائدہ: اور مروی ہوا ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے منع ہے کھانا لہسن کا مگر پکا ہوا ہو، قول انہیں کا یعنی موقوفہ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے شریک بن حنبل سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ مکروہ کہا انہوں نے کھانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔ اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں۔ اور مروی ہوئی شریک بن حنبل سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مرسل۔



(۱۸۰۹) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا يَصْلُحُ أَكْلُ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوحًا.

[اسنادہ ضعیف] اس کی سند ابی اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ لہسن کو پکانے بغیر کھانا درست نہیں ہے۔

(۱۸۱۰) عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ هَذِهِ الْبُقُولِ، فَكَرِهَ أَكْلَهُ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((كُلُّوهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَخَدِكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُؤْذِيَ صَاحِبِي)) .

(اسنادہ حسن) التعلیق علی ابن خزیمہ ہے (۱۶۷۱) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۷۸۴)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام ایوب رضی اللہ عنہا سے خبر دی ہے انہوں نے کہ آنحضرت ﷺ اترے ان کے مکان پر یعنی جب ہجرت کر کے مدینہ میں داخل ہوئے تھے پھر تیار کیا لوگوں نے آپ ﷺ کے لیے کھانا کہ اس میں بعض سبز سبز چیزیں تھیں مثل گندنا وغیرہ کے پس مکروہ جانا آپ ﷺ نے اس کا کھانا اور فرمایا اپنے اصحاب سے تم کھاؤ اس لیے کہ میں تمہارے کسی کے برابر نہیں ہوں میں ڈرتا ہوں کہ تکلیف دوں اپنے رفیق کو یعنی فرشتے کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ام ایوب بیوی ہیں ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کی۔ روایت کی ہم سے محمد بن حمید نے انہوں نے یزید بن حباب سے انہوں نے ابوخلدہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے کہا ابوالعالیہ نے الثَّوْمُ مِنْ طَبِيبَاتِ الرَّزْقِ یعنی لہسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے یعنی حلال ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے، اور وہ ثقہ ہیں نزدیک اہل حدیث کے اور ملاقات کی انہوں نے انس بن مالک سے اور سنی ہیں ان سے حدیثیں اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہیں کہا عبد الرحمن بن مہدی نے ابوخلدہ نیک مسلمان تھے۔



(۱۸۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: الثَّوْمُ مِنْ طَبِيبَاتِ الرَّزْقِ. وَأَبُو خَلْدَةَ إِسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ، وَهُوَ ثَقَّةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ. وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَسَمِعَ مِنْهُ. وَأَبُو الْعَالِيَةِ إِسْمُهُ رَفِيعٌ وَهُوَ الرَّيَّاحِيُّ. قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: كَانَ أَبُو خَلْدَةَ حَيَارًا مُسْلِمًا. (ضعیف الاسناد مقطوع) مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس میں محمد بن حمید ضعیف ہے۔

ترجمہ: بیان کیا ہم سے محمد بن حمید نے انہوں نے یزید بن حباب سے انہوں نے ابی خلدہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے کہا ابوالعالیہ نے لہسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے (یعنی حلال ہے)۔ اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ملاقات کی انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور ان سے حدیثیں سنی ہیں اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہیں۔ کہا عبد الرحمن بن مہدی نے ابوخلدہ نیک مسلمان تھے۔



۱۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ وَإِطْفَاءِ السَّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت برتنوں کو ڈھانپنے اور چراغ اور آگ کو بجھانے کے بیان میں

(۱۸۱۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكِنُوا السَّفَاءَ وَأَكْفُوا الْإِنَاءَ أَوْ حَمَرُوا الْإِنَاءَ وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غُلْقًا ، وَلَا يَحِلُّ وَكَاءً وَلَا يَكْشِفُ إِنِيَّةً ، فَإِنَّ الْقَوِيَّ سَقَاةٌ تُضَرِّمُ عَلَى النَّاسِ يَبْتَهُمُ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا نبی ﷺ نے بند کر دو دروازہ اور باندھ دو مشک اور اوندھا کر دو برتن یا ڈھانپ دو۔ یعنی راوی کو شک ہے اکٹھا اکٹھا یا خمر واکھا، اور بجھا دو چراغ اس لیے کہ شیطان نہیں کھولتا بند دروازہ کو اور نہیں کھولتا کسی برتن کو اور چراغ بجھانا اس لیے کہ چھوٹا فاسق یعنی چوہا جلادیتا ہے گھر لوگوں کے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے۔



(۱۸۱۳) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ)) .

(صحیح - صحیح الاداب : ۹۳۸)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت چھوڑ دو آگ اپنے گھروں میں جب سوؤ۔ یعنی بجھا دو۔



۱۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

دو کھجور ملا کر کھانے کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۱۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ صَاحِبُهُ . (صحیح - الصحيحة : ۲۳۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا منع کیا آنحضرت ﷺ نے دو کھجور ملا کر کھانے سے یہاں تک کہ اجازت لے اپنے ساتھی سے جو اس کے ساتھ کھجور کھاتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں سعد موئی ابی بکر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم اس حدیث میں تعلیم ادب ہے کہ

کھانے میں اپنے رفیقوں سے زیادہ کھانے کا قصد نہ کرے۔ سبحان اللہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی بات نہ چھوڑی جو اپنی امت کو تعلیم نہ کی۔ واللہ آپ کے تابع کو کسی معلم کی قیامت تک حاجت نہیں۔ جزاء اللہ عنا خیر الجزاء۔ اللھم ارزقنا اتباعہ۔



۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

کھجور کی فضیلت کے بیان میں

(۱۸۱۵) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((بَيْتٌ لَا تَمُرُّ فِيهِ جِئَاعٌ أَهْلُهُ)) . (صحیح - الصحيحہ : ۱۷۷۶)
 ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس گھر میں تمر نہیں بھوکے ہیں اس کے لوگ۔
 فائدہ: اور اس باب میں سلمیٰ ابورافع کی بیوی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے بروایت ہشام بن عروہ مگر اسی سند سے۔



۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فُرِغَ مِنْهُ

کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بیان میں

(۱۸۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيُحَمِّدَهُ عَلَيْهَا)) . (اسنادہ صحیح)
 ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے کہ کھائے ایک لقمہ یا پیئے ایک گھونٹ پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ کی اس کے اوپر۔
 فائدہ: اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابوسعید اور عائشہ اور ابوالیوب اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے ذکر کیا ابن ابی زائدہ سے مانند اس کے اور ہم نہیں جانتے مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے۔

۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَجْدُومِ

کوڑھی کے ساتھ کھانا کھانے کے بیان میں

(۱۸۱۷) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ مَجْدُومٍ، فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ فِي الْقُصْعَةِ ثُمَّ قَالَ : ((كُلْ بِسْمِ اللَّهِ يَتَّقَ بِاللَّهِ وَتَوَاضَعَا لِكُلِّمَا عَلَيْهِ)) . (اسنادہ ضعیف) تخریج مشکاة المصابیح (۴۵۸۵) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ
 (۱۱۳۳) اس میں مفصل بن فضالہ راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۶۸۵۷)

فیہ صحیحہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پکڑا ہاتھ کو ڈھی کا اور داخل کیا اپنے ساتھ پیالے میں پھر فرمایا کھا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ پر بھروسہ اور توکل کر کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت یونس بن محمد کے وہ روایت کرتے ہیں مفصل بن فضالہ سے اور مفصل بن فضالہ یہ شیخ بصری ہیں اور مفصل بن فضالہ مصری دوسرے شخص ہیں ان سے اوثق اور مشہور زیادہ۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن بریدہ سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ پکڑا مجذوم کا۔ اور حدیث شعبہ کی میرے نزدیک شبہ اور صحیح ہے۔ مترجم: مجذوم کے باب میں کئی روایات وارد ہوئی ہیں اور بادی النظر میں اختلاف معلوم ہوتا ہے مگر محققین نے اس میں کئی طرح پر تطبیق دی ہے۔ اس کا خلاصہ ہم اس مقام پر ذکر کرتے ہیں۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم میں مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مرد مجذوم تھا کہ نبی ﷺ نے اسے کہلا بھیجا کہ ہم نے تجھ سے بیعت لی تو لوٹ جا، اور اپنے پاس نہ بلایا۔ اور بخاری نے تعلیقاً روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: فَرَمَنَ الْمَجْذُومَ كَمَا يُفَرِّمُ الْأَسَدَ يُعْنِي بَهَاگ (تو مجذوم) سے جیسا بھاگتا ہے آدی شیر سے۔ اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: لَا تَدِينُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْذُومِ مِّنْ عَيْنٍ بَهِتْ نَظَرُهُ كَوَطَرَفِ مَجْذُومٍ مِّنْ عَيْنٍ۔ اور صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا يَوْرِدُونَ مَرَضَ عَلَى مَصْحٍ يَعْنِي كَوْنِي مَرِيضٍ أَوْ نَوْنٍ وَالْأَكْسَى تَنْدَرِسَتْ أَوْ نَوْنٍ وَالْيَبِّ كَغَرْنَةِ اترے۔ اور مذکور ہے کلم المجدوم بينك وبينه قدر رمح اور محين یعنی کلام کر مجذوم سے اور درمیان تیرے اور اس کے ایک یا دو نیزے کا فرق ہو۔ اور اس مرض کو اطباء کی اصطلاح میں داء الاسد کہتے ہیں اس لیے کہ یہ مرض اکثر شیر کو ہوا کرتا ہے یا مریض اس کا شیر کی طرح بافتراش یدین بیٹھتا ہے اور یہ مرض اطباء کے نزدیک علل متعدیہ سے ہے اور نبی ﷺ نے بسبب کمال شفقت کے اپنی امت پر اسباب وصول عیب سے منع فرمایا اور سد باب فساد کے ارادہ سے یہ احادیث ارشاد فرمائے کہ ابدان ان کے علل اور امراض سے محفوظ رہیں۔ اور بے شک آنحضرت ﷺ طبیب الابدان ہیں۔ جیسے طبیب الارواح ہیں اور کبھی راحۃ علیل کا صحیح کو پہنچتا ہے اور اس کو بیمار کر دیتا ہے چنانچہ اکثر امراض میں اس کا معاینہ ہوتا ہے پھر ہم کہتے ہیں کہ حدیث باب میں اور ان روایات میں کسی طرح کا تعارض نہیں، بحمد اللہ اور احادیث صحیحہ میں رسول اللہ ﷺ کے کبھی تعارض نہیں ہوتا اور معاذ اللہ کلام صادق و مصدق میں تعارض کیونکر واقع ہو کہ جس کی زبان فیض ترجمان سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحي جس کی شان ہے پھر جہاں تعارض معلوم ہوتا ہے خالی نہیں یا یہ کہ احد الحدیثین کلام نبی نہیں، اور سستی کی اس میں بعض روایات نے، اور ایسا ہوتا ہے کہ کبھی راوی ثقہ سے بھی غلطی واقع ہو جاتی ہے یا ایک ناخ ہے دوسری منسوخ اگر وہ قابل نسخ ہے یا تعارض فہم سامع میں ہوتا ہے فی الواقع تعارض نہیں

۱۔ اکلہ یکبار خوردن تاسیری اکلہ بضم لقمہ ۱۲۔ صراح یہ پہلا ترجمہ موافق ہے باب سے بھی کہ حمد کرے بعد فارغ ہونے کھانے سے شربہ یک خوردن نے از آب و جز آں و یکبار خوردن ۱۲۔ صراح۔

اب ہم کہتے ہیں کہ عدویٰ دو قسم ہے ایک عدویٰ جذام کا کہ طول مجالست اور کثرت اختلاط سے تاثیر کرتا ہے اور سل و دق بھی اسی کے مانند ہے اور جرب رطب جو اونٹوں میں ہوتی ہے وہ بھی اسی جنس سے ہوتی ہے اور اسی معنی سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مریض اونٹوں والا تندرست اونٹوں والے کے پاس نہ اترے۔ اور دوسرا طاعون کہ ایک شہر میں واقع ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کہیں ہو تو وہاں سے مت نکلو اور جب کسی شہر میں سنو تو وہاں مت جاؤ اس لیے کہ تم خیال کرو گے کہ فرار تقدیر الہی سے نجات دیتا ہے اللہ کے حکم سے اور نہ جاؤ طاعون کے شہر میں یعنی اقامت تمہاری جہاں طاعون نہیں ہے تمہارے اطمینان دلی اور خاطر جمعی کا سبب ہے پس یہ وہ عدویٰ ہے کہ جس کے واسطے آپ ﷺ نے فرمایا: لَا عَدُوًی اور بعض نے کہا امر اجتنب مجذوم کا استخبارا ہے اور کھانا اس کے ساتھ بیان جواز کے لیے، اور دوسرا قول ہے اس کی تطبیق میں اور بعض نے کہا یہ دونوں حکم باعتبار بعض افراد کے ہے کہ بعض لوگ قوی الایمان اور قوی التوکل ہوتے ہیں ان کے واسطے ساتھ کھانے کی اجازت دی اور بعض ضعیف الایمان ضعیف التوکل ان کو اجتنب کا حکم فرمایا کہ بے فائدہ خلجان میں نہ پڑیں، اور یہ تیسرا قول ہے۔ اور ابن قیم رحمہ اللہ نے اسی تطبیق کو بہت پسند فرمایا اور بعض نے کہا تاثیر جذام کی کثرت مخالطت اور دفر مجالست پر موقوف ہے اور یہ احادیث نبی اسی پر محمول ہیں اور ایک دوسرا اس کے ساتھ کھانا پینا مضرت نہیں جیسا کہ روایت باب میں واقع ہوا ہے، اور یہ چوتھا قول ہے۔ اور بعض نے کہا ہر مجذوم کا مرض متعدی نہیں شاید جس کے ساتھ آپ ﷺ نے کھایا اس کی ابتدائی مرض ہوگی اور جس سے منع فرمایا اس سے قدیم المرض لوگ مراد ہیں کہ تعدی ان کے مرض کی یقینی ہو، اور یہ پانچواں قول ہے۔ اور بعض نے کہا کہ اہل جاہلیت کے اعتقاد میں تھا کہ امراض خود بخود متعدی ہوتے ہیں بغیر اس کے کہ اس تعدی کو مضاف کریں قادر مطلق کی طرف پس آنحضرت ﷺ نے باطل کیا اس عدویٰ کو اور کھالیا مجذوم کے ساتھ تاکہ یقین ہو جائے کہ مؤثر وہی اللہ ہے لا غیر اور نبی کی اس کے قرب سے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ اسباب مفضیہ سے ہے کہ افضاء اس کا بامر الہی ہوتا ہے اور ترتیب مسببات کا انہیں اسباب پر موقوف ہے مگر اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ چاہے تاثیر اس کی سلب کرے اور چاہے باقی رکھے، اور یہ چھٹا قول ہے اور بعض نے کہا کہ یہ روایات ناخ و منسوخ ہیں پھر اگر تاریخ سے تقدم احدہما کا علیٰ غیرہا معلوم ہو جائے تو ہم قائل ہوں گے ساتھ نسخ کے ورنہ توقف کریں گے ہم اس میں اور بعض نے کہا کہ ان روایات میں بعض غیر محفوظ ہیں اور کلام کیا حدیث لا عدویٰ میں۔ اور کہا انہوں نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پہلے روایت کرتے تھے پھر رجوع کیا اس کی روایت سے ابوسلمہ کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گئے یا احمد الحدیثین منسوخ ہو گئی۔ اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی جو باب میں مذکور ہے پس وہ ثابت نہیں ہے نہ صحیح غایت مافی الباب یہ ہے کہ ترمذی نے اس کو غریب کہا ہے نہ حسن نہ صحیح۔ اور شعبہ نے کہا بچوان غرائب سے اور کہا ترمذی نے کہ مروی ہوا یہ فعل حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ اثبت ہے سو یہ حال ہے۔ ان دو حدیثوں کا جو معارض ہوئیں احادیث نبی کہ ایک سے تو رجوع کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور دوسری ثابت نہیں آنحضرت ﷺ سے پس احادیث نبی اختلاط کی ساتھ مجذوم کی اولیٰ بالاتباع، اور یہ آٹھواں قول ہے۔ (ہذا خلاصہ مافی زاد المعاد لابن القیم)۔



۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ

اس بیان میں کہ مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے (۱۸۱۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ)) . (صحیح) التعليق الرغیب (۱۲۲/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کافر کھاتا ہے سات آنتوں میں، اور مؤمن کھاتا ہے ایک آنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ اور ابوسعید اور ابو نضرہ اور ابوموسیٰ اور ججہ انصاری اور میمونہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔



(۱۸۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ أُخْرِي فَحَلَبَتْ فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَمِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ)) .

(صحیح) التعليق الرغیب (۱۲۲/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ کے یہاں ایک مہمان آیا کافر پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا اس کے لیے ایک بکری کا کہ وہ دوہی گئی سو پی لیا اس نے، پھر دوسری دوہی اور پی لیا، پھر تیسری دوہی اور پی لیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر دوسرے دن اسلام لایا تو حکم کیا آپ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کا کہ دوہی گئی سو پی لیا اس نے اس کا دودھ پھر حکم کیا آپ ﷺ نے دوسری کا تو تمام نہ کر سکا اس کے دودھ کو۔ پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ مؤمن پیتا ہے ایک آنت میں اور کافر پیتا ہے سات آنتوں میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث میں کئی وجہوں کا احتمال ہے:

- ۱ یہ کہ یہ فرمانا آپ کا اسی شخص خاص کی نسبت تھا جس کا قصہ اوپر مذکور ہوا۔
- ۲ یہ کہ مؤمن بسم اللہ کہتا ہے اور شیطان اس کا شریک نہیں ہوتا کھانے پینے میں بخلاف کافر کے۔
- ۳ یہ کہ مؤمن قدر کفایت پر قناعت کرتا ہے اور کافر فوہ و حرص و شرہ سے تھوڑے پر قانع نہیں ہوتا۔

- ۴ یہ کہ یہ ارشاد آپ کا بعض مؤمنین اور بعض کفار کے واسطے ہے نہ ہر ایک کے لیے۔
- ۵ یہ کہ مراد سات آنتوں سے سات خصلتیں ہیں یعنی حرص، شرہ، طول اہل، طبع، سوء، طبع، حسد، سمن کہ کافر کو طعام و شراب سے یہ ساتوں مقصود ہیں بخلاف مؤمن کے کہ اس کو فقط ایک دفع حاجت مطلوب ہے۔
- ۶ یہ کہ مؤمن سے کامل الایمان معرض عن الشهوات نافر عن اللذات مقتصر علی قدر الضرورت مراد ہے۔
- ۷ یہ کہ بعض مؤمن معاء واحد میں کھاتے ہیں اور اکثر کفار سبعۃ معاء میں، نہ یہ کہ یہ حکم ہر فرد کا ہے مؤمن و کافر سے اور اصل مقصود حدیث سے یہ ہے کہ مؤمن کو دنیا میں زہد اور بے رغبتی اس کی لذتوں سے ہے اور کافر کو انہماک اور استغراق اسی میں ہے۔ (یٰحییٰ)



۲۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ

اس بیان میں کہ ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کافی ہوتا ہے

(۱۸۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ،

وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ)). (صحیح - الصحیحہ : ۱۶۸۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: کھانا دو شخصوں کا تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی جابر نے آپ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کھانا ایک کا کافی ہے دو کو، اور چار کا آٹھ کو۔ اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث۔



بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانے کے بیان میں

(۱۸۲۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ

غَزَوَاتِ نَاكُلِ الْجَرَادِ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ کسی نے پوچھا ان سے ٹڈی کھانے کو کہا، انہوں نے چھ جہاد کیے ہم نے رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ کھاتے رہے ٹڈی۔

فائدہ: ایسی ہی روایت کی سفیان بن عیینہ نے ابو یعفر سے یہ حدیث، اور ذکر کیا چھ جہادوں کا۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے ابو یعفر سے یہ حدیث اور کہے اس میں سات غزوات۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو یعفر کا نام واقع ہے، اور وقدان بھی کہتے ہیں اور دوسرے ابو یعفر کا نام عبدالرحمن بن عبید بن نسطاس ہے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابواحمد اور موئل سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے ابو یعفر سے انہوں نے ابن ابی اوفی سے کہا سات جہاد کیے ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ کھاتے تھے ٹڈی۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابو یعفر سے انہوں نے ابن ابی اوفی سے کہا کئی جہاد کیے ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ کھاتے تھے ہم ٹڈی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے۔



(۱۸۲۲) عَنْ أَبِي أَوْفَى قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْحَرَادَ. (اسنادہ صحیح)
 ابن ابی عوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سات غزوات میں شرکت کی، اور ہم ٹڈی کھاتے رہے۔



۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عَلَى الْجَرَادِ

ٹڈیوں کے لیے بددعا کرنے کے بیان میں

(۱۸۲۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَهْلِكَ الْجَرَادَ، أَقْتُلْ كِبَارَهُ، وَأَهْلِكَ صِغَارَهُ وَأَفْسِدْ بَيْضَهُ وَأَقْطَعْ ذَائِرَهُ وَخُذْ بِأَفْوَاهِهِمْ عَنْ مَعَايِشِنَا وَارْزُقْنَا إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَدْعُو عَلَى جُنْدٍ مِنْ أَجْنَادِ اللَّهِ يَقْطَعُ ذَائِرَهُ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهَا نَفْثَةُ حُوتٍ فِي الْبَحْرِ)).

(موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۱۲) بصیری کہتے ہیں اس میں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم ضعیف ہے۔ تقریب (۷۰۰۶)

سیدنا جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک سے روایت ہے کہتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ ٹڈیوں کے واسطے بددعا کرتے تو فرمایا کرتے اے باری تعالیٰ ان چھوٹی بڑی ہر قسم کی ٹڈیوں کو ہلاک کر دے۔ ان کو فنا کر دے ان کے اٹلے گندے کر دے تاکہ بچے پیدا نہ ہوں۔ ہماری روزیوں (کے کھانے کی طرف) ان کے منہ بند کر دے اور ہم کو رزق عنایت فرما، بیشک تو ہماری دُعا کا سننے والا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اللہ کے ایک بڑے لشکر کے واسطے کیسے بددعا کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دریائی مچھلی کی چھینک سے پیدا ہوتی ہے۔



۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِيَا

جلالہ کے گوشت کھانے اور اس کے دودھ کے بیان میں

(۱۸۲۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِيَا . (صحيح عند الاباني) ارواء الغليل (۲۵۰۴-۲۵۰۵) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن ابی نجیح کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جلالہ کے کھانے سے اور اس کے دودھ سے۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی ابن ابی نجیح نے مجاہد سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل۔

(۱۸۲۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُجْتَمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْحَلَالَةِ وَعَنِ الشَّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ .

(اسنادہ صحیح - الارواء : ۲۵۰۳ - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۲۳۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا مجتمہ کے کھانے سے اور جلالہ کے دودھ سے اور مشک کے منہ سے پانی پینے کو۔

فائدہ: کہا محمد بن بشار نے روایت کی ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ مترجم: جلالہ جلد سے مشتق ہے، جلد میٹگی کو کہتے ہیں جلالہ وہ جانور ہے جو نجاست خوار ہوا اکثر اوقات اس کی خوراک نجاست ہو مثل گودہ وغیرہ کے یہاں تک کہ اس کے دودھ اور پسینے میں اس کا اثر بوظاہر کرے پس حرام ہے اس کا کھانا اس حال میں جب تک چند روز تک نجاست خوری سے روکا نہ جائے کہ اثر اس کا دور ہو جائے (مجمع البحار) اور مجتمہ وہ جانور ہے کہ اسے بندھ کر تیروں سے یا اور کسی ہتھیار سے نشانہ ٹھہرا کر ہلاک کریں اور ذبح شرعی اس میں نہ ہو اس کا بھی کھانا حرام ہے اس لیے کہ باوصف قدرت کے ذبح نہیں کیا گیا۔



بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ

مرغی کھانے کے بیان میں

(۱۸۲۶) عَنْ زُهْدِمِ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ : اذُنُ فَكُلْ فَإِنِّي رَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُهُ . (اسنادہ صحیح - الارواء : ۲۴۹۹)

بخاری: روایت ہے زہد جرمی سے کہا داخل ہوا میں ابو موسیٰ کے پاس اور وہ مرغی کھا رہے تھے، کہا انہوں نے نزدیک ہوا اور کھاؤ اس لیے کہ میں نے دیکھا ہے آنحضرت ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے زہد سے اور ہم نہیں جانتے اس روایت کو مگر زہد سے۔ اور ابوالعوام کا نام عمران قحطان ہے۔



(۱۸۲۷) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ . (صحیح) [انظر ماقبله]

بخاری: روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کو کہ کھاتے تھے گوشت مرغی کا۔

فائل: اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ایوب سختیانی نے یہ حدیث قاسم سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے زہد جرمی سے۔



۲۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْحَبَارَىٰ

حباری (سرخاب) کے کھانے کے بیان میں

(۱۸۲۸) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حَبَارَى . (ضعيف - الارواء : ۲۵۰۰) اس میں بریہ بن عمر بن سفینہ راوی ضعیف ہے۔

بخاری: روایت ہے ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے انہوں نے روایت اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے کہا کھایا میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ گوشت حباری کا۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو گرا سی سند سے۔ اور ابراہیم بن عمر بن سفینہ نے روایت کی عمر بن ابی فدیہ سے اور کہتے ہیں ان کو بریہ بن عمر بن سفینہ۔



۲۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الشَّوَاءِ

بھنا ہوا گوشت کھانے کے بیان میں

(۱۸۲۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَآكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ

۱ حباری بضم اول وبعده رائے مہملہ والف مقصورہ بصورت طائر است برابر مرغابی درنگ اور زدو سیاہ باشد بفارسى آں را چر گوشت غیاث۔

۲ تفسیر ابراہیم ہے۔

إِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّأَ. (صحیح - مختصر الشمائل : ۱۳۸)

ترجمہ: روایت ام المؤمنین ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے خبر دی راوی کو کہ لائیں آنحضرت ﷺ کے پاس گوشت بھنا ہوا بازو کا، سوکھایا آپ ﷺ نے پھر کھڑے ہوئے نماز کی طرف اور وضو نہ کیا۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن حارث اور غیرہ اور ابورافع سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: بخاری میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے پاس ایک غضب مشوی لائے اور آپ ﷺ نے قصد کیا کھانے کا پھر خبر دی آپ ﷺ کو کہ وہ غضب ہے تو آپ باز رہے، اور خالد نے پوچھا کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اس لیے مجھے پسند نہیں آتی، پھر خالد رضی اللہ عنہ کھاتے تھے اور آنحضرت ﷺ دیکھتے تھے۔ ابن شہاب کی روایت میں غضب محوذ کا لفظ ہے اور مسلم میں بھی یہی ہے اور محوذ کہتے ہیں اس گوشت کو کہ عرب گرم پتھروں پر رکھ کر بھوتنا ہے، اور حنیذ بھی اسی کو کہتے ہیں، اور اسی قبیل سے ہے فجاء بعجل حنیذ۔

۲۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَكِنًا

تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۳۰) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَمَّا أَنَا فَلَا أَكُلُ مُتَكِنًا)) .

(صحیح) الارواء (۱۹۶۶) مختصر الشمائل المحمدیہ (۱۰۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو جحیفہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگاہ ہو کہ میں نہیں کھاتا ہوں تکیہ لگا کر۔

فائدہ: اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن اتمر کی روایت سے۔ اور روایت کی زکریا ابن ابی زائدہ اور سفیان بن سعید اور کئی لوگوں نے علی بن اتمر سے یہ حدیث۔ اور روایت کی شعبہ نے سفیان ثوری سے یہ حدیث انہوں نے علی بن اتمر سے۔ مترجم: یہ حدیث بخاری میں بھی علی بن اتمر سے مروی ہے۔



۲۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ الْحُلُوءِ وَالْعَسَلِ

نبی ﷺ کا میٹھی چیز اور شہد پسند کرنے کے بیان میں

(۱۸۳۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ .

(صحیح) مختصر الشمائل المحمدیہ (۱۳۷)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ دوست رکھتے تھے میٹھی چیز اور شہد کو۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے۔ اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ۔



۳۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِكْثَارِ مَاءِ الْمَرْقَةِ

شور باز یادہ کرنے کے بیان میں

(۱۸۳۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرْقَتَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا أَصَابَ مَرْقَةً وَهُوَ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ)) . (ضعيف - الضعيفة : ۲۳۴۱) اس میں محمد بن فضال سے روایت ہے کہ اگر نہ پائے گوشت تو ملے اس کو شور با اس کا ایک ہے۔

فائلا: اس باب میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے محمد بن فضال کی روایت سے۔ اور محمد بن فضال سے روایت ہے اس میں سلیمان بن حرب نے، اور علقمہ بھائی ہیں بکر بن عبد اللہ مرنی کے۔



(۱۸۳۳) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ أَخَاهُ بِوَجْهِ طَلِيقٍ وَإِذَا اشْتَرَيْتَ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتَ قَدْرًا فَأَكْثِرْ مَرْقَتَهُ وَاعْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ)) . (صحيح - الصحيحة : ۱۳۶۸ - التعليق الرغيب : ۳ / ۲۶۶)

نیز صحیحہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: نہ حقیر سمجھے کوئی کسی نیک کام کو، اور اگر نہ پائے کچھ تو ملاقات کرے اپنے بھائی سے یکشادہ روٹی، اور جب خریدے تو گوشت یا پکائے ہانڈی تو زیادہ کر اس میں شور با اس کا اور ایک چلو دے اس میں سے اپنے ہمسایہ کو۔

فائلا: ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابو عمران جوئی سے، یہ روایت حسن ہے۔

مترجم: سبحان اللہ! یہ کیا عمدہ سنت ہے کہ جس میں ہمیشہ آسانی ہمسایہ سے حسن سلوک ہو سکتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی مانع نہیں ہے سوائے غفلت کے یا یہ خیال ہے کہ شور باز یادہ کریں گے تو مزہ کم ہوگا۔ ارے بھائیو! اتباع سنت کا مزہ اس سے صد چنداں بڑھ کر ہے کہ یہ باقی ہے اور وہ فانی ہے اگر اس سے کام دو ہاں شیریں ہے تو اس سے کام جان۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الثَّرِيدِ

ثرید کی فضیلت کے بیان میں

(۱۸۳۴) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)) .

(صحیح) مختصر الشرائع الحمیدیہ (۱۴۷) الروض النضیر (۷۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کامل ہوئے مردوں میں بہت لوگ اور نہیں کامل ہوئیں عورتوں سے مگر مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی اور فضیلت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی سب عورتوں پر ایسی ہے جیسے روٹی گوشت کو فضیلت ہے سب کھانوں پر۔

فائدہ: اس باب میں ام المؤمنین عائشہ (رضی اللہ عنہا) اور انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّهُ قَالَ: انْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا

گوشت دانت سے نوچ کر کھانے کے بیان میں

(۱۸۳۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: زَوَّجَنِي أَبِي فَدَعَا أَنَسًا فِيهِمْ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْشًا فَإِنَّهُ أَهْنٌ وَأَمْرٌ)) .

(ضعیف - الضعيفة: ۲۱۹۳) اس میں عبدالکریم کمزور حافظ کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن حارث سے کہا نکاح کیا میرا میرے باپ نے، سو دعوت کی گئی لوگوں کی کہ ان میں صفوان بن امیہ بھی تھے، سو کہا انہوں نے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ دانت سے گوشت نوچ کر کھاؤ کہ یہ بہت رچنا چٹنا ہے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ (رضی اللہ عنہا) اور ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبدالکریم کی روایت سے، اور عبدالکریم میں بعض علماء نے کلام کیا ہے بسبب حافظہ کے کہ انہیں میں ہیں ایوب سختیانی۔

مترجم: نہس بسین مہملہ کناروں سے دانت کے نوچنا اور بشین معجمہ پورے دانتوں سے۔ اور طبی نے کہا کہ بسین مہملہ اس گوشت کو کہ ہڈیوں پر ہے کناروں سے دانت کے نوچنا اور بشین معجمہ ڈاڑھوں سے نوچنا اور دونوں طرح مروی ہے۔ اور بخاری میں کہا ہے باب النهش و انتثال اللحم، اور انتثال کے معنی نکالنا اور لیسنا اور کاٹنا ہے۔



۳۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ الرُّخْصَةِ فِي قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسَّكِينِ

نبی ﷺ کی طرف سے چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی رخصت کے بیان میں

(۱۸۳۶) عَنْ عُمَرُو بْنِ أُمَيَّةَ الصَّمُرِيِّ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ إِحْتَرَمَ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمرو سے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت ﷺ کو کہ کانا آپ ﷺ نے چھری سے کچھ گوشت بکری کے شانے سے پھر کھایا اس میں سے پھر چلے گئے نماز کو اور وضو نہ کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اگرچہ ح ز بھی چھری سے کاٹنے کو کہتے ہیں مگر بخاری میں تصریحاً سکین کا لفظ وارد ہوا ہے۔ چنانچہ عبارت بخاری یہ ہے يَحْتَذُّ مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فُدْعَى إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْفَاها وَالسَّكِينِ الَّتِي يَحْتَرِبُهَا یعنی آپ کاٹ رہے تھے گوشت بکری کے شانے کا جو ان کے ہاتھ میں تھا پھر بلائے گئے نماز کی طرف اور رکھ دیا شانہ اور چھری کو کہ جس سے کاٹ رہے تھے۔ اور بعض روایتوں میں جو چھری سے کاٹنا منع آیا ہے وہ محمول ہے اس پر کہ بے ضرورت نہ کاٹے اور ضرورت کے وقت منع نہیں۔ اور بعض نے حدیث لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسَّكِينِ فَإِنَّهُ مِنْ صَنِيعِ الْإِجَاعِ کو منکر کہا ہے۔ چنانچہ ابوداؤد نے کہا وہ حدیث کچھ قوی نہیں اور ابو معشر جو اس کا راوی ہے بخاری نے کہا وہ منکر الحدیث ہے اس کی مناکیر میں سے یہ حدیث بھی ہے۔



۳۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَيِّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

اس بیان میں کہ کون سا گوشت رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا؟

(۱۸۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِلَحْمٍ فَذْفَعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ، وَكَانَ يُعْجِبُهُ، فَتَهَسَّ مِنْهَا.

(صحيح) مختصر الشرائع المحمديه (۱۴۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس لائے گوشت اور دیا آپ ﷺ کو ہاتھ اور وہ بہت پسند آتا تھا آپ ﷺ کو پھر نوج کر دانتوں سے کھایا آپ ﷺ نے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو حبان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تھی ہے، اور ابو زرعد بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔



(۱۸۳۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كَانَ الزَّرَّاعُ أَحَبَّ اللَّحْمِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ إِلَّا غَبَاءً، فَكَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهِ لِأَنَّهُ أَعْجَلُهَا نَضْجًا .

(منکر - مختصر الشمائل : ۱۴۴) اس میں فلیح بن سلیمان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نہ تھا دست سب گوشتوں میں دوست زیادہ آنحضرت ﷺ کی طرف مگر اس واسطے کہ نہ پاتے تھے آپ ﷺ گوشت لیکن ایک دن بیچ دے کر اور جلدی کرتے تھے آپ ﷺ اس کے کھانے کی طرف اور روہ سارے گوشت سے جلدی کرتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اس روایت سے۔

مترجم: ابن ماجہ میں ہے یقول اطیب اللحم اللحم الطاهر۔ یعنی آپ ﷺ فرماتے تھے کہ پاکیزہ تر گوشتوں سے پیڑھا کا گوشت ہے اور دست کا گوشت آپ ﷺ اس لیے دوست رکھتے تھے کہ وہ نجاست سے دور ہوتا ہے اور پشت بھی ایسے ہی۔



۳۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخَلِّ

سرکہ کے بیان میں

(۱۸۳۹) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((نِعَمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ)) . (صحيح) التعليق الرغيب (۱۱۹/۳) الصحيحة (۲۲۲۰)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا خوب سالن ہے سرکہ۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبیدہ بن عبداللہ خزاعی بصری نے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا خوب سالن ہے سرکہ۔ اور اس باب میں عائشہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے مبارک بن سعید کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن سہل نے انہوں نے یحییٰ بن حسان سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا خوب سالن ہے سرکہ۔ روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے سلیمان سے اسی سند سے مانند اس کے مگر اس میں یہ کہانعم الا دام او الا دم الحل۔ یعنی ادام اور ادم میں راوی کو شک ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں معروف ہے ہشام بن عروہ کی سند مگر سلیمان بن بلال کی روایت سے۔



(۱۸۴۰) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((نِعَمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ)) . (صحيح)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔



(۱۸۴۱) عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ)) فَقُلْتُ : لَا ، إِلَّا كِسْرًا يَابِسَةً وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((قَرِيبُهُ ، فَمَا أَفْقَرُ بَيْتٌ مِنْ أَدَمَ فِيهِ خَلٌّ)) .

(اسنادہ حسن عند الالبانی۔ الصحیحہ : ۲۲۲۰) بعض محققین کہتے ہیں اس میں البومرہ اثنالی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور پوچھا کچھ ہے تمہارے پاس؟ عرض کیا انہوں نے کہ نہیں مگر چند کڑے ہیں روٹی کے اور سرکہ، فرمایا نبی ﷺ نے میرے پاس لاؤ اس لیے کہ نہیں محتاج ہوا سالن کا وہ گھر جس میں سرکہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو ام ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ اور ام ہانی رضی اللہ عنہا کا انتقال بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہے۔

مترجم: ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ داخل ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوچھا کچھ ناشتا ہے انہوں نے عرض کی ہمارے پاس روٹی اور تمر اور خل ہے آپ ﷺ نے فرمایا: نَعَمْ الْإِدَامُ الْحَلَّ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي الْخَلِّ فَانَهُ كَانَ إِدَامَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي یعنی کیا خوب سالن ہے سرکہ یا اللہ برکت دے سرکہ میں اس لیے کہ وہ سالن تھا اُن پیغمبروں کا جو مجھ سے پہلے تھے (الحديث) اور ابن ماجہ میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا سیدہ ادا مسلم المملح یعنی نمک سردار ہے تمہارے سالنوں کا۔

(۱۸۴۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((نَعَمْ الْإِدَامُ الْخَلُّ)) .

(اسنادہ صحیح) التعليق الرغیب (۱۱۹/۳) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۲۲۰)

ترجمہ: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سرکہ کا سالن بہترین ہے۔



۳۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْبُطِيخِ بِالرُّطْبِ

تربوڑ کو تر کھجور کے ساتھ کھانے کے بیان میں

(۱۸۴۳) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبُطِيخَ بِالرُّطْبِ . (صحیح۔ الصحیحہ : ۵۷۔ مختصر الشماثل : ۱۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ کھاتے تھے تر بوڑ کھجور کے ساتھ۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے، اور نہیں ذکر کیا اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔ اور روایت کی یزید بن ہارون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث۔

۳۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْقَثَاءِ بِالرُّطْبِ

ککڑی کو کھجور کے ساتھ کھانے کے بیان میں

(۱۸۴۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ الْقَثَاءَ بِالرُّطْبِ .

(صحیح) الروض النضیر (۳۷۸) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۵۶) مختصر الشائل المحدثہ (۱۶۹)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کھاتے تھے ککڑی ساتھ کھجور کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مکرر روایت سے ابراہیم بن سعد کے۔

مترجم: سبحان اللہ! اس ترکیب میں بڑی منفعت طبی ہے کہ کھجور کی گرمی اور ککڑی کی سردی مل کر اعتدال مزاج حاصل ہوتا ہے۔



۳۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي شُرْبِ آبِوَالِ الْإِبِلِ

اونٹوں کا پیشاب پینے کے بیان میں

(۱۸۴۵) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِّنْ غُرَيْنَةٍ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ :

((اشْرَبُوا مِنْ الْبَائِيهَا وَأَبْوَالِهَا)) . (صحیح) الارواء (۱۷۷) الروض النضیر (۴۳)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کچھ لوگ عرینہ سے آئے مدینہ میں اور پانی لگا ان کو مدینہ کا، سو بھیجا ان کو رسول اللہ ﷺ نے

صدقہ کے اونٹوں میں اور فرمایا کہ پیو دودھ اور پیشاب اونٹوں کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ثابت کی روایت سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔

روایت کی ابو قلابہ نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: اس قصہ میں دلیل ہے پاک و حلال ہونے پر بول مایو کل لحمہ کے اور جائز ہونے پر تداوی کے ساتھ اس کے اس

لیے کہ دوا کرنا محرمات کے ساتھ جائز نہیں اور آنحضرت نے ان کو حکم نہیں کیا کہ اپنا منہ دھوؤ التابعد پینے کے یا کپڑے اپنے جہاں وہ

بول لگ جائے حالانکہ وہ لوگ نو مسلم تھے اور شرائع اسلام سے اور احکام اس کے سے ناواقف تھے اور تاخیر بیان سے وقت حاجت

کے جائز نہیں یہ کلی اصول کا ہے۔ کذا فی زاد المعاد لابن القیم۔ اور ابن رسلان نے فی شرح سنن میں کہا ہے کہ صحیح مذہب

سے شافعیہ کے جواز تداوی ہے ساتھ جمع نجاسات کے مسکروغیرہ اس حکم میں برابر ہے، بنا بر حدیث عرینہ کے جو صحیحین میں مروی

ہے کہ امر کیا آنحضرت ﷺ نے ان کو ابوال ابل پینے کے واسطے تداوی کے اور کہا کہ وہ احادیث جن میں نہیں وارد ہے حرام سے دوا

کرنے کی وہ محمول ہیں اور پر عدم حاجت کے یعنی جب تک دوائے ظاہر موجود ہو علاج حرام سے درست نہیں اور اگر موجود نہ ہو تو

درست ہے یہ بھی نے کہا احادیث نبی ازند اوی بحرام محمول ہیں ضرورت نہ ہونے پر اور جب ضرورت ہو تو جائز ہے تاکہ جمع ہو جائے احادیث نبی اور حدیث عربین میں یہ خلاصہ ہے مسک الختام کا، اور کرمانی میں۔ ہے کہ اختلاف ہے بول مایو کل لحمہ میں سو بعض نے کہا کہ وہ طاہر ہے اسی حدیث سے استدلال کر کے۔ اور ابو حنیفہ اور شافعی نے کہا کہ ابوال سب نجس ہیں اور اباحت ہوئی ان کے لیے فقط واسطے مرض کے۔ انتہی۔ اور استدلال کیا ہے اصحاب مالک اور احمد نے ساتھ اسی حدیث کے اوپر پاک ہونے بول اور روٹ مایو کل لحمہ کے۔ (نودی)



۴۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضوء کرنے کے بیان میں

(۱۸۴۶) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ)) . (ضعیف - الضعيفة : ۱۶۸ - مختصر الشائل : ۱۵۹) اس میں قیس بن ربیع راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے سلمان سے کہا پڑھا میں نے توراۃ میں کہ برکت طعام کی ہے وضوء بعد اس کے اور ذکر کیا میں نے نبی ﷺ سے اور خبر دی میں نے آپ ﷺ کو جو پڑھا تھا میں نے توراۃ میں، سو فرمایا آپ ﷺ نے برکت کھانے کی ہے وضوء قبل اس کے اور بعد اس کے۔

فائدہ : اس باب میں انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر قیس بن ربیع کی روایت سے اور قیس ضعیف ہیں حدیث میں۔ اور ابو ہاشم رومانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔



۴۰۔ بَابُ : فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

کھانے سے پہلے وضوء نہ کرنے کے بیان میں

(۱۸۴۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ، فَقَالُوا أَلَا نَاتِيكَ بِوُضُوءٍ؟ قَالَ : ((إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ)) . (صحیح - مختصر الشائل : ۱۵۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نکلے پانچا خانے سے اور لائے ان کے پاس کھانا، سولوگوں نے عرض کی کہ وضوء کا پانی لائیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے مجھے حکم وضوء کا جب سے ہوا ہے کہ کھڑا ہوں میں نماز کے لئے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ عمرو بن دینار نے سعید بن حورث سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے تھے سفیان ثوری مکر وہ جانتے ہاتھ دھونا قبل طعام کے اور مکر وہ جانتے روٹی رکھنا نیچے پیالی کے۔

۴۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الطَّعَامِ

کھانے کے درمیان بسم اللہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۸۴۸) عَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ : بَعَثَنِي أَبُو مُرَّةَ بْنُ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتٍ أَمَوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ ، قَالَ : ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ : ((هَلْ مِنْ طَعَامٍ ؟)) فَأَتَيْنَا بِحَفْنَةٍ كَثِيرَةٍ الثَّرِيدِ وَالْوَدْرِ ، فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ يَدِي فِي نَوَاجِحِهَا وَآكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ : ((يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ)) ثُمَّ أَتَيْنَا بِطَبَقٍ فِيهِ الْوَاكُ التَّمْرُ أَوْ الرُّطْبُ شَكَّ عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ : فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ بَيْنَ يَدَيْ وَجَاحَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ : ((يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ)) ثُمَّ أَتَيْنَا بِمَاءٍ فَعَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِلُكْمِهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ : ((يَا عِكْرَاشُ! هَذَا الْوَضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتْ النَّارُ)) . (اسنادہ ضعیف) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ (۵۰۹۸) تخريج مشكاة المصابيح (۴۲۳۳) التحقیق

الثانی۔ اس میں العلاء بن الفضل ضعیف ہے۔ تقریب (۵۲۵۲)

ترجمہ: عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں بھیجا مجھے بنو مرہ بن عبید نے اپنے مالوں کا صدقہ دے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس، پس آیا میں مدینہ میں تو آپ ﷺ انصار اور مہاجرین کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ کہا پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کیا کھانے کے لئے کچھ ہے؟ پس لایا گیا ہمارے پاس ایک پیالہ جس میں بہت ساثرید اور روغن تھا۔ ہم اس میں سے کھانے لگے تو میں اپنا ہاتھ سب کونوں میں پھرانے لگا اور رسول اللہ ﷺ اپنے آگے سے کھا رہے تھے۔ پس آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا داہنا ہاتھ پکڑ لیا، پھر کہا اے عکراش! ایک طرف سے کھا کہ سب کھانا ایک ہی کھانا ہے۔ پھر ایک تھال آیا جس میں کئی قسم کی تر کھجوریں تھیں۔ پھر کہا عکراش نے میں اپنے آگے سے کھانے لگا اور آپ ﷺ کا ہاتھ گھومنے لگا تھال میں، اور آپ نے فرمایا: اے عکراش! جہاں سے تیرا جی چاہے وہاں سے کھا کیونکہ اس میں کئی قسم کی کھجوریں ہیں۔ پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا اور دھوئے دونوں ہاتھ آپ ﷺ نے اور پونچھ لی تری ہتھیلیوں کی اپنے منہ پر اور دونوں ہاتھوں پر اور سر پر اور فرمایا اے عکراش! یہ وضو ہے اس چیز سے جو پکی ہو آگ میں۔

۴۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدَّبَاءِ

کدو کھانے کے بیان میں

(۱۸۴۹) عَنْ أَبِي طَالُوتَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَأْكُلُ الْفَرْعَ وَهُوَ يَقُولُ / يَا لَكَ شَجَرَةً مَا أُحِبُّكَ إِلَّا لِحُبِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِيَّاكَ . (ضعيف الاسناد) اس میں ابی طالوت مجهول راوی ہے
ترجمہ: روایت ہے ابو طالوت سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ کدو کھاتے تھے اور کہتے: اے درخت کس قدر ہے مجھے محبت تیری بسبب دوست رکھنے آنحضرت ﷺ کے تجھ کو۔

فائدہ: اس باب میں حکیم بن جابر سے بھی روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔
❀❀❀❀

(۱۸۵۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَّبِعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدَّبَاءَ فَلَا أَرَاهُ أُحِبُّهُ .
(صحیح)
ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے، دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کو ڈھونڈتے تھے رکابی میں یعنی کدو کو جب سے میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں کدو کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔
مترجم: ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: هَذَا الْفَرْعَ وَهُوَ الدَّبَاءُ نَكْثَرُهُ طَعَامَنَا یعنی یہ قرع ہے یعنی کدو ہے کہ بڑھاتے ہیں ہم اس سے اپنا کھانا۔ اور صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک درزی نے آپ ﷺ کی دعوت کی اور جو کی روٹی اور خشک گوشت آپ ﷺ کے سامنے حاضر کیا اور آپ ﷺ حوالی قصعہ سے تتبع دہاے فرماتے تھے۔
❀❀❀❀

۴۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الزَّيْتِ

زیتون کھانے کے بیان میں

(۱۸۵۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كُلُوا الزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَبَانَهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ)) . (صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۷۹) التعليق الرغيب (۱۲۰/۳)
مختصر الشرائع المحمدية (۱۳۴۱/۳۳)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: کھاؤ تم روغن زیتون اور تیل لگاؤ اس کا وہ درخت مبارک سے ہے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ معمر سے روایت کرتے ہیں۔ اور عبدالرزاق اضطراب کرتے ہیں اس روایت میں، پھر کبھی ذکر کرتے تھے کہ روایت ہے آنحضرت ﷺ سے بواسطہ عمر کے اور کبھی بصیغہ شک کہتے تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ روایت ہے آنحضرت ﷺ سے بواسطہ عمر رضی اللہ عنہ کے، اور کبھی کہتے روایت ہے زید بن اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسل۔ روایت کی ہم سے ابوداؤد نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور نہیں ذکر کیا اس میں عمر رضی اللہ عنہ کا۔



(۱۸۵۲) عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((كُلُوا الزَّيْتِ وَأَذْهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ)) .

(صحیح بمقابلہ)

ترجمہ : روایت ہے ابواسید سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: کھاؤ روغن زیتون اور تیل لگاؤ اس کا کہ وہ درخت مبارک سے ہے۔
فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے۔
مترجم : شجرہ مبارکہ میں اشارہ ہے طرف سورہ نور کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ﴾۔



۴۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوكِ [وَالْعِيَالِ]

لوٹڈی، غلام (جب کھانا پکا کر لائے تو ان) کے ساتھ کھانے کے بیان میں

(۱۸۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ بِذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا كَفَا أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهٖ وَدُخَانَهُ، فَلْيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَلْيَقْعِدْهُ مَعَهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيَطْعِمَهُ إِيَّاهُ)) .

(صحیح) الصحيحة (۱۲۸۵)

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ خبر دیتے تھے لوگوں کو کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب اٹھائے تم میں سے کسی کا خادم گرمی اور دھواں اس کے کھانے کا یعنی پکائے تو چاہیے کہ ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے ساتھ بٹھالے پھر اگر اس کا دل نہ مانے تو لیوے ایک لقمہ اور اسے کھلائے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو خالد والد ہیں اسماعیل کے، نام ان کا سعد ہے۔



۴۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ إِطْعَامِ الطَّعَامِ

کھانا کھلانے کی فضیلت کے بیان میں

(۱۸۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاضْرِبُوا أَلْهَامَ تَوَرُّتُوا الْجَنَانَ)) . (ضعيف - الارواء : ۳ / ۲۳۸ - الضعيفة : ۱۳۲۴) اس میں عثمان بن عبد الرحمن قوی نہیں۔
 بیہوشی: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ظاہر کرو سلام کو اور کھلاؤ طعام کو اور مارو ہام کو وارث ہو جنان کے۔
 فائلا: اس باب میں عبد اللہ بن عمر اور ابن عمر اور انس اور عبد اللہ بن سلام اور عبد الرحمن بن عائش اور شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ روایت سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی۔
 مترجم: ظاہر کرو سلام کو یعنی ہر مسلمان سے سلام کرو خواہ اس سے تعارف ہو یا نہ ہو اور ہام یعنی کھوپڑی یعنی مارو کھوپڑی کافروں کی اور جہاد کرو کہ جنت کے وارث ہو جاؤ گے کہ وطن اصلی تمہارے دادا کا وہی تھا۔



(۱۸۵۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اَعْبُدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) . (صحيح) ارواء الغيل (۲۳۹/۳) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۵۷۱)
 بیہوشی: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کیا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: عبادت کرو رحمان کی اور کھانا کھلاؤ جاری کرو سلام کو کہ داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ابن ماجہ کی روایت میں أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وارو ہے یعنی اور سلوک نیک کرو ناتے داروں سے اور نماز پڑھو رات کو جب لوگ سوتے ہوں۔ (الحدیث)



۴۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ

طعام شب کی فضیلت میں

(۱۸۵۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَإِنَّ تَرْلَثَ الْعِشَاءِ مَهْرَمَةٌ)) . (ضعيف - الضعيفة : ۱۱۶) اس میں محمد بن یعلیٰ کوفی ضعیف اور عبد الملک بن طلاق مجھول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے طعام شب کی عادت رکھو اگرچہ ایک مٹھی کھجور ناقص ہو اس لیے کہ طعام شب کا چھوڑ دینا موجب ہے بڑھاپے کا۔

فائل: یہ حدیث منکر ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو کرا سی سند سے۔ اور عنبہ ضعیف ہیں حدیث میں، اور عبد الملک بن علق مجہول ہیں۔ مترجم: یہ حدیث ابن ماجہ نے بھی ایراد کی ہے اور رواۃ اس کے مامون ہیں مگر ابراہیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن باباہ کہ وہ ضعیف ہیں۔



۴۷۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانے پر بسم اللہ کہنے کا بیان

(۱۸۵۷) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ : ((اُذُنْ يَا بُنَيَّ وَسَمِ اللَّهَ وَكُلْ بِمِثْلِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ)) . (صحیح - الارواء : ۱۹۶۸)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہ داخل ہوئے پاس آنحضرت ﷺ کے اور ان کے آگے کھانا تھا، فرمایا آپ ﷺ نے اے چھوٹے بیٹے میرے نزدیک ہو اور نام لے اللہ کا اور کھا اپنے دابنے ہاتھ سے اور کھا اپنے نزدیک سے۔ فائل: اختلاف کیا اصحاب ہشام بن عروہ نے اس حدیث کی روایت میں، اور ابو جزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔



(۱۸۵۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ، فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ)) . (صحیح - الارواء : ۱۹۶۵ - التعليق الرغیب : ۱۱۵/۳، ۱۱۶ - تحریج الکلم الطیب : ۱۱۲) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلَقْمَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمَى كَفَاكُمْ)) .

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی ہیں فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جب کھائے کوئی تم میں کا کچھ کھانا تو چاہیے کہ بسم اللہ کہہ لے پھر اگر بھول جائے تو کہے بسم اللہ فی اولہ و آخرہ یعنی شروع ہے اللہ کے نام سے اول و آخر اس کھانے کا۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے آنحضرت ﷺ کھا رہے تھے کھانا چھ آدمیوں میں اپنے اصحاب سے پھر آ گیا ایک گنوار اور کھا لیا اس نے سب کھانا دو لقمے میں، سو فرمایا آنحضرت ﷺ نے اگر یہ نام لیتا اللہ کا تو یہ کھانا تم سب کو کفایت کرتا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: بسم اللہ ابتدائے طعام میں مستحب ہے باجماع امت اور ایسے ہی حمد بھی آخر میں اور

ایسے ہے پہننے کی ابتداء میں بلکہ ہر امر زی بال کی ابتداء میں۔ اور علماء نے کہا ہے مستحب ہے بجر کہنا بسم اللہ کا کہ اوروں کو تنبیہ ہو جائے اور کافی ہے لفظ بسم اللہ کا اگرچہ پوری پڑھنا مستحسن ہے، اور جنب اور حائض وغیرہ اس میں سب برابر ہیں اور چاہیے کہ ہر ایک شخص جماعت سے بسم اللہ کہے مگر ایک شخص نے بھی کہہ لی تو سنت ادا ہوگئی نص کیا ہے اس پر شافعی رحمہ اللہ نے اور استدلال کیا ہے کہ نبی ﷺ نے خبر دی کہ شیطان قابو پالیتا ہے کھانے سے جب کہ اس پر نام اللہ کا نہ لیا جائے اور اس لیے کہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے ایک کے نام لینے سے (نووی) فقیر کہتا ہے اِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ كَاعَمُومٍ مُّقْتَضًى ہے کہ ہر آدمی کو بسم اللہ کہنا سنت ہے۔



۴۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْيَتُونَةِ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ عَمَرٍ

اس حالت میں سو جانے کی کراہت میں کہ چکنائی کی بو اس کے ہاتھ میں ہو
(۱۸۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لِحَاسٍ ، فَاحْذَرُوهُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ ، مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ عَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)) .

(موضوع - الضعیفہ : ۵۵۳۳ - الروض النضیر : ۲/ ۲۲۵) اس میں یعقوب بن ولید کذاب اور متہم ہے
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ شیطان بڑا پانے والا ہے اور تازہ لانے والا ہے، سو بچاؤ اس سے اپنی جانوں کو، جو سویا اور ہاتھ میں اس کے چکنائی کی بو ہے پھر پہنچی اس کو کچھ بلا برانہ کہے مگر اپنی جان کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اس سند سے۔ اور مروی ہے سہیل بن ابی صالح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے محمد بن اسحاق نے انہوں نے ابو بکر بغدادی سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے منصور بن ابی الاسود سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جورات کو سوائے اس کے ہاتھ میں چکنائی ہو پھر اسے کچھ بلا پہنچے تو ملامت نہ کرے مگر اپنی جان کو۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو اعمش کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم: یہ تو ظاہر ہے کہ ہاتھ میں چکنائی ہوگی تو ہوام اور حشرات الارض قصد کریں گے، اور اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ چوہوں نے لوگوں کی انگلیاں کتر لی ہیں اور سو اس کے جن اور شیطا میں کی بھی کچھ ایذا ہوتی ہوگی بہر حال اطاعت آپ ﷺ کی ضرور ہے اور احتراز آپ ﷺ کی منائی سے لازم۔ اخبر آتواب الآطعمۃ۔

مترجم: چند سنن و مستحبات طعام باختصار لکھے جاتے ہیں، اور اس پر ابواب مذکورہ کا ختم کیا جاتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اِتِّبَاعَ نَبِيِّكَ الْكَرِيمِ۔

- (۱) شروع کرنا غسل ید اور اکل کا شخص فاضل و کبیر سے مستحب ہے۔
- (۲) تین انگلیوں سے کھانا سنت ہے۔
- (۳) غیر مدعو شخص اگر مدعوین کے ساتھ آجائے تو اجازت صاحب خانہ ضرور ہے، اور صاحب خانہ کو مستحب ہے اجازت دینا۔
- (۴) آنحضرت ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ کھانے کا نام دریافت فرماتے تھے جب کھاتے۔
- (۵) کلی کرنا بعد طعام کے مسنون ہے اور رومالوں کے بدلے تھیلیاں اپنی سواعد اور اقدام میں پونچھ لینا مسنون ہے۔
- (۶) رفع مائدہ کے وقت یہ دعا مسنون ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَّانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفُیٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ۔
- (۷) جب سفر سے گھر آئے تو طعام طعام مسنون ہے۔
- (۸) دعوت کے گھر میں کوئی امر منکر دیکھے تو لوٹ جانا مسنون ہے، آپ ﷺ ایک پردہ دیکھ کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے لوٹ گئے۔
- (۹) جب داعی آدمی کے کئی ایک ہوں تو جس کا دروازہ قریب ہو اس کی دعوت قبول کرے یا جس کی دعوت پہلے پہنچے۔
- (۱۰) الگ الگ کھانا پیٹ نہ بھرنے کا سبب ہے اور مل کر کھانا موجب برکت ہے۔
- (۱۱) جب کبھی کھانے میں گرے تو اسے ڈبو کر نکالنا مسنون ہے۔
- (۱۲) مہمان میزبان کے لیے یہ دعا کرے: افْطَرْنَا عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَاَكَلْ طَعَامَكُمْ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْكُمْ الْمَلَائِكَةُ۔
- (۱۳) پہلا پھل دیکھے تو یہ دعا مسنون ہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثَمَارِنَا وَفِیْ مُدُنِنَا وَفِیْ صَاعِنَا بِرَّكَتِكَ مَعَ بَرَّكَتِكَ۔
- (۱۴) آنحضرت ﷺ کے جب گھی گوشت دونوں سامنے ہوتے تو ایک کھاتے ایک صدقہ کر دیتے۔
- (۱۵) مسکد اور کھجور ملا کر کھانا مسنون ہے، اسی طرح رطب و تہاء اور رطب و بطنخ۔
- (۱۶) سات کھجوریں بچوہ ہر روز کھانا داغ سم و سحر ہے۔
- (۱۷) طاعم شاکر ثواب میں مثل صائم صابر کے ہے۔
- (۱۸) مہمان کو دیکھ کر خوشی ظاہر کرنا اور شکر الہی بجالانا اور مرحبا و سہلا کہنا مستحب ہے۔
- (۱۹) تقدیم نوا کہ کی خیر و لم پر مستحب ہے۔
- (۲۰) طعمہ مسنونہ جن کا ذکر احادیث میں وارد ہوا ہے وہ کئی کھانے ہیں۔ (۱) اخیس: گھی اور کھجور ملا ہوا (۲) قط: چھاچھ سکھا کر بناتے ہیں۔ (۳) سویق: ستو (۴) خزیرہ: چھوٹی بوٹیاں گوشت کی روملا کر پکاتے ہیں اگر اس میں گوشت نہ ہو تو وہ عسیدہ ہے اور اگر میٹھا اور آٹا ہو تو حریرہ (۵) تلبینہ: آش جو اور حریرہ (۶) ثرید: روٹی سالن میں چوری ہوئے (۷) دُبَاء: کدو ہے کہ آنحضرت ﷺ کو محبوب تھا (۸) قدید: گوشت جو نمک لگا کر سکھایا ہو (۹) ساق: چکندر اور جو ملا کر ایک صحابیہ پکاتی تھیں اور بروز جمعہ اصحاب آنحضرت ﷺ کو کھلاتی تھیں (۱۰) ذاک و کشف و حیث و ظہرک: یعنی دست و شانہ و پسلی

اور پیٹھ کا گوشت بکری کا آنحضرت ﷺ کو پسند تھا۔ (۱۱) حنفی اور شافعی کی قسم کی کھجور، جھار کھجور کا گاہا نبات پیلو کا پھل کہ اس میں اچھا ہوتا ہے۔ یہ سب پھل آنحضرت ﷺ نے کھائے ہیں، جن پیر چھری سے کاٹ کر کھانا بھی ثابت ہے۔

- (۲۱) پیٹ بھر کر کھانا اچھا بنا رہا ہے دو انا مکروہ ہے، اور خبز مرقق یعنی پتلی چپانی کھانا بدعت ہے آپ نے کبھی نہیں کھائی۔
- (۲۲) خوان پر کھانا مکروہ ہے دسترخوان پر سنت۔
- (۲۳) تکیہ لگا کر کھانا پینا مکروہ ہے۔
- (۲۴) عیب کرنا طعام کو مکروہ ہے۔
- (۲۵) آنا چھانا بدعت ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں جو پیس کر پھونک لیا کرتے تھے۔
- (۲۶) منٹا ٹل یعنی چھنیاں گھر میں رکھنا خلاف سنت ہے۔
- (۲۷) چھوٹی چھوٹی تشتریوں اور پیالیوں میں کھانا خلاف سنت ہے۔
- (۲۸) کھجور میں اقران یعنی دو دو ملا کر کھانا مکروہ ہے مگر ساتھ کھانے والوں کی اجازت ہو تو جائز ہے۔
- (۲۹) اوندھے لیٹ کر کھانا مکروہ ہے۔
- (۳۰) جس دسترخوان پر شراب ہو اس پر کھانا حرام ہے۔
- (۳۱) مسجد میں کھانا روا ہے۔
- (۳۲) کھانا پھینکنا منع ہے۔



(۱۸۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)) . (صحيح) تخریج مشکاة المصابیح (۴۲۱۹) الروض (۸۲۳)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو رات کو سو جائے اور اس کے ہاتھ میں پکنائی لگی ہو پھر اسے کوئی نقصان پہنچ جائے تو اپنے آپ کو ملامت کرے۔





(المعجم ۲۴) مشروبات کے بیان میں (التحفة ۲۱)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي شَرَابِ الْخَمْرِ

شراب پینے والے کے بیان میں

(۱۸۶۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، وَمَنْ شَرِبَ

الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يَذُّ مِنْهَا لَمْ يَشْرُبْهَا فِي الْآخِرَةِ)) . (اسنادہ صحیح - الارواء : ۸ / ۴۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہرنشہ کرنے والی چیز خمر ہے اور نشہ کرنے والی چیز حرام ہے، اور جس نے پی شراب دنیا میں اور مر اور وہ اس کی عادت رکھتا ہے نہ پچے گا شراب آخرت میں یعنی جنت میں۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ اور ابوسعید اور عبداللہ بن عمر اور عبادہ اور ابوما لک اشعری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی طرح سے اس سند سے عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔ اور روایت کی مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

(۱۸۶۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ

صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتَبِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَفَاهُ مِنْ نَهْرِ الْحَبَالِ)). قِيلَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! وَمَا نَهْرُ الْحَبَالِ؟ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ. (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٧٠٩) تعليق على صحيح ابن خزيمة (٩٣٩) تخريج الايمان لابن سلام (٩٢/٩١) المشكاة (٣٦٤٤) التحقيق الثاني

بعض محققین کہتے ہیں اس میں آخری جملہ فان تاب دم يتب الله عليه سخت ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے پی شراب نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی تو بہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی، پھر اگر اس نے دوبارہ پی نہیں قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی تو بہ قبول کرے گا اللہ اس کی، پھر اس نے سہ بار پی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک، پھر اگر توبہ کرے تو توبہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی، پھر اگر اس نے چوتھی بار پی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک، پھر اس نے توبہ کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ توبہ اس کی۔ یعنی ایسی قبول نہ ہوگی کہ کچھ سزا نہ ہو بلکہ سزا اس کی یہ ہوگی کہ پلاوے گا اس کو اللہ تعالیٰ نہر سے کچھ کے۔ پوچھا لوگوں نے اے ابابعد الرحمن اور یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کیا ہے نہر کچھ کی؟ فرمایا نہر پیپ سے دوزخیوں کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوا ہے مثل اس کے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ دونوں روایت کرتے ہیں آنحضرت ﷺ سے۔

مترجم: خمر اور اس کے شراب کی برائی میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں۔ بخاری میں ہے جس نے شراب پی اور توبہ نہ کی حرام ہے اس پر شراب آخرت کی۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شپ معراج میں آنحضرت ﷺ پر شراب اور دودھ عرض کیے گئے آپ ﷺ نے دودھ اختیار کیا حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا اگر آپ شراب پی لیتے تو گمراہ ہو جاتی امت آپ کی اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حرام ہوئی شراب نہیں پاتے تھے ہم خمر انور کا بلکہ اکثر خمر ہمارا بر اور تر سے تھا۔ اور ابو مالک یا ابو عامر اشعری سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میری امت سے ایک قوم حلال کر لے گی فرجیں عورتوں کی یعنی بہ زنا، اور ریشمی کپڑے اور شراب اس طرح استعمال کریں گے جیسے حلال کو، اور اتریں گی ان میں سے کچھ تو میں نزدیک ایک اعلم کے شام کو آئے گا ان کے پاس کوئی آنے والا کسی حاجت کو وہ کہیں گے آج لوٹ جا کل ہمارے پاس آنا، پھر مسخ کر دے گا اللہ تعالیٰ ان میں سے کچھ لوگوں کو سوراور بندر۔ اور خمر باجماع امت حرام ہے۔ بتحريم الله وتحريم رسوله وبسؤال الصحابة اختلاف نہیں ہے اس میں کسی کا

مگر اختلاف کیا ہے اس میں کہ حرمت خمر کی لذاتہا ہے یعنی بغیر کسی علت کے یا بسبب کسی علت کے پس حنفیہ اس طرف گئے ہیں کہ حرمت اس کی لذاتہا ہے۔ اور سائر علماء کا مذہب ہے کہ حرمت اس کی بعلت سکر ہے اور یہی مذہب صحیح اور موافق احادیث اور روایات کے ہے۔ اور بیان کی ہے اللہ تعالیٰ نے یہی علت اس کی۔ چنانچہ فرمایا ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾۔ پس فرمائیں اس میں دو خرابیاں ایک وقوع عداوت فیما بیننا، دوسرے روکنا ذکر الہی سے اور نماز سے اور یہ دونوں ہوتی ہیں حالت سکر میں۔ اور قصہ حمزہ رضی اللہ عنہ کا مشہور ہے کہ بسبب سکر کے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دو انٹیاں ماریں اور آنحضرت ﷺ اور صحابہ کو کہا ہَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِبِيدٌ لِّیْ أَوْ لَا بَائِیْ یعنی نہیں ہوتے مگر غلام میرے یا میرے باپ دادوں کے۔ اور علی ہذا القیاس قصہ سعد کا اور یہ جو فرمایا کہ نہ پئے گا شراب خمر شراب آخرت کو تو شراب دو حال سے خالی نہیں یا تو توبہ کرے گا یا نہیں پھر اگر توبہ کی تو شراب نہ رہا بلکہ بمنطوق النائب من الذنب کمن لا ذنب له تائب ہو گیا۔ پھر اگر توبہ نہ کی تو مذہب اہل سنت یہی ہے کہ اللہ مختار ہے خواہ اسے بخشے خواہ عذاب کرے پھر اگر عذاب کیا مخلص فی النار نہ ہوگا اور خواہ مخواہ بہرکت توحید بفضل اللہ نار سے نکلے گا اور جنت میں جائے گا، پھر جب جنت میں پہنچا تو مذہب ایک گروہ صحابہ کا ہے کہ وہ جنت میں بھی شراب نہ پئے گا۔ اور ظاہر حدیث یہی ہے اس لیے کہ جلدی کی اس نے اس میں کہ تاخیر درکار تھی جیسے کہ قاتل وارث حصول میراث کے لیے جلدی کرتا ہے پھر اس کی سزا یہ ہوتی ہے کہ مطلقاً میراث سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور مراد عدم قبول توبہ سے چوتھی بار میں شاید یہ ہو کہ اس نے جو بار بار توبہ توڑی اور گویا حکم شرعی سے استہزاء کی تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں قساوت قلب ایسی دیتا ہے کہ توفیق توبہ مقبول نہیں پاتا، اور انوار و برکات توبہ سے محروم رہتا ہے۔ اور حنفیہ قائل ہیں کہ حرمت خمر انگوری کی قطعی ہے اور باقی مسکرات کی حرمت ظنی حالانکہ یہ مذہب بغایت ضعیف ہے اور خلاف احادیث معتبرہ اس لیے کہ روایات معتبرہ میں وارد ہے کل مسکر خمر و کل مسکر حرام جیسا کہ آگے آتا ہے اور مذہب جمہور کا انہی احادیث کے موافق ہے یعنی حرمت ہر مسکر کی قطعی ہے۔ (احوزی)



۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ كُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ

اس بیان میں کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے

(۱۸۶۳) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبَتِّ؟ فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)) .

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۴۱/۸)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ سے پوچھا کسی نے حکم تیغ کا؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جو پینے کی چیز میں نشہ کرے وہ حرام ہے۔

مترجم: بیع یکبر موحده وسکون فو قانیہ شراب ہے کہ شہد سے بنا کی جاتی ہے، اور شراب ہے اہل یمن کی۔
(۱۸۶۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) .

(اسنادہ صحیح) الارواء (۴۱/۸) الروض النضیر (۵۴۲-۵۴۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے تھے ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابو سعید اور ابو موسیٰ اور انشعری سے اور وکیل اور میمونہ اور عائشہ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبد اللہ بن معقل اور ام سلمہ اور ابو ہریرہ اور وائل بن حجر اور قرہ مزنی و ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ابی سلمہ نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور روایت ہے ابو سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔
اس حدیث میں صاف دلالت ہے کہ حرمت جمیع اشیاء مسکرہ کی برابر ہے نہ جیسا کہ مذہب حنفیہ ہے اور اس حدیث کے مضمون کو اتنے صحابہ نے روایت کیا وہ دونوں ہذا خراط القناد۔



۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

اس بیان میں کہ جس کے بہت سے نشہ ہو اس کا تھوڑا بھی حرام ہے
(۱۸۶۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ)) .

(حسن صحیح) ارواء الغلیل (۴۳/۸)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس کے بہت سے نشہ ہو اس کا تھوڑا بھی حرام ہے۔
فائدہ: اس باب میں سعد اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمر اور ابن عمر اور خوات بن جہیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔



(۱۸۶۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، مَا أَسْكَرَ الْفَرْقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ)) . (اسنادہ صحیح - الارواء : ۲۳۷۶)
ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: ہر نشہ کی چیز حرام ہے جس کی ایک فرق بھر سے نشہ ہو اس کا ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔

اور عبد اللہ یا محمد بن بشار ان دونوں میں سے کسی نے اپنی روایت میں کہا الحسوة منه حرام یعنی ایک گھونٹ بھی اس میں سے حرام ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی یہ لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صلیح نے ابو عثمان انصاری سے روایت مہدی کی مانند۔ اور ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے، اور کبھی ان کو عمر بن سالم بھی کہتے ہیں۔
مترجم: فرق بقاء و سکون راء ایک برتن ہے کہ تین صاع اس میں آتے ہیں۔ اور ابن قتیبہ نے کہا اٹھائیس رطل ساتے ہیں۔



۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي نَبِيذِ الْجَرِّ

مٹکوں میں نبیذ بنانے کے بیان میں

(۱۸۶۷) عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ؟ فَقَالَ : نَعَمْ. فَقَالَ : طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے طاؤس سے کہ آیا ایک مرد ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اس نے کہ منع کیا ہے آنحضرت ﷺ نے مٹکوں کی نبیذ سے کہا انہوں نے ہاں، سو کہا طاؤس نے کہ قسم ہے اللہ کی میں نے بھی سنا ان سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور سعید اور سوید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس جگہ مٹکے سے لاکھی برتن مراد ہیں کہ ان میں نبیذ جلدی نشہ لاتی ہے اور نبیذ یہ ہے کہ کھجور تر یا خشک رات کو پانی میں بھگو دے دن کو پی لے وہ جب تک نشہ نہ لائے حلال ہے نشہ لائے تو حرام ہے پھینک دینا چاہیے۔



۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَاءِ وَالْتَفِيرِ وَالْحَنْتَمِ

کرو کے خول، سبز روغنی گھڑے اور لکڑی (کھجور کی) کے برتن میں نبیذ بنانے

کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۶۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ قَالَ : سَمِعْتُ زَادَانَ يَقُولُ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ مَا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مِنَ الْأَوْعِيَةِ وَأَخْبَرَنَا بِلْعَتِكُمْ وَقَسَرَهُ لَنَا بُلْعَتَنَا فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَتْمَةِ وَهِيَ الْحَرَّةُ وَنَهَى الدُّبَاءَ وَهِيَ الْقَرْعَةُ، وَنَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَهُوَ أَصْلُ النَّحْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا أَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهَى عَنِ الْمَرْفَتِ وَهُوَ الْمُقِيرُ، وَأَمَرَ أَنْ يُتَبَذَّ فِي الْأَسْقِيَةِ . (اسنادہ صحیح - الصّحیحہ : ۲۹۵۱ سلسلہ احادیث)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے زاذان کو کہتے تھے پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حال ان برتنوں کا کہ منع کیا ہے آنحضرت ﷺ نے اس کے استعمال سے، اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ خبر دو ہم کو ان کی اپنی زبانوں میں پھر تفسیر کرو ان کی ہماری زبان میں، کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے حنتمہ سے اور وہ مٹکا ہے اور منع فرمایا دبائے سے اور وہ کدو کی تو نبی ہے، اور منع فرمایا نقیر سے اور وہ جڑ ہے کھجور کی کہ اس کو اندر سے خرا دیتے ہیں یا یوں کہا کہ اتار لیتے ہیں چھلکا اس کا اور صاف کر لیتے ہیں، اور منع فرمایا مرفت سے اور وہ برتن ہے کہ جس پر روغن قیر ملا ہوا ہو یعنی لاکھی برتن اور حکم فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ نبیز بنائی جائے مشکوں میں۔

فائدہ: اس باب میں عمرو بن علی اور ابن عباس اور ابوسعید اور ابو ہریرہ اور عبدالرحمن بن بکر اور سرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین اور عائذ بن عمرو اور حکم غفاری اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ان برتنوں میں نبیز بنانے سے اس لیے منع فرمایا کہ جلد سڑ جاتی ہے اور خوف نشہ کا ہے اور استعمال ان کا مخصوص تھا شراب کے لیے، اس لیے بھی منع فرمایا تھا کہ ان کی مشابہت نہ ہو اب استعمال جائز ہے۔ مسلم میں مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وَلَكِنْ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِبْ۔ یعنی نبیز بنا تو اپنی مشک میں اور باندھ دے اس کو۔ اور حکمت اس میں یہ ہے کہ مشک میں جب جوش آجائے گا اور سکر پیدا ہوگا تو پھٹ جائے گی اور مالک کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ مسکر ہو گئی بخلاف ظروف مذکورہ کے کہ اس میں سکر کا علم نہیں ہوتا۔ يُنْسَجُ نَسْجًا جو روایت میں وارد ہوا ہے صحیح حائے مہملہ سے ہے اور معنی نسج کے چھلکا اتارنا اور تخیم مہملہ غلط ہے کہ معظم نسج مسلم وغیرہ میں بجاء مہملہ واقع ہوا ہے۔ اور یہ نبیز بنانا ان برتنوں میں بھی جو حدیث میں منہی عنہ ہے اس کی نبی منسوخ ہے۔ اچنانچہ مسلم میں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں تم کو منع کرتا تھا اس میں نبیز بنانے سے اب بناؤ مگر مسکر نہ پیو، یعنی احتیاط رکھو۔ (نودی)



۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ أَنْ يُتَبَذَّ فِي الظُّرُوفِ

برتنوں میں نبیز بنانے کی اجازت کے بیان میں

(۱۸۶۹) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ، وَإِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ

شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے منع کرتا تھا میں تم کو برتنوں میں نبید بنانے سے، اور بے شک ظرف کسی چیز کو حلال نہیں کرتا اور نہ حرام کرتا ہے، اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔ یعنی حرمت بسبب نشہ کے ہے نہ بسبب ظرف کے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۸۷۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوفِ، فَشَكَّتْ إِلَيْهِ الْأَنْصَارُ، فَقَالُوا:

لَيْسَ لَنَا وَعَاءٌ قَالَ: ((فَلَا إِذَنْ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے برتنوں سے پھر شکوہ کیا انصار نے اور کہا ہمارے پاس اور برتن نہیں فرمایا آپ ﷺ نے ایسا ہے تو میں منع نہیں کرتا۔

فائلا: اس باب میں ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور ابوسعید اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی انباز جو باب مقدم میں مذکور ہوئی منسوخ ہے۔ اور بخاری میں ایک عورت سے مروی ہے کہ اس نے کہا انقعت لہ تمرات من اللیل فی نور یعنی بھگور کھے تھے میں نے آنحضرت ﷺ کے لیے چند کھجوریں لوٹے میں۔ اور تو رولے کو کہتے ہیں خواہ تھرا کا ہو خواہ تانے کا یا لکڑی کا ہو پھر پلایا آنحضرت ﷺ کو۔



۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِنْتِبَازِ فِي السَّقَاءِ

مشک میں نبید بنانے کے بیان میں

(۱۸۷۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَبِيدُ لِرَسُولِ اللَّهِ فِي سِقَاءٍ يُوكَأُ فِي أَعْلَاهُ لَهُ عَزْلَاءُ نَبِيدُهُ غُدُوَّةٌ وَيَشْرَبُهُ

عِشَاءً، وَنَبِيدُهُ عِشَاءً وَيَشْرَبُهُ غُدُوَّةً . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ہم نبید بنایا کرتے تھے آنحضرت ﷺ کے لیے مشک میں کہ باندھ دیا جاتا تھا اس کے اوپر کا منہ اور اس کے نیچے ایک چھوٹا سامنہ تھا بھگوتے تھے ہم صبح کو تو پیتے تھے آپ ﷺ شام کو اور بھگوتے تھے ہم شام کو تو پیتے تھے آپ ﷺ صبح کو۔

فائلا: اس باب میں جابر اور ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے یونس بن عبید کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سند سے بھی۔

مترجم: عزلاءؓ تو شہدانِ چرمی کے نیچے کے منہ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس مشک کے اوپر کا منہ تو باندھ دیتے تھے اور نیچے جو چھوٹا سوراخ بمنزلہ عزلاء کے تھا اس سے پیتے تھے۔



۸۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبُوبِ الَّتِي يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

ان دانوں کے بیان میں جن سے شراب بنتی تھی

(۱۸۷۲) عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا ، وَ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا ، وَ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا ، وَ مِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا ، وَ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلہ الاحادیث الصحیحة (۱۵۹۳) تخریج مشکاة المصابیح (۳۶۴۷) التحقیق الثانی

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیرؓ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ دانے گیہوں سے شراب ہوتی ہے اور جو سے شراب ہوتی ہے اور کھجور سے شراب ہوتی ہے اور انگور سے شراب ہوتی ہے اور شہد سے شراب ہوتی ہے۔ یعنی ان سب میں جو چیز بنے اس میں نشہ ہو جائے سب خمر ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے اسرائیل سے مانند اس کی۔ اور روایت کی ابو حیان تمیمی نے یہ حدیث شععی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے عمر بن الخطابؓ سے کہا حضرت عمرؓ نے: اور بے شک گیہوں سے خمر ہے، پھر ذکر کی یہ حدیث خبر دی ہم کو اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن ادریس سے انہوں نے ابو حیان تمیمی سے انہوں نے شععی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے عمر بن خطابؓ سے کہ خمر گیہوں سے بھی ہوتی ہے اور یہ صحیح تر ہے ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے نہ تھے ابراہیم بن مہاجر کچھ قوی یعنی علم حدیث میں از روئے روایت کے۔



(۱۸۷۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ نَحْوَهُ وَ رَوَى أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ : إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا. فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ .

(صحیح) [انظر الذی قبلہ]

ترجمہ: ہم سے حسن بن علی خلال نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے اسرائیل سے مانند اس کی اور روایت کی ابو

حیان تمی نے یہ حدیث شعی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے، کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بے شک گیہوں سے خمر ہے پھر ذکر کی یہ حدیث۔



(۱۸۷۴) أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ مُنْبِغٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: إِنَّ مِنَ الْخِنْطَةِ خَمْرًا بِهَذَا. (صحيح). وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ: يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: لَمْ يَكُنْ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ.

بخاری: خبر دی ہم کو اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن ادريس سے انہوں نے ابو حیان تمی سے انہوں نے شعی سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ خمر گیہوں سے بھی ہوتی ہے۔ اور یہ روایت صحیح تر ہے ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اور کمالی بن عیینہ نے کہا یحییٰ بن سعید نے نہ تھے ابراہیم بن مہاجر کچھ قوی علم حدیث میں از روئے روایت کے۔



(۱۸۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْإِنْبَةِ)). (اسنادہ صحیح)

بخاری: ہم سے بیان کیا ابو کثیر تمی نے، کہا: سنائیں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: خمر ان دو درختوں سے ہے کھجور اور انگور سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو کثیر تمی غری ہیں، نام ان کا عبد الرحمن بن غفیلہ ہے۔



۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالْتَمَرِ

پکی کی کھجور کو ملا کر نیند بنانے کے بیان میں

(۱۸۷۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَبَذَّ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا. (صحيح)

بخاری: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا گدر کھجور اور تر دونوں کو ملا کر نیند بنانے سے۔ فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



(۱۸۷۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ الزُّبَيْبِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا، وَنَهَى عَنِ الْجِرَارِ أَنْ يُتَبَدَّ فِيهَا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا گدرا اور سوکھی کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے، اور منع فرمایا انگور خشک اور سوکھی کھجور دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع کیا منکلوں میں نبیذ بنانے سے۔

فائدہ: اور اس باب میں انس اور جابر اور ابو قتادہ اور ابن عباس اور ام سلمہ اور معبد بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: منکلوں اور ظروفوں کی تحقیق اوپر گزری، غرض یہ بھی منسوخ ہے یا محمول ہے احتیاط پر کہ احتمال ہے ان میں جلد نشہ ہو جانے کا۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۷۸) عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ أَنَّ حَذِيفَةَ اسْتَسْقَى فَاتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ : إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَبَسَ الْحَرِيرَ وَالذِّيْبَاجَ وَقَالَ : ((هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ)).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۳۲) غایۃ المرام (۱۱۷)

ترجمہ: روایت ہے حکم سے کہنا میں نے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کرتے تھے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا پھر ایک آدمی پانی لایا ایک برتن میں چاندی کے، سو پھینک دیا اس کو حذیفہ نے اور کہا میں منع کر چکا تھا اس کو مگر نہ مانا اس نے کہ باز رہے بے شک آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا ہے سونے چاندی کے برتن میں پینے سے اور حریر و دیباج کے پہننے سے، اور فرمایا کافروں کے لیے ہے دنیا میں اور تمہارے لیے ہے آخرت میں۔

فائدہ: اس باب میں ام سلمہ اور براء اور عائشہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔



۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۸۷۹) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا. فَقِيلَ الْأَكْلُ قَالَ : ((ذَاكَ أَشَدُّ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۷۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ پے آدمی کھڑے ہو کر، پھر پوچھا آپ ﷺ سے اور کھانا؟ فرمایا وہ تو اور زیادہ برا ہے۔

فائلا : یہ حدیث صحیح ہے۔



(۱۸۸۰) عَنِ الْحَارُودِ بْنِ الْعَلَاءِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا. (صحیح) [بما قبلہ]

ترجمہ: روایت ہے جارد بن علاء سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کھڑے ہو کر پینے سے۔

فائلا : اس باب میں ابوسعید اور ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابومسلم سے انہوں نے جارد سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ یعنی گری ہوئی چیز مسلمان کی اٹھالینا سبب ہے دوزخ میں چلنے کا۔ یعنی جب ہضم کرنے کی نیت سے اٹھائے اور بتانے کا قصد نہ ہو۔ اور جارد بن المعلیٰ کو ابن العلاء بھی کہتے ہیں، اور صحیح ابن معلیٰ ہے۔



۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رُخْصَةِ فِي الشَّرْبِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پینے کی رخصت کے بیان میں

(۱۸۸۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَمْشِي، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامًا.

(اسنادہ صحیح - مشکاة المصابیح : ۴۲۷۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کھاتے پیتے تھے ہم زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے چلتے اور کھڑے۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبید اللہ بن عمر کی روایت سے وہ نافع سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

اور روایت کی عمران بن حدیر نے ابوالہز ری سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ اور ابوالہز ری کا نام یزید بن عطار ہے۔



(۱۸۸۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ.

(اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل المحمدیہ (۱۷۸) الروض النضیر (۴۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے زمزم پیا کھڑے ہو کر۔

فائلا: اس باب میں علی اور سعد اور عبد اللہ بن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۸۸۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا.

(حسن - المشكاة: ۴۲۷۶ - مختصر الشمائل: ۱۷۷) التعليق الرغيب (۱۱۸/۳) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۸۷)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پیتے تھے کھڑے اور بیٹھے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: تطبیق احادیث مابین میں اس طرح ہے کہ نبی کو کراہت تزیہی پر محمول کریں اور فعل کو بیان جواز پر یا احدا کو ناخ ٹھہرائیں اگر تقدم و تاخر احدا کا زمانہ معلوم ہو جائے۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں سانس لینے کے بیان میں

(۱۸۸۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ: ((هُوَ أَمْرٌ وَأَرْوَى)).

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ دم لیتے تھے برتن میں پانی پیتے وقت تین بار، اور فرماتے تھے یہ گوارا ہے اور زیادہ سیر کرنے والا۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ ہشام دستوائی نے ابوعصام سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی عزہ بن ثابت نے انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ تھے آپ ﷺ سانس لیتے برتن میں تین بار۔ اور روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے عزہ بن ثابت انصاری سے انہوں نے ثمامہ بن انس بن مالک سے کہ آنحضرت ﷺ سانس لیتے تھے برتن میں تین بار۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

(۱۸۸۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشْرَبِ الْبَعِيرِ وَلَكِنْ اشْرَبُوا

مَثْنَى وَثُلَاثَ وَسَمُوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ)) . (اسنادہ ضعیف - المشكاة : ٤٢٧٨ -

التحقیق الثانی) اس میں یزید بن سنان الجزری راوی ضعیف ہے۔ پیشی کہتے ہیں اس کو مہور نے ضعیف کہا ہے۔ مجمع الزوائد (۳/۲۱۷)
 ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: مت پیو ایک سانس میں جیسا اونٹ پیتا ہے لیکن پیو تم دو
 سانسوں میں یا تین میں، اور نام لو اللہ کا جب پینے لگو، اور تعریف کرو اس کی جب کھانا اٹھاؤ۔
 فائلا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور یزید بن سنان جزی کی کنیت ابو فروہ ہادی ہے۔



۱۴۔ بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الشَّرْبِ بِنَفْسَيْنِ

دو سانس میں پینے کے بیان میں

(۱۸۸۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ . (اسنادہ ضعیف) مختصر الشمائل
 المحمدیہ (۱۸۱) حافظ ابن حجر نے اس کو ضعیف کیا ہے اس میں رشدین بن کریم ضعیف ہے۔ تقریب (۱۹۳۳)
 ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب پیتے دو سانس لیتے۔

فائلا: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مکرر رشدین بن کریم کی روایت سے۔ کہا یعنی مؤلف نے اور پوچھا میں نے
 عبد اللہ بن عبد الرحمن سے رشدین بن کریم کا حال کہ وہ قوی ہیں یا محمد بن کریم کہا بہت قریب ہیں وہ دونوں مرتبہ میں اور رشدین
 بن کریم ارنج ہیں میرے نزدیک۔ اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اسی امر کو تو کہا انہوں نے محمد بن کریم ارنج ہیں
 رشدین بن کریم سے، اور پسندیدہ قول میرے نزدیک ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن کا ہے کہ رشدین بن کریم ارنج ہیں اور بڑے
 ہیں اور پایا ہے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اور دیکھا ہے اور وہ بھائی ہیں اور دونوں کے نزدیک منا کیر روایتیں ہیں۔



۱۵۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

پینے کی چیز میں پھونک مارنے کی کراہت میں

(۱۸۸۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ، فَقَالَ رَجُلٌ
 الْقَدَاةَ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ؟ قَالَ: ((أَهْرِفْهَا)) فَقَالَ: فَإِنِّي لَأَارَوِي مِنْ نَفْسٍ وَاحِدٍ قَالَ: ((فَابْنِ

الْقَدَحَ إِذَا عَنِ فِيلَتْ)) . (اسنادہ حسن - سلسلہ احادیث الصحیحة : ۳۸۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا پینے کی چیز میں پھونکنے سے عرض کیا ایک شخص نے کچھ کوڑا دیکھتا ہوں میں برتن میں یعنی پھر اسے کیونکر نکالوں فرمایا آپ ﷺ نے: بہادے پھر عرض کی میں سیر نہیں ہوتا ہوں ایک دم میں، آپ ﷺ نے فرمایا تو دور کر دے پیالہ اپنے منہ سے۔ یعنی سانس لیتے وقت۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۸۸۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْفَسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَوْ يُفَخَّ فِيهِ.

(اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۴۲۷۷) الارواء (۱۹۷۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا دم سے برتن میں اور اس میں پھونکنے سے یعنی اگر دم لینا ہو تو برتن منہ سے جدا کر کے دم لے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں سانس لینے کی کراہت میں

(۱۸۸۹) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ)).

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب پئے کوئی تم میں کا تو دم نہ لے برتن میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اخْتِنَانِ الْأَسْقِيَةِ

مشکیزہ (وغیرہ) کے منہ میں پانی پینے کی کراہت میں

(۱۸۹۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَوَايَةً: أَنَّهُ نَهَى عَنِ اخْتِنَانِ الْأَسْقِيَةِ. (صحیح) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۱۱۲۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے بطریق روایت کے کہ منع کیا آپ ﷺ نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

اس کی رخصت میں

(۱۸۹۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ إِلَى قُرْبَةٍ مُعْلَقَةٍ فَخَنَّثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا .

(منکر) ضعیف ابی داود (۳۷۲۱) اس میں عبداللہ العمری ضعیف ہے تقریب (۳۳۸۹) اور عیسیٰ بن عبداللہ کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن انس سے کہادیکھا میں نے نبی ﷺ کو کھڑے ہوئے ایک مشک کی طرف جو لگی ہوئی تھی، پھر جھکایا اس کو اور پی لیا اس کے منہ سے۔

فائدہ: اس باب میں ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں۔ اور عبداللہ عمری ضعیف ہیں از روئے حافظہ کے اور معلوم نہیں مجھ کو کہ ان کو عیسیٰ سے سماع ہے یا نہیں۔

(۱۸۹۲) عَنْ كُبَيْشَةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قُرْبَةٍ مُعْلَقَةٍ قَائِمًا

فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهَا . (اسنادہ صحیح - مشکاة المصابیح : ۴۲۸۱ - مختصر الشمائل : ۱۸۲)

ترجمہ: روایت ہے کبشہ سے کہاداخل ہوئے میرے پاس آنحضرت ﷺ سو یا آپ ﷺ نے ایک لگی ہوئی مشک کے منہ سے کھڑے کھڑے پھر میں کھڑی ہوئی اور کاٹ لیا میں نے اس مشک کا منہ یعنی تاکہ تبرکاً اسے اپنے پاس رکھوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور یزید بن یزید بھائی ہیں عبدالرحمن بن یزید کے اور وہ بیٹے ہیں جابر رضی اللہ عنہ کے اور وہ عبدالرحمن سے مقدم ہے موت میں۔



۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْأَيْمَنِينَ أَحَقُّ بِالشَّرْبِ

اس بیان میں کہ دائیں طرف والے پینے کے زیادہ مستحق ہیں

(۱۸۹۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِلَبَنٍ فَذُ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ

أَبُوبَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ : ((الْأَيْمَنُ فَلَا يَمْنُ)) . (صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۱۷۷۱)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس لائے دودھ کہ ملایا گیا تھا پانی کے ساتھ اور ان کی داہنی طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر پھر دیا آپ ﷺ نے اعرابی کو اور فرمایا داہنے والا مستحق ہے۔ چنانچہ آنحضرت

ﷺ نے اعرابی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ پر مقدم کیا اور یہی مسنون ہے جمع تقسیمات میں۔

۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

اس بیان میں کہ لوگوں کو پلانے والا ان سب کے آخر میں پئے

(۱۸۹۴) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا)) .

(صحیح) الروض النضیر (۱۰۱۴) الضعیفة تحت الحدیث (۱۵۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ساقی قوم کو سب سے آخر میں پینا چاہیے۔

فائدہ: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَيُّ الشَّرَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

اس بیان میں کہ اللہ کے رسول ﷺ کو کون سا مشروب زیادہ پسند تھا

(۱۸۹۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحُلُوُّ الْبَارِدُ . (صحیح - عند الالبانی

المشكاة : ۴۲۸۲ - التحقيق الثاني - الصحيحة : ۳۰۰۶ - مختصر الشماثل : ۱۷۵) بعض محققین کے نزدیک

اس کی سند زہری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المؤمنین سے کہ بہت پیاری پینے کی چیزوں میں آنحضرت ﷺ کو میٹھی اور ٹھنڈی تھی۔

فائدہ: ایسی ہی روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے ابن عیینہ سے مثل اس کے یعنی کہا روایت ہے معمر سے انہوں نے روایت کی

زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے، اور صحیح وہی ہے کہ روایت کی زہری نے نبی ﷺ سے مرسلہ۔



(۱۸۹۶) عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ : أَيُّ الشَّرَابِ أَطْيَبُ؟ قَالَ : ((الْحُلُوُّ الْبَارِدُ)) . (صحیح عند الالبانی)

[انظر ما قبله] بعض محققین نے ضعیف کہا ہے۔ دیکھیں حدیث (۱۸۹۵)

ترجمہ: روایت ہے زہری سے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا کسی نے کون سی چیز پینے کی سب سے عمدہ ہے؟ فرمایا: جو میٹھی اور ٹھنڈی ہو۔

فائدہ: اسی طرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مرسلہ اور یہ زیادہ صحیح

ہے ابن عیینہ کی روایت سے۔

مترجم: مشروبات میں جب چیز سرد ہو محبوب ہوتی ہے۔ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے اپنی محبت دے ٹھنڈے پانی سے زیادہ۔ اور جب حلاوت اور شیرینی بھی اس کے ساتھ ہو تو دو سبب پسندیدگی کے اس میں جمع ہو گئے اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے: يُحِبُّ الْحُلُوَّ یعنی آپ دوست رکھتے تھے شیرینی کو۔

اب چند مسائل متعلقہ کتاب بیان کیے جاتے ہیں:

مَسْئَلَةٌ: صحیح مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا کیا خمر کا خل بنالیوں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اور طارق سے مروی ہے کہ آپ سے سوال ہوا اس کا پھر مکروہ جانا آپ نے اس کو۔ اور یہ دلیل ہے شافعی اور جمہور کی کہ جائز نہیں ان کے نزدیک سرکہ بنانا خمر کا اور پاک نہیں ہوتا وہ سرکہ خمر سے بنا ہوا جب اس میں کوئی چیز ڈال کر بنایا ہو مثل پیاز وغیرہ کے اور وہ ہمیشہ نجس رہتا ہے اور اگر فقط نقل سے سایہ کی طرف یا آفتاب کی طرف سرکہ ہو جائے تو اس میں شافعیہ نے دو قول ہیں اصح یہ ہے کہ پاک ہے غرض بغیر کسی چیز ڈالنے کے اگر بے تو پاک ہے۔ یہی مذہب ہے شافعی کا اور کسی چیز کے ڈالنے سے بنے تو ان کے نزدیک ناپاک ہے۔ اور احمد اور جمہور اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کہتے ہیں وہ بھی پاک ہے اور مالک سے اس میں تین قول مروی ہیں۔ اصح یہ ہے کہ خود سرکہ بنانا حرام ہے۔ پھر اگر کسی نے بنایا تو وہ گنہگار ہوا مگر سرکہ پاک ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ حرام ہے کہ سرکہ بنانا اور جو بنایا وہ ناپاک ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ حلال ہے سرکہ پاک ہے غرض اس پر اجماع ہے کہ اگر خود بخود سرکہ ہو جائے طاہر ہے۔ اور مروی ہے سمون مالکی سے کہ انہوں نے اسے بھی ناپاک کہا ہے۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو قابل حجت نہیں بسبب مخالفت اجماع کے۔ (نووی)

مَسْئَلَةٌ: تدوی بالخمیر حرام ہے اور مذہب شافعیہ کا یہی ہے۔ مسلم میں طارق بن سويد سے مروی ہے کہ انہوں نے اجازت چاہی دوا کے لیے شراب کے سرکہ بنانے کی، آپ نے اسے پسند نہ کیا اور فرمایا نہ لیس بدواء و لکنہ داء اور اسی طرح پیٹا خمر کا دوا کے لیے حرام ہے مگر نوالہ انک جائے اور کوئی چیز سوائے خمر کے نہ ہو تو اتارنے کو پیٹا جائز ہے اسی قدر کہ اس میں نوالہ اتر جائے کہ اس میں اس کا فائدہ یقینی ہے اور نوبت اضطراب کی ہے بخلاف دوا کے کہ فائدہ اس میں یقینی نہیں۔ (نووی)

مَسْئَلَةٌ: تغطیۃ الاوانی لیلا سنت ہے اور اسی طرح باندھ دینا مشکوں کا اور بند کرنا دروازوں کا بجا دینا چراغوں کا سوتے وقت اور آگ کا اور کفۃ صبیان اور مویشی بعد مغرب کے اس میں احادیث بہت مروی ہیں کہ ذکر کرنا ان کا موجب طول ہے۔

مَسْئَلَةٌ: اشیائے ملعونہ میں شراب کے برابر کوئی چیز نہیں اس لیے کہ کسی پر لعنت ایک وجہ سے کسی پر دو وجہ سے جائز ہوتی ہے بخلاف

۱۔ ڈھانپ دینا برتنوں کو رات کے وقت۔

۲۔ روکنا لڑکوں اور جانوروں کا۔

شراب کہ اس پردس وجہ سے لعنت ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے لعنت کی گئی ہے شراب پردس وجہوں سے (۱) اس کی ذات پر لعنت ہے (۲) اور اس کے عاصر (۳) اور مختصر (۴) اور بائع (۵) اور مشتری پر (۶) اور حامل (۷) اور محمول (۸) الیہ پر (۸) اور اس کے (۸) آکل (۹) ثمن پر (۹) اور شارب (۱۰) پر اور ساقی پر فکیف بشاربھا و مدمنها نعوذ باللہ منها۔

میں نے: شیشے کے برتنوں میں پینا جائز ثابت بالسنہ ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ایک قدر تھا تو اریکا کہ آپ ﷺ اس میں پیتے تھے۔



۳۔ اٹھانے والا۔

۴۔ جس کے لیے نچوڑی جائے۔

۵۔ قیت کھانے والا۔

۶۔ نچوڑنے والا۔

۷۔ جس کی طرف لے جائیں۔



ابواب البر والصلة

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۲۵) والدین اور صلہ رحمی کے بیان میں (التحفة ۲۲)

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي بَرِّ الْوَالِدَيْنِ

والدین کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں

(۱۸۹۷) عَنْ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبْرُ؟ قَالَ : ((أُمَّكَ))، قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ قَالَ : ((أُمَّكَ)) قَالَ : قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ : ((أُمَّكَ))، قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ((ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَلَا قُرْبَ)) . (استادہ حسن - مشکاة المصابيح: ۴۹۲۹)

پیڑھے بہن: روایت ہے حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہ (ﷺ) کس سے نیکی کروں میں؟ فرمایا: اپنی ماں سے، عرض کی میں نے پھر کس سے؟ فرمایا: اپنی ماں سے، عرض کی میں نے پھر کس سے؟ فرمایا: اپنی ماں سے، عرض کی میں نے پھر کس سے؟ فرمایا: اپنے باپ سے پھر اور قریبیوں سے پھر اور قریبیوں سے درجہ بدرجہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ شیبانی اور شعبہ اور کئی لوگوں نے ولید بن عیزار سے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابو عمرو شیبانی سے انہوں نے روایت کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

مترجم: اس روایت میں صلوة کو مقدم فرمایا اعمال فاضلہ میں اور ابو ذر کی روایت میں ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو افضل اعمال فرمایا اور ابو سعید کی روایت میں رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فرمایا وجہ توفیق ان احادیث میں کئی طور ہے اولاً یہ کہ فرمانا آپ کا باعتبار سائلین مختلف ہوتا تھا کہ جس میں لیاقت جس عمل کی ملاحظہ فرماتے اس کے لیے اسی عمل کو افضل اور اعلیٰ ٹھہراتے، جسے بہادر اور شجاع پاتے اسے جہاد کی فضیلت سناتے جسے مالدار دیکھتے اسے اتفاق فی سبیل اللہ، جس کے والدین محتاج خدمت اولاد ہوتے اسے بروالدین کی تعلیم فرماتے۔ ثانیاً یہ کہ اس فرمانے میں فضیلت اور تقدم ایک عمل کا دوسرے پر مقصود نہیں بلکہ فقط تبلیغ اس امر کی منظور ہے یہ امر بھی امور خیر میں داخل ہے۔ چنانچہ قائل جب کسی چیز کی خوبی بیان کرتا ہے اس کو سب سے افضل فرماتا ہے جیسے کبھی فرماتا ہے سکوت و خاموشی سب سے عمدہ ہے اور کہتا ہے کہ کلام حق و صدق سب سے افضل ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ تیسرے یہ فرمانا آپ کا مختلف ہوتا تھا باختلاف احوال کہ جس وقت میں تائید اسلام میں جس کی ضرورت ہوتی صحابہ میں اس کی فضیلت بیان فرماتے۔

(۱۸۹۸) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((الصَّلَاةُ لِمُقَاتِلَتِهَا)) ، قُلْتُ : ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : ((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) ، قُلْتُ : ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) ، ثُمَّ سَكَتَ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَوِ اسْتَرْذَنَهُ لِرِأَدْنِي .

(اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۱۴۸۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا میں نے آنحضرت ﷺ سے کہ یا رسول اللہ! کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا آپ نے نماز اپنے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے کہا: پھر کونسا عمل یا رسول اللہ؟ فرمایا: والدین سے نیکی کرنا۔ میں نے کہا پھر کونسا عمل یا رسول اللہ؟ فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، پھر رسول اللہ ﷺ مجھ پر خاموش ہو گئے اور اگر میں زیادہ پوچھتا تو آپ زیادہ بتا دیتے۔



۳۔ بَابُ : الْفَضْلُ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ

والدین کی رضامندی کی فضیلت میں

(۱۸۹۹) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : إِنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ : إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، فَإِنْ شِئْتَ فَاصْغُ ذَلِكَ الْبَابَ أَوْ احْفَظْهُ)) ، وَرُبَّمَا قَالَ : سُفْيَانٌ : إِنَّ أُمِّي وَرُبَّمَا قَالَ : أَبِي .

(اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۹۱۰ - المشكاة : ۴۹۲۸ - التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مرد اور کہا اس نے میری ایک عورت ہے اور میری ماں حکم کرتی ہے

اس کو طلاق دینے کا، سو کہا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سنائیں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے تھے باپ بیچ کا دروازہ ہے جنت کا پس تو ضائع کر اس کو یا حفاظت کر۔ اور سفیان نے اس روایت میں کبھی ماں کا ذکر کیا اور کبھی باپ کا۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔ اور عبدالرحمن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

(۱۹۰۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ

فِي سَخَطِ الْوَالِدِ)) . (اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۵۱۵)

ترجمہ : روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: خوشی رب کی والد کی خوشی میں ہے، اور غصہ رب کا والد کے غصہ میں ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔ اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کی ہو اس نے یہ روایت سوائے خالد بن حارث کے وہ شعبہ سے راوی ہیں۔ اور خالد بن حارث ثقہ ہیں، اور مامون ہیں سنائیں نے محمد بن ثنیٰ سے فرماتے تھے کہ نہ دیکھا میں نے بصرہ میں کسی کو خالد کے برابر اور نہ کوفہ میں عبداللہ بن ادریس کے برابر اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم : پوری ہوتی ہے بروالدین کے ساتھ کئی امور کے ان کے کھانے پکڑے کی خبر گیری سے اور خدمت سے اگر محتاج ہوں اور جب بلاویں جواب دے اور حاضر ہو، اور جب حکم فرماویں بجالاوے جب تک کہ حکم ان کا معصیت نہ ہو اور بہت کرے زیارت ان کی اور کلام کرے ان کے ساتھ بہ نرمی اور کشادہ پیشانی اور ملے ان سے جھک کر اور اف نہ کہے اور ان کا نام لے کر نہ پکارے اور راہ میں پیچھے چلے مگر جہاں ضرورت ہو آگے چلنے کی اور براءت کرے ان کی جب کوئی غیبت کرے، اور مدد کرے ان کی جب کوئی انہیں اذیت دے، اور توقیر کرے ان کی مجلس میں اور آداب نشست و برخاست بجالائے، اور دعا کرے ان کی مغفرت کی۔ (حجۃ اللہ)

۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

والدین کی نافرمانی کے بیان میں

(۱۹۰۱) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ)) ؟ قَالُوا : بَلَى ، يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ : ((الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)) ، قَالَ : وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكِمًا ، فَقَالَ : ((وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)) أَوْ ((قَوْلُ الزُّوْرِ)) فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ .

(اسنادہ صحیح - غایۃ المرام : ۲۷۷)

ترجمہ: روایت ہے ابی بکرہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا نہ بیان کروں میں تم سے بڑے سے بڑے گناہ کا عرض کی لوگوں نے کہ ہاں اے اللہ کے رسول فرمایا: شریک کرنا یعنی اللہ کی ذات و صفات میں، اور ناراض کرنا ماں باپ کا۔ کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپ ﷺ اور تھے تکیہ لگائے ہوئے، اور فرمایا گواہی جھوٹی یا فرمایا بات جھوٹی۔ یعنی راوی کو شک ہے پھر یہی فرماتے رہے آنحضرت ﷺ یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ ﷺ چپ ہوتے۔ اور یہ فرمانا تاکید تھا۔
فائلا: اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوبکرہ کا نام نفع ہے۔



(۱۹۰۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مِنَ الْكِبَائِرِ أَنْ يَشْتُمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ)) ،
 قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ : ((نَعَمْ، يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَشْتُمُّ
 أُمَّهُ فَيَشْتُمُّ أُمَّهُ)) . (اسنادہ صحیح - التعلیق الرغیب : ۳ / ۲۲۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کبیرہ گناہوں میں سے ہے گالی دینا مرد کا اپنے ماں باپ کو،
 لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ (بھلا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے گا فرمایا ہاں گالی دیتا ہے کسی کے باپ کو پھر وہ گالی
 دیتا ہے اس کے باپ کو اور گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو پھر وہ گالی دیتا ہے اس کی ماں کو۔ یعنی جب یہ گالی کا سبب ہوا تو گویا خود
 اس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِكْرَامِ صَدِيقِ الْوَالِدِ

والد کے دوست کی عزت کرنے کے بیان میں

(۱۹۰۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((إِنَّ أَبْرَأَ الْبَرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ
 أَهْلَ وَدِّ أَبِيهِ)) . (اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الضعیفة : ۲۰۸۹)
 ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے تھے کہ سب سے بہتر سلوک یہ ہے کہ سلوک کرے آدمی
 اپنے باپ کے دوست سے۔

فائلا: اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے، اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی سندوں سے۔



۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي بَرِّ الْخَالَةِ

خالہ کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں

(۱۹۰۴) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ اُمِّ)) . (صحیح - الارواء : ۲۱۹۰)
 تفسیر: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: خالہ بمنزلہ ماں کے ہے۔
فائدہ: اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔



(۱۹۰۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي تَوْبَةٌ؟
 قَالَ : ((هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟)) قَالَ : لَا قَالَ : ((هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟)) قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : ((فَبَرَّهَا)) .

(اسنادہ صحیح - التعليق الرغيب : ۲۱۸ / ۳)

تفسیر: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد آیا آنحضرت ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے پس آیا میرے لیے توبہ ہے؟ پوچھا آپ نے تیری ماں ہے کہا؟ نہیں پوچھا آپ نے تیری خالہ ہے؟ اس نے کہا ہاں، فرمایا آپ ﷺ نے: اس سے نیکی کر۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی، ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے محمد بن سوقة سے انہوں نے ابو بکر بن حفص سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند، اور نہیں ہے ذکر اس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اور یہ صحیح تر ہے ابو معاویہ کی حدیث سے، اور ابو بکر بن حفص وہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْوَالِدَيْنِ

والدین کی دُعا کا بیان

(۱۹۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ : دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ)) .

(اسنادہ حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۵۹۶) الروض النضير (۵۱۰) صحيح ابی داود (۱۳۷۴)

تفسیر: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا آنحضرت ﷺ نے: تین دعائیں مقبول ہیں ان میں شک نہیں: بددعا مظلوم کی، دعا مسافر کی بددعا باپ کی، بیٹے پر۔

فائدہ : اور روایت کی حجاج صوف نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام کی روایت کے مانند۔ اور ابو جعفر جو راوی ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو ابو جعفر مؤذن کہتے ہیں، اور ہم نام ان کا نہیں جانتے۔ اور روایت کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کئی حدیثیں۔

۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

والدین کے حق کے بیان میں

(۱۹۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا يَجْزِي وَلَدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ)) . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۷۴۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: کوئی لڑکا باپ کے حق سے ادا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اسے غلام پائے اور خرید کر کے آزاد کر دے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو گر سہیل بن ابی صالح کی روایت سے۔ اور روایت کی سفیان اور کئی لوگوں نے سہیل سے یہی حدیث۔



۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ

قطع رحمی کے بیان میں

(۱۹۰۷) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : إِنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اسْمِي، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّهْ)) .

(اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۵۲۰)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن سے کہنا میں نے آنحضرت ﷺ سے کہ فرماتے تھے: فرمایا اللہ تعالیٰ نے: میں اللہ ہوں اور میں رحمن ہوں، پیدا کیا میں نے رحم کو اور چیرا میں نے اس کو اپنے نام سے، پھر جس نے ملایا اس کو ملاؤں گا میں اس کو اور جس نے کاٹا اس کو کاٹوں گا میں اس کو۔

فائدہ : اور اس باب میں ابوسعید اور ابوفی اور عامر بن ابوربیعہ اور ابی ہریرہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث سفیان کی جو ہری سے مروی ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی عمر نے زہری سے یہ حدیث انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے روادیشی سے انہوں نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے۔ اور عمر نے ایسا ہی کہا کہ کہا محمد نے اور حدیث عمر کی خطا ہے۔

مترجم: بخاری کی روایت میں الرحم شجنة من الرحمن یعنی لفظ رحم کا اشتقاق کیا ہوا ہے اور لیا ہوا ہے لفظ رحمن سے، غرض یہ کہ

رحم و رحمٰن کا مادہ ایک ہے اور اشتقاق ایک کا دوسرے سے ظاہر ہے اور محتمل ہے کہ مراد دونوں لفظوں سے معنی ہوں یعنی قرابت رحم کہ جس کی رعایت واجب ہے ایک شاخ اور شعبہ ہے رحمٰن کی رحمت سے اور ملنا رحم کا یہ ہے کہ رعایت کرے اور احسان کرے ناطے داروں سے اور کاٹنا اس کا بدسلوکی کرنا ہے اہل قرابت سے۔ اور قطع رحم کی مذمت میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں، بیہقی میں عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے رحمت نہیں اترتی اس قوم پر کہ جس میں ایک قاطع رحم ہو۔ اور نسائی اور دارمی میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: داخل نہ ہوگا جنت میں منان اور نہ عاق اور نہ مد من نمر۔ اور بیہقی میں ابو بکرہ سے مروی ہے کہ ہر گناہ میں سے اللہ جو چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر عقوق والدین کی جلدی سزا دیتا ہے اس کے مرتکب کو زندگی میں قبل موت کے۔ اور اکثر مفسرین نے اس آیت میں رحم ہی مراد لیا ہے جو فرمایا ہے باری تعالیٰ نے ﴿وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ﴾ کہ خسران اور ضلالت ہے ان لوگوں کو کہ قطع کرتے ہیں جس کے ملانے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے۔



۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی کے بیان میں

(۱۹۰۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ، وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا)) . (اسنادہ طصحیح - غایۃ المرام : ۴۰۴) صحیح ابی داؤد (۱۴۸۹)
 ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: صلہ رحم کرنے والا وہ نہیں کہ بدلہ دے نیکی کا بلکہ وہ ہے کہ جب کاٹا جائے نانا اس کا وہ جوڑے اس کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں سلمان اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔
 مترجم: یہ یعنی صلہ رحم یہ نہیں کہ جو نانا سے دارتم سے احسان اور بھلائی کرے تم بھی اس کا بدلہ کرو بلکہ صلہ رحم یہ ہے کہ جو نانا سے دارتم سے بدسلوکی کرے اور قرابت کا حق نہ سمجھے اس سے بھی تم حق قرابت ادا کرو۔

(۱۹۰۹) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) قَالَ: ابْنُ أَبِي عُمَرَ: قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ . (اسنادہ صحیح - غایۃ المرام : ۴۰۷) صحیح ابی داؤد (۱۴۸۸)
 ترجمہ: روایت ہے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: داخل نہ ہوگا جنت میں کوئی کاٹنے والا۔ کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان نے یعنی کاٹنے والا قرابت کا۔ یعنی اس کا حق نہ ادا کرنے والا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حُبِّ الْوَالِدِ

باپ کی اپنے بیٹوں سے محبت کے بیان میں

(۱۹۱۰) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِرٌ أَحَدَ ابْنَيْ ابْنَتِهِ وَيَقُولُ : ((إِنَّكُمْ لَتَبْخُلُونَ وَتُجَبِّنُونَ وَتُجْهَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رِيحَانِ اللَّهِ)) . (اسنادہ ضعیف - سلسلہ احادیث الضعیفة : ۳۲۱۴) اس میں ابی سید راوی مجھول ہے تقریب (۵۹۴۳) نیز اس میں انقطاع ہے۔

ترجمہ: روایت ہے خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے کہتی ہیں نکلے آنحضرت ﷺ ایک دن اپنی صاحبزادی کے ایک بیٹے کو یعنی حسن یا حسین کو گود میں لیے ہوئے اور وہ فرماتے تھے تم بخیل کر دیتے ہو اور تم بودا کر دیتے ہو اور تم جاہل کر دیتے ہو اور بے شک تم اللہ کے پیدا کیے ہوئے پھولوں سے ہو۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عیینہ کی جو ابی راعیہ بن میسرہ سے مروی ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہیں کی سند سے۔ اور عمر بن عبدالعزیز کو ہم نہیں جانتے کہ سماع ہو خولہ سے یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہوگا۔

مترجم: یعنی بسبب اولاد کی محبت کے آدمی مال خرچ کرنے میں بخیلی کرتا ہے کہ مال رہے گا تو میری اولاد کے کام آئے گا اور جرات اور شجاعت کے مقام میں بخوف ضرر اولاد نامردی اور جبن کر جاتا ہے اور ان کی پرورش اور بہبودی کے خیال میں ہزاروں نادانیوں اور جہالت میں گرفتار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ یہ کہ تحقیق مال اور اولاد تمہارے آزمانے کو دی گئی ہے۔ پھر دین دار متقی اس فتنہ سے بچتا ہے اور ضعیف الایمان اس میں پھنس جاتا ہے، اور بے ایمان تو ان کے پیچھے اپنا جہنم گنواتا ہے۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْوَلَدِ

اولاد پر شفقت کرنے کے بیان میں

(۱۹۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقْبَلُ الْحَسَنَ . وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ : الْحَسَنُ أَوْ الْحُسَيْنَ ، فَقَالَ : إِنَّ لِي مِنَ الْوَلَدِ عَشْرَةَ مَا قَبِلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّهُ مَنْ لَا يُرْحَمْ لَا يُرْحَمْ)) . (صحیح - تخریج مشکلة الفقر : ۱۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا اقرع بن حابس نے نبی ﷺ کو اور بوسہ لیتے تھے حسن کو۔ اور کہا ابن ابی عمر نے کہ

حسن کو یا حسین کو، سوکھا اقرع نے میرے دس بیٹے ہیں کہ نہیں بوسہ لیا میں نے ان میں سے ایک کو بھی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

فائدہ: اس باب میں انس اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمن ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: لڑکوں کو پیار کرنا، گود میں لینا، کندھے پر بٹھانا ان کو گود میں لے کر نماز پڑھنا، سجدہ میں گردن پر سوار ہوں تو سجدہ کا طول کرنا سنت ہے، اور یہ امور منافی دین اور خلاف محبت الہی نہیں۔ جیسا کچے صوفی خیال کرتے ہیں بلکہ اللہ کی رحمت کا اثر ہے کہ مومنوں کے دل میں ظہور فرماتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے: مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُؤْفَرْ كَبِيرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ یعنی جو شخص شفقت اور پیار نہ کرے ہمارے چھوٹوں پر اور عزت اور وقار نہ کرے ہمارے بڑوں کا وہ ہمارے سے نہیں۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالْأَخَوَاتِ

بیٹوں اور بہنوں پر خرچ کرنے کے بیان میں

(۱۹۱۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثِ أَخَوَاتٍ أَوْ ابْنَتَانِ أَوْ اخْتَانٍ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) . (ضعیف بهذا اللفظ - سلسلہ احادیث الصحیحہ: تحت الحديث ۲۹۴) اس میں انقطاع اس سلسلے میں حدیث (۱۹۱۲) صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جن کی ہوں تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں پھر اچھی طرح ان کا ساتھ دیا اور ڈرا اللہ تعالیٰ سے ان کی پرورش کرنے میں، سو اس کے لیے جنت ہے۔

مترجم: اللہ تعالیٰ سے ڈرا ان کی پرورش میں موافق شرع کے پالا یہ نہیں کہ چھٹی چلہ کیا ہو یا سالگرہ میں روپیہ دیا ہو یا پیر کی چوٹی بیڑی ان کے بدن میں رکھے۔

(۱۹۱۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَكُونُ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثِ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةُ)) . (اسنادہ ضعیف عند الالبانی) اس میں سعید بن عبد الرحمن مھول الحال راوی ہے سلسلہ احادیث الصحیحہ تحت الحديث (۲۹۴)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں پھر احسان کرے ان پر مگر داخل ہوگا جنت میں۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور عقبہ بن عامر انس اور جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔ اور سعد بن ابی وقاص وہ سعد بن مالک بن وہب ہیں، اور زیادہ کیا ہے بعض راویوں نے اس اسناد میں ایک مرد کو۔ (۱۹۱۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو گرفتار ہوا ان لڑکیوں کے بلا میں پھر صبر کرے ان کی پرورش کی مصیبتوں پر ہوویں گی وہ اس کا پردہ دوزخ کی آگ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

(۱۹۱۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)) . (صحیح - التعليق الرغیب : ۸۳ / ۳)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت کہ اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں پھر سوال کیا اس نے سونہ پایا اس نے میرے پاس سے کچھ سوا ایک کھجور کے، پھر دے دی میں نے اس کو اور اس نے بانٹ دی اپنی دونوں لڑکیوں کو اور خود نہ کھائی پھر اٹھ کر چلی گئی، اور تشریف لائے میرے پاس نبی ﷺ اور خبر دی میں نے آپ ﷺ کو، سو فرمایا نبی ﷺ نے: جو گرفتار ہوا ان لڑکیوں میں ہوئیں گی یہ اس کے لیے پردہ دوزخ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۹۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلَتْ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ)) وَأَشَارَ بِإِصْبُعَيْهِ . (اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحة : ۲۹۷)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو بالے دو لڑکیوں کو داخل ہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند ان کی، اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے۔ یعنی مکہ اور بیچ کی انگلی سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی ہے محمد بن عبید نے محمد بن عبد العزیز سے کئی حدیثیں اسی سند سے۔ اور کہا ان میں روایت ہے ابو بکر بن عبد اللہ بن انس سے، اور صحیح عبید اللہ بن ابی بکر بن انس ہے۔

مترجم: ابن ماجہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی دو لڑکیوں کو لے کر آپ نے اس کو تین کھجوریں عنایت کیں اور اس نے پہلے ایک ایک دونوں کو دی پھر ایک کو چیر کر دونوں پر تقسیم کر دیا، پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کیا اچھا کام کیا اس نے داخل ہو گئی وہ بسبب اس حسنہ کے جنت میں۔ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے

سنا آنحضرت ﷺ کو فرماتے تھے جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی پرورش پر صبر کرے اور ان کو کھلائے پلائے اور پہنائے اپنے مقدر کے موافق اس کے لیے پردہ ہوں گی وہ دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس کی دو لڑکیاں ہوں پس اچھی طرح اس نے ان کا ساتھ دیا داخل کریں گی وہ اس کو جنت میں، غرض فضائل بیٹیوں کی پرورش کے اس لیے زیادہ آئے ہیں کہ اس میں ماں باپ کو صبر کرنا پڑتا ہے، اول پرورش میں بعد جوانی کے سودا مادوں کے غم و زیادتی پر، اور بہر حال سوائے صبر و ثبات کے کچھ چارہ نہیں ہوتا اور سوائے بار کے کسی طرح کی امید اعانت کی ان سے نہیں ہوتی۔



۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ وَكَفَالَتِهِ

یتیم پر مہربانی اور اس کی کفالت کرنے کے بیان میں

(۱۹۱۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَبِضَ يَتِيمًا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْصِلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ لَهُ)) . (اسنادہ ضعیف - التعلیق الرغیب : ۳ / ۲۳۰ - سلسلہ احادیث

الضعیفہ : ۵۳۴۵) اس میں حش راوی متروک ہے تقریب (۱۳۳۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو لے جائے یتیم کو مسلمانوں میں سے اپنے کھانے اور پینے کی طرف داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں بلا شک و شبہ مگر یہ کہ وہ ایسا گناہ کرے کہ بخشا نہ جائے یعنی شرک۔

فائدہ: اور اس باب میں مرثیہ الفہری اور ابو ہریرہ اور ابو امامہ اور سہیل بن سعد رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور حش کا نام حسین بن قیس اور کنیت ان کی ابو علی رحمی ہے اور سلیمان بھی کہتے تھے کہ حش ضعیف ہیں حدیث میں نزدیک اہل حدیث کے۔

(۱۹۱۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) وَأَشَارَ

بِأَصْبُعَيْهِ يَعْنِي السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى . (اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۸۰۰)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: میں اور کفالت کرنے والا یتیم کی مانند ان دو انگلیوں کے ہیں جنت میں، اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے دو انگلیوں سے یعنی کلمہ اور بیچ کی انگلی سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ ایک تشبیہ ہے اس کے رفع درجہ کی نہ یہ کہ وہ شخص درجہ انبیاء پر یا درجہ سید الانبیاء علیہم التحیۃ والثناء پر فائز ہو جائے گا اور آخر دونوں انگلیوں میں کچھ فرق بھی ہے۔ انتہی۔ اور ابوداؤد اور بخاری میں بھی روایت آئی ہے۔ اور ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یا اللہ میں حرام کرتا ہوں حق و ضعیفوں کا، ایک یتیم کا دوسرے عورت کا۔ یعنی ان کا حق کسی

طرح تلف نہ کرنا چاہیے۔ اور ان ہی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بہتر گھر مسلمانوں کا وہ ہے جس میں یتیم ہو اور وہ اس پر احسان کرتے ہوں اور بدتر گھر وہ ہے کہ اس میں یتیم ہو اور اس پر ظلم کرتے ہوں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو پرورش کرے تین یتیموں کو اس کو ثواب ہوگا مانند قائم الليل وصائم النهار کے، اور مانند اس شخص کے، کہ صبح و شام چلا تلوار نکالے ہوئے اللہ کی راہ میں اور ہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند دو بھائیوں کے اور مانند ان دونوں بہنوں کے اور ملائیں آپ ﷺ نے دونوں انگلیاں سبابہ اور وسطی۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الصَّبِيَّانِ

بچوں پر رحم کرنے کے بیان میں

(۱۹۱۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ : جَاءَ شَيْخٌ يُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَأَبْطَأَ الْقَوْمُ عَنْهُ أَنْ يُوسَّعُوا لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوقِرْ كَبِيرَنَا)) . (صحيح - الصحيحه : ۲۱۹۶)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ وہ فرماتے تھے آیا ایک بوڑھا کہ ارادہ رکھتا تھا آنحضرت ﷺ سے ملنے اور دیر لگائی لوگوں نے اسے راستہ دینے میں، سو فرمایا نبی ﷺ نے: ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر، اور تو قیر نہ کرے ہمارے بڑے کی۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور زرابی جو راوی ہیں ان کی منکر حدیثیں بہت ہیں انس بن مالک وغیرہ سے۔ روایت کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور نہ بچپانے شرف ہمارے بڑے کا۔ روایت کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے شریک سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور تو قیر نہ کرے ہمارے بڑے کی، اور امر معروف اور نہی منکر نہ کرے یہ حدیث غریب ہے۔ اور حدیث محمد بن اسحاق کی جو عمرو بن شعیب سے مروی ہے حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور سندوں سے بھی سوا اس سند کے، اور فرمایا بعض اہل علم نے کہ آپ ﷺ نے جو فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں مراد یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور ادب کے موافق نہیں۔ اور علی بن مدینی نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ سفیان ثوری اس تفسیر کو قبول نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ لیث مناس سے مراد لیس مثلنا ہے یعنی وہ ہماری مثل نہیں۔ مترجم: بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو (۱۰۰) حصے کیے اور

رکھے اپنے پاس ننانوے حصے اور اتارا ایک حصہ زمین پر کہ اسی کے سبب سے مہربانی کرتی ہے خلق ایک دوسرے پر یہاں تک کہ گھوڑی اپنا کھراٹھالیتی ہے کہ اس کے بچے کو چوٹ نہ لگے اور تراجم ابواب بخاری میں تقبیل اور معافۃ اور شتم اور وضع صبیحی فی الحجر علی الفخذ مذکور ہے۔ یہ سب حقوق صغار ہیں کبار پر۔ اور آنحضرت ﷺ نے امامہ بنت ابی العاص کو کندھے پر بٹھا کر امامت کی ہے کہ جب رکوع کرتے ان کو زمین پر رکھ دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے اٹھا لیتے۔

(۱۹۲۰) عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا)) . (صحیح - التعليق الرغیب : ۱ / ۶۱)

ترجمہ: روایت ہے شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، کہا انہوں نے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور نہ بچانے شرف ہمارے بڑے کا۔

(۱۹۲۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ)) .

(اسنادہ ضعیف - المشكاة : ۴۹۷۰ - التعليق الرغیب : ۳ / ۱۷۳) اس میں لیث بن ابی سلمہ راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وہ ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور عزت نہ کرے ہمارے بڑے کی اور نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے۔



۱۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ النَّاسِ

لوگوں پر رحم کرنے کے بیان میں

(۱۹۲۲) حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ لَا يَرْحَمْ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ)) .

(اسنادہ صحیح - تخریج مشکلة الفقر : ۱۰۸)

ترجمہ: مجھ سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے رحم نہ کیا آدمیوں پر رحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں عبد الرحمن بن عوف اور ابو سعید اور ابن عمر اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔



(۱۹۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ : ((لَا تُزْعِ الرِّحْمَةُ الْإِمْنَ شَقِيًّا)) .

(اسنادہ حسن - مشکاة المصابیح : ۴۸۶۸ - التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنائیں نے ابو القاسم رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے تھے کہ رحمت نہیں نکال لی جاتی کسی کے دل سے مگر جو شقی ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو عثمان جس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ان کا نام ہم نہیں جانتے، اور کہتے ہیں کہ وہ والد ہیں موسیٰ بن ابی عثمان کے جن سے ابو الزناد نے روایت کی ہے۔ اور روایت کی ابو الزناد نے موسیٰ بن ابی عثمان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں۔

(۱۹۲۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شَجَنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ)) . (اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۹۲۲)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے: رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے رحمن، رحم کرو زمین والوں پر رحم کرے گا تم پر آسمان والا۔ یعنی اللہ تعالیٰ جو اوپر ہے۔ رحم شاخ ہے رحمن کی جس نے اس کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملادے گا، اور جس نے اسے کاٹا اللہ اسے کاٹے گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ثجنہ یہ تیشٹ معجمہ و سکون جیم و بنون عروق شجر جو آپس میں گھنی ہوئی ہوں۔ مراد یہ ہے کہ لفظ رحم رحمن سے مشتق ہے جس نے ملایا یعنی رعایت و مدارات کی عزیزوں کی اور کاٹا یعنی ان کے حقوق ادا نہ کیے۔



۱۷ - بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّصِيحَةِ

نصیحت کے بیان میں

(۱۹۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((الدِّينُ النَّصِيحَةُ)) ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَنْ؟ قَالَ : ((لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلَا نَمَةَ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ)) .

(اسنادہ صحیح - الارواء : ۲۶ - غایۃ المرام : ۳۳۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے: دین نصیحت ہے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار، عرض کیا یا رسول

اللہ (ﷻ) کس کے لیے؟ فرمایا: اللہ کے لیے اور اس کی کتاب کے لیے اور مسلمانوں کے حاکموں کے لیے اور عوام الناس کے لیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں ثوبان اور ابن عمر اور تمیم اور جریر اور حکیم بن ابی یزید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم: نصیحت ایک کلمہ ہے کہ بارادۂ خیر کہا جائے منصوحہ کے لیے اور اصل میں خلوص اور خیر خواہی ہے پس نصیحت اللہ کے لیے صحت اعتقاد ہے ساتھ وحدانیت اس کے ہر فعل و حال و قال میں اور نصیحت ائمۃ کی اطاعت ان کی امر حق میں اور خروج و فی نہ کرنا ان پر عند الظلم اور نصیحت عامہ مسلمان کی سیدھی راہ بتلانا اور اچھی صلاح دینا اور عمدہ مشورہ سکھانا۔

(۱۹۲۶) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتْيَانِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا بیعت کی میں نے نبی ﷺ سے نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

مسلمان کی مسلمان پر شفقت کے بیان میں

(۱۹۲۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ، التَّقْوَى هَهُنَا بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَفِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ)). (اسنادہ صحیح - الارواء: ۸/۹۹، ۱۰۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ مسلمان دینی بھائی ہے مسلمان کا نہ خیانت کرے اس کی، اور جھوٹ نہ بولے اس سے، اور نہ محروم کرے اس کو اپنی تائید اور مدد سے، مسلمان کی مسلمان پر سب چیز حرام ہے عزت اس کی اور مال اس کا اور خون اس کا، تقویٰ یہاں ہے یعنی اشارہ کیا آپ نے دل کی طرف، کافی ہے آدمی کو شر سے یہ کہ حقیر سمجھے اپنے مسلمان بھائی کو۔

۱۔ یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ سب قسم کی ایذا مسلمان کی آپ نے حرام فرمادی تھوڑے سے لفظوں سے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۹۲۸) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ

كَالْبَنِيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا)) . (اسنادہ صحیح - تخریج المشكاة : ۱۰۴ - الإيمان ، ابن ابی شیبہ : ۹۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کیا فرمایا آنحضرت ﷺ نے مؤمن مؤمن کے لیے مانند مکان کے ہے کہ مضبوط کرتا ہے بعض اس کا بعض کو۔

فائلا: یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں علی اور ابو ایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

(۱۹۲۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ أَحَدَكُمْ مِرَآةٌ أَخِيهِ فَإِنْ رَأَى

بِهِ أَدَى فَلْيُطِّعْهُ عَنْهُ)) . (ضعیف جدًا - الضعيفة : ۱۸۸۹) اس میں یحییٰ بن عبید اللہ ضعیف ہے۔ التقرب (۳۵۳/۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ ہر ایک تم میں کا آئینہ ہے اپنے بھائی کا پھر اگر دیکھے اس میں کچھ عیب تو دور کر دے اس کو یعنی اطلاع کر دے اس کے عیب پر جیسے آئینہ اطلاع کر دیتا ہے۔

فائلا: اور یحییٰ بن عبید نے ضعیف کہا ہے شعبہ کو اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السِّرِّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں کے عیب کی پردہ پوشی کے بیان میں

(۱۹۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ

الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ، وَمَنْ يَسِّرَ عَلَى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ

مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)) . (اسنادہ صحیح) الروض (۱۲۰۲) مختصر الشمائل (۲۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: جس نے کھول دی کسی مسلمان سے ایک تکلیف دنیا کی تکلیفوں سے

کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک تکلیف کو تکلیفوں سے قیامت کے دن کے اور جس نے آسانی کی کسی تنگ دست پر دنیا میں

آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا میں اور آخرت میں، اور جس نے ڈھانپا عیب مسلمان کا دنیا میں، ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ

عیب اس کے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔

فائلا: اس باب میں ابن عمر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی ابو عوانہ اور کئی لوگوں

نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ماندا اس کے۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں اعمش کے اس قول کا، کہا انہوں نے کہ روایت کیا ابوصالح سے۔



۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الذَّبِّ عَنْ عَرَضِ الْمُسْلِمِ

مسلمان سے عیب دور کرنے کے بیان میں

(۱۹۳۱) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ رَدَّ عَنْ عَرَضِ أَخِيهِ رَدَّ اللَّهُ عَنْ

وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . (اسنادہ صحیح - غایۃ المرام : ۴۳۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص رد کرے اپنے بھائی کی عزت سے وہ چیز کہ خلل ڈالتی ہے اس کی عزت میں رد کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کے منہ سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن۔

فائدہ: اس باب میں اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔



۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهَجْرَةِ لِلْمُسْلِمِ

مسلمان کے لیے ترک ملاقات کی برائی میں

(۱۹۳۲) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ

ثَلَاثٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)) . (صحیح - الارواء : ۲۰۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑ دے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ ملیں وہ دونوں راہ میں پس وہ رکے اس سے اور یہ رکے اس سے، اور ان میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انس اور ابو ہریرہ اور ہشام بن عامر اور ابو ہند الداری رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: صد کے معنی کنارہ اور اعراض کرنے کے بھی ہیں، یعنی وہ اپنی جانب چلا جائے اور یہ اپنی جانب، اور ضد بضم صاد بمعنی جانب بھی آیا ہے۔



۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُوَاسَاةِ الْأَخِ

مسلمان بھائی کے ساتھ مروت و مدارات (غم خواری) کرنے کے بیان میں

(۱۹۳۳) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ أَخَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ لَهُ : هَلُمَّ أَقَابِسِمَكَ مَالِي نَصْفَيْنِ وَلِيَّ امْرَأَتَانِ فَاطْلُقْ إِحْلُهُمَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا، فَقَالَ : بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، ذُلُّنِي عَلَى السُّوقِ، فَذَلُّوهُ عَلَى السُّوقِ، فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمِنٍ قَدْ اسْتَفْضَلَهُ قَرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ وَعَلَيْهِ وَضُرٌّ مِنْ صُفْرَةٍ، قَالَ ((مَهِيْمٌ))، فَقَالَ : تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ : ((فَمَا أَصْدَقْتَهَا؟)) قَالَ : نَوَآةٌ . قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ قَالَ : وَزَنُ نَوَآةٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ : ((أَوَلَمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)) . (صحيح) آداب الرفاف (۶۵-۶۸) الارواء (۱۹۲۳)

بیرونی: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب آئے عبدالرحمن بن عوف مدینہ میں تو بھائی چارہ کر دیا رسول اللہ ﷺ نے ان میں اور سعد بن ربیع میں، پھر کہا ان سے سعد نے آؤ بانٹ دوں میں تم کو اپنا مال آدھا اور میری دو بیبیاں ہیں سو طلاق دے دیتا ہوں ان میں سے ایک کو پھر جب گزر جائے اس کی عدت تو نکاح کر لینا تم اس سے، سو جواب دیا عبدالرحمن نے برکت دے اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں، بتلا دو مجھے بازار، سو بتلا دیا ان کو بازار سو نہ پھرے وہ اس دن مگر ساتھ ان کے تھوڑا اقط تھا اور تھوڑا گھی اور وہ نفع میں لائے تھے یہ سب، پھر دیکھا ان کو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد اور ان پر نشان تھا زردی کا، سو پوچھا آپ ﷺ نے کیا ہے یہ عرض کیا انہوں نے میں نے نکاح کیا انصار کی ایک عورت سے، فرمایا آپ ﷺ نے کیا مہر باندھا؟ عرض کیا انہوں نے ایک گٹھلی۔ کہا حمید نے یا یہ کہا راوی نے کہ کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا، فرمایا آپ ﷺ نے: ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور کہا احمد بن حنبل نے گٹھلی بھر سونا تین درہم ہوتا ہے وزن میں اور ثلث درہم کا۔ اور اسحاق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا مجھے خبر دی اس کی اسحاق بن منصور نے انہوں نے نقل کیا یہ قول احمد بن حنبل اور اسحاق سے۔ مترجم: جب اصحاب مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے آئے تھے آنحضرت ﷺ نے ایک ایک انصار کے ساتھ ان کا بھائی چارہ کروا دیتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَارْضَ عَنْهُمْ۔ جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے اور سعد رضی اللہ عنہ کے بھائی ہوئے انہوں نے اپنی بی بی اور مالی تقسیم کرنا چاہا انہوں نے قبول نہ کیا اور تجارت شروع کی۔ اقط ایک چیز ہوتی ہے کہ دہی سکھا کر بناتے ہیں۔ اور اثر زردی سے مراد خوشبو کا وجہ ہے کہ عروسی کی حالت میں لگاتے ہیں۔ اور مہم کلمہ یمانہ ہے بمعنی مَا شَأْنُكَ وَمَا أَمْرُكَ

یعنی مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ آپس میں تقویت اور تائید ایک دوسرے کی کرتے رہیں۔

کے یعنی کیا حال ہے تیرا۔ اور نواۃ ایک وزن کا نام ہے جیسے ہمارے ہاں تولہ، ماشہ چنانچہ وزن اس کا مؤلف کے قول میں گزرا۔ اور بعض نے کہا ہے مراد اس سے گٹھلی ہے کھجور کی۔ اور یہ جو فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو ظاہر ہے کہ ایک بکری کا ولیمہ اس وقت میں بہت کچھ تھا۔



۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْغَيْبَةِ

باب : غیبت کے بیان میں

(۱۹۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْغَيْبَةُ؟ قَالَ: ((ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)). قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ؟ قَالَ: ((إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهْتَهُ)). (اسنادہ صحیح - غایۃ المرام : ۴۲۶ - نقد الکتانی : ۳۶ - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۲۶۶۷)

تیسرے صحابہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پوچھا آنحضرت ﷺ سے یا رسول اللہ! کیا ہے؟ غیبت فرمایا آپ نے: ایسا یاد کرنا تیرا اپنے بھائی کو کہ وہ برا جانے۔ کہا بھلا فرمائیے اگر اس میں وہ عیب ہو جو میں کہتا ہوں؟ فرمایا اگر اس میں وہ عیب ہے جو تو کہتا ہے جب ہی تو غیبت کی تو نے اس کی، اور اگر وہ عیب نہ ہو تو جو تو کہتا ہے تو بہتان کیا تو نے اس پر۔ یعنی موافق واقع کسی کا عیب بیان کرنا غیبت ہے اور مخالف واقع بہتان۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو بزرہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
مترجم: مسلم میں بھی یہی روایت ہے اور غیبت گناہ کبیرہ ہے۔ چنانچہ ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا))۔ یعنی غیبت سخت تر ہے زنا سے۔ اور آفات لسان کئی چیز ہیں کہ اگر آدمی اس سے محفوظ رہے تو بڑی بشارت ہے۔ چنانچہ سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو ضامن ہو میرے لیے مابین لحيہ اور مابین رجليہ میں اس کے لیے ضامن ہوں گا جنت کا۔ اول گالی دینا، حدیث میں آیا ہے ”سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ“ (متفق علیہ) دوسرے کافر کہنا کسی کو کہ ایک ان میں سے ضرور کافر ہوتا ہے (متفق علیہ) اور یہی حال ہے فاسق کہنے کا یا عدو اللہ کہنے کا۔ مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ((المستببان ما قال فعلى البادى مالم يعتد المظلوم))۔ یعنی دو گالیاں دینے والے جو کچھ انہوں نے کہا اس کا وبال شروع کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔ تیسرے لعنت کرنا آنحضرت ﷺ نے فرمایا: صدیق کو لائق نہیں کہ لعان ہوئے (مسلم) اور فرمایا: لعانین شہداء اور شفعاء نہ ہوں گے قیامت کے دن (مسلم) چوتھے هلك الناس کہنا کہ مسلم میں مروی ہے جو ایسا کہے وہ ہلاک تر ہے سب لوگوں کا۔ پانچویں سخن چینی فرمایا آپ ﷺ نے: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ۔ چھٹے مدح فرمایا آپ ﷺ نے اَحْتَوِ التُّرَابَ فِي وَجْهِهِ الْمَدَّاحِينَ۔ یعنی خاک ڈالو دواحوں کے منہ میں۔ ساتویں

ثنائے رجل اس کے منہ پر، آپ نے فرمایا: اس شخص سے جس نے اپنے بھائی کی تعریف سامنے کی تھی۔ وَبِكَ فَطَعْتُ عَنْقَ أَخِيكَ یعنی خرابی ہے تیری کاٹی ہے تو نے گردن اپنے بھائی کی، آٹھویں مراء یعنی جھگڑنا حضرت نے فرمایا من ترك المراء وهو محق بنی له فی وسط الجنة یعنی جو چھوڑ دے جھگڑا اور وہ حق پر ہو بنایا جاوے گا اس کے لیے ایک مکان اوسط جنت میں۔ نویں تفحیک باقوال کا ذبہ حدیث میں آیا ہے وَبِكَ لِمَنْ يُحَدِّثُ وَيُكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمُ وَبِكَ لَهُ وَيْلٌ لَهُ یعنی خرابی ہے اس کی جو جھوٹی باتیں بناوے تاکہ منہ قوم سے خرابی ہے اس کی خرابی ہے اس کی دسویں کلمات غیر ضروری حدیث میں ہے مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَنْبَغِيه یعنی خوبی اسلام کی ہے مالا یعنی چھوڑنا گیارہویں کذب، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے فرشتہ اس کے منہ کی بدبو سے ایک کوس بھاگتا ہے۔ بارہویں ذی وجہین ہونا، آپ نے فرمایا: اس کے لیے ایک زبان ہوگی دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن۔ تیرہویں طعن و فحش و بذی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيّ چودھویں کسی تائب کو اس کے منہ پر عار دلانا: مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَ یعنی جس نے عار دلائی اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مرے گا جب تک اس میں گرفتار نہ ہو۔ پندرہویں ثبات یعنی خوشی ظاہر کرنا کسی بلا پر کہ حدیث میں آیا ہے: لَا تَظْهَرِ الشَّمَاتُ لَا خَيْرَ فِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ وَيَنْتَلِيكَ یعنی ثبات ظاہر نہ کر اپنے بھائی کے لیے کہ اللہ اس پر رحم کرے گا اور تجھے بلا میں گرفتار کرے گا معاذ اللہ من ذلک اور ان سب کی دوا ہے سکوت و خاموشی کہ اس کے فضائل بے شمار ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مقام مرد کا خاموشی میں افضل ہے ساٹھ برس کی عبات سے اور آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر دو خصلتیں ہیں کہ پشت پر ہلکی میزان میں گراں ایک طول صمت دوسرے حسن خلق۔ اور آخر حضرت ﷺ نے ابوذر کو وصیت کی: عَلَيْكَ بِطُولِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ یعنی لازم پکڑ طول صمت کو کہ اس میں بھاگنا ہے شیطان کا اور مدد ہے تجھے تیرے دین پر اور فرمایا آپ ﷺ نے: مَنْ صَمَتَ نَجَا، جس نے خاموشی اختیار کی نجات پائی بلیات لسانی اور آفات دو جہانی سے۔



۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَسَدِ

باب : حسد کے بیان میں

(۱۹۳۵) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَدَابِرُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَجِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ)) .

(اسنادہ صحیح - الارواء : ۹۳/۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ملاقاتیں نہ توڑو اور پیٹھ پیچھے برامت کہو اور آپس میں بغض مت رکھو اور آپس میں حسد مت کرو، اور ہو جاؤ خالص غلام اللہ کے بھائی ایک دوسرے کے، اور حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑے ملاقات اپنے بھائی کی تین دن سے زائد۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابوبکر الصدیق اور زبیر بن عوام اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

(۱۹۳۶) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آثَاءَ اللَّيْلِ وَآثَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آثَاءَ اللَّيْلِ وَآثَاءَ النَّهَارِ)) . (اسنادہ صحیح - الروض النضیر : ۸۹۷)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: رشک نہ کرنا چاہیے مگر دو شخصوں پر ایک وہ مرد کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اسے مال اور وہ خرچ کرتا ہے اس میں سے رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں، اور دوسرا مرد کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اس کو قرآن اور وہ ادا کرتا ہے اس کے حق کو رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔ مترجم: ایک حسد ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر جلے اور یہ چاہے کہ یہ نعمت اس سے زائل ہو کر مجھے مل جائے یہ معیوب ہے۔ اور حدیث اول اسی سے نہیں واقع ہوئی ہے۔ اور ایک رشک ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر اس کا زوال نہ چاہے بلکہ یہ ارادہ کرے کہ یہ نعمت اس پر قائم رہے اور مجھے بھی عنایت ہو اور یہ امور اخروی میں محمود ہے۔ اور انبیاء اور صلحاء میں جو لفظ حسد کا مروی ہوا ہے اس سے یہی مراد ہے، اور اسی کو غبط بھی کہتے ہیں، اس حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے کہ مال حلال اور توفیق انفاق دونوں کا جمع ہونا بڑی نعمت ہے۔ قولہ اور دیا اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن یعنی علم قرآن عنایت فرمایا اور توفیق عمل اور قراءت بخشی۔ اور رات کا حق یہ ہے کہ تہجد میں پڑھے اور دن کو اس پر عمل کرے یا رات کو تفکر اور دن کو مجاہدہ یا رات کو اشغال بخلوت اور دن کو قراءت اور تبلیغ اس کی بخلوت۔



۲۵۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

آپس میں بغض رکھنے کی برائی میں

(۱۹۳۷) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدَائِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ)) . (اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۱۶۰۶)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شیطان مایوس ہو گیا اس سے کہ پوچھیں اسے نمازی لوگ لیکن لڑائی جھگڑا ڈالے گا ان میں۔

فائدہ: اس باب میں انس اور سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔ اور روایت میں یہ لفظ وارد ہوئے ہیں: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يُعْبَذَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ یعنی مایوس ہو گیا شیطان اس سے کہ پوچھیں اسے جزیرہ عرب میں لیکن لڑائی جھگڑا ڈالے گا ان کے درمیان اور شیطان کے پوجنے سے مراد غیر اللہ کی عبادت ہے۔ اور اس روایت میں خاص کیا آپ ﷺ نے جزیرہ عرب کو اس لیے کہ ایمان اس وقت اسی جزیرہ میں پھیلا تھا۔ ایسا ہی کہا طبری نے اور جدال و قتال امت میں قیامت تک ظاہر ہے حاجت بیان نہیں۔



۲۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

آپس میں صلح کرانے کے بیان میں

(۱۹۳۸) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَجِلُّ الْكُذْبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ أَمْرَاتَهُ لِبُرُصِيهَا وَالْكَذْبُ فِي الْحَرْبِ وَلِكُذْبِ لِيُصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ)) . وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ: ((لَا يَصْلُحُ الْكُذْبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ)) . (صحیح - دون قولہ لیرضیہا - الصحیحہ : ۵۴۵)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے کہ کہا رسول اللہ ﷺ نے حلال نہیں ہے جھوٹ مگر تین مقاموں میں ایک تو بات کرے آدمی اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اس کو، اور دوسرے جھوٹ بولنا لڑائی میں، اور تیسرے جھوٹ بولنا تاکہ صلح کرے آدمیوں میں۔ اور محمود نے اپنی روایت میں کہا درست نہیں جھوٹ مگر تین جگہ میں۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم اسماء کی روایت سے۔ مگر ابن خثیم کی سند سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے نبی ﷺ سے، اور نہیں ذکر کیا اس میں اسلاء کا۔ خبر دی ہم کو اس کی ابو کریم نے انہوں نے روایت کی ابن ابی زائدہ سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے۔ اور اس باب میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۱۹۳۹) عَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا، أَوْ نَمَّا خَيْرًا)) . (صحیح - الروض النضر : ۱۱۹۶ - الصحیحہ : ۵۴۵)

ترجمہ: روایت ہے ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے تھے جھوٹا نہیں ہے وہ جو صلح کرانے آدمیوں میں اور کہے نیک بات یا بڑھایا خیر کو۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم : نئی الحدیث عرب جب کہتا ہے کہ کوئی بات اصلاح کے واسطے اور طلب خیر، اور اگر مہم کو تشدید دیں تو چغل خوری اس کے معنی ہوں گے، اور بات کہنا واسطے فساد کے اس سے مراد ہوگا۔



۲۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغَشِّ

خیانت اور دھوکے کے بیان میں

(۱۹۴۰) عَنْ أَبِي صُرْمَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللَّهُ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ)) .
(حسن عند الالبانی۔ الارواء: ۸۹۶) بعض محققین کہتے ہیں اس میں لؤلؤۃ راوی کو ترمذی کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا۔
ترجمہ: روایت ہے ابوصرمہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ضرر پہنچائے کسی کو ضرر پہنچائے اسے اللہ تعالیٰ، اور جو تکلیف دے کسی کو تکلیف دے اسے اللہ تعالیٰ۔

فائلا : اور اس باب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۱۹۴۱) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مُلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكْرِبَهُ)) .
(ضعیف - الضعیفہ: ۱۹۰۳) اس میں ابوسلمہ مجہول ہے تقریب (۸۱۳۶) اور اس کا شیخ فرد السیسی ضعیف ہے۔
ترجمہ: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: ملعون ہے جو ضرر پہنچائے کسی مؤمن کو یا مکر کرے اس کے ساتھ۔

فائلا : یہ حدیث غریب ہے۔



۲۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجَوَارِ

ہمسایہ کے حق کے بیان میں

(۱۹۴۲) عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي أَهْلِهِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ : اهْدَيْتُمْ لِحَارِنَا الْيَهُودِي؟ اهْدَيْتُمْ لِحَارِنَا الْيَهُودِي؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورُّهُ)) . (اسنادہ صحیح - الارواء: ۸۹۱)

ترجمہ: روایت ہے مجاہد سے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے لیے ان کے گھر میں ایک بکری ذبح کی گئی پھر جب وہ آئے تو کہا ہدیہ بھیجا تم

نے ہمارے ہمسایہ یہودی کو؟ کیا بدیہ بھیجا تم نے ہمارے ہمسایہ یہودی کو؟ سنائیں نے آنحضرت ﷺ کو کہ فرماتے تھے ہمیشہ رہے جبریل (علیہ السلام) مجھے وصیت کرتے احسان کی ساتھ ہمسایہ کے یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ وہ وارث کر دیں گے اس کو۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابو ہریرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور مقداد بن اسود اور ابو شریحہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث مجاہد سے انہوں نے روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دونوں نے نبی ﷺ سے۔

(۱۹۴۳) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يُوصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَرَّثُهُ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ بے شک فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہمیشہ رہے جبریل (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں ان پر وصیت کرتے مجھے ہمسایہ کے ساتھ احسان کی یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ وہ وارث ٹھہرائیں گے اس کو۔

(۱۹۴۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِبَارِهِ)) . (صحیح - الصحیحة: ۱۰۳۰ - المشكاة: ۴۹۸۷)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہترین ساتھ والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہیں اپنے ساتھی کے واسطے، اور بہترین ہمسایوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے بہتر ہیں اپنے ہمسایہ کے لیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو عبد الرحمن حلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔



۲۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ إِلَى الْخَادِ

خادم پر احسان کرنے کے بیان میں

(۱۹۴۵) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَخَوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ فِتْنَةً تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهِ وَلْيَلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهِ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَعْنَهُ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: بھائی تمہارے ہیں کہ کر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو جو ان تمہارے ہاتھوں کے نیچے، پھر جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے نیچے ہو سو چاہیے کہ کھلائے اس کو اپنے کھانے میں سے اور غنہ نائے اس کو

اپنے پہناوے سے، اور تکلیف نہ دے اس کو ایسے کام کی جو غالب آجائے اس پر پھر اگر تکلیف دی اس کو ایسے کام کی جو غالب آئے اس پر تو مدد کرے اس کی۔ یعنی آپ بھی ہاتھ لگائے۔

فائلا: اس باب میں علی اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
(۱۹۴۶) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ)) . (اسنادہ ضعیف)
التعلیق الرغیب (۱۶۱/۳) اس میں فرقہ السخی راوی ضعیف ہے۔ اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔
ترجمہ: روایت ہے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: داخل نہ ہوگا جنت میں بد خلق۔ یعنی سابقین کے ساتھ۔
فائلا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور کلام کیا ہے ابو ایوب سختیانی اور کئی لوگوں نے فرقہ سخی میں ان کی حافظہ کے طرف سے۔



۳۰۔ بَابُ: النَّهْيُ عَنْ ضَرْبِ الْخَدَّامِ وَشَتْمِهِمْ

خادموں کو مارنے اور گالی دینے کی ممانعت میں

(۱۹۴۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ نَبِيُّ التَّوْبَةِ: ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِرِيئًا مِمَّا قَالَ لَهُ أَقَامَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ)) . (صحیح - الروض النضر: ۱۱۴۶)
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو نبی ہیں توبہ کے: جس نے زنا کی تہمت لگائی اپنے لونڈی غلام کو جو پاک ہے اس بات سے جو اس نے کہی، قائم کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر حد قذف کی قیامت کے دن مگر یہ کہ وہ مملوک دیا ہے جیسا اس کے آقا نے کہا۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس باب میں سوید بن مقرن اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمن بن ابی نعم الجبلی ہے اور کنیت ان کی ابو الحکم ہے۔

مترجم: شیخ نے لغات میں کہا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ سید اگر اپنی لونڈی غلام کو زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد قذف نہیں بلکہ جو کہ عبد کو زنا کی تہمت لگائے اس پر حد نہیں اس لیے کہ عبد اہل احسان سے نہیں۔



(۱۴۴۸) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِي فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ خَلْفِي يَقُولُ: اَعْلَمَ أَبَا مَسْعُودٍ اَعْلَمَ أَبَا مَسْعُودٍ فَالْتَفْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لِلَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)) . قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوكًا لِي بَعْدَ ذَلِكَ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا مار رہا تھا میں اپنے ایک غلام کو کہ سنائیں نے ایک کہنے والے کو میرے پیچھے سے کہتا تھا

جان لے اے ابوسعود جان لے اے ابوسعود، سو پھر کر دیکھا میں نے تو اچانک میرے پاس تھے رسول اللہ ﷺ، پھر فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قادر ہے اس سے کہ تو اس غلام پر ہے۔ کہا ابوسعود رضی اللہ عنہ نے پھر نہ مارا میں نے کسی لونڈی غلام کو اس کے بعد۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابراہیم تیمی بیٹے ہیں یزید بن شریک کے۔



۳۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي آدَبِ الْخَادِمِ

خادم کو ادب سکھانے کے بیان میں

(۱۹۴۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ

فَارْتَفَعُوا أَيْدِيَكُمْ)) . (اسنادہ ضعیف - سلسلہ احادیث الضعیفہ: ۱۴۴۱) اس میں ابو ہارون العبدي ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب مارے کوئی اپنے خادم کو پھر یاد کرے وہ اللہ کو تو چاہیے فوراً اپنا ہاتھ اٹھالے۔ یعنی پھر نہ مارے۔

فائدہ: اور ابو ہارون عبدي کا نام عمارہ بن جویں ہے۔ اور کہا یحییٰ بن سعید نے ضعیف کہا شعبہ نے ابو ہارون عبدي کو۔ کہا یحییٰ نے اور ہمیشہ رہے ابن عون روایت کرتے ابو ہارون سے یہاں تک انتقال فرمایا انہوں نے۔

مترجم: لوگ اس وقت میں اپنے لونڈی غلاموں پر بہت ظلم کرتے ہیں حالانکہ احادیث میں بہت ان کے ادائے حقوق کی تاکید آئی ہے آنحضرت ﷺ نے قریب وفات کے فرمایا: الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ یعنی خیال رکھو نماز کا اور جس کے مالک ہوئے ہیں تمہارے ہاتھ۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا نہ خبر دوں میں تم کو بدترین لوگوں کی جو اکیلا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے اور اپنے مال کو مستحقوں سے روکتا ہے۔ علی الخصوص جو لونڈی غلام کہ مقید صوم صلوٰۃ ہو اسے ایذا دینا اور زیادہ ممنوع ہے۔ چنانچہ ابوامامہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام عنایت فرمایا اور تاکید کی کہ اس کو مارنا نہیں اس لیے منع کیا گیا ہوں نمازیوں کے مارنے سے اور میں نے دیکھا اس کو نماز پڑھتے۔ اور غلاموں کے بیچ میں ضرور ہے کہ ایک قریب کو دوسرے سے جدا کر کے نہ بیچے کہ ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جس نے جدا کیا والدہ کو اس کے ولد سے جدا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دوستوں سے قیامت کے دن۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور دارمی نے۔



۳۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ

خادم کو معاف کرنے کے بیان میں

(۱۹۵۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَّتْ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَقَالَ : ((كُلُّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً)). (اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۴۸۸)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور کہا اس نے کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے خادم سے؟ سوچپ ہو رہے نبی ﷺ پھر عرض کی اس نے یا رسول اللہ (ﷺ) کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے خادم کا؟ کہا ہر دن میں ستر بار۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی یہ عبد اللہ بن وہب نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے اسی اسناد سے مانند اس کی۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبد اللہ بن وہب سے انہوں نے ام ہانی خولانی سے اسی اسناد سے مانند اس کی۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عبد اللہ بن وہب سے اسی اسناد سے اور کہا اس میں کہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے۔



۳۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي آدَبِ الْوَلَدِ

اولاد کو ادب سکھانے کے بیان میں

(۱۹۵۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يُوَدَّبُ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ)). (اسنادہ ضعیف - الضعیفہ : ۱۸۸۷) اس میں ناصح راوی قوی نہیں ضعیف ہے۔ تقریب (۷۰۶۷)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: اگر ادب دیوے آدمی اپنے لڑکے کو بہتر ہے ایک صاع صدقہ دینے سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور ناصح بن علاء کو فی اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔ اور یہ حدیث نہیں معلوم ہوتی مگر اسی سند سے اور ناصح بصری ایک دوسرے شیخ ہیں کہ روایت کرتے ہیں عمار بن ابی عمار وغیرہ سے اور وہ اثبت ہیں ان سے۔



(۱۹۵۲) حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ آدَبٍ حَسَنٍ)). (اسنادہ ضعیف - الضعیفہ : ۱۲۲۱ - نقد الکتابی ص ۲۰) اس میں موسیٰ

بن عمرو بن سعید مستور ہے۔ تقریب (۶۹۹۵)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا ایوب بن موسیٰ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ایوب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ انعام دیا کسی باپ نے کسی بیٹے کو بہتر حسن ادب سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عامر بن ابی عامر خزازی کی روایت سے۔ اور ایوب بن موسیٰ وہ ابن عمرو بن سعید بن العاص ہیں۔ اور یہ روایت میرے نزدیک مرسل ہے۔



۳۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا

ہدیہ قبول کرنے اور اس کا بدلہ دینے کے بیان میں

(۱۹۵۳) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُنِيبُ عَلَيْهَا . (اسنادہ صحیح۔ الارواء : ۱۶۰۳)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ قبول فرماتے تھے ہدیہ کو اور بدلہ دیتے تھے اس کا۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابو ہریرہ اور انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔ نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت سے۔

۳۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ

محسن کا شکریہ ادا کرنے کے بیان میں

(۱۹۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ : رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ لَا يَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللَّهَ)) .

(اسنادہ صحیح۔ المشكاة : ۳۰۲۵ - سلسلہ احادیث الصحیحة : ۴۱۷ - التعلیق الرغیب : ۵۶/۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جو آدمیوں کا شکر ادا نہ کرے وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہ کرے گا۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



(۱۹۵۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ)) .

(اسنادہ صحیح) [بما قبلہ]

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کیا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ

امور احسان کے بیان میں

(۱۹۵۶) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصْرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِّيِّ الْبَصْرَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشُّوْكَهَ وَالْعُظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ ذُلُوكَ فِي ذُلِّ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ)) .

(اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۵۷۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: مسکراتیر اپنے بھائی کے آگے تیرے لیے صدقہ ہے، اور حکم کرنا تیرا اچھی بات کو اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہے، اور راہ بتلادینا کسی مرد کو بھولی ہوئی جگہ میں تیرے لیے صدقہ ہے، اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس مرد کے کہ جس کی آنکھ نہ ہو صدقہ ہے، اور دور کر دینا پتھر اور کانٹے اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہے اور پانی ڈال دینا تیرا اپنے بھائی کے ڈول میں تیرے لیے صدقہ ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور جابر اور حذیفہ اور عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابو زمیل کا نام ساک بن الولید خنی ہے اور نصر بن محمد جرثومی میامی ہیں۔

مترجم: یعنی یہ سب نیکیاں صدق ایمان اور تقدیق رحمن پر دلالت کرتی ہیں اس لیے ہر امر اس میں سے گویا صدقہ ہے اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس کے جس کی آنکھ نہ ہو، یعنی اس کی دست گیری کر کے راہ میں لے چلنا یہ بھی صدقہ ہے۔ دوسری روایت میں اماطۃ الاذی عن الطريق کو شعبہ ایمان فرمایا ہے۔



۳۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُنْحَةِ

منیہ (عاریت) کی فضیلت میں

(۱۹۵۷) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ مَنَحَ مَنِحَةً لَبَنٍ أَوْ وَرْقٍ، أَوْ هَدَى زُقَافًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عَتَقِ رَقَبَةٍ)) . (اسنادہ صحیح - التعليق الرغیب : ۲/۳۴، ۲۴۱ - اششکاة : ۱۹۱۷)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے سنائیں نے آنحضرت ﷺ سے کہ فرماتے تھے: جس شخص نے دیا ایک منیہ دودھ کا یا منیہ چاندی کا یا بتائی کسی کو راہ ہوگا اس کو ثواب مثل آزاد کرنے یا غلام کے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے غریب ہے ابو اسحاق کی روایت سے کہ وہ طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور منصور بن معتمر اور شعبہ نے بھی طلحہ بن مصرف سے یہ روایت کی ہے۔ اس باب میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور مَنْ مَنَعَ مَنِيحَةَ وَرَقٍ كَمَنْعِهِ دِينَارًا اَوْ هَدَايَ زُقَاقًا سے مراد ہدایت طریق یعنی راستہ بتانا۔ مترجم: منیجہ دودھ کا یہ کہ اونٹنی یا بکری دودھ والی کسی کو دینا اس شرط پر کہ جب تک وہ چاہے اس کے دودھ سے مستفیع ہو اور پھر مالک کو پھیر دے اور منیجہ چاندی کا روپیہ پیسہ قرض دینا اور بتانا راہ کا یہ کہ کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتادینا۔



۳۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ

راستہ میں سے تکلیف کی چیز دور کرنے کے بیان میں

(۱۹۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ إِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخْرَجَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَعَفَرَهُ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس درمیان میں کہ ایک شخص چلا جاتا تھا راہ میں پائی اس نے ایک شاخ نکالنے دار سو اسے ہٹا دیا، پس جزا دی اس کی اللہ تعالیٰ نے اور بخش دیا اس کو۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْأَمَانَةِ

اس بیان میں کہ مجالس میں امانت ضرور ہے

(۱۹۵۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا حَدَّثَكَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ التَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ)) . (اسنادہ حسن - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۱۰۸۹)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب بات کہے تجھ سے کوئی آدمی اور پھر دوسری طرف التفات کرے پس وہ بات تیرے پاس امانت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے۔



۴۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ

سخاوت کی فضیلت کے بیان میں

(۱۹۶۰) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ أَفَاعُطِي قَالَ : ((نَعَمْ ، لَا تُؤْكَلِي فَيُؤْكَلِي عَلَيْكَ)) . يَقُولُ : لَا تُحْصِي فَيُحْصِي عَلَيْكَ .

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۱۴۹۰)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ (ﷺ) نہیں ہے میرے پاس کوئی چیز مگر لائے ہیں میرے پاس زبیر یعنی جو کچھ ہے انہیں کی کمائی ہے کیا دوں میں اس میں سے یعنی صدقات و خیرات میں۔ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں مت گرہ لگا تو رنہ گرہ لگائی جائے گی تجھ پر۔ یعنی تو خلق کو نہ دے گی تو اللہ تجھے نہ دے گا۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث اسی اسناد سے ابن ملیکہ سے انہوں نے عباد بن عبد اللہ سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ایوب سے، اور نہیں ذکر کیا اس میں عباد بن عبد اللہ بن الزبیر کا۔



(۱۹۶۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ ، قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ ، بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ ، بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ ، بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ . وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ)) .

(ضعیف جدا - سلسلہ احادیث الضعیفہ : ۱۵۴) اس میں سعید بن محمد راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۲۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سخی قریب ہے اللہ تعالیٰ سے، قریب ہے جنت سے، قریب ہے آدمیوں سے، بعید ہے دوزخ سے۔ اور بخیل بعید ہے اللہ تعالیٰ سے، بعید ہے جنت سے، بعید ہے آدمیوں سے، قریب ہے دوزخ سے، اور جاہل سخی پیارا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عابد بخیل سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سعید کی روایت سے کہ وہ اعرج سے روایت کرتے ہیں وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور نہیں مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے، مگر سعید بن محمد کی روایت سے اور خلاف کیا گیا سعید بن محمد کا اس حدیث کی روایت میں یحییٰ بن سعید کی سند سے بہ تحقیق مروی ہوئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بواسطہ یحییٰ بن سعید کے کچھ چیز مرسلہ۔



۴۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْبُخْلِ

بخل کی برائی میں

(۱۹۶۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ : الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ)) . (اسنادہ ضعیف - سلسلہ احادیث الضعیفہ : ۱۱۱۹ - نقد الکتانی ۳۳ / ۳۳) اس میں صدقہ بن موسیٰ کمزور حافظ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بیشی کہتے ہیں جمہور نے اسے ضعیف کہا ہے۔ مجمع الزوائد (۵/۲۸۶) تیسرے جہاں: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دو خصلتیں مؤمن میں کبھی جمع نہیں ہوتیں: ایک بخل دوسرے بد خلقی۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے۔ (۱۹۶۳) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَانٌ)) . (اسنادہ ضعیف - احادیث البیوع) اس میں صدقہ بن موسیٰ اور فرقہ النسخی دونوں ضعیف ہیں۔ تیسرے جہاں: روایت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: داخل نہ ہوگا جنت میں یعنی سابقین کے ساتھ فریب کرنے والا، اور نہ بخیل، اور نہ احسان رکھنے والا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(۱۹۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْمُؤْمِنُ غَرٌّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَيْئِمٌ)) . (اسنادہ حسن عند الالبانی - الصحیحہ : ۹۳۲) بعض محققین کہتے ہیں اس میں یحییٰ بن ابی کثیر مدلس اور مبشر بن رافع ضعیف ہے۔

تیسرے جہاں: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، مؤمن بھولا عزت والا ہے، اور فاجر فریبی بخیل ہے۔

فائدہ: نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر اسی سند سے۔

۴۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت میں

(۱۹۶۵) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ

یعنی بسبب بھولے بن کے فریب میں آ جاتا ہے اور بسبب کرم و حسن ظن کے ہے کہ لوگوں سے بدگمان نہیں۔

صَدَقَهُ)) . (اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۹۸۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خرچہ آدمی کا اپنے گھر والوں پر صدقہ ہے۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عمر بن امیہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۹۶۶) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَفْضَلُ الدِّينَارِ دِينَارٌ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ، وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ

الرَّجُلُ عَلَى ذَاتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). قَالَ أَبُو قَلَابَةَ

بَدَأَ بِالْعِيَالِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَكْبَرُ رَجُلٍ أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ لَهُ صِغَارٌ يُعْفُهُمُ اللَّهُ بِهِ وَيُعْزِلُهُمُ اللَّهُ

بِهِ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: افضل دینار وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اس کو آدمی اپنے لڑکے بالوں پر، اور

وہ دینار کہ خرچ کرتا ہے آدمی اس کو اپنے جانور پر اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں، اور وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اس کو آدمی

اپنے رفیقوں پر اللہ کی راہ میں۔ ابو قلابہ نے کہا شروع کیا ذکر لڑکے بالوں کا، پھر کہا اور کس آدمی کو ثواب زیادہ ہوگا اس شخص

سے کہ جو خرچ کرتا ہے اپنے چھوٹے لڑکوں پر کہ محنت سے بچاتا ہے ان کو اللہ بسبب اس کے اور بے پرواہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ

ان کو بسبب اس کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۴۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ وَغَايَةِ الضِّيَافَةِ كَمْ هُوَ

مہمان نوازی کے بیان میں

(۱۹۶۷) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ : أَبْصَرْتُ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَمِعْتُهُ أُذْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ

قَالَ : ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ)) قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ؟ قَالَ : ((يَوْمٌ

وَلَيْلَةٌ)) قَالَ : ((وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسُكَ)) . (اسنادہ صحیح) الإرواء (۲۵۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو شریح عدوی سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اور سنا میرے کانوں نے جب

آپ نے یہ کلام فرمایا فرمایا آپ ﷺ نے: جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر چاہے کہ خاطر کرے اپنے مہمان کی، اور

بتکلف بنائے جائزہ اس کا کہا صحابہ نے: کیا ہے جائزہ؟ کہا ایک دن اور ایک رات، اور فرمایا کہ ضیافت تین دن ہے اور جو

اس کے بعد ہو صدقہ ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر ثوابت نیک کہے یا چپ رہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ بخلاف بنائے جائزہ اس کا، یعنی ایک دن اور رات عمدہ مکلف کھانا اسے کھلائے عادت سے کچھ بڑھ کر اور تین دن ضیافت واجب ہے، اور زیادہ مستحب ہے، اور اگر صاحب خانہ پر بار ہو تو تین دن کے بعد اسے تکلیف دینا جائز نہیں۔ شاید یہ مثل یہیں سے ہو: ایک دن مہمان تین دن مہمان چوتھے دن کا وبال جان۔



(۱۹۶۸) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكُمَيْتِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الضَّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَيَّ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ)). (اسنادہ صحیح۔
التعلیق الرغیب: ۲۴۲/۳) وَمَعْنَى قَوْلِهِ: لَا يَتَوَيَّ عِنْدَهُ يَعْنِي: الضَّيْفَ لَا يُقِيمُ عِنْدَهُ حَتَّى يَشْتَدَّ عَلَى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ هُوَ الضَّيْقُ. إِنَّمَا قَوْلُهُ: ((حَتَّى يُحْرِجَهُ)) وَيَقُولُ حَتَّى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ.

ترجمہ: روایت ہے ابو شریح کعمی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ضیافت تین دن ہے اور جائزہ ایک دن اور ایک رات اور جو اس کے بعد خرچ کرے صاحب خانہ وہ صدقہ ہے اور حلال نہیں مہمان کو کہ ٹھہرا رہے اس کے پاس یہاں تک کہ حرج میں ڈال دے اس کو۔ اور معنی اس کے یہی ہیں کہ قیام نہ کرے میزبان کخز دیک یہاں تک کہ شاق گزرے اس پر اور حرج میں نہ ڈالے یعنی تنگ نہ کرے اس کو۔ اور یحرج کے معنی یہی ہیں کہ تنگی میں نہ ڈالے اس کو۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث مابک بن انس اور لیث بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو شریح خزاعی وہ کعمی ہیں اور وہ عدوی ہیں، اور نام ان کا خویلد بن عمرو ہے۔



۴۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيمِ

یتیموں اور بیواؤں کی ضرورتوں میں کوشش کرنے کے بیان میں

(۱۹۶۹) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيمِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ)). (صحیح) التعلیق الرغیب (۲۳۲/۳)
ترجمہ: روایت ہے صفوان سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو آنحضرت ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے: سعی کرنے والا راہروں اور مسکینوں کی حاجتوں میں مانند جہاد کرنے والے کے ہے اللہ کی راہ میں یا مانند اس کی کہ روزہ رکھے دن کو

اور نماز پڑھے رات کو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے ابو الغیث سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور ابو الغیث کا نام سالم ہے وہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن مطیع کے اور ثور بن یزید شامی ہیں، اور ثور بن زید مدنی۔



۴۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي طَلَاَقِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبَشْرِ

کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ سے ملنے کے بیان میں

(۱۹۷۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِقٍ وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءٍ أَخِيكَ)) . (صحیح - التعليق الرغیب : ۲۶۴ / ۳)

ترجمہ : روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : ہر نیک کام صدقہ ہے اور نیک کاموں سے یہ بھی ہے کہ ملے تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی اور ڈال دے تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں۔

فائدہ : اس باب میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۴۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّدَقِ وَالْكَذِبِ

سچ اور جھوٹ کے بیان میں

(۱۹۷۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صَدَقًا، وَإِنَّا كُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا)) . (صحیح)

ترجمہ : روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے : لازم پکڑو تم صدق کو اس لیے کہ صدق راہ بتاتا ہے نیکی کی اور نیکی راہ بتاتی ہے جنت کی اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور ڈھونڈتا ہے سچ کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق، اور جو تم جھوٹ سے اس لیے کہ جھوٹ راہ بتاتا ہے بدی کی، اور بدی راہ بتاتی ہے دوزخ کی اور آدمی ہمیشہ

۱۔ بشر بالکسر روئے مردم حسن البشر طلق الوجه۔

جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ڈھونڈتا ہے جھوٹ کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک کذاب۔ یعنی بہت جھوٹ بولنے والا۔
فائدہ: اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عبد اللہ بن قحیر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۹۷۲) عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِثْلًا مِنْ نَفْتٍ مَا جَاءَ بِهِ)) . (اسنادہ ضعیف جدًا - الضعيفة : ۱۸۲۸) اس میں عبد الرحیم بن ہارون ضعیف راوی ہے۔
 تقریب (۲۰۶۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب جھوٹ بولتا ہے بندہ دور ہو جاتا ہے اس سے فرشتہ ایک میل تک اس بدبو کے سبب سے جو اس کے پاس سے آتی ہے۔

فائدہ: کہا بچی نے جب بیان کی میں نے یہ حدیث عبد الرحیم بن ہارون سے تو کہا انہوں نے کہ ہاں یہ حدیث حسن ہے جید ہے، غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے، اور منفرد ہوئے ہیں اس کی روایت کے ساتھ عبد الرحیم بن ہارون۔



(۱۹۷۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كَانَ خُلُقُ أَبِي عَصَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْكَذِبِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُحَدِّثُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْكَذِبَةِ فَمَا يَزَالُ فِي نَفْسِهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ مِنْهَا تَوْبَةً . (اسنادہ صحیح
 عنداللبانی) التعليق الرغيب (۲۵۵/۳) المشكاة (۴۸۵۴) التحقيق الثاني) بعض محققین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جھوٹ سے بڑھ کر کوئی اخلاق (کردار) برا نہ لگتا تھا۔ اور کوئی شخص نبی ﷺ کے ہاں جھوٹ بولتا تو وہ برابر آپ ﷺ کے ذہن میں رہتا جب تک آپ کو یہ معلوم نہ ہو جاتا کہ اس نے اس سے توبہ کر لی ہے۔



۴۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ وَالتَّفَحُّشِ

بے حیائی کی برائی میں

(۱۹۷۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ ہوئی بدگوئی کسی چیز میں مگر خراب کر دیا اس کو، اور نہ

ہوئی حیا کسی چیز میں مگر زینت دے دی اس کو۔

فائدہ: اس باب میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو بکرؓ نے یہ حدیث سن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرزاق کی روایت سے۔



(۱۹۷۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا)) وَكَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا . (اسنادہ صحیح۔ سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۷۹۱)
 ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اچھے خلق والے ہیں۔ اور نہ تھے نبی ﷺ بدگوئی کی عادت رکھنے والے اور نہ احیاناً بدگوئی کرنے والے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۴۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ

لعنت کرنے کے بیان میں

(۱۹۷۶) عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا تَلَاغُنُوا بِالْعِنَةِ اللَّهُ وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ)) . (اسنادہ صحیح عند الالبانی۔ الصحیحہ : ۸۹۳) بعض محققین نے اس کو قنادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بنت جندب رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک دوسرے کو مت کہو کہ تجھ پر لعنت ہو اللہ کی اور نہ یہ کہ تجھ پر غضب ہو اللہ کا اور نہ یہ کہ تو دوزخ میں جائے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۹۷۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيٍّ)) . (اسنادہ صحیح۔ سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۳۲۰)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں ہے مومن طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بے ہودہ گو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مروی ہوئی ہے عبداللہ سے اس سند کے سوا اور سندوں سے بھی۔



(۱۹۷۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ)) . (اسنادہ صحیح عند الالبانی۔ الصحیحہ: ۵۲۸) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند قدامت کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد نے لعنت کی ہوا کو نبی ﷺ کے آگے تو فرمایا آپ ﷺ نے: مت لعنت کر ہوا کو اس لیے کہ وہ تو فرمانبردار ہے، اور بے شک جس نے لعنت کی ایسی چیز کو جو لعنت کے لائق نہیں تو لوٹ آتی ہے لعنت اوپر اس کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا ہوا اس کو مگر بشیر بن عمر نے۔



۴۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ

نسب کی تعلیم کے بیان میں

(۱۹۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ، فَإِنَّ صَلَاةَ الرَّحِمِ مَحِيَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاءٌ فِي الْمَالِ، مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ)) . (اسنادہ صحیح۔ الصحیحہ: ۲۷۶) **ترجمہ:** روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سیکھو تمنا توں سے اس قدر کہ حسن سلوک کر سکو اپنے تاتے داروں سے اس لیے کہ حسن سلوک کرنا نانا طے داروں سے موجب ہے محبت کا گھر والوں میں اور سب سے زیادتی مال کا اور سب سے تاخیر موت کا۔



۵۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے لیے دعا کرنے کے بیان میں

(۱۹۸۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا دَعْوَةُ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ)) . (اسنادہ ضعیف) ضعیف ابی داود (۲/۲۶۹) اس میں الافریقہ ضعیف ہے۔ تقریب (۳۸۲۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی دعا ایسی جلد قبول ہونے والی نہیں، جیسی دعا غائب کی غائب کے لیے۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو کمراسی سند سے۔ اور افریقی جو راوی ہیں حدیث میں وہ ضعیف ہیں، اور نام ان کا عبد الرحمن بن زیاد بن الغم افریقی ہے۔



۵۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الشَّيْءِ

گالی دینے کے بیان میں

(۱۹۸۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو گالی گلوں کرنے والوں نے جو کچھ کہا وہ بال اس کا شروع کرنے والے پر ہے اس دونوں میں سے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔ یعنی بڑھ کر نہ بولے۔

فائل: اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۹۸۲) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ قَتُّوْا الْأَحْيَاءَ)). (اسنادہ صحیح۔ الروض: ۳۵۷۔ التعليق الرغیب: ۱۳۵/۴۔ الصحيح: ۲۳۷۹)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت گالی دو مردوں کو کہ ایذا دو گے تم بسبب اس کے زندوں کو۔

فائل: اختلاف کیا ہے اصحاب سفیان نے اس حدیث میں، سو روایت کی بعض نے حضری کی مانند۔ اور روایت کی بعض نے سفیان سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا زیاد نے کہ سنا میں نے ایک مرد سے کہ روایت کرتا تھا نزدیک مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔



۵۲۔ بَابُ: الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کا قتل کرنا کفر ہے

(۱۹۸۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)). قَالَ زَيْدٌ: قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ: أَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۳۵۹۵)

۱۔ وصف الرجل بما فيه ازراء ونقص سيما في تعليق بالنسب۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے گالی دینا مسلمانوں کو فسق ہے۔ اور قتل اس کا کفر ہے کہا زبید نے کہا میں نے ابو اوس سے تم نے سنا ہے عبد اللہ؟ سے انہوں نے کہا کہ ہاں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۵۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوفِ

اچھی بات کہنے کے بیان میں

(۱۹۸۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تَرَى ظُهُورَهَا مِنْ بَطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا)) فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: ((لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى لِلَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) . (اسنادہ حسن عند الالبانی۔ المشكاة: ۲۳۳۵ - التعليق الرغيب: ۴۶/۲) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبد الرحمن بن اسحاق الکونی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنت میں جہرو کے ہیں کہ دکھائی دیتی ہیں پشتیں ان کی ان کے اندر سے اور باطن ان کے باہر سے، سوکھڑا ہوا ایک اعرابی اور عرض کی اس نے کہ کس کے لیے ہیں وہ یا رسول اللہ ﷺ) فرمایا جو اچھی طرح کرے بات یعنی نرمی سے، اور کھلائے کھانا، اور اکثر رکھے روزہ، اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد الرحمن بن اسحاق کی روایت سے۔



۵۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ

نیک غلام کی فضیلت کے بیان میں

(۱۹۸۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((نَعَمْ لَأَحَدِهِمْ أَنْ يُطِيعَ رَبَّهُ وَيُوَدِّيَ حَقَّ سَيِّدِهِ)) يَعْنِي الْمَمْلُوكَ وَقَالَ كَعْبٌ: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ . (اسنادہ صحیح۔ التعليق الرغيب: ۱۵۹/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا خوب ہے ایک ان میں کے لیے کہ اطاعت کرے اللہ کی اور ادا کرے حق اپنے آقا کا، مراد رکھتے تھے آپ اس قول سے لونڈی غلام کو۔ اور کہا کعب نے سچ کہا اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے۔

فائدہ: اس باب میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۹۸۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((ثَلَاثَةٌ عَلَى كُفْبَانِ الْمُسْلِمِ . أَرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : عَبْدٌ أَذَى حَقَّ اللَّهُ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ ، وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخُمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ)) . (اسنادہ ضعیف - المشكاة : ۶۶) اس میں ابی یقطان عثمان بن عیر زاوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین شخص ہیں مشک کے ٹیلوں پر، گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قیامت کے دن، ایک وہ بندہ کہ ادا کیا اس نے حق اللہ کا، اور حق اپنے موالی کا اور دوسرا وہ مرد کہ امامت کی اس نے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہیں، اور تیسرا وہ مرد کہ اذان دیتا ہے پانچوں نماز کی رات اور دن میں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے، اور ابوالیقہان کا نام عثمان بن قیس ہے۔



۵۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کے بیان میں

(۱۹۸۷) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ ، وَاتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا ، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)) . (اسنادہ حسن - المشكاة : ۵۰۸۳ - الروض النضر : ۸۵۵)
 ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے: ڈر اللہ تعالیٰ سے جہاں کہیں ہو تو، اور پیچھے کر ہر برائی کے ایک بھلائی کہ مٹا دے اس کو، اور مل ساتھ لوگوں کے نیک خلقی سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابواحمد اور ابو نعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے اسی اسناد سے۔ کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے میمون سے انہوں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔ کہا محمود نے اور صحیح حدیث ابو ذر رضی اللہ عنہ کی ہے۔

۵۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي ظَنِّ السُّوءِ

بدگمانی کے بیان میں

(۱۹۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّا كُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ)) . (اسنادہ صحیح - غایۃ المرام : ۴۱۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جو تم گمان سے کہ گمان سب باتوں سے زیادہ جھوٹ ہے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ سنائیں نے عبد بن حمید سے ذکر کرتے تھے بعض اصحاب سفیان سے کہ کہا سفیان نے کہ گمان دو
 قسم ہے ایک گناہ ہے ایک گناہ نہیں، سو گناہ وہ ہے کہ گمان کرے اور زبان پر لائے اور فقط دل میں گمان کرنا اور زبان سے ذکر نہ کرنا یہ
 کچھ گناہ نہیں۔



۵۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَزَاحِ

خوش طبعی (مزاح) کے بیان میں

(۱۹۸۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَخَالِطُنَا حَتَّى إِنْ كَانَ لَيَقُولُ لِأَخِي صَغِيرٍ : ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) . (صحيح) متفق عليه۔ وقدمعنی (۳۳۳)
 ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ ہم سے اختلاط کرتے تھے یہاں تک کہ فرماتے تھے میرے
 چھوٹے بھائی سے: اے اباعمیر کیا کیا نغیر نے؟

مترجم: اباعمیر براہِ ظرف آپ انس رضی اللہ عنہ کے بھائی کو فرماتے تھے۔ اور نغیر ایک چڑیا ہے لال چونچ کی کہ ہندی میں اسے لال کہتے
 ہیں۔ اس حدیث سے گاہ گاہ مزاح مسنون ہوا اور دوام اس کا موجب قسوت قلب اور زوالِ ہیبت ہے اور وہ چڑیا ان صحابی نے پالی
 تھی پھر وہ مر گئی اور وہ رنجیدہ تھے آپ نے اس طرح ان کا دل بہلایا۔ اور اس حدیث سے پکڑنا جانور مدینہ کا لڑکوں کے لیے جائز ہوا
 جب کہ وہ ایذا نہ دیں اس کو اور استمالتِ صغیر کی اور دلجوئی اس کی مسنون ہوئی۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شعبہ سے
 انہوں نے ابی التیاح سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔



(۱۹۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ تَدَاعِبُنَا؟ قَالَ ((إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا)) . (اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۱۷۲۶ - مختصر الشائل : ۲۰۲)
 ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کیا ہم نے کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں؟ فرمایا آپ
 ﷺ نے: میں نہیں کہتا ہوں مگر سچ بات۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مراد تَدَاعِبُنَا سے تَمَازِحُنَا ہے، یعنی مزاح کرتے ہیں آپ ﷺ ہم سے۔



(۱۹۹۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ : ((يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ)) . (صحيح - مختصر الشائل : ۲۰۰)

قَالَ : مَحْمُودٌ : قَالَ أَبُو أُسَامَةَ : إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ أَنَّهُ يُمَازِحُهُ .
ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے انہیں فرمایا اے دوکان والے۔ کہا محمود نے کہا اسامہ نے مراد اس سے مزاح تھا۔



(۱۹۹۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : ((إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدٍ نَاقَةٍ)) فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلُ إِلَّا النُّوقَ؟)) . (اسنادہ صحیح - المشكاة : ۴۸۸۶ - مختصر الشرائع : ۲۰۳)
ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے سواری مانگی رسول اللہ ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے: میں تجھے سوار کروں گا اونٹنی کے بچہ پر، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آیا اونٹوں کو کوئی اور بھی جتنا ہے سوا اونٹیوں کے۔ یعنی جتنے اونٹ ہیں سب اونٹیں ہی کے بیچے ہیں۔
فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔



۵۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ جھگڑا کرنے کے بیان میں

(۱۹۹۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ تَرَكَ الْكُذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رِبْصِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقُّ بُنَى لَهُ فِي وَسْطِهَا، وَمَنْ حَسَنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِي أَغْلَاهَا)) . (ضعيف بهذا اللفظ) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۷۳) الروض النضير (۵۸) الضعيفة (۱۰۵۶)
اس میں مسلمہ بن وردان ضعیف ہے۔ تقریب (۲۵۱۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کہ جس نے چھوڑ دیا جھگڑا اور تکرار کرنا اور وہ باطل تھا بنایا جائے گا اس کے لیے ایک مکان کنارہ جنت میں، اور جس نے چھوڑا جھگڑا اور وہ حق پر تھا بنایا جائے گا اس کے لیے ایک گھر جنت کے بیچ میں، اور جس نے اپنے خلق اچھے کیے بنایا جائے گا اس کے لیے ایک گھر اعلیٰ جنت میں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو اگر مسلمہ بن وردان کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ لے کر روایت کرتے ہیں۔



(۱۹۹۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كُفَى بِلَكَ إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ

مُخَاصِمًا)) . (اسنادہ ضعیف - سلسلہ احادیث الضعیفہ : ۴۰۹۶) اس میں وہب بن منبہ مجھول ہے۔ تقریب (۸۴۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کافی ہے تجھ کو یہ گناہ کہ ہمیشہ رہے تو جھگڑتا ہوا۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے مثل اس کی۔



(۱۹۹۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَا تُمَارِ أَحَاكَ وَلَا تُمَارِ حُهُ وَلَا تَعْدُهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ)) . (اسنادہ ضعیف - سلسلہ احادیث المشکاة : ۴۸۹۲ - التحقيق الثانی) اس میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۸۴۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مت جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور مت دل لگی کر اس سے اور نہ وعدہ کر تو اس کے ساتھ ایسا کہ خلاف کرے تو اس کا۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔



۵۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَدَارَةِ

حسن سلوک کے بیان میں

(۱۹۹۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : اسْتَاذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ : ((بَنَسُ ابْنُ الْعُصَيْرَةِ أَوْ أَخُو الْعُصَيْرَةِ)) ثُمَّ إِذْنٌ لَهُ فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ لَهُ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ؟ قَالَ : ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ)) . (اسنادہ صحیح - الصحیحہ : ۱۰۴۹ - مختصر الشمائل : ۳۰۱)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہتی ہیں اجازت مانگی ایک مرد نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اور میں آپ ﷺ کے پاس تھی، سو فرمایا آپ ﷺ نے: برا ہے بیٹا قوم کا یا فرمایا بھائی قوم کا۔ پھر اجازت دی اسے اور نرم کہیں اس سے باتیں، پھر جب کہ نکلا وہ عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ (ﷺ) پہلے تو آپ نے فرمایا اس کو جو کچھ فرمایا، یعنی برا کہا اسے، پھر نرم کی اس سے بات، فرمایا آپ ﷺ نے اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) بدترین آدمیوں کا وہ ہے کہ جس کو چھوڑ دیا ہو لوگوں نے یا فرمایا جس کو رخصت کر دیا ہو لوگوں نے اس کے بک بک کے خوف سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۶۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

محبت اور بغض میں میانہ روی اختیار کرنے کے بیان میں

(۱۹۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - أَرَاهُ رَفَعَهُ - قَالَ : ((أَحَبُّ حَبِيبِكَ هَوْنًا مَّا ، عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِضْلِكَ يَوْمًا مَّا ، وَأَبْغَضُ بَغِضْلِكَ هَوْنًا مَّا ، عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَّا)) . (اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث غایۃ المرام : ۴۷۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے گمان کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنی نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے: دوست رکھ تو اپنے دوست کو آسانی اور توسط سے کہ شاید ہو جائے وہ تیرا دشمن کسی دن، اور دشمنی کر دشمن سے آسانی تو وسط کے ساتھ کہ شاید ہو جائے تیرا دوست کسی دن۔ یعنی دوست کی دوستی اور دشمن کی دشمنی پر اعتماد کلی نہ کر۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو اس اسناد سے۔ مگر اسی وجہ سے اور روایت کی گئی یہ حدیث ایوب سے اور اسناد سے روایت کیا اس کو حسن بن ابی جعفر نے، اور وہ بھی روایت ضعیف ہے۔ اور حسن نے روایت کی اپنے استاد سے جو پہنچتی ہے علی تک انہوں نے نبی ﷺ سے اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔



۶۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكِبَرِ

تکبر کی مذمت میں

(۱۹۹۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ)) .

(اسنادہ صحیح - تخریج اصلاح المساجد : ۱۱۵)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں داخل ہوگا جنت میں جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر تکبر ہے، اور نہیں داخل ہوگا دوزخ میں جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عباس اور سلمہ بن اکوع اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۹۹۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ [يَعْنِي] مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ)) قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ

يَكُونُ تَوْبِيَّ حَسَنًا وَنَعْلِي حَسَنَةً قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ، وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقُّ وَغَمَصَ النَّاسَ)) . (اسنادہ صحیح - سلسلہ الاحادیث الصحیحة : ۱۶۲۶)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: داخل نہ ہوگا جنت میں جس کے دل میں ایک ذرہ ہے کبر سے، اور داخل نہ ہوگا دوزخ میں جس کے دل میں ایک ذرہ ہے ایمان سے۔ کہا راوی نے عرض کیا ایک مرد نے کہ یسند آتا ہے مجھے کہ ہوئے کپڑا میرا اچھا اور جوتا میرا اچھا، فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے جمال کو لیکن کبر اس میں ہے جس نے رد کر دیا حق کو اور حقیر سمجھا لوگوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: یعنی حلال چیزوں کے ساتھ زینت کرنا، مثلاً نئے کپڑے یا خوبصورت جوتا پہننا یہ تکبر نہیں، تکبر یہی ہے کہ آدمی احکام الہی کو کسی طرح قبول نہ کرے بلکہ قبول کرنے والوں پر الناظر حقارت سے دیکھے، البتہ ایسا شخص جب تک اس حال پر ہے لائق جنت نہیں۔



(۲۰۰۰) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الْمَرْجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يُكْتَبَ فِي الْخَبَائِرِ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ)) .

(اسنادہ ضعیف - سلسلہ الاحادیث الضعیفة : ۱۹۱۴) اس میں عمر بن راشد ضعیف راوی ہے۔ تقریب (۴۸۹۳)

ترجمہ: روایت ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ لیے جاتا ہے آدمی اپنے نفس کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے جبارین میں پھر پہنچتا ہے اس کو وہ عذاب جو انہیں پہنچا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: ہمیشہ لیے جاتا ہے اپنے نفس کو، یعنی اپنے درجے سے بلندی ڈھونڈتا ہے اور بڑائی چاہتا ہے تکبر کی راہ سے، لکھا جاتا ہے جبارین میں، شاید جبارین سے مراد وہ قوم کفار ہیں جو ملک شام پر مسلط تھے قوم عمارقہ سے جب جہاد کیا تھا نبی اسرائیل نے ان پر اور گرفتار ہوئے عذاب الہی میں اور یہ عذاب ان کو دنیا میں، پہنچتا ہے یا آخرت میں۔



(۲۰۰۱) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: يَقُولُونَ لِي فِيَّ النَّيَّةُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ فَعَلَ هَذَا فَلَيْسَ فِيهِ مِنَ الْكِبَرِ شَيْءٌ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں چڑھتا ہوں گدھے پر اور پہنتا

ہوں چادر موٹی اور دو ہتا ہوں دودھ بکری کا، اور فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے: جس نے یہ کام کیے اس میں تکبر کچھ نہیں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: کچھ عوام نے ان پر بسبب زینت حلال کے تکبر کا خیال کیا ہوگا اس پر انہوں نے یہ جواب دیا۔ غرض حلال سے زینت کرنا داخل تکبر نہیں، اور یہ کام جو حدیث میں مذکور ہوئے مسنون ہیں اور جو تابع سنت ہے تکبر سے بدرجہا دور ہے، تکبر یہی ہے کہ افعال نبوی ﷺ کو اور اس کے عالموں کو نظر حقارت دیکھے۔



۶۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

اچھے اخلاق کے بیان میں

(۲۰۰۲) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَبْعُضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءُ)) .

(اسنادہ صحیح - سلسلہ الاحادیث الصحیحہ: ۸۷۶ - الروض النضیر: ۹۴۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز بھاری نہیں مومن کے ترازو میں یعنی کفہ حسنات میں قیامت کے دن خلق حسن سے زیادہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بے حیاء و گلو۔

فائدہ: اس باب میں ام المؤمنین عائشہ اور ابو ہریرہ اور انس اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۰۰۳) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةً صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ)) .

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے، ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ کوئی شے نہیں کہ جو رکھی جائے میزان میں بھاری زیادہ حسن خلق سے، اور تحقیق صاحب خلق پہنچتا ہے صاحب صوم و صلوٰۃ کے درجہ کو بسبب خلق حسن کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔



(۲۰۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، قَالَ : ((تَقْوَى اللَّهِ

وَحُسْنُ الْخُلُقِ)) وَ سُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، قَالَ ((الْفُجُورُ وَالْفَرْجُ)) . (اسنادہ حسن)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگوں کو جنت میں، فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور حسن خلق، اور پوچھا اس چیز کو جو بہت داخل کرتی ہے دوزخ میں فرمایا منہ اور فرج۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور عبد اللہ بن ادریس پوتے ہیں یزید بن عبد الرحمن اودی کے۔

مترجم: یعنی منہ سے کلمات کفر نکلتے ہیں اور غیبت اور بہتان اور سب و شتم اور کذب و افتراء اور حرام خوری اور حرام نوشی واقع ہوتی ہے اور فرج زنا و لواطت و سحاق و زلق ہوتا ہے اور یہ سب دوزخ میں جانے کا سبب ہے اور اس کا روکنا بھی بہ نسبت اور اعضاء کے مشکل ہوتا ہے جب زبان پر چرکا حرام کا لگ جاتا ہے چھوڑنا اس کا دشوار ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس فرج میں۔ معاذ اللہ من ذلک کلبا۔



(۲۰۰۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، أَنَّهُ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ : هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ، وَبَذْلُ الْمَعْرُوفِ،

وَكَفُّ الْأَذَى . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ کشادہ پیشانی سے، ملنا لوگوں سے خرچ کرنا اس چیز کا کہ مسلمانوں کو نفع دے مال سے یا اور چیز سے، اور دور کرنا تکلیف آدمیوں کا۔



۶۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

احسان اور معاف کرنے کے بیان میں

(۲۰۰۶) عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلُ أَمْرُهُ فَلَا يَقْرِيْنِي وَلَا يُضَيِّفُنِي

فَيَمْرُؤِي أَفَأَجْرِيهِ؟ قَالَ : ((لَا أَقْرَهُ)) قَالَ وَرَأَيْتُ رَتَّ الثِّيَابِ فَقَالَ : ((هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ؟)) قُلْتُ :

مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ : ((فَلْيُرْ عَلَيْنَا)) .

(اسنادہ صحیح - غایۃ المرام : ۷۵ - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ : ۱۳۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو الاحوص سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ عرض کی میں نے یا رسول

اللہ ﷺ بعض شخص ایسا ہے کہ میں گزرتا ہوں اس پر یعنی سفر میں اور ضیافت نہیں کرتا میری اور نہ میزبانی، پھر کبھی وہ

گزرتا ہے مجھ پر کیا میں بدلہ لوں اس سے یعنی میں بھی اس کی میزبانی نہ کروں فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں میزبانی کرتو

اس کی۔ کہا راوی نے اور دیکھا مجھے آپ ﷺ نے میلے کپڑوں میں تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے؟ عرض کی میں

نے ہر قسم کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے اونٹ بکریاں، فرمایا آپ ﷺ نے: پھر چاہیے کہ دیکھا جائے تجھ پر۔ یعنی اثر مال کا کپڑوں کی سفیدی اور زینت سے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نھلہ جمعی ہے اور مراد: اقرہ، سے اَضْفَہ ہے۔ کیا ضیافت کروں میں اس کی، اور قری بمعنی ضیافت ہے۔



(۲۰۰۷) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا تَكُونُوا اِمْعَةً تَقُولُونَ : اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنًا ، وَاِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا ، وَلَكِنْ وَطِنُوا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوا ، وَاِنْ اَسَاءُوا فَلَا تَظْلِمُوْا)) . (اسنادہ ضعیف عند الالبانی۔ نقد الکتانی : ۲۶ - المشکاة : ۵۱۲۹) ضعیف الجامع الصغیر (۲۶۷۱) اس میں ابوبہشام رفاعی ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مت ہو تم اِمْعَہ یعنی کہو کہ اگر احسان کریں گے لوگ احسان کریں گے ہم بھی، اور اگر ظلم کریں گے لوگ ظلم کریں گے ہم بھی لیکن خود کر دو اپنے نفسوں کو اس امر کا کہ اگر احسان کریں لوگ تو تم بھی احسان کرو، اور اگر برائی کریں لوگ تمہارے ساتھ تو ظلم نہ کرو تم۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: اِمْعَہ بکسر، ہمزہ وتشدید وفتح عین مہملہ وآخرہ ہاء، وہ شخص ہے کہ ہر پکارنے والے کے پیچھے دوڑے اور برا بھلا نہ سمجھے گویا ہر پکارنے والے سے وہ کہتا ہے انا معک یعنی میں تیرے ساتھ ہوں، اور یہ لفظ عورتوں کے لیے مستعمل نہیں ہوتا، انہیں کہتے ہیں اِمْرَآة اِمْعَہ اور ترجمہ میں ”یعنی کہو کہ اگر احسان کریں گے“ الخ اس کی تفسیر ہے۔



۶۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْاِخْوَانِ

بھائیوں کی ملاقات کے بیان میں

(۲۰۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتُ وَطَابَ مِمَّ شَأْنِكَ وَتَبَوَّاتُ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)) . (اسنادہ حسن عند الالبانی۔ المشکاة :

۵۰۱۵) ۱۵۷۵ التحقیق الثانی التعلیق الرغیب (۱۶۲/۴) مسند احمد: (۳۴۴/۲) والبخاری فی الادب

المفرد (۲۴۶) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عیسیٰ بن سنان ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے عیادت کی کسی بیمار کی یا ملاقات کی کسی بھائی کی اللہ کے لیے پکارتا ہے اسے ایک پکارنے والا۔ یعنی فرشتوں میں سے۔ کہ مبارک باد ہو تجھے، اور مبارک ہو تیرا چلنا، اور جگہ بنائی تو نے جنت میں اترنے کی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور ابوسنان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس میں سے کچھ تھوڑا سا مضمون۔



۶۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ

حیاء کے بیان میں

(۲۰۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَدْءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ)) .

(اسنادہ صحیح - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۴۹۵ - الروض النضیر: ۷۴۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حیاء ایک ٹکڑا ہے ایمان کا، اور ایمان کا انجام جنت ہے، اور بے حیائی ظلم ہے، اور ظلم کا انجام دوزخ ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۶۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّائِي وَالْعَجَلَةِ

آہستگی اور جلدی کے بیان میں

(۲۰۱۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسَ الْمُزَنِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالْتَوَدُّ وَالْإِقْتِصَادُ

جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبَوَّةِ)) . (حسن - الروض النضیر: ۳۸۴ - التعليق الرغیب: ۶/۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سرجس مزنئی سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خصلت اچھی اور تامل اور آہستگی سے ہر کام کرنا اور میانہ روی ایک ٹکڑا ہے نبوت کے چوبیس ٹکڑوں میں سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابو بکرہ اور ابو عمامہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی ہم سے تنبیہ نے انہوں نے نوح بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن عمران سے انہوں نے عبداللہ بن مسر جس سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور انہیں ذکر کیا اس سند میں عاصم کا۔ اور صحیح حدیث نصر بن علی کی ہے یعنی جس کا متن اوپر گزرا۔



(۲۰۱۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَا شَجَّ عَبْدُ الْقَيْسِ : ((إِنْ فُيْلَكَ خَصَلْتَيْنِ يُجِبُهُمَا اللَّهُ :

الْحِلْمُ وَالْأَنَاءُ)) . (اسنادہ صحیح) الروض النضر (۴۰۶) ظلال الحنة (۱۹۰)

ترجمہ : روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اشج قاصد عبدالقیس سے تم میں دو خصلتیں ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ تعالیٰ : ایک بردباری اور دوسرے تامل۔

فائدہ : اس باب میں اشج عصری سے بھی روایت ہے۔

مترجم : اشج عبدالقیس باضافت مروی ہے۔ اور بعض نسخوں میں بالفح آ یا ہے غیر منصرف ہونے کے سبب سے، سولفظ عبدالقیس بدل ہے اس سے اور مضاف محذوف ہے یعنی وافر عبدالقیس کے اے قاصد اس کے، اور نام ان کا مندر ہے یہ قائد اور رئیس تھے قبیلہ عبدالقیس کے قاصدوں کے۔ مروی ہے کہ جب قاصد اس قبیلہ کے مدینہ میں حاضر ہوئے اپنے کو سوار یوں پر سے گرایا اور زمین پر کود کر باظہار شوق و وجد دوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اشج اترے اور غسل کیا اور کپڑے پہنے اور مسجد میں آ کر دو رکعت نماز ادا کی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تب آپ نے یہ حدیث فرمائی (لمعات) مروی ہے کہ جب آپ نے ان دو صفوں کی ان کو خبر دی انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (ﷺ) یہ صفیں دونوں میری کسب و محنت سے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی خلق سے اور میری جبلت سے، فرمایا آپ ﷺ نے : اللہ تعالیٰ کی خلق سے، وہ خوش ہوئے اور کہا شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھ میں وہ صفیں پیدا کیں جسے وہ دوست رکھتا ہے۔



(۲۰۱۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْإِنَاءَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ)) . (اسنادہ ضعیف - المشكاة : ۵۰۵۵ - التحقیق الثانی) اس میں عبدالہیمن راوی ضعیف ہے۔

تقریب (۴۲۳۵)

ترجمہ : روایت ہے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : تامل و تاخیر اور آہستگی اللہ کی طرف سے ہے، اور جلدی اور شتابی شیطان کی طرف سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے عبدالہیمن بن عباس سے اور ضعیف کہا ان کو بسبب قلت حافظہ کے۔



۶۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّفْقِ

نرمی کے بیان میں

(۲۰۱۳) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ)) . (اسنادہ صحیح - الصحیحہ : ۵۱۵ ، ۸۷۴)
 ترجمہ: روایت ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: جس کو ملا حصہ اس کا نرمی سے بے شک ملا اس کو حصہ خیر سے، اور جو محروم رہا نرمی کے حصہ سے وہ محروم رہا خیر کے حصہ سے۔

فائدہ: اس باب میں ام المؤمنین عائشہ اور جریر بن عبداللہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۶۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

مظلوم کی دعا کے بیان میں

(۲۰۱۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ : ((اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ)) . (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۴۱۲)
 ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف اور فرمایا: ڈر تو اور بچ بد دعا سے مظلوم کی اس لیے کہ نہیں ہے اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ۔ یعنی بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو معبد کا نام نافذ ہے۔ اور اس باب میں انس اور ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔



۶۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے اخلاق کے بیان میں

(۲۰۱۵) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أَوْ قَطُّ ، وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتُهُ؟ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لَمْ تَرَكْتُهُ؟ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَبِيسُتَ خَرًا قَطُّ وَلَا حَرِيرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ الْيَمَنُ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَ قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ

أَطِيبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . (اسنادہ صحیح۔ مختصر الشمائل المحمدية : ۲۹۶)
 ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ کہ انہوں نے خدمت کی میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس برس، سوکھی نہ کہا مجھے اف اور نہ کہا کسی کام کو کہ کیا میں نے کیوں کیا تو نے اور نہ کسی چیز کو کہ چھوڑ دیا میں نے کیوں چھوڑا تو نے، اور تھے رسول اللہ ﷺ سب آدمیوں سے بہتر خلق میں، اور نہ چھوڑا میں نے کوئی ریشم کبھی اور نہ حریر اور نہ کوئی چیز کہ نرم ہو رسول اللہ ﷺ کی تھیلی سے، اور نہ سونگھا میں نے مشک کبھی اور نہ کوئی عطر جس کی خوشبو زیادہ ہو رسول اللہ ﷺ کے پسینہ سے۔

فائلا: اس باب میں ام المؤمنین عائشہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
 (۲۰۱۶) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَلِيِّ يَقُولُ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخْبًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ.

(اسنادہ صحیح۔ مختصر الشمائل : ۲۹۸۔ المشكاة : ۵۸۲۰) وصحاح ابن حبان (۲۱۳۱)
 ترجمہ: روایت ہے ابو عبد اللہ جدلی سے کہتے تھے وہ کہ پوچھا میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے خلق رسول اللہ ﷺ کا، تو کہا انہوں نے کہ نہ تھے فحش کی عادت رکھنے والے اور نہ احیاناً فحش کہنے والے اور نہ بازاروں میں چیخنے والے، اور بدلہ نہ دیتے تھے برائی کا برائی سے لیکن عفو کرتے و درگزر فرماتے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے، اور ان کو عبد الرحمن بن عبد بھی کہتے ہیں۔



۷۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْعَهْدِ

خوبی سے نباہ کرنے کے بیان میں

(۲۰۱۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غَرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غَرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَذْرَ كُنْهًا وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِكثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَهَا وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَّبِعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيَهْدِيهَا لَهُنَّ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے نہیں رشک آیا مجھے کسی بی بی پر رسول اللہ ﷺ کی بی بیوں میں سے اتنا جتنا کہ رشک آیا مجھے خدیجہ (رضی اللہ عنہا) پر اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں ان کے زمانہ کو پاتی اور کوئی سبب نہ تھا اس رشک کا مگر بہت یاد کرنا رسول اللہ ﷺ کا ان کو، اور بے شک تھے آپ ﷺ کہ ذبح کرتے بکری پھر ڈھونڈتے خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی کسی دوست کو غورتوں میں سے اور ہدیہ دیتے ان کو۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے۔

۷۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَعَالِي الْأَخْلَاقِ

بلند اخلاق کے بیان میں

(۲۰۱۸) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرَاوُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ^۱ وَالْمُتَفَيِّهُونَ^۲)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرَاوُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ فَمَا الْمُتَفَيِّهُونَ؟ قَالَ: ((الْمُتَكَبِّرُونَ)) . (اسنادہ صحیح - الصحيحة : ۷۹۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہت پیارے میرے نزدیک اور بہت قریب بیٹھنے میں میرے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور بہ تحقیق کہ تم میں سے دشمن زیادہ میرے اور دور تر مجھ سے قیامت کے دن بڑے باتونی بڑا کرنے والے دہن دراز ہیں، عرض کی لوگوں نے کہ یا رسول اللہ ﷺ معلوم کیا ہم نے ثرثارین اور تشدقین، کیا ہیں متفہقون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تکبر سے باتیں کرنے والے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور ثرثار کے معنی کثیر الکلام اور متشدق جو لوگوں میں بڑھ بڑھ کر باتیں کرے یعنی لاف زنی اور بیہودہ گوئی کرے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث مبارک بن فضالہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ذکر نہ کیا اس سند میں عبد ربیع کا بیٹے ہیں سعید کے اور یہ حدیث صحیح تر ہے۔

۷۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

لعن اور طعن کے بیان میں

(۲۰۱۹) عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَانًا)) .

(اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث المشکاة : ۴۸۴۸ - التحقيق الثانی - ظلال الجنة : ۱۰۱۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا نبی ﷺ کہ مومن نہیں ہوتا لعنت کرنے والا۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث اسی اسناد سے، اور کہا اس میں کہ فرمایا آپ ﷺ نے: لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَانًا یعنی لائق نہیں ہے مومن کو کہ لعنت کرنے والا ہو۔

۱ المتوسعون في الكلام بلا احتياط

۲ هم الذين يكثرون الكلام تلکفا وخرجاً عن الحق والثروة كثرة الكلام وترديده۔

۷۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ

غصہ کی زیادتی کے بیان میں

(۲۰۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : عَلَّمَنِي شَيْئًا وَلَا تُكْثِرُ عَلَيَّ لَعَلِّي أَعِيَهُ قَالَ : ((لَا تَغْضَبْ)) فَرَدَّدَ ذَلِكَ مِرَارًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ ((لَا تَغْضَبْ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ کچھ سکھائیے مجھ کو اور بہت نہ فرمائیے شاید کہ میں یاد کر لوں، فرمایا آپ ﷺ نے: غصہ مت کر، وہ کئی بار یہی پوچھتا تھا آپ ﷺ یہی فرماتے تھے غصہ مت کر۔
 فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔



۷۴۔ بَابُ : فِي كَظْمِ الْغَيْظِ

غصہ کو ضبط کرنے کے بیان میں

(۲۰۲۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ فِي أَى الْحُورِ شَاءَ)) .

(صحیح - الصحیحۃ : ۱۷۵۰)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن انس جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: جو ضبط کر جائے غصہ کو اور وہ طاقت رکھتا ہو اس کے جاری کرنے کی بلائے گا اسے اللہ تعالیٰ سب لوگوں کے سامنے تاکہ پسند کر لے وہ جس حور کو چاہے۔
 فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۷۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِجْلَالِ الْكَبِيرِ

بڑوں کی تعظیم کے بیان میں

(۲۰۲۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا أَكْرَمَ شَابٌ شَيْخًا لِسَنِّهِ إِلَّا قَبِضَ اللَّهُ لَهُ))

مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِتِّهِ)). (اسنادہ ضعیف - سلسلہ احادیث الضعیفہ : ۳۰۴ - المشکاة : ۴۹۷۱) اس میں یزید بن بیان اور اس کا شیخ ابوالرحال الانصاری دونوں ضعیف ہیں۔ تقریب (۸۰۹۶، ۷۶۹۷)

بخاری: روایت ہے مالک بن انس سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب سن و سال اس کے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کرے گا اس کے لیے ایسا شخص کہ تعظیم کرے اس کی وقت بڑھاپے کے۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر یزید بن بیان اور ابوالرحال انصاری کی روایت سے۔



۷۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَتَاهَجَرَيْنِ

ملاقات ترک کرنے والوں کے بیان میں

(۲۰۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَيَغْفَرُ فِيهِمَا لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا الْمَتَاهَجَرَيْنِ يَقُولُ: رُدُّوْا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا)).

(اسنادہ صحیح - الارواء : ۳ / ۱۰۵ - غایۃ المرام : ۴۱۲)

بخاری: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے سوموار اور جمعرات کو اور بخش دیئے جاتے ہیں وہ لوگ کہ شرک نہ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مگر وہ دونوں شخص جنہوں نے ترک ملاقات کی ہو، فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پھر دو ان دونوں کو یہاں تک کہ صلح کریں آپس میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے بعض روایتوں میں لفظ ذرو کا بجائے ردو کے اور مراد متہاجرین سے متصارمین ہیں۔ اور یہ روایت مثل اس روایت کے ہے کہ مروی ہے آنحضرت ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةٍ۔ یعنی حلال نہیں مسلمان کو کہ ترک ملاقات اور قطع محبت کرے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ۔

مترجم: متصارمین صرم سے ہے بمعنی قطع کے یعنی متہاجرین سے وہ دو شخص مراد ہیں کہ جنہوں نے قطع ملاقات کی ہو اور صاحب سلامت چھوڑ دی ہو نہ یہ کہ بسبب کسی ضروریات کے مثل سفر وغیرہ کے ملاقات نہ ہوئی ہو کہ وہ مورد طعن نہیں، اور قطع ملاقات سے وہ قطع مراد ہے کہ بغیر عذر شرعی ہو، یعنی بغیر اس کے کہ اپنے بھائی سے کوئی امر خلاف شرع فحش و فجور و بدعت ظہور میں آئے ترک ملاقات کی ہو، اور بصورت وقوع ان امور کے مہاجرت جائز ہے قابل ملامت نہیں، اور سلف سے ثابت ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ان تین شخصوں سے جنہوں نے غزوہ تبوک میں تحلف کیا تھا پچاس روز تک صحابہ کو ترک ملاقات کا حکم فرمایا اور آنحضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں سے ایک ماہ تک کامل ترک ملاقات کی۔ اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے ایک

مدت تک بات نہ کی۔ اور امام احمد بن حنبل نے حارث محاسبی سے ترک صحبت کی سبب اس کے کہ اس نے ایک کتاب تصنیف کی تھی علم کلام میں مگر ان سب میں نیت بخیر چاہیے جیسے کہ ان بزرگوں کی تھی (کنز الدقائق فی شرح مشکوٰۃ)۔

۷۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ

صبر کے بیان میں

(۲۰۲۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوا فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ ((مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرْ يُعْفِ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ)).

(اسنادہ صحیح - التعليق الرغيب : ۱۱/۲) صحیح ابی داؤد (۱۴۵۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید سے کہ چند لوگوں نے انصار سے کچھ مانگا رسول اللہ ﷺ سے پھر آپ ﷺ نے ان کو دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا جو ہوتا ہے میرے پاس کچھ مال تو جمع نہیں رکھتا میں اس کو تم سے چھپا کر اور جو غنا ظاہر کرے یعنی قناعت کہ غنی کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور جو ترک سوال کرے لوگوں سے اس کو سوال سے بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اور جو صبر کی عادت ڈالے اس کو صبر کی توفیق دیتا ہے اللہ تعالیٰ، اور کسی کو کوئی چیز نہ ملی بہتر اور کشادہ زیادہ صبر سے۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث مالک سے اور دونوں لفظ مروی ہیں فَلَنْ أَدْخِرَهُ أَوْ فَلَمْ أَدْخِرْهُ معنی دونوں کے ایک ہیں، غرض یہی ہے کہ تم سے روکتا نہیں مال کو جو آتا ہے تمہیں کو دیتا ہوں۔



۷۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

ہر ایک کہ منہ پر اس کی طرف داری کرنے والے کے بیان میں

(۲۰۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ)). (اسنادہ صحیح - صحیح الجامع : ۲۲۲۶ - صحیح الادب المفرد : ۹۸۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بدترین آدمیوں کا قیامت کے دن ذوالوجہین ہے۔

فائدہ: اس باب میں عمار اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱ ذی الوجہین وہ ہے کہ دو دشمنوں میں ہر ایک سے ظاہر کرے کہ میں تیرا دوست ہوں اور معاون ہوں۔

۷۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّمَامِ چغل خوری کرنے والے کے بیان میں

(۲۰۲۶) عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ عَلَى حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ هَذَا يُبْلَغُ الْأَمْرَاءَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّاسِ، فَقَالَ حَذِيفَةُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ)) . قَالَ سُفْيَانُ : وَالْقَتَاتُ النَّمَامُ . (اسنادہ صحیح - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ : ۱۰۳۴ - غایۃ المرام : ۴۳۳)

ترجمہ: روایت ہے ہمام بن الحارث سے کہا گزرا ایک مرد حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے، تو کہا ان سے کسی نے یہ لوگوں کی شکایتیں لگاتا ہے امیروں کے پاس، تو کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے داخل نہ ہوگا جنت میں قات۔ کہا سفیان نے قات چغل خور ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۸۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعِيِّ

تامل سے کلام کرنے (کم گوئی) کے بیان میں

(۲۰۲۷) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَدَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ)) . (اسنادہ صحیح - ایمان ابن ابی شیبہ : ۱۱۸ - المشكاة : ۴۷۹۶ - التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حیا اور تامل کرنا کلام میں دوشاخیں ہیں ایمان کی اور بے ہودہ گوئی اور بہت کلام کرنا دوشاخیں ہیں نفاق کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی غسان محمد بن مطرف کی روایت سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور عیسیٰ کے معنی قلت کلام کے ہیں، اور بداء فحش گوئی اور بیان کثرت کلام، جیسے کہ خطباء خطبہ پڑھتے ہیں اور بہت باتیں بناتے ہیں اور لوگوں کی تعریف کرتے ہیں کہ جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں یعنی فساق کی مدح و ثنا کرتے ہیں۔



۸۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سَحْرًا

اس بیان میں کہ بعض بیان جادو ہے

(۲۰۲۸) عَنْ أَبِي عُمَرَ : أَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخُطِبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا،

بکسر اعرابین الہمدہ و تشدید التثنیہ - لمعات۔

فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : ((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ)) . (اسنادہ صحیح)
 ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ دو مرد آئے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کے اور خطبہ پڑھا ان دونوں نے، سو تعجب کیا لوگوں نے ان کے کلام پر، سو مخاطب ہوئے ہماری طرف رسول اللہ ﷺ اور فرمایا: بعض بیان جادو ہے یعنی موثر ہے مثل جادو کے۔
 راوی کو شک ہے کہ بعض البیان فرمایا یا من البیان۔

فائدہ: اس باب میں عمار اور ابن مسعود اور عبداللہ بن الشخیر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۸۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُّعِ

تواضع کے بیان میں

(۲۰۲۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَا نَقَصْتُ صَدَقَةً مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللَّهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، أَوْ مَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ)) . (صحیح - الارواء : ۲۲۰۰ - الصحيحة : ۲۳۲۸)
 ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ گھٹایا صدقہ نے کسی مال کو، اور نہ بڑھی معاف کرنے والے مرد کی مگر عزت، اور تواضع نہ کی کسی نے اللہ تعالیٰ کے واسطے مگر بلند کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے۔
 فائدہ: اس باب میں عبدالرحمن بن عوف اور ابن عباس اور ابو کبشہ الانماری رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور ابو کبشہ کا نام عمر بن سعد ہے۔ یہ روایت حسن ہے صحیح ہے۔



۸۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ

ظلم کے بیان میں

(۲۰۳۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . (اسنادہ صحیح)
 ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ظلم تاریکیوں کا سبب ہے قیامت کے دن۔
 فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عائشہ اور ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔



۸۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

نعمت میں عیب نہ کرنے کے بیان میں

(۲۰۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَلَا تَرَكَهُ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے عیب نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی کھانے کو، عادت مبارک یہ تھی کہ اگر پسند ہوتا تو کھاتے نہیں تو چھوڑ دیتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو حزم اشجعی کا نام سلیمان ہے اور مولیٰ ہیں عزا اشجعی کے۔



۸۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ

مؤمن کی تعظیم کے بیان میں

(۲۰۳۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَنِيرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ قَالَ : ((يَا مَعْشَرَ مَنْ قَدْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَفِضْ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ، لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ تَتَّبَعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحُلِهِ)). قَالَ : وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكُعْبَةِ فَقَالَ : مَا أَعْظَمَكَ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ، وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللَّهِ مِنْكَ . (اسنادہ حسن - المشكاة : ۵۰۴۴ - التعليق الرغيب : ۲۷۷/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ چڑھ کر رسول اللہ ﷺ منبر پر اور پکارا آواز بلند سے اور فرمایا اے گروہ ان لوگوں کے کہ اسلام لائے ہو اپنی زبان سے اور نہیں پہنچا ایمان ان کے دل تک! امت ایذا دو مسلمانوں کو، اور مت عار دلاؤ ان کو، اور مت ڈھونڈو عیب ان کے، اس لیے کہ جو ڈھونڈے اپنے بھائی مسلمان کا عیب، ڈھونڈے گا اللہ تعالیٰ عیب اس کے، اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ ڈھونڈے گا ذلیل کر دے گا اس کو اگرچہ وہ اپنے مکان میں ہو۔ کہا راوی نے اور نظر کی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن طرف بیت اللہ کے یا کہا طرف کعبہ کے اور کہا کیا بڑی ہے شان اور کیا بڑی ہے عزت تیری اور مومن تجھ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھ کر ہے بزرگی میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن واقد کی روایت سے اور روایت کی اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین بن واقد سے مثل اس کے۔ اور مروی ہے ابو ہریرہ اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۸۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ

تجربہ کے بیان میں

(۲۰۳۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا حَلِيمَ إِلَّا دُؤُورَةٌ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا دُؤُورَةٌ)) . (اسنادہ ضعیف عند الالبانی۔ المشكاة : ۵۰۵۶) اس کی سند دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حلیم نہیں مگر صاحب زلت، اور حکیم نہیں مگر صاحب تجربہ۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: حلیم نہیں مگر صاحب زلت یعنی حلیم کامل نہیں ہوتا جب تک خطا و خلل اس سے واقع نہ ہو اور خجالت کھینچ کر لوگوں سے امیدوار مغفرت نہ ہو، پھر جب وہ خجل ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی خطا بخشیں تب وہ اوروں کی خطا بھی بخشتا ہے۔ اور حکیم کامل نہیں ہوتا ہے، اور حکیم حکمت سے ہے حکمت کے معنی محکم کرنا کسی چیز کا، اور اصلاح کرنا اس کا خلل سے، اور یہ حاصل نہیں ہوتا کسی کو جب تک معرفت اشیاء کی اور نفع اس کا اور مصالح و مفاسد کاموں کے بخوبی نہ جانے، اور بغیر تجربہ امور کے محال ہے، پس حکیم وہی ہے کہ جس کو ان امور کا تجربہ کامل ہے۔



۸۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَتَشَبِعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ

جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر فخر کرنے کے بیان میں

(۲۰۳۴) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِئْهُ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُشْنِ، فَإِنَّ مَنْ أَتْنَى فَقَدْ شَكَرَ، وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسٍ نَوْجِيٍّ زُورٍ)) .

(اسنادہ حسن عند الالبانی۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ : ۲۶۱۷۔ التعلیق الرغیب : ۵۰/۲) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابوالزیر مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جس کو دی گئی کوئی چیز پھر پائی اس نے قدرت تو چاہیے اس کا بدلہ دے اور اگر نہ پائی قدرت بدلے کی تو چاہیے کہ تعریف کرے یعنی دینے والے کی اس لیے کہ جس نے تعریف کی وہ شکر بجالایا، اور جس نے نعت کو چھپایا، یا تو اس نے کفران نعمت کیا اور جس نے اپنے کو آراستہ کیا اس کے ساتھ جو اسے نہیں ملی وہ گویا مکر کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

فائدہ: اس باب میں سیدہ اسماء بنت ابوبکر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مراد قول من

کنہم فقد کفر کی یہ ہے کہ ناشکری کی اس نے اس نعمت کی۔

مترجم: قولہ: پائی اس نے قدرت یعنی طاقت بدلہ دینے کی قولہ: جس نے اپنے کو آراستہ کیا اس کے ساتھ، الخ۔ یعنی مثلاً علم و فضل و تقہ اس کو نہ تھا اور علماء کے کپڑے پہن کر قصد کرتا ہے کہ لوگ اس کی تعظیم و توقیر میں علماء کے کریں گے، اور بسبب ظاہر داری کے زمرہ علماء میں معدود ہو پس جو شخص اپنے پاس ایک چیز نہ رکھتا ہو، اور لوگوں میں اس کا ہونا ظاہر کرے اس کی مثال بھی ویسی ہی ہے۔



۸۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوفِ

احسان کے بدلے تعریف کرنے کے بیان میں

(۲۰۳۵) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفًا فَقَالَ لِفَاعِلِهِ : جَزَاكَ

اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ)) . (اسنادہ صحیح عند الالبانی۔ المشکاة : ۳۰۲۴ - التعلیق الرغیب : ۲ /

۵۵ - الروض النضیر : ۸) بعض محققین نے اس کو سلیمان النبی دلس کے معنی کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کے ساتھ کسی نے احسان کیا اور اس نے

حسن سے کہا جزاک اللہ خیراً یعنی بدلہ دے اللہ تجھ کو نیک تو اس نے پوری پوری کردی تعریف اس کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر بروایت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے مگر اسی سند سے مروی ہوئی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مثل اس کی۔

مترجم: بعون اللہ و قدرت چند مسائل متعلقہ کتاب بطریق سوال و جواب تحریر ہوتے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے مزید بصیرت حاصل ہو۔ سوال: ماں باپ اگر مشرک ہوں تو صلہ رحمی ان سے کرے یا نہیں؟

جواب: صلہ رحمی کرے اس باب میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں آئی ہے

اور وہ راغبہ ہے یعنی میرے صلہ اور برک کی طرف راغبہ ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے کیا میں احسان کروں اس کے ساتھ؟

آپ ﷺ نے فرمایا: احسان کرو (رواہ البخاری)۔

سوال: برادر مشرک کے صلہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے بھی صلہ رحم جائز ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک حلہ سیرا خید اور اسے ایک بھائی مشرک کے پاس ہدیہ بھیج دیا کہ جو

مکے میں تھا۔ (رواہ البخاری)

سوال: غیبت میں اہل فساد کا کیا حکم ہے؟

جواب: غیبت اہل فساد کی اور فاسق معلم کی جائز ہے۔ چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے آنے کی اجازت مانگی آپ ﷺ نے اسے فرمایا: **يُسْ أَخُو الْعَشِيرَةِ أَوْ ابْنُ الْعَشِيرَةِ**: الحدیث (بخاری)

سوال: غصہ میں کون سے الفاظ آپ ﷺ سے مروی ہیں کہ ان کا بولنا سنت ہے۔

جواب: کئی لفظ ہیں کہ آنحضرت ﷺ غصہ میں انہیں استعمال فرماتے تھے اور تبع سنت کو ضرور ہے کہ اپنے تئیں اور فحش باتوں سے بہت بچائے اور ان کا خوگر بنائے کہ سنت نبوی ﷺ اس وقت بھی ہاتھ سے جانے نہ پائے۔ چنانچہ وہ لفظ یہ ہیں تربت یمینک و تربت یداک یعنی تیرے دامن ہاتھ میں خاک بھرے یا دونوں ہاتھوں میں۔ عورتوں کو فرماتے عقری حلقی یعنی بنجولی سرمندی و بلیک خرابی ہے تیری، و یحک، ابن صائد سے آپ نے فرمایا اخسا یعنی پھکار ہے تجھ پر۔ رَغِمَ أَنْفُكَ یعنی تیری ناک میں خاک بھرے۔

سوال: حق ہمسایہ جو قرآن و حدیث میں مذکور ہے اس کی حد کہاں تک ہے؟

جواب: حد جوار میں کئی قول ہیں علماء کے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے **من سمع النداء فهو جار** یعنی جہاں تک آواز جائے وہاں تک ہمسایہ ہے۔ اور بعض نے کہا **مَنْ صَلَّى مَعَكَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي الْمَسْجِدِ فَهُوَ جَارٌ** یعنی جس نے تیرے ساتھ صبح کی نماز پڑھی مسجد میں وہ تیرا جار ہے۔ اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حق جار چالیس گھر تک ہے ہر جانب سے۔ اور اوزاعی سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ اور بخاری نے ادب المفرد میں حسن سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ اور طبرانی نے بسند ضعیف کعب بن مالک سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **إِلَّا أَنْ أَرَى عَيْنَ ذَارٍ** یعنی چالیس گھر تک حق جوار ہے۔ اور روایت کیا ہے ابن وہب نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ چالیس گھر تک دامن اور بائیں اور آگے اور پیچھے حق جوار ہے اور اس میں دونوں احتمال ہیں یعنی یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ ہر طرف چالیس چالیس گھر تک حق جوار ہے یا توزیع و تقسیم مراد ہے کہ ہر طرف دس دس گھر تک حق جوار ہے کہ مجموعہ ان کا چالیس گھر ہوئے۔ (فتح الباری)

سوال: جواز غیبت کے اسباب کون کون سے ہیں؟

جواب: چھ سبب ہیں:

اول: **تَظْلُمُ** یعنی مظلوم کو غیبت ظالم کی جائز ہے اور روا ہے کہ سلطان اور قاضی کے پاس اپنا حال ظاہر کرے اور کہے کہ فلا نے شخص نے مجھ پر یہ ظلم کیا، فرمایا اللہ تعالیٰ نے **لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ**، الایۃ۔

دوم: استغاثہ یعنی تشہیر منکر کے لیے اس کے پاس کہ جو اس کی قدرت رکھتا ہے کہ یہ کہنا اس سے کہ فلاں شخص فلاں محصیت کرتا ہے اسے منع کر دو۔

سوم: استفتاء یعنی فتویٰ طلب کرنا کہ مستفتی مفتی سے کہہ سکتا ہے کہ میرے باپ نے یا بھائی نے مجھ پر یہ ظلم کیا ہے اس پر کیا فتویٰ ہے اور اگر تعین نہ کرے اور یوں پوچھے کہ اگر کوئی ایسا کرے کیا تو حکم ہے تو یہ اولیٰ اور احسن ہے مگر تعین بھی جائز ہے بدلیل حدیث ہندہ رحمہم اللہ کہ انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ ابوسفیان رجل بخیل ہیں۔ الحدیث۔

چہارم: تحذیر مسلمین عن الشر یعنی بچانا مسلمانوں کا شر و فساد سے، اور یہ کئی طرح ہوتا ہے۔ اول یہ کہ جرح کرنا راویوں پر حدیث کے یا گواہوں پر یا مصنفوں پر کہ باجماع مسلمین جائز ہے کہ واجب ہے صونا للشریعۃ۔ دوسرے یہ کہ خبر کر دینا کسی کے عیب سے جب کوئی مشورہ لے اس سے نکاح کرنے کا۔ تیسرے یہ کہ جب کوئی شخص کسی شے کو خریدتا ہو اور اس کے عیب سے آگاہ نہ ہو تو خریدار کو آگاہ کرنا ضرور ہے۔ مثلاً: کسی غلام میں چوری کی عادت ہے یا شراب خوری کی یا زنا کی تو اس کے خریدار کو آگاہ کر دے بہ نیت اصلاح نہ بعزم فساد۔ چوتھے یہ کہ جب کسی طالب علم و فقیہ کو دیکھے کہ کسی بدعتیہ اہل بدعت کے پاس تحصیل علم کو جاتا ہے اور خوف ہے کہ اس کے عقائد باطلہ اس میں اثر کریں تو ضرور ہے کہ اسے اطلاع کر دے بنظر خیر خواہی، پانچویں یہ کہ کسی حاکم نے کسی شخص کو کوئی عہدہ یا خدمت عنایت کی ہے اور اس کے عیب پر آگاہی نہیں رکھتا اور خوف ہے کہ اس سے ضرر پائے تو اسے آگاہ کرنا بھی ضرور ہے۔

پنجم: مجاہرت فسق و بدعت یعنی ظاہر کرنا اپنے فسق و بدعت کا اور خسر کرنا شراب خوری اور زنا کاری پر، پس جس گناہ میں کہ وہ پردہ پوشی اور ستر نہیں چاہتا اس میں غیبت اس کی درست ہے۔

ششم: تعریف یعنی مشہور ہونا کسی شخص کا ساتھ کسی لقب کے۔ جیسے اعمش ہے یا اعرج یا ازرق یا قصیر یا اعمیٰ یا قطع وغیر ذالک، مگر اس کا جواز جب ہی تک ہے کہ صاحب لقب اس سے برانہ مانے، اور جب برا جانے اور ناراض ہو تو جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ الآية۔ (نودی)





۲۸. (المعجم ۲۶) دوا و علاج کے بیان میں (التحفة ۲۳)

مترجم: طب بحرکات ثلاثہ علاج کرنا اور فارسی میں مائیکھلی اور طبیب کو فارسی میں میچشک کہتے ہیں اور طب بفتح طاء طبیب اور ہر حاذق اپنے کام میں مطب علم طب خوانندہ کہ ابھی حاذق نہ ہوا ہو۔ اور طب بکسر بمعنی سحر بھی آیا ہے اور مطبوب بمعنی مسکور اور طب جسمانی بھی ہے اور نفسانی بھی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت کے اور دفع مرض کے اور نفسانی تخلیہ اخلاق رویہ سے اور تحلیہ عادات حمیدہ کے ساتھ اور ادویہ بھی دو قسم ہیں حسیہ طبعیہ، مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہے اور اذکار الہی مثل تسبیح و تہلیل و تکبیر و تہمید و تمجید وغیرہ کے اور آنحضرت ﷺ علاج کرتے تھے اپنی امت مرحومہ کا دونوں قسم کی دواؤں سے اور نصیب نہیں ہوئی یہ بات کسی طبیب کو اور کبھی مرکب کرتے تھے کسی کے علاج کو دونوں قسم کی ادویہ سے اور کبھی منضم فرماتے تھے اس کے ساتھ پرہیز کو بھی اور کبھی اصلاح فرماتے تھے سہ ضروریہ کی اور تفصیل ان سب کی ابواب کے ضمن میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْحِمِيَّةِ

پرہیز کے بیان میں

(۲۰۳۶) عَنْ أُمِّ الْمُنْذَرِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا ذَوَالُ مُعَلَّقَةٍ. قَالَتْ: فَجَعَلَ

۱۔ الحمیہ والحموہ بالکسر پرہیز کردن يقال حمیت المريض الطعام، یعنی بازداشتن مریض را از طعام۔ ۲۔ جمع دایمہ وہی العذق من البسر یعلق فاذا رطب اکل۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ وَمَعَهُ عَلِيٌّ يَأْكُلُ، فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ ((مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقَهُ))
قَالَ: فَجَلَسَ عَلِيُّ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ، قَالَتْ: فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((يَا عَلِيُّ
مِنْ هَذَا فَاصْبِ فَإِنَّهُ أَوْفَقَ لَكَ)). (اسنادہ حسن)

ترجمہ: روایت ہے ام منذر رضی اللہ عنہا سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت ﷺ اور ان کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور ہماری
ایک شاخ کھجور لگی ہوئی تھی، کہا ام منذر رضی اللہ عنہا نے پھر کھانے لگے رسول اللہ ﷺ اور ساتھ ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کھانے
لگے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے پھر جاٹھر جا اے علی! اس لیے کہ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور ضعیف ہو رہے
ہو۔ کہا ام منذر رضی اللہ عنہا نے پھر بیٹھ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور کھانے لگے رسول اللہ ﷺ۔ کہا راویہ نے پھر تیار کیا ہم نے ان کے
واسطے چقندر اور جو، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے علی! اس میں سے لو کہ یہ تمہارے مزاج کے موافق ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر فلیح بن سلیمان کی روایت سے۔ اور مروی ہے یہ فلیح بن سلیمان سے
وہ روایت کرتے ہیں ایوب بن عبد الرحمن سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو مسنون ہے اور بعد بیماری کے بھی چند روز رعایت پرہیز کی اور خیال رکھنا
مزاج کا ضرور ہے کہ پھر بیماری عود نہ کرے اور یقین ہے کہ بیماری حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بسبب حرارت کے تھی کہ کھجور کا مزاج
گرم ہے وہ ان کو نقصان کرتی اور چقندر اور جو ان کو مفید تھے۔ اور مہمان بغیر اجازت کے بھی اگر کھانے لگے جو چیز کہ کھانے کے لیے
تیار ہے اس صورت میں کہ کسی کا انتظار نہ ہو اور قرینہ سے رضا بھی میزان کی معلوم ہو تو کچھ مضائقہ نہیں جیسے کہ آپ ﷺ شاخ سے
کھجور کھانے لگے اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ آپ کھڑے کھڑے کھا رہے تھے۔ چنانچہ شاخ کا لٹکنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیٹھ جانا منع کے
بعد اس پر دلالت واضح رکھتا ہے۔ اور سلق و شعیر دونوں ملا کر پکاتے ہوں گے یا جو کی روٹی اور سلق کا سالن۔ اور ابوداؤد کی روایت
میں اوفی لک کی جگہ انفع لک ہے اور ام منذر کا نام سلمیٰ ہے۔ اتنی قول مترجم۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے
ابو عامر سے اور ابوداؤد سے دونوں نے روایت کی فلیح سے انہوں نے ایوب بن عبد الرحمن سے انہوں نے یعقوب بن ابی یعقوب
سے انہوں نے ام المنذر رضی اللہ عنہا سے کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرت ﷺ، سو ذکر کی حدیث مانند حدیث یونس بن محمد کے جو
مروی ہے فلیح سے مگر اس میں یہ کہا انفع لک۔ اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں روایت کی مجھ سے ایوب بن عبد الرحمن نے۔ یہ
حدیث جید ہے غریب ہے۔



۱۔ ناقہ بکسر قاف مریضہ کہ قریب العهد از مرض بود و بکمال قوت و طاقت خود خود نہ کردہ باشد بقال نقہ المریض ینقہ فہو ناقہ۔

(۲۰۳۷) عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ)) . (صحیح - المشكاة : ۵۲۵۰ - التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو اللہ تعالیٰ تو روکتا ہے اس کو دنیا سے جیسے روکتا ہے ایک تم میں کا اپنے بیمار کو پانی سے یعنی مرض استسقاء وغیرہ میں۔

فائدہ: اس باب میں صہیب سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث محمود بن لبید سے انہوں نے روایت کی آنحضرت ﷺ سے مرسل۔ روایت کی، ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عاصم بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے مانند اس کی۔ اور ذکر نہ کیا اس میں قتادہ بن نعمان کا۔ اور قتادہ بن نعمان ظفری اخیانی بھائی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ اور محمود بن لبید نے پایا ہے نبی ﷺ کو اپنے لڑکپن میں اور دیکھا ہے ان کو۔

مترجم: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے سلق و شعیر کھانے کا حکم فرمایا، سلق کا مزاج حار ہے یا بس ہے اول درجہ میں۔ اور بعض نے کہا ہے رطب ہے اول درجہ میں۔ اور بعض نے کہا مرکب ہے دونوں سے اور وہ محلل و مفتح ہے، اور اسود اس کا قابض ہے اور نفع دیتا ہے داء الثعلب کو اور کلف اور خوار اور ثلیل کو جب طلا کیا جائے، اور اس کا پانی قتل کرتا ہے قمل کو اور کھولتا ہے سدہ کبد کا طحال کا اور سیاہ قسم اس کی قابض بطن ہے خصوصاً عرس کے ساتھ اگر مستعمل ہو اور وہ قلیل الغذاء ردی الکیوس ہے اور محرق دم ہے اور مصلح اس بے سرکہ اور رائی اور اکثر اس کا مولد قیض و نفخ ہے اور جو نافع سعال ہے اور نافع خشونت حلق دافع حدت فضول مدبول جلا کرنے والا معدہ کا، قاطع عطش ملطف حرارت اور اس میں ایک قوت ہے کہ تلطیف و تحلیل کرتا ہے اور تلینہ یعنی آتش جو کہ اکثر احادیث میں ذکر اس کا آیا ہے اس طرح بناتے ہیں کہ جو عمدہ قسم کے جو کوب ایک حصہ اور پانی شیریں پانچ حصہ ڈال کر آتش نرم میں پکاویں جب دوشم باقی رہ جائے اتاریں اور صاف کر کے بقدر حاجت استعمال کریں۔



۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

دوا کرنے اور اس کی فضیلت کے بیان میں

(۲۰۳۸) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ : قَالَتِ الْأَعْرَابُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْآ تَدَاوِي؟ قَالَ : ((نَعَمْ يَا عَبْدَ اللَّهِ تَدَاوُوا فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً أَوْ دَوَاءً، إِلَّا دَاءً وَاحِدًا)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا هُوَ؟ قَالَ : ((الْهَرَمُ)) .

(اسنادہ صحیح) غایۃ المرام (۲۹۲) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۴۳۳) المشكاة (۵۳۲ - ۵۰۷۹)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہ اعراب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا دوا نہ کریں ہم فرمایا ہاں اے بندو اللہ کے دوا کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھا کوئی مرض یعنی دنیا میں مگر رکھی ہے اس کے لیے شفا یا دوا مگر ایک مرض، عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سا مرض ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: بڑھاپا۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو خزاعہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
مترجم: حقیقت میں بڑھاپے کی کچھ دوا نہیں پیری و صد عیب جنیں گفتہ اند شاء اکبر آبادی نے بڑھاپے کی حالت لکھی ہے۔ اور احادیث میں آنحضرت ﷺ نے بڑھاپے سے بپناہ مانگی ہے۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيضُ

اس بیان میں کہ مریض کو کیا کھلایا جائے

(۲۰۳۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخَذَ أَهْلَهُ الْوَعَكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصْنَعَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوُا مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ ((إِنَّهُ لَيَرْتُو فُوَادَ الْحَزِينِ وَيَسْرُو عَنْ فُوَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُو إِحْدَكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا)). (ضعيف عند الالباني) تخريج مشكاة المصابيح (۴۲۳۴) التحقيق الثاني۔ بعض محققین نے اس کو حسن کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ جب آتا آپ کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار حکم کرتے اس کے لیے ہریرہ کا، سو بنایا جاتا اس کے لیے پھر ایک چلو لیتے اس میں سے اور فرماتے کہ وہ تسکین دیتا ہے غمگین کے دل کو اور زائل کر دیتا ہے اس کے دل سے الم بیماری کا جیسے دور کرتا ہے ایک تم میں سے میل اپنے منہ پر سے ساتھ پانی کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کیا زہری نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے کچھ مضمون اس میں سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث حسین جریری نے انہوں نے ابواسحاق طالقانی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے معنی اس حدیث کے روایت کیا، ہم سے یہ ابواسحاق نے۔

مترجم: حساء بالفتح والد حریرہ ہے آٹے اور پانی اور گھی سے بناتے ہیں اور کبھی اس کو میٹھا بھی کر دیتے ہیں اور پتلا ہوتا ہے اور تلبینہ

بھی اسے کہتے ہیں۔ اور ابن ماجہ میں حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اس کی دیگ آپ ﷺ کے گھر میں چڑھی رہتی تھی جب کوئی بیمار ہوتا تھا یہاں تک کہ وہ مر جائے یا اچھا ہو جائے۔ اور سیدنا ابن قیم رحمہ اللہ زاد المعاد میں فرماتے ہیں کہ وہ آتش جو ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں تصریح بھی آئی ہے کہ ساء شعیر سے ہے اور تا شیر اس کی عنقریب اوپر مذکور ہوئی ہے۔



۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا تُكْرَهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

اپنے بیماروں پر کھانے اور پینے کے لیے جبر نہ کرنے کے بیان میں

(۲۰۴۰) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تُكْرَهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ

اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ)) . (صحیح عند الالبانی) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۷۲۷) تخریج

مشكاة المصابيح (۴۵۳۳ - التحقیق الثانی) بعض محققین کہتے ہیں اس میں مکرین یوں ضعیف ہے۔ تقریب (۷۵۴)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: زبردستی مت کرو اپنے بیماروں پر کھانے کے لیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کھلاتا پلاتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اس سند سے۔

مترجم: یعنی جیسے بعض نادان کہتے ہیں کہ آدمی اناج کا کیڑا ہے، اور یہ سمجھ کر بیماروں کو زبردستی کچھ کھلاتے ہیں، اور منت ساجت کر کے ان کو دق کرتے ہیں آپ ﷺ نے ان کے مفہوم باطل کو رد کر دیا واقع میں جس نے کھانے اور پینے سے قوت عنایت کی ہے وہ بے کھائے بے پئے بھی قوت دے سکتا ہے۔



۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّودَاءِ

کلونجی کے بیان میں

(۲۰۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّودَاءِ، فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

إِلَّا السَّامَ)) وَالسَّامُ : الْمَوْتُ . (أسناده صحيح) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۸۶۳، ۸۵۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لازم پکڑو تم اس کا لے دانہ، یعنی کلونجی کو اس لیے کہ اس میں شفا ہے ہر

مرض کی مگر سام کی اور سام موت ہے۔

فائدہ: اس باب میں بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حبۃ السوداء کو فارسی میں شونیز کہتے ہیں، ہندی میں کلونچی اور کمون اسود اور کمون ہندی بھی اسے کہتے ہیں اور حسن سے مروی ہے کہ وہ خردل ہے۔ اور ہروی سے منقول ہے کہ وہ حبہ خضراء ہے مگر یہ دونوں قول غلط ہیں صحیح وہی ہے کہ وہ شونیز ہے، اور وہ کثیر المنافع ہے۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا شفاء من کل داء یہ کلیہ ایسا ہے جیسا کلیہ اس آیت مبارکہ کا ﴿ثُمَّ لَمْ يَكُنْ لَكَ شَيْءٌ بِأَمْرٍ رَبِّهَا﴾ کہ مراد اس سے وہی اشیاء ہیں جو قابل تدبیر تھیں اور نافع ہے جمیع امراض بارہ کو اور کبھی داخل ہوتی ہے بالعرض امراض حارہ یا سہ کے نسخوں میں پس پہنچا دیتی ہے ادویہ بارہ ربطہ کی قوتوں کو طرف اعضاء کی بسرعت تنفیذ اپنے کے جیسے کہ صاحب قانون نے تصریح کی ہے کہ زعفران قرص کا فوری اس لیے ڈالی جاتی ہے کہ بسبب سرعت نفوذ اپنی کے تاثیرات ادویہ کو جلد اعضاء میں پہنچائے، اور نظائر اس کے بہت ہیں کہ اطباء حذاق اسے خوب جانتے ہیں اور منفعت اس کی امراض حارہ میں محل تعجب نہیں اس لیے کہ بعض ادویات بعض امراض کو بالخاصہ نفع بخش ہوتی ہیں جیسے کہ انزروت اور مرکب ہوتی ہیں اس کے ساتھ ادویہ رمد سے مثل سکرو وغیرہ کے مفردات حارہ سے حالانکہ رمد ورم حار ہے باتفاق اطباء، اور اسی طرح نفع دیتی ہے گندھک کھجلی میں، اور مزاج شونیز کا حار یا بس ہے تیسرے درجہ میں، اور وہ دافع نفخ ہے کدودانہ کو پیٹ سے نکال دیتی ہے نافع برص ہے اور چودہاری بخار اور بلغمی بخاروں کو نفع بخشی ہے اور سدوں کو کھولتی ہے، ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ کی تری کو خشک کرتی ہے، اور اگر کوٹ کر شہد میں گوندہ کر گرم پانی ملا کر پیوں تو ان کنکریوں کو لگاتی ہے جو گردہ اور مثانہ میں ہوں اور مدربول و حیض ہے اور مکش لبن اگر چند روز اس پر التزام کریں، اور اگر باریک پیس کر سرکہ میں ملا کر نیم گرم پیٹ پر طلا کریں کدودانہ کی قاتل ہے، پھر اگر آب حنظل تازہ یا مطبوخ حنظل میں تر کریں تو عمل اس کا اخراج کدودانہ اور کرم بطن میں قوی ہو جاتا ہے، اور اگر ایک مثقال پانی کے ساتھ لیں بہر اور ضیق النفس کو نافع ہے، اور ضما داس کا پیشانی پر نافع صداع بارد ہے اور اگر سات دانہ اس کے عورت کے دودھ میں بھگو کر پیس کر ناس لیں تو صاحب یرقان کو نفع بلغم ہو، اور اگر سرکہ میں پکا کر نیم گرم سے کلی کریں درد دندان کو مفید ہے اور اگر پیس کر ناس لیوں تو اس پانی کو نفع دیتا ہے جو آنکھ میں ابتداء اترتا ہو، اور اگر پیس کر سرمہ کے ساتھ پھوڑے پر ضما کریں تو اسے بخوبی توڑے اور جرب مقرر کو نافع ہو، اور اورام مزمتہ بلغمیہ کو تحلیل کرے اورام صلبہ کو نرم کر دے اور اس کا تیل اگر ناک میں ڈالیں تو لقوہ کو نافع ہو اور اگر باریک کٹیں اور حبہ خضراء کے تیل میں سلق کر کے تین چار قطرے، کان میں ٹپکا دیں تو سردی کے درد کو اور تری اور سدہ کو دور کرے، اور اگر کوٹ رغن زیتون میں بھگو کر تین چار قطرے ناک میں ٹپکا دیں تو اس زکام میں نفع دے کہ جس میں کثرت سے چھینکیں آتی ہیں، اور اگر جلا کر موم کو لگا کر زہن سوس یا دہن حنا میں ملا کر مرہم بنادیں اور ان پھوڑوں میں نہ لے جو رانوں میں نکلتے ہیں بخوبی نافع ہے، مگر پہلے ان پھوڑوں کو سرکہ سے دھو لیں، اور

اگر بار یک پیس کر سر کہ میں اور طلا کریں تو برص اور بہق اسو کو نافع ہے اور اگر بار یک پیس اور دودرہم ہر روز ٹھنڈے پانی سے اس شخص کو پھکادیں جسے کتے نے کاٹا ہو تو نفع یلغ ہو اور ہلاک سے محفوظ رہے، اور اگر اس کے تیل کی ناس لیں تو فالج اور کزاکو نافع ہے اور ان کا مواد کاٹ دیتا ہے، اور اگر اس کی دھونی دی جائے تو ہوام بھاگ جاویں، اور اگر انزورت کو نیم گرم کر کے اوپر اس کے شونیز چھڑکیں تو صاحب بواسیر کو بغایت نافع ہے اور منافع اس کے اس سے دو نے چو گئے ہیں۔ ہم نے کچھ تھوڑا سا بیان کیا۔ اور شربت اس کا دودرہم ہے، اور زیادہ کا استعمال بعض نے کہا قاتل ہے۔ (زاد المعاد)



۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي شُرْبِ آبِ الْإِبِلِ

اونٹوں کے پیشاب پینے کے بیان میں

(۲۰۴۲) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ نَاسًا مِّنْ غُرَبَاءَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَأَجْتَوَوْهَا، فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ، وَقَالَ : ((اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ کچھ لوگ آئے عرینہ کے کہ نام ہے ایک قبیلہ کا مدینہ میں، پھر پانی لگا ان کو مدینہ کا، سو بھیج دیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں میں زکوٰۃ کے، اور فرمایا: بیوان کے دودھ اور پیشاب۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: تحقیق اونٹوں کے پیشاب کے شرب ابوالا بل کے باب میں گزری۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمِّ أَوْ غَيْرِهِ

جس نے زہر وغیرہ سے اپنے کو مار ڈالا اُس کے بیان میں

(۲۰۴۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ : ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمِّ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا أَبَدًا)) . (اسنادہ صحیح) غایۃ المرام (۴۵۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ خیال کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس روایت کو یعنی یہ کہا کہ فرمایا

آنحضرت ﷺ نے کہ جس نے ماری اپنی جان لوہے سے یعنی چھری یا تلوار وغیرہ سے وہ آئے گا قیامت کے دن اور وہ چھری یا تلوار اس کے ہاتھ میں ہوگی گھونپتا رہے گا اسے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جس نے ماری اپنی جان زہر سے وہ زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہے کہ پی رہا ہے اس کو جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ۔



(۲۰۴۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا)) . (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جس نے ماری اپنی جان لوہے سے پس وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ گھونپ رہا ہوگا اسے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جس نے ماری اپنی جان زہر سے پس وہ زہر کا ظرف اس کے ہاتھ میں ہے اور پی رہا ہے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جس نے گر ادیا اپنے تئیں پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنے آپ کو پس وہ گر رہا ہے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے کعب سے اور ابو معاویہ سے انہوں نے اعش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث شعبہ کے جو مروی ہے اعش سے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اصح ہے حدیث اول سے۔ اسی طرح مروی ہوئی ہے یہ حدیث اعش سے انہوں نے روایت کی ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی محمد بن عجلان نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے ماری اپنی جان زہر سے عذاب کیا جائے گا وہ نار جہنم میں۔ اور اس میں خالد مغلدا فیہا ابدًا کو نہیں۔ اور اسی طرح روایت کی یہ ابو الزناد نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ صحیح تر ہے یعنی جس میں خلود کا ذکر نہیں اس لیے کہ روایات متعددہ آئی ہیں اس مضمون میں کہ اہل توحید معذب ہوں گے دوزخ میں پھر نکلیں گے اس سے اور یہ مذکور نہیں کہ ہمیشہ رہیں گے اس میں غرض یہ ہے کہ ذکر خلود کا ضعف سے خالی نہیں۔ فقیر کہتا ہے یا خلود سے مدت مدیدہ مراد ہے اور عرصہ طویل نہ وہ زمانہ کہ جو کبھی منقطع نہ ہو، یا قاتل سے وہ قاتل مراد ہے کہ جو قتل کو حلال جان کر مرتکب ہوا کہ محلل حرام کا کافر ہے اور کافر مغلدا فی النار۔ اتھی قول المترجم۔

(۲۰۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ يَعْنِي : السُّمَّ .

(اسنادہ صحیح) (تخریج مشکاة المصابیح (۴۵۳۹))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے دواء خبیث سے یعنی جس میں سمیت ہو۔
مترجم: دواء خبیث میں داخل ہے نجس اور حرام اور جس سے طبیعت کو تشویر ہو۔



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَاوِي بِالْمُسْكِرِ

نشہ آور چیز سے علاج کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۰۴۶) عَنْ وَائِلٍ: أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ وَ سَأَلَهُ سُؤْيُدُ بْنُ طَارِقٍ أَوْ طَارِقُ بْنُ سُؤْيِدٍ، عَنِ الْخَمْرِ، فَتَنَاهَا فَقَالَ: إِنَّا نَتَدَاوَى بِهَا خَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهَا دَاءٌ)).

(اسنادہ صحیح) غایۃ المرام (۶۵)

ترجمہ: روایت ہے وائل سے کہ وہ حاضر ہوئے نبی ﷺ کے پاس اور پوچھا آپ ﷺ سے سوید بن طارق نے یا طارق بن سوید نے حکم شراب کا، سو منع فرمایا آپ ﷺ نے اس سے کہا انہوں نے کہ ہم دوا کرتے ہیں اس سے فرمایا آپ ﷺ نے: وہ دوا نہیں بلکہ داء ہے۔ یعنی مرض ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود نے انہوں نے نضر اور شبابہ سے انہوں نے شعبہ سے اسی روایت کے مثل کہا محمود نے کہا نضر نے طارق بن سوید اور کہا شبابہ نے سوید بن طارق۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي السَّعْوَطِ وَغَيْرِهِ

ناک میں روائی وغیرہ ڈالنے کے بیان میں

(۲۰۴۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعْوَطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَسِيُّ)) فَلَمَّا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَهُ أَصْحَابُهُ فَلَمَّا فَرَّغُوا قَالَ: ((لُدُّوهُمْ)) قَالَ: فَلَدُّوا كُلَّهُمْ غَيْرَ الْعَبَّاسِ.

(اسنادہ ضعیف - مشکاة: ۴۴۷۳ - التحقیق الثانی) اس میں عباد بن منصور ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے بہتر تمہارے دواؤں میں سعوط اور لدود اور جامت اور مشی ہے پھر جب بیمار ہوئے آنحضرت ﷺ منہ میں ڈالی آپ ﷺ کے دواصحاب نے پھر جب فارغ ہوئے

فرمایا آنحضرت ﷺ نے دواؤ الوان کے منہ میں پھر سب حاضرین کے منہ میں دوا ڈالی گئی، سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے۔
 مترجم: سحوط بالفتح وہ دوا ہے جو ناک میں ڈالی جائے جسے اہل ہند ناس کہتے ہیں۔ اور لدو بالفتح وہ دوا ہے جو مریض ایک جانب سے منہ کے پلائی جائے اور حجامت پچھنے لگانا اور مٹی سے ادویہ مسہلہ مراد ہیں، اور جب آنحضرت ﷺ کے دہن مبارک میں دوا ڈالنے لگے تو آپ ﷺ نے منع فرمایا تھا لوگوں نے خیال کیا کہ بسبب مرض کے دوا سے کراہت فرماتے ہیں جیسے اکثر مریضوں کو نفرت ہوتی ہے پھر جب دوا ڈال چکے اور آپ ہوشیار ہوئے آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم نے منع کیا تھا اب تم نے جو دوا ڈالی ہے اس کے قصاص میں جتنے حاضر ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور چونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس وقت حاضر نہ تھے وہ فق گئے اور یہ حکم آپ ﷺ کا کمال شفقت کی راہ سے تھا آپ ﷺ کو منظور نہ ہوا کہ صحابہ پر اس نافرمانی کا مواخذہ رہے۔ (مجمع البحار)



(۲۰۴۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّذَوْدُ وَالسَّعُوطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَسِيُّ، وَخَيْرُ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ: الْإِثْمَدُ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ)) وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ .

(اسنادہ ضعیف) اس میں بھی عباد بن منصور مدلس اور آخر میں اس کا حافظہ کزور ہو گیا تھا۔ جمہور نے اس کو ضعیف کہا ہے۔
 مترجم: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بہتر دوا تہی دواؤں کی لدو ہے اور سحوط ہے اور حجامت اور مٹی (اور تفصیل ہر ایک کی اوپر گزری) اور بہتر جس کا سرمہ لگاؤ تم اشد ہے اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بصر کو اور اگاتا ہے پلکوں کو۔ کہا راوی نے اور آنحضرت ﷺ کی سرمہ دانی تھی کہ سرمہ لگاتے تھے آپ ﷺ ہر روز اس سے سوتے وقت تین سلاخیاں ہر آنکھ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ یعنی حدیث عباد بن منصور کی جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
 مترجم: اشد بکسر ہمزہ پتھر ہے سرمہ کا سیاہ رنگ کہ اصفہان سے لاتے ہیں اور وہ عمدہ ہے اور کبھی مغرب سے بھی لاتے ہیں اور عمدہ تر اس میں وہ ہے کہ جلدی ٹوٹے اور املس ہو اور میل کم ہو بلکہ بالکل نہ ہو، اور مزاج اس کا بارد یا بس ہے نافع ہے آنکھ کو اور مقوی بصر ہے اور حافظہ صحت چشم ہے، اور کاٹ دیتا ہے لحم زائد کو کہ آنکھ میں متولد ہو اور مدلل قروح چشم ہے، اور بجلی بصر ہے، اور دافع صداع ہے اگر ساتھ غسل رقیق کے آنکھ میں کھینچے اور اگر باریک پیس کر چربی میں ملا کر بدن پر لگائیں بہت نافع ہے، اور بوزھوں اور ضعیف البصر لوگوں کو عادت اس سے احتیال کی بہت مفید ہے اس میں کچھ مسک بھی ملائیں۔ (زاد المعاد)



۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ

داغ لگانے کی کراہت کے بیان میں

(۲۰۴۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْكَيِّ. قَالَ : فَأَبْتُلَيْنَا فَأُكْتُوْنَا فَمَا أَفْلَحْنَا وَلَا أُنْجَحْنَا)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا داغ دینے سے۔ کہا راوی نے پھر گرفتار ہوئے ہم یعنی مرض میں پھر داغ دلوایا سونہ چھکارا پایا ہم نے اور نہ مراد کو پہنچے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخَصَةِ فِي ذَلِكَ

داغ لگانے کی رخصت کے بیان میں

(۲۰۵۰) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوَى أَسْعَدُ بْنُ زُرَّارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ . (اسنادہ صحیح - المشكاة : ۴۵۳۴ - التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے داغ دیا سعد بن زرارہ کو شوک کی بیماری میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: کی یعنی داغ دینا آگ سے ایک علاج معروف ہے اکثر امراض میں اور روایات اس میں بہت ہیں۔ چنانچہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بھیجا ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب پس اس نے ایک رگ کاٹی اور اسے داغ دیا۔ اور جب تیر لگا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی رگ اکھل میں داغ دیا ان کو نبی ﷺ نے پھر وہ ورم کر گئی پھر داغ دیئے آپ ﷺ نے۔ اور کہا ابو عبید نے ایک مرد یا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بیان کیا اس نے داغ کا تو فرمایا آپ ﷺ نے داغ دو اور گرم پتھروں سے سینک دو اور مروی ہے ابو زبیر سے کہ آنحضرت ﷺ نے داغ دیا ان کو اکھل میں۔ اور صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے داغ دیا ذات الحجب میں، اور آنحضرت ﷺ زندہ تھے۔ اور احادیث نبی کی بھی کئی ہیں۔ چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار شخص داخل ہوں گے آپ ﷺ کی امت سے جنت میں بغیر حساب کے کہ وہ جھاڑ پھوک نہ کرتے ہوں گے اور داغ نہ دیتے ہوں گے اور بد فال نہ لیتے ہوں گے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔ غرض یہ کہ جمع روایات میں اس باب میں چار طرح پر ہیں، اول میں فعل اس کا، دوسری میں عدم محبت اس کی، تیسری میں ثنا اس کی تارک پر، چوتھے میں نبی اس سے۔ اور کچھ تعارض نہیں ان سب

روایتوں میں بحمد اللہ والمنہ اس لیے کہ فعل اس کا دلالت کرتا ہے جواز پر اور عدم محبت اس کی منع پر دل نہیں اور ثنا اس کی تارک پر دلالت کرتی ہے کہ ترک اس کا اولیٰ اور افضل ہے اور نہی اس سے علی سبیل الاختیار ہے یا نہی محمول ہے اس داغ پر کہ جو بغیر حاجت کے قبل حدوث مرض کے احتیاطاً عمل میں آئے (زاد المعاد) اور نہ پائے گا تو اس سے بہتر تفصیل اور تطبیق کہیں۔ واللہ اعلم۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ

پچھنے (سینگی) لگانے کے بیان میں

(۲۰۵۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ . (اسنادہ صحیح عند الالبانی) تخریج مشکاة المصابیح (۴۵۴۶) الروض النضیر (۱۰۸۰) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۹۰۷) مختصر الشمائل المحمدیہ (۳۱۳) علی زئی نے اس کو قنادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے نبی ﷺ پچھنے لگاتے تھے اخدعین میں، اور کاہل میں، اور پچھنے لگاتے تھے سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں کو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: اخدعین تشنیہ ہے اخدع کا اور وہ دونوں رگیں ہیں جانہین میں گردن کے، اور کاہل دونوں شانوں کے بیچ میں، اور حجامت احدین پر نفع دیتی ہے، امراض سر اور جمیع اجزاء کو اس کی مثل منہ اور دانتوں اور کانوں اور آنکھوں کے اور ناک اور حلق کے جب کہ حدوث ان کا کثرت دم کے سبب سے یا فساد خون سے یا دونوں سے ہو، اور حجامت کاہل پر نفع دیتی ہے شانوں کے درد کو اور حلق کو، اور صحیحین میں ہے کہ آپ تین جگہ پچھنے لگاتے تھے ایک شانوں کے بیچ میں اور دو اخدعین پر اور تاربخائے مذکور میں لگانا مسنون ہے، اور خون ان دونوں میں جوش اور تریزید پر ہوتا ہے بخلاف اول ماہ اور آخر اس کے اور حجامت سطح بدن کو زیادہ مفید ہے بہ نسبت فصد کے، اور فصد مفید ہے داخل بدن کو اور بلاد حارہ میں کہ خون رقیق ہوتا ہے مثل خطہ عرب کے حجامت زیادہ تر مفید ہے اس لیے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ان خیر ما تداویمت به الحجامۃ والفصد۔ (زاد المعاد)



(۲۰۵۲) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ: ((أَنَّهُ لَمْ يَمْرَ عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمْرُوهُ: أَنَّ مُرَأْمَتَكَ بِالْحِجَامَةِ)) . (صحیح عند الالبانی) سلسلة الاحادیث الصحیحة

(۲۲۶۳) تخریج مشکاة المصابیح (۴۵۴۴) و ابن ماجہ (۳۴۷۷) بعض محققین نے اس کو عبدالرحمان بن اسحاق الکوفی کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے حال اس شب کا کہ سیر کرائی گئی ان کو یعنی معراج کا کہ نہ گزرے وہ کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر حکم کیا انہوں نے کہ آپ حکم کر دیجیے اپنی امت کو حجامت کا۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔



(۲۰۵۳) حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غُلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُونَ فَكَانَ إِتْنَانِ يُغْلَانِ عَلَيْهِ وَ عَلَى أَهْلِهِ وَ وَاحِدٌ يَحْجِمُهُ وَ يَحْجِمُ أَهْلَهُ. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ((نَعَمْ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالْدَّمِ وَيُخَفِّفُ الصُّلْبَ وَيَجْلُو عَنِ الْبَصَرِ)) (ضعیف) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ (۲۰۳۶) ابن ماجہ (۳۴۷۸) اس میں عباد بن منصور ضعیف ہے۔ وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلَى مَلَأَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا عَلَيْكَ بِالْحَجَامَةِ. وَقَالَ: ((إِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُونَ فِيهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ أَحَدَى وَعَشْرِينَ)) وَقَالَ ((إِنَّ خَيْرَ مَا تَذَوِّبُونَ بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ)) وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَدَهُ الْعَبَّاسُ وَأَصْحَابُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَدَنِي؟)) فَكُلُّهُمْ أَمْسَكُوا فَقَالَ: ((لَا يَنْفِي أَحَدٌ مِمَّنْ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لَدَّ غَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ)) قَالَ النَّضْرُ: اللَّدُودُ: الْوَجُورُ. (صحیح)

ترجمہ: ہم سے عباد بن منصور نے بیان کیا کہا میں نے عکرمہ سے سنا انہوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تین غلام تھے بچھنے لگانے والے، سودا اس میں سے مزدوری کرتے تھے، اور اجرت پر بچھنے لگاتے تھے اور ایک ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے گھر والوں کے بچھنے لگاتھا۔ کہا راوی نے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا خوب ہے غلام بچھنے لگانے والا لے جاتا ہے خون کو اور ہلکا کر دیتا ہے پیڑ کو۔ اور صاف کرتا ہے بصر کو اور کہا کہ آنحضرت ﷺ جب معراج کو تشریف لے گئے نہ گزرے کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر کہا انہوں نے لازم پکڑ و حجامت کو۔ اور فرمایا آپ ﷺ نے: بہتر تاریخ جس میں حجامت کرو تم سترھویں، انیسویں، اکیسویں تاریخ ہے اور بہترین دوا سعوط ہے لدود ہے اور حجامت اور مشی۔ اور تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ کے لدود کیا عباس اور اصحاب ان کے نے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کس نے: مجھے لدود کیا ہے؟ پس سب خاموش ہو گئے پھر فرمایا: نہ رہے کوئی گھر میں مگر لدود کیا جائے سوا ام آنحضرت ﷺ کے جو عباس ہیں۔ کہا نضر نے لدود بمعنی وجور کے اور وجور بھی وہی دوا ہے جو منہ میں ڈالی جائے۔

فائدہ: اس باب میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر عباد بن منصور کی روایت سے۔

۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِي بِالْحِنَاءِ

مہندی سے دوا کرنے کے بیان میں

(۲۰۵۴) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَدِّهِ سَلْمَى، وَكَانَتْ تَحْدِثُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَتْ: مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُرْحَةً وَلَا نَكْبَةً إِلَّا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَاءَ. (اسنادہ صحیح عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبید اللہ بن علی لیں الحدیث ہے۔ تقریب (۳۳۲۲)

ترجمہ: روایت ہے علی بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے کہ خدمت کرتی تھیں رسول اللہ ﷺ کی کہا ان کی دادی نے کہ نہ ہوتا تھا رسول اللہ ﷺ کے کوئی زخم یا پتھر یا کانٹے کی جراحت مگر یہ کہ حکم فرماتے تھے مجھے آنحضرت ﷺ مہندی رکھنے کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر فائدہ کی روایت سے۔ اور بعض نے فائدہ سے یوں روایت کی ہے کہ روایت ہے فائدہ سے کہ کہا فائدہ نے: روایت ہے عبد اللہ بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سلمیٰ سے۔ اور عبید اللہ بن علی اصح ہے یعنی بہ نسبت علی بن عبید اللہ کے۔ روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے فائدہ سے جو مولیٰ ہیں عبید اللہ بن علی کے انہوں نے اپنے مولیٰ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں۔

مترجم: حنا بارہ درجہ اولیٰ میں، یا بس ہے ثانیہ میں۔ اور شجر حنا اور اغصان اس کے مرکب ہیں قوۃ مجملہ سے کہ جو آئی ہے اس میں بسبب جو ہر مائی کے کہ حار ہے باعتماد اور قوت قابضہ سے کہ جو آئی ہے اس میں جو ہر ارضی سے کہ بارد ہے اور منافع اس کے بہت ہیں۔ مجملہ ان کے یہ ہے کہ وہ محلل ہے نافع ہے آگ جلے ہوئے کو، اور مقوی اعصاب ہے ضداد اور نافع قروح فم کو مضغاً اور نافع ہے اور ام حارہ کو ضداداً، اور جراحات میں دم الاخوین کی تاثیر رکھتی ہے، اور سفوف اس کا اگر موم میں ملا کر باختلاط روغن گل ضداد کریں تو اوجاع جنب کو مفید ہے اور اس کے خواص مجربہ سے ہے کہ اگر کسی لڑکی کو چچک نکلتی ہو اور اس کے تلووں میں خوب مہندی لگائیں اس کی آنکھیں ضرر سے محفوظ رہیں اور اگر پتے اس کے پانی میں بھگو کر صاف کر کے بیس درہم اور شکر دس درہم ملا کر پیویں اور چالیس دن تک ایسا ہی کریں اور غذا ضان صغیر کا گوشت رکھیں تو ابتدائے جذام میں فائدہ عجیبہ ظاہر ہو۔ اور حکایت کرتے ہیں ایک شخص کے ناخن بگڑ گئے تھے اور اس نے بہت کچھ مال خرچ کر مگر صحت حاصل نہ ہوئی آخر بتائی اس کو ایک عورت نے حنا کہ دس دن

تک پیوے اسے پانی میں بھگو کر پس پی اس نے اور اچھے ہو گئے ناخن اس کے۔ اور نفع بخشی ہے ضاداً چھالوں اور پھوڑوں کو جو ساقین اور رجلین میں نکلیں، اور یہ مجرب ہے مترجم کا۔



۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقِيَةِ

تعویز اور جھاڑ پھونک کی کراہت کے بیان میں

(۲۰۵۵) عَنْ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ اِكْتَوَىٰ اَوْ اسْتَرْفَىٰ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۴۴) تخریج مشکاة المصابیح (۴۵۵)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: جس نے داغ دلوایا جھاڑ پھونک کی وہ نکل گیا اہل توکل سے۔
فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور ابن عباس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے۔
 مترجم: رقیہ وہ دعا ہے کہ جس کو بیمار پر پھونکیں اور صاحب آفت کو اس سے جھاڑیں جیسے صرع وغیرہ۔ اتنی قول المترجم۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

اس کی رخصت کے بیان میں

(۲۰۵۶) عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی رقیہ کی بچھو میں اور نظر بد اور نملہ میں۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے نملہ کچھ دانے ہیں کہ نکلتے ہیں پہلی میں اور تحقیق رقیہ کی اور تطبیق احادیث آگے آتی ہے۔

☆ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: رَخَّصَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی رقیہ کی بچھو میں اور نملہ میں۔

فائدہ: اور یہ میرے نزدیک صحیح تر ہے معادیہ بن ہشام کی روایت سے جو مروی ہے سفیان سے یعنی جو اوپر گزری۔ اس باب میں بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ اور طلق بن علی اور عمرو بن حزم اور ابی خزیمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۔ قول ترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۰۵۷) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَا رُقِيَّةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حِمَةٍ)) .

(اسنادہ صحیح - مشکاة المصابیح : ۴۵۵۷)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: رقیہ نہیں ہے مگر نظر بد اور بچھو سے۔

فائدہ: روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حصین سے انہوں نے شعی سے انہوں نے بریدہ سے۔

مترجم: رقیہ کے باب میں احادیث کئی طور پر وارد ہوئی ہیں بعضی دلالت کرتی ہیں جواز پر۔ چنانچہ احادیث باب اور اسی طرح مسلم میں مروی ہے کہ بیمار ہوئے آپ ﷺ اور رقیہ کیا جبرئیل علیہ السلام نے آپ پر، اور بہت سی روایتیں وارد ہوئیں اس کے جواز میں اور بعض احادیث دال ہیں اس پر کہ ترک اس کا اولیٰ ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار آدمی داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے کہ رقیہ نہ کرتے ہوں گے۔ اور اسی طرح روایت باب سابق کی اور کچھ مخالفت نہیں ہے ان حدیثوں میں بلکہ جس میں اس کے ترک کی روایت اور تارک کی تعریف اور ثناء وارد ہوئی ہے مراد اس سے وہ رقیہ ہیں جن کے معنی معلوم نہیں یا کلام کفار سے ہیں یا غیر عربی میں ہیں یا کسی اور زبان غیر معلومہ میں کہ احتمال ہے اس میں شرک کا اور استعانت بالغیر کا سوائے باری تعالیٰ شانہ کے۔ اور جس میں جواز مذکور ہے مراد اس سے وہ رقی ہیں جو ماخوذ ہیں الفاظ قرآن اور اسائے الہی سے کہ وہ منع نہیں ہیں۔ بلکہ مسنون ہیں اور بعض نے کہا کہ نہی محمول ہے افضلیت پر اور بیان توکل کے لیے اور اذن اور فعل رقی کا مذکور ہے بیان جواز کے لیے۔ اور ابن عبد البر بھی اسی کے قائل ہیں مگر مختار مذہب اول ہے یعنی مسنون ہونا رقی قرآن وغیرہ کا اور نقل کیا ہے بعض نے اجماع جواز رقی قرآن پر، اور اسی طرح جو ماخوذ ہوں اذکار الہی سے۔ اور مازری نے کہا جمیع رقی جائز ہیں جب کتاب اللہ سے ہوں اور منع وہ ہیں جو لغت حجازی میں ہوں یا معنی اس کے معلوم نہ ہوں، اس واسطے کہ احتمال ہے اس میں کفر کا اور کہا ہے رقیہ اہل کتاب میں اختلاف ہے پس ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے جائز رکھا اور کمرہ کہا اس کو مالک نے اس خوف سے کہ انہوں نے بدل ڈالا ہو جیسے بدل ڈالا اللہ کی کتابوں کو اور جنہوں نے اُن کو جائز رکھا۔ انہوں نے کہا ظاہر یہی ہے کہ نہ بدلا ہوا انہوں نے رقی کو اس لیے کہ غرض ان کی اس کے تبدیل کے ساتھ متعلق نہ تھی بخلاف سائر احکام شرع کے۔ اور مسلم میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اعرضوا علی رفاکم لا باس بالرقی ما لم یکن فیہا شیء انتہی ما فی النووی۔ فقیر کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اس قول نے جو فیصلہ کر دیا رقی کے باب میں وہ سب سے بہتر ہے۔



۱۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّقِيَّةِ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ

معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنے کے بیان میں

(۲۰۵۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوَّذَاتَانِ ،

فَلَمَّا نَزَلْنَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا . (صحيح عند الالبانى) تخريج مشكاة المصابيح (٤٥٦٣) بعض محققين کہتے ہیں اس میں الجمری راوی غلط ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے جنوں سے اور آدمیوں کی نظر بد سے یہاں تک کہ اتریں معوذتین پھر جب یہ اتریں لے لیا آپ نے اس کو اور چھوڑ دیا اس کے سوا اور دعاؤں کو استعاذہ کی۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: معوذتین نام ہے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا اور فضائل ان دوسو توتوں کے بہت ہیں۔ چنانچہ عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ہم جاتے تھے آنحضرت ﷺ کے ساتھ جھہ اور ابواء کے بیچ میں کہ سخت آندھی اور ظلمت نے ہم کو گھیر لیا، سورسول اللہ ﷺ پڑھنے لگے معوذتین اور فرمایا: اے عقبہ پناہ مانگو یہ دوسو توتیں پڑھ کر کہ کسی پناہ مانگنے والے نے مثل اس کے پناہ نہ مانگی (ابوداؤد) اور عبداللہ بن ضعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک اندھیری رات میں رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈنے نکلے اور ہم نے پایا ان کو تب فرمایا ہم سے آنحضرت ﷺ کے کہہ دیں، میں نے کہا کیا کہوں؟ فرمایا کہہ قل هو اللہ احد اور معوذتین جب صبح کرے تو اور جب شام کرے تو تین تین بار کہ کافی ہوگا تجھے ہر شے سے۔ یعنی پناہ ہوگی تجھے ہر بلا سے۔ (النسائی و ابوداؤد)

۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

نظر بد سے جھاڑ پھونک کے بیان میں

(۲۰۵۹) عَنْ عُيَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ: أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقْتَهُ الْعَيْنُ)) .

(صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (۴۵۶۰) تخريج الكلم الطيب (۲۴۶) الصحيحة (۱۲۵۲) ظلال الحنة (۳۱۰)

ترجمہ: روایت ہے عبید بن رفاعہ سے کہ اسماء نے کہا یا رسول اللہ ﷺ (جعفر کے لڑکوں کو نظر جلدی لگ جاتی ہے کیا دم جھاڑ کیا کروں ان کے لیے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں اس لیے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہو جاتی یعنی چونکہ کوئی چیز تقدیر پر غالب نہیں ہو سکتی ورنہ قوت اس میں ایسی ہے کہ تقدیر پر غالب ہو جاسکتی تھی۔

فائدہ: اس باب میں عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث ایوب سے انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے۔

(۲۰۶۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُولُ : ((أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَأَمَةٍ)) وَيَقُولُ : ((هَكَذَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ إِسْحَاقَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)) . (صحيح) (الروض النضر (۴۳۹))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ پناہ کی دعا کرتے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لیے ان کلمات سے اُعیذُ کُما تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں پناہ مانگتا ہوں میں واسطے تمہارے بوسیلہ کلمات اللہ کے کہ پورے ہیں یعنی صدق و بلاغت میں ہر شیطان یعنی سرکش سے اور ہر فکر میں ڈالنے والی چیز سے، اور ہر آنکھ جنوں میں ڈالنے والی سے اور فرماتے تھے ابراہیم علیہ السلام بھی انہیں الفاظ سے تعویذ فرماتے تھے اسحق اور اسماعیل علیہ السلام کو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے حسن بن علی غلال نے انہوں نے یزید بن ہارون اور عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے ہم معنی اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ہامہ کل ذات ہم یعنی وہ چیز کہ فکر و غم میں ڈالے مثل مرض و آفات و ملیات کے۔ اور لامۃ ای ذات لم، یعنی لم والی چیز، اور لم ایک قسم ہے جنوں کی یلم بالانسان ای تقرب منہ۔ اور مراد عین الامہ سے نظر بد ہے۔ اور مزید تفصیل اور تحقیق اس کی آگے آتی ہے۔



۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ وَالْغُسْلُ لَهَا

اس بیان میں کہ نظر لگ جانا حق ہے اور اس کے لیے غسل کرنا

(۲۰۶۱) عَنْ حَابِسِ التَّمِيمِيِّ : أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنِ حَقٌّ)) .

(اسنادہ ضعیف عند الالبانی۔ الضعیفہ : ۴۸۰۴ - لکن قوله "العين حق" صحيح۔ الصحيحہ : ۱۲۴۸)

ترجمہ: روایت ہے حابس تمیمی سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے نہیں معتبر ہے وہ حقیقت ہام کی جو عرب میں مشہور ہے، اور نظر بد کا اثر صحیح ہے۔



(۲۰۶۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا

اسْتَغْسَلْتُمْ فَأَغْسِلُوا)) . (اسنادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۱۲۵۱، ۱۲۵۲ - الکلم الطیب : ۲۴۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کوئی چیز غالب ہوتی تقدیر پر تو نظر بد غالب ہوتی ہے اور جب حکم کریں تم کو لوگ غسل کرنے کا تو غسل کرو۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث حبیہ بن حابس کی یعنی حدیث اول غریب ہے۔ اور روایت کی شعبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے حبیہ بن حابس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد نہیں ذکر کرتے ہیں اس سند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔

مترجم: اثر نظر بد کا حق ہے اور بہت روایات سے اس کا ثبوت ہے اور اجماع امت سے ثابت ہے کسی نے انکار نہ کیا اس کا مگر ایک فرقہ مبتدعہ نے اور کوئی محذور عقلی اس کے ثبوت میں لازم نہیں آتا۔ اور شاربغ نے اس کی خبر دی ہے پھر وجہ کیا عدم قبول کی مگر جہالت اور غبات، اور اثر اس کا کئی احتمال رکھتا ہے اول یہ کہ عائن کی آنکھ سے ایک قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے کہ اس سے دوسرے کو نقصان پہنچتا ہے، اور یہ متمنع نہیں جیسا کہ انبعاث قوت سمیہ کا سانپ کی آنکھ سے متمنع نہیں بلکہ بعض سانپوں میں واجب الوجود نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ اس کے نگاہ کرنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے یا حمل گر جاتا ہے۔ چنانچہ ابتر اور ذی اللطعتین کے یہ خاصیت حدیث صحیح میں آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ اور اسی طرح حاسد کی آنکھ سے محسوس کو ضرر پہنچتا ہے ظاہر ہے دوئم یہ کہ منبعث ہوتے ہیں جواہر غیر مرئیہ اللطفیہ عائن کی آنکھ سے اور نفوذ کر جاتے ہوں مسامات میں معین کے اور باعث ہوتے ہوں اس کے فساد و ہلاک کا۔ سوم یہ کہ پیدا کر دیتا ہو اللہ تعالیٰ ایک قوت سمیہ معین کے جسم میں جبکہ مقابل ہو وہ عائن کے اور نہ ہو کسی قسم کی تاثیر عائن کی آنکھ میں، اور یہ قول منکران تاثیرات اشیاء کا ہے اور اس گروہ نے بند کر لیا اپنے اوپر دروازہ اسباب و علل کا ایسا ہی کہا صاحب زاد المعاد نے اور تضعیف کی اس کی اور کہا کہ عاقل کبھی انکار نہ کرے گا تاثیرات لدواح کا اجسام میں اور ارواح قوی ہیں اور طبائع مختلفہ رکھتے ہیں اور ہر ایک میں تاثیر جدا گانہ ہے پس مثل تاثیر ارواح کی تاثیر عین کی بھی معتبر نہیں۔ اور صحیح تر قول اول ہے اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ عائن پر جبر کیا جائے کہ معین کے لیے وضو کرے یا نہیں۔ پس احتجاج کیا ہے جن لوگوں نے واجب کہا ہے ساتھ قول آنحضرت ﷺ کے جو مروی ہوا ہے اذا استغسلتم فاغسلو اور بروایت موطأ وضو کا امر بھی آیا ہے اور امر ہوتا ہے وجوب کے لیے۔ اور مازری نے کہا کہ صحیح میرے نزدیک وجوب ہے اور بعید ہے اختلاف کرنا اس کے وجوب میں جبکہ معین کے ہلاک ہونے کا خوف ہو اور عادتہ وضو عائن کا موجب صحت ہوئے، اور کیفیت وضو کی جس نے نظر بد لگائی ہو ایک کیفیت خاصہ ہے کہ موسیٰ میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے کہ ہا زہری نے لاوین ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا عائن کے آگے اور وہ اس پانی میں اپنی ہتھیلیاں ڈال کر دھوے اور اسی میں کلی کرے پھر دھوے اپنا منہ اسی پیالہ میں یعنی غسلہ باہر نہ گراوے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر پانی لیوے اور داہنی ہتھیلی پر ڈالے اس طرح کہ پیالہ ہی میں گرے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر پانی لیوے اور بائیں ہاتھ پر ڈالے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنی کہنی پر پانی بہاوے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں کہنی پر پانی بہاوے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے پر پانی بہاوے۔ پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں ہاتھ پر پانی بہاوے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے گھٹنے پر، پھر دھوے اسی میں داخل ازار اپنا یکبارگی اور وہ پانی میں معین کے سر پر ڈال دیا جاوے۔ اور داخل ازار سے یہاں بعض نے کہا ہے تہمت مراد ہے یعنی ایک کو تہمت کا جو

اندر کی طرف ہو اور بدن سے لگا ہوا سے بھی دھوے۔ اور بعض نے کہا مراد اس سے وہ بدن ہے جو ازار میں ڈھنپا ہوتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے مراد مذاکیر یعنی خسیہ اور ذکر ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ مراد اس سے درک ہے کہ ازار وہیں باندھی جاتی ہے (ہذا خلاصۃ مافی النووی، زاد المعاد مسوی) اور حجۃ اللہ میں ہے کہ العین حق اور حقیقت تاثیر ہے المام نفس عائین اور وہ ایک صدمہ ہے کہ حاصل ہوتا ہے اس کی المام سے معین کو اور ایسے ہی نظر جن کی۔ انتہی۔



۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّعْوِذِ

تعویذ پر اجرت لینے کے بیان میں

(۲۰۶۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَأَلْنَاهُمْ الْقِرَى فَلَمْ يَقْرُوا، فَلَدَغَ سَيْدُهُمْ فَاتَوْنَا فَقَالُوا: هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَرْفِي مِنَ الْعَقَرِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ أَنَا، وَلَكِنْ لَا أَرْفِيهِ حَتَّى تُعْطُونَا غَنَمًا قَالُوا: فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلَاثِينَ شَاةً فَقَبِلْنَا، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَأَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ. قَالَ: فَعَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا تَعْمَلُوا حَتَّى تَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي صَنَعْتُ، قَالَ: ((وَمَا عَلِمْتُ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ؟ أَقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاصْرُبُوا إِلَيَّ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ)). (اسنادہ صحیح) الارواء (۱۵۵۶) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹے لشکر میں پھر اترے ہم ایک قوم کے پاس اور مانگی ہم نے ان سے مہمانی پھر مہمانی، نہ کی ہماری انہوں نے، سو کاٹ کھایا کسی بچھو نے ان کے سردار کو، سو آئے وہ ہمارے پاس اور کہا کوئی ہے تم میں سے کہ جھاڑتا ہو بچھو کو؟ کہا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے کہا ہاں! میں جھاڑتا ہوں لیکن نہ جھاڑوں گا میں جب تک نہ دو تم ہم کو کچھ بکریاں، کہا انہوں نے ہم تم کو دیں گے تیس بکریاں، سو قبول کیں ہم نے اور پڑھی میں نے اس پر الحمد للہ سات بار، سو اچھا ہو گیا وہ اور لے لیں ہم نے بکریاں۔ کہا راوی نے کہ پھر ہمارے دل میں خیال آیا سو کہا ہم نے اپنے یاروں سے مت جلدی کرو یہاں تک کہ آؤ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس، کہا جب آئے ہم آنحضرت ﷺ کے پاس ذکر کیا میں نے اپنے کام کا فرمایا آپ ﷺ نے: کیونکر معلوم ہوا تم کو کہ سورہ فاتحہ رقیہ ہے؟ پھر فرمایا آپ ﷺ نے لو بکریوں کو اور لگاؤ میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو نصرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے اور رخصت دی شافعی نے معلم کو کہ تعلیم قرآن پر اجرت لیوے۔ اور کہا جائز ہے کہ چکالیوے اور شرط کر لے وہ اپنی اجرت کو، اور احتیاج کیا اسی حدیث سے۔ اور روایت کی شعبہ نے

اور ابو عوانہ اور کئی لوگوں نے ابوالتوکل سے انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث۔

(۲۰۶۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَرُّوا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُؤُوهُمْ وَلَمْ يُضَيِّقُوهُمْ فَاشْتَكَى سَيِّدُهُمْ فَأَتَوْنَا فَقَالُوا: هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ؟ قُلْنَا: نَعَمْ وَلَكِنْكُمْ لَمْ تَقْرُؤُوا وَلَمْ تُضَيِّقُوا فَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعَلًا، فَجَعَلُوا عَلَى ذَلِكَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَّا يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْرًا، فَلَمَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ، قَالَ: ((وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ؟)) وَلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِنْهُ، وَقَالَ: ((كُلُّوْا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسْمِهِمْ)) . (اسنادہ صحیح۔ انظر ما قبلہ)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ کچھ لوگ اصحاب نبی ﷺ سے گزرے ایک قبیلہ پر عرب کے پھر نہ مہمانی کی انہوں نے اور نہ ضیافت کی ان کی پھر کچھ شکایت ہو گئی ان کے سردار کو یعنی پیامبر کی وغیرہ کی سو آئے وہ ہمارے پاس اور پوچھا کہ کوئی دوا تمہارے پاس ہے؟ ہم نے کہا ہاں لیکن تم نے نہ مہمانی کی ہماری اور نہ ضیافت کی، سو ہم دوا نہ کریں گے جب تک تم ہمارے لیے کچھ مزدوری نہ ٹھہراؤ، سو مقرر کیا انہوں نے ایک گلہ بکریوں کا۔ سو ایک مرد ہم میں کا اس پر سورہ فاتحہ پڑھنے، سو اچھا ہو گیا وہ سردار پھر جب حاضر ہوئے ہم نبی ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا ہم نے اس کا اور فرمایا آپ ﷺ نے: کس نے بتایا تجھ کو کہ وہ سورہ رقیہ ہے۔ اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ آپ نے ان بکریوں کے لینے سے کچھ منع کیا ہوا یا اس سورت کو رقیہ بنانے سے منع فرمایا ہو۔ اور فرمایا آپ ﷺ نے: کھاؤ وہ بکریاں اور میرا بھی ایک حصہ اس میں لگاؤ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور یہ روایت صحیح تر ہے غمش کی روایت سے جو جعفر بن ایاس سے مروی ہے اور اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابو بشر سے کہ نام جن کا جعفر بن ابی وحشیہ ہے وہ روایت کرتے ہیں ابوالتوکل سے وہ ابوسعید سے اور جعفر بن ایاس، وہی جعفر بن ابی وحشیہ ہیں۔

مترجم: اس حدیث میں تصریح ہے رقیہ کی اجرت کے جواز پر اور اس پر کہ اجرت اس کی حلال و طیب ہے کراہت تک بھی اس میں نہیں، اور اسی پر قیاس کیا ہے بعض نے تعلیم قرآن کی اجرت کو اور جائز کہا ہے اس کو۔ اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور دوسرے لوگوں کا سلف سے اور جو ان کے بعد تھے۔ اور منع کیا ہے اجرت تعلیم کو ابو حنیفہ نے اور جائز کہا ہے رقیہ کی اجرت کو بمنطوق حدیث مذکور کے۔ اور تقسیم کرنا ان بکریوں کا اپنے یاروں پر تبرعاً اور باعتبار مروت کے تھا ورنہ وہ سب حق تھا انہی صحابی کا جنہوں نے رقیہ کیا تھا اور آپ نے جو فرمایا کہ میرا بھی حصہ لگاؤ اس میں مقصود تھا دل خوش کرنا اصحاب کا اور مبالغہ تھا اس کی حلت میں کہ صحابہ کو معلوم ہو جائے کہ اس میں کوئی شائبہ کراہت بھی نہیں حرمت کا کیا ذکر ہے، اور آنحضرت ﷺ کی عادت مبارک اپنے اصحاب کے ساتھ ایسی ہی تھی چنانچہ عنبر سے جو ایک بڑی مچھلی تھی اور اصحاب نے اس میں سے کھایا تھا اور حمار وحشی جو ابو قتادہ نے شکار کیا تھا اس میں سے بھی آپ نے حصہ اپنا مقرر کر دیا اور قطیعاً من الغنم جو حدیث میں وارد ہے۔ اہل لغت

نے کہا ہے کہ قطعاً غالباً مستعمل ہے دس سے چالیس تک بکریوں کے لیے۔ اور بعض نے کہا ہے پندرہ سے پچیس تک کے لیے ہے اور جمع اس کی اقطاع اور اقطع اور قطعان اور اقطاعی آتی ہے مثل حدیث واحادیث کے۔ اور مستحب ہے اس حدیث کی رو سے پڑھنا فاتحہ کالدیغ اور مرلیض اور آفت رسیدہ پر۔ اور صاحب اسقام پر اور مسلم کی روایت میں ہے کہ سید الحی سلیم یعنی لوگوں نے آن کر کہا سردار ہمارے قبیلہ کا سلیم ہے یعنی لدیغ ہے اور لدیغ یعنی کاٹے ہوئے کو سلیم کہنا باعتبار تقاول کے ہے جیسے دار المرئی والمرض کوشفا خانہ کہتے ہیں۔ (کذا کراؤدی فی شرح مسلم)



۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّقِيِّ وَالْأَذْوِيَةِ

اس بیان میں کہ جھاڑ پھونک اور ادویہ تقدیر میں داخل ہے

(۲۰۶۵) عَنْ أَبِي خِزَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : ((سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرَفِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَثِقَاءَ نَتَقِيهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا؟ قَالَ : ((هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ)) .

(استادہ ضعیف) التعليق على الروضة النديه (۲/۲۲۸) تخريد مشكاة المصابيح حديث (۹۷) اس میں ابوخرامہ مجہول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوخرامہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ پوچھا میں نے یا رسول اللہ ﷺ بھلا خبر دیجیے مجھ کہ یہ رقیہ جس سے جھاڑ پھونک کرتے ہیں ہم اور دوا کہ جس سے علاج کرتے ہیں ہم اور پچاؤ کی چیزیں کہ جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں یعنی مانند سپر اور قلعه وغیرہ آیا پھیر دیتے ہیں اللہ کی تقدیر میں سے کچھ فرمایا آپ ﷺ نے یہ خود تقدیر میں داخل ہیں۔ یعنی ان کا ہونا بھی تقدیر میں لکھا ہے مثلاً فلائی بیماری فلائی دوا سے جائے گی اور فلائی بیماری اس رقیہ سے دور ہوگی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور ابن عیینہ سے دونوں روایتیں مروی ہوئی ہیں، سو بعض نے کہا عن ابی خزامہ عن ایہ اور بعض نے کہا عن ابی خزامہ عن ابن عیینہ کی سواور لوگوں نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور ہم نہیں جانتے ابوخرامہ کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کے۔

مترجم: اس حدیث سے اثبات ہوا تقدیر کا اور معلوم ہوا کہ تاثیر ادویات وغیرہ بھی تقدیر الہی سے ہے اور دوا کرنا اسی طرح اور اسباب کے ساتھ متوسل ہونا خلاف توکل نہیں جیسا کہ بعض نادان کہتے ہیں جو تقدیر میں ہوگا وہی ہوگا دوا سے کیا ہوگا بات اصل یہ

ہے کہ دوا سے بھی جو ہو گا وہ بھی تقدیر کے موافق ہے۔



۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكُمَاةِ وَالْعَجْوَةِ

کھمبی اور عجوہ (عمدہ کھجور) کے بیان میں

(۲۰۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ،

وَالْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ)) . (حسن صحيح - المشكاة : ۴۳۵ - التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عجوہ جنت کے میوؤں میں سے ہے اور اس میں شفا ہے زہر سے اور کماۃ ایک قسم کی من ہے جو بنی اسرائیل پر اترا تھا اور پانی یعنی عرق اس کا شفا ہے آنکھ کے درد کی۔

فائلا: اس باب میں سعید بن زید اور ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے محمد بن عمر کی روایت سے مگر سعد بن عامر کی سند سے۔

(۲۰۶۷) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ

لِلْعَيْنِ)) . (اسنادہ صحیح - الروض النضیر : ۴۴۴)

ترجمہ: سعید بن زید نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: کماۃ ایک قسم ہے من کی اور پانی یعنی عرق اس کا شفا ہے آنکھ کے درد کی۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۰۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا : الْكُمَاةُ جَذَرُ الْأَرْضِ، فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ : ((الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ)) .

(اسنادہ صحیح - بما قبلہ)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ چند لوگوں نے اصحاب میں سے کہا کہ کماۃ پچک ہے زمین کی، اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے کماۃ من سے ہے اور عرق اس کا شفا ہے آنکھ کی اور عجوہ جنت کے میوؤں سے ہے اور شفا ہے اس میں زہر سے۔

(۲۰۶۹) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : حَدَّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : أَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُورٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصْرْتُهُنَّ

فَجَعَلْتُ مَاءَ هُنَّ فِي قَارُورَةٍ فَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي فَبَرَأَتْ . [اسنادہ ضعیف] اس کی سند انقطاع کی وجہ سے

ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے، کہا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا لیے میں نے تین کماۃ یا پانچ یا سات اور نچوڑائیں نے ان کا

عرق، اور رکھ دیا اس کو ایک شیشہ میں، پھر آنکھوں میں لگایا ایک لڑکی کے تو اچھی ہو گئی وہ۔

مترجم: کماۃ بفتح کاف و سکون میم و فتح ہمزہ ایک نبات خود رو ہے کہ زمین میں خود بخود بغیر جوتے بوئے اگتی ہے ہندی میں اسے کھنھی کہتے ہیں، آپ ﷺ نے جو فرمایا کہ وہ من میں سے اس سے یہ مراد نہیں کہ حقیقہ وہ من ہے اس لیے کہ من تو مثل شخصین کے ایک شے آسمان سے برستی تھی بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر جوتے بوئے جیسے ان کو من عنایت فرمایا ویسے ہی تم کو یہ عنایت کی۔ اور بعض نے کہا من المن سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اتقان اور احسان فرمایا اس کے ساتھ اپنے بندوں پر، اور یہ جو فرمایا کہ پانی اس کا شفا ہے آنکھ کے لیے اس میں تین قول ہیں: اول یہ کہ عرق اس کا ملاویں ادویہ چشم میں نہ یہ کہ اکیلا اسے استعمال کریں یہ ذکر کیا ابو عبید نے۔ دوسرے یہ کہ اسے گرم کر کے عرق نچوڑ لیں اور اکیلا ہی استعمال کریں کہ آگ اس سے اخلاط فاسدہ کو دور کر دیتی ہے اور باقی رہ جاتے ہیں منافع اس کے گرم کرنے سے۔ تیسرے یہ کہ آب کماۃ سے مراد وہ پانی ہے بارش کا کہ جس سے کماۃ پیدا ہوتا ہے اور وہ پہلا پانی ہے کہ ایام بارش میں برستا ہے، اور اس قول میں اضافت ماء کی اضافت التمرانی ہے نہ اضافت جزئی بخلاف قولین سابقین کے مگر یہ قول نہایت بعید اور ضعیف ہے۔ اور ذکر کیا اس قول کو ابن الجوزی رحمہ اللہ نے۔ اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر فقط تبرید آنکھ کی منظور ہو تو صرف اس کا پانی کافی ہے بغیر اختلاط کسی اور دوا کے اور اس کے سوا کچھ مقصود ہو تو مرکب کیا جائے اور ادویات سے (زاد المعاد)۔ اور عجوبہ ایک قسم عمدہ کھجور ہے مدینہ کی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی بوٹی ہوئی ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جو صبح کو سات عجبہ کھجور کھائے اس کو سحر و سم اثر نہ کرے۔ (الحدیث) اور دفع سحر و سم کی خاصیت اسی نوع میں ہے یا یہ دعا ہے آنحضرت ﷺ کی۔ اور صبح سے مراد نہار منہ کھانا اور اس کے درخت کو لین کہتے ہیں (کرمانی)۔ اور بعض نے کہا کہ یہ فقط دعا ہے آنحضرت ﷺ کی، اس کھجور میں خاصیت دفع سم کی نہیں، اور عدد سات کے تو قینی ہیں جیسے عدد رکعات نماز کے یعنی سر اس کا اللہ ہی کو معلوم ہے یا اس کے رسول ﷺ کو۔ (نہایہ)

(۲۰۷۰) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : حَدَّثْتُ أَنَّ أَبَاهُ رِيَّةَ قَالَ : الشُّوْبِيْزُ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ : قَالَ قَتَادَةُ : يَأْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ إِحْدَى وَعِشْرِينَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِي خِرْقَةٍ فَلْيَنْقَعَهُ فَيَسْتَعِطُّ بِهِ كُلَّ يَوْمٍ فِي مَنْخَرِهِ الْأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْآئِسِرِ قَطْرَةً وَالثَّانِي فِي الْآئِسِرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْآئِمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثُ فِي الْآئِمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْآئِسِرِ قَطْرَةً. (ضعيف الاسناد - مع وقفه لكن صح مرفوعاً دون قول قتاده، يأخذ الصحيحة : ۱۹۰۵)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے کہ احادیث پہنچی ہے مجھ کو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا شو نیز دوا ہے ہر مرض کی مگر موت۔ کہا قتادہ نے یعنی ہر روز اکیس دانے کلونجی کے ایک کپڑے میں پوٹلی باندھ کر بھگودیتے پانی میں پس ناک میں ڈالتے ہر روز داہنے نھنے میں دو بوندی اور بائیں میں ایک، اور دوسرے دن بائیں میں دو بوندیں اور داہنے میں ایک، اور تیسرے دن داہنے میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک۔

۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَجْرِ الْكَاهِنِ

کاہن کی اجرت کے بیان میں

(۲۰۷۱) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَنْهَرِ

الْبَيْغِيِّ وَحُلُوانِ الْكَاهِنِ . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۲۹۱) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے کتے کی قیمت لینے سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے۔ یعنی اس کی مزدوری سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ کہانت کاف کی زیر اور زبردووں طرح پڑھنا جائز ہے از باب نصر بنصر و کرم یكرم جب کہا جائے کہ فلاں شخص کاہن ہو گیا تو اس وقت باب اور کرم سے اور کہن کہا جاتا ہے اور کہانت عرب میں تین قسم تھی ایک یہ کہ جنوں میں سے کوئی دوست ہوتا تھا کسی آدمی کا اور وہ خبر دیتا امور غیب سے باسراق سمع اور یہ فنا ہو گئی بعثت سے رسول اللہ ﷺ کے۔ دوسرے یہ کہ اقطار ارض اور اکناف عالم میں جو قائع اور حوادث ہوں ان سے خبر دے اور ان دونوں قسموں کا معتزلہ اور بعض متکلمین نے انکار کیا ہے حالانکہ اس میں کسی طرح کا استحالہ نہیں بلکہ ممکن ہے عقلاً اور بعید نہیں وجود اس کا لیکن وہ جن جھوٹ سے، کہتے ہیں اور سچ سے اور نبی وارد ہوئی ہے ان کی تصدیق سے اور اعتبار کرنے سے ان کے قول کا۔ اور تیسرے قسم علم نجوم ہے کہ یہ بھی داخل کہانت ہے مگر اس میں کذب بہت واقع ہوتا ہے اور عرافت بھی ایک شعبہ ہے اس کا اور وہ یہ ہے کہ استدلال کرے امور پر ساتھ اسباب و مقدمات کے کہ دعویٰ کرے اس کے پہچاننے، کا اور کبھی مدد ہوتی ہے ان تینوں علوم کو ایک دوسرے سے کہ زجر اور طرق نجوم اور اسباب متعاہدہ ہیں اور یہ سب موسوم ہے کہانت کے ساتھ۔ اور تکذیب کی ان سب کی شرع نے اور منع فرمایا اس کی تصدیق سے (نودی)۔ فقیر کہتا ہے اور داخل ہے اس نبی میں رمال جفار پنڈت اہل فال بد مال جوشی آشتی۔ اور باطل ہے قول ان سمحوں کا نہیں لائق تصدیق کے ان میں سے کوئی مصدق ان کا منکر ہے قرآن و حدیث کا۔ معاذ اللہ من ذالک اور یہ بلا پھیلی اکثر بلاد اسلام اور خواص و عام میں: اعاذنا اللہ من ذالک کلہا۔ اور ضرور ہے اہل علم کو انکار ان کے معتقدین بے دین پر، اور جملہ اہل بدعت و ملحدین ہداهم اللہ رب العالمین و وفقہم بصلاح الأعمال والعقائد الی یوم الدین۔



۲۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّغْلِيْقِ

گلے میں گندہ یا تعویذ لٹکانے کے بیان میں

(۲۰۷۲) عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ أَبِي مَعْبِدٍ الْجُهَنِيِّ

أَعُوذُ بِهِ حُمْرَةً، فَقُلْتُ: أَلَا تَعْلَقُ شَيْئًا؟ قَالَ: الْمَوْتُ أَقْرَبُ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَعْلَقَ شَيْئًا وَكَلَّ إِلَيْهِ)) . (اسنادہ صحیح عند الالبانی۔ غایۃ المرام : ۲۹۷) بعض محققین نے اس کو محمد بن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عیسیٰ بن عبدالرحمن سے کہا انہوں نے کیا میں عبد اللہ بن عکیم کے پاس عیادت کو اور ان کے بدن پر سرخی تھی یعنی مرض کی، سو کہا میں نے کیوں نہیں لٹکاتے آپ کچھ تعویذ؟ فرمایا انہوں نے موت اس سے زیادہ قریب ہے اور فرمایا نبی ﷺ نے: جس نے لٹکائی کوئی چیز وہ سو پ دیا جائے گا اسی کو۔ یعنی پھر تائید نہیں نہ ہوگی۔

فائدہ: حدیث عبد اللہ بن عکیم کی جانتے ہیں ہم اسے فقط ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے ہم معنی اس کی اور اس باب میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: ابو داؤد میں عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: الرقا والتمايم والنو له شرك، یعنی رقا اور تولہ اور تمام سب شرک ہے۔ رقا جمع ہے رقیہ کی، مراد اس سے وہ رقیہ ہے کہ اس میں نام ہوں اضنام کے جیسے اہل ہندو ناپہجاری اور کلوا بیر وغیرہ کی دوہائی دیتے ہیں، مگر جو خداوند کریم کے اسمائے حسنیٰ یا قرآن کے الفاظ سے ہو وہ یہاں مراد نہیں۔ اور تمام جمع تمیمہ کی اور تمیمہ کچھ کنکر پتھر اور شیر کے ناخون وغیرہ اسی قسم کی چیزیں ہیں کہ عورتیں مشرکات اس کو گلے میں لڑکوں کے ڈال دیتی ہیں اور خیال کرتی ہیں یہ لغویات دافع بلیات اور رافع آفات ہیں۔ اور تولہ ایک قسم ہے محرکی کہ عورت اس لیے کرداتی ہے کہ اپنے شوہر کی محبوب ہو جائے اسے ہندی میں ٹوکہ کہتے ہیں، اور اکثر نائیس وغیرہ کیا کرتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان سب کو شرک فرمایا اور اپنی امت کو اس سے روکا آدمیوں کو ان سب سے دور رہنا ضرور ہے ورنہ کمال درجہ کا بے شعور ہے کہ ایک ادنیٰ تو ہم منفعت سے رب غفور کو ناراض کر کے عذاب ابدی مول لے اور ثواب سرمدی چھوڑ دے۔ و ماہذ الا الحق خفی او جہل جلی۔ اور ابن ماجہ میں یہی عبد اللہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ایک ڈور ان کے بدن پر پایا پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے رقیہ کیا ہے حمرہ سے، سو انہوں نے اسے توڑ کر پھینک دیا اور کہا آل عبد اللہ غنی ہیں شرک سے۔ پھر یہی حدیث پڑھی جو ہم نے ابو داؤد سے نقل کی۔ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کے گلے میں پیتل کا حلقہ دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ داہنہ سے ہے، فرمایا آپ ﷺ نے: اتار ڈال اس کو کہ نہ بڑھاوے گا تیرے لیے مگر وہ بن اور داہنہ ایک رگ ہے شانہ اور ہاتھ میں کہ اس کے جھاڑنے کو کچھ لٹکاتے ہیں۔ اس کو حرز الواہنہ کہتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ وہ ایک مرض ہوتا ہے شانہ میں، غرض آپ نے بڑی فصاحت اور خوش طبعی سے جواب دیا کہ یہ لٹکانا موجب تیرے وہن کا ہے یعنی سستی اور ضعف کا دین میں (ابن ماجہ)۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے حجۃ البلقہ میں لکھا ہے کہ جس حدیث میں رقی، تمام اور تولہ سے نبی وارد ہوئی ہے محمول ہے اوپر ان چیزوں کے جن میں

شرک ہو، اور انہماک اور استغراق ہو آدمی کو اسباب میں، اور غفلت اور اعراض ہو مسبب الاسباب سے جل جلالہ و شانہ، غرض یہ کہ لٹکانا کسی چیز کا (تعویذ) جو اسمائے الہی سے ہو شرک نہیں۔ چنانچہ بسند عمرو بن العاص، بن شعیب مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو تعلیم کرتے تھے اپنے بالغ لڑکوں کو اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ۔ اور جو نابالغ ہوتے تھے ان کے گلے میں لکھ کر لٹکا دیتے تھے۔ (ابوداؤد)



۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَبْرِيدِ الْحُمَّى بِالْمَاءِ

پانی سے بخار ٹھنڈا کرنے کے بیان میں

(۲۰۷۳) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَلِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الْحُمَّى فَوْزٌ مِنَ النَّارِ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلہ احادیث الصحیحہ (۱۵۲۶)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بخار جوش سے ہے جہنم کے، سو ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔
فائدہ: اس باب میں اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر اور ابن عباس اور زبیر کی بیوی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔



(۲۰۷۴) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ)) .

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بخار جوش سے ہے جہنم کے، سو ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔
فائدہ: روایت کی ہم سے ہارون بن اسحاق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ سے جو بیٹی ہیں منذر کی انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور اسماء کی حدیث میں کچھ اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔



۲۵۔ بَابُ : دُعَاءُ الْهُيِّ وَالْأَوْجَاعِ كُلِّهَا

(۲۰۷۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ مِنَ الْحُمَّى وَمِنَ الْآَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولَ : ((بِسْمِ

اللّٰهِ الْكَبِيرِ، أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ)) .

(اسنادہ ضعیف - المشکاة : ۱۵۵۴) اس میں ابراہیم بن اسماعیل منکر ضعیف الحدیث ہے۔

بیشعہؓ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ سکھاتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بخار اور سب دردوں میں اس دعا کے پڑھنے کو۔
 اللہ..... آخر تک۔ معنی اس کے یہ ہیں شروع کرتا ہوں میں جھاڑنا اس مرض کا ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ
 اللہ بزرگ کے ہر بھڑکتی رگ سے اور آگ کی گرمی سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے۔ اور ابراہیم ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور مروی ہے اس حدیث میں عرق نعار یعنی رگ آواز کرتی ہوئی۔

مترجم: اس حدیث کو باب سے کچھ ایسا تعلق نہ تھا مگر مؤلف رحمہ اللہ نے اس لیے ذکر کر دیا کہ اس میں مذکور ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں آگ کی گرمی سے؛ اور یہ دعا آپ ﷺ نے بخار کے لیے بتائی تو معلوم ہوا کہ بخار میں اثر ہے نار کا۔ انتہی۔ اور جس بخار کی تبرید آپ ﷺ نے پانی سے فرمائی ہے شاید اس سے مراد بخار صفرای ہوئے کہ اطباء اس میں ٹھنڈا پانی پلاتے ہیں اور برف میں ادویات کو سرد کرتے ہیں اور اطراف مریض آپ سرد سے دھوتے ہیں، پھر بعید نہیں کہ آپ نے یہی نوع مراد لی ہو۔ (نووی) فقیر کہتا ہے اگر سب بخار آپ نے مراد لیے ہوں تو بھی کچھ اشکال نہیں ہے اس لیے کہ آپ ﷺ نے اس کی حرارت کو حرارتِ جہنم فرمایا۔ اور کیا تعجب ہے کہ جہنم کی حقیقت سے اطباء غافل ہوں اور اسے نہ سمجھیں کہ وہ بغیر نور نبوت کے سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ اور ہم نے کلمہ پڑھا ہے آنحضرت ﷺ کا نہ جیکسوں کا، اگر تمام جہان کے حکیم خلاف آپ کے کہیں سب جھوٹے ہیں اور فرمانا آپ ﷺ کا ہی قابل تسلیم اور لائق تعلیم ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔



۶۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْغِيلَةِ

بچے کو دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنے کے بیان میں

(۲۰۷۶) عَنْ بَنْتِ وَهْبٍ - وَهِيَ جُدَامَةٌ - قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((أَرَدْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنِ

الْغِيَالِ فَإِذَا فَارِسٌ وَالرُّومُ يَفْعَلُونَ وَلَا يَقْتُلُونَ أَوْلَادَهُمْ)) . (صحیح) آداب الزفاف (۵۴) غایۃ المرام (۲۴۱)

بیشعہؓ: روایت ہے بنت وہب سے اور نام ان کا جدامہ ہے، کہا انہوں نے سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے ارادہ کیا میں نے کہ منع کروں میں اپنی امت کو غیلہ سے، پھر دیکھا میں نے کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور نہیں ضرر پہنچاتے اپنی اولاد کو۔ یعنی بسبب غیلہ کے ان کی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا۔

فائدہ: اس باب میں اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کی مالک نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ کہا مالک نے اور غیال اور غیلہ یہ ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے اس زمانہ میں کہ دودھ پلاتی ہو لڑکے کو۔

فقیر کہتا ہے اور اس میں احتمال ہوتا ہے کہ حمل رہ جاوے اور دودھ فاسد ہو اور بسبب فساد دودھ کے رضیع کو ضرر پہنچے۔ روایت کی ہم سے عیسیٰ بن احمد نے ابن انہوں نے وہب سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابوالاسود سے اور محمد بن عبد الرحمن بن نوفل سے انہوں نے ام المؤمنین عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جدامہ سے جو بیٹی ہیں وہب اسدیہ کی کہ سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے تھے کہ قصد کیا میں نے کہ منع کروں غیلہ سے یہاں تک کہ یاد کیا میں نے فارس و روم کو کہ وہ کرتے ہیں غیلہ اور ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا کہا مالک نے اور غیلہ یہی ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت رضاع میں جیسا اوپر گزرا۔ کہا ابو عیسیٰ بن احمد نے اور روایت کی ہم سے اسحاق بن عیسیٰ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابوالاسود سے مانند اس کے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(۲۰۷۷) عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جَدَامَةَ بَنَتْ وَهْبِ الْأَسَدِيَّةِ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ)). (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبله] قال مالك: وَالْغِيلَةُ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تَرْضِعُ۔ جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں میں سنا آنحضرت ﷺ سے آپ فرماتے تھے کہ ارادہ کیا میں نے منع کروں غیلہ سے یہاں تک کہ یاد کیا میں نے فارس و روم کو کہ وہ غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ مالک کہتے ہیں غیلہ یہ ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت رضاع میں۔



۲۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

ذات الجنب (نمونہ) کے علاج کے بیان میں

(۲۰۷۸) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْعُتُ الزَّيْتِ وَالْوَرَسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ: وَيَلْدُ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِي يَشْتَكِيهِ. (ضعيف) اس میں میمون ابی عبد اللہ راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۷۰۵۱) یتیم: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ بتلاتے تھے زیت اور ورس ذات الجنب میں۔ قتادہ نے کہا اور منہ میں ڈالی جائے یہ دوا اسی جانب سے کہ جس طرف درد ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبد اللہ کا نام میمون ہے وہ شیخ بصری ہیں۔

(۲۰۷۹) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَدَاوِيَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ. (اسنادہ ضعیف) اس میں میمون ابو عبد اللہ راوی ضعیف ہے۔ [انظر ماقبله]

یتیم: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے حکم فرمایا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے دوا کریں ہم ذات الجنب کی قسط بحری اور زیت سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اسے مگر میمون کی روایت سے کہ وہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی میمون سے کئی اہل علم نے یہ حدیث۔ اور ذات الجنب سے مراد سل کامرض ہے۔

مترجم : ذات الجنب اطباء کے نزدیک دو قسم ہے حقیقی اور غیر حقیقی، حقیقی ایک ورم حار ہے کہ عارض ہوتا ہے نواحی جنب میں اس جھلی میں کہ باطن اضلاع میں ہے اور غیر حقیقی ایک درد ہے کہ مشابہ ہوتا ہے حقیقی کے اور عارض ہوتا ہے وہ نواحی جنب میں ریاخ غلیظ موزیہ سے کہ بند ہو جاتے ہیں صفاقات میں، سو پیدا ہوتا ہے اس سے ایک درد مشابہ ذات الجنب الحقیقی کے اور صاحب قانون نے کہا ہے کہ جو درد جنب میں ظاہر کسی بذات الجنب ہے تسمیۃً للشیء باسم مکانہ۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مراد اس سے ہر درد ہے خواہ جنب میں ہو یا یہ میں سوء مزاج سے یا اخلاط غلیظ سے یا اخلاط لذاعہ سے اگرچہ ورم اور بخار سے ہو اور ذات الجنب حقیقی کو پانچ چیزیں عارض ہوتی ہیں: جمی یعنی بخار، سعال یعنی کھانسی، وجع ناخن، ضیق نفس یعنی تنگی دم اور نبض بنشاری یعنی وہ نبض جو آ رہ کی طرح چلے۔

اور علاج مذکور فی الحدیث اس قسم کا علاج نہیں لیکن قسم ثانی جو ریح غلیظ سے پیدا ہوا اس کو قسط بحر یعنی عود ہندی مفید ہے جیسا کہ دوسری روایات میں وارد ہوا ہے کہ وہ ایک قسم ہے قسط کی جب اسے باریک پیسیں اور روغن زیت میں ملا کر نیم گرم مقام ریح پر ضاؤ کریں یا لعوق فرماویں نہایت نافع ہے اور تحلیل کرتا ہے مادہ کو اور دور کرتا ہے ریح کو، قوی کرتا ہے اعضائے باطنی کو تنقیح کرتا ہے سدوں کی مسیحی نے کہا ہے کہ عود حار یا بس قابض ہے قبض کرتا ہے لطن کو، مقوی ہے اعضائے باطنہ کا دور کرتا ہے ریاخ کو، کھولتا ہے سدوں کو نافع ہے ذات الجنب کو اور لے جاتا ہے فضل رطوبت کو اور عود مذکور جید ہے اور نافع ہے دماغ کو اور کہا مسیحی نے جائز ہے قسط ذات الجنب حقیقی کو بھی مفید ہو جب کہ حدوث اس کا مادہ بلغمیہ سے ہو خصوصاً وقت انحطاط علت کے۔ (زاد المعاد)

۲۸۔ بَابُ: کَيْفَ يَذْفَعُ الْوَجْعُ، عَنْ نَفْسِهِ

کیسے دور کرنا اپنے آپ کو درد سے

(۲۰۸۰) عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ : آتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَارَ يُهْلِكُنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((امْسَحْ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ : اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ، مِنْ شَرِّ مَا أَحْدَثَ)) قَالَ : فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ أُمِرْ بِهِ أَهْلِي وَعَيْرُهُمْ .

(اسنادہ صحیح) تخریج شرح عقیدہ الطحاوی (۱۳۰) الصحیحۃ (۴۰۴/۳) التعلیق الرغیب (۱۵۶/۴)

ترجمہ : روایت ہے عثمان بن ابو العاص سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت ﷺ اور مجھے ایسا درد تھا کہ مارے ڈالتا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا چھو درد کی جگہ سات بار اپنے داہنے ہاتھ سے اور کہہ اعوذ سے اجد تک یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی

لہ جار اور بعض روایتوں میں آیا ہے اور ابو عبید نے کہا اکثر کلام ان کا حار یا ہے۔ اور جار نجم بمعنی سدید الاسہال یعنی گرم ہے بہت دست لانے والا اور حار جار میں تاکید لفظی ہے جیسے کہتے ہیں حسن لین اور شیطان لیطان (زاد المعاد)

عزت اور قدرت اور حکومت کے ساتھ اس چیز کے شر سے جسے میں پاتا ہوں۔ کہا راوی نے ویسا ہی کہا میں نے پس دور کی اللہ تعالیٰ نے جو بلا میرے ساتھ تھی پھر ہمیشہ بتاتا رہا میں یہ دعا اپنے اہل وغیرہ کو۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّنَا

سَنَا کے بیان میں

(۲۰۸۱) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهَا بِمَا تَسْتَمِشِينَ ؟ قَالَتْ : بِالشُّبْرُمِ ، قَالَ : ((حَارٌّ جَارٌّ)) قَالَتْ : ثُمَّ اسْتَمِشْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا)) .

(ضعیف - المشكاة : ۴۵۳۷) ابن ماجہ (۳۴۶۱) اس میں عبید اللہ کا نام زرعہ بن عبد الرحمن ہے اور یہ بھول راوی ہے۔
 ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم کس چیز کا مسہل لیتے ہو تو عرض کی انہوں نے شبرم کا فرمایا آپ ﷺ نے: گرم ہے ظالم ہے کہا اسماء نے پھر مسہل لیا میں نے سنا کہ تو فرمایا نبی ﷺ نے: اگر کسی چیز میں شفا ہوتی موت سے تو سنا میں ہوتی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: شبرم ایک شجر صغیر ہے قد آدم یا اس سے کچھ بڑا اس کی شاخیں سرخ ہیں سفیدی ملی ہوئی اور سرہائے شاخوں پر گچھا ہے پتوں کا اور اس میں پھول آتا ہے کچھ زردی سفیدی ملا ہوا پھر جب پھول گر جاتا ہے کچھ پھل آتے ہیں چھوٹے چھوٹے کہ اس میں دانے صغیر ہوتے ہیں مثل بطم کے مقدار میں سرخ رنگ اور اس کی شاخوں پر سرخ چھال ہے اور مستعمل اس میں سے چھال ہے یا دودھ اس کی شاخوں کا اور وہ حار یا بس ہے چوتھے درجہ میں مسہل ہے سودا کا اور نکالتا ہے کیموسات غلیظہ کو اور ماء اصفر اور بلغم کو اور آکل کو اس سے کرب پیدا ہوتی ہے غشیان ہوتا ہے اور اکثر اس کا قاتل ہے، اور چاہیے کہ جب اسے استعمال کریں تو خالص دودھ میں بھگو دیں ایک رات اور دن اور دن میں دوبار اس کا دودھ بدل دیویں یا تین بار پھر نکال کر سایہ میں سکھالیں اور اس میں ورد یا کتیر املا کر استعمال کریں یا ماء غسل کے ساتھ نہیں یا عصارہ انگور کے ساتھ اور شربت اس کا دودھ انگ سے چار دانگ تک ہے قوت مریض کے موافق۔ اور بعض حکماء نے کہا ہے کہ لبن شبرم یعنی عرق اس کا اس میں خیر نہیں اگر اسے نہ پئے تو بہتر ہے کہ نا تجربہ کار لوگ اسے پلا کر مار ڈالتے ہیں خلاصہ یہ کہ مسہل قوی ہے اور چوتھا درجہ سمیات کا درجہ ہے اور اشیائے سمیہ کے استعمال میں احتیاط ضرور ہے ورنہ موت کا سامنا ہے۔ اور سنا دوائے معروف ہے، عمدہ ترین مسہلات سے، آنحضرت ﷺ نے بھی اس کی تعریف فرمائی، وللّٰہ الحمد والثناء۔

۳۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِي بِالْعَسَلِ

شہد سے علاج کرنے کے بیان میں

(۲۰۸۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ أَخِي اسْتَطَلَقَ بَطْنَهُ؟ فَقَالَ : ((اسْقِهِ عَسَلًا)) فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطَلَقًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اسْقِهِ عَسَلًا)) قَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ هُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْجَى قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطَلَقًا؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنٌ أَحْبَبْتُ اسْقِهِ عَسَلًا)) فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرَأَ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید سے کہا حاضر ہوا ایک مرد آپ کے پاس اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آتے ہیں فرمایا پلاؤ اسے شہد، پھر آیا وہ اور عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) پلایا اس کو شہد اور دست اور بڑھ گئے، فرمایا آپ (ﷺ) نے پلاؤ اس کو شہد۔ کہا راوی نے پھر پلایا اسے پھر آیا اور عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) پلایا میں نے مگر اس سے اور بڑھ گئے دست، فرمایا آپ (ﷺ) نے: سچا ہے اللہ تعالیٰ اور جھوٹا ہے پیٹ تیرے بھائی کا پلاؤ اس کو شہد، پھر پلایا اس کو تیسری بار اور اچھا ہو گیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی (ﷺ) نے فرمایا: شفا تین چیزوں میں ہے، شہد پینے میں یا پچھنے لگانے میں یا داغ دینے میں آگ سے، اور منع کرتا ہوں میں اپنی امت کو داغ سے۔ اور ابو عبد اللہ باری نے کہا امراض تین قسم ہیں اول یہ کہ امتلاء دم سے ہوں اور اس کی دوا حجامت ہے اور فصد بھی اس میں داخل ہے دوسرے یہ کہ امتلاء صفراء یا بلغم و سوداء سے ہو اس کی دوا اسہال مناسب ہے کہ ہر خلط سے نسبت رکھتی ہو۔ سو آپ نے اشارہ کیا غسل سے گویا مسہلات پر جیسے اشارہ کیا حجامت سے اخراج دم پر اور جب عاجز ہو جاویں ان دواؤں سے تو آخر دوا کی کی ہے، یعنی داغ دینا۔ اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ اصل امراض مزاجیہ میں جو تابع ہیں کیفیات اخلاط کے حرارت ہے یا برودت، پس یہ کلام نبوت وارد ہوا ہے معالجہ میں بارہ و حارہ علی طریق التمثیل۔ سو اگر مرض حار ہے اخراج دم سے اس کی دوا ہوگی، مثل فصد و حجامت کے اس لیے کہ اس میں استفراغ مادہ کا ہے اور تبرید مزاج کی اور اگر مرض بارہ ہے علاج ہوگا تسخین سے، اور تسخین موجود ہے غسل میں پس اگر حاجت ہوگی استفراغ مادہ بارہ کی تو غسل توت اسہال بھی رکھتا ہے۔ اور نرمی سے مادہ کو نکالتا ہے اور مادہ غلیظ مزمنہ ہے تو کی یعنی داغ سے بہتر علاج نہیں اس لیے کہ جز ناری اس کا مشتعل کر دیتا ہے عضو کو اور رقیق کرتا ہے مادہ غلیظ کو (زاد المعاد بتغیر لیسر)



۳۱۔ بَابُ: مَا يَقُولُ عِنْدَ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

مریض کی عبادت کے وقت کیا کہے

(۲۰۸۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُودُ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ : أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ إِلَّا عَوْفِي)) .

(اسنادہ صحیح - المشكاة : ۱۰۵۳ - الکلم الطیب : ۱۴۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ مسلم ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مریض کی کہ ابھی اس کی موت آئی نہ ہو اور سات بار کہے اس مالک سے بڑے تخت کے کہ شفا دے تجھ کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر منہال بن عمر کی روایت سے۔



۳۲۔ بَابُ: كَيْفِيَّةُ تَبْرِيدِ الْحُمَى بِالْمَاءِ

بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنے کی کیفیت میں

(۲۰۸۴) أَخْبَرَنَا ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ الْحُمَى فَإِنَّ الْحُمَى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَقِفْ فِي نَهْرٍ جَارٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جَرِيَّتَهُ فَيَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَقَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَلْيَغْتَمِسْ فِيهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثٍ فَخُمْسٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي خُمْسٍ فَسَبْعٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ، فَتَسْعُ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تَجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللَّهِ)) .

(اسنادہ ضعیف - سلسلہ احادیث الضعیفہ : ۲۳۳۹) اس میں سعید رجل من اهل الشام کو ابو حاتم نے مہول کیا ہے

ترجمہ: ہمیں ثوبان رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا آپ نے فرمایا: جب آئے کسی کو تم میں سے بخار، اور بخار ایک ٹکڑا ہے نار کو تو چاہیے کہ اسے بجھا دے پانی سے یعنی جیسے آگ بجھائی جاتی ہے سو چاہیے کہ اترے بہتی نہر میں اور منہ کرے جدھر سے پانی آتا ہے اور کہے بسم اللہ سے رسولک تک۔ یعنی شروع اللہ کے نام سے یا اللہ شفا دے اپنے بندے کو اور سچا کر اپنے رسول کو اور نہر میں اترے نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب کے قبل اور چاہیے کہ اس میں تین غوطے لگا دے تین دن تک ایسا ہی کرے پھر اگر اچھا نہ ہوا تین دن میں تو پانچ دن، پھر اگر اچھا نہ ہوا پانچ دن، میں تو سات دن پھر اگر اچھا نہ

ہوا تو نو دن سو لگتا ہے کہ نو دن سے اس کا مرض متجاوز نہ ہوا اللہ کے حکم سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: کسی قسم کا بخار ہو فقیر کو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت دے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی تصدیق ضرور کرتا ہے۔ چنانچہ سینکڑوں بار اپنی عادت مبارک اس کی تصدیق کے لیے خرق فرماتا ہے اسی طرح اگر بطور معتاد نہ ہو تو بطور خرق عادت تو صحت ہوگی، الحمد للہ علی ذالک۔



۳۳۔ بَابُ: التَّدَاوِي بِالرَّمَادِ

راکھ سے (زخم وغیرہ کا) علاج کرنے بیان میں

(۲۰۸۵) عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ : سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ : بَأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي : كَانَ عَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ فِي تَرْسِهِ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ، وَأُحْرِقَ لَهُ حَصِيرٌ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو حازم سے کہ پوچھا کسی نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہما کو اور میں سنتا تھا یہ پوچھا کہ کیا دوا ہوئی زخم کی رسول اللہ ﷺ کے تو فرمایا سہل نے نہیں باقی رہا کوئی اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ اور یہ بیان واقعی تھا نہ تعریف اپنی، پھر یہ کیفیت گزری کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پانی لاتے تھے اپنی سپر میں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا زخم مبارک دھوتی تھیں اور میں بوریا جلاتا تھا پھر چھڑکی راکھ بوریے کی آپ ﷺ کے زخم مبارک پر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: کیا عالم بے تکلفی تھا کہ جس کو سلاطین ہدیے بھیجیں اس کے سر میں بوریے کی راکھ لگائی جائے اللھم صلی علی محمد والہ وبارک وسلم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی وقت میں بیان واقعی اپنے علم کا جائز ہے اگر خوف عجب کا نہ ہو جیسا کہ سہل نے کہا مگر عجب سے بچنا سہل نہیں اور پانی سے خون بند بھی ہو جاتا ہے اس لیے دھونا مفید ہے۔

(۲۰۸۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّمَا مَثَلُ الْمَرِيضِ إِذَا بَرَأَ وَصَحَّ كَالْبُرْدَةِ تَقَعُ مِنَ السَّمَاءِ فِي صَفَائِهَا وَلَوْنِهَا)) . (اسنادہ موضوع) اللالی المصنوعہ (۳۹۹/۲)

اس میں ولید بن محمد متروک ہے۔ تقریب (۷۴۵۳)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مریض صحیح ہو جاتا ہے اس کی مثال صفائی اور رنگت میں برف کی اس ٹکڑی کی طرح ہے جو آسمان سے گرتی ہے۔

۳۴۔ بَابُ: تَطْيِيبُ نَفْسِ الْمَرِيضِ

مریض کا دل خوش کرنے کے متعلق

(۲۰۸۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفِّسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهُ)) : (ضعیف جدًا - سلسلہ احادیث الضعیفۃ : ۱۸۴)

تخریج مشکاة المصابیح حدیث (۱۰۷۲) اس میں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم التیمی منکر الحدیث ہے۔ التقریب (۲/۲۸۷) نیز صحیح: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ: کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب داخل ہوتے ہو تو مریض پر تودعا کرو اس کی درازی عمر کی اس لیے کہ یہ کچھ تقدیر کو نہیں بدلتی اور اس کا دل خوش کر دیتی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

مسائل ملاحقہ: (مترجم):

مَسْئَلَةٌ: مریض کو تبدیل آب و ہوا کے لیے نقل مکان مسنون ہے۔ چنانچہ بخاری نے اس پر استدلال کیا ہے حدیث عیین سے کہ ان کو آپ نے حکم دیا مدینہ سے باہر جانے کا۔

مَسْئَلَةٌ: محرم کو کچھ لگانا جائز ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے لُحی جمل^۱ میں کچھ لگائے ہیں اپنے سرمبارک میں اور آپ محرم تھے۔ (رواہ البخاری)

مَسْئَلَةٌ: بخاری میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب سنو تم طاعون کو کسی زمین میں تو داخل نہ ہو اس میں اور جب کسی زمین پر پڑے تو وہاں سے نکلو بھی نہیں۔ انتہی۔ اور طاعون بروزن فحول طعن سے ہے اس لفظ میں عرب نے عدل کیا ہے یعنی صیغہ اصلہ سے نکال لیا ہے اور دال ہے یہ لفظ موت عام پر مانند وبا کے۔ اور تہذیب النووی میں ہے کہ طاعون شور ہیں کہ ورم مؤلم کے ساتھ نکلتے ہیں اور اس کا گرداگرد سرخ ہو جاتا ہے یا سبز ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی خفقان و قے شروع ہوتا ہے اور وہ پھوڑے اکثر بغلوں میں نکلتے ہیں بلکہ سارے بدن میں۔ خلیل نے کہا طاعون وبا ہے اور وبا ہر مرض عام ہے کہ جو موجب ہلاک انسان ہو۔ اور ابو بکر بن عربی ابوالولید کا بھی قول اسی کے قریب ہے۔ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں جو وبا کہ شام میں واقع ہوئی تھی وہ بھی طاعون تھا پھر آپ بمشورہ مشائخان قریش کے راہ سے لوٹ آئے۔ (بخاری)

مَسْئَلَةٌ: البان اتن یعنی گدھی کا دودھ۔ ابن شہاب سے مروی ہے کہ پوچھا انہوں نے حکم اس کا ابواذریس سے، سو کہا انہوں نے کہ

۱۔ نام ہے ایک مقام کا کہ اور مدینہ کے قریب۔

آنحضرت ﷺ نے اس کے گوشت سے منع فرمایا اور خاص اس کے لبن میں کوئی حکم ہمیں نہیں پہنچا۔ (رواہ البخاری) کرمانی نے کہا کہ حرمت لبن بسبب حرمت لحم کے ہے اس لیے کہ متولد ہوتا ہے دودھ گوشت سے۔

مسئلہ: حقیقت سحر کی اور تاثیر اس کی ثابت ہے اور گئے ہیں اس کے اثبات کی طرف اہل سنت اور جمہور علمائے امت، اور نہیں منکر اس کے مگر اہل بدعت اوزد کر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں اور فرمایا کہ وہ مفرق ہے بین المرء وزوجه اور اشارہ کیا ہے اس کے مرتکب کی طرف کفر کا۔ اور احادیث متفق علیہ وارد ہوئی ہیں اس کے اثبات تاثیر میں اور جس نے سحر کیا تھا آنحضرت ﷺ پر نام اس کا لیبید بن الاعصم تھا اور ایک مدت تک تھی تاثیر اس کی آپ ﷺ پر۔ اور بعض مبتدعین معترض ہیں کہ یہ امر منصب نبوت کے خلاف ہے اور تجویز کرنا اس کا منافی ثقاہت انبیاء ہے مگر یہ اعتراض ان کا باطل ہے اس لیے کہ دلائل قطعیہ قائم ہوئے ہیں صدق و صحت پر آنحضرت ﷺ کے اس چیز میں کہ متعلق ہے تبلیغ احکام الہی کے اور خطا کرنا امور دنیا میں یا مؤثر ہو جانا کسی سم سے یا متضرر ہو جانا کسی اور ضرر پہنچانے والی چیز سے ہرگز منافی منصب نبوت نہیں بلکہ یہ کمال منصب نبوت ہے اس لیے کہ یہ لازم بشری ہیں، اور بشر افضل ہے تمامی مخلوق سے۔ اور تاثیر سحر میں اختلاف ہے، مازی نے کہا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ تاثیر سحر تفرق بن الوجودین سے زیادہ نہیں ہوتا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس سے بڑھ کر کوئی اثر نہیں، اور مذہب اشاعرہ کا یہ ہے کہ اور تاثیر بھی سوا اس کے بلکہ اس سے بڑھ کر ہو سکتی ہے اور یہی صحیح ہے، اور اگر کوئی معترض ہو کہ خرق عادت جب ساحر اور نبی و ولی سب کے واسطے ہوئے تو پھر ان میں فرق کیا ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ اگرچہ خرق عادت سب کو شامل ہے مگر نبی تحدی کرتا ہے ساتھ خلق کے اور عاجز کرتا ہے، اور خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساتھ خرق عادت کے کہ واقع ہوئی ہے وہ اس کی تصدیق کے واسطے پھر اگر وہ جھوٹا ہو تو واقع نہ ہوگا اس کے لیے خرق عادت اور اگر خرق عادت مکذبان رسل کے لیے واقع ہوتے۔ تو جتنے معارضین تھے انبیاء کے سب سے وقت معارضہ کے ظاہر ہوتے ہیں حالانکہ یہ باطل ہے اور ولی و ساحر اپنے خرق عادت سے استدلال نبوت پر نہیں کرتے اور اگر دعویٰ نبوت کرتے ہیں تو خرق عادت واقع نہیں ہوتے اور فرق ولی اور ساحر میں دو وجوہوں سے ہے اول یہ کہ مشہور ہے اجماع مسلمین کا کہ سحر ظاہر نہیں ہوتا مگر فاسق پر اور کرامت ظاہر نہیں ہوتی فاسق پر اور ظاہر ہوتی ہے ولی اور متقی پر۔ دوسرے یہ کہ سحر اکثر ظاہر ہوتا ہے بفعل ساحر اور مشقت و محنت بخلاف کرامت کے اور سحر میں اگر کوئی قول و فعل کفر کا نہیں تو گناہ کبیرہ ہے ورنہ کفر ہے۔ پھر جس میں کفر نہیں اس کی توبہ قبول ہے شافیہ کے نزدیک اور قتل نہ کیا جائے اگر توبہ کرے۔ اور امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ساحر قتل کیا جائے اور توبہ نہ لی جائے اس سے اور اگر توبہ کرے تو بھی مقبول نہیں بلکہ مستحکم ہے قتل اس کا۔ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا کہ جب قتل کرے ساحر کسی انسان کو اور اقرار کرے کہ اس کے سحر سے مرا ہے اور اکثر اس کے سحر سے لوگ مر جاتے ہیں تو قصاص واجب ہے۔ اور اگر وہ کہے کہ مر گیا بسبب سحر کے مگر لوگ

کبھی مرتے ہیں اس سحر سے اور کبھی نہیں مرتے تو قصاص نہیں اس پر بلکہ دیت اور کفارہ اس پر واجب ہے۔ اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ ثبوت قتل ساحر بہ بینہ ممکن نہیں جب تک وہ اقرار نہ کرے (نووی)

مُسْتَلْکَ: ادعیات رقیہ پڑھ کر پھونکنا بھی مسنون ہے۔ چنانچہ مسلم میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تھے آنحضرت ﷺ جب کوئی بیمار ہوتا آپ ﷺ کے گھر والوں میں تو پھونکتے اس پر معوذات۔ اور وہ کئی قسم ہے ایک نفث ہے، دوسرے نفث، تیسرے تفل ہے۔ اور اجماع ہے جواز نفث پر اور مستحب کہا ہے اسے جمہور صحابہ اور تابعین نے۔ کہا قاضی نے کہ انکار کیا ہے ایک جماعت نے نفث اور تفل پر رقیوں میں اور جائز رکھا ہے نفث کو۔ اور نفث وہ ہے جس پھونکنے میں تھوک نہ نکلے بخلاف نفث اور تفل کے وہ بغیر تھوک کے نہیں ہوتے۔ ابو عبید نے کہا کہ تفل کے معنوں میں تھوک کا نکلنا شرط ہے اور نفث میں شرط نہیں اور بعض نے اس کے برعکس کہا ہے۔ اور سوال کیا گیا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفث نبی ﷺ کا فرمایا انہوں نے کہ ایسا پھونکتے تھے آپ ﷺ جیسا کوئی پھونکتا ہے انگوڑ خشک کھاتے وقت کہ اس میں تھوک نہیں نکلتا اور جو بے اختیار کچھ نکلے اس کا اعتبار نہیں اور جس حدیث میں فاتحہ الکتاب کا رقیہ مذکور ہے اس میں یہ وارد ہوا ہے کہ وہ جمع کرتے تھے اپنے تھوک کو اور پھینکتے تھے اس بیمار پر۔ قاضی نے کہا اور فائدہ تھوکنے کا برکت لینا ہے ساتھ اس رطوبت اور ہوا اور دم کے کہ جو ملا ہے اس رقیہ اور ذکر کے ساتھ اور امام مالک پھونکتے تھے اپنے رقیہ میں اور مکروہ جانتے تھے رقیہ تو ہے اور نمک سے اور وہ رقیہ کہ جس میں گرہ لگائی ہو، جیسے گنڈہ وغیرہ اور جس میں لکھے جاتے ہیں خاتم سلیمان کے۔ اور گرہ لگانا ان کے نزدیک نہایت مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں مشابہت ہے محرکی جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿النفثات فی العقد﴾ واللہ اعلم (نووی باختصار)

مُسْتَلْکَ: مسلم میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا لا عدوی ولا طیرہ ولا صفر ولا ہامة۔ اور مروی ہے ولا نوء ولا غول۔ اور عدوی اوپر مذکور ہوا ہے اور طیرہ مشہور ہے بدفالی، اور صفر میں دو قول ہیں: اول یہ کہ مقدم کرنا صفر کا محرم پر جیسے کفار عرب کیا کرتے تھے اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے نہی فرمایا ہے۔ دوسرے یہ کہ عرب کا عقیدہ تھا کہ جانور کے پیٹ میں ایک کیڑا ہے کہ صفر اس کا نام ہے اور وہ بیجان کرتا ہے بھوک کے وقت اور اکثر مار ڈالتا ہے اس جانور کو اور کھلی سے زیادہ اس میں عدوی کا خیال رکھتے تھے اور یہی تفسیر صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں مطرف اور ابن وہب اور ابن حبیب اور ابو عبید اور اکثر علمائے حدیث۔ اور ہامہ ایک جانور معروف ہے کہ جسے لو کہتے ہیں، عرب اس سے بدفالی لیتے تھے۔ اور بعض نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر آلو بن جاتی ہے۔ اور یہ تفسیر اکثر علماء کی ہے۔ اور نوء یعنی پختہ مشہور ہے، مراد اس کی نفی سے یہ ہے کہ یہ عقیدہ مت رکھو کہ فلا نے پختہ نے پانی برسایا۔ اور غول کو عرب جانتا تھا کہ وہ بھی ایک قسم شیاطین کی ہیں کہ راہ میں ملتے ہیں اور راہ رو کو بھلاتے ہیں اور تملون بالوان عجیب ہو کر ان کو ہلاک کرتے ہیں آپ ﷺ نے

ان سب اوہام باطلہ کا ابطال کیا اور اپنی امت کو اس مرض سے نکالا۔ الحمد للہ علی ذالک۔



(۲۰۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنْ وَعَلِكَ كَانَ بِهِ، فَقَالَ: ((أَبَشِرْ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: هِيَ نَارِي أُسْلِطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُذْنِبِ لِتَكُونَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ)).

(استادہ صحیح - سلسلہ احادیث الصحیحہ : ۲ / ۹۸) رقم (۵۵۷)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عیادت کی ایک شخص کی جس کو بخار تھا۔ پس آپ نے کہا خوش ہو جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ میری آگ میں اس کو اپنے گنہگار بندے پر مسلط کرتا ہوں تاکہ وہ بدل ہو جائے جہنم کی آگ کا۔



(۲۰۸۹) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوا يَزْنُجُونَ الْحُمَى لَيْلَةَ كَفَّارَةٍ لِمَا نَقَصَ مِنَ الذُّنُوبِ. (صحیح مقطوع عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے اس میں سفیان ثوری اور اس کا شیخ ہشام بن حسان دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: حضرت حسن سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ لوگ ایک رات کے بخار کو جو گناہ کم ہو گئے ہیں اُن کے لئے کفارہ کی امید رکھتے تھے۔





(المعجم ۲۷) فرائض۔ ترکہ کے بیان میں (التحفة ۲۴)

مترجم: فرائض جمع ہے فریضہ کی، اور مشتق ہے فرض سے۔ اہل فرض لغت میں تقدیر اور قطع اور بیان کے ہے۔ اور اصطلاح شرع میں فرض وہ ہے جو ثابت ہو دلیل قطعی یقینی سے اس قسم کے مسائل فقہیہ کو فرائض اس واسطے نام رکھا کہ سہام مقدر مقطوع مبین ہیں جو دلیل قطعی سے ثابت ہیں تو اس میں لغوی معنی اور شرعی دونوں یک جا ہو گئے۔ کذا فی غایۃ الاوطار، ناقلہ عن العالم۔

اور موضوع علم فرائض کا ترکات ہیں، غرض اس علم کی ایصال حقوق ہے اہل استحقاق کو، اور ارکان اس کے تین ہیں وارث اور مورث اور موروث۔ اور شرط اس کی تین ہیں، مورث کی موت، اور وارث کی حیات حقیقی ہو یا تقدیری، چنانچہ حمل اور علم و جراثیم کا اور اسباب اور موانع ضمن کتاب میں مذکور ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ، اور اس علم کے استخراج کے تین اصول ہیں کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ۔ چنانچہ نانی کی ارث مغیرہ اور ابن سلمہ کی شہادت سے ثابت ہے، اور اصل ثالث اجماع امت ہے۔ چنانچہ دادی کے ارث عمر۔ فاروق بنی النضر کے اجتہاد سے ثابت ہے اور اسی پر اجماع ہے اصحاب کرام کا اور قیاس کو فرائض میں کچھ دخل نہیں۔ کذا فی غایۃ الاوطار ناقلہ عن الطحاوی مختصراً۔

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُورَثْهُ

اس بیان میں کہ جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے

(۲۰۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُورَثْهُ، وَمَنْ تَرَكَ ضِيَاعًا فَلْيَأْكُلْ» . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے چھوڑا مال تو وہ اس کے وارثوں کا ہے، اور جو چھوڑے ضیاع تو ان کی پرورش میرے ذمہ ہے۔

فائدہ: حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی زہری نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث اور اس میں طول ہے اور وہ پوری ہے بہ نسبت اس کے اس باب میں جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور مراد من ترک ضیاعاً سے وہ ضیاع ہیں کہ جس کی پرورش کے لیے میت نے کچھ مال نہ چھوڑا ہو تو آپ نے فرمایا کہ میں اس کی پرورش کروں گا اور خرچ اٹھاؤں گا۔

مترجم: ضیاع مصدر ہے ضاع یعنی ضایع کا بروزن سحاب بمعنی زن و فرزند اور جو آدمی کے نفقہ اور مؤنت میں ہوں اور ہر ضعیف و نیاز مند کہ امور و حوائج میں محتاج ہو سکے گا، اور بمعنی ہلاک اور ایک قسم خوشبو کی بھی ہے، اور یہاں زن و فرزند مراد ہیں۔ نووی نے کہا جو چھوڑ جائے دین اور ضیاع اس کا ادا اور پرورش آپ ﷺ کے خصائص میں تھا، اور حکام پر واجب نہیں گویا ان کے نزدیک یہ فرمانا آپ ﷺ کا تبرع تھا۔



۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

تعلیم کے بیان میں

(۲۰۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلَّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوضٌ» .

(اسنادہ ضعیف - المشكاة: ۲۴۴ - الارواء: ۱۶۶۴) اس میں محمد بن قاسم الاسدی اور شہر بن حوشب دونوں ضعیف ہیں۔ ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سیکھو تم فرائض کو اور قرآن کو اور سکھاؤ اسے لوگوں کو اس لیے کہ میں وفات پانے والا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں اضطراب ہے۔ اور روایت کی اسامہ نے یہ حدیث عوف سے انہوں نے سلمان بن جابر سے انہوں نے

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے یہ حدیث حسین نے انہوں نے ابواسامہ سے اس کے معنوں میں۔ مترجم: دارقطنی اور ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سیکھو فرائض کو کہ وہ نصف علم ہے اور بھلایا جاتا ہے اور پہلے وہی چھینا جائے گا میری امت سے۔ اور ابو داؤد میں ہے کہ علم تین ہیں اور سو اس کے حاجت سے زیادہ ہے۔ اول آیت محکمہ۔ دوم سنت قائمہ۔ سوم فریضہ عادلہ۔ اور مراد فریضہ سے سہم ہے اصحاب فرائض کا۔ اور فرمایا آپ ﷺ نے اعلیٰ تر امت میں علم فرائض نہیں زید بن ثابت ہیں۔ رواہ احمد و ابن ماجہ و الترمذی و النسائی۔ اقوال مراد نصف علم سے یہ ہے کہ علم دو قسم ہے ایک یہ کہ آدمی اس پر حیات دنیوی میں عمل کرے اور دوسرے وہ کہ اس کے وارث بعد اس کے موت کے اس پر عامل ہوں، اور علم میراث ایسا ہے ہی، پس نصف علم ہوا۔



۳۔ باب: مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْبَنَاتِ

لڑکیوں کے میراث کے بیان میں

(۲۰۹۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا، وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا، وَلَا تَنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ: ((يَقْضِي اللَّهُ فِي ذَلِكِ)) فَتَزَلَّتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ: ((أَعْطِ ابْنَتِي سَعْدِ الثَّلَاثِينَ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثَّمَنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ)). (استادہ حسن عند الالبانی) صحیح ابی داؤد (۲۰۷۳-۲۰۷۴) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابن عقیل ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آئیں بی بی سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اپنی دو لڑکیوں کو لے کر جو بیٹیاں تھیں سعد کی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ (ﷺ) یہ دونوں بیٹیاں ہیں سعد بن ربیع کی شہید ہوئے ان کے باپ آپ ﷺ کی رفاقت میں احد کے دن اور ان کے چچا نے لے لیا سب مال ان لڑکیوں کا، اور نہ چھوڑا ان کے لیے کچھ مال اور ان کا نکاح نہیں ہو سکتا جب تک ان کا کچھ مال نہ ہو۔ فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ حکم کر دے گا اس باب میں۔ سواتری آیت میراث کی اور حکم بھیجا رسول اللہ ﷺ نے ان کے چچا کو کہ دے دیں سعد کی بیٹیوں کو دو ثلث اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ اور باقی تیرا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے۔ اور روایت کی یہ شریک نے بھی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے۔

مترجم: اولاد کی میراث میں اصل یہ آیت ہے جس کا شان نزول اس روایت میں مذکور ہوا۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿تَعَالَى يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ﴾ الآية .

”یعنی اللہ کہہ رہا تھا ہے تم کو تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ ہے برابر دو عورتوں کے پھر اگر نری عورتیں ہوں دو سے اوپر تو ان کو دو تہائیاں ہیں جو چھوڑا ہے اور اگر ایک ہے تو اس کو آدھا“ (آلایہ)

مترجم: کہتا ہے اگر دو لڑکیاں ہوں تو یہ مسئلہ منصوص قرآن عظیم میں نہیں، اور اجماع سلف منعقد ہے کہ ان کا حکم بھی وہی ہے جو دو سے زیادہ کا ہے (فتح الرحمن) پس میراث اولاد کی باپ سے خواہ ماں سے اس طرح پر ہے کہ جب مر جائے باپ یا ماں اور چھوڑ جائے لڑکا اور لڑکی یعنی اولاد ذکور و اناث دونوں قسم پس مرد کو اس میں سے حصہ ہے برابر دو عورتوں کے، یعنی مرد کو دو اور اس اعتبار کریں اور عورت کو ایک راس، اور اگر فقط لڑکیاں ہوں اور لڑکا ان کے ساتھ نہ ہو تو دو لڑکیوں یا ان سے زیادہ کو دو ثلث ہیں ترکہ سے، اور اگر ایک لڑکی ہے تو اسے نصف ہے کل مال کا، پھر اگر شریک ہو جائے اولاد کے ساتھ کوئی اور اصحاب فرائض اور اولاد میں کوئی نہ بھی ہو تو پہلے اسے حصہ دیں لیوں۔ مثلاً وہ شریک زوجہ ہے یا زوج یا ماں باپ میت کے واللہ اعلم اور اس کے بعد جو باقی رہے وہ اولاد پر اس طرح تقسیم ہو کہ مرد کو دو حصہ۔ اور عورتوں کو ایک حصہ، حاصل کلام یہ ہے کہ بنات ابناء کے ساتھ مل کر عصبہ بالغیر ہو جاتے ہیں واللہ اعلم۔ اور اولاد ذکا مرتبہ جب کہ خاص میت کی اولاد نہ ہو مانند حالت اولاد بالواسطہ کے ہے یعنی جیسا بیٹا بیٹی میت کے نہ ہو تو پوتا پوتی ورثہ لینے میں ان کے قائم مقام ہیں، کہ مردان کے مثل مردان اولاد بیواسطہ کے ہیں اور عورتیں ان کی مثل زنان بیواسطہ اور وارث ہوتے ہیں یہ جیسے کہ وارث ہوتے ہیں اولاد بے واسطہ، اور محبوب کرتے ہیں جیسا کہ محبوب کرتی ہیں اولاد بیواسطہ پس اگر جمع ہو جاویں اولاد بے واسطہ اولاد پسر کے ساتھ اور اولاد بے واسطہ میں کوئی مرد بھی ہو تو حکم یہ ہے کہ اولاد پسر کو میراث نہیں اولاد بے واسطہ کے ہوتے ہوئے، اور اگر اولاد بے واسطہ میں کوئی مرد نہ ہو اور ہوویں اولاد بے واسطہ دولڑکیاں یا زیادہ تو میراث نہیں ہے دختران پسر کو ان کے ہوتے ہوئے مگر جب کہ ہوئے اولاد پسر میں کوئی مرد کہ برابر ہو دختران پسر کے درجہ نسب میں یا نیچے ہو ان سے تو باز رکھے گا یہ مرد مال زیادہ کو دختران بے واسطہ سے اور تقسیم ہو گا یہ مال زیادہ دختران پسر اور اس مرد پر للذکر مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ اور مال زیادہ سے مراد وہ مال ہے جو دختران بے واسطہ سے نیچے، پھر اگر کچھ نہ نیچے تو دختران پسر کو کچھ نہیں، اور اگر اولاد بے واسطہ ایک ہے لڑکی ہو تو اسے نصف ہے اور دختر، پسر ایک ہو یا زیادہ لڑکوں کی دختر سے یعنی جو بہ نسبت میت کے ایک مرتبہ میں ہیں تو ان کا کچھ مقرر نہیں اس صورت میں جیسا کہ اوپر کی صورت میں چھٹا حصہ تھا لیکن اہل فرائض سے اگر کچھ باقی رہے گا تو وہ بقیہ اس مرد پر اور جو اس کے مرتبہ میں ہو یا اس سے اوپر ہو دختران پسر سے تقسیم ہو جائے گا مرد کو دو حصہ، عورت کو ایک، اور جو اس مرد سے نیچے کے درجے کے ہیں اس کو کچھ نہ ملے گا۔ اور اگر اہل فرائض سے کچھ نہ نیچے تو ان کو کچھ نہ ملے گا۔ (مصفیٰ شرح موطأ)

۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ بِنْتِ الْإِبْنِ مَعَ بِنْتِ الصُّلْبِ

بیٹیوں کے ساتھ پوتیوں کی میراث کے بیان میں

(۲۰۹۳) عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شَرَحْبِيلَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى وَسَلَمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا، عَنِ ابْنَةِ وَأَبْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتِ لَابٍ وَأُمٍّ فَقَالَا : لِابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْآبِ وَالْأُمِّ مَا بَقِيَ. وَقَالَا لَهُ : انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْهُ ؛ فَإِنَّهُ سَيَتَابِعُنَا، فَأَتَى عَبْدَ اللَّهِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : قَدْ ضَلَلْتُ إِذَا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَلَكِنِّي أَقْضِي فِيهِمَا كَمَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْابْنَةِ الْإِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثَّلَاثِينَ، وَلِلْأُخْتِ مَا بَقِيَ .

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۶۸۳) الروض النضیر (۶۳۴) صحیح ابی داود (۲۵۷۲)

ترجمہ: روایت ہے ہزیل بن شرحبیل سے کہ آیا ایک مرد ابو موسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس اور پوچھی ان دونوں نے میراث بیٹی اور پوتی اور حقیقی بہن کی، سوانہوں نے کہا بیٹی کو نصف ہے اور بہن کو باقی۔ اور کہا دونوں نے کہ تو جا عبد اللہ کے پاس اور پوچھ ان سے، سو وہ بھی جواب میں ہمارا ساتھ دیں گے، سو آیا وہ عبد اللہ کے پاس اور ذکر کیا اس کا اور خبر دی ابی موسیٰ اور سلیمان کے قول کی، عبد اللہ نے کہا میں اگر یہی حکم دوں تو گمراہ ہو گیا میں اور نہ ہوا راہ پانے والوں میں لیکن فتویٰ دیتا ہوں تجھ کو جیسا فتویٰ دیا رسول اللہ ﷺ نے بیٹی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ کہ کامل ہو جاویں یہ دونوں حصہ مل کو دو ٹکٹ اور باقی بہن کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو قیس اودی کا نام عبد الرحمن بن ثروان ہے، اور وہ کوئی ہیں۔ اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی ابو قیس سے۔

مترجم: لڑکے اور پوتے کے حصوں کی تحقیق ہمارے قول میں اوپر مذکور ہو چکی اور بہن حقیقی قائم مقام بیٹی کے ہے، یعنی نہ ہو تو حقیقی بہن کا حال بیٹی کا سا ہے کہ ایک کو نصف ملتا ہے اور ایک سے زیادہ کو دو ٹکٹ اور اپنے بھائی کے ساتھ حصہ ہو جاتے ہیں اور بھائی بہن پر لڈ کر مثل حظ الانثیین حصہ ہوتا ہے علاقائی بہن بجائے پوتی کے ہے یعنی جو حکم پوتی کے میراث کا ساتھ بیٹے کے ہے وہی حکم علاقائی بہن کا ساتھ حقیقی کے ہے، جیسے پوتی بوقت نہ ہوتے بیٹی کے بجائے بیٹی کے ہو جاتی ہے، اور ایک نصف اور زائد ٹکٹان اور ساتھ اپنے بھائی کے میراث بعضو بت پاتی ہیں، یہی حال بعینہ علاقائی بہنوں کا ہے بروقت نہ ہونے حقیقی بہن کے اور جس طرح ایک بیٹی کے ساتھ پوتے کو سدر ملتا ہے ایسے ہی ایک علاقائی بہن کو ساتھ حقیقی بہن کے، اور جس طرح دو بیٹیوں کے ساتھ پوتیاں بالکل محروم ہو جاتی ہیں ایسے ہی دو حقیقی بہنوں کے ساتھ علاقائی بہن بالکل محروم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح باوصف ہونے دو بہنوں حقیقی کے اگر ساتھ علاقائی بہنوں کے بھائی علاقائی پایا جائے تو یہ نہیں بھی حصہ ہو جائیں گی۔

فائدہ : پوتیوں میں مذکر اسفل بھی عصبہ کر دیتا ہے یہاں یہ بات نہیں ہے پس اگر ایک شخص مرے اور دو بہنیں حقیقی اور ایک بہن علاقائی اور ایک مستحبہ چھوڑے تو دو ملک حقیقی بہنوں کو ملیں گے اور باقی ابن الاخیاء اور علاقائی بہنوں کو کچھ نہ ملے گا۔ (علم الفرائض)



۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْإِخْوَةِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ

سگے بھائیوں کی میراث کے بیان میں

(۲۰۹۴) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصُونَ بِهَا أَوْ ذَيْنَ﴾ [النساء: ۱۲] وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالذَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَرْتُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ، الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمُّهُ دُونَ أَخِيهِ لِأَبِيهِ. (اسنادہ حسن عند الالبانی) ارواء الغلیل (۱۶۶۷) بعض محققین کہتے ہیں اس میں الحارث الاعور ضعیف ہے۔ البتہ اس مفہوم کی حدیث ابن ماجہ (۲۳۳۳) میں ہے وہ حسن ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے پڑھتے ہوئے یہ آیت من بعد وصیۃ یوصون بہا اور تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ادائے دین کا قبل وصیت کے، اور حکم کیا اعیان بنی الام کے کہ بھائی ہیں حقیقی ایک ماں باپ سے وہ وارث ہوتے ہیں نہ برادران اخائی کہ بھائی ہیں ایک باپ سے۔ یعنی مرد وارث ہوتا ہے اپنے حقیقی بھائی کا کہ ایک ماں باپ سے ہونہ علاقائی بھائی کا کہ ایک باپ سے ہو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اعیان بنی الام کہ حقیقی بھائی ہیں وارث ہوتے ہیں، نہ بنی العلالت کہ برادران اخائی ہیں، اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ابواسحاق کی سند سے کہ وہ حارث سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور کلام کیا بعض اہل علم نے حارث میں اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک۔

مترجم: یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید تمہیں اس آیت میں شبہ وارد ہو کہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے اور دین اس کے بعد مذکور ہے تو اجرائے وصیت قبل ادائے دین ضرور ہے اور آپ نے ادائے دین مقدم کیا وصیت پر، سو جان لو کہ دین مقدم ہے حکماً اگرچہ مؤخر ہے ذکر، اور تقدم وصیت کا ذکر فقط مزید اعتنا کے واسطے ہے کہ وہ حق میت ہے اور نفوس ورثہ پر شاق ہے اور برادران حقیقی کو ایک ماں باپ سے، اگر برادران علاقائی کے ساتھ جمع ہوں تو میراث برادران حقیقی کو ہے، سو تمہیں وہم نہ ہو کہ قرآن میں تو اللہ تعالیٰ نے سب بھائیوں کو برابر ذکر کیا ہے اور برادران اخائی کی ایک ماں سے ہیں اصحاب فرائض سے ہیں یہاں کلام ہے

عصبات میں اور الرجل یرث اخاه سے آخر تک تفسیر و تاکید کلام سابق ہے (شرح مشکوٰۃ)

(۲۰۹۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : ((قَضَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ ذُؤْنَ بَنِي الْعَلَاتِ .

(اسنادہ حسن عند الالبانی۔ انظر ما قبلہ) دیکھیں حدیث (۲۰۹۴)

ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اعیان بنی الام کہ حقیقی بھائی ہیں وارث ہوتے ہیں نہ بنی العلات کہ برادران اخائی ہیں۔

۶۔ بَابُ : مِيرَاثُ الْبَنِينَ مَعَ الْيَتَاتِ

بیٹوں کے ساتھ بیٹیوں کی میراث کے بیان میں

(۲۰۹۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : جَاءَ نَبِيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُوذُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ فِي بَنِي سَلَمَةَ، فَقُلْتُ :

يَا نَبِيَّ اللَّهِ! كَيْفَ أَقْسِمُ مَالِي بَيْنَ وَلَدِي؟ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا، فَتَرَكْتُ : ﴿ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي

أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ ﴾ [النساء : ۱۱] الآية . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ عیادت کی میری اور میں بیمار تھا بنی سلمہ کے محلہ

میں، سو عرض کی میں نے اے نبی اللہ کے! کیونکر تقسیم کروں میں اپنا مال اپنی اولاد میں، سو جواب نہ دیا آپ ﷺ نے کچھ،

اور اتری یہ آیت: ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ﴾ ۱۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ ابن عیینہ وغیرہ نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے۔



۷۔ بَابُ : مِيرَاثُ الْأَخَوَاتِ

بہنوں کی میراث کے بیان میں

(۲۰۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ : مَرَضْتُ فَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُوذُنِي،

فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَاتَانِي وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَهُمَا مَا شِئْنَا فَنَوَضَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَبَّ

عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ، فَافْقْتُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ أَوْ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ فَلَمْ

يُجِبْنِي شَيْئًا، وَكَانَ لَهُ تِسْعُ أَخَوَاتٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ ﴿ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي

الْكُلَّةِ ﴾ [النساء : ۱۷۶] . قَالَ جَابِرٌ فِي نَزَلَتْ . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۰۶۸)

۱۔ اور زیادہ تفصیل اس کی آگے آتی ہے۔

تفسیر: روایت ہے ہم سے بیان کیا محمد بن منکدر نے انہوں نے سنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ بیمار ہوا میں اور آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ میری عیادت کو، اور پایا مجھے کہ بے ہوشی آگئی تھی مجھ پر، سو آئے آپ اور ابو بکر دونوں پیدل تھے سو وضو کیا رسول اللہ ﷺ نے اور ڈال دیا وضو کا بچا ہوا پانی یا غسالہ وضو کا مجھ پر سو ہوش میں آیا میں، اور عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ کیا حکم کروں میں اپنے مال میں یا یہ کہا کیا کروں میں اپنا مال یعنی یہ شک راوی ہے پھر آپ نے جواب نہ دیا مجھ کو۔ اور ان کی یعنی جابر رضی اللہ عنہ کی نو بہنیں تھیں، یہ قول ہے محمد بن منکدر کا یہاں تک کہ نازل ہوئی آیت میراث کی لیستفتونک سے آخر تک۔ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت میرے باب میں اتری۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: ان دونوں باب میں مصنف رضی اللہ عنہ نے بھائی بہنوں کا ذکر کیا ہے پہلے ہم ان کا خلاصہ احکام کرتے ہیں بعد اس کے آیت مبارکہ لیستفتونک کی شرح کریں گے۔ فاقول بعون اللہ وقوتہ بھائی اگر ایک ماں باپ سے ہیں تو حقیقی ہیں اور اگر باپ ایک ہے تو علاقائی ہیں اور اگر ماں ایک ہے تو اخینائی ہیں۔ پس حقیقی اگر میت کا فرزند زینہ موجود ہے یا فرزند فرزند کے نہ ہو تو اس صورت میں ان کو کچھ نہیں ملتا اور اسی طرح جب کہ میت کا باپ موجود ہو اور وہ وارث ہوتے ہیں میت کی لڑکیوں کے ساتھ یا پوتیوں کے ساتھ مگر جب کہ میت کا دادا نہ ہو اس طرح کہ وہ اس صورت میں عصبہ ہیں کہ پہلے ذوی الفروض پر ان کے حصوں کے موافق ترکہ تقسیم کیا جائے اور بعد جو باقی رہے وہ ان کو ملے (یعنی بھائی کو) اس طرح سے کہ مرد کو دو حصہ (یعنی بہن کو) اور عورت کو ایک حصہ اور اگر ذوی الفروض سے کچھ نہ بچے تو ان کو کچھ نہ ملے گا، اور اگر میت نے باپ اور دادا اور فرزند اور اولاد فرزند خواہ مرد ہو یا عورت کچھ نہ چھوڑا تو اس صورت میں حقیقی بہن اگر ایک ہے تو اسے آدھا ہے کل مال کا اور اگر دو ہیں یا دو سے زیادہ تو انہیں دو ٹکٹ ہیں، اور اگر ان کے ساتھ کوئی بھائی حقیقی ہے میت کا تو پھر یہ بہنیں ذوی الفروض نہیں بلکہ عصبہ ہیں۔ اب جو ذوی الفروض سے بچے گا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے بٹے گا اس صورت میں ان کا یہی حکم ہے مگر ایک مسئلہ میں کہ برادران یعنی کو کچھ نہیں بچتا اس لیے کہ ان کو شریک کر دیتے ہیں برادران اخینائی میں تاکہ بالکل بے نصیب نہ رہیں۔ اور صورت اس کی یہ ہے کہ مثلاً ہندہ نے وفات پائی اور چھوڑا اپنے شوہر اور ماں اور برادران اخینائی اور یعنی کو تو پہنچا شوہر ہندہ کو نصف، اور مادر کو سدس، اور برادران اخینائی کو ٹکٹ، اور باقی نہ رہا برادران یعنی کو کچھ تو اس صورت میں برادران یعنی کو برادران اخینائی کے شریک کر دیں گے، اسی ٹکٹ میں، اور مردوں کو دو حصہ اور عورتوں کو ایک ایک حصہ تقسیم کر دیں گے، اس لیے کہ یہ سب بھائی ہیں متوفی یعنی ہندہ کی ماں کی طرف سے یہ حکم ہے حقیقی بھائیوں کا۔ اب علاقائی کا حکم سنئے کہ حال ان کا مثل برادران حقیقی کے ہے جب کہ میت کا کوئی برادران حقیقی میں سے نہ ہو ان کے مرد برابر ہیں ان کے مردوں کے اور ان کی عورتیں برابر ہیں ان کی عورتوں کے مگر اتنا فرق ہے کہ یہ شریک نہیں ہوتے برادران اخینائی کے پس اگر جمع ہو جاویں برادران علاقائی اور یعنی، اور یعنی میں کوئی نہ ہو تو میراث نہیں ہے علاقائیوں میں سے کسی کو، اور اگر نہ ہوئے ان میں سے

کوئی نر، اور ہوئے یعنی ایک بہن تو دیا جائے اسے ایک نصف اور خواہر علاقائی کو ایک سدس کہ تمام ہو جاویں دو ثلث کہ انتہا ہے بہنوں کے حصوں کی، اور اگر خواہر ان علاقائی کے ساتھ کوئی مرد ہے تو اس صورت میں وہ اصحاب فرائض میں سے نہیں بلکہ عصبہ ہیں اگر اصحاب فرائض سے کچھ بچے گا ان پر لکڑ کر مثل حظ الانثیین کے طور پر تقسیم ہوگا۔ اور اگر نہ بچا تو ان کو کچھ نہ ملے گا اور اگر خواہر ان یعنی دو ہیں یا زیادہ ان کے لیے دو ثلث اور میراث نہیں ان کے ہوتے ہوئے علاقائی بہنوں کو مگر جب کہ وہ ان کے ساتھ کوئی بھائی علاقائی، پھر اگر ہے ان کے ساتھ علاقائی بھائی تو یہ عصبہ ہیں اول اصحاب فرائض پر ترکہ تقسیم ہو پھر جو بچے ان پر تقسیم ہو لکڑ کر مثل حظ الانثیین کے حساب سے، اور برادران اخیانی کو حصہ پہنچتا ہے برادران علاقائی کے ساتھ اس طرح کہ ایک کو ایک سدس اور دو یا دو سے زیادہ کو ثلث، اور اس میں مرد کو ایک عورت کے برابر حصہ ہے نہ دومر اور عورت اس میں سب برابر ہیں بخلاف اور مقامات کے یہ حال ہے برادران علاقائی کا۔

اب برادران اخیانی کا حال سنو کہ برادران اخیانی جو ایک ماں سے ہوں وارث نہیں ہوتے ساتھ فرزند میت کے نہ ساتھ پوتا پوتی کے، اور اسی طرح وارث نہیں ہوتے باپ اور دادا کے ہوتے ہوئے ان کے سوا اور صورتوں میں وارث ہوتے ہیں بطریق فرضیت نہ بطریق عصوبت ایک کو ان میں سے سدس ہے بہن ہو یا بھائی اور اگر دو ہوں تو ہر ایک کو ایک سدس، اور اگر دو سے زیادہ ہیں تو وہ سب شریک ہیں ثلث میں مرد کو حصہ ہے برابر ایک عورت کے اور یہ آیت مبارک *اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَلَةً سَبْعًا يُوْرَثُ الْكَلَّةَ مِنْ بَيْنِهِمْ* سے یہی مراد ہے اور کلالہ کے۔ باب میں دو آیتیں نازل ہوئیں ایک اول سورہ نساء میں ایک آخر میں۔ *قَالَ اللَّهُ تَعَالٰی وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَلَةً اَوْ امْرَاَةً وَّلَهُ اَخٌ اَوْ اُخْتُ فَلِكُلٍّ وَّاحِدٌ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمُ شُرَكَاءُ فِی الثَّلَاثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ یُّوْضِعُ بِهَا اَوْ دَیْنٍ غَیْرِ مَضَارٍّ وَصِيَّةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَلِیْمٌ*۔ یعنی فرمایا اللہ جل جلالہ وجل شانہ نے: اور اگر جس مرد کی میراث ہے وہ کلالہ ہے یا عورت ہو اور اس کا ایک بھائی ہے یا بہن تو دونوں میں ہر ایک کو چھٹا حصہ، پھر اگر زیادہ ہووے اس سے تو سب شریک ہیں ایک تہائی میں بعد وصیت کے جو ہو چکی ہے یا قرض کے جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو یہ کہہ رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے اور اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے تحمل والا۔ اتنی۔ کلالہ مشتق ہے کل سے اور کل لغت میں پشت کا رد اور پشت شمشیر اور وکیل اور تم اور سختی کو کہتے ہیں۔ اور کلالہ بروزن صحابہ وہ مرد ہے کہ نہ ولد رکھتا ہوں نہ والد۔ قولہ اس کا ایک بھائی ہے یا بہن۔ اور مراد اس جگہ برادر خواہر اخیانی ہے باجماع امت۔ قولہ جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو یعنی حصہ زیادہ ثلث سے نہ ہوئے۔



۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْعَصْبَةِ

عصبات کی میراث کے بیان میں

مترجم: عصبات جمع ہے عصبہ کی۔ اور عصبہ مطلقاً لغت میں عبارت ہے محیط بالشنی سے اور معنی احاطہ عصبہ شرعی میں موجود ہیں کیونکہ عصبات کو ہر طرف سے گھیرے ہیں۔ اور تفصیل عصبات کی آخر باب میں مذکور ہوگی۔

(۲۰۹۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اَلْحَقُّوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ

لأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ)) . (اسنادہ صحیح) الارواء (۱۶۹۰) صحیح ابی داود (۲۵۷۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دو حصے اہل فرائض کو پھر جو باقی رہے وہ اس کا حق ہے جو مرد قریب تر ہو میت سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل۔

مترجم: عصبہ نسبی ہے یا سببی ہے، نسبی میں قسم ہے عصبہ بنفسہ یا عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ۔ اور وجہ انحصار عصبات نسبی کے تین قسم میں یہ ہے کہ ثبوت عصبیت میں غیر کے ملنے کی حاجت نہیں تو وہ عصبہ بنفسہ ہے یعنی بذات خود بلا انضمام شخص آخر عصبہ ہے، اور ثبوت عصبیت میں اگر غیر کا محتاج ہے اور یہ غیر بھی اس عصبوت میں شریک ہیں تو عصبہ مع غیرہ ہے، اور اگر غیر اس کے ساتھ شریک نہیں تو عصبہ بغیرہ ہے اور عصبہ بنفسہ لیتا ہے جمیع مال میت کا عند الانفراد یعنی بصورت نہ ہونے ذوالفروض کے، اور عصبہ بنفسہ وہ مرد ہے کہ نہ داخل ہو اس کے نسب میں میت تک کوئی اثنی۔ اور وہ چار قسم ہے اول جزء میت پھر اصل میت، پھر جزء اصل میت پھر جزء جد میت الاقرب فالاقرب اسی ترتیب سے کہ مذکور ہوئی، اور جزء میت جیسے فرزند میت پھر پوتا اگرچہ سافل ہو یعنی پروتا اور پروتے کا پر پوتا مقدم ہے اصل میت، پر اس کے بعد مستحق ہے اصل میت جیسے باپ اور وہ ہوتا ہے ایک بیٹی یا اس سے زیادہ کے ساتھ عصبہ اور صاحب فرض پھر اس کے بعد ہے اور جو اس سے اوپر ہو یعنی پردادا، الی غیر ذالک۔ اور نانا جد فاسد ہے اور ذوالارحام میں ہے پھر ان کے بعد میت کا جزء اب ہے جیسے سگا بھائی پھر علاقائی، پھر علاقائی بھائی کے بعد سگے بھائی کا بیٹا، پھر اس کے بعد سوتیلے بھائی کا بیٹا، اگرچہ ابن الاخ سافل ہو یعنی بھتیجے کا بیٹا یا پوتا اور مؤخر کرنا بھائیوں کو دادا سے اگرچہ دادا عالی ہو۔ امام ابو حنیفہ کا قول ہے اور یہی قول مختار ہے، مفتی بہ برخلاف صاحبین اور شافعی رحمہ اللہ کے۔ بعض نے کہا صاحبین کے قول پر فتویٰ ہے یعنی بھائی مقدم ہی دادا پر۔ طحاوی نے کہا قول امام کا معتد ہے پھر ان کے بعد میت کا جزء جد یعنی سگا چچا مقدم ہے، پھر سوتیلے چچا پھر سگے چچا کا بیٹا مقدم ہے، پھر اس کے بعد سوتیلے چچا کا بیٹا اگرچہ چچیرے بھائی سافل ہوں۔ اعمام پدری سے مقدم ہیں پھر بنی اعمام کے بعد باپ کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کا سوتیلے چچا ہے پھر اعمام پدری کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کے بعد سوتیلے چچا کا بیٹا جد کے اعمام پر مقدم ہے پھر بنی اعمام پدری کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کے بعد سوتیلے چچا کا بیٹا جد کے اعمام کے بعد ان کا بیٹا اسی طرح مقدم ہے یعنی سگا سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عم پدری کے فرزند اور عم جدی کے فرزند سافل ہوں پس معلوم ہوا کہ عصبوت کے چار سبب ہیں نبوت پھر ابوت پھر اخوت پھر عمومیت پھر قرب درجہ کے بعد عصبات میں جب تفاوت ہو، سگے کو سوتیلے پر ترجیح دی جاتی

ہے قربت کے قوی ہونے کی وجہ سے سوعصبات میں سے جو عصبہ میت کا ہگا ہوگا وہ سوتیلے پر مقدم ہے، اگرچہ عصبہ قوی القرابت عورت ہو جیسے سگی بہن بیٹے کے ساتھ مقدم ہے سوتیلے بھائی پر اور خلاصہ یہ ہے کہ درجہ برابر ہونے کے وقت دو قربت والے کی تقدیم ہوتی ہے اور درجہ میں تفاوت ہونے سے اعلیٰ یعنی اقرب مقدم ہوتا ہے۔ برابری درجہ کی مثال یہ ہے کہ دو بھائی ایک سگا اور دوسرا سوتیلا تو سگا مقدم ہوگا کہ دو طرح سے قربت رکھتا ہے باپ کی طرف سے بھی اور ماں کی طرف سے بھی، اور سوتیلا فقط ایک قربت رکھتا ہے باپ کی طرف سے نہ ماں کی طرف سے، اور تفاوت درجہ کی مثال جیسے سوتیلا بھائی اور اسی کے بھائی کا بیٹا تو سوتیلا بھائی سگے بھتیجے پر مقدم ہے قریب تر ہونے سے اور عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہیں بیٹیاں بیٹوں کے ہونے سے، اور پوتیاں پوتوں کے ہونے سے اگرچہ درجات میں سافل ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ الْإُنثَىٰ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد میں وصیت کرتا ہے مرد کے واسطے دو عورتوں کے حصہ کے برابر یعنی اگر ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو تین سہم سے قسمت ہوگی، دو سہم بیٹا لے گا اور ایک سہم بیٹی اور اگر دو بیٹیاں ہیں تو چار سہم سے قسمت ہوگی ایک ایک سہم ہر ایک بیٹی لے گی اور دو سہم بیٹا لے گا۔ اسی طرح بنین اور بنات ابن کو سمجھنا چاہیے اور سگی سوتیلی بہنیں عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائی کے ہونے سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَإِنْ كَانُوا إِخْوًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَىٰ﴾ تو عصبہ بغیرہ چار عورتیں ہیں نصف اور ثلثین کے حصہ والیاں وہ عصبہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائیوں کے ہونے سے اگرچہ ان کا بھائی حکمی ہو نہ حقیقی۔ چنانچہ میت کے ابن الابن کا بیٹا یعنی پروتہ عصبہ کر دیتا ہے اپنے برابر کے درجہ والی بہن یا اس بہن کو جو اس سے اونچے درجہ والی ہو اور عصبہ مع بغیرہ بہنیں ہیں بیٹیوں کے ساتھ یا پوتیوں کے ساتھ حسب قول اہل فرائض کہ بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ قرار دو اور ولد الزنا اور ولد الملاءعۃ کا عصبہ ان کی ماں کا مولیٰ ہے اور مولیٰ سے مراد اس مقام میں وہ ہے کہ عصبہ اور آزاد کرنے والے دونوں کو شامل ہو اور عصبہ سببی مولیٰ ہے غلام کا آزاد کرنے والا پھر مولیٰ العاقہ کے بعد اس کا عصبہ بنفسہ مقدم ہے اس کے عصبہ سببی پر اور بموجب ترتیب مقدم کے یہاں بھی لحاظ ضرور ہے۔ چنانچہ ابن مقفع مقدم ہے، پھر ابن الابن علیٰ ہذا القیاس۔ اور جب کہ غلام آزاد مر گیا اپنے مولیٰ کا یعنی آزاد کرنے والے کا باپ اور بیٹا چھوڑ کر تو سب مال مولیٰ کے فرزند کا ہے۔ اور ابو یوسف نے کہا باپ کے واسطے چھٹا حصہ ہے، یا غلام آزاد نے اپنے مولیٰ کا دادا اور اس کا بھائی چھوڑا تو تمام مال دادا کا ہے بنا براس ترتیب کے جو عصبہ بنفسہ میں مذکور ہے اور صاحبین نے کہا کہ دونوں کے مابین مال مقسوم ہوگا میراث کی مانند اور ولاء عتاقات میں عصبہ بغیرہ نہیں نہ عصبہ مع بغیرہ بدلیل قول آنحضرت ﷺ کہ عورتوں کو ولاء میں سے کچھ حصہ نہیں مگر اس غلام کا ولاء ہے جس کے خود عورتوں نے آزاد کیا ہو۔ (الی اخر الحدیث) اتھلی، (غایۃ الاوطار)



۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدِّ

دادا کی میراث کے بیان میں

(۲۰۹۹) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِيْ مِنْ مِيرَاثِهِ؟ فَقَالَ : لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ : ((لَكَ سُدُسٌ)) أَخْرَفْلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ : ((إِنَّ السُّدُسَ الْأَخْرَفْلَمَّا لَكَ طُعْمَةً)) .

(اسنادہ ضعیف) اس میں حسن بصری مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں ضعیف ابی داؤد (۵۰۰)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور کہا اس نے میرے بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا مر گیا ہے، سو میرا حصہ کیا ہے اس کے مال سے فرمایا آپ ﷺ نے: تجھے چھٹا حصہ ہے یعنی باعتبار فرضیت کے پھر جب پیٹھ موڑی اس نے بلایا اس کو اور کہا تجھے چھٹا حصہ اوو ہے پھر جب پیٹھ موڑی اس نے بلایا آپ ﷺ نے اس کو اور فرمایا یہ دوسرا سدس تمہاری خوراک ہے یعنی حصہ مفروضہ سے زائد ہے اور یہ سبیل عصیت تم کو ملا ہے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں معقل بن یسار سے بھی روایت ہے۔

مترجم: صورت مسئلہ لغات میں یوں مرقوم ہے کہ ایک مرد مرا اور اس نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور یہ دادا جو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دو ثلث بیٹیوں کو پانچے اور ایک ثلث بچا جس میں سے ایک ثلث دادا کو علی سبیل الفرضیت، پھر دوسرا سدس بھی اسی کو دیا علی سبیل العصیت، اور دونوں سدس ایک مرتبہ نہ دیئے کہ کسی کو یہ شبہ نہ پڑے کہ حصہ دادا کا ثلث ہے اور اس واسطے سدس ثانی کو طعہ فرمایا کہ وہ اصل فرض پر زائد تھا۔ اور باب اور دادا کے تین حال ہیں، اول فرض مطلق یعنی خالی تعصیب سے اور وہ چھٹا حصہ ہے ولد کے ساتھ یا ولد الابن کے ساتھ اور دوسری تعصیب مطلق یعنی خالی فرض سے دونوں کے نہ ہونے کے وقت یعنی جب کہ ولد اور ولد الابن نہ ہو تو بعد ذوی الفروض کے باقی مال کو باپ دادا لے گا بطریق عصوبت، تیسرے یہ کہ فرض اور تعصیب دونوں وہ بیٹی یا پوتے کے ساتھ اور اس صورت میں باپ یا دادا پہلے اپنا حصہ فرض یعنی سدس لے گا، اور بیٹی یا پوتی اپنا حصہ فرض یعنی نصف لے گی اور جو باقی رہا اس کو باپ یا دادا بطریق عصوبت کے لے گا۔ (غایۃ الاوطار)



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ

دادی اور نانی کی میراث کے بیان میں

(۲۱۰۰) عَنْ قَبِيصَةَ بِنْتِ ذُوَيْبٍ قَالَ : جَاءَتْ الْجَدَّةُ أُمُّ الْأُمِّ وَأُمُّ الْأَبِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ : إِنَّ ابْنَ ابْنِي

أَوْ أَنَّ ابْنَ ابْنَتِي مَاتَ وَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّ لِي فِي حَقِّهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا أَجِدُ لَكَ فِي الْكِتَابِ مِنْ حَقِّ، وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَضَى لَكَ بِشَيْءٍ وَسَأَلْتُ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ. قَالَ: وَمَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلَمَةَ قَالَ: فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَاءَ ابْنُ الْحَدَّادِ الْأَخْرِيُّ الَّتِي تَخَالِفُهَا إِلَى عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَنِي فِيهِ مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ أَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَكِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: إِنْ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَإِيتَكُمَا انْفَرَدَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا)).

(ضعیف عند الالبانی۔ الارواء : ۱۶۸۰) ضعیف ابی داؤد (۳۹۷) سند میں انقطاع ہے قبیصہ راوی کا ابو بکر صدیق سے سماع ثابت نہیں۔

فقیر حجازی: روایت ہے قبیصہ بن ذویب سے کہ آئی ایک جدہ یعنی ماں کی ماں یا باپ کی ماں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ پوتا میرا یا نواسہ میرا مر گیا اور مجھے خبر ملی ہے کہ میرا حق ہے کچھ کتاب اللہ میں سو کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میں نہیں پاتا اللہ کی کتاب میں تیرا کوئی حق اور نہیں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ حکم دیا ہوا انہوں نے تمہارے واسطے کچھ اور میں پوچھتا ہوں لوگوں سے، کہا راوی نے پھر پوچھا انہوں نے لوگوں سے پھر گواہی دی مغیرہ بن شعبہ نے رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے دیا اس کو سدس فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اور کس نے سنی یہ حدیث تمہارے ساتھ؟ کہا: محمد بن مسلمہ نے۔ کہا راوی نے پھر دے دیا اس کو سدس۔ پھر آئی دوسری جدہ کہ مخالفت رکھتی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس، کہا سفیان نے اور زیادہ روایت کی معمر نے زہری سے مگر مجھے یاد نہیں رہا جو کچھ انہوں نے کہا زہری سے لیکن یاد رکھتا ہوں میں معمر سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو وہی سدس تم دونوں کو ہے اور جو منفرد ہو تم دونوں سے وہ سدس اسی کا ہے۔

فائلا: روایت کی، ہم سے انصاری نے انہوں نے معمر بن مالک سے انہوں ابن شہاب سے انہوں نے عثمان بن اسحاق بن خزیمہ سے انہوں نے قبیصہ بن ذویب سے کہا آئی ایک جدہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اور پوچھی اس نے میراث اپنی، فرمایا انہوں نے نہیں تیرا کتاب اللہ میں کچھ حصہ اور نہ سنت رسول اللہ ﷺ میں کچھ حصہ، پھر تو جا یہاں تک کہ میں دریافت کروں لوگوں سے۔ پھر دریافت کیا لوگوں سے تو کہا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے میں حاضر تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس کہ دیا آپ ﷺ نے جدہ کو سدس، فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کوئی تمہارے ساتھ اور بھی ہے؟ تو کھڑے ہوئے محمد بن مسلمہ اور کہا جیسا کہا تھا مغیرہ نے۔ پھر جاری کر دیا سدس جدہ کو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے۔ کہا راوی نے پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور پوچھا اس نے اپنی میراث کو، سو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں ہے تیرا اللہ کی کتاب میں کچھ حصہ لیکن وہی سدس ہے پھر تم دونوں اگر جمع ہو، یعنی نانی دادی دونوں وارث ہوں، تو وہی تقسیم ہو تم دونوں پر اور جوان دونوں میں سے اکیلی ہو تو اس کا وہی سدس ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور وہ اُر ہے ابن عیینہ کی حدیث سے۔ اس باب میں بریدہ سے بھی روایت ہے۔
مترجم: جدہ کی دو قسم ہے، صحیحہ اور فاسدہ۔ جدہ صحیحہ وہ ہے جس کی نسب الی المیت میں ایک باپ دو ماؤں میں داخل نہ ہو۔ اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ دو ماؤں کے مابین میں باپ داخل ہو اس واسطے کہ جو باپ کہ میت کے ساتھ نانا رکھتا ہے بواسطہ عورت کے وہ جد فاسدہ ہے اب اس کی ماں خواہ خواہ جدہ فاسدہ ہوگی۔ چنانچہ نانا یعنی ماں کا باپ، تو نانا کی ماں جدہ فاسدہ ہے اس واسطے کہ دو ماؤں میں یعنی میت کی ماں اور نانا کی ماں میں نانا واسطہ واقع ہو، اور جدہ خواہ دادی ہو یا نانی اس کا چھٹا حصہ ہے، جیسا حدیث میں مذکور ہوا اور دو جدہ یا زیادہ اگر ہوں گی تو شریک ہوں گی اس سدرس میں بشرطیکہ جدات صحیحہ ہوں، اور وہ جدہ فاسدہ ذوی الارحام میں ہے نہ ذوی الفروض میں دوسری شرط جدات میں یہ ہے کہ جمع جدات درجہ میں مساوی ہوں اس واسطے کہ جدہ قریبہ جدہ بعیدہ کی حاجب ہوتی ہے مطلقاً خواہ جدہ حاجبہ ماں کی ہو ماں ہو یا باپ کی ماں اسی طرح جدہ بعیدہ محو بہ خواہ ماں کی ماں ہو یا باپ کی ماں۔ اتنی (غایۃ الاوطار)



(۲۱۰۱) عَنْ الْانصَارِيِّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ اسْحَاقَ بْنِ خَرِشَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بِنْتِ ذُوَيْبٍ قَالَتْ : جَاءَتِ الْحَدَّةُ اِلَى أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ مِيرَاثَهَا قَالَ لَهَا : مَا لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ، وَمَا لَكَ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ، فَسَأَلَ النَّاسَ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مِثْلُ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَاَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ. قَالَ : ثُمَّ جَاءَتِ الْحَدَّةُ الْاُخْرَى اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَأَلْتُهُ مِيرَاثَهَا؟ فَقَالَ : مَا لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ وَلَكِنْ هُوَ ذَلِكَ السُّدُسُ، فَإِنْ اجْتَمَعَتُمَا فِيهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا، وَإِن تَخْتَلَمَا خَلَّتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا)) . (ضعيف عند الالباني)

[انظر ماقبله]

ترجمہ: قبیسہ بن ذویب سے روایت ہے کہتے ہیں ایک دادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اپنی میراث کے بارے پوچھا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں تیرا کتاب اللہ میں کوئی حصہ ہے نہ سنت رسول میں پس تو چلی جائیں لوگوں سے دریافت کروں گا۔ پھر لوگوں سے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں حاضر تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس کہ دیا آپ ﷺ نے دادی کو سدرس۔ فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوئی تمہارے ساتھ اور بھی ہے؟ تو کھڑے ہوئے محمد بن مسلمہ اور کہا جیسا کہا تھا مغیرہ نے، پھر جاری کر دیا سدرس دادی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے۔ کہا راوی نے پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور پوچھا اس نے اپنی میراث کو تو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں ہے تیرا کوئی اللہ کی کتاب میں حصہ لیکن وہی سدرس ہے پھر تم دونوں اگر جمع ہوں (یعنی نانی دادی دونوں وارث ہوں) تو وہی تقسیم ہو تم دونوں پر، اور جوان دونوں میں سے اکیلی ہو تو اس کا وہی سدرس ہے۔

۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

اس بیان میں کہ دادی کی میراث اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے

(۲۱۰۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا : إِنَّهَا أَوَّلُ جَدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُدْسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَتَّى . (اسنادہ ضعیف - الارواء : ۱۶۸۷) (اس میں محمد بن سالم راوی ضعیف ہے) تقریب (۵۸۹۸)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا جدہ کی میراث میں اس کے بیٹا ہوتے ہوئے کہ وہ پہلی جدہ تھی کہ اس کو کھلایا یعنی دلویا رسول اللہ ﷺ نے ایک سدس اس کے بیٹا کے ہوتے ہوئے اس وقت میں کہ بیٹا اس کا زندہ تھا۔
فتاویٰ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مرفوع مگر اسی سند سے۔ اور وارث کیا ہے بعض اصحاب نبی ﷺ نے جدہ کو اس کا بیٹا ہوتے ہوئے، اور نہیں وارث کیا اس کو بعضوں نے۔

مترجم: مراد یہاں جدہ سے دادی ہے اور بیٹا اس کا یعنی باپ میت کا زندہ تھا، جان تو کہ جدات ابویات ہوں یا امیات محروم و محجوب ہو جاتی ہیں ماں کے ہوتے ہوئے امیات اس لیے کہ ماں قریب ہے میت سے اور سبب کا بھی اتحاد یعنی سبب ارث کا ماں ہونا ہے کہ مشترک ہے نانی اور ماں میں اور ماں میں قریب بھی میت کا ہے نہ نانی میں، پس نانی اس لئے محروم ہوگی اور ابویات اس لیے کہ اتحاد سبب بھی ہے اور زیادت قرب بھی یعنی دادی باپ کی ماں ہے اور میت کی خود ماں موجود ہے، پس دادی خود محجوب ہو جائے گی اور باپ کے ہوتے ہوئے ابویات محروم ہوتی ہیں اس لیے کہ باپ قریب ہے میت سے نہ امیات۔ اور یہ مذہب ہے عثمان و علی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ وغیرہم کا۔ اور حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ دادی وارث ہوتی ہے باپ کے ہوتے ہوئے۔ اور شریح اور ابن سیرین اور حسن بصری نے بھی یہی مذہب اختیار کیا ہے، حدیث باب کو نظر کرتے ہوئے۔ اور بعض کا قول ہے کہ یہ جو حضرت نے اس جدہ کو دلویا بطور اطعام و انعام کے تھا اور نہ جدہ کے لیے کچھ میراث نہیں، اور اقرب و البعد تقدیم میراث میں برابر ہیں، مگر یہ قول ضعیف ہے (لمعات) اور امام مالک نے موطأ میں فرمایا ہے کہ ماں کے ہوتے ہوئے۔ نانی محروم اور اگر ماں نہیں ہے تو نانی کو سدس ہے بطریق فرضیت کے، اور دادی ماں کے ہوتے ہوئے محروم ہے اور باپ کے ہوتے ہوئے۔ بھی اور اگر ماں باپ دونوں نہیں ہیں تو دادی کو سدس بطریق فرضیت، اور اگر جمع ہو جاویں دادی اور نانی اور میت کا قریب تر کوئی ان سے نہ ماں ہے نہ باپ تو اگر نانی قریب تر ہے میت سے بہ نسبت دادی کے تو اسے سدس ہے اور دادی محروم، اور اگر دادی نزدیک تر ہے میت سے یا دونوں برابر ہیں قرب میں میت سے سو سدس منقسم ہے دونوں پر اور میراث نہیں اور جدات کو سوائے دو جدہ کے، اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے وارث کیا ایک جدہ کو، بعد ازاں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رضی اللہ عنہم سے سوال کیا حکم جدہ کا پھر پہنچی ان کو خبر آنحضرت ﷺ کی پس دلویا ایک سدس، پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تو آپ نے فرمایا: میں بڑھانے والا نہیں

فرائض میں اللہ تعالیٰ کے کچھ اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو سدس منقسم ہو گا تم پرور نہ جو تنہا ہو سدس اسی کا ہے۔ اور کہا مالک نے میں نے نہ جانا کہ کسی نے وارث کیا ہو سوائے دو جدہ کے ابتدائے اسلام سے آج تک۔ (اتحلی مافی الموطأ)

۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْخَالِ

ماموں کی میراث کے بیان میں

(۲۱۰۳) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ : كَتَبَ مَعِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ)) .

(اسنادہ صحیح عند الالبانی) ارواء الغلیل (۱۷۰۰) تخريج الاحادیث المختارة (۶۸ - ۷۱) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند سفیان ثوری دلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ سے کہ کہا انہوں نے کہ لکھ کر بھیجا میرے ساتھ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور رسول رفیق ہے اس کا جس کا کوئی رفیق نہیں، اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔
فائدہ: اس باب میں ام المؤمنین عائشہ اور مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔



(۲۱۰۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ)) .

(اسنادہ صحیح) [انظر ماقبله] یہ بعض محققین کے نزدیک بھی صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور مرسل روایت کی یہ بعض نے، اور نہیں ذکر کیا اس میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔ اور اختلاف ہے اس میں اصحاب رسول اللہ ﷺ کا کہ بعض نے وارث کیا ہے خالہ اور ماموں کو۔ اور پھر بھی کو اور گئے ہیں اس حدیث کی طرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث کرنے کے باب میں، لیکن زید بن ثابت نے روایت نہیں کیا ذوی الارحام کو اور میراث کو بیت المال میں بھیجنے کا حکم کیا۔

مترجم: معرب میں ہے کہ رحم اصل میں منت ہے ولد کا اور اس کا ظرف پھر قرابت اور وصلت من جهة الولاء و مسمى برحم ہوگی اس واسطے کہ رحم قرابت کا سبب ہے۔ طحاوی نے کہا ذرحم عبارت ہے لغت میں صاحب قرابت سے مطلقا خواہ قرابت من جهة الولاء ہو یا نہ ہو۔ مصنف رحمہ اللہ نے چونکہ خال کا ذکر اس مقام میں کیا ہے اس لیے تفصیل ذوی الارحام کی کہ خال انہیں میں معدود ہے ضرور چاہیے اور معنی لغوی ذوی الارحام کے مذکور ہوئے۔ اور معنی شرعی یہ ہیں کہ ذرحم وہ قرابت والا ہے جو صاحب فرض اور عصبہ نہ

ہو تو ذرہ وارثوں کی تیسری قسم بھری اس وقت میں اصطلاح شرعی یہی ہے اور اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مانند حضرت فاروق اور مرتضیٰ اور ابن مسعود اور ابو عبیدہ اور معاذ اور ابوالدرداء اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بروایت مشہورہ تو ریث ذوی الارحام کے قائل ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور صاحبین کا اور جو ان کے اتباع ہیں۔ اور زید بن ثابت اور ابن عباس ایک روایت شاذہ میں میراث ذوی الارحام کے قائل نہیں، ان کے نزدیک جب اصحاب فرائض اور عصبات نہ ہوں تو متروکہ بیت المال میں رکھا جائے گا۔ اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی کا اور ذرہ وارث نہیں ہوتا صاحب فرض اور نہ عصبہ کے ساتھ سوائے زوجین کے یعنی زوجین اگرچہ صاحب فرض ہیں مگر ذرہ ان کے ساتھ وارث ہوتا ہے اس واسطے کہ ان پر روکنا فرض کا نہیں۔ پس اکیلا ذرہ تمام مال کو لے گا قربت کی وجہ سے، اور تمام مال لینے سے مراد یہ ہے کہ ارث ذوی الارحام کی مانند ہے، اس میں اقرب فالاقرب کا اعتبار ہے اور ذوی الارحام کا اقرب البعد کا حاجب ہوتا ہے، عصبات کی ترکیب کی مانند اور کل ذوی الارحام چار قسم ہیں۔ جزء میت، پھر اصل میت، پھر جزء ابویں، پھر جزء جدین یا جدتین اور مراد جزء میت سے بیٹیوں اور پوتیوں کی اولاد ہے خواہ مرد ہوں خواہ عورت اگرچہ درجہ سافل کے ہوں یہ مقدم ہیں اصل میت پر پھر ان کے بعد اصل میت ہیں یعنی جدہ فاسد اور جدات فاسدات اگرچہ چند درجہ عالی ہوں پھر ان کے بعد والدین میت کا جزء مقدم ہیں یعنی سگی بہنوں یا سوتیلی بہنوں کی اولاد اور اخیانی بھائیوں اور بہنوں کی اولاد اور سگے بھائیوں یا سوتیلے بھائیوں کی بیٹیاں اگرچہ سافل اور نازل ہوں اور مقدم ہے ناناں پر یعنی خوات کی اولاد پر، اور بنات اخوہ پر برخلاف صاحبین کے پھر جدین یا جدتین کی اولاد مقدم ہے اور مراد جدین سے باپ کا باپ یعنی دادا ہے یا ماں کا باپ یعنی نانا اور جدتین سے باپ کی ماں یعنی دادی اور ماں کی ماں یعنی نانی مراد ہے۔ اور اولاد ان کی ماموں اور خالہ ہیں۔ اور اخیانی چچا ہیں، یعنی میت کے باپ کے مادری۔ بھائی، اور اخیانی کی قید اس لیے ہے کہ سگا چچا اور سوتیلے عصبات میں داخل ہیں نہ ذوی الارحام میں اور پھوپھیوں میں ذوی الارحام سے مطلقاً سگی ہوں یا سوتیلی یا مادری، خلاصہ یہ کہ احوال اور خالات اور عمات اور اعمام مادری درجے میں برابر ہیں یہاں کوئی اقرب اور البعد نہیں اور ان میں حکم یہ ہے کہ ان میں سے جو منفرد ہوگا جمع مال کا مستحق ہوگا اور اگر چند لوگ ہیں تو دیکھنا چاہیے کہ قربت ان کی متحد ہے یا نہیں، اگر متحد ہے اس طرح کہ سب کی قربت جہت پدری سے ہے یا جہت مادری سے تو اقرب اولیٰ ہے باجماع، یعنی سگا اولیٰ ہے سوتیلے پر اور سوتیلے اولیٰ ہے اخیانی سے خواہ اقویٰ عورت ہو یا مرد اور اگر اقویٰ میں بھی تعدد ہو یعنی مع اتحاد القربت فللذکر مثل حظ الانثیین اور اگر قربت مختلف ہے اس طرح کہ بعض کی قربت باپ کی جہت سے اور بعض کی ماں کی جہت سے تو قربت پدری کے واسطے متروکہ کی دو ہائیاں ہیں اور قربت مادری کے واسطے ایک تہائی ہے، اور منجملہ قسم رابع چچاؤں کی بیٹیاں ہیں اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی یعنی احوال اور خالات اور اعمام اخیانی اور عمات اور بنات اعمام کی اولاد

۱۔ جدہ فاسدہ وہ ہے جو قربت رکھے میت کی بواسطہ عورت کے چنانچہ نانا اور نانا کا باپ۔

۲۔ جدہ فاسدہ وہ ہے جس کی نسبت میں میت کی طرف جدہ فاسد داخل ہو چنانچہ میت کے نانا کی ماں یا نانا کی نانی۔

بھی ذوی الارحام کی قسم رابع میں داخل ہے۔ پھر اشخاص مذکورین اگر موجود نہ ہوں گے تو مستحق ہوں میت کے باپوں اور ماؤں کی پھوپھیاں اور ان کے ماموں اور خالائیں اور باپوں کے اخیانی چچا اور ماؤں کے چچا بالکل خواہ سکے ہوں یا سوتیلے یا اخیانی۔ اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی اگرچہ بعید ہوں بالعلو والسفول اور مقدم ہوگا میت کا اقرب تر اقسام اربعہ کے ہر قسم میں اور جب کہ ذوی الارحام درجہ میں برابر ہوں اور قرابت کی جہت متحد ہو تو وارث کی اولاد مقدم ہوگی غیر وارث کی اولاد پر اور اگر قرابت کی جہت مختلف ہو تو باپ کے قرابت والوں کے واسطے دو تہائیاں ہیں اور ماں کی قرابت والوں کے واسطے ایک تہائی۔ انتہی۔ یہ مضمون ہے غایۃ الادوار کا۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَمُوتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ

جو آدمی اس حالت میں مر جائے کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو، اس کے بیان میں

(۲۱۰۵) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ مَوْلَى لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَعَ مِنْ عَذْقٍ نَحْلَةً فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ؟)) قَالُوا: لَا، قَالَ: ((فَادْفَعُوهُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِ الْقُرْبَى)).

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۵۸۱)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک غلام آزاد نبی ﷺ کا گر پڑا کھجور کے درخت پر سے اور مر گیا، سو فرمایا نبی ﷺ نے: دیکھو کوئی اس کا وارث ہو؟ عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے: کوئی اس کا وارث نہیں، کہا: دے دو اس کا مال اس کے گاؤں والوں کو۔

فائدہ: اس باب میں بریدہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس کا مال گاؤں والوں کو دلوانا بطور صدقہ اور تبرعاً تھا یا اس نظر سے کہ وہ مال بیت المال کا تھا اور مصرف اس کا مصالح مؤمنین ہیں پھر آپ نے اس کے گاؤں والوں میں خرچ کر دیا کہ وہ قریب تر ہے اس میت سے یا اور کئی مصلحت آپ ﷺ کی مبارک نظر میں ہوگی۔ اور حاشیہ مشکوٰۃ میں ہے کہ قاضی نے کہا انبیاء کا جیسے کوئی وارث نہیں ہوتا اسی طرح وہ بھی کسی کے وارث نہیں ہوتے اس سبب سے آپ ﷺ نے وہ مال اوروں پر تقسیم کر دیا اور خود نہ لیا۔



۱۔ اولاد وارث سے مراد صنف اول میں صاحب فرض کی اولاد ہے، اور ضعف ثالث میں عصب کی اولاد مراد ہے، اور صنف ثانی اور رابع میں یہ نہیں ہوتا۔ ہاں ان کی اولاد میں تقدیم اقرب کی ہوتی ہے پھر قوی تر کی پھر ولد عصب کی اتحاد قرابت کے وقت۔

۱۴۔ بَابُ: فِي مِيرَاثِ الْمَوْلَى الْأَسْفَلِ

آزاد کردہ غلام کو میراث دینے کے بیان میں

(۲۱۰۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا عَبْدًا هُوَ أَعْتَقَهُ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ. (اسنادہ ضعیف عند الالبانی) ارواء الغلیل (۱۶۶۹) اس میں عوجہ بھول راوی ہے۔ ۱

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد مر گیا زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے، اور نہ چھوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ اسے اس نے آزاد کیا تھا، پھر دیا اس کو نبی ﷺ نے ترکہ اس کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور عمل اس پر ہے نزدیک اہل علم کے اس باب میں کہ جب مر جائے کوئی شخص اور نہ چھوڑے کوئی عصبہ بھی تو میراث اس کی بیت المال میں مسلمانوں کے داخل ہو۔

مترجم: مصنف نے بھی اس قول میں اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ یہ غلام آزاد کو ترکہ دلوانا تبرعاً اور صدقہ تھا، گویا بیت المال میں اسے دلوانا یہ کہ وہ غلام وارث تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ الْمِيرَاثِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ

کافر اور مسلمان میں میراث نہ ہونے کے بیان میں

(۲۱۰۷) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا

الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)) . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۶۷۵) صحیح ابی داؤد (۲۵۸۴)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وارث نہیں ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن ابی عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے مانند اس کے۔ اور اس باب میں جابر

اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی معمر وغیرہ نے زہری سے مانند اس کے۔

اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے

انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور حدیث مالک کے وہم ہے، وہم کیا اس میں مالک نے۔ اور روایت کی بعض نے مالک

سے سو کہا اس سند میں عمرو بن عثمان اور اکثر اصحاب مالک نے کہا عن مالک عن عمرو بن عثمان۔ اور عمرو بن عثمان بن عفان مشہور ہیں

اولاد عثمان سے، اور نہیں جانتے ہم عمرو بن عثمان کو اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک اور اختلاف کیا بعض نے مرتد کی

میراث میں، سو بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم نے داخل کر دیا اس کے۔ مال کو بیت المال میں مسلمانوں کے اور کہا بعض نے وارث نہ ہوا اس کے مال کا کوئی شخص مسلمانوں میں سے اور استدلال کیا انہوں نے اسی حدیث مذکورہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ وارث ہو کوئی مسلمان کا فرکا۔ اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔



۱۶۔ بَابُ: لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ

دولت (دین) والے آپس میں وارث نہیں ہو سکتے

(۲۱۰۸) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ)) . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۶/۱۲۰)۔

(۱۲۱) صحیح ابی داؤد (۶/۲۵۸۶) تخریج مشکاة المصابیح (۳۰۴۶-۳۰۴۷) التحقیق الثانی۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: وارث نہیں ہوتے دولت والے آپس میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ روایت کی ان سے ابن ابی لیلیٰ نے۔

مترجم: مواقع ارث چار ہیں، ایک اختلاف ملتین جو اس حدیث میں مذکور ہوا، دوسرے رق یعنی ملک ہونا اگرچہ ملک ناقص ہو جیسے مکاتب اور اسی طرح جس غلام کا نصف یا ربع آزاد ہو چکا ہو، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک میراث سے محروم ہے، تیسرے قتل جو قصاص اور کفارہ کا موجب ہے اگرچہ قصاص اور کفارہ بسبب حرمت پدری کے ساقط ہو جائے مگر مانع میراث ہے، چوتھے اختلاف دارین حنفیہ کے نزدیک خلافاً للشافعی ھقیقۃً ہو، جیسے حربی اور ذمی میں یا حکماً، چنانچہ مستامن اور ذمی دارالسلام میں یا چنانچہ دوحربی دو ملکوں مختلف کے چنانچہ ترکی اور ہندی میں کہ ان میں توارث نہیں بسبب عصمت منقطع ہونے کے درمیان ان کے۔ انتہی (غایۃ الاوطار)۔



۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ مِيرَاثِ الْقَاتِلِ

قاتل کی میراث نہ ہونے کے بیان میں

(۲۱۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: قاتل وارث نہیں ہوتا۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح نہیں، پہچانی نہیں۔ جاتی مگر اسی سند سے۔ اور اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو چھوڑ دیا ہے بعض اہل علم نے یعنی

ان سے حدیث لینا اور روایت کرنا ترک کر دیا، انہیں میں ہیں احمد بن حنبل، اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ قاتل وارث نہیں ہوتا، قتل خطا ہو یا عمدہ اور بعض نے کہا قتل خطا میں وارث ہوتا ہے اور یہی قول ہے مالک کا۔
مترجم: باقی موانع ارث بھی اس باب کے اوپر گزرے۔



۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

شوہر کی دیت سے بیوی کو میراث ملنے کے بیان میں

(۲۱۱۰) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا، فَأَجْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِثَ امْرَأَةً أَشِيمَ الضُّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۲۶۴۹) صحیح ابی داود (۲۵۹۹-۲۶۰۰)
ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ کہا انہوں نے کہا عمر نے دیت ہے عاقلہ پر اور نہیں وارث ہوتی ہے عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے کسی چیز کی، خبر دی ان کو ضحاک بن سفیان نے کہ رسول اللہ ﷺ نے لکھ بھیجا ان کو کہ وارث کرو اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْمِيرَاثَ لِلْوَرَثَةِ وَالْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ

اس بیان میں کہ میراث وارثوں کے لیے ہے اور دیت عصبہ کے ذمہ ہے

(۲۱۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي جَنَيْنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مِيتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تَوَفَّيَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ عَقْلَهَا عَلَى عَصَبَتِهَا . (اسنادہ صحیح - الارواء: ۲۲۰۵)
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ایک عورت کے جنین کے لیے بنی لحیان میں سے کہ گر گیا تھا اس کے پیٹ سے مردہ ہو کر ایک غرہ کا، یعنی ایک لونڈی یا غلام، پھر وہ عورت کہ جس کے باب میں حکم کیا تھا آپ نے غرہ کا مرگئی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میراث اس کی اس کے لڑکوں کے لیے اور اس کے شوہر کے لیے ہے، اور دیت اس کی عصبہ پر ہے۔
فائدہ: روایت کی یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے

نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: قولہ، پھر وہ عورت جس کے باب میں حکم کیا تھا آپ ﷺ نے غرہ کا مرگئی۔ اس عبارت کی شرح میں کلام ہے اس طرح کہ عورت سے مراد یہاں وہ عورت ہو کہ جس نے جنین کو ضائع کیا تھا اور اس کی عاقلہ پر آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا تھا ایک غلام یا لونڈی دینے کا تو اس صورت میں علیہا سے علی عاقلہا مراد ہے یعنی مضاف یہاں محذوف ہے پس ضمائر بینہا اور زوہبہا میں اسی جانیہ کی طرف راجع ہوں گی، اور تخصیص تو ریث کی اس کے لڑکوں اور زون کے لیے اس واسطے فرمائی کہ اس کا اور کوئی وارث نہ ہوگا مگر اس میں ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ وفات جانیہ کے ذکر سے یہاں چنداں فائدہ نہیں بلکہ مراد ظاہر امرنا جنین کا ہے اور اس کی ماں کا۔ چنانچہ ایک روایت میں یہ لفظ وارد ہوا ہے: فَقَتَلَهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، یعنی مار ڈالا اس عورت کو اور اس کے پیٹ کے بچے کو، سو طبعی نے اس کی توجیہ یوں کی ہے کہ مراد قضیٰ علیہا ہے قضیٰ لہا ہے آنحضرت ﷺ نے لام کے مقام میں علی فرمایا جسے اس آیت کریمہ میں ﴿لَتَكُونَنَّ شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ﴾ کہ علی بمعنی لام ہے غرض یہ کہ اس صورت میں مراد وہ عورت ہے کہ جس پر جنایت واقع ہوئی اور موت اس کی بیان ہوئی جس کا حمل گرایا گیا تھا اور سب ضمائر اسی کی طرف راجع ہیں مگر علیٰ عصبتہا میں ضمیر جانیہ کی طرف ہے مگر یہ توجیہ صحیح جب ہوگی کہ دونوں روایتوں میں قضیہ ایک ہی ہو۔ اور طبعی نے کہا یہ توجیہ ظاہر ہے خلاصہ یہ کہ عبارت حدیث میں احتمال ہے کہ حمل گرانے والی عورت مرے یا جس کا حمل گرا تھا، غرض جو مری ہو آنحضرت ﷺ نے میراث اس کی اس کے وارثوں کو دلوائی اور دیت عاقلہ پر واجب کی۔

۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الرَّجُلِ الَّذِي يُسْلِمُ عَلَى يَدِ الرَّجُلِ

اس شخص کے بیان میں جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

(۲۱۱۲) عَنْ تَعِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلَى

يَدَي رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ)).

(اسنادہ حسن صحیح) سلسلہ الاحادیث الصحیحة (۲۳۱۶) صحیح ابی داود (۲۵۹۱)

ترجمہ: روایت ہے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا حکم ہے سنت کا اس اہل شرک کے حق میں جو مسلمان ہو کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانوں میں سے، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وہ سب لوگوں سے زیادہ مستحق ہے اس کی موت اور زندگی میں۔

۱۔ غرہ ایک لفظ ہے کہ لونڈی غلام دونوں کو شامل ہے جیسے ملوک۔

۲۔ جانیہ جنایت سے ہے۔ جانیہ وہ عورت ہے کہ جس نے حمل گرا دیا تھا اور جس کا حمل گرا وہ مجنیہ علیہا ہے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم عبد اللہ بن وہب کی روایت سے۔ اور بعض نے ابن موبہ کہا ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں تمیم داری سے۔ اور بعض نے عبد اللہ بن موبہ اور تمیم داری کے بیچ قبیصہ بن ذویب کو ذکر کیا ہے۔ اور روایت کی یحییٰ بن حمزہ نے عبد العزیز بن عمر سے، اور زیادہ کیا اس میں قبیصہ بن ذویب کو اور وہ میرے نزدیک سند متصل نہیں۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے۔ اور بعض نے کہا اس کی میراث بیت المال میں رکھی جائے اور یہی قول ہے شافعی کا، اور استدلال کیا انہوں نے اس حدیث سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: **أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ۔**



۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ مِيرَاثِ وَلَدِ الزَّوْنَا

ولد الزنا کے وارث نہ ہونے کے بیان میں

(۲۱۱۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بَحْرَةً أَوْ أَمَةً فَالْوَلَدُ وَلَدُ الزَّوْنَا لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ)) . (اسنادہ صحیح - المشكاة : ۳۰۵۲ - التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مرد نے زنا کیا کسی حرہ یا لونڈی سے تو لڑکا لڑکا ہے زنا کا نہ وہ وارث ہوتا ہے کسی کا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوتا ہے۔

فائدہ : اور روایت کی یہ حدیث ابن لہیعہ کے سوا اور لوگوں نے بھی عمرو بن شعیب سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولد الزنا وارث نہیں ہوتا اپنے باپ کا۔

مترجم: یعنی وارث نہیں ہوتا وہ باپ سے مگر وارث ہوتا ہے اپنی ماں سے۔ اور اسی طرح وارث ہوتی ہے اس کی ماں اس سے۔ (کذا ذکر اشیخ فی شرح مشکوٰۃ)



۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ يَرِثُ الْوَلَاءَ

اس بیان میں کہ ولاء کا وارث کون ہوگا

(۲۱۱۴) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ)) . (اسنادہ ضعیف - المشكاة : ۳۰۶۶ - التحقيق الثانی) بعض محققین کہتے ہیں اس

میں عبد اللہ بن لہیعہ اختلاف کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وارث ہوتا ہے ولاء کا جو شخص کہ وارث ہوتا ہے مال کا۔

فائدہ : اس حدیث کی سند کچھ قوی نہیں۔

۲۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَرِثُ النِّسَاءَ مِنَ الْوَلَاءِ

ولاء میں سے عورت کس چیز کی وارث ہو سکتی ہے، اس کے بیان میں

(۲۱۱۵) عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْعَدِ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْمَرْأَةُ تَحُورُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ : عَتِيقَهَا

وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَا عَنَتَ عَنْهُ)) . (اسنادہ ضعیف) (اس میں عبدالواحد راوی کو جہور نے ضعیف کہا ہے)

ترجمہ: روایت ہے وائلہ بن اسعد سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: عورت اکٹھا کرتی ہے تین ترکوں کو: اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کا، اور جس لڑکے کو راہ میں سے اٹھا کر پال لیا، اور اس لڑکے کا جس کو لے کر اپنے شوہر سے لعان کیا اور جدا ہو گئی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے۔





ابواب الوصایا

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۲۸) وصیتوں کے مسائل کے بیان میں (التحفة ۲۵)

مترجم: وصایا جمع ہے وصیہ کی، جیسے خطایا جمع خطیئہ کی۔ اور وصیت اصل میں عہد و قرار اور نصیحت کو کہتے ہیں، لغت اور اصطلاح میں وہ عہد و قرار نصیحت ہے کہ جو قریب موت کے واقع ہو۔ اور شرعاً تملیک بعد الموت کا نام ہے۔ اور وصیت اسم ہے بمعنی مصدر کے اور موصی یہ یعنی جس کی وصیت کی جائے اس کو بھی وصیت کہتے ہیں، اور ایضاً عبارت ہے غیر کو وصی کرنے سے تاکہ غیر اس کی غیبت میں کام کرے خواہ موصی زندہ ہو یا مردہ، مثلاً زید نے بکر سے کہا کہ خالد کو یہ مکان دینا تو زید موصی ہے اور بکر وصی ہے، اور مکان موصی بہ اور خالد موصی لہ۔ اور باقی مسائل وصیت کے ضمن ابواب میں مذکور ہوں گے یہاں اتنا جاننا ضرور ہے کہ وصیت مستحب ہے اور اہل ظواہر اس کے وجوب کی طرف گئے ہیں اور پیش از نزول میراث واجب تھی بعد نزول میراث وجوب منسوخ ہو گیا اس لیے وصیت وارث کو درست نہیں۔ اور فقہاء نے کہا ہے کہ جس پر دین ہو یا ودیعت کسی کی اس کے پاس ہے تو لازم ہے اس کو وصیت کر کے گواہ کرنا اس پر۔ (کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثَّلْثِ

تہائی (مال کی) وصیت کے بیان میں

(۲۱۱۶) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ : مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاتَّانِي رَسُولُ

اللَّهُ يَعُوذُنِي، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِئُنِي إِلَّا ابْنَتِي فَأَوْصِيَ بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ : ((لَا)) قُلْتُ : فَمَالِي؟ قَالَ : ((لَا)) قُلْتُ : فَالْشُّطْرُ؟ قَالَ ((لَا)) قُلْتُ : فَالثَّلْثُ؟ قَالَ : ((الثَّلْثُ وَالثَّلْثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ إِنْ تَذَرْتَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَكْغَفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تَنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ فِيهَا، حَتَّى اللَّقْمَةُ تَرْفَعَهَا إِلَى فِيهِ امْرَأَتِكَ)) قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُخْلَفَ عَنْ هِجْرَتِي؟ قَالَ : ((إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ بَعْدِي فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ارْذَدَّتْ بِهِ رَفْعَةً، وَ دَرَجَةً، وَ لَعَلَّكَ أَنْ تُخْلَفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَ يُضْرَبَ لَكَ آخِرُونَ. اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَ لَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَغْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ)) يَرِئُنِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ . (صحيح) الارواء (٨٩٩) صحيح أبي داود (٢٥٥٠)

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں بیمار ہوا جس سال مکہ فتح ہوا ایسا کہ قریب ہو گیا میں موت کے، سو آئے آنحضرت ﷺ میری عیادت کو، سو میں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) میرا مال بہت ہے اور وارث کوئی نہیں مگر بیٹی میری یعنی عصباء وغیرہ بہت ہیں تو وصیت کر جاؤں میں؟ اپنے سارے مال کی یعنی اللہ کی راہ میں فرمایا آپ ﷺ نے نہیں، کہا میں نے پھر دثلث مال کی وصیت کروں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں، میں نے کہا پھر نصف مال کی؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں، کہا پھر تہائی مال کی؟ فرمایا: آپ ﷺ نے کہ خیر تہائی کافی ہے اور تہائی بھی بہت ہے البتہ اگر تو چھوڑ جائے اپنے وارثوں کو غنی بہتر ہے کہ چھوڑ جائے تو ان کو تنگ دست کہ ہاتھ پھیلاتے پھریں لوگوں کے سامنے تو خرچ نہ کرے گا کسی اہل حقوق پر کوئی خرچ کرنے کی چیز مگر بدلہ دیا جائے گا تجھ کو اس کا یہاں تک کہ ایک لقمہ کہ اٹھاوے گا اس کو اپنی بی بی کے منہ کی طرف۔ کہا راوی نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ (ﷺ) کیا میں پچھے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہ زندہ رہے گا تو بعد میرے کہ عمل کرے تو کچھ کہ ارادہ کرے ساتھ اس کے رضائے الہی کا مگر بڑھائی جائے گی تیرے لیے بلندی اور درجہ اور شاید کہ تو جیوے بعد میرے یہاں تک کہ مستفیع ہو میں گی تجھ سے کچھ تو میں اور نقصان اٹھائیں گے تجھ سے دوسرے لوگ، پھر آپ ﷺ دعا کرنے لگے اور فرمانے لگے یا اللہ رواں کر دے میرے اصحاب کی ہجرت کو اور مت لوٹا ان کو ایڑوں پر لیکن بے چارہ سعد بن خولہ، کہ افسوس کرتے تھے ان کے لیے رسول اللہ ﷺ اس پر کہ وہ انتقال کر گئے ہیں وہ مکہ میں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے، اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ آدمی کو جائز نہیں ثلث سے زیادہ میں وصیت کرنا۔ اور مستحب

یعنی اس کا بھی ثواب ملے گا۔

کہا ہے بعض علماء نے ثلث سے کم وصیت کرنے کو اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے ثلث کو بہت فرمایا۔ مترجم: قولہ: وارث کوئی نہیں یعنی ایسا وارث نہیں کہ جس کی پرورش مجھ کو ضرور ہو ورنہ اور وارث اور عصباء ان کے بہت تھے۔ قولہ: تکلفون کف سے مشتق ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں یعنی سوال کریں دوسرے یہ کہ کف کف طعام مانگتے پھریں۔ قولہ: میں پیچھے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے، یہ مہاجرین میں سے تھے مکہ سے ہجرت کی تھی اپنی بیماری میں ان کو یہ خوف ہوا کہ اگر میں مکہ میں مرجاؤں تو ہجرت میری قبول نہ ہو آپ ﷺ نے ان کو طول حیات کی بشارت دی ارباب سیر نے لکھا ہے کہ وہ فتح عراق تک زندہ رہے اور کفار کی ہزیمت اور مسلمانوں کی نصرت ان کے ہاتھ پر ہوئی۔ قولہ: لیکن بے چارہ سعد بن خولہ، ان۔ اس قول میں آپ ﷺ ان پر افسوس فرماتے تھے کہ وہ ہجرت کر کے پھر جتہ الوداع میں مکہ میں آ کر انتقال فرما گئے، اور ترجمان یہ کلمات ارشاد کرتے تھے اکثر کا قول یہی ہے۔ اور بعض نے کہا آپ ﷺ کی مراد اس قول سے مذمت ان کی تھی کہ انہوں نے ہجرت نہ کی یہاں تک کہ وہیں انتقال فرمایا۔



۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الضَّرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ

وصیت میں نقصان پہنچانے کے بیان میں

(۲۱۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللَّهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيَصَارَانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَى أَبُو هُرَيْرَةَ: ﴿ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْضَىٰ بِهَا أَوْ ذَيْنِ غَيْرِ مُصَآرٍ وَصِيَّةٍ مِنَ اللَّهِ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ ذَلِكِ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴾ [النساء: ۱۳])) . (اسنادہ ضعیف عند الالبانی) تخریج مشکاة المصابیح (۳۰۷۶/ التحقیق الثانی) ضعیف ابی داؤد (۴۹۵) اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے۔ بعض محققین کے نزدیک اس کی سند حسن ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد یا عورت عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے موافق ساٹھ برس تک پھر آتی ہے ان کو موت پس وہ نقصان پہنچاتے ہیں وصیت میں یعنی ایسی وصیت کرتے ہیں کہ وارثوں کا نقصان ہو پس واجب ہو جاتی ہے ان دونوں کے لیے دوزخ، پھر پڑھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت من بعد وصیۃ سے الفوز العظیم تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور نصر بن علی سے جواثع بن جابر سے راوی ہیں دادا ہیں نصر جہضمی کے۔

مترجم: غیر مضار یعنی وصیت ایسی ہو کہ ضرر نہ دیا ہو بسبب اس کے کسی کو۔ بیضاوی نے کہا ضرر سے مراد یہ ہے کہ وارثوں کو نقصان نہ ہو، مثلاً یہ کہ ثلث سے زیادہ وصیت کی کہ وارثوں کو مال کم پہنچایا کسی کے قرض کا جھوٹ اقرار کر لیا کہ وہ اس کے مال سے ادا کرنا پڑا اس میں بھی وارثوں کا نقصان ہوا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی تائید کے لیے یہ آیت قرأت کی۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

وصیت کی ترغیت کے بیان میں

(۲۱۱۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)) . (اسنادہ صحیح) الارواء (۱۶۵۲) صحیح ابی داؤد (۲۵۴۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ چاہیے مرد مسلمان کو دو رات رہے اور اس کو وصیت کرنا ہو کسی چیز میں مگر یہ کہ وصیت اس کی لکھی ہوئی ہو اس کے پاس۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی زہری نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مندا اس کے۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُوصِ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے وصیت نہیں کی

(۲۱۱۹) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى : أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : كَيْفَ كَتَبْتَ الْوَصِيَّةَ وَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ ؟ قَالَ : أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے طلحہ بن مصرف سے کہا انہوں نے ابن ابی اوفی سے کیا وصیت کی تھی رسول اللہ ﷺ نے؟ فرمایا انہوں نے نہیں، پھر پوچھا انہوں نے کیونکر لکھی گئی وصیت اور کیا حکم کیا آپ ﷺ نے آدمیوں کو؟ فرمایا انہوں نے: وصیت کی آنحضرت ﷺ نے کتاب اللہ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر مالک بن مغول کی روایت سے۔



۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ

وارث کے لیے وصیت نہ ہونے کے بیان میں

(۲۱۲۰) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ : ((إِنْ اللَّهُ قَدْ أَعْطَى لِكُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ ائْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوْلَاهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ مِنْ بَيْتٍ زَوْجَهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا)) قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامُ؟ قَالَ : ((ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا ثُمَّ)) قَالَ : الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مُرْدُودَةٌ، وَالذَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ)). (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۶۵۵) تخریج مشکاة المصابیح (۲۰۷۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ سے کہا انہوں نے سنائیں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں کہ اللہ بزرگ اور برتر نے مقرر کر دیا ہر ایک کا حصہ یعنی وارثوں میں سے، سوا وصیت نہیں جائز وارث کے لیے اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش کی طرف اور زانی مستحق ہے پتھر کا اور حساب ان کا اللہ تعالیٰ پر ہے، اور جس نے اپنے تئیں مشہور کیا ولد کسی اور کا اپنے باپ کے سوا یا منسوب کیا اپنے تئیں اپنے موالی کے سوا اور کی طرف اس پر لعنت ہے اللہ کی پے در پے قیامت کے دن تک نہ خرچ کرے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کچھ مگر شوہر کی اجازت سے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ﷺ) کھانا بھی؟ فرمایا آپ ﷺ نے: کھانا ہمارے سب مالوں سے افضل ہے یعنی اس کی حفاظت اور زیادہ ضرور ہے۔ اور فرمایا: مانگی کی چیز مالک کو پھیر دینی ہے اور منہ پھیر دینا ہے اور قرض ادا کرنا ہے اور ضامن ذمہ دار ہے یعنی اس چیز کا جس کی ضمانت کی ہے۔

فائدہ: اس باب میں عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے ابو امامہ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی اور روایت اسماعیل بن عیاش کی اہل عراق اور اہل حجاز سے کچھ قوی نہیں وہ روایت کہ جس میں وہ متفرد ہوں اس لیے کہ انہوں نے اہل عراق و حجاز سے مناکیر روایتیں کی ہیں اور روایت ان کی اہل شام سے صحیح تر ہے، ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل نے سنائیں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے کہا اسماعیل بن عیاش صحیح تر ہیں بدن میں یعنی ہوش و حواس میں بقیہ سے اور بقیہ کی بہت احادیث مگر ہیں ثقات سے۔ اور سنائیں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہتے تھے سنائیں نے زکریا بن عدی سے کہتے تھے کہا ابو اسحاق فزاری نے تو تم بقیہ سے وہ حدیثیں جو روایت کی ہیں انہوں نے ثقات سے اور نہ لو وہ جو روایت کی ہیں انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے خواہ وہ ثقات سے ہوں یا غیر ثقات سے ہوں۔

(۲۱۲۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ عَلَى نَاقَتِهِ وَأَنَا تَحْتَ جَرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ بِحَرَّتِهَا

۱۔ قصع فلاں قصاعا فرد برد فلاں جرعہ آب را و قصعت الناقة بجر تھا فرد برد ناکہ نشو اور خود ریا خاند آں ریا برد آں ورنو نشو اور از شکم و ہونو نشو انید یا پر کردہ دن را از اس یا نیکو و نرم خواندونی الحدیث انہ خطب علی راحلہ انہا تقصع بجر تھا ۱۲۔ تنہی الاراب۔

وَإِنَّ لَهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)) . (صحیح) ارواء الغلیل (۶/۸۸-۸۹)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن خارجہ سے کہ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا اپنی اونٹنی پر اور میں اس کی گردن کے نیچے تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا تھوک میرے دونوں شانوں کے بیچ میں بہ رہا تھا اس وقت سنائیں نے آپ ﷺ کو کہ فرماتے تھے اللہ عزوجل نے مقرر کر دیا ہر حق والے کا حصہ، سواب وصیت نہیں ہے وارث کے لیے اور ولد صاحب فراش کی طرف منسوب ہے اور زانی کو پتھر ہیں۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: اب وصیت نہیں جائز وارث کے لیے، یعنی قبل نزول آیت میراث تو وارثوں کے لیے وصیت واجب تھی اب بعد نزول وجوب نہ رہا، اور در صورت یہ کہ ایک وارث کا نقصان ہو دوسرے کے لیے وصیت کرتے ہیں تو یہ وصیت ناجائز ہوگی بمطوق قرآن کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿غیر مضار﴾ اور اگر کوئی وارث نہ ہو سو ایک کے تو وصیت اسے جائز ہوگی اس لیے کہ اس میں کسی کا نقصان نہیں، جیسے مثلاً وصیت کی زوجہ نے اپنے زوج کو یا زوج نے اپنی زوجہ کو اور وہاں وارث نہیں تو وصیت صحیح ہوگی۔ کذا ذکرہ ابن الکمال۔ اور مجیبہ میں کہا ہے کہ اگر زوجہ نے اپنے زوج کے واسطے نصف مال کی وصیت کی تو تمام مال اس کا ہوگا یعنی جب کہ زوجہ کا کوئی وارث نہ ہو (غایۃ الاوطار)۔ قولہ: اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش، الخ یعنی جب کسی نے کسی کی زوجہ منکوحہ سے یا امہ موطوءہ سے زنا کیا اور لڑکا ہوا تو نسب اس کا اس عورت کے زوج اور سید سے لگے گا نہ اس زانی سے بلکہ زانی کو پتھر ہیں۔ اور اس کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ فرمانا زجر ہے، جیسے کہتے ہیں فلا نے پر خاک ہے، دوسرے یہ کہ یہ بیان واقعی ہے یعنی وہ مستحق ہے رجم کا۔ قولہ: اور جس نے اپنے کو ولد ٹھہرایا، مراد یہ ہے کہ خود انکار کیا اپنے باپ سے کہ یہ میرا باپ نہیں اور کسی کو اپنا باپ مقرر کیا یا یہ کہ جیسے اکثر لوگ شیخ سے سید بن جاتے ہیں۔ یا بزرگوں کی اولاد اپنے تئیں بناتے ہیں، اور منجہ وہ جانور ہیں کہ کسی کو دیا اس کے واسطے کہ اس کے دودھ سے شفع ہو، پھر مالک جب چاہے اسے پھیر لیوے یا کسی درخت سے پھل کھانے کی یا کسی زمین میں زراعت کی اجازت دے۔



۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ يَبْدَأُ بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

اس بیان میں کہ ادائے دین (قرض) وصیت سے پہلے ادا کیا جائے

(۲۱۲۲) عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَأُونَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدِّينِ . (اسنادہ حسن)

عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حارث اعمور ضعیف رافضی اور ابواسحاق کا اس سے سماع ثابت نہیں۔ البتہ اس کی اصل

ابن ماجہ کی حدیث ہے۔ (۲۳۳۳)

بِسْمِ اللّٰهِ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حکم کیا نبی ﷺ نے ادائے دین کا قبل وصیت کے، اور تم پڑھتے ہو قرآن میں وصیت کو قبل دین کے یعنی اگر چہ وصیت قراءۃ مقدم ہے مگر اداء مؤخر ہے۔

فائلا: اسی حدیث پر عمل ہے تمام اہل علم کے نزدیک کہ ادائے دین ضرور ہے قبل اجراء وصیت کے۔

۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ أَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

اس بیان میں کہ جو صدقہ دے یا غلام آزاد کرے موت کے وقت

(۲۱۲۳) عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِي قَالَ : أَوْضَى إِلَيَّ أَحْمَى بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ، فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ : إِنَّ أَحْمَى أَوْضَى إِلَيَّ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَأَيْنَ تَرَى لِي وَضَعَهُ فِي الْفُقَرَاءِ أَوْ الْمَسَاكِينِ أَوْ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِينَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ)) . (اسنادہ ضعیف عند الالبانی۔ الضعیفہ : ۱۳۲۲ - المشکاة : ۱۸۷۱ - التحقیق الثانی) ابی حبیبہ راوی مجہول ہے، ضعیف الجامع الصغیر (۵۲۴۰) بعض محققین نے اس کو حسن کہا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ: روایت ہے ابی حبیبہ طائی سے کہا وصیت کی مجھے میرے بھائی نے ایک ٹکڑے کی اپنے مال میں سے پھر ملاقات کی میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اور کہا میں نے کہ میرے بھائی نے وصیت کی ہے مجھے تھوڑے مال کی اپنے مال سے، پھر تم کہاں مناسب دیکھتے ہو خرچ کرنا اس کا فقراء یا مساکین یا مجاہدوں میں جو اللہ کی راہ میں ہوں؟ تو کہا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے: میں اگر ہوتا یعنی تمہاری جگہ تو برابر نہ کرتا مجاہدوں کے ساتھ کسی کو یعنی انہیں میں خرچ کرنا اولیٰ ہے، پھر بیان کی یہ حدیث کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے مثال اس کی جو آزاد کرے موت کے وقت مانند مثال اس شخص کے ہے جو ہدیہ دیوے جب اپنا پیٹ بھر جائے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی ثواب اس کا کم ہے اس مال کے ثواب سے جو حالت صحت اور عافیت میں اور محبت مال کے وقت میں دیا جائے جیسا انصار کی فضیلت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَيُؤْتُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ. ﴾

”یعنی مقدم رکھتے ہیں اپنے نفسوں پر مہاجرین کو اگر چہ ان کو بھوک ہو۔“

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ يُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴾ یعنی کھلاتے ہیں کھانا جس وقت میں کہ

کھانے کی ان کو محبت ہے مسکین و یتیم و اسیر کو۔ چنانچہ اکثر مفسرین نے حبیب کی ضمیر کو طعام کی طرف راجع کیا ہے اور یہی اولیٰ ہے۔

۸۔ بَابُ

(۲۱۲۴) عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: إِرْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُونُ وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِرِيرَةَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ وَيَكُونُ لَنَا وَلَاؤُكَ فَلْتَفْعَلْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِبْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)) ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ)).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۳۰۸) الروض النضیر (۷۸۹)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے کہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے خبر دی ان کو کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آئیں تائید چاہتی تھیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنی زر کتابت ادا کرنے میں اور اس میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا، سو فرمایا ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوٹ جاؤ تم اپنے لوگوں میں پھر کہو ان سے کہ اگر وہ چاہیں کہ ادا کروں زر کتابت تیرا اور ہوئے ولاء میرے لیے تو میں ابھی کروں، سو ذکر کیا بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لوگوں سے اور نہ مانی انہوں نے یہ بات اور کہنے لگے کہ اگر چاہیں وہ ثواب تجھے زر کتابت دے کر اور ہوئے ولاء تیری ہمارے لیے تو خیر کریں، سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے، سو فرمایا آپ ﷺ نے ان سے تم خرید کر کے آزاد کرو اور ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے پھر کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ یعنی خطبہ پڑھنے اور فرمایا کیا حال ہے ان قوموں کا کہ شرط کرتے ہیں ایسی شرطیں جو نہیں کتاب اللہ میں، جس نے شرط کی ایسی جو نہیں کتاب اللہ میں تو اس کی وفا اس کو نہ ملے گی اگرچہ سو بار اس نے شرط باندھی ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے، اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔

مترجم: اس میں داخل ہیں وہ شرطیں کہ جو اکثر متفقہین بغیر استدلال شرعی کے عبادات و طاعات میں مقرر فرماتے ہیں جیسے شرائط صحت جمعہ کے یا شرائط طہارت بیر کے یا تفاوت فیما بین ماء قلیل و کثیر کے یا متصوفین و طائف و اُوراد میں یوم و وقت و اثواب و ماکل و مشارب میں شروط بیجا مقرر فرماتے ہیں کہ سب کے سب از قبیل لا یلتفت الیہاد ولا یعباء بہا ہیں۔ انتہی اور ولاء کی تفصیل آگے آتی ہے۔

سُئِلَ: ① وصیت چار قسم ہے: واجب ہے وصیت زکوٰۃ و کفارات اور فدیہ صیام اور مسائل ملحقہ۔

مترجم: صلوٰۃ کے جن کے ادا کرنے میں مسلمانوں نے قصور کیا ہے، اور وصیت مباح ہے المادر کے واسطے اور مکروہ ہے فاسق و فاجر کے واسطے اور ان کے سوا مستحب ہے۔ حموی نے قاضی خان سے نقل کیا ہے کہ جب آدمی نے وصیت کا ارادہ کیا اور اس کی اولاد صغار ہے شیخین نے کہا کہ مال کا چھوڑ جانا اپنی اولاد کے واسطے افضل ہے، اور اگر اولاد کبار ہے اور مال تھوڑا ہے امام نے کہا کہ اس کو وصیت کرنا لائق نہیں، اور اگر مال زیادہ ہے اور وارث غنی ہیں تو امور واجبہ سے وصیت کی ابتداء کرے اور اگر اس پر کچھ واجب نہیں رہا تو اہل قرابت کے واسطے وصیت کرے، اور اگر اقرباء اغنیاء ہیں تو پڑوسیوں کے واسطے وصیت کرے۔

(کذا فی غایۃ الاوطار نافلاً عن الطحاوی)

سُئِلَ: ② نووی نے شرح مسلم میں کہا کہ اجماع ہے ہمارے زمانہ کے علماء کا کہ جس کا وارث ہو اس کی وصیت جاری نہیں ہوتی ثلث سے زیادہ میں مگر باجائز و رثہ اور اجماع ہے کہ اگر اجازت دے دیں وارث تو نافذ ہو جائے گی اگرچہ جمع مال میں ہو۔ اور لیکن جس کا کوئی وارث نہ ہو پس مذہب جمہور اور شافعیہ کا یہ ہے کہ صحیح نہیں وصیت اس کی ثلث سے زیادہ میں، اور جائز رکھا ہے اسے ابو حنیفہ اور اصحاب ان کے نے، اور اسحاق اور احمد نے ایک روایت میں۔ اور یہی مروی ہے علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔

سُئِلَ: ③ ثواب صدقات میت کو پہنچتا ہے۔ چنانچہ مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ میرے باپ انتقال کر گئے ہیں اور مال چھوڑ گئے ہیں اور کچھ وصیت نہ کی کیا میں اگر صدقہ دوں تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور اسی طرح اور بھی روایتیں آئیں ہیں۔ نووی نے کہا ہے ان احادیث سے میت کی طرف سے صدقہ دینا جائز ہوا بلکہ مستحب اور معلوم ہوا کہ ثواب اس کا پہنچتا ہے میت کو اور نفع دیتا ہے اس کو، اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور یہ احادیث تخصّص ہیں عموم کو اس آیت کے ﴿وَإِنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى﴾ اور اجماع ہے مسلمانوں کا اس پر کہ واجب نہیں وارث پر صدقہ دینا میت کی طرف سے اور مراد صدقہ تطوع ہے بلکہ مستحب ہے اس کا دینا لیکن حقوق مالیہ جو میت پر ثابت ہوں ان کی قضا واجب ہے اگر اس کا ترک ہو برابر ہے کہ وصیت کی ہو، اس نے یا نہ کی ہو اور یہ سب راس المال سے ہوں گے عام ہیں کہ دیون الہی ہوں مثل زکوٰۃ اور حج اور نذر و کفارہ کے اور بدل صوم وغیرہ کے یا دیون مردم ہوں، پھر اگر میت نے کچھ ترک نہ چھوڑا تو وارث پر قضائے دین لازم نہیں مگر استحباً اور تبرعاً۔

سُئِلَ: ④ وصیت اللہ تعالیٰ کی والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾ یعنی

وصیت کی ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ احسان کرنے کی اور ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کی مگر یہ کہ شرک میں ان کی اطاعت نہیں اور اسی طرح اور امور خلاف شرع میں اور وصیت یہاں بمعنی امر و حکم کے ہے۔ اور وصیت ابراہیم و یعقوب علیہ السلام کی اس آیت میں جو آخر پارہ الہم میں مذکور ہے ﴿وَوَصَّي بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ﴾ اور یہ وصیت ہے توحید پر قائم رہنے کی۔ اور وصیت آنحضرت ﷺ کی یہ تھی ((الْصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)) یعنی نماز کی حفاظت کرو اور لونڈی غلام کی رعایت، پس مومن متبع سنت کو تعلیم وصیت کی انہیں آیات و احادیث میں ہوگی اور چاہیے کہ اسی طرح دینیات کی وصیت کرے علی الخصوص اہل پاک کو اس وقت اس امر کی وصیت ضرور ہے کہ عزیز و اقارب نوحہ نہ کریں، اور تیجہ دسواں بطور بدعت نہ کریں پھولوں کی چادر جنازہ اور قبر پر نہ ڈالیں، اور اسی طرح جمیع منکرات و بدعات سے محترز رہیں۔ انتہی۔ چنانچہ مترجم کی بھی وصیت یہی ہے۔





(المعجم ۲۹) ولاء اور ہبہ کے بیان میں (التحفة ۲۶)

ولاء لغت میں بمعنی نصرت اور محبت کے ہیں، اور مشتق ہے ولی فتح واد و سکون لام سے۔ اور شرع میں عبارت ہے باہم کی مددگاری سے بسبب ولاء عماقت کے یا بسبب ولاء مولات کے۔ اور ولاء عماقت سے مراد وہ حقوق ہیں جو آزاد کرنے والے کو ثابت ہوتے ہیں آزاد کیے ہوئے کی نسبت جیسے وارث ہونا اس کا اور اس کے نکاح کرنے اور اس پر نماز پڑھنے کی ولایت کہ آزاد کرنے والے کو ثابت ہوتی ہے۔ اور ولاء مولات بقول استیجابی یہ ہے کہ مرد مسافر دوسرے شخص سے کہے کہ میری برادری نہیں اور نہ کوئی مددگار، سو مجھ کو اپنی طرف بلا لے اور اپنی قوم کی طرف تاکہ میں تیری جماعت میں گنا جاؤں، سو تو میری مدد کیجیو اور میرے اوپر سے نواب اور مصائب دور کیجیو اور اگر میں مر جاؤں تو میرے مال کا وارث ہے۔ تو دونوں شخصوں میں عقد مولات منعقد ہوگی یعنی بشرط قبول شخص ثانی۔ (غایۃ الاوطار)

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ

اس بیان میں کہ ولاء آزاد کرنے والے کا حق ہے

(۲۱۲۵) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((الْوَلَاءُ لِمَنْ

أَعْطَى الثَّمَنَ أَوْ لِمَنْ وَلِيَ النُّعْمَةَ)) . (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۵۸۹)
 ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ارادہ کیا ہریرہ رضی اللہ عنہ کو خریدنے کا اور شرط کی ان کے مالکوں نے ولاء کی، سو فرمایا نبی ﷺ نے: ولاء اسی کا حق ہے جو قیت دے، یا یہ فرمایا کہ جو ولی نعمت ہو۔ یعنی متکفل ہو آ زاد کرنے کا نعمت سے۔
 فائلا: اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک۔



۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبْتِهِ

ولاء کو بیچنے اور ہبہ کی نہی کے بیان میں

(۲۱۲۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبْتِهِ .

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۵۹۲) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے۔
 فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو اگر عبد اللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی یہ شعبہ سفیان ثوری اور مالک بن انس نے عبد اللہ بن دینار سے۔ اور مروی ہے شعبہ سے کہ کہا انہوں نے کہ عبد اللہ بن دینار جب یہ روایت بیان کرتے ہیں اگر مجھے اجازت دیں تو میں کھڑا ہو کر ان کا سر چوموں۔ اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن سلیم نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے نبی ﷺ سے، اور وہ وہم ہے، وہم کیا اس میں یحییٰ بن سلیم نے۔ اور صحیح یہ سند ہے عن عبید اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی ﷺ اسی سند سے، روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے عبید اللہ بن عمرو سے اور مفرد ہوئے عبد اللہ بن دینار اس حدیث کی روایت کے ساتھ۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ أَوْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

آزاد کرنے والے اور باپ کے علاوہ اور کسی کو آزاد کرنے والا یا باپ کہنے کے بیان میں

(۲۱۲۷) عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرُوهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجَرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَّبَ وَقَالَ فِيهَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ أَوَى مُحَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَمَنْ

ادْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ)) .

(اسنادہ صحیح - الارواء : ۱۰۵۸ - نقد الکتانی ۴۲) صحیح ابی داؤد (۱۷۷۳ - ۱۷۷۴)

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم تمبی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے: خطبہ پڑھا ہم پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور فرمایا جو دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس کوئی چیز ہے کہ جسے پڑھتے ہیں، ہم کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا کہ جس میں سن لکھے ہوئے ہیں اونٹوں کے اور کچھ حکم ہیں جراحاتوں کے تو بے شک اس نے جھوٹ بولا یعنی کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا ہمارے پاس کوئی چیز نہیں، اور اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مدینہ حرم ہے غیر اور ثور کے درمیان پھر جس نے جگہ دی کسی نئے کام خلاف سنت کو یا جگہ دی کسی نئے کام کرنے والے بدعتی کو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی، نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کوئی فرض نہ نفل، اور جس نے اپنے کو منسوب کیا اپنے باپ کے سوا اور کسی کی طرف یا مولیٰ بنایا اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور تمام فرشتے اور تمام آدمیوں کی، نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض اور نہ نفل، اور پناہ دینا مسلمانوں کا ایک ہے کہ چلتا ہے اس کے ساتھ ادنیٰ ان کا یعنی ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دے تو اس کی رعایت سب کو لازم ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تمبی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهِ

اس شخص کے بیان جو اپنے لڑکے کی نفی کرے

(۲۱۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَمْرًا بِي وَلَدْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَمَا أَلَوْنَهَا؟)) قَالَ: حُمْرٌ قَالَ: ((فَهَلْ فِيهَا أَوْرَقٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ: ((أَتَانِي أَتَاهَا ذَلِكُ؟)) قَالَ: لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ: ((فَهَذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ)) . (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۹۵۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد بنی فزارہ کے قبیلہ سے آنحضرت ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میری بیوی نے جنا ہے ایک لڑکا کالا، تو فرمایا اس سے نبی ﷺ نے: آیا ہیں تیرے پاس کچھ اونٹ؟ عرض کی اس نے کہ ہاں، فرمایا آپ ﷺ نے کیا؟ میں ان کے؟ اس نے کہا سرخ، فرمایا کیا ہے اس میں کوئی کالا بھی؟ اس نے کہا ہاں ان میں کالے

بھی ہیں، فرمایا پھر کالا ان میں کہاں سے آیا؟ اس نے کہا شاید آگئی ہوگی اس میں کوئی رگ یعنی ان اونٹوں کے باپ دادوں میں کوئی کالا ہوگا اس کی رگ سے سرخ اونٹوں میں کچھ کالے پیدا ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تیرے لڑکے میں بھی کوئی رگ آگئی ہوگی اس کے باپ دادوں کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۵۔ باب: مَا جَاءَ فِي الْقَافَةِ

قیافہ شناس کے بیان میں

(۲۱۲۹) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبَرُّقًا أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ : ((الَمْ تَرِي أَنَّ مُجَزَّزًا نَظَرَ إِنْفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ : هَذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ)) .

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۹۶۱-۱۹۶۲)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ آئے ان کے پاس خوشی خوشی کہ چمک رہی تھیں جھریاں ان کی پیشانی کی اور فرمایا آپ ﷺ نے تم نے دیکھا کہ مجز نے دیکھا اس وقت زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہما) کو پھر کہا یہ پیر بعض ان کے بعض سے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور زیادہ کہے اس میں یہ لفظ ((الَمْ تَرِي أَنَّ مُجَزَّزًا نَظَرَ إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ)) یعنی فرمایا آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ مجز گزر زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید پر اور وہ دونوں ڈھانکے ہوئے تھے اپنے سروں کو اور کھلے تھے ان کے پیر، سو کہا مجز نے کہ یہ اقدام بعض ان کے بعض سے ہیں۔ اتنی۔ اسی طرح روایت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن اور کئی لوگوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے زہری سے۔ اور استدلال کیا ہے بعض اہل علم نے اس حدیث سے امر قیافہ کے معتبر ہونے میں۔

مترجم: اہل جاہلیت قدر کرتے تھے نسب میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے کہ اسامہ کالے تھے اور باپ ان کے زید گورے تھے جب قیافہ شناس کہ نام ان کا مجز تھا اس نے کہا دونوں کے پیر دیکھ کر ان دونوں میں ابوت اور نبوت ثابت ہے تو آنحضرت ﷺ بہت خوش ہوئے کہ قادیان کی تکذیب اور ان کے نسب کی تصدیق ہوئی۔



۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَثِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْهَدِيَّةِ

نبی ﷺ کا ہدیہ دینے میں ترغیب دلانے کے بیان میں

(۲۱۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((تَهَادُّوْا، فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ، وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِبَجَارَتِهَا وَلَوْ شَقَّ فَرْسِنٌ شَاةٍ)) .

(اسنادہ ضعیف - المشكاة : ۳۰۲۸) اس میں ابو مشر المدنی متفقہ اور ضعیف ہے۔ تلخیص الحبیبر (۶۹/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آپس میں ہدیہ بھیجو اس لیے کہ ہدیہ لے جاتا ہے دل کی خشکی، اور حقیر نہ سمجھے کوئی عورت اپنی ہمسایہ کی عورت کو اگرچہ ایک ٹکڑا ہو بکری کے کھر کا۔ یعنی ہدیہ دینے میں شرمائے نہیں اگرچہ ادنیٰ چیز ہو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور ابو مشر کا نام صحیح ہے اور وہ مولیٰ ہیں بنی ہاشم کے۔ اور بعض اہل علم نے ان میں کلام کیا ہے بسبب حافظہ ان کے۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ فِي الْهَبَةِ

ہدیہ یا ہبہ دے کر واپس لینے کی کراہت کے بیان میں

(۲۱۳۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَثَلُ الَّذِي يُعْطَى الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِي قَيْئِهِ)) . (اسنادہ صحیح - الارواء : ۳۶/۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مثال اس شخص کی کہ دیتا ہے کوئی چیز پھر پھیر لیتا ہے مانند اس کتے کے ہے کھایا اس نے یہاں تک کہ خوب آسودہ ہو گیا اور قے کی پھر لوٹا اور رجوع کیا اپنی قے کی طرف یعنی کھالی۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



(۲۱۳۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ قَالَ : ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطَى عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطَى وَلَدَهُ، وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطَى الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِي قَيْئِهِ)) . (اسنادہ صحیح - انظر ما قبلہ)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دونوں مرفوع کرتے ہیں اس حدیث کو کہ فرمایا آپ ﷺ نے: حلال نہیں

کسی مرد کو کہ دے کوئی چیز پھر پھیر لے اس کو مگر والد کو درست ہے پھیر لینا اس چیز کا کہ دے اپنے ولد کو مثال اس شخص کی کہ دے کر پھیر لیوے مانند کتے کے ہے کہ کھا کر جب آسودہ ہوتے کرے اور پھر اپنی تے کو کھا جائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے: حلال نہیں کسی کو ہمہ کا لوٹا لینا مگر باپ کو حلال ہے جو بیٹے کو دیا ہو اس کا لوٹا لینا۔ اور استدلال کیا شافعی نے اس حدیث سے۔

تمت بالخیر



یادداشت

جامع درسی

یادداشت

Lined area for writing notes.

یادداشت

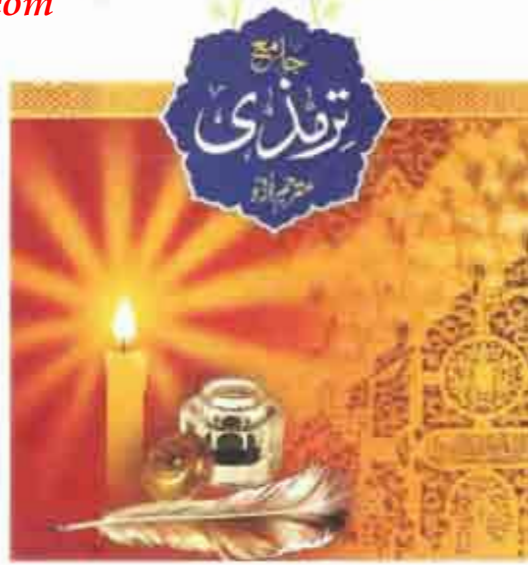
جامع ترمذی

یادداشت

Lined area for writing notes.

اُردو زبان میں پہلی مرتبہ
الکُتُبُ الثَمَنیَّة (9 کتب)
مکتبہ اہل بیت اور تحریک ترویجِ مَنَنِ

1. مؤامرات ملک 2. صحیح بخاری شریف 3. صحیح مسلم شریف
4. سنن ابوداؤد 5. جامع ترمذی 6. سنن نسائی
7. سنن ابن ماجہ 8. مسند احمد بن حنبل 9. سنن دارمی



J 2



پاکستان میں کتاب و سنت کی اشاعت کا قلم اُٹانے

نعمانی کتب خانہ
فون: 042-37327865
موبائل: 9934-4229127

نعمانی کتب خانہ



Web: nomanibooks.com, E-Mail: nomenia2000@hotmail.com